

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کے فضائل و مناقب پر مشتمل نہایت عمدہ اور جامع کتاب

تألیف

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و توضیح

حافظ فیض اللہ ناصر

تحقیق و تخریج

شیخ وصی اللہ بن محمد عباسی

ادارہ امیات
لاہور - کراچی
پاکستان

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کے فضائل و مناقب پر مشتمل نہایت عمدہ اور جامع کتاب

تألیف
امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج
شیخ وصی اللہ بن محمد عباسی
ترجمہ و توضیح
حافظ فیض اللہ ناصر

ادارہ الامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔



ہندوستان میں جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کسی فرد یا ادارے کو بلا اجازت اشاعت کی اجازت نہیں۔

نام کتاب

رضی اللہ عنہم
فضائل صحابہ

2-77-7-222
27
135314
5-

تالیف
امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ

کمپیوٹر کمپوزنگ

اشاعت اول

ربیع الاول ۱۴۳۸ھ - دسمبر 2016ء

ادارۃ ایسیٹس پبلشرز، بک سیلرز، کمپیوٹرز ایمپٹ

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۲۲۲۱۲ فیکس ۳۷۳۲۲۲۸۵-۲۲-۹۴+

۱۹۰- انارکلی، لاہور - پاکستان..... فون ۳۷۳۲۲۲۹۹۱-۳۷۳۵۳۲۵۵

موهن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی - پاکستان..... فون ۳۷۳۲۲۲۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴

مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک لسبیلہ، کراچی

دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱

بیت العلوم، ناٹھ روڈ، لاہور

فہرست مضامین

5	عرضِ ناشر	✱
7	نذرانہ عقیدت	✱
11	حضرت امام کا مختصر تعارف	✱
13	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل	✱
19	خلیفہ اول سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل	✱
25	نبی ﷺ کے بعد اس امت کی دو بہترین ہستیاں	✱
32	اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا	✱
36	ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں	✱
94	سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا	✱
99	ابوبکر کو جنت کی بشارت دے دو	✱
107	امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل	✱
127	سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام	✱
152	نبی ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت	✱
176	سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے مزید فضائل	✱
245	سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب	✱
246	سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل	✱
315	سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فرامین اور ان کا زہد و قناعت	✱
329	سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب	✱
329	آپ کی والدہ کا نام و نسب	✱
329	سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک	✱
331	سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت	✱
333	سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مزید فضائل	✱
447	سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے فضائل	✱
451	سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فضائل	✱

صوفیہ لٹریچر

1100/

456	سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
460	سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
465	سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
470	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کے فضائل	✽
481	سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل	✽
500	انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل	✽
517	سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
519	سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
526	سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
527	سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
528	عرب کے فضائل	✽
533	سیدنا أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
536	سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
542	سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	✽
544	أم المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر کے فضائل	✽
551	سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
554	اہل یمن کے فضائل	✽
559	أم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	✽
571	بنو غفار اور بنو اسلم وغیرہ کے فضائل	✽
577	سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
578	سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
580	سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل	✽
582	مختلف شامی اقوام کے فضائل	✽
588	اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے عمومی فضائل	✽
592	سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
594	سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
595	سیدنا ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل	✽
622	سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	✽

عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محدث کبیر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی فضائل الصحابہ کا سلیس اور رواں اردو ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اہل علم اور اہل قلم جانتے ہیں کہ کسی معیاری کتاب کی تصنیف یا معیاری ترجمے کے مراحل کتنے صبر آزما اور کٹھن ہوتے ہیں۔ قطرے پہ گہر ہونے تک جو کچھ گزرتی ہے وہ شادوروں کو خوب علم ہے۔ بظاہر چھ ساڑھے چھ سو صفحات کی کتاب جب شائع ہو کر سامنے آتی ہے تو عام قاری کو اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ اس میں مصنف یا مترجم کی زندگی کی کتنی بیش قیمت ساعتوں کا خون شامل ہے۔ یہ کام اپنی زندگی تصنیف و ترجمے کے مکمل سپرد کر دینے کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ علمی قابلیت کے ساتھ ساتھ ایک لگن بلکہ ایک جنون اس طرح کے کاموں کے لیے بنیادی شرائط میں سے ہیں۔ اور یہ خیال ان ساعتوں کو جگمگائے رکھتا ہے کہ

جو گھڑی یاد میں تری کٹ جائے

وہی آٹھوں پہر کی پونجی ہے

ایسے علمی کام کے مکمل ہونے اور نظر ثانی سے گزرنے کے بعد اگلا مرحلہ اشاعت کا ہوتا ہے۔ اس بدلتی ہوئی دنیا اور طباعتی سہولیات کی فراوانی میں کتب کی اشاعت ماضی کے مقابلے میں بہت آسان ہو گئی ہے چنانچہ گذشتہ تیس پینتیس سال کے دوران ان سہولیات اور ناشرین کتب کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ یہ الگ بات کہ ان نئے ناشرین میں اکثر کتاب کی خدمت کے لیے نہیں بلکہ کتاب سے اپنی خدمت کروانے کے لیے میدان میں آئے ہیں۔ ایسی صورت میں سب سے پہلی زد کتاب کے معیار پر پڑتی ہے چنانچہ کتاب کا تصنیف و تالیف کا معیار ہو یا ترجمے کا، یا اس سے آگے بڑھ کر اشاعت کا۔ یہ سب علمی انداز سے زیادہ تجارتی نقطہ نظر کی غمازی کرتے رہے ہیں اور اس عرصے میں، کچھ مثالیں چھوڑ کر، کتاب کی خدمت کرنے والے ناشرین بہت کم نظر آتے رہے ہیں۔

لیکن کاغذی کتابوں کو اب نئے دور اور نئے چیلنج کا سامنا ہے۔ ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں۔ اور زمانہ ہمیشہ قیامت کی چال چلتا آیا ہے۔ حصول علم کے ذرائع اور مآخذ بدلتے جا رہے ہیں۔ اہل علم بتدریج کم ہو رہے ہیں۔ علم کی مسند معلومات سنبھال رہی ہے، مکتب کی جگہ انٹرنیٹ لے رہا ہے اور کاغذی کتابوں کی شہ نشین پر برقیاتی کتابیں براجمان ہو رہی ہیں۔ کاغذ کی ضرورت دن بہ دن کم ہوتی جا رہی ہے اور چھپا ہوا کاغذ کتابی شکل میں اپنی اہمیت کھور رہا ہے۔ یہ تبدیلی دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے ہر خطے میں اپنے قدم جما چکی ہے۔ کہیں کم اور کہیں زیادہ۔ لیکن ہر خطے اور ہر علاقے میں یہ تبدیلی دیکھی جاسکتی ہے۔

ایسے میں کتابوں کے ناشرین کے لیے تمام تر اشاعتی سہولیات کے باوجود اس شعبے کو سنبھالے رکھنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔

نئے ناشرین جو آئے، ہی پیسے کے لیے تھے اور جنہیں کتاب سے شغف، وابستگی یا محبت سرے سے تھی ہی نہیں، ان کا مسئلہ نہیں ہے۔ وہ اپنا بوریا بستر لپیٹ کر کسی اور طرف نکل جائیں گے جہاں پیسہ نظر آتا ہو۔ مسئلہ ان ناشرین کا ہے جو نسل در نسل کتاب سے محبت کرتے آئے ہیں اور بہت سی ترغیبات کے باوجود انہوں نے یہ پیشہ نہیں چھوڑا جو ان کے لیے پیشے اور تجارت سے زیادہ ایک مشن کا درجہ رکھتا ہے۔ ان کے لیے یہ بڑا مسئلہ ہے کہ وہ نئے علمی کام کیسے کروائیں۔ لاکھوں روپے اور انتھک محنت صرف کر کے ایک کتاب شائع کی جائے تو کیسے اور کس کے لیے؟ اور اگر اس تجارت کے بل پر زندگی گزاری جائے تو کس طرح؟

یہ وہ سوالیہ نشان ہیں جن کا سامنا ہر چھوٹے بڑے ناشر کو ہے۔ لیکن یہ بات بالکل واضح ہے کہ اگر کوئی ناشر آج بھی کتاب کی خدمت کر رہا ہے، نئے علمی کام مسلسل سامنے لا رہا ہے اور اپنے مشن سے دستبردار نہیں ہو رہا تو وہ یقیناً بہت بڑی قربانی دے کر یہ کام کر رہا ہے جس کی پذیرائی اور قدر افزائی ضروری ہے کہ یہی وہ واحد تسکین ہے جو اس شعبے کو فعال رکھ سکتی ہے۔

عرضِ ناشر کے ان صفحات میں موضوع، کتاب اور صاحب کتاب سے متعلق گفتگو نہیں کی گئی۔ آپ آئندہ صفحات میں یہ سیر حاصل تفصیل فاضل مترجم جناب فیض اللہ ناصر صاحب کے قلم سے پڑھیں گے۔ جناب فیض اللہ ناصر صاحب اسی لگن، محنت اور علمی قابلیت کے امین ہیں جن کا ذکر ابتدائی سطور میں ہوا۔ فیض اللہ ناصر صاحب کے کیے ہوئے عربی اردو تراجم مسند امام شافعی اور سنن دارقطنی (۳ جلد) ادارہ اسلامیات سے شائع ہو کر ماشاء اللہ بہت مقبول ہو چکے ہیں۔ اور انہیں اہل علم کی بہت پسندیدگی حاصل ہوئی ہے۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس منفرد اور نادر علمی کام کو قبول فرمائے۔ اسے دنیا اور آخرت کی فلاح کا ذریعہ بنائے اور محدث کبیر، فقیہ العصر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، مترجم، ناشرین اور اس کام میں حصہ لینے والے دیگر افراد کے لیے اخروی سعادت کا وسیلہ بنائے۔ آمین

ناشرین

اشرف برادران
(سکیمہ الرحمن)

نذرانہ عقیدت

زورے زمین پر انبیاء و رسل کے بعد سب سے محترم و مکرم ہستیاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ سب سے عظمت والے یہی لوگ ہیں کہ جن سے محبت اور دوستی رکھنا بھی واجب ہے اور اور ان کی دشمنی سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔ ان کی ولایت سے اللہ و رسول کی محبت حاصل ہوتی ہے اور ان سے عداوت پر اللہ و رسول کی نظر میں لائق نفرت ہونا حتمی قرار پاتا ہے۔ ان کی رفعت شان کے لیے یہی کافی ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے انہیں اپنے نبی ﷺ کی صحبت کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ مزید ان کی فضیلت کی انتہا یوں کر دی کہ خود رب تعالیٰ نے ہی فرمادیا:

﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾

”اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے خوش ہو گئے۔“

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم آسمان ہدایت کے ستارے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ ستارے ایک جیسے نہیں چمکتے، بلکہ ہر کسی کی اپنی اپنی چمک ہے، لیکن یہ بات متعین ہے کہ ہر ایک میں روشنی اور تاب ضرور موجود ہے، کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس میں اندھیرا ہو۔ کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہیں جو ”طبقة محمود و منصور“ ہیں۔ عام طبقات انسانی میں اچھے برے کی تقسیم ہے، یہاں تک کہ علماء میں بھی علمائے حق اور علمائے سوء کی دو قطاریں لگی ہیں، لیکن صحابہ میں یہ تقسیم نہیں ہے۔ صحابہ سارے کے سارے ہی اچھے ہیں۔ ان کے ظاہری احوال تو کجا؛ اللہ تعالیٰ نے ﴿وَالزَّمَمَهُمُ كَلِمَةَ التَّقْوَى﴾ فرما کر ان کے باطن کی بھی خبر دے دی اور ان کے کمال نیکی و تقویٰ پر مہر تصدیق ثبت فرمادی ہے۔

رسول مکرم ﷺ نے اپنے ان پیارے جاں نثاروں کے فضائل میں بے شمار فرامین صادر فرما کر ان کی عظمت کو دو چند کر دیا اور اپنے ماننے والوں پر واضح کر دیا کہ تمہارا ایمان ان ہی کی محبت سے مکمل ہوگا اور اگر تمہیں ان سے پیار نہیں تو گویا تم مجھ سے پیار نہیں کرتے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و عقیدت کے بغیر نبی کریم ﷺ سے سچی محبت نہیں ہو سکتی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کیے بغیر رسول گرامی ﷺ کی پیروی کا تصور محال ہے۔ کیونکہ ان نفوسِ قدسیہ نے جس انداز میں زندگی گزاری ہے؛ وہ عین اسلام اور اتباع سنت ہے اور ان کے ایمان کے کمال و جمال، عقیدے کی پختگی، اعمال کی صحت و خوبی اور صلاح و تقویٰ کی عمدگی کی سند خود رب العالمین نے ان کو عطا کی ہے اور معلم انسانیت ﷺ نے اپنے قول پاک سے اپنے جاں نثاروں کی تعریف و توصیف اور ان کی پیروی کو ہدایت و سعادت قرار دیا ہے۔

یاد رکھیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی انسان ہی تھے، ان سے کچھ مواقع پر بشری تقاضوں کے تحت لغزشیں ہوئی ہیں لیکن ان لغزشوں کو معاف کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔ اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان اجتہادی خطاؤں کو صرف معاف ہی نہیں کیا بلکہ اس معافی نامہ کو قرآن کریم کی آیات میں نازل فرما کر قیامت تک کے لیے ان ہستیوں پر تنقید و تبصرہ کا دروازہ ہی بند

کردیا۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے ایمان کی صداقت اور اپنی پسندیدگی کی سند بھی بخشی ہے۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نقد کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو علمائے حق نے نفس پرست اور گمراہ قرار دیا ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو اپنے ایمان اور اسلام کی فکر کرنی چاہیے، کیونکہ اسلاف رضی اللہ عنہم نے اس بارے میں بہت واضح ارشادات فرمائے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان و عظمت کے متعلق کیا خوب فرمایا:

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُسْتَنًا فَلَيْسَتْ بِيَمَنْ قَدَمَاتٍ، فَإِنَّ الدَّحَى لَا تُؤْمِنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ، أَوْلَيْكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ، أَبْرَهَا قُلُوبًا، وَأَعَمَّقَهَا عِلْمًا وَأَقْلَهَا تَكَلُّفًا، قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللَّهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَإِقَامَةِ دِينِهِ، فَاعْرِفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوهُمْ فِي آثَارِهِمْ، وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَدِينِهِمْ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهَدَى الْمُسْتَقِيمِ. ❶

”آپ لوگوں میں سے جو بھی شخص کسی طریقے کو اپنانا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ ان کے طریقے کو اپنائے جو (اس وقت صحابہ کرام میں سے) رحلت فرما چکے ہیں، کیونکہ زندہ انسان کی فتنے سے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں، اور وہ لوگ محمد ﷺ کے صحابہ ہی ہیں، جو اس امت کے افضل لوگ تھے، انتہائی نیک دل، راسخ علم والے اور کم سے کم تکلف کرے والے تھے۔ وہ ایسی ہستیاں تھیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت اور اقامتِ دین کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ لہذا تم ان کی فضیلت کو پہچانو، ان کے نقش قدم پر چلو اور جتنا ممکن ہو ان کے اخلاق اور دین کو اپناؤ؛ کیونکہ وہ صراطِ مستقیم پر تھے۔“

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک یہ بھی فرمان ہے کہ:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مُحَمَّدًا فَبَعَثَهُ بِرِسَالَاتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَاخْتَارَ لَهُ أَصْحَابَهُ فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِينِهِ وَوُزَرَآءَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❷

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں میں دیکھا تو محمد ﷺ کو منتخب فرمایا، پھر انہیں اپنے پیغامات دے کر (دنیا میں) بھیجا، پھر ان کے بعد لوگوں کے دلوں میں دیکھا اور آپ ﷺ کے لیے آپ کے ساتھیوں کا انتخاب فرمایا، پھر انہیں اپنے دین کے مددگار اور اپنے نبی ﷺ کے وزراء بنا دیا۔“

تو جو ہستیاں خود پروردگار کی انتخاب کردہ ہوں؛ ان کے عالی شان و مقام اور بالا قدر و منزلت کے حامل ہونے میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے!؟

ایسی چنیدہ و برگزیدہ ہستیوں کے متعلق امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

حُبُّهُمْ دِينٌ وَإِيمَانٌ وَإِحْسَانٌ، وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ وَنِفَاقٌ وَطُغْيَانٌ. ❸

”ان سے محبت کرنا دین، ایمان اور احسان ہے، اور ان سے بغض رکھنا کفر، نفاق اور سرکشی ہے۔“

سبحان اللہ! ان اصحابِ ذی سعادت کی شان و منزلت کے کیا کہنے کہ جن کی محبت بندے کا دین و ایمان پر کھنے کی کسوٹی

❶ شرح الطحاویة لابن ابی العز الحنفی: ۱/ ۳۸۳. ❷ مسند ابی داود الطیالسی: ۲۴۳.

❸ شرح الطحاویة للراجحی: ۱/ ۳۶۴.

بن گئی ہو!!

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے تو قول فیصل ہی کہہ ڈالا۔ میمونی بیان کرتے ہیں کہ مجھے امام صاحب نے فرمایا: اے ابوالحسن! جب تم کسی شخص کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ برے انداز میں کرتے دیکھو تو اس کے مسلمان ہونے میں شک کرو۔^① جن نفوس قدسیہ کا مقام اتنا بلند ہو اور ان کی فضیلت اس قدر عالی ہو؛ ان کے متعلق ہرزہ سرائی کرنے سے بھلا کوئی مسلمان رہ سکتا ہے؟! لہذا ان کی اجتہادی خطاؤں کا معاملہ ان کے اور ان کے پروردگار کے درمیان ہی چھوڑ دینا چاہیے اور ان امور پر تجزیہ و تبصرہ کرنے کی بجائے ان کے ساتھ دل و جان سے عقیدت رکھ کر اپنا ایمان کامل کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔ باری تعالیٰ ہمیں تاقیامت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چاہنے والوں میں ہی شامل رکھے۔ (آمین)

ایک عرصے سے دل میں یہ تمنا پنپ رہی تھی کہ حضور گرامی ﷺ کے صحابہ کی فضیلت کے باب میں کچھ کام کیا جائے مگر خود کو اس کے لائق اور اہل نہ پا کر ہر بار اس خواہش کو دل ہی میں دبا لیتا تھا، کیونکہ ان ہستیوں پر نئے سرے سے لکھنا خاصا دشوار بھی محسوس ہو رہا تھا اور خود کو اس موضوع کا حق ادا کرنے کے لیے عاجز و قاصر بھی پارہا تھا۔ ناگہاں ایک روز محدث کبیر و فقیہ شہیر حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی یہی مایہ ناز کتاب ”فضائل الصحابہ“ ذہن میں آئی تو دل خوشی سے جھوم اٹھا، کیونکہ یہ کتاب اپنی جامعیت اور مرجع ہونے کے اعتبار سے نادرہ روزگار بھی ہے اور عوام و اہل علم کے ہاں یکساں مقبول بھی۔ اب ناچیز کی خواہش عملی جامہ پہنتے نظر آرہی تھی۔ کیونکہ ایک تو اس کتاب کا ابھی تک کوئی اردو ترجمہ نہیں آیا تھا اور دوسرا یہ اپنی شان اور مقام کے لحاظ سے ایسی ہے کہ جس کو اردو قالب میں منتقل کر کے میں اپنے دل کو ایقان و اطمینان دلا سکتا تھا کہ تو اپنی تمنا کو کسی حد تک پورا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

میں منقبت صحابہ کی ترجمانی کو اپنے لیے کسی بہت بڑی خوش بختی سے کم نہیں سمجھتا، کیونکہ مجھ ایسے سیاہ بخت سے اس قدر عظیم کام لینا یقیناً پروردگار کا مجھ پر احسان عظیم ہے۔ شرف و فضل کی حامل ان ہستیوں کی مدح و ستائش میں مجھ ایسا احقر اور نکما لکھ بھی کیا سکتا ہے؟! میں تو فقط ان کی خاک پا کو بہ طور تبرک اپنی پیشانی کی زینت بنانے والوں میں اپنا شمار کرانے کی سعی ناتمام کر رہا ہوں۔ بہ قول شاعر:

خانہ بے چراغ بھی سب کی نظر میں آ گیا
تیرے قیام کے طفیل ہم بھی تو باشرف ہوئے

قصہ کوتاہ! ان چند تمہیدی باتوں کے بعد اب میں ذیل میں ان امور کو رقم کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کا میں نے اس کتاب کی تیاری میں خاص اہتمام کیا ہے:

- (1)..... حتی الوسعت با محاورہ اور سلیس ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ عربی متن کے قریب تر رہنے کی کوشش کی ہے، تاکہ کسی عربی لفظ کا ترجمہ بھی نہ چھوٹے اور مفہوم بھی خوب ادا ہو سکے۔
- (2)..... جو روایات قابل وضاحت تھیں؛ ان کی ”توضیح“ کے عنوان سے اختصار کے ساتھ وضاحتیں کردی ہیں، تاکہ روایت میں بیان ہونے والی بات خوب واضح ہو جائے۔
- (3)..... کتاب کا حجم کم کرنے اور اس کو عام مطالعاتی کتاب بنانے کی غرض سے اسناد حذف کردی ہیں اور صرف پہلے

راوی کا نام باقی رکھا ہے۔

(4)..... احادیث کی ترقیم کو برقرار ہی رکھا ہے تاکہ اگر کوئی حوالے کے لیے حدیث کا نمبر دینا چاہے یا کہیں سے اس کتاب کی مروی روایت پڑھ کر اس میں دیکھنا چاہے تو اسے بہ آسانی مل سکے۔

(5)..... دار ابن الجوزی کے طبع کردہ نسخے سے الشیخ وصی اللہ بن محمد عباس حفظہ اللہ کی تحقیق و تخریج کو اختصار کے ساتھ اس مترجم نسخے کی زینت بنا دیا ہے، تاکہ قاری کتاب کو روایت کے دیگر حوالے اور اس کی استنادی حیثیت کا بھی علم ہو سکے۔ اس سارے کام میں؛ میں کس قدر کامیاب ہو پایا ہوں، اس کا فیصلہ قارئین کے سپرد ہے۔ اگر کوئی خوبی نظر آئے تو اسے اللہ کی توفیق سمجھئے اور اگر خامیاں نظر سے گزریں تو انہیں میری نالائقی شمار کیجئے۔

اس کتاب کی اشاعت کی سعادت 'ادارہ اسلامیات' کے حصے میں آئی۔ اس سے قبل یہ ادارہ راقم سے حدیث رسول کی دو عظیم کتابیں 'مسند امام شافعی' اور 'سنن دارقطنی' بھی ترجمہ کروا کر زیور طباعت سے آراستہ کر چکا ہے۔ ادارے کے ڈائریکٹر جناب سعود عثمانی کتاب کو اس کے شایان شان حسن دینے کا اہتمام کرتے ہیں۔ کاغذ اور طباعت کا معیار اعلیٰ ہوتا ہے، جو ان کے عمدہ ذوق کی دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنی جناب سے اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ نیز بارگاہ ایزدی میں خصوصی التجا ہے کہ وہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے میرے لیے اور میرے والدین و اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنا کر اخروی نجات کا سامان بنا دے۔ آمین یا اللہ العالمین

خاک پائے اصحاب رسول

حافظ فیض اللہ ناصر بن محمد نصر اللہ خاں



حضرت امام کا مختصر تعارف

نام و نسب:

نام: احمد، کنیت: ابو عبد اللہ، سلسلہ نسب: احمد بن محمد بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن عبد اللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان۔

ولادت:

امام احمد رضی اللہ عنہ ۱۶۳ھ میں پیدا ہوئے۔ بعض مورخین نے تصریح کی ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ آپ کی جائے ولادت مروے اور شیرخوارگی کے زمانے میں بغداد آگئے تھے۔^①

ابتدائی تعلیم:

امام صاحب کی تعلیم کا سلسلہ بچپن ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ آپ نے صرف چار سال کی عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا تھا اور سات سال کی عمر میں باقاعدہ حدیث پڑھنا شروع کر دی تھی۔ ۱۵، ۱۶ سال کے سن میں اس کی باقاعدہ طلب و تکمیل میں مصروف ہو گئے تھے۔ ایک عرصے تک آپ بغداد ہی میں رہ کر وہاں کے مشائخ سے سماع کرتے رہے، اس کے بعد دوسرے مشہور مراکز حدیث، یعنی مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، یمن، شام اور جزیرہ وغیرہ کا رخ کیا۔^②

اساتذہ:

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے اساتذہ میں سب سے نمایاں نام حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپ نے فقہ کے علاوہ حدیث و انساب کا علم ان ہی سے حاصل کیا۔ ان کے علاوہ امام سفیان بن عیینہ، سلیمان بن داؤد طیالسی، عبدالرحمان بن مہدی، عبداللہ بن نمیر، وکیع بن جراح اور یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہم وغیرہ جیسے اکابر محدثین اور ائمہ وقت سے بھی آپ کو استفادے کا موقع ملا۔

تلامذہ:

امام صاحب کے تلامذہ کے مختلف طبقات ہیں۔ آپ کے اساتذہ نے بھی بہت سے امور و مسائل میں آپ سے استفادہ کیا، آپ کے ہم عصر بھی آپ کے چشمہ علمی سے اپنی تشنگی دور کرتے تھے اور آپ کے اقرباء اور عام تلامذہ کی بھی ایک کثیر تعداد نے آپ کے علمی فیوض سے اپنا دامن بھرا۔

آپ کے اساتذہ میں سے حسن بن موسیٰ، زیاد بن ایوب، عبدالرحمان بن مہدی، عبدالرزاق بن ہمام، امام شافعی، وکیع بن جراح، یحییٰ بن آدم اور یزید بن ہارون رضی اللہ عنہم نے آپ سے استفادہ کیا۔ ہم عصروں میں احمد بن ابی الحواری، حسین بن منصور، عبدالرحمان بن ابراہیم، عبید اللہ بن سعید سرخسی، علی بن عبد اللہ مدینی، محمد بن رافع قشیری اور یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہم وغیرہ کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ اعزہ میں آپ کے چچیرے بھائی حنبل بن اسحاق اور صاحبزادگان صالح اور عبد اللہ کو آپ سے روایت کا

② تاریخ بغداد: ۴/ ۴۱۲۔

① تاریخ ابن خلکان: ۱/ ۲۸۔

فخر حاصل ہے۔ صحاح ستہ کے مصنفین میں سے امام بخاری، امام مسلم اور امام ابوداؤد بلا واسطہ جبکہ امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ بالواسطہ آپ کے شاگرد ہیں۔ عام تلامذہ کی تعداد، جن میں سے اکثر امام وقت سمجھے جاتے تھے، شمار سے باہر ہے۔
فضل و کمال:

امام احمد رحمہ اللہ بڑے بلند پایہ محدث اور ان تمام اوصاف و کمالات سے متصف تھے جو ایک امام حدیث میں ہونے چاہئیں۔ حافظہ کا ہی تذکرہ کریں تو چار سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لینے سے بڑی کیا دلیل ہوگی؟ نیز مؤرخین کا بیان ہے کہ ان کے پاس بارہ گٹھڑوں کے بقدر کتابیں تھیں اور وہ سب ان کو زبانی یاد تھیں۔ عدالت و ثقاہت کی بات کریں تو ان کی توثیق پر ائمہ فن کا اتفاق ہی ملتا ہے۔ نقد و تمیز کو لپیچے تو پتا چلتا ہے کہ آپ حدیثوں کے معتبر ناقل و حافظ ہی نہ تھے بلکہ روایتوں میں امتیاز پر بھی پورا ملکہ رکھتے تھے۔ آپ چالیس سال کی عمر میں درس و تدریس کی مسند پر رونق افروز ہوئے، علمائے سیر کا بیان ہے کہ پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں لوگ آپ کے حلقہ درس میں شریک ہوتے تھے۔ شہرت و ناموری اور امامت و سیادت سے کنارہ کش رہنے کے باوجود عالم اسلام کا کوئی گوشہ بھی آپ کے آوازہ شہرت سے خالی نہ تھا۔ عبادت و ریاضت کا اس قدر اہتمام کرتے کہ فرض و واجبات کے علاوہ نوافل بھی آپ کے معمولات کا حصہ تھے۔ تلاوت قرآن سے اس قدر شغف تھا کہ ہر ساتویں دن ایک مرتبہ قرآن مکمل کرتے تھے۔ پانچ دفعہ حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ غربت و ناداری کے باوجود طبیعت میں بڑی فیاضی تھی۔ جہاں تک ہوتا غریبوں کی امداد کرتے۔ طبعاً بڑے متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ خود دار اس قدر تھے کہ احباب سے کسی قسم کا انتفاع خودداری کے منافی سمجھتے تھے۔ خدمت حدیث، تائید سنت اور ابطال بدعات تو گویا ان کی زندگی کا مشن تھا۔
آزمائش اور وفات:

عباسی خلیفہ مامون الرشید کے دور میں مسئلہ خلق قرآن کے فتنے نے سر اٹھایا تو آپ اس کی مخالفت میں پیش پیش دکھائی دیے۔ چونکہ خلیفہ خود اس نظریے سے متاثر تھا اس لیے اس نے عوام اور علماء سے بزور شمشیر یہ منوانا شروع کر دیا کہ قرآن اللہ کی مخلوق ہے، جبکہ آپ اور دیگر علمائے حق اسی موقف پر قائم تھے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اسی کی پاداش میں آپ کو بیڑیاں ڈال کر زنداں کی نذر کر دیا گیا۔ مامون کی وفات کے بعد معتصم خلیفہ بنا تو اس نے بھی آپ پر ستم کا پہاڑ توڑا اور طرح طرح کی آزمائشوں کے بعد آپ کو نہایت سختی اور بے دردی کے ساتھ اسی (۸۰) کوڑے لگائے گئے۔ لیکن یہ ظلم بھی آپ کے پایہ استقامت کو متزلزل نہ کر سکا۔ بالآخر آپ کو رہا کر دیا گیا۔ اس ابتلا کے بعد آپ بڑے کمزور ہو گئے اور مسلسل نحیف رہے۔

۲ ربیع الاول بروز بدھ کوشد ید بخار میں مبتلا ہوئے اور شدید علالت میں رہنے کے بعد ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ کو ۷۷ برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمة واسعة۔

وفات کی خبر مشتہر ہوتے ہی لوگ درد و غم کی تصویر بنے باہر نکل آئے اور گلیوں، بازاروں اور مکانوں کی چھتوں پر لوگ ہی لوگ نظر آ رہے تھے۔ آپ کے جنازے میں شریک ہونے والے لوگوں کی تعداد آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں بتائی جاتی ہے۔ حاضرین کی کثرت کی وجہ سے جنازہ کی نماز کئی بار پڑھائی گئی اور تدفین کے بعد بھی کئی روز تک نماز جنازہ کا سلسلہ جاری رہا۔ امام و راق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام اور دور جاہلیت کے کسی زمانے میں اتنا بڑا جنازہ نہیں ہوا۔^①

① تاریخ بغداد: ۴/ ۴۲۲۔ تاریخ ابن عساکر: ۲/ ۴۵۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل

1 - سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ))^①

اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، تم میرے بعد انہیں ہدفِ ملامت مت ٹھہرانا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کے باعث ان سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے (گویا) میرے ساتھ بغض ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ بغض رکھا، جس نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے تو قریب ہے کہ وہ اس کی پکڑ فرمائے۔

بغض رکھنا گویا نبی ﷺ کے ساتھ بغض ہونے کی دلیل ہے۔

2 - سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ))^②

اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے بعد تم انہیں ہدفِ تنقید مت بنایا کرنا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت ہونے کے باعث ہی ان سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے بھی میرے ساتھ بغض ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ بھی بغض رکھا، جس شخص نے انہیں (قول و فعل، کسی بھی طرح سے) تکلیف پہنچائی اس نے مجھ کو اذیت دی، اور جس نے مجھ کو اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچاتا ہے تو بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی پکڑ کر لے۔

3 - سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① [سنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۵ / ۵۴، ۵۷ - سنن الترمذی: ۶۹۶ / ۵ - التاريخ للخطيب: ۱ / ۱۳۱ - الحلیة لأبی نعیم: ۸ / ۲۷۸.

② [سنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۴ / ۸۷.

((أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي))، فَذَكَرَ مِثْلَهُ نَحْوَهُ. ❶

میرے بعد میرے صحابہ کو (اپنے طعن و ملامت کا) نشانہ مت بنانا۔ پھر آگے اسی کے مثل حدیث بیان فرمائی۔

4 - سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوا أَصْحَابِي غَرَضًا، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ)) . ❷

اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، تم میرے صحابہ کو (تکلیف دہ باتوں سے) نشانہ مت بنانا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کے بہ سبب ان سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے (گویا) میرے ساتھ بغض ہونے کے باعث ان کے ساتھ بغض رکھا، جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی، سو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی پکڑ کر لے۔

5 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ)) . ❸

میرے صحابہ کو برا مت کہو، کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان کے ایک مُد، بلکہ آدھے مُد (صدقے کے اجر و ثواب) کو بھی نہیں پہنچ پائے گا۔

توضیح:..... مُد ایک قدیم پیمانے کا نام ہے۔ اس کے وزن کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے: شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اس کا وزن آدھے پیالے کے برابر اور اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور ایک تہائی رطل کے بہ قدر ہے، جبکہ اہل عراق اور احناف اسے دو رطل کے برابر مانتے ہیں۔

6 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ)) . ❹

میرے صحابہ کو برا مت کہو، کیونکہ بلاشبہ تم میں سے کوئی بھی شخص اگر اُحد پہاڑ کے بہ قدر سونا بھی خرچ کر دے تو تب بھی ان کے ایک مُد، بلکہ آدھے مُد کے صدقے کے مقام کو نہیں پاسکتا۔

توضیح:..... اس حدیث میں آپ ﷺ کا خطاب صحابہ کے بعد آنے والے لوگوں سے ہے جن کا بڑے

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٨٧ / ٤ . ❷ [إسناده ضعيف] ابن حبان في موارد الظمان: ص ٦٧٨ .

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١١ / ٣ - صحيح البخاري: ٢١ / ٧ - سنن أبي داود: ٤ / ٢١٤ - سنن الترمذي: ٥ / ٦٩٥ - سنن

ابن ماجه: ٥٧ / ١ ❹ [إسناده صحيح] انظر الحديث السابق

سے بڑا عمل بھی صحابہ کے ایک معمولی سے عمل کے مقام و مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ انہوں نے اس وقت جان و مال کی قربانیاں پیش کیں جب اسلام کی بنیاد رکھی جا رہی تھی اور ان چند نفوسِ قدسیہ کے سوا پوری دنیا میں اسلام کی حمایت میں قدم اٹھانے والا کوئی نہ تھا۔

7 - ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ کا اسی کے مثل فرمان منقول ہے۔^①

8 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ أَنَسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا نُسَبُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)).^②

رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں برا بھلا کہا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میرے صحابہ کو برا کہا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ ایسے (دریدہ دہن) شخص کی کوئی فرضی اور نقلی عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

9 - سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((يَا مُعَاذُ، أَطَعِ كُلَّ أَمِيرٍ، وَصَلِّ خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ، وَلَا تَسْبَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي)).^③

اے معاذ! ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ لیا کر اور میرے کسی بھی صحابی کو برا ہرگز مت کہہ۔

10 - امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ)).^④

جس نے میرے صحابہ کے معاملے میں میرے حکم کو ملحوظ رکھا تو روزِ قیامت میں بھی اس کا خیال رکھوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو برا کہا تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

توضیح: یعنی نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم و تکریم اور ان کی گستاخی کے ہر چھوٹے بڑے پہلو

سے بچنے کا جو حکم فرمایا ہے اس کو ملحوظ رکھنے والا روزِ قیامت آپ ﷺ کی خصوصی نگاہِ شفقت کا حقدار ٹھہرے گا۔

11 - امام عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ)).^⑤

میرے صحابہ کو برا مت کہو، کیونکہ جو شخص میرے صحابہ کو برا کہتا ہے اس پر اللہ کی لعنت برتی ہے۔

12 - امام عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

شَكَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ

② [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد: ٢١/١٠

① [إسناده صحيح] راجع رقم: ٥

④ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد: ١٦/١٠

③ [إسناده ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ٥٣٧/١

⑤ [إسناده ضعيف] الصارم المسلول لابن تيمية: ص ٥٧٧

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا خَالِدُ مَا لَكَ وَمَا لِرَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ)). ❶

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: اے خالد! کیا بات ہے تم ایک مہاجر صحابی کو تکلیف پہنچا رہے ہو؟ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دو تو تب بھی اس کے ایک عمل کو نہیں پہنچ پاؤ گے۔

13 - سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

شَكَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: ((يَا خَالِدُ! لِمَ تُؤْذِي رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَقَعُونَ فِيَّ فَأَرَدُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُؤْذُوا خَالِدًا، فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سِيُوفِ اللَّهِ صَبَّهُ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ)). ❷

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے (نبی ﷺ سے) خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! تم ایک بدری صحابی کو کیوں تنگ کر رہے ہو؟ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دو تو تب بھی اس کے ایک عمل کو نہیں پہنچ پاؤ گے۔ تو سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ میری عیب جوئی کر رہے تھے تو میں نے بھی انہیں جواب دے دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی خالد کو تنگ مت کیا کرو، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے، جسے اللہ نے کفار پر سونت رکھا ہے۔

14 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَمْرُوا بِالْأَسْتِغْفَارِ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَسَبُّهُمْ.

لوگوں کو اصحاب محمد کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا، لیکن انہوں نے صحابہ کو برا کہا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے فرمایا:

يَا ابْنَ أُخْتِي، أَمْرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَسَبُّهُمْ. ❸

اے بھانجے! لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اصحاب رسول کے لیے مغفرت کی دعا کریں، لیکن انہوں نے (دعا کرنے کی) بہ جائے (انہیں برا بھلا کہا۔

توضیح: استغفار کا یہ حکم اس آیت میں بیان ہوا ہے: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ [الحشر: ۱۰] (اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ایمان میں ہم پر سبقت لے چکے ہیں)۔ برا بھلا کہنے والوں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد اہل مصر تھے جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے، یا اہل شام تھے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے، اور خارجی و حروریہ دونوں کو ہی برا کہتے تھے۔

❶ [اسنادہ ضعیف] رواہ مسلم من طریق آخر وهو صحيح: ۱۹۶۷/۴

❷ [اسنادہ صحيح] المعجم الصغير للطبرانی: ۱/۲۰۹ - المستدرک للحاکم: ۳/۲۹۸

❸ [اسنادہ صحيح] صحيح مسلم: ۲۳۱۷

- 15 - نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ أَحَدِكُمْ عُمْرَةً. ❶
- صحابہ محمد کو بُرا مت کہو، کیونکہ کسی ایک صحابی کا (نبی ﷺ کی صحبت میں) ایک گھڑی ٹھہرنا تم میں سے کسی کی عمر بھر کے عملوں سے بہتر ہے۔
- 16 - حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَثَلُ أَصْحَابِي فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ)). ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ: هِيَ هَاتَا ذَهَبَ مِلْحُ الْقَوْمِ. ❷
- لوگوں میں میرے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک کی مثال۔ پھر حسن رضی اللہ عنہ فرماتے لگے: بعید نہیں ہے کہ اس قوم کا نمک ختم ہو جائے۔
- توضیح: یعنی جس طرح نمک کے بغیر کھانا بدمزہ ہو جاتا ہے اسی طرح اگر دنیا میں صحابہ نہ ہوتے تو یہ دوسرے لوگ بھی کوئی خاص مقام نہ رکھتے۔
- 17 - حسن رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: ((أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ)). قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ: وَهَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ؟ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ: فَكَيْفَ بِقَوْمٍ قَدْ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ؟ ❸
- تمہیں لوگوں میں اس طرح مقام حاصل ہے جیسے نمک میں کھانے کا مقام ہے۔ حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کیا نمک کے بغیر کھانا عمدہ لگتا ہے؟ پھر آپ فرماتے: اس قوم کا کیا حال ہو گا جن کا نمک ختم ہو جائے؟
- 18 - امام مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنََّّهُمْ سَيُقْتَلُونَ. ❹
- تم صحابہ محمد کو بُرا مت کہو، کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے، حالانکہ اس کے علم میں ہے کہ عنقریب انہیں شہید کر دیا جائے گا۔
- 19 - جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں کہ امام میمون بن مہران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ثَلَاثٌ أَرْفُضُوهُنَّ: سَبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّظَرُ فِي النُّجُومِ، وَالنَّظَرُ فِي الْقَدْرِ. ❺

❶ [إسناده صحيح] سنن ابن ماجه: ٥٧ / ١ - السنة لابن أبي عاصم: ٩٨

❷ [إسناده ضعيف] مصنف عبد الرزاق: ٢٢١ / ١١ - الزهد لابن المبارك: ص ٢٠٠

❸ [إسناده ضعيف] مشكاة الأنوار للبغوي: ٧٧٧ / ٢ - مجمع الزوائد: ١٨ / ١٠

❹ [إسناده ضعيف] منهاج السنة لابن تيمية: ١٤ / ٢

❺ [إسناده صحيح] السلسلة الصحيحة: ٤٣ / ١ - شرح السنة: ص ١٤٤ - الأخبار لأبي نعيم: ٢٩٩ / ١

تین کاموں سے تم کنارہ کش رہو: اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کو بُرا کہنا، ستاروں کو دیکھ کر حال بتانا اور تقدیر کے معاملے میں (بے جا) غور و خوض کرنا۔

20- نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا:
 لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ أَحَدِكُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً. ①
 اصحاب محمد کو بُرا مت کہو، کیونکہ ان میں سے کسی ایک صحابی کا (صحبتِ رسول میں) ایک گھڑی ٹھہرنا تم میں سے کسی کی چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے۔



① [اسنادہ صحیح] قد مضی برقم: ۱۵

خليفة اول سيدنا ابو بكر رضی اللہ عنہ کے فضائل

21 - سيدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک روز منبر پر جلوہ افروز تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: **أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((إِنَّ رَجُلِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرْعِ الْجَنَّةِ، أَوْ تُرْعِ الْحَوْضِ، وَإِنَّ عَبْدًا خَيْرَهُ اللَّهُ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا أَحَبَّ، يَأْكُلُ مِنْهَا مَا أَحَبَّ، وَبَيْنَ لِقَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنَّ الْعَبْدَ اخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ))**، قَالَ: فَبِكِي أَبُو بَكْرٍ، وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الْمِنْبَرِ، حَتَّى قَالَ شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: مَا يُبْكِي هَذَا؟ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ، قَالَ: وَعَرَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عَالِيَهُ وَسَلَّمَ إِنَّمَا عَنَى نَفْسَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَتْ عِبْرَتُهُ فَقَالَ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأَنْفُسِنَا، فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: ((مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْظَمَ عَلَيْنَا حَقًّا فِي صُحْبَتِهِ، وَمَالِهِ، مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُهُ خَلِيلًا، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءٌ إِيْمَانًا)). ❶

نبی ﷺ نے ایک روز منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میرے قدم جنت کے، یا (فرمایا کہ) حوض کوثر کے ایک زینے پر ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے) بندے (محمد ﷺ) کو اختیار دیا کہ یا تو وہ دنیا میں جتنا بھی عرصہ زندہ رہنا چاہے (رہ لے) اور جو کچھ بھی کھانا پسند کرے (کھاتا رہے)، یا پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے۔ سيدنا ابو بكر رضی اللہ عنہ منبر کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے، وہ (یہ بات سن کر) رونے لگے۔ ایک انصاری بزرگ نے کہا: انہیں کس بات نے رُلا دیا؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے تو بنی اسرائیل کے کسی شخص، یا عام لوگوں میں سے کسی شخص کا ذکر فرمایا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو بكر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی مراد آپ خود ہی تھے۔ پھر جب ان کی پریشاں حالت ذرا سنبھلی تو انہوں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، بلکہ ہم اپنے آباؤ اجداد اور اپنی جانیں بھی آپ پر نچھاور کر دیں گے۔ تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ابن ابی قحافہ (یعنی ابو بكر رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر تمام لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی صحبت (یعنی ہمارا ساتھ دینے) اور اپنے مال کے ذریعے ہم پر زیادہ حق رکھتا ہو، اور اگر میں کسی کو خلیل (دلی دوست) بناتا تو انہیں ہی بناتا، البتہ اُلفت و چاہت اور دینی بھائی چارہ تو رہے گا۔

توضیح:..... خلت، محبت کا وہ آخری درجہ ہے جو بندہ مومن صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ کر سکتا ہے، اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اللہ کے سوا کسی اور کو خلیل بنا سکتا تو ابو بكر کو بناتا، لیکن چونکہ یہ جائز نہیں ہے اس لیے خلت کے بعد محبت کا جو اعلیٰ درجہ ہے، یعنی اسلامی اخوت و محبت کے درجہ، اس سے میں ابو بكر (رضی اللہ عنہ) کو نوازتا ہوں۔

❶ [اسنادہ ضعیف] رواہ البخاری من طریق آخر وهو صحیح: ۵۵۸/۱

22 - سیدنا ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ خَرَجَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَا طَرِيقَ ثَوْرٍ، قَالَ: فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَمْشِي خَلْفَهُ وَيَمْشِي أَمَامَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا لَكَ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَافُ أَنْ تُؤْتِي مِن خَلْفِكَ فَاتَّأَخَّرُ، وَأَخَافُ أَنْ تُؤْتِي مِن أَمَامِكَ فَاتَّقَدَّمُ، قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الْغَارِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَقْمَهُ. قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى جُحْرًا فِي الْغَارِ فَأَلْقَمَهَا قَدَمَهُ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ كَانَتْ لَسَعَةٌ أَوْ لَدَغَةٌ كَانَتْ بِي. ❶

جب نبی ﷺ ہجرت کے لیے نکلے اور آپ کے ساتھ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، آپ دونوں غارِ ثور کی راہ پر چل پڑے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی آپ ﷺ کے پیچھے چلنے لگتے اور کبھی آپ کے آگے چلنے لگتے۔ نبی ﷺ نے ان سے استفسار فرمایا: کیا بات ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ آپ کو پیچھے سے نہ کوئی آ لے تو میں پیچھے چلنے لگتا ہوں اور جب مجھے یہ خدشہ لاحق ہوتا ہے کہ کوئی آگے سے نہ آپ کو آ لے تو میں آگے آجاتا ہوں۔ پھر جب آپ دونوں غار میں پہنچ گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ یہیں ٹھہریے، میں غار کی صفائی کر لوں۔ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا تو اس پر اپنا پاؤں رکھ کر اسے بند کر دیا، اور فرمایا: اے اللہ کے رسول! اگر کوئی (موزی چیز) کاٹ لے یا ڈس لے تو مجھے ہی ڈسے (یعنی آپ ﷺ کو کچھ نہ ہو)۔

23 - سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم غار میں تھے، تو میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا:

لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِيهِ لَأَبْصَرْنَا تَحْتَ قَدَمِيهِ، قَالَ: فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَالِثُهُمَا؟)) ❷

اگر کسی دشمن نے اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو لازماً اس کی اپنے قدموں کے نیچے (کی طرف) ہم پر بھی نگاہ پڑ سکتی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھی اللہ تعالیٰ ہو؟

توضیح: یعنی مجھے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کا ساتھ حاصل ہے، اس لیے کہ کوئی بھی دشمن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اسی بات کا ذکر قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے: ﴿إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾ [التوبة: ٤٠] ”جب وہ دونوں غار میں تھے اور جب نبی ﷺ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔“

24 - سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَفَعَنَا مَالٌ أَحَدٍ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ)) ❸

❶ [إضعيف لإرساله ورجاله ثقات] دلائل النبوة للبيهقي: ٤٧٦/٢

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٣٢٥/٨ - صحيح مسلم: ٤/١٨٥٤ - سنن الترمذي: ٢٧٨/٥

❸ [رجال الإسناد ثقات لكن مرسل] مسند الحميدي: ١/١٢١ - مسند أبي يعلى الموصلي: ٣/٢٤٩

ہمیں کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا فائدہ ہمیں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا ہے۔

25 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ))، فَبِكِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ①

مجھے کسی مال سے کبھی اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوا جس قدر فائدہ مجھے ابوبکر کے مال سے ہوا ہے۔ (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اور میرا مال آپ ہی کے نہیں ہیں؟

26 - ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کا یہی فرمان منقول ہے، لیکن اس میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آبدیدہ ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ ②

27 - ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِمَّا يَمْلِكُ، فَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ يَدْعُوهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، يَا مُسْلِمٌ، هَذَا خَيْرٌ هَلُمَّ إِلَيْهِ))، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ لَا تَوَى عَلَيْهِ، إِنْ تَرَكَ أَبَا دَخَلَ مِنْ الْآخِرِ، فَحَطَا النَّبِيُّ ﷺ كَتِفَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَاللَّهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، وَاللَّهِ مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ))، قَالَ: فَبِكِي أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: وَهَلْ هَدَانِي اللَّهُ وَرَفَعَنِي إِلَّا بِكَ؟ ③

جس شخص نے اپنی ملکیت کی چیزوں کا ایک جوڑا خرچ کیا اسے جنت کا ہر دربان آواز دے گا: اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! یہ (دروازہ) بہتر ہے، اس طرف آؤ۔ (یہ سن کر) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایسے شخص کو تو کوئی نقصان نہیں کہ اگر وہ ایک دروازہ چھوڑ بھی دے گا تو کسی دوسرے سے داخل ہو جائے گا۔ تو نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے ان کے کندھے کو زور سے ہلایا اور پھر فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً میری یہ طمع ہے کہ آپ بھی انہی میں سے ہوں، اللہ کی قسم! کسی مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا فائدہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے، پھر عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ ہی کے بہ دولت ہدایت اور رفعت نہیں دی؟

28 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ))، ④

کسی مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے مجھے فائدہ دیا ہے۔

29 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَفَعَنَا مَالٌ أَحَدٍ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ))، ⑤

① [إسناده صحيح] سنن ابن ماجه: ۱/۳۶

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲/۲۵۳ - سنن ابن ماجه: ۱/۳۶

③ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۲۴

④ [رجال إسناده ثقات] مسند أحمد: ۱۴/۳۹۴

⑤ [إسناده حسن] راجع التعليق على الحديث السابق

کسی بھی شخص کے مال نے ہمیں اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا فائدہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے ہمیں پہنچایا ہے۔

30 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَفَعَنَا مَالٌ أَحَدٍ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ)) . ①

کسی شخص کے مال سے ہمیں اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوا جس قدر فائدہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے مال سے ہمیں حاصل ہوا ہے۔

31 - امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَفَعَنِي مَالٌ فِي الْإِسْلَامِ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ)) . ②

اسلام میں مجھے جتنا فائدہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا ہے اتنا فائدہ کسی کے مال نے نہیں دیا۔

32 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجًا ، أَوْ قَالَ : زَوْجَيْنِ ، مِنْ مَالِهِ - أَرَاهُ قَالَ : فِي سَبِيلِ اللَّهِ - دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ :

يَا مُسْلِمُ ، هَذَا خَيْرٌ هَلُمَّ إِلَيْهِ)) ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : هَذَا رَجُلٌ لَا تَوَى عَلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ إِلَّا مَالُ أَبِي بَكْرٍ)) ، قَالَ : فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ :

وَهَلْ نَفَعَنِي اللَّهُ إِلَّا بِكَ ، وَهَلْ رَفَعَنِي اللَّهُ إِلَّا بِكَ ؟ . ③

جس شخص نے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے (کسی چیز کا) جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کا دربان یوں بلائے گا: اے

مسلمان! یہ دروازہ بہتر ہے، اس کی طرف آؤ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسے شخص کا تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ پھر رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کبھی کسی مال نے فائدہ نہیں پہنچایا، سوائے ابو بکر کے مال کے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ

(یہ سن کر) سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور کہا: کیا آپ کی برکت سے مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے فائدہ نہیں پہنچایا؟

کیا آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی رفعت و شان عطا نہیں فرمائی؟

33 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا:

((سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ الشُّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ ، إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ)) . ④

ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے علاوہ جتنے بھی دروازے مسجد میں کھلتے ہیں سب بند کر دو۔

توضیح: مسجد نبوی میں مختلف دروازے بنے ہوئے تھے جو صحابہ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے، تو

نبی ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خانہ مبارک کی طرف کھلنے والے دروازے کے سوا باقی تمام دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا تھا،

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور باقی تمام دروازے بند کر دیے گئے، جبکہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ آج بھی موجود ہے۔

34 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① [إسناده صحيح] مسند الحمیدی: ۱/۱۲۱ ② [مرسل ورجاله ثقات] راجع الحدیث السابق

③ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۴/۱۱۱ - صحيح مسلم: ۲/۷۱۲ - مسند أحمد: ۲/۳۶۶ - سنن النسائي: ۴/۱۶۹ - سنن

الترمذی: ۵/۶۱۴

④ [إسناده ضعيف جدًا] مسند أحمد: ۱/۲۷۰ - سنن الدارمی: ۱/۳۸

((مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ)) . ①

مجھے کسی مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا فائدہ مجھے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا ہے۔

35 - سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پھر انہوں نے یہی حدیث بیان فرمائی۔ ②

36 - سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مَالٌ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْفَعُ لِي مِنْ مَالِ أَبِي بَكْرٍ)) ، وَمِنْهُ أَعْتَقَ بِلَالًا ، وَكَانَ يَقْضِي

فِي مَالِ أَبِي بَكْرٍ كَمَا يَقْضِي الرَّجُلُ فِي مَالِ نَفْسِهِ . ③

مسلمانوں میں سے کسی بھی شخص کا مال میرے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال سے زیادہ نفع مند ثابت نہیں ہوا۔ اسی مال

سے نبی ﷺ نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کروایا اور آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال میں اس طرح تصرف فرمایا

کرتے تھے جس طرح آدمی اپنے مال میں تصرف کرتا ہے۔

37 - سیدنا ابورؤی الدوسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ، فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آيَدَنِي بِكُمَا)) . ④

میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نمودار ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شکر و ستائش کے

تمام تر کلمات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ دونوں کے ساتھ میری تائید فرمائی۔

38 - سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَمِعَ عَائِشَةَ وَهِيَ رَافِعَةٌ صَوْتَهَا

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَذِنَ لَهُ ، فَدَخَلَ فَقَالَ : يَا ابْنَةَ أُمِّ رُومَانَ وَتَنَاوَلَهَا ،

أَتَرْفَعِينَ صَوْتِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ : فَحَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، قَالَ :

فَلَمَّا خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا يَتَرَضَّاهَا : ((أَلَا تَرَيْنَ أَنِّي

حُلْتُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنِكَ؟)) . قَالَ : أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَحْسَبُهُ قَالَ : ثُمَّ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ

عَلَيْهِ ، فَوَجَدَهُ يُضَاحِكُهَا ، قَالَ : فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَشْرِكَانِي فِي

سَلْمِكُمَا كَمَا أَشْرَكْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا . ⑤

ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ (کے خانہ مبارک میں تشریف لائے اور اندر آنے کے لیے آپ ﷺ سے اجازت

طلب کرنے لگے، تو انہوں نے (اپنی صاحبزادی) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز سنی، جو اونچی آواز میں رسول

① [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۲۴، ۲۸، ۲۹

② [رجال الإسناد ثقات لکنہ مرسل] مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۲۲۸

③ [اسنادہ حسن لکنہ مرسل] مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۳۲۸

④ [اسنادہ ضعیف] المستدرک للحاکم: ۳/۷۳ - مجمع الزوائد: ۹/۵۲

⑤ [اسنادہ صحیح لغيره ورجاله ثقات] مسند أحمد: ۴/۲۷۳ - سنن أبي داود: ۴/۳۰۰

اللہ ﷺ سے بات کر رہی تھیں، پھر نبی ﷺ نے انہیں (اندر آنے کی) اجازت مرحمت فرمادی۔ جب وہ (گھر میں) داخل ہوئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹتے ہوئے کہا: اے امِ رومان کی بیٹی! کیا تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے اونچی آواز میں بات کرتی ہو؟ پھر رسول اللہ ﷺ ان دونوں کے درمیان حائل ہو گئے (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خاموش کر دیا)۔ پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ میں تمہیں اس آدمی سے بچانے کے لیے درمیان میں حائل ہوا تھا؟ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر آئے اور نبی ﷺ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگے۔ تب انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہنسی کر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی تو وہ اندر آ گئے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس طرح آپ دونوں نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا اسی طرح مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کیجیے۔

39 - سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

إِسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا ، وَهِيَ تَقُولُ : وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ عَلِيًّا أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَبِي - مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا فَقَالَ : يَا ابْنَةَ فُلَانَةَ ، أَلَا أَسْمَعُكَ تَرْفَعِينَ صَوْتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ ❶

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے (گھر میں داخلے) کی اجازت طلب کی تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بلند آواز سن لی، جو کہہ رہی تھیں: اللہ کی قسم! مجھے پتا ہے میرے والد کی بہ نسبت علی (رضی اللہ عنہ) آپ کی نظر میں زیادہ محبوب ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ دو یا تین مرتبہ کہا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت لی اور اندر آ گئے، پھر عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھتے ہوئے فرمایا: اے فلاں عورت کی بیٹی! کیا میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ سے اونچی آواز میں بات کرتے نہیں سنا؟



❶ [اسنادہ حسن] الخصائص الكبرى: ص ۲۸

نبی ﷺ کے بعد اس امت کی دو بہترین ہستیاں

40 - ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ. ①

کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت کا نہ بتلاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

41 - ابو حنیفہ سے ہی مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. ②

کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین ہستیوں کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

42 - ایک اور سند کے ساتھ اصحاب علیؑ میں سے ایک شخص سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے (اور انہوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا):

وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَيْتُهُ. ③

اور اگر میں تیسری شخصیت کا نام بھی بتانا چاہوں تو اس کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

43 - عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَيْتُهُ. ④

نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

توضیح:..... تیسری شخصیت کون تھی؟ اس کے متعلق دو طرح کی آراء ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اس سے مراد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ جیسا کہ آئندہ روایات میں مذکور ہے۔ نیز اسی کتاب کی روایت نمبر ۷۲ میں بھی بیان ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہی ان کے بارے میں فرمایا تھا: یقیناً عثمان رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر بھی ہیں اور افضل بھی۔ اور دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے مراد خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے، جیسا کہ ایک روایت میں اس کی وضاحت ملتی ہے کہ عبد خیر الحمد انی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا ہوں، تو ہم سمجھ گئے کہ اس سے مراد خود آپ ہی

① [سنادہ حسن] السنة لابن ابی عاصم: ۱۱۷۔ المعجم الكبير للطبرانی: ۱/۶۴۔ مسند أحمد: ۱/۱۱۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱/۳۹

② [سنادہ حسن] انظر رقم: ۳۹۹

③ [سنادہ ضعیف] انظر رقم: ۴۲۹

④ [سنادہ حسن] زیادات المسند: ۱/۱۲۸

ہیں اور بوجہ انکساری اپنا نام نہیں لے رہے۔^①

44 - ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ عُمَرَ؟ فَقَالُوا: بَلَى، فَسَكَتَ. ②

کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں عمر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، تو علی رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

45 - ابو حنیفہ سے ہی مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُ الثَّالِثَ. ③

نبی ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسری شخصیت کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

46 - زر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا:

إِنَّ عُمَرَ كَانَتْ خِلَافَتُهُ فَتْحًا، وَإِمَارَتُهُ رَحْمَةً، وَاللَّهِ إِنِّي أَظُنُّ أَنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ يَفْرَقُ أَنْ يُحْدِثَ حَدَثًا مَخَافَةً أَنْ يُغَيِّرَهُ عَلَيْهِ عُمَرُ، وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ عُمَرَ أَحَبَّ كَلْبًا لَأَحْبَبْتُ ذَلِكَ الْكَلْبَ. ④

یقیناً عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت؛ فتح اور ان کی امارت؛ رحمت تھی، اللہ کی قسم! بلاشبہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شیطان اس خدشے کے باعث کوئی بھی بدعت ایجاد کرنے سے گھبرایا کرتا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ اس کو ختم کر دیں گے، اللہ کی قسم! اگر عمر رضی اللہ عنہ کسی کتے سے محبت کرتے تو میں اس سے بھی محبت کرتا۔

47 - ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

وَالَّذِي لَوْ شَاءَ أَنْ يُنْطِقَ فَنَاتِي هَذِهِ لَنَطَقْتُ، لَوْ أَنَّ عُمَرَ كَانَ مِيزَانًا مَا كَانَ فِيهِ مِيطٌ شَعْرَةً، يَعْنِي: مَيْلٌ. ⑤

اس ذات کی قسم جو میرے اس نیزے کو بھی قوت گویائی دینا چاہے تو یہ بھی بولنے لگے! اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ترازو ہوتے تو ان میں سرے کی سلائی کے بہ قدر بھی فرق نہ ہوتا۔

48 - ابو وائل سے مروی ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

② [إسناده صحيح] الأخبار لأبي نعيم: ١/١٨٢

① السنة لعبد الله بن أحمد: ٥٨٦/٢

④ [إسناده حسن] مجمع الزوائد: ٧٨/٩

③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١/١١٠

⑤ [إسناده صحيح] انظر رقم: ٣٣٢

لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُتَوَافِرُونَ، وَمَا مِنَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قُتِّسَ
عَنْ جَائِفَةَ، أَوْ مُنْقَلَةَ، إِلَّا عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ. ❶

یقیناً جب رسول اللہ ﷺ ہمیں چھوڑ کر (دنیا سے کوچ کر) گئے تو ہم کثیر تعداد میں تھے، اور ہم میں سے ہر
ایک کا یہ حال تھا کہ اگر اس کا کھوج لگایا جاتا تو اس میں کوئی نہ کوئی بڑا عیب ہی نکلتا، سوائے سیدنا عمر اور عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما کے۔

توضیح:..... روایت میں مذکور لفظ جَائِفَةٌ سے مراد ایسا زخم ہے جو جسم کے اندر تک پہنچا ہو اور مُنْقَلَةٌ سے
مراد ایسا زخم ہے جس سے ہڈی متاثر ہو جائے۔ ان دونوں لفظوں کو کنایۃ استعمال کر کے اس سے مراد بہت بڑا عیب لیا گیا ہے۔
49۔ حکم بن محل بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

لَا يُفْضَلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدَتْهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي. ❷
کوئی بھی شخص مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت نہ دے، وگرنہ میں اسے بہتان طراز کی حد کے طور پر کوڑے لگاؤں گا۔

50۔ وہب السوائی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور استفسار فرمایا:
مَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقُلْنَا: أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَا، خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ
نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَمَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. ❸
نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کون ہیں؟ ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہیں۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: نہیں، نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ہم اس بات کو بعید
از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔

توضیح:..... سکینت سے مراد زبان کا وقار و سنجیدگی اور دل کا سکون و اطمینان ہے، جو رب تعالیٰ کی طرف سے
اس کے نیکو کار اور پاکباز بندوں کو حاصل ہوتا ہے۔

51۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان بیان کرتے ہیں کہ:
أَنَّ دُرَّجًا جِئَ بِهِ مِنْ قِبَلِ الْعِرَاقِ وَفِيهِ جَوْهَرٌ، فَسَأَلَ عُمَرَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَأْذِنُونَ أَنْ أُبْعَثَ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِيَّاهَا، فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِهِ فَفَتَحَتْهُ فَقَالَتْ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أُرْسِلَ إِلَيْكَ عُمَرُ، فَقَالَتْ: مَاذَا فُتِحَ
عَلَى ابْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ ❹

عراق کی طرف سے ایک صندوق لایا گیا جس میں جواہرات تھے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول سے پوچھا:
کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں یہ صندوق عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج دوں؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو

❶ [اسنادہ ضعیف] المعجم الأوسط للطبرانی: ۴/۳۲۷

❷ [اسنادہ ضعیف] السنة لابن أبي عاصم: ۱۱۹۔ الصارم المسلول لابن تيمية: ص ۵۸۵

❸ [اسنادہ حسن] مسند أحمد: ۱/۱۰۶۔ كنز العمال: ۶/۳۴۰

❹ [اسنادہ حسن] المستدرک للحاکم: ۴/۹

ان کے ساتھ بڑی محبت تھی۔ (صحابہ نے اجازت دے دی) چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ صندوق اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا۔ انہوں نے جب اسے کھولا تو استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد ابن خطاب پر کس قدر فتوحات کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔

52 - ابوصالح سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كُنَّا نَعُدُّ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. ①

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جب کثیر تعداد میں موجود تھے تب بھی ہم نبی ﷺ کے بعد اس امت میں سے بہترین شخص سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو ہی شمار کیا کرتے تھے۔

53 - نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

كُنَّا نَفْضِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، لَا نَفْضِلُ أَحَدًا عَلَى أَحَدٍ. ②
ہم عہد رسالت میں سیدنا ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو (دیگر صحابہ پر) فضیلت دیا کرتے تھے، (اور ان کے بعد) کسی صحابی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

54 - نافع سے ہی مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ، وَلَا نَفْضِلُ بَيْنَهُمْ. ③

ہم زمانہ نبوت میں نبی ﷺ کے بعد (کسی صحابی کو) ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر نہیں سمجھا کرتے تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ کو درجہ دیتے اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو فضیلت کا حامل شمار کرتے، پھر ہم (درجہ بندی کرنا) چھوڑ دیتے اور فضل و کمال میں باقی صحابہ کا ایک دوسرے سے مقابلہ نہیں کرتے تھے۔

55 - نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيُّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ. ④

ہم رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی یوں کہا کرتے تھے کہ (تمام صحابہ سے افضل) ابو بکر رضی اللہ عنہ، (ان کے بعد) عمر رضی اللہ عنہ اور (ان کے بعد) عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

56 - سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

إِنَّا كُنَّا نَقُولُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةٍ رَسُولِ اللَّهِ بَعْدَهُ أَبُو

① [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ١٤ / ٢

② [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٥٣ / ٧ - سنن أبي داود: ٢٠٦ / ٤

③ [إسناده صحيح] سنن الترمذي: ٦٢٩ / ٥ - كشف الأستار: ٢٢٤ / ٢

بکر، ثم عمر، ثم عثمان . ❶

رسول اللہ ﷺ بہ قید حیات ہی تھے کہ جب ہم کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کی امت کے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

57 - نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ . ❷

ہم عہد رسالت میں یہ بیان کیا کرتے تھے کہ یقیناً نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

58 - ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

كُنَّا نَعُدُّ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا وَأَصْحَابَهُ مُتَوَافِرُونَ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، ثُمَّ نَسَكْتُ . ❸

رسول اللہ ﷺ ابھی حیات تھے اور آپ کے صحابہ بھی کثیر تعداد میں موجود تھے کہ جب ہم یوں درجہ بندی کیا کرتے تھے: ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ۔ پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

59 - عمر بن اسید سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ . ❹

ہم نبی ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں میں سے بہترین ہستی ہیں، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

60 - عبدخیر سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ . ❺

نبی ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

61 - امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنَّا نَقُولُ إِذَا عَدَدْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قُلْنَا: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ . ❻

جب ہم اصحاب رسول کو شمار کرتے تو یوں کہا کرتے تھے: ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔

62 - نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

❶ [اسنادہ صحیح] سنن أبی داود: ۲۰۶/۴ - السنة لابن أبی عاصم: ۱۱۶

❷ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۱۶/۷

❸ [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱۴/۲

❹ [اسنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۲۶/۲ - مجمع الزوائد: ۱۲/۹

❺ [رجال الإسناد ثقات لكنہ معلول] مسند أحمد: ۱۱۵/۱

❻ [اسنادہ ضعیف جدًا] فضائل الخلفاء الراشدين: ۱۳۸/۱

كُنَّا نَفْضِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، ثُمَّ لَا نَفْضِلُ أَحَدًا عَلَى أَحَدٍ. ①

ہم عبد رسالت میں ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو دیگر صحابہ پر فضیلت دیا کرتے تھے، ان کے بعد ہم کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

63 - نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

مَا كُنَّا نَخْتَلِفُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ، وَأَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَأَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ عُمَرَ عُثْمَانُ. ②

ہم عبد رسالت میں اس بارے میں اختلاف نہیں کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے اور عمر رضی اللہ عنہ کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

64 - سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَكَلَّمَنِي، فَإِذَا هُوَ يَا مَرْئِي فِي كَلَامِهِ بِأَنَّ أَعْيَبَ عَلَى عُثْمَانَ، فَتَكَلَّمْتُ كَلَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ أَمْرٌ فِي لِسَانِهِ ثِقَلٌ، فَلَمْ يَكْذِبْ قَضِي كَلَامَهُ فِي سَرِيحٍ، قَالَ: فَلَمَّا قَضَى كَلَامَهُ قُلْتُ لَهُ: إِنَّا كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةٍ رَسُولِ اللَّهِ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، وَإِنَّا وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ عُثْمَانَ قَتَلَ نَفْسًا بَغَيْرِ حَقٍّ، وَلَا جَاءَ مِنَ الْكِبَائِرِ شَيْئًا، وَلَكِنْ هُوَ هَذَا الْمَالُ، فَإِنْ أَعْطَاكُمْوه رَضِيتُمْ، وَإِنْ أَعْطَاهُ أَوْلَى قَرَابَتِهِ سَخِطْتُمْ، إِنَّمَا تُرِيدُونَ أَنْ تَكُونُوا كَفَّارِسَ وَالرُّومِ، لَا يَتْرُكُونَ لَهُمْ أَمِيرًا إِلَّا قَتَلُوهُ. ③

خلافت عثمانیہ میں ایک انصاری شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے بات چیت کرنے لگا، وہ اپنی گفتگو سے مجھے یہ ترغیب دے رہا تھا کہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر عیب جوئی کروں۔ چنانچہ اس نے بہت طویل گفتگو کی، حالانکہ اس کی زبان میں لگنت تھی اور وہ عجلت میں آسانی سے اپنی بات کو پورا نہیں کر پا رہا تھا۔ جب اس نے اپنی بات مکمل کر لی تو میں نے اسے کہا: بلاشبہ ہم رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی یہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کی امت میں سے افضل شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ۔ اور قسم بخدا! یقیناً ہمارے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور نہ ہی انہوں نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔ البتہ وجہ نزاع صرف یہ مال تھا، کیونکہ اگر تو انہوں نے یہ مال تمہیں دے دیا تو تم خوش ہو گئے اور اگر یہی مال انہوں نے اپنے قرابت داروں کو دے دیا تو تم ناراض ہو گئے۔ تم لوگ صرف یہ چاہتے تھے کہ تم فارس و روم (کے لوگوں) کی طرح بن جاؤ، جو اپنے کسی بھی امیر کو قتل کیے بغیر نہیں چھوڑتے۔

65 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ كَأَنَّهُ يَدْخُلُ بَيْتَهُ، وَيَصْنَعُ بِمَالِ أَبِي

① [إسناده ضعيف] السنة لابن أبي عاصم: ٥٦٨/٢ ② [إسناده ضعيف] السنة لعبد الله بن أحمد: ٥٧٧/٢

③ [إسناده صحيح] مجمع الزوائد للهيثمى: ٥٩/٩

بکرٍ کَمَا یَصْنَعُ بِمَالِهِ . ①

نبی ﷺ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں اس طرح داخل ہوا کرتے تھے کہ جیسے آپ اپنے ہی گھر داخل ہو رہے ہوں اور آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال میں اس طرح تصرف فرمایا کرتے تھے جیسے اپنے مال میں تصرف فرماتے تھے۔

66 - عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ میں سے کسی صاحب سے بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ أَبُو فُحَّافَةَ لِابْنِهِ أَبِي بَكْرٍ: يَا بُنَيَّ، إِنِّي أَرَاكَ تُعْتِقُ رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّكَ إِذْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ أَعْتَقْتَ رَجُلًا جَلَدًا يَمْنَعُونَكَ وَيَقُومُونَ دُونَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَبَتِ، إِنِّي أُرِيدُ مَا أُرِيدُ، قَالَ: فَيَتَحَدَّثُ مَا نَزَلَ هُوَ لِآيَاتٍ إِلَّا فِيهِ، وَفِيمَا قَالَ أَبُوهُ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيْسِرُهُ لِيُسْرَى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيْسِرُهُ لِلْعُسْرَى ۝ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى ۝ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى ۝ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى ۝ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ۝ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝﴾ [الليل: ۵ - ۲۱]

ابو حنفہ نے اپنے بیٹے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بیٹا! میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم غلام لوگوں کو آزاد کراتے ہو، سو اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو کیوں نہ ایسے لوگوں کو آزاد کراؤ جو تمہیں (بہ وقت ضرورت) پناہ بھی دیں اور تمہارے دفاع میں بھی کھڑے ہوں۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابا جان! میں صرف وہ چیز چاہتا ہوں جس کا میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے (یعنی میں فقط اجر و ثواب کے حصول کے ارادے سے یہ عمل کرتا ہوں)۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بھی بیان کیا جاتا تھا کہ مندرجہ ذیل آیات سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور ان باتوں کے بارے میں نازل ہوئیں جو ان کے والد نے کی تھیں: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيْسِرُهُ لِيُسْرَى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيْسِرُهُ لِلْعُسْرَى ۝ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى ۝ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى ۝ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى ۝ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ۝ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝﴾ ”جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (اپنے رب سے) ڈر گیا، اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا، تو ہم بھی اسے آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی، اور نیک بات کی تکذیب کی، تو ہم بھی اسے تنگی و مشکل کا سامان میسر کر دیں گے۔ اس کا مال اس کے (اوندھا) کرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔ بیشک راہ دکھا دینا ہمارے ذمہ ہے اور ہمارے ہی ہاتھ میں آخرت اور دنیا ہے۔ میں نے تو تمہیں شعلے مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے، جس میں صرف وہی بد بخت داخل ہو گا، جس نے جھٹلایا اور (اس کی پیروی سے) منہ پھیر لیا، اور اس سے ایسے شخص کو دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہو گا، جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے۔ کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو، بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے، یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضامند ہو جائے گا۔“

① [اسنادہ ضعیف] مصنف عبد الرزاق: ۲۲۸/۱۱ ② [اسنادہ ضعیف] الدر المنثور: ۶/۳۵۸ - فتح القدیر للشوکانی: ۵/۴۵۴

اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا

67 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ فِي خِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَّنَ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ بِنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ خَلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ)). ❶

رسول اللہ ﷺ مرض الموت کے دوران تشریف لائے، آپ نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی، آپ منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: یقیناً کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس نے ابو بکر بن ابوقحافہ سے بڑھ کر اپنی جان اور مال کی قربانیوں سے مجھ پر احسانات کیے ہوں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، البتہ اسلام کا تعلق سب سے فضیلت والا ہے، ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی کھڑکی کو چھوڑ کر اس مسجد میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بند کر دو۔

توضیح:..... جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رہائش گاہیں مسجد نبوی کے ارد گرد تھیں، انہوں نے اپنے گھر سے مسجد میں ایک ایک چھوٹا سا دروازہ بنا رکھا تھا، جس کا مقصد مسجد میں بہ آسانی پہنچنا اور جماعت کے ساتھ بہ آسانی شریک ہونا تھا۔ پہلے تو نبی ﷺ نے سبھی کو اس کی اجازت دے رکھی لیکن پھر ان تمام کھڑکیوں (چھوٹے دروازوں) کو بند کرنے کا حکم دے دیا لیکن سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عظمت و فضیلت کے پیش نظر ان کے لیے اجازت برقرار رکھی اور ان کی کھڑکی کو بند نہیں کیا گیا۔

68 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، وَاشْرَأَبَ النَّفَاقُ بِالْمَدِينَةِ، فَلَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّوَاسِي مَا نَزَلَ بِأَبِي لَهَا ضَهَا، فَوَاللَّهِ مَا اخْتَلَفُوا فِي نُقْطَةٍ إِلَّا طَارَ أَبِي بِحَظِّهَا وَعَنَايَهَا فِي الْإِسْلَامِ، وَكَانَتْ تَقُولُ مَعَ هَذَا: وَمَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَفَ أَنَّهُ خَلِيقُ غَنَاءٍ لِلْإِسْلَامِ، كَانَ وَاللَّهِ أَحْوَزِيًّا، نَسِيحَ وَحْدَهُ، قَدْ أَعَدَّ لِلْأُمُورِ أَقْرَانَهَا. ❷

جب نبی ﷺ رحلت فرما گئے تو عرب مرتد ہونے لگے اور مدینے میں نفاق پھیلنے لگا، اگر گڑے ہوئے مضبوط پہاڑوں پر بھی وہ آفتیں اترتیں جو میرے والد (ابو بکر رضی اللہ عنہ) پر اتریں تو انہیں بھی توڑ ڈالتیں۔ اللہ کی قسم! لوگوں کا اسلام کے بارے میں ایک نقطے کا بھی اختلاف ہو جاتا تو میرے والد پورے اہتمام اور تندہی کے ساتھ وہاں جا

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٥٥٨/١ - السنن الكبرى للنسائي: ١٨٠/٥

❷ [إسناده صحيح] المطالب العالیه: ٢٥٢/٣ - عيون الأخبار لابن قتيبة: ٣١٣/٢

پہنچتے۔ اس کے باوصف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ جس نے بھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا؛ اس نے جان لیا کہ انہیں اسلام کے فائدے کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم! وہ ایک سنجیدہ کار شخصیت تھے، وہ اکیلے کئی کاموں پر مامور ہوتے اور بہت سے کاموں کے لیے انہوں نے علم و ہنر میں ہم رتبہ تیار کر رکھے تھے۔

69 - سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ)) ❶

اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

70 - سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَّبِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أُصَلِّي فَقَالَ: ((سَلْ تُعْطَهُ يَا ابْنَ أُمَّ عَبْدٍ))، فَقَالَ عُمَرُ: فَابْتَدَرْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، فَسَبَقَنِي إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ، وَمَا اسْتَبَقْنَا إِلَى خَيْرٍ إِلَّا سَبَقَنِي إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: إِنَّ مِنْ دُعَائِي الَّذِي لَا أَكَادُ أَنْ أَدْعَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَفِرَّةً عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ. ❷

رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں نماز پڑھ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام عبد کے بیٹے! (جو مانگتا ہے) مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دوڑ کر آپ کی طرف گئے، لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے آپ کے پاس پہنچ گئے، اور جب بھی ہم نے کسی نیک کام میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کام میں مجھ پر سبقت لے جاتے تھے۔ فرمایا: میری وہ دعا جسے میں چھوڑا نہیں کرتا تھا (یعنی ہمیشہ پڑھتا کرتا تھا، وہ یہ ہے):

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَفِرَّةً عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.

”اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے ایسی نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں، آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک جو کبھی کم نہ ہو اور جنت کے اعلیٰ مقام (یعنی) جنت الخلد میں نبی محمد ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔“

71 - سیدنا جناب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی وفات سے پانچ روز قبل آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ:

((إِنَّهُ كَانَ لِي مِنْكُمْ إِخْوَةً وَأَصْدِقَاءً، وَإِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَإِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، فَلَا تَتَّخِذُوا الْقَبْرَ مَسْجِدًا، إِنِّي أَنهَاكُمُ عَنْ ذَلِكَ)) ❸

❶ [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ٤/١٨٥٦ - مسند أحمد: ١/٤٣٧ - سنن ابن ماجه: ١/٣٦ - مسند الحميدي: ١/٦٢ - السنة لابن أبي عاصم: ١١٩

❷ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ٢/٣٣٣ - المعجم الكبير للطبرانی: ٩/٦٠ - الحلیة لأبی نعیم: ١/١٢٧

❸ [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ١/٣٧٧ - سنن ابن ماجه: ١/٣٦ - سنن الترمذی: ٥/٦٠٦ - السنن الكبرى للنسائی: ٢/٤٤٣ - المعجم الكبير للطبرانی: ٢/١٨٠

بلاشبہ تم میں سے کچھ لوگ میرے بھائی اور کچھ دوست ہیں، اور میں اس بات سے مستغنی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ تم میں سے کوئی میرا دوست ہو، البتہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، اور بلاشبہ میرے پروردگار نے مجھے اسی طرح خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ خبردار! بلاشبہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کرتے تھے، لیکن تم قبر کو سجدہ گاہ مت بنانا اور یقیناً میں تمہیں اس سے منع کر رہا ہوں۔

72 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک روز منبر پر جلوہ افروز تھے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کا تذکرہ مبارک کرتے ہوئے فرمایا:
قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، فَعَمِلَ بِعَمَلِهِ وَسَارَ بِسِيرَتِهِ، حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا، وَسَارَ بِسِيرَتِهِمَا، حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ. ❶

رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر دیا گیا، چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کے عمل کے مطابق تمام امور سرانجام دیے اور آپ ﷺ ہی کے نقش قدم پر چلتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی پر اپنے پاس بلا لیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے نبی ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے طرزِ خلافت پر کام کیا اور ان دونوں کے نقش قدم پر چلے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اسی عمل پر اپنے پاس بلا لیا۔

73 - سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
(إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلِي). ❷
بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی طرح خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا، اور یقیناً ابو بکر (رضی اللہ عنہ) میرے خلیل ہیں۔

توضیح:..... خلعتِ محبت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے، اور رسول اللہ ﷺ کے مذکورہ فرامین سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو محبت کے اعلیٰ ترین درجے کے قابل قرار دیا ہے۔

74 - سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
وَجَدْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ يَوْمَ غَزْوِنَا اليرموكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَصَبْتُمُ اسْمَهُ، عُمَرُ الْفَارُوقُ قُرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ أَصَبْتُمُ اسْمَهُ، عَثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ أُوتِيَ كِفْلَيْنِ مِنَ الرَّحْمَةِ لِأَنَّهُ يُقْتَلُ، أَصَبْتُمُ اسْمَهُ، قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ وَالِى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَابْنُهُ، قَالَ عُقْبَةُ: قُلْتُ لِابْنِ الْعَاصِ: سَمَّهُمَا كَمَا سَمَّيْتَ هُوَ لَاءِ، قَالَ: مُعَاوِيَةُ وَابْنُهُ. ❸

جس دن ہم غزوہ یرموک میں شریک ہوئے اس دن میں نے ایک کتاب میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ”صدیق“ ہیں، تم نے ان کا (مکمل) نام پالیا۔ عمر رضی اللہ عنہ ”فاروق“ ہیں، جو لوہے سے مقرون ہیں، تم نے ان کا

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۱۲۸

❷ [إسناده ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ۸/۲۳۷

❸ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۱/۴۶ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۸۹

(مکمل) نام پالیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ ”ذوالنورین“ ہیں، کیونکہ انہیں رحمت کے دو حصے عطا کیے گئے تھے، اسی لیے انہیں شہید کر دیا گیا، تم نے ان کا (مکمل) نام بھی پالیا۔ پھر ارض مقدسہ کے نگران اور ان کے صاحبزادے ہیں۔ عقبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: جس طرح آپ نے ان اصحاب کو القاب دیے ہیں اسی طرح ان کا بھی کوئی نام رکھ دیجیے۔ تو انہوں نے فرمایا: معاویہ اور ان کا صاحبزادہ۔

توضیح:..... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ایک پادری نے کہا تھا کہ میں آپ کا ذکر پہلی کتابوں میں ”قرن“ کے لفظ سے پاتا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس چیز کا قرن؟ تو اس نے کہا: لوہے کا۔ یہاں قرن سے مراد قلعہ ہے، جو اس بات سے استعارہ ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شخصیت گویا ایک فولادی قلعہ تھی جو شیطانی حملوں سے بچنے کی ایک محفوظ پناہ گاہ تھی، کیونکہ نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس گلی سے عمر گزر رہا ہو شیطان وہ گلی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

75۔ عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَى رَجُلًا أَبَا بَكْرٍ، وَعَلَى عَاتِقِهِ عَبَاءَةٌ، فَقَالَ: أَرِنِي أَعْنِكَ فَقَالَ: إِلَيْكَ لَا تَغُرَّنِي أَنْتَ وَلَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ عِيَالِي. ①

ایک آدمی نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے کندھے پر عباءہ تھی، تو اس نے کہا: یہ مجھے دکھائیے میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: رہنے دو، مجھے بے جا مقام مت دو، تم اور ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) میرے خاندان میں سے نہیں ہو۔

76۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ، ثُمَّ قَالَ: ((يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَطَلَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ②

تمہارے سامنے (ابھی) ایک جنتی شخص نمودار ہوگا۔ تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (اب پھر) تمہارے سامنے ایک جنتی شخص نمودار ہوگا۔ تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔

77۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: ((هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ③

نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ کے دائیں جانب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے بائیں جانب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔



① [اسنادہ حسن] الطبقات لابن سعد: ۱۸۴/۳ ② [اسنادہ ضعیف] سنن الترمذی: ۶۲۲/۵

③ [اسنادہ ضعیف] سنن الترمذی: ۶۱۲/۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱/۳۸۔ المستدرک للحاکم: ۶۸/۳

ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں

78 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ وَجَدَ خِفَةً فَخَرَجَ، فَلَمَّا أَحْسَسَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ أَرَادَ أَنْ يَنْكُصَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ، وَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْآيَةِ الَّتِي انْتَهَى إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ. ①

جب نبی ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر جب کچھ افاقہ ہوا تو آپ ﷺ تشریف لے آئے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے قدموں کی آہٹ محسوس کی تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا، تو نبی ﷺ نے انہیں وہیں کھڑے رہنے کا اشارہ کیا، پھر آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب پہلو میں بیٹھ گئے اور آیت کے اسی حصے سے قرأت شروع کی جہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ختم کی تھی۔

79 - سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض کی حالت میں فرمایا:

((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ))، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ، وَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحَةً فَخَرَجَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ تَأَخَّرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَكَانَكَ، ثُمَّ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَاقْتَرَأَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ مِنَ السُّورَةِ. ②

ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور (نماز شروع کرتے ہوئے) اللہ اکبر کہا۔ جب نبی ﷺ نے راحت محسوس کی تو دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر آپ ﷺ بھی تشریف لے آئے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا اور پیچھے ہٹنے لگے تو نبی ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور سورت کے اسی مقام سے قرأت شروع کر دی جہاں تک ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔

توضیح: نبی ﷺ جن دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد میں تشریف لائے تھے وہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اور سیدنا

علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (صحیح البخاری: ۶۶۵)

80 - سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

① [رجال الإسناد ثقات] مسند أحمد: ۱/۲۳۱ - سنن ابن ماجہ: ۱/۳۹۱ - شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۲/۲۷ - سنن

الدارمی: ۲/۲۸۷

② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۰۹ - كشف الأستار: ۲/۲۲۳

دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاؤُهُ، فَاسْتَرَبَنْ مَنِيَّ إِلَّا مَيْمُونَةَ، فَقَالَ: ((لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ شَهِدَ اللَّذَّ إِلَّا لُدًّا، إِلَّا أَنْ يَمِينِي لَمْ يُصِبِ الْعَبَّاسَ))، ثُمَّ قَالَ: ((مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ إِذَا قَامَ ذَلِكَ الْمَقَامَ بَكَى، قَالَ: ((مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَقَامَ فَصَلَّى، فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيفَةً فَجَاءَ، فَكَصَّ أَبُو بَكْرٍ فَأَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ، فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ اقْتَرَأَ. ❶

میں رسول اللہ ﷺ (کی عیادت کے لیے آپ) کے پاس حاضر ہوا تو آپ کی ازواجِ مطہرات آپ کے پاس ہی موجود تھیں، تو (میری خالہ) میمونہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام اہمات المؤمنین نے مجھ سے پردہ کر لیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: گھر میں موجود جس جس نے بھی میرے منہ میں دوا ڈالی ہے اس کے منہ میں بھی دوا ڈالی جائے، کوئی بھی باقی نہ بچے، البتہ میری قسم عباس پر لاگو نہیں ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ (یہ سن کر) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: حضور سے کہیے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تو ایسے (نرم دل) آدمی ہیں کہ جب وہ اس مقام پہ کھڑے ہوں گے تو رونے لگ جائیں گے۔ نبی ﷺ نے (پھر سے) فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھانے لگے۔ پھر نبی ﷺ نے خفت محسوس کی تو تشریف لے آئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے اور انہوں نے پچھلی صف میں آنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے، پھر قرأت کرنے لگے۔

81 - سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَتَمِّ. ❷

میں نو صحابہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گنہگار نہ ہوں گا۔

82 - سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِحِرَاءِ، فَقَالَ: ((اسْكُنْ حِرَاءَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ)). قَالَ: قِيلَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ، وَابْنُ عَوْفٍ، قَالَ: فَقِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا، يَعْنِي نَفْسَهُ. ❸

ہم نبی ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر موجود تھے (کہ وہ ہلنے لگا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: حراء (پہاڑ)! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پوچھا گیا: وہ کون لوگ تھے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ سیدنا ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہم۔ راوی بیان کرتے

❶ [سنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۲۰۹/۱

❷ [سنادہ صحیح لغيره] مسند أحمد: ۱۸۷/۱ - السنن الكبرى للنسائی: ۷/۴ - سنن أبي داود: ۲۱/۴ - سنن الترمذی:

۶۵۱/۵ - سنن ابن ماجه: ۴۸/۱

❸ [سنادہ صحیح لغيره] مسند أحمد: ۱۸۷/۱ - السنن الكبرى للنسائی: ۷/۴ - مسند الحمیدی: ۴۵/۱

ہیں کہ پھر (مجھ سے) پوچھا گیا کہ دسویں صحابی کون تھے؟ تو سعید نے کہا: میں۔ یعنی انہوں نے اپنا نام لیا۔

83 - سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَثْبُتْ حِرَاءُ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ))، قَالَ: وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ. ❶

ہم حراء پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے کہ وہ حرکت کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حراء! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر کوئی (عام لوگ) نہیں بلکہ نبی، صدیق اور شہید موجود ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پہاڑ پر نبی ﷺ اور سیدنا ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک، عبدالرحمان بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم تھے۔

توضیح:..... حراء ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے، قبل از بعثت نبی ﷺ وہاں جا کر عبادت کیا کرتے تھے اور پہلی وحی بھی اسی پہاڑ پر موجود ایک غار میں نازل ہوئی۔

84 - ایک اور سند کے ساتھ نبی ﷺ سے اسی کے مثل مروی ہے۔ ❷

85 - سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، يَعْنِي: ابْنَ الْجَرَّاحِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ))، فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التَّسْعَةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: نَشُدُّكَ بِاللَّهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، أَنْتَ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: إِذْ نَاشَدْتُمُونِي بِاللَّهِ: أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ. ❸

دس صحابہ جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، علی جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، طلحہ، عبدالرحمان، ابو عبیدہ بن جراح اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ان نو صحابہ کا ہی نام لیا، تو لوگوں نے کہا: اے ابو اعور! ہم آپ کو اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ بتائیے دسویں آدمی آپ ہی ہیں ناں؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تم نے مجھے اللہ کی قسم دے دی ہے تو سنو! ابو اعور بھی جنتی ہے۔

توضیح:..... ان مذکورہ بالا صحابہ کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے، یعنی وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی گئی تھی۔

86 - سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَشْهَدُ أَنَّ تِسْعَةَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: كُنَّا عَلَى صَخْرَةٍ بِأُحُدٍ فَتَحَرَّكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَهْدِي، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ))، وَكَانَ عَلَى

❶ [إسناده ضعيف] سنن أبي داود: ٢١١/٤

❷ [إسناده ضعيف] سنن ترمذی: ٦٤٧/٥ - السنن الكبرى للنسائی: ٤/٤ - مسند أحمد: ١/١٩٣

❸ [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ٦٤٨/٥

الصَّخْرَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَتَرَكَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ نَفْسَهُ، وَكَانَ عَلَيْهَا. ❶

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ دس لوگ جنتی ہیں۔ ہم اُحد پہاڑ کی ایک چٹان پر موجود تھے کہ پہاڑ حرکت کرنے لگ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ چٹان پر رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمان بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا نام نہیں لیا، جبکہ وہ بھی چٹان پر موجود تھے۔

87۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ))، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ. قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِمَا: ثُمَّ ذَكَرَ نَفْسَهُ يَعْنِي الْعَاشِرَ. ❷

نبی (ﷺ) جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے اور سعد جنتی ہے۔ (پھر سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر میں چاہوں تو دسویں شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

ابن جعفر اور حججاج رضی اللہ عنہما نے اپنی روایات میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: پھر سعید رضی اللہ عنہ نے دسویں نمبر پر اپنا نام لیا۔

88۔ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعْ، قَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَهْ، إِنَّكَ لَأَنْتَنَ صَوَاحِبَاتُ يَوْسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ))، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا. ❸

ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً جب ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: حضور سے کہیے کہ جب ابوبکر (آپ کے مصلی امامت پر) کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے، لہذا عمر بن

❶ [اسنادہ ضعیف] السنة لابن أبي عاصم: ١٤٠

❷ [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ١/١٨٨۔ سنن أبي داود: ٤/٢١١۔ سنن الترمذی: ٥/٦٥٢

❸ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ٢/١٦٤۔ الموطأ: ١/١٤٢۔ سنن الترمذی: ٥/٦١٣۔ سنن النسائی: ٢/٩٩۔ سنن ابن

ماجہ: ١/٣٨٩

خطاب (رضی اللہ عنہ) کو حکم فرمادیتے تھے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ چنانچہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو، یقیناً تم عورتیں یوسف کے ساتھ والیاں ہو، ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: مجھے تمہاری وجہ سے کسی اچھی بات کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

توضیح: ”آواز نہیں سنا سکیں گے“ کا مطلب ہے کہ وہ فرطِ غم میں نڈھال ہو جائیں گے اور ان کی آواز نہیں نکل پائے گی، یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دراصل یہ کہنا چاہ رہی تھیں کہ میرے والد بہت نرم دل ہیں، ان سے یہ نہیں ہوگا، آپ ان کی بہ جائے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمادیں۔ لیکن نبی ﷺ کے پیش نظر اس سے بھی اہم مسئلہ تھا، اور وہ یہ تھا کہ آپ ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے مصلیٰ امامت پر کھڑا کر کے لوگوں کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ میرے بعد میری نیابت کا بار ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر ہوگا۔ گویا آپ ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خود ہی خلیفہ منتخب کر گئے تھے۔

یاد رہے کہ اصل امام نبی ﷺ ہی تھے، یعنی آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو امامت کر رہے تھے۔

نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو ”یوسف کے ساتھ والیاں“ کہا، یہ آپ نے خفگی کے انداز میں فرمایا تھا، اس کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک نامناسب کام کے لیے کہا تھا اسی طرح تم میرا حکم ماننے کی بہ جائے ایک ایسی بات کہہ رہی ہو کہ جو مناسب نہیں ہے۔ وہ بات یہ تھی کہ آپ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کو یہ مشورہ دے رہی تھیں کہ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دینے کی بہ جائے عمر رضی اللہ عنہ سے کہیں، وہ نہایت دلیری اور ہمت والے ہیں، وہ یہ کام بہ خوبی سرانجام دے سکیں گے۔ جبکہ آپ ﷺ صرف امامت ہی نہیں بلکہ خلافت کی تعیین کا اشارہ دینا چاہتے تھے، اس لیے بار بار سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی حکم صادر فرما رہے تھے کہ وہی لوگوں کو امامت کروائیں۔

89 - عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ وَرَقَةُ بْنُ نُوفَلٍ يَمُرُّ بِبِلَالٍ وَهُوَ يُعَذِّبُ، وَهُوَ يَقُولُ: أَحَدٌ، أَحَدٌ، فَيَقُولُ: أَحَدٌ أَحَدٌ اللَّهُ يَا بِلَالُ، ثُمَّ يَقْبَلُ وَرَقَةُ عَلَى أُمِّيَّةَ بِنِ خَلْفٍ وَمَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ بِبِلَالٍ مِنْ بَنِي جُمَحَ، فَيَقُولُ: أَحْلِفُ بِاللَّهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ عَلَى هَذَا لَا تَخَذْتُهُ حَنَانًا، حَتَّى مَرَّ بِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ يَوْمًا، وَهُمْ يَصْنَعُونَ بِهِ ذَلِكَ، وَكَانَتْ دَارُ أَبِي بَكْرٍ فِي بَنِي جُمَحَ، فَقَالَ لِأُمِّيَّةَ: أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذَا الْمُسْكِينِ، حَتَّى مَتَى؟ قَالَ: أَنْتَ أَفْسَدْتَهُ فَأَنْقِذْهُ مِمَّا تَرَى، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَفْعَلُ، عِنْدِي غُلَامٌ أَسْوَدٌ أَجْلَدُ مِنْهُ وَأَقْوَى عَلَى دِينِكَ، أُعْطِيكَهُ بِهِ، قَالَ: قَدْ قَبِلْتُ، قَالَ: هُوَ لَكَ. فَأَعْطَاهُ أَبُو بَكْرٍ غُلَامَهُ ذَلِكَ، وَأَخَذَ بِلَالًا فَأَعْتَقَهُ، ثُمَّ أَعْتَقَ مَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يَهَاجِرَ مِنْ مَكَّةَ سِتَّ رِقَابٍ - بِلَالٌ سَابِعُهُمْ - عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، شَهْدَ بَدْرًا وَأَحَدًا وَقُتِلَ يَوْمَ بَيْرِ مَعُونَةَ شَهِيدًا، وَأُمُّ عُبَيْسٍ، وَزَيْنَبَةُ، فَأُصِيبَ بَصْرُهَا حِينَ أَعْتَقَهَا، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: مَا أَذْهَبَ بَصْرَهَا إِلَّا اللَّاتُ وَالْعُزَّى، فَقَالَتْ: حُرْفُوا، وَبَيْتُ اللَّهِ مَا يَضُرُّ اللَّاتُ وَالْعُزَّى وَمَا يَنْفَعَانِ، فَردَّ اللَّهُ إِلَيْهَا بَصْرَهَا، وَأَعْتَقَ النَّهْدِيَّةَ وَابْنَتَهَا، وَكَانَتْ لَامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، فَمَرَّ بِهِمَا وَقَدْ بَعَثَهُمَا سَيِّدَتُهُمَا تَطْحَنَانِ لَهَا، وَهِيَ تَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَعْتَقُكُمَا أَبَدًا،

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَلَا يَا أُمَّ فُلَانٍ، قَالَتْ: حَلَا، أَنْتَ أَفْسَدْتَهُمَا فَأَعْتَقْتَهُمَا، قَالَ: فَبِكُمْ هُمَا؟ قَالَتْ: بَكْذَا وَكْذَا، قَالَ: قَدْ أَخَذْتَهُمَا وَهُمَا حُرَّتَانِ، أَرْجِعَا إِلَيْهَا طَحِينَهَا، قَالَتَا: أَوْ نَفْرُغَ مِنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ نَرُدُّهُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: أُوذَاكَ إِنْ شِئْتُمَا. وَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ بِجَارِيَةٍ بَنِي مُؤَمَّلٍ، حَتَّى مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَكَانَتْ مُسْلِمَةً وَعَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعَذِّبُهَا لِتَتْرِكَ الْإِسْلَامَ، وَهُوَ يَوْمِئِذٍ مُشْرِكٌ، وَهُوَ يَضْرِبُهَا حَتَّى إِذَا مَلَ قَالَ: إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ، إِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا مَلَاةً، فَعَلَ اللَّهُ بِكَ، فَتَقُولُ كَذَلِكَ فَعَلَ اللَّهُ بِكَ، فَابْتَاعَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْتَقَهَا، فَقَالَ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَهُوَ يَذْكَرُ بِلَالًا وَأَصْحَابَهُ وَمَا كَانُوا فِيهِ مِنَ الْبَلَاءِ، وَإِعْتَاقَ أَبِي بَكْرٍ إِيَّاهُمْ، وَكَانَ اسْمُ أَبِي بَكْرٍ عَتِيقًا:

عَتِيقًا وَأَخْزَى فَاكِهًا وَأَبَا جَهْلٍ
وَلَمْ يَحْذَرَا مَا يَحْذَرُ الْمَرْءُ ذُو الْعَقْلِ
شَهِدْتُ بِأَنَّ اللَّهَ رَبِّي عَلَى مَهْلٍ
لِأَشْرِكٍ بِالرَّحْمَنِ مِنْ خِيفَةِ الْقَتْلِ
وَمُوسَى وَعِيسَى نَجْنِي ثُمَّ لَا تُمَلِّ
عَلَى غَيْرِ بَرٍّ كَانَ مِنْهُ وَلَا عَدْلٍ ❶

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا عَنِ بِلَالٍ وَصَحْبِهِ
عَشِيَّةً هُمَا فِي بِلَالٍ بِسَوْءَةٍ
بِتَوْجِيهِ رَبِّ الْأَنَامِ وَقَوْلِهِ
فَإِنْ يَفْتُلُونِي يَقْتُلُونِي وَلَمْ أَكُنْ
فِي رِبِّ إِبْرَاهِيمَ وَالْعَبْدِ يُونُسَ
لِمَنْ ظَلَّ يَهْوَى الْغَى مِنْ آلِ غَالِبٍ

ورقہ بن نوفل، بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے گزرے تو انہیں سزائیں دی جا رہی تھیں اور وہ ”أحد، أحد“ (یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے) پکار رہے تھے۔ تو ورقہ بھی کہنے لگے: اے بلال! واقعی اللہ ایک ہی ہے۔ پھر ورقہ، امیہ بن خلف کی طرف متوجہ ہو کر بولے: بنو حجج میں سے بلال کے ساتھ ایسا سلوک کون کر سکتا ہے؟ پھر کہنے لگے: اللہ کی قسم! اگر تم لوگوں نے اسے اس حالت پر قتل کر دیا تو میں اس کا سوگ مناؤں گا۔ یہاں تک کہ ایک روز بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ (رضی اللہ عنہ) گزرے اور وہ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کر رہا تھا۔ سیدنا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا گھر بنو حجج میں تھا۔ انہوں نے امیہ سے کہا: کیا تجھے اس بے چارے کے معاملے میں اللہ سے ڈر نہیں آتا؟ تو کب تک اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتا رہے گا؟ وہ بولا: تم نے ہی اسے خراب کیا ہے (یعنی اسلام کی راہ پر لگایا ہے)، اب (اگر تم بچا سکتے ہو تو) اس کو اس اذیت سے بچا لو جس میں تم اسے دیکھ رہے ہو۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا۔ میرے پاس ایک حبشی غلام ہے جو اس سے زیادہ تنومند اور طاقتور ہے، میں اس کے بدلے میں تجھے وہ دے دیتا ہوں۔ امیہ بولا: مجھے قبول ہے۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: وہ تمہارا ہوا۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے وہ غلام اسے دے دیا اور اس سے بلال (رضی اللہ عنہ) کو لے کر آزاد کر دیا۔ پھر ہجرت کرنے سے پہلے اسلام کی بنیاد پر ہی بلال (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ چھ غلام اور آزاد کیے، بلال (رضی اللہ عنہ) ساتویں تھے۔ (باقی چھ یہ تھے: عامر بن فہیرہ، یہ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور بر معونہ کے روز ان کی شہادت ہوئی۔ ام عیسیٰ، زبیرہ، جس وقت سیدنا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے ان کو آزاد کیا تو ان کی بینائی چلی گئی، یہ دیکھ کر قریش کہنے لگے: اس کی بینائی لات اور

❶ [اسنادہ ضعیف] الحلیة لأبی نعیم: ۱/۱۴۷۔ سیر أعلام النبلاء: ۳/۵۳

عزیز نے ہی ختم کی ہے۔ یہ سن کر بولیں: اللہ کے گھر کی قسم! لات اور عزی نہ تو کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کچھ فائدہ دے سکتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی لوٹا دی۔ اسی طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نھد یہ اور ان کی بیٹی کو آزاد کروایا۔ یہ دونوں بنو عبدالدار کی ایک عورت کی مملوکہ تھیں۔ آپ ان کے پاس سے گزرے تو ان کی مالکہ نے ان کو چکی پیسنے کے لیے بھیجا ہوا تھا اور کہتی تھی: اللہ کی قسم! میں تم دونوں کو کبھی آزاد نہیں کروں گی۔ یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام فلاں! اپنی قسم توڑ دو۔ اس نے کہا: توڑ دوں گی، تم نے ہی ان دونوں کو خراب کیا ہے اب تم ہی ان کو آزاد کراؤ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان دونوں کو کتنی قیمت میں آزاد کرو گی؟ وہ بولی: اتنی قیمت میں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے انہیں تم سے خرید لیا ہے اور اب یہ دونوں آزاد ہیں (پھر آپ نے ان ماں بیٹی سے کہا) اس کو اس کی چکی واپس لوٹا دو۔ وہ دونوں بولیں: اے ابوبکر! کیا ہم اس کام سے فارغ نہ ہو لیں؟ پھر اس کو یہ لوٹا دیں گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے تم چاہو۔ ایک دن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بنو مؤمل، جو کہ بنو عدی بن کعب کا ہی ایک قبیلہ تھا، کی ایک لونڈی کے پاس سے گزرے۔ وہ لونڈی اسلام لا چکی تھی اور عمر بن خطاب، جو کہ ابھی مشرک ہی تھے، اسے سزا دے رہے تھے تاکہ وہ اسلام کو چھوڑ دے۔ وہ اسے اتنا مار رہے تھے کہ مارتے مارتے ہانپنے لگے اور بولے: میں نے ابھی جو تجھے مارنا بند کیا ہے اس کی وجہ صرف میرا تھک جانا ہے (اور میں تجھے تب تک مارتا رہوں گا جب تک کہ) اللہ تعالیٰ تیرا کوئی فیصلہ نہیں کر دیتا۔ تو وہ بھی اسی طرح کہتی کہ تمہارا فیصلہ بھی اللہ ہی کرے گا۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے بھی خرید کر آزاد کر دیا۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی آزمائشوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ، جن کا لقب ہی عتیق (یعنی آزاد کرنے والا اور خود جہنم سے آزاد ہونے والا) پڑ گیا تھا، کے ان کو آزاد کرانے کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا عَنِ بِلَالٍ وَصَحْبِهِ	عَتِيقًا وَأَخْزَى فَاكِهًا وَأَبَا جَهْلٍ
عَشِيَّةً هُمَا فِي بِلَالٍ بِسُوءَةٍ	وَلَمْ يَحْذَرَا مَا يَحْذَرُ الْمَرْءُ ذُو الْعَقْلِ
بِتَوْجِيهِ رَبِّ الْأَنَامِ وَقَوْلِهِ	شَهِدْتُ بِأَنَّ اللَّهَ رَبِّي عَلَى مَهْلٍ
فَإِنْ يَقْتُلُونِي يَقْتُلُونِي وَلَمْ أَكُنْ	لِأَشْرِكِ بِالرَّحْمَنِ مِنْ خِيْفَةِ الْقَتْلِ
فِي رَّبِّ إِبْرَاهِيمَ وَالْعَبْدِ يُونُسَ	وَمُوسَى وَعِيسَى نَجِّنِي ثُمَّ لَا تُمَلِّ
لِمَنْ ظَلَّ يَهْوَى الْغَىِّ مِنْ آلِ غَالِبٍ	عَلَى غَيْرِ بَرٍّ كَانَ مِنْهُ وَلَا عَدْلٍ

”اللہ تعالیٰ عتیق کو بلال اور اس کے ساتھیوں کو آزاد کرانے کے حوالے سے بہتر بدلہ دے اور فاکھ اور ابو جہل کو رُسوا کرے، کہ ایک شام ان دونوں نے بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا اور انہیں ایسا کوئی بھی ڈر نہیں آیا کہ جو ایک عقلمند آدمی کو آسکتا ہے۔ یہ سزائیں صرف اس وجہ سے تھیں کہ بلال رضی اللہ عنہ اپنے پروردگار کو ایک مانتے تھے اور کہتے تھے کہ میرا رب بس ایک اللہ ہی ہے۔ اگر یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں لیکن میں موت کے ڈر سے رحمان کے ساتھ شرک کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ اے ابراہیم، یونس، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے رب! مجھے نجات عطا فرما، پھر تو آلِ غالب میں سے اس شخص کو مہلت نہ دے جو ضلالت و گمراہی میں دھنس چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گناہ و نافرمانی اور بے عدلی پر قائم ہے۔“

90 - ریاح بن حارث بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فِي أَنْاسٍ كَثِيرٍ، فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ، فَأَوْسَعَ لَهُ الْمُغِيرَةُ وَقَالَ: هَاهُنَا، فَجَلَسَ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ، فَجَاءَ شَابٌّ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ: قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ، فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةَ فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: لِمَنْ يَسُبُّ هَذَا؟ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: يَسُبُّ عَلِيًّا، فَقَالَ: وَيَحَكَ يَا مُغِيرَةُ، أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ، ثُمَّ لَا تُغَيِّرُ، لَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلَنِي عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَمِعْتَهُ يَقُولُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَى لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَتَاسِعُ الْمُسْلِمِينَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ، قَالَ: فَضَجَّ النَّاسُ وَقَالُوا: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ، أَخْبِرْنَا مَنْ تَاسِعُ الْمُسْلِمِينَ؟ وَنَاشَدُوهُ، فَقَالَ: لَوْ لَا أَنَّكُمْ نَاشَدْتُمُونِي مَا أَخْبَرْتُكُمْ، أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّ الْعَاشِرَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَمَوْقِفُ رَجُلٍ أَوْ مَشْهُدُ رَجُلٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبِرُ فِيهِ وَجْهَهُ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ أَحَدِكُمْ عُمْرَةً. ❶

ہم سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بہت سے لوگوں (کی موجودگی) میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے جگہ کشادہ کرتے ہوئے کہا: آئیے یہاں بیٹھ جائیے۔ تو وہ ان کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گئے۔ پھر قیس بن علقمہ نامی ایک کوئی شخص آیا اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کر کے گالیاں بکنے لگا۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا: یہ آدمی کس کو گالیاں دے رہا ہے؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا ہے۔ تو سعید رضی اللہ عنہ بولے: اے مغیرہ! تجھ پر افسوس ہے! میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ آپ کے سامنے اصحاب رسول کو گالیاں دے رہے ہیں اور آپ کو کچھ فرق ہی نہیں پڑ رہا۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کہہ سکتا جو آپ ﷺ نے نہ فرمائی ہو، کہ کل کو آپ ﷺ مجھ سے اس بارے میں پوچھ لیں (یعنی میں وہی بات کہوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے) اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: بلاشبہ میری طرف جھوٹی بات منسوب کرنا کسی عام شخص کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے جیسا نہیں ہے (بلکہ) جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے۔ (آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ) ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، علی جنتی ہے، عثمان بن عفان جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف، سعد بن مالک، زبیر اور طلحہ جنتی ہیں۔ (پھر سیدنا سعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اگر میں نویں (جنتی) مسلمان کا نام بھی لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔ یہ سن کر لوگ دھکم پیل کر کے کہنے لگے: اے رسول اللہ ﷺ کے صحابی! ہمیں بتلائیے کہ نواں (جنتی) مسلمان کون ہے؟ اور (ساتھ ہی) لوگوں نے ان کو قسم دی۔ تو انہوں نے فرمایا: اگر تم مجھے قسم نہ دیتے تو میں نے تمہیں بتلانا

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۸۷ - سنن أبي داود: ۴/۲۱۲ - سنن ابن ماجه: ۱/۴۸

نہیں تھا، وہ نواں (جنتی) مسلمان میں ہوں، اور دسویں رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! کسی (عام) آدمی کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جہاد میں) کھڑے ہونا یا حاضر رہنا اور اس کے چہرے کا غبار آلود ہو جانا؛ تمہاری عمر بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

توضیح: یعنی ایک عام صحابی کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہو جانا ہی اتنا عظیم عمل ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی ساری زندگی بھی عبادت و ریاضت میں کھپا دے تو بھی اس کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا۔

91 - سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَشْهَدٌ شَهِدَهُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَوْمًا وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْبَرَّ فِيهِ وَجْهُهُ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ وَلَوْ عَمَرَ عُمَرُ نُوحًا . ①

ان میں سے (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اگر) کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن جہاد فی سبیل اللہ میں شرکت کرے کہ جس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہو جائے، یہ تمہاری عمر بھر کے اعمال سے افضل ہے، اگرچہ اسے نوح (علیہ السلام) کی عمر ہی دے دی جائے۔

توضیح: اگر کسی عام شخص کو حضرت نوح علیہ السلام کی مثل ساڑھے نو سو برس کی عمر بھی دے دی جائے اور وہ یہ ساری زندگی عبادت و ریاضت میں کھپا دے تو تب بھی وہ کسی صحابی کے صرف اس عمل کی نیکی کو بھی نہیں پہنچ سکتا جو وہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد فی سبیل اللہ میں گزارتے تھے، اور اس میں بھی صرف ان کا چہرہ مبارک ہی غبار آلود ہوتا تھا، یعنی شہادت نہیں پاتے تھے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر وہ صرف چہرہ غبار آلود ہونے پر اس قدر عظیم انعام و اکرام کے مستحق ہو سکتے ہیں تو پھر ان کا کیا درجہ اور مقام ہوگا جنہوں نے اپنی جان تک کی قربانی دے دی؟!!

92 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَبَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ قَدْ أَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَشَهِدَ عَلَيَّ ذَالِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)). . وَلَيْسَ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ، وَلَا عُمَرُ . ②

اس دوران کہ ایک آدمی چونغہ پہنے چلا جا رہا تھا، اسے اس کی چال ڈھال نے خود پسندی میں مبتلا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ تا قیامت زمین میں دھنستا ہی رہے گا اور اس بات پر ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی گواہ ہیں۔ حالانکہ وہاں نہ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے اور نہ ہی عمر رضی اللہ عنہ۔

توضیح: یہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا بہت بڑا اعزاز اور فضیلت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بات بیان فرمائی اور پھر ان دونوں اصحاب کی تصدیق و تائید کو بطور گواہی ذکر کیا، حالانکہ یہ اس وقت وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ یہ ایک خاص اپنائیت کی دلیل ہوتی ہے کہ بندہ اپنے کسی رفیق کی عدم موجودگی میں بھی اس کو اپنا ہم خیال اور اپنی رائے سے متفق ظاہر کرے، اور بندہ ایسا فقط اسی کے ساتھ ہی کرتا ہے جس پر اسے بہت زیادہ اعتماد اور یقین کامل ہو۔

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۸۷ - سنن أبي داود: ۴/۲۱۲ - السنة لابن أبي عاصم: ۱۴۱

② [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۱۰/۲۵۸ - صحيح مسلم: ۳/۱۶۵۳ - مسند أحمد: ۲/۲۶۷ - سنن النسائي: ۸/۲۰۶ -

مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۸۲ - سنن الدارمي: ۱/۱۱۶

93 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَا عَلِيُّ، هَذَا سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ))، ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَلِيُّ، لَا تُخْبِرُهُمَا)). ①

میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اسی وقت سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں اصحاب کی طرف دیکھا تو فرمایا: اے علی! یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم انہیں یہ بات مت بتانا۔

94 - ایک اور سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل مروی ہے۔ ②

95 - ابوبکر بن ابوعون المدینی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن شکلمہ المہدی کو فرماتے سنا:

تَدْرُونَ لِمَ خَصَّصْتُ وَلَدَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ ثُلُثِي؟ لِأَنَّهُ لَمْ يُعْرِفْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَقَدْ خَلَفَ لِعِيَالِهِ شَيْئًا غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ، فَإِنَّهُ آثَرَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ بِمَالِهِ كُلِّهِ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكْفِيَءَ وَلَدَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ مَالِي دُونَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ رَحِمًا. ③

تم جانتے ہو کہ میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو اپنے دونوں دو تہائی حصوں کے ساتھ خاص کیوں کیا؟ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کے بارے میں یہی پتا چلتا ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کے لیے کچھ نہ کچھ چھوڑ کر گئے ہیں، سوائے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا سارے کا سارا مال ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر نچھاور کر دیا۔ چنانچہ میں نے یہ پسند کیا کہ اس شخص کو چھوڑ کر کہ جو رشتے داری میں میرے زیادہ قریب ہے، میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو اپنے مال سے (اس کا) بدلہ دوں۔

96 - امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ لَمْ يَشْكُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاعَةً قَطُّ. ④

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک یہ بھی فضیلت ہے کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے بارے میں کبھی بھی شک نہیں کیا۔

97 - امام ابن شہاب رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ:

كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ أَبْيَضَ لَطِيفًا جَعْدًا، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ صَدَعِ حَجَرٍ، مُشْرِفَ الْوَرَكَيْنِ، لَا يَثْبُتُ إِزَارُهُ عَلَى وَرَكَيْهِ. ⑤

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نسبتاً سفید رنگ، نرم خو، خوش مزاج اور سخت و توانا جسم کے مالک تھے، جیسے پتھر پھاڑ کر نکلے ہوں، بڑے کولہوں والے تھے، ان کا تہہ بند ان کے کولہوں پر ٹھہرتا نہیں تھا۔

① [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵ / ۶۱۱ - سنن ابن ماجہ: ۱ / ۳۶

② [إسناده ضعيف] راجع الحديث السابق ③ تاریخ بغداد: ۶ / ۱۴۲ - تاریخ الفسوی: ۱ / ۱۷۴

④ [إسناده صحيح] الصواعق المحرقة لابن عساکر: ص ۸۵

⑤ [إسناده ضعيف جدًا] مجمع الزوائد للهيثمی: ۹ / ۴۲ - المعارف لابن قتیبة: ص ۷۴

98 - سعید بن جبیر اور عمرہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [التحریم: ۴] (نیک اہل ایمان) سے مراد سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔^①

99 - احنف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ كَلَامَ عُمَرَ وَخُطْبَتَهُ، وَكَلَامَ عُثْمَانَ وَخُطْبَتَهُ، وَكَلَامَ عَلِيٍّ وَخُطْبَتَهُ، فَمَا كَانَ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَعْلَمَ بِمَا يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِهِ، وَلَا بِمَوَاضِعِ الْكَلَامِ، مِنْ عَائِشَةَ، وَكَذَلِكَ كَانَ أَبُو هَا. ^②

میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی گفتگو بھی سنی اور ان کا خطبہ بھی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی گفتگو بھی سماعت کی اور ان کا خطبہ بھی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گفتگو کو بھی سنا اور ان کا خطبہ بھی، لیکن ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے والد (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر ان باتوں کا علم رکھتا ہو جو اس کے سر سے نکلتی ہیں اور نہ ہی کلام کے مقامات کا۔

100 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُخَافُ بِصَوْتِهِ إِذَا قَرَأَ، وَكَانَ عُمَرُ يَجْهَرُ بِقِرَاءَتِهِ، وَكَانَ عَمَّارٌ إِذَا قَرَأَ يَأْخُذُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَهَذِهِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((لِمَ تُخَافُ؟)) قَالَ: إِنِّي لَا أَسْمِعُ مَنْ أُنَاجِي، وَقَالَ لِعُمَرَ: ((لِمَ تَجْهَرُ بِقِرَاءَتِكَ؟)) قَالَ: أَقْرَعُ الشَّيْطَانَ، وَأُوقِظُ الْوَسْوَاسَانَ، وَقَالَ لِعَمَّارٍ: ((وَلِمَ تَأْخُذُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَهَذِهِ؟)) قَالَ: أَتَسْمَعُنِي أَخْلِطُ بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: ((فَكُلُّهُ طَيِّبٌ)). ^③

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب قرأت کرتے تھے تو آہستہ آواز میں کیا کرتے تھے جبکہ عمر رضی اللہ عنہ اونچی آواز میں قرأت کیا کرتے تھے، اور عمار رضی اللہ عنہ جب قرأت کرتے تو وہ کچھ حصہ اس سورت سے پڑھتے اور کچھ حصہ اس سورت سے۔ جب اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے استفسار فرمایا: آپ آہستہ آواز میں کیوں پڑھتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں (رب تعالیٰ کے ساتھ) اپنی ہی سرگوشیوں کو سننا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے استفسار فرمایا: آپ اونچی آواز میں قرأت کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں شیطان کو چوٹ لگاتا ہوں اور خوابِ غفلت میں پڑے لوگوں کو بیدار کرتا ہوں، اور آپ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ سے استفسار فرمایا: تم کچھ حصہ ایک سورت سے کچھ حصہ دوسری سورت سے کیوں پڑھتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیا آپ نے کبھی مجھے ایک سورت میں کسی ایسے حصے کو ملاتے سنا ہے جو اس میں سے نہ ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ سب انداز ہی اچھے ہیں۔

101 - ابوالکحاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

① [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۳/ ۶۹ - السنن الكبرى للنسائی: ۱۰/ ۲۵۳ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۲۷/ ۷

② [إسناده ضعيف] صفة الصفوة لابن الجوزي: ۲/ ۳۶ - سير أعلام النبلاء: ۳/ ۳۳۵

③ [رجال الإسناد ثقات] مسند أحمد: ۱/ ۱۰۹ - سنن أبي داود: ۲/ ۳۷ - السنن الكبرى للبيهقي: ۳/ ۱۱ - مجمع الزوائد

للهيثمي: ۲/ ۲۶۶

لَمَّا بُوِيَعَ أَبُو بَكْرٍ، فَبَايَعَهُ عَلِيُّ وَأَصْحَابُهُ، قَامَ ثَلَاثًا يَسْتَقْبِلُ النَّاسَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ أَقَلْتُكُمْ بَيْعَتَكُمْ، هَلْ مِنْ كَارِهِ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيُّ فِي أَوَائِلِ النَّاسِ فَيَقُولُ: وَاللَّهِ لَا نُقِيلُكَ، وَلَا نَسْتَقِيلُكَ أَبَدًا، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَمَنْ ذَا يُؤَخِّرُكَ؟ ❶

جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی گئی تو علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے بھی آپ سے بیعت کی۔ پھر (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) تین دن تک لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہتے رہے: اے لوگو! میں تمہاری بیعت کو ختم کرتا ہوں، کیا کسی کو کوئی اعتراض ہے؟ تو پہلی صفوں کے لوگوں میں سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے اور فرماتے: اللہ کی قسم! نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی ہم آپ سے اس کا مطالبہ کریں گے، آپ کو تو رسول اللہ ﷺ نے آگے کھڑا کیا تھا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں، تو پھر آپ کو پیچھے کون کر سکتا ہے؟

102 - ابوالحجاف رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا بُوِيَعَ أَبُو بَكْرٍ أَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ النَّاسِ ثَلَاثًا، كُلَّ يَوْمٍ يَقُولُ: قَدْ أَقَلْتُكُمْ بَيْعَتَكُمْ فَبَايَعُوا مَنْ شِئْتُمْ، قَالَ: كُلُّ ذَلِكَ يَقُومُ عَلِيُّ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَيَقُولُ: لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُؤَخِّرُكَ؟ ❷

جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو انہوں نے تین دن تک لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اپنا دروازہ بند کیے رکھا، روزانہ آپ یہی فرماتے کہ میں تمہاری بیعت لینے سے دستبردار ہوتا ہوں؛ لہذا تم (میرے علاوہ) جس کی چاہو بیعت کر لو۔ تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر بار کھڑے ہو کر یہی جواب دیتے کہ نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی ہم آپ سے اس کا مطالبہ کریں گے، آپ کو تو رسول اللہ ﷺ نے آگے کھڑا کیا تھا تو پھر آپ کو پیچھے کون کر سکتا ہے؟

توضیح:..... ان الفاظ کہ ”آپ کو رسول اللہ ﷺ نے آگے کھڑا کیا تھا“ سے اس کی طرف اشارہ ہے جب رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مصلی امامت پر کھڑا کیا تھا۔ تو گویا رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتنے بڑے جم غفیر میں سے اگر کسی کو اپنے بعد امامت کے لائق سمجھا تو آپ ہی کو سمجھا۔ تو جب رسول مکرم ﷺ خود اس اعزاز سے نوازرہے ہیں تو پھر کس کی جسارت ہو سکتی ہے کہ وہ منصب خلافت کے لیے آپ کے علاوہ کسی اور کو منتخب کرے؟

103 - امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: مَنْ أَوْلَى مَنْ أَسْلَمَ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ:

فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَنْقَاهَا وَأَعَدَّلَهَا

❶ [إسناده ضعيف] كنز العمال: ٥ / ٦٥٤

❷ [إسناده ضعيف جدًا] الرياض للطبري: ١ / ٣٠٩

النَّاسِ النَّاسِي الْمَحْمُودُ مَشْهُدُهُ وَأَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَقَ الرَّسُولُ؟ ①

میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ سب سے پہلے اسلام کون لایا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ پھر فرمایا: کیا تم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہا کے یہ اشعار نہیں سنے:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَحْيَى نِقَّةٍ فَادْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتَقَاهَا وَأَعْدَلَهَا بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
النَّاسِ النَّاسِي الْمَحْمُودُ مَشْهُدُهُ وَأَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَقَ الرَّسُولُ؟

”جب تم نے میرے کسی بچتے و معتبر بہادر بھائی کا ذکر کرنا ہو تو اپنے بھائی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا ذکر کرو، ان کا ناموں کی وجہ سے جو انہوں نے انجام دیے۔ وہ نبی ﷺ کے بعد روئے زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہترین شخصیت ہیں، ان سب سے زیادتی متقی اور عادل شخص ہیں اور جو ذمہ داری ان کو دی گئی تھی اس کو سب سے بہتر طور پر نبھانے والے ہیں۔ وہ (نبی ﷺ کے ساتھ) دوسرے تھے اور آگے آنے والے ہیں، وہ جس اجتماع کا میں بھی جموہ رہوئے وہ لائق تعریف ہوگئی، اور وہ لوگوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی۔“

104۔ اہم حسن جنت بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَوَدِدْتُ أَنِّي مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ أَرَى أَبَا بَكْرٍ. ②

جب بھی میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں تو خواہش کرتا ہوں کہ میں بھی جنت میں جاؤں۔

105۔ ابونخاف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَبْعَثَ اللَّهِ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ لَهُ وَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَوَزِيرَايَ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَوَزِيرَايَ مِنَ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)). ③
اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث فرمایا اس کے دو وزیر اہل آسمان میں سے بنائے اور دو وزیر اہل زمین میں سے بنائے، تو اہل آسمان میں سے میرے دو وزیر جو ہیں وہ جبرائیل اور میکائیل (علیہما السلام) ہیں اور اہل زمین میں سے ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں۔

106۔ اسی مفہوم کی ایک مرسل روایت بھی مروی ہے۔ ④

107۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ الصَّدِيقُ: أَنَا، قَالَ: ((مَنْ تَصَدَّقَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ عَلَى سَائِلٍ بِشَيْءٍ؟)) قَالَ: قَالَ الصَّدِيقُ: أَنَا، قَالَ: ((مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟)) قَالَ: قَالَ الصَّدِيقُ: أَنَا، قَالَ: ((مَنْ شَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جِنَازَةً؟)) قَالَ: قَالَ الصَّدِيقُ:

① [سنده ضعيف جداً] المستدرک للحاکم: ۳/ ۶۴۔ مجمع الزوائد للهبیشی: ۹/ ۴۳۔ صفة الصفوة لابن الجوزی: ۱/ ۲۳۷

② [سنده ضعيف] تذکرة الحفاظ: ۱/ ۳۲۲ ③ [سنده ضعيف جداً] مجمع الزوائد للهبیشی: ۹/ ۵۱

④ [سنده ضعيف] سنن الترمذی: ۵/ ۶۱۶

أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا كَانَ اللَّهُ لِيَجْمَعَ هَذِهِ الْخِصَالَ إِلَّا لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) ❶
 نبی ﷺ نے (ایک روز استفسار) فرمایا: آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟ تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب
 دیا: میں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم میں سے کس نے آج کسی مانگنے والے کو کوئی چیز صدقہ دی ہے؟ تو
 صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج تم میں سے کس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی؟ تو
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: آج تم میں سے کس نے جنازے میں شرکت
 کی؟ تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ تمام خوبیاں
 صرف اسی شخص میں جمع فرماتا ہے جو جنتی ہو۔

108 - ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ جَهَلَ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ جَهَلَ السُّنَّةَ . ❷
 جو شخص ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کی فضیلت سے نا بلد ہے؛ وہ سنت سے لاعلم ہے۔

109 - عبد اللہ بن ملیل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ نُجَبَاءَ، وَإِنَّ نَبِيَّكُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ أُعْطِيَ أَرْبَعَةَ
 عَشَرَ، قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا، وَابْنَائِي، وَحَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ مَسْعُودٍ، وَحَدِيفَةُ، وَعَمَّارٌ، وَالْمِقْدَادُ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَسَلْمَانُ، وَبِلَالٌ رَحِمَهُمُ اللَّهُ . ❸

بلاشبہ کوئی بھی نبی ایسا نہیں تھا کہ جسے سات ہونہار اور ستودہ صفات ساتھی نہ دیے گئے ہوں لیکن تمہارے
 نبی ﷺ کو چودہ ایسے ساتھیوں سے نوازا گیا تھا۔ ہم نے عرض کیا: وہ اصحاب کون تھے؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا: میں، میرے دو صاحبزادے (یعنی حسن و حسین)، حمزہ، جعفر، ابوبکر، عمر، عبد اللہ بن مسعود، حدیفہ، عمار،
 مقداد، ابوذر، سلمان اور بلال رضی اللہ عنہم۔

110 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کرتے تو فرماتے:

رَحِمَهُمَا اللَّهُ أَخَوَايَ أَخَوَايَ . ❹

اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم فرمائے، وہ دونوں میرے بھائی ہیں، میرے بھائی ہیں۔

111 - امام وکیع بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ لَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ذَهَبَ الْإِسْلَامُ . ❺

اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام ختم ہو جاتا۔

❶ [اسنادہ ضعیف جدا] صحیح مسلم: ۷۱۳/۲ - مصنف عبد الرزاق: ۹۵۳/۳ - الأدب المفرد للبخاری: ص ۱۸۱

❷ [اسنادہ حسن] فضائل الصحابة للدارقطنی: ۱۹/۱

❸ [اسنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۱/۱۴۸ - السنة لابن أبي عاصم: ۱۳۹ - سنن الترمذی: ۵/۶۶۲ - المعجم الكبير للطبرانی:

❹ [اسنادہ واہ] تاریخ بغداد: ۲۲۳/۹

۲۶۴/۶

❺ [اسنادہ صحیح] الطبقات لابن سعد: ۶/۴۰۵

توضیح: امام وکیع رحمہ اللہ نے ایسا اس لیے فرمایا کیونکہ جب نبی کریم ﷺ کی رحلت ہوئی تو بہت سے لوگ مرتد ہو گئے۔ اس وقت فتنہ ارتداد اس تیزی سے پھیلا کہ اسلام کے نام لیواؤں کے لیے سخت پریشانی کا باعث بن گیا۔ ایسی صورت حال میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی تھے جنہوں نے نہایت حکمت، تن دہی اور بروقت فکری و عملی اقدامات کے ذریعے اس فتنے کی بیخ کنی کی اور اسلام کی حفاظت کی۔

112 - ابوسریحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا کہ:

كَانَ أَوَّاهًا مُنِيبَ الْقَلْبِ ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ ، وَإِنَّ عُمَرَ نَاصِحَ اللَّهِ فَنَصَحَهُ اللَّهُ . ❶

آپ بہت نرم دل اور خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے، یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور بلاشبہ عمر رضی اللہ عنہ نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کی۔

توضیح: اللہ تعالیٰ کے خیر خواہی کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی۔

113 - امام ربیع بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ مَثَلُ الْقَطْرِ ، أَيْنَمَا وَقَعَ نَفَعَ . ❷

اول کتاب میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال بارش کے مانند (بیان کی گئی) ہے، کہ جو جہاں بھی برسی ہے فائدہ ہی دیتی ہے۔

114 - احمد بن عبد اللہ بن یونس بیان کرتے ہیں کہ ہم مکہ کے راستے میں تھے کہ میں نے امام وکیع رحمہ اللہ کو فرماتے سنا:

لَوْ لَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَذَهَبَ الْإِسْلَامُ . ❸

اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام ختم ہو جاتا۔

115 - محمد بن عبد اللہ مخرمی بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ شُعَيْبَ بْنَ حَرْبٍ أَوْ مَأً إِلَى ابْنِهِ فَقَبَّلَهُ ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ لِمَ قَبَّلْتُ مُحَمَّدًا؟ لِأَنَّهُ قَدْ

وَهَبَ نَفْسَهُ فِي نُصْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ . ❹

میں نے شعیب بن حرب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو اشارہ کیا، تو اس نے انہیں بوسہ دیا۔ پھر اس نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے محمد کو کیوں بوسہ دیا؟ اس لیے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نصرت و مدد کے لیے وقف کر رکھا تھا۔

116 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو وہب بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ لِجَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((إِنَّ قَوْمِي لَا

❶ [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ١٧١ / ٣

❷ [إسناده حسن] المناقب لابن الجوزي: ص ١٠٦ - الصواعق المحرقة لابن عساكر: ص ٨٥

❸ [إسناده صحيح] تقدم الأثر برقم: ١١١

❹ [إسناده صحيح] تاريخ بغداد: ٤١٦ / ٥ - تذكرة الحفاظ: ٤٩٤ / ٢

يُصَدِّقُونِي))، فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ: بَلَى، يُصَدِّقُكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ. ❶

یقیناً رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: یقیناً میری قوم مجھے سچا نہیں مانے گی۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا: کیوں نہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے۔

117 - حُر بن صیاح لختی بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات آئی کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ)). ❷

میں جنتی ہوں، ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمان جنتی ہے، سعد جنتی ہے اور سعید بن زید جنتی ہے، رضی اللہ عنہم۔

118 - بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَفْضَلِ النَّاسَ بِأَنَّهُ كَانَ أَكْثَرَهُمْ صَلَاةً وَصَوْمًا، إِنَّمَا فَضَّلَهُمْ بِشَيْءٍ كَانَ فِي قَلْبِهِ. ❸

یقیناً سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں پر ان سے زیادہ نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کی بنا پر فضیلت نہیں رکھتے تھے، بلکہ وہ تو صرف اس چیز کے باعث ان پر فضیلت رکھتے تھے جو ان کے دل میں تھی۔

توضیح: یعنی ایمانِ کامل اور اللہ و رسول سے بے پناہ محبت۔

119 - امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سب سے پہلے جس نے نماز پڑھی وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر آپ نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کو تمثیل میں پیش کیا:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجَوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ أَتَقَاهَا وَأَعَدَلَهَا
إِلَّا النَّبِيَّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهُدُهُ
وَأَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَقَ الرَّسُولُ ❹

”جب تم نے میرے کسی پختہ و معتبر بہادر بھائی کا ذکر کرنا ہو تو اپنے بھائی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا ذکر کرو، ان کارناموں کی وجہ سے جو انہوں نے انجام دیے۔ وہ سوائے نبی ﷺ کے؛ رُوئے زمین پر بسنے والوں میں سے سب سے بہترین شخصیت ہیں، ان سب سے زیادتی متقی اور عادل شخص ہیں اور جو ذمہ داری ان کو دی گئی تھی اس کو سب سے بہتر طور پر نبھانے والے ہیں۔ اور وہ (نبی ﷺ کے ساتھ) دوسرے تھے اور آگے آنے والے ہیں، وہ جس اجتماعِ گاہ میں بھی جلوہ گر ہوئے وہ لائقِ تعریف ہو گئی، اور وہ لوگوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی۔“

❶ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ٤١/٩ ❷ [إسناده ضعيف] قد مضى برقم: ٨٧

❸ [إسناده صحيح] إحياء علوم الدين: ٢٣/١ - النوادر للحكيم الترمذي: ص ٣١

❹ [إسناده ضعيف جدًا] مجمع الزوائد للهيثمي: ٤٣/٩

120 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((طَيْرُ الْجَنَّةِ أَكْظَمُ مِنَ الْبُخْتِ))، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ذَاكَ لَطَيْرٌ نَاعِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، أَكَلَهُ أَنْعَمُ مِنْهُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ يَا أَبَا بَكْرٍ مِمَّنْ يَأْكُلُ مِنْهُ)). ❶

جنت کا پرندہ خراسانی اونٹ سے بھی بڑا ہوگا۔ (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً یہ پرندہ تو بڑا تروتازہ اور خوشگوار ہوگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! اس کو کھانے والا اس سے بھی زیادہ خوشگوار ہوگا، اور اللہ کی قسم! یقیناً مجھے امید ہے کہ آپ بھی ان ہی میں سے ہوں گے جو اس کو کھائیں گے۔

121 - عروہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى قَوْمٌ عُمَرَ فَقَالُوا: مَا رَأَيْنَا خَلِيفَةً خَيْرًا مِنْكَ، قَالَ: فَضَرَبَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ: أَنْتَقُولُونَ هَذَا لِي وَقَدْ رَأَيْتُمْ أَبَا بَكْرٍ؟ ❷

کچھ لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہم آپ سے بہتر خلیفہ کوئی نہیں دیکھتے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مارا اور فرمایا: کیا تم ایسی بات میرے متعلق کہہ رہے ہو؟ جبکہ تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

122 - ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا خَيْرًا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ: لَا، قَالَ: لَوْ قُلْتَ: نَعَمْ، لَجَلَدْتُكَ. ❸

ایک آدمی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ سے بہتر آدمی کوئی نہیں دیکھا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اگر تو ”ہاں“ کہتا تو میں تجھے کوڑے لگاتا۔

توضیح: یعنی اگر تو نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کے بعد یہ بات کہی ہوتی تو میں تجھے اس کی سزا میں کوڑے

لگاتا، کیونکہ وہ مجھ سے بہتر ہیں۔

123 - امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّي أَنْ أُخَالَفَ أَبَا بَكْرٍ. ❹

میں اپنے رب سے حیا محسوس کرتا ہوں کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کروں۔

124 - علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ أَنْزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ﴾

❶ [إسناده صحيح] سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٦٨/١ - سنن الترمذی: ٤/٦٨٠ - مسند أحمد: ٣/٢٢١ - الترغيب

والترهيب للمندري: ٦/٢٩٨

❷ [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ٦/٣٣٧

❸ [رجال الإسناد ثقات] تفرّد به المؤلف

❹ [رجال الإسناد ثقات] فضائل الصديق للعشاري: ص ٤

مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٠﴾ [الحجر: ٤٧]، قَالَ: وَاللَّهِ إِنَّهَا لَفِيهِمْ أَنْزَلْتُ، فَفِي مَنْ نَزَلْتُ إِلَّا فِيهِمْ، قُلْتُ: وَأَيُّ غُلٍّ هُوَ؟ قَالَ: غِلُّ الْجَاهِلِيَّةِ، إِنَّ بَنِي تَيْمٍ وَعَدِيَّ وَبَنِي هَاشِمٍ كَانُوا بَيْنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا أَسْلَمَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ تَحَابُّوا، فَأَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ الْخَاصِرَةَ، فَجَعَلَ عَلَيَّ يَسْخَنُ يَدَهُ فَيَكْمُدُ بِهَا خَاصِرَةَ أَبِي بَكْرٍ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. ﴿٥١﴾

بلاشبہ یہ آیت سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ﴿٥٠﴾ ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ فرمایا کہ اللہ کی قسم! یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اگر ان کے بارے میں نہیں تو پھر کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ (ایک راوی کا بیان ہے کہ) میں نے کہا: رنجش و کینہ سے کیا مراد ہے؟ تو علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد دور جاہلیت کا رنجش و کینہ ہے، کیونکہ دور جاہلیت میں بنو تیم، بنو عدی اور بنو ہاشم کے درمیان رنجشیں اور عداوتیں ہوتی تھیں، لیکن جب یہ سب اسلام لے آئے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ گئے۔ (ایک بار) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پسلی کا درد ہوا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ کو گرم کر کے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پسلی پر ٹکور کرنے لگے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

125 - خیرتہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى عُمَرَ شَاعِرٌ فَقَالَ: أُنشِدُكَ؟ فَمَا اسْتَشَدَّ، قَالَ: فَجَعَلَ يُنْشِدُ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِعْرِهِ فَقَالَ:

رَحِمَ اللَّهُ مُحَمَّدًا بِمَا صَبَرَ

قَالَ عُمَرُ: قَدْ فَعَلَ، قَالَ:

ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَعُمَرَ

فَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ. ﴿٥١﴾

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شاعر آیا اور اس نے کہا: میں آپ کو شعر سناؤں؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے شعر سنانے کی فرمائش نہ کی، لیکن وہ خود ہی شعر سنانے لگا اور اپنی شاعری میں نبی ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

رَحِمَ اللَّهُ مُحَمَّدًا بِمَا صَبَرَ

”اللہ تعالیٰ محمد (ﷺ) پر رحم فرمائے، اس کے سبب جو انہوں نے صبر کیا۔“

تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے یقیناً بہت صبر کیا تھا۔ پھر اس نے (اگلا مصرعہ) کہا:

ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَعُمَرَ

”پھر (اللہ تعالیٰ) ابوبکر اور عمر دونوں پر (رحم فرمائے)۔“

تو عمر رضی اللہ عنہ نے ما شاء اللہ کہا۔

② [رجال الإسناد ثقات] الطبقات لابن سعد: ۶/۲۸۶

① [إسناده ضعيف] الدر المنثور: ۴/۱۰۱

126 - امام عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَاللَّهِ مَا انْشَرَحَ صَدْرِي قَطُّ أَنْ أَفْضَلَ عَلِيًّا عَلِيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلِيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلِيَّ عُثْمَانَ ، وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلِيَّ عَلِيٍّ ، وَمَنْ لَمْ يُحِبَّهُمْ فَمَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ ، وَإِنَّ أَوْثَقَ أَعْمَالِنَا حُبْنَا إِيَّاهُمْ أَجْمَعِينَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ ، وَلَا جَعَلَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ فِي أَعْنَاقِنَا تَبَعَةً ، وَحَشَرْنَا فِي زُمْرَتِهِمْ وَمَعَهُمْ ، آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ . ❶

اللہ کی قسم! اس بارے میں کبھی بھی میری شرح صدر نہیں ہوئی (یعنی میرا دل مطمئن نہیں ہوا) کہ میں علی رضی اللہ عنہ کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دوں۔ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اللہ کی رحمت ہوئی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی رحمت الہی سے فیضیاب ہوئے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر بھی رحمت خداوندی کا نزول ہوا۔ جو شخص ان سے محبت نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے، اور یقیناً ہمارے اعمال میں سے مضبوط تر عمل ان تمام سے محبت رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام سے راضی اور خوش ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی ایک کی پیروی کا طوق ہماری گردن میں نہیں ڈالا (یعنی صرف کسی ایک کی پیروی کا حکم نہیں دیا بلکہ ان چاروں کی برابر اتباع کا حکم دیا ہے) اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے روز ان کی جماعت میں اور ان کی معیت میں ہی حشر کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

127 - امام ابن اسحاق رحمہ اللہ اس شخصیت کے بارے میں فرماتے ہیں جو غزوہ بدر میں شریک تھی کہ:

أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، وَاسْمُ أَبِي بَكْرٍ عَتِيقٌ ، وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمٍ . ❷

وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، ابوبکر کا نام گرامی عتیق تھا اور ان کا نسب یہ تھا: عبداللہ بن عثمان بن کعب بن عمرو بن سعد بن تیم۔

128 - عبدخیر الہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برسر منبر یہ فرماتے سنا کہ:

إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، وَإِنَّا قَدْ أَحَدْنَا بَعْدَهُمَا أَحَدًا يُقْضَى اللَّهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ . ❸

بلاشبہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو پسند کرے گا وہی فیصلہ فرمادے گا۔

توضیح: چیزیں ایجاد کرنے کا مطلب ہے کہ ہم نے ان دونوں خلفاء کے پُر امن مثالی دور کے بعد نئے نئے اختلافات پیدا کر لیے ہیں، جن میں سے ایک اختلاف منصبِ خلافت کا تھا، ایسے معاملات کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا فیصلہ فرمادے گا۔

129 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده صحيح] تفرد به المؤلف

❷ [إسناده حسن] السيرة لابن هشام: ٦٨ / ٢ - مجمع الزوائد: ٤٠ / ٩

❸ [إسناده صحيح لغيره] ماضي برقم: ٤٠

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذَا سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)). ❶

رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی وقت سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

130 - ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَلَا إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِالثَّالِثِ. ❷

سنو! یقیناً اس امت کے بہترین شخص، ان کے نبی ﷺ کے بعد، ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر تیسرے کا اللہ تعالیٰ کو بہتر علم ہے۔

131 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ عَلِيٍّ لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا)). ❸

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق پر چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو، بلاشبہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

132 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيعِ يَبْعَثُونَ مَعِيَ، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ، ثُمَّ أَحْشَرُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ)). ❹

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا، پھر ابوبکر و عمر (کی قبروں) کو (کھولا جائے گا)، پھر اہل بقیع (یعنی بقیع میں دفن لوگوں کو) اٹھایا جائے گا، پھر اہل مکہ کو، پھر حرمین کے درمیان میرا حشر ہوگا۔

توضیح: اس حدیث مبارکہ میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ ﷺ سے قرب اور ان کی

فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔

133 - ابوالحکام داؤد بن ابوعوف بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا بُويعَ أَبُو بَكْرٍ أَغْلَقَ بَابَهُ ثَلَاثًا، يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَقِيلُونِي بِيَعْتِكُمْ، كُلُّ ذَاكَ يَقُولُ لَهُ عَلِيٌّ: لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَمَنْ ذَا يُؤَخِّرُكَ؟ ❺

جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو انہوں نے تین دن تک (لوگوں سے کنارہ کش ہو کر) اپنا دروازہ بند کیے

❶ [إسناده ضعيف] السنة لابن أبي عاصم: ١٣٩

❷ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٣٤٥ / ٦

❸ [إسناده ضعيف] السنة لابن أبي عاصم: ٣٩ - وله شاهد في المعجم الكبير للطبراني: ٢ / ٢٨٤ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٩ / ٥٤

❹ [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ٥ / ٦٢٢ - موارد الظمان: ص ٥٣٩ - الجامع الصغير: ١ / ١٠٧

❺ [إسناده ضعيف جدًا] كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: ٥ / ٦٥٧

رکھا، آپ فرماتے: تم مجھے اپنی بیعت سے دستبردار کر دو۔ تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر بار آپ کو یہی جواب دیتے کہ نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی ہم آپ سے اس کا مطالبہ کریں گے، آپ کو تو رسول اللہ ﷺ نے آگے کھڑا کیا تھا تو پھر آپ کو پیچھے کون کر سکتا ہے؟

134 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ ، فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَّنَ عَلَيَّ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ ، وَلَكِنْ خَلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ)) . ①

رسول اللہ ﷺ مرض الموت کے دوران تشریف لائے، آپ نے اپنے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی، آپ منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: یقیناً کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس نے ابوبکر بن ابوقحافہ سے بڑھ کر اپنی جان اور مال کی قربانیوں سے مجھ پر احسانات کیے ہوں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، البتہ اسلام کا تعلق سب سے فضیلت والا ہے، ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی کھڑکی کو چھوڑ کر اس مسجد میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بند کر دو۔

توضیح:..... جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رہائش گاہیں مسجد نبوی کے ارد گرد تھیں، انہوں نے اپنے گھر سے مسجد میں ایک ایک چھوٹا سا دروازہ بنا رکھا تھا، جس کا مقصد مسجد میں بہ آسانی پہنچنا اور جماعت کے ساتھ با آسانی شریک ہونا تھا۔ پہلے تو نبی ﷺ نے سبھی کو اس کی اجازت دیے رکھی لیکن پھر ان تمام کھڑکیوں (چھوٹے دروازوں) کو بند کرنے کا حکم دے دیا لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت و فضیلت کے پیش نظر ان کے لیے اجازت برقرار رکھی اور ان کی کھڑکی کو بند نہیں کیا گیا۔

135 - ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے دیکھا تو فرمایا:

((يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، أَتَمَشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَيَّ أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ)) . ①

اے ابوالدرداء! کیا تم اس شخص سے آگے چل رہے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے؟ نبیوں اور رسولوں کے بعد کوئی بھی شخص کہ جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ جو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔

توضیح:..... ”جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے“ سے مراد یہ ہے کہ دنیا بھر میں انبیاء و رسل کے علاوہ کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ فضیلت کا حامل ہو۔

136 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ: يَا أَبَتِ مَنْ خَيْرٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ ، قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ: ثُمَّ مَنْ؟ فَيَقُولُ عُثْمَانُ ، فَقُلْتُ: أَنْتَ يَا أَبَتِ؟ فَقَالَ: أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ . ②

① [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ٤٤ / ٩ ② [إسناده صحيح] تاريخ بغداد: ٣ / ٢٧٥

میں نے کہا: اے ابا جان! رسول اللہ ﷺ کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر مجھے یہ خدشہ ہوا کہ اگر اب میں نے پوچھا کہ پھر کون؟ تو آپ عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لے دیں گے۔ چنانچہ میں نے (اس طرح پوچھنے کی بہ جائے) کہا: اے ابا جان! پھر آپ؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہارا باپ تو مسلمانوں میں سے عام شخص ہے۔

137 - سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ تَمْشِيْ اِمَامًا مِّنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ؟ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ خَيْرٌ مِّنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، اَوْ غَرَبَتْ)). ❶

تم اس شخص سے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے؟ یقیناً ابوبکر ہر اس شخص سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔

توضیح: یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے علاوہ دنیا کے ہر انسان سے بہتر ہیں۔

138 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى أَبِي جَهْلٍ وَهُوَ يُعَذِّبُ بِلَالًا، وَهُوَ يَقُولُ لَهُ: ارْتَدَّ، وَبِلَالٌ يَقُولُ: لَا أَحَدًا إِلَّا إِيَّاهُ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ لِأَبِي بَكْرٍ: أَلَا تَشْتَرِي مِنِّي أَخَاكَ؟ قَالَ: بَكْمٌ؟ قَالَ: بَكْذَا وَكَذَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِذَا قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَدْ جَازَلِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَخَذْتُهُ، ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ: اذْهَبْ فَإِنَّكَ لِمَنْ أَسَلَمْتَ لَهُ، فَبَلَغَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ بِلَالًا يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أُؤَدِّنُ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا كَانَ لِبِلَالٍ أَنْ يَقُولَ ذَلِكَ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ أَعْتَقْتَنِي لِأَكُونَ مَعَكَ لَزِمْتُكَ، وَإِنْ كُنْتَ أَعْتَقْتَنِي لِلَّهِ فَخَلْنِي وَمَنْ أَعْتَقْتَنِي لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ابو جہل کے پاس سے گزرے اور وہ بلال رضی اللہ عنہ پر تشدد کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اسلام کو چھوڑ دے۔ لیکن بلال رضی اللہ عنہ یہ جواب دے رہے تھے کہ اس (اللہ) کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔ پھر ابو جہل نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم مجھ سے اپنے بھائی کو نہیں خریدو گے؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے میں؟ تو اس نے کہا: اتنی قیمت میں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں (خریدنے کی) حامی بھریں گا تو مجھے (اس کو اپنے ساتھ لے جانے کی) اجازت ہوگی؟ تو اس نے کہا: ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کو خریدنے کے لیے تیار ہوں۔ پھر انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ (کو خرید لیا اور ان) سے فرمایا: جاؤ، تم اس ذات کے لیے (آزاد) ہو جس کے لیے تم نے اسلام قبول کیا ہے۔ پھر (رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب) ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے اذان نہیں دوں گا، تو انہوں نے فرمایا: بلال کے یہ لائق نہیں ہے کہ وہ ایسے

❶ [إسناده ضعيف] السنة لابن أبي عاصم: ١١٩

❷ [إسناده ضعيف جدًا] المعجم الكبير للطبرانی: ١/٣١٩-الحلية لأبي نعیم: ١/١٥٠

کہیں۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اگر تو آپ نے مجھے اس لیے آزاد کیا تھا کہ میں آپ کے ساتھ رہوں، تو میں آپ کے ساتھ ہی چمٹا رہوں گا لیکن اگر آپ نے مجھے اللہ کے لیے آزاد کیا تھا تو پھر مجھے اور اس کو چھوڑ دو جس کے لیے مجھے آپ نے آزاد کیا تھا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میں نے اپنے لیے نہیں) بلکہ اللہ عزوجل کے لیے (ہی تمہیں آزاد کیا تھا)۔

139 - ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تمہاری ان سیڑھیوں پر با آواز بلند یہ فرماتے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّلَاثَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ. ❶

کیا میں تمہیں اللہ کے پیغمبر ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت کا نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر ہیں، اور دوسرے عمر ہیں۔ اور اگر میں تیسرے شخص کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔ رضی اللہ عنہم۔

140 - ابو بردہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ جب بیمار ہوئے تو فرمایا:

((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكَ نَّ صَوِيحِبَاتُ يَوْسُفَ))، فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ. ❷

ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بہت نرم دل شخص ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، یقیناً تم یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ چنانچہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی امامت کرائی، جبکہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہی تھے۔

توضیح:..... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہ کہنے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل شخص ہیں، کا مطلب یہ تھا کہ ان میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ آپ کے مصلیٰ امامت پر کھڑے ہو سکیں، وہ رو پڑیں گے۔ جیسا کہ دیگر روایات میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

141 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: ((يَا عَلِيُّ، هَذَا سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابُهَا بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)). ❸

میں نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے بعد تمام عمر رسیدہ اور نوجوان جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

142 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ، فَإِذَا حَدَّثَنِي بِهِ غَيْرِي اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي، وَصَدَّقَ أَبُو

❶ [إسناده ضعيف جدًا] راجع برقم: ٤٠، ٤٥

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ١٦٤/٢ - صحيح مسلم: ٣١٦/١ - مسند أحمد: ٣٦١/٥

❸ [إسناده حسن] مسند أحمد: ٨٠/١

بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ)). ❶

جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس حدیث سے اس قدر نفع دیتا جس قدر وہ چاہتا، لیکن جب میرے علاوہ کوئی اور اس حدیث کو بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا تھا (کہ کیا واقعی تم نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟) سو اگر وہ مجھے قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا تھا، اور بلاشبہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا اور ابوبکر سچ ہی کہتے ہیں، یقیناً انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: جو بھی شخص کوئی گناہ کرتا ہے، پھر وہ اچھی طرح وضوء کرتا ہے، پھر وہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔

توضیح:..... "ابوبکر سچ ہی کہتے ہیں" سے مراد یہ ہے کہ میں ان سے دوسروں کی طرح قسم نہیں لیتا کیونکہ وہ سچے شخص ہیں، ہمیشہ سچی بات ہی کہتے ہیں، ان سے قسم لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

143۔ جعفر بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَرَاءَ اللَّهِ مِمَّنْ تَبَرَّأَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. ❷

اس شخص سے اللہ تعالیٰ بھی برأت کا اعلان کر دیتا ہے جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

144۔ کثیر النواء بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

تَوَلَّيْتُمَا، فَمَا كَانَ فِي ذَلِكَ فَهْوٌ فِي عُنُقِي. ❸

ان کو دوست بنا لے، اور اس سلسلے میں جو کچھ بھی ہو گا وہ میری گردن پر ہو گا۔

توضیح:..... یعنی اگر ان کی دوستی کی وجہ سے تجھے کوئی اذیت یا نقصان پہنچے گا تو اس کا ذمہ دار میں ہوں گا۔

145۔ کثیر النواء ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن علی رضی اللہ عنہ سے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

تَوَلَّيْتُمَا، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَقُولُ فِيمَنْ يَتَبَرَّأَ مِنْهُمَا؟ قَالَ: أَبْرَأُ مِنْهُ حَتَّى يَتُوبَ. ❹

ان کو دوست بنا لے۔ میں نے کہا: آپ کی ایسے شخص کے متعلق کیا رائے ہے جو ان پر تبرا کرتا ہے (یعنی ان کے متعلق نازیبا الفاظ بولتا ہے)؟ تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے تب تک لاتعلق رہوں گا جب تک وہ توبہ نہیں کر لیتا۔

146۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلُوا رُفَقَاءَ، رُفَقَةً مَعَ فُلَانٍ، وَرُفَقَةً مَعَ فُلَانٍ، قَالَ: فَتَنَزَلْتُ فِي رُفَقَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ مَعَنَا أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَتَنَزَلْنَا

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۲/۱ - سنن أبي داود: ۸۶/۲ - سنن الترمذی: ۲/۲۵۷ - مسند الحمیدی: ۱/۴

❷ [إسناده صحيح] فضائل الصحابة للدارقطني: ۲۳/۱ ❸ [إسناده ضعيف] فضائل الصحابة للدارقطني: ۱۸/۱

❹ [إسناده ضعيف] تفرد به المؤلف

بِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَعْرَابِ وَفِيهِمْ امْرَأَةٌ حَامِلٌ ، فَقَالَ لَهَا الْأَعْرَابِيُّ : إِنِّي لَا بَشْرُكَ أَنْ تَلِدِي غُلَامًا إِنْ أَعْطَيْتَنِي شَاةً ، وَلَدْتُ غُلَامًا ، فَأَعْطَتْهُ شَاةً ، وَسَجَّعَ لَهَا أَسَاجِيعَ ، قَالَ : فَذَبَحَ الشَّاةَ ، فَلَمَّا جَلَسُوا الْقَوْمُ يَأْكُلُونَ قَالَ رَجُلٌ : أَتَدْرُونَ مَا هَذِهِ الشَّاةُ؟ فَأَخْبَرَهُمْ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ مُتَبَرِّزًا مُسْتَنْبِلًا يَتَقَيَّأُ . ❶

وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر پر روانہ ہوئے، پھر (ایک جگہ) مختلف ٹولیوں کی صورت میں پڑاؤ کیا، ایک ٹولی فلاں کی تھی، ایک ٹولی فلاں کی تھی۔ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ٹولی میں تھا۔ ہمارے ساتھ دیہات سے آنے والا ایک اعرابی بھی تھا۔ ہم اعراب کے ایک ایسے گھرانے میں ٹھہرے کہ جس میں ایک حاملہ عورت تھی، تو اعرابی نے اس سے کہا: اگر تم مجھے ایک بکری دے دو تو میں تمہیں بچے کی خوشخبری سناؤں گا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اس عورت کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی اور اس نے اعرابی کو بکری دے دی۔ اعرابی نے اس عورت کو مسجع کلمات کہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے بکری ذبح کر لی۔ جب لوگ بیٹھ کر کھانے لگے تو ایک آدمی نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ بکری کیسی ہے؟ پھر اس نے انہیں بتلایا (کہ یہ کیسے حاصل کی ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ خالی جگہ میں جا کر اپنے حلق میں انگلیاں ڈال کرتے رہے تھے۔

توضیح:..... مسجع کلمات سے مراد ایک ہی وزن اور ایک ہی قافیہ کے کلمات، جیسا کہ اشعار ہوتے ہیں۔ اس روایت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کمال تقویٰ و پرہیزگاری بیان ہوا ہے، کیونکہ انہوں نے وہ بکری ناجائز طریقے سے حاصل کی تھی، چنانچہ جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے حرام گوشت کو اپنے پیٹ میں رکھنا بھی گوارا نہ کیا اور حلق میں انگلی مار کر باہر نکال دیا۔

147 - میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ : أَمَدُّ يَدَكَ نُبَايَعُكَ ، قَالَ : عَلَامَ تَبَايَعُونِي ؟ فَوَاللَّهِ مَا أَنَا بِأَتَقَاكُمْ وَلَا أَقْوَاكُمْ ، أَتَقَانَا سَالِمٌ ، يَعْنِي : مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ ، وَأَقْوَانَا عُمَرُ ، قَالَ : أَمَدُّ يَدَكَ ﴿ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ﴾ [التوبة: ٤٠] ، قَالَ : فَبَايَعُوهُ وَجَعَلُوا لَهُ الْفَنَى دِرْهَمًا ، قَالَ : زِيدُونِي ، إِنَّكُمْ قَدْ مَنَعْتُمُونِي مِنَ التَّجَارَةِ وَلِي عِيَالٌ ، فَزَادُوهُ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ ، وَجَعَلُوا لَهُ شَاةً كُلَّ يَوْمٍ يُطْعِمُهَا الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ : طَيَّبُوا الْأَهْلِي رَأْسَهَا وَأَكَارِعَهَا ، فَفَعَلُوا . ❷

عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنا ہاتھ پھیلائیے؛ ہم آپ سے بیعت کریں۔ تو انہوں نے فرمایا: کس بات پر تم میری بیعت کرو گے؟ اللہ کی قسم! نہ تو میں تم سے زیادہ تقویٰ والا ہوں اور نہ ہی تم سے زیادہ طاقت ور ہوں۔ ہم میں سب سے زیادہ تقویٰ والے سالم رضی اللہ عنہ ہیں، یعنی ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام، اور ہم میں سب سے طاقت ور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے کہا: اپنا ہاتھ پھیلائیے (کیونکہ آپ کا ذکر تو اللہ نے قرآن میں کیا ہے:) ﴿ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ﴾ ”جب وہ دونوں (یعنی نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے اور نبی اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔“

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣ / ٥١ - الحلية لأبي نعيم: ١ / ٣١

❷ [إسناده حسن] الطبقات لابن سعد: ٣ / ١٨٥

راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے ان سے بیعت کی اور دو ہزار درہم ان کا وظیفہ مقرر کیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا وظیفہ بڑھاؤ، کیونکہ تم نے مجھے تجارت سے بھی روک دیا ہے (تاکہ میں اپنی تمام تر توجہ امورِ خلافت کو نمٹانے پر مرکوز کر سکوں) اور میرے بیوی بچے بھی ہیں (لہذا میرا اس سے گزر بسر نہیں ہوگا)۔ چنانچہ انہوں نے پانچ سو درہم بڑھا دیے اور ان کے لیے روزانہ ایک بکری کا ہدیہ بھی مقرر کر دیا جسے وہ مسلمانوں کو کھلائیں۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا سر اور پائے میرے اہل خانہ کے لیے رکھ لینا۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

148 - عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ فَمَا وَلَيْنَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ مِثْلَهُ. ①

ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے حکمران بنے اور لوگوں میں سے کوئی بھی ان جیسا ہمارا حکمران نہیں بنا۔

149 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ أَنْزَعُ بَدَلُو، ثُمَّ أَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَزَعُ بِهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ، فِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَرْحَمُهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ، فَإِنْ بَرِحَ يَنْزَعُ حَتَّى اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، ثُمَّ ضُرِبَتْ بِعَطْنٍ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَزْعِ عَبْقَرِيٍّ أَحْسَنَ مِنْ نَزْعِ عُمَرَ)). ②

میں نے (خواب میں) اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، میں نے (اس سے) ایک ڈول پانی نکالا، پھر اسے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے پکڑ لیا، انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، وہ دونوں ڈول نکالنے میں کچھ کمزوری سی تھی، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) نے ڈول کو پکڑ لیا، پھر وہ برابر پانی نکالتے رہے، یہاں تک کہ وہ ڈول بڑا ہو گیا، پھر تمام لوگ سیراب ہو گئے۔ میں نے کوئی ایسا زور آور شخص نہیں دیکھا جو عمر (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ اچھے طریقے سے پانی نکالتا ہو۔

150 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان میرے احاطہ علم میں آیا کہ:

((رَأَيْتُ كَأَنِّي أَنْزَعُ عَلَى غَنَمٍ سُودٍ، فَخَالَطَهَا غَنَمٌ عُفْرٌ، فَأَوْلَتْ السُّودَ الْعَرَبَ، وَالْعُفْرَ مَنْ خَالَطَهُمْ مِنْ إِخْوَانِهِمْ مِنَ الْعَجَمِ))، قَالَ: ((فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ، إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ فَتَزَعُ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ الدَّلْوَ، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَمَلَأَ الْحِيَاضَ، وَأَرَوَى الْوَارِدَةَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ عَبْقَرِيٍّ يَفْرِي فَرِي عُمَرَ)). ③

میں نے (خواب میں) دیکھا کہ جیسے میں سیاہ رنگ کی بکریوں کو ہانک رہا ہوں، پھر ان میں ٹیالے رنگ کی بکریاں شامل ہو گئیں۔ میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ سیاہ رنگ کی بکریوں سے مراد عرب ہیں اور ٹیالے رنگ والیوں سے مراد عرب کے وہ عجمی بھائی ہیں جو ان میں شامل ہو گئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں (خواب میں) اسی کیفیت میں تھا کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آگئے، انہوں نے ڈول پکڑا اور (کنویں سے) ایک یا دو ڈول

① [إسناده صحيح] الأم للشافعي: ١/١٦٣ - معجم الصحابة للبغوي: ٣٢٦

② [إسناده حسن] صحيح البخاري: ١٢/٤١٤ - صحيح مسلم: ٤/١٨٦٠ - مسند أحمد: ٢/٣٦٨ - سنن الترمذي: ٤/٥٤١

③ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٥/٤٥٥

پانی نکالا، وہ کمزور (حالت میں پانی نکال رہے) تھے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے ڈول پکڑ لیا تو وہ ڈول بڑا ہو گیا، پھر انہوں نے حوضوں کو بھی بھر دیا اور وہاں آنے والے (لوگوں اور جانوروں) کو بھی سیراب کر دیا۔ میں نے کوئی ایسا زور آور شخص نہیں دیکھا جو عمر (رضی اللہ عنہ) کی طرح پانی نکالتا ہو۔

151 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: ((هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، آپ کے دائیں جانب ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے بائیں جانب عمر رضی اللہ عنہ تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز ہمیں اسی طرح اٹھایا جائے گا۔

152 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجَبْرَيْلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا)). ❷

ہر نبی کے لیے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں، لہذا اہل آسمان میں سے میرے جو دو وزیر ہیں وہ جبرائیل اور میکائیل (علیہما السلام) ہیں اور اہل زمین میں سے جو میرے دو وزیر ہیں وہ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں۔

153 - ابوالحجاف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَ لَهُ وَزِيرَانِ))، فَذَكَرَ مِثْلَهُ. ❸

اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث فرمایا اس کے دو وزیر ہوتے تھے۔ پھر انہوں نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کیا۔

154 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ، قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((إِنِّي السَّاعَةَ لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ))، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا عَرِضْتُ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ))، فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، بَلْ نَفْدِيكَ بِأَمْوَالِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا، قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَمَا رَأَيْتُ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةَ. ❹

رسول اللہ ﷺ اپنی اس مرض کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے جس میں آپ وفات پا گئے تھے، آپ نے اپنے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے آیا، یہاں تک

❶ [إسناده ضعيف جدًا] سنن الترمذی: ۶۱۶/۵

❷ [إسناده ضعيف] مضمی الحدیث برقم: ۷۷

❸ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ۳۷۳/۷

❹ [إسناده ضعيف جدًا] راجع الحدیث السابق

کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہو گئے اور فرمایا: یقیناً میں اس وقت حوض پر کھڑا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بندے کو (یعنی آپ ﷺ کو) دنیا اور اس کی زینت کی پیشکش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو منتخب کیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا لوگوں میں سے کوئی بھی شخص اس بات کو سمجھ نہ پایا، چنانچہ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! بلکہ ہم سب اپنے اموال، اپنی جانیں اور اپنی اولاد آپ پر قربان کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے اور آج تک دوبارہ منبر پر دکھائی نہیں دیے۔

توضیح: نبی ﷺ نے یہ فرما کر کہ ”بندے کو دنیا اور اس کی زینت کی پیشکش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو منتخب کیا“ اپنی رحلت کا اشارہ فرمایا تھا، جسے اور کوئی بھی نہ سمجھ سکا لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی فراست کے باعث سمجھ گئے اور جدائی کے غم سے عرض کیا کہ حضور! ہم اپنا سب کچھ آپ پر فدا کر دیں گے، مگر خدا کرے کہ آپ کو کبھی کچھ نہ ہو۔

155 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلٍّ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْ اتَّخَذْتُ خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ)). ①

آگاہ رہو! یقیناً میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

توضیح: خلت محبت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے اور خلیل اس دوست کو کہتے ہیں جس سے قلبی تعلق ہو اور اس پر جان نچھاور کی جاسکتی ہو۔ تمہارے صاحب سے مراد خود نبی کریم ﷺ ہیں، جیسا کہ ایک اور حدیث میں اسی بات کی وضاحت یوں مذکور ہے: نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ (صحیح مسلم: ۵۳۲)

156 - سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا اتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا)). ②

اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

157 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ)). ③

میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

158 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ)). ④

① [اسنادہ صحیح] مضمی الحدیث برقم: ۶۹

② [اسنادہ صحیح لغيره] مسند أحمد: ۶ / ۴۲۳

③ [اسنادہ صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۱۱ / ۲۲۸

④ [اسنادہ صحیح] صحیح مسلم: ۴ / ۱۸۵۵ - مسند أحمد: ۷ / ۲۰۴

اگر میں کوئی خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا۔

159 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ)) ❶

اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

160 - سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ)) ❷

اگر میں کوئی خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا۔

161 - امام ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [التحریم: ۴] (نیک اہل ایمان) کی تفسیر میں

فرماتے ہیں کہ مومنوں میں سے بہترین لوگ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ❸

162 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النُّجْمَ الطَّالِعَ فِي أَفْقٍ مِنْ أَفَاقِ

السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)) ❹

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے نچلے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح

تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو، بلاشبہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں)

میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

163 - ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔ ❺

164 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النُّجْمَ فِي أَفْقٍ مِنْ أَفَاقِ السَّمَاءِ،

وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)) ❻

بلاشبہ (جنت میں) بلند و بالا درجات کے حامل لوگوں کو ان سے نچلے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس

طرح تم آسمان کے افق پر ستارے کو دیکھتے ہو، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے

ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

165 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ

وَعُمَرُ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)) ❼

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۷/ ۱۷۴ - مسند أبي داؤد الطيالسي: ۱/ ۲۴۷

❷ [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ۳/ ۱۸۵۵ ❸ [إسناده صحيح] الدر المنثور: ۶/ ۲۴۳

❹ [إسناده ضعيف] مضي الحديث برقم: ۱۳۱ ❺ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ۷/ ۳۴۹

❻ [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵/ ۶۰۷ - سنن ابن ماجه: ۱/ ۳۷

❼ [إسناده ضعيف] مسند الحمیدی: ۲/ ۲۰ - مسند أحمد: ۱۷/ ۳۰۱ - سنن الدارمی: ۳/ ۱۸۷

بلاشبہ (عام) جنتی لوگ اونچے درجے کے جنتیوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

166 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي الْأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)). ❶

یقیناً بلند و بالا درجات والوں کو ان سے کم تر درجے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو، بلاشبہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (بلند و بالا درجے والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

167 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ عِلِّيِّينَ لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبُ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)). ❷

بلاشبہ عالی درجات کے حامل لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے حامل لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ آسمان کے اُفق پر چمکدار ستارے کو دیکھا جاتا ہے، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

168 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)). ❸

یقیناً (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر روشن ستارے کو دیکھتے ہو، اور بلاشبہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

169 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)). ❹

بلاشبہ بلند و بالا درجات والوں کو ان سے کم تر درجات والے جنتی لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم روشن ستارے کو دیکھتے ہو، یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

❶ [إسناده ضعيف] السنة لابن أبي عاصم: ١٣٩ ❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٤٧/١٨

❸ [إسناده ضعيف] راجع برقم: ١٣١

❹ [إسناده ضعيف جدًا] سنن الترمذی: ٦٠٧/٥ - مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٧٣/٢

170 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَرَكَتُ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي)). ⑤

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں؛ تم جب تک مضبوطی کے ساتھ ان سے منسلک رہو گے تب تک ہرگز گمراہ نہیں ہو گے: اللہ کی کتاب (یعنی قرآن کریم) اور میرے اہل بیت۔

171 - ابوالخفاف بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے کہا:

مَا مَرَرْتُ بِدَارِ الْقَصَّارِينَ إِلَّا ذَكَرْتُ يَوْمَ الْجَمَاجِمِ . ⑥

میں جب بھی دھوبیوں کے گھر کے پاس سے گزرتا ہوں تو مجھے کھوپڑیوں کا دن یاد آ جاتا ہے۔

توضیح:..... کھوپڑیوں کے دن سے مراد جنگ جمل کا دن ہے۔

172 - ابوالختر کی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّمَا هُوَ حُبٌّ وَبُغْضٌ، وَرَضَى وَسُخْطٌ . ⑦

یہ (دن) تو بس محبت و نفرت اور رضامندی و ناراضی کا تھا۔

توضیح:..... اس دن سے مراد ”جنگ جمل“ کا دن ہے۔

173 - عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْإِحْتِلَامِ . ⑧

احتلام کے مسئلے میں پانی، پانی سے ہے۔

توضیح:..... ”پانی، پانی سے ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ احتلام ہونے کی صورت میں جب مادہ منویہ دکھائی

دے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، لیکن اگر یہ مادہ دکھائی نہ دے تو صرف شک کی بنیاد پر غسل کا وجوب نہیں ہوتا۔

174 - عکرمہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

إِذَا رَأَى الرَّجُلُ كَأَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ مَاءً فَلَا يَغْتَسِلُ . ⑨

جب آدمی دیکھے کہ اس کو احتلام کی کیفیت لگ رہی ہے، لیکن اسے پانی (مادہ منویہ) دکھائی نہ دے تو وہ غسل نہ کرے۔

توضیح:..... متذکرہ بالا دونوں روایات سے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فقہانہت بیان کرنا مقصود ہے۔

175 - ابوبشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَجُلًا يَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ: كُنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ . ⑩

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو لا حول و لا قوۃ الا باللہ پڑھتے سنا تو فرمایا: یہ کلمات جنت کے خزانوں

① [إسناده ضعيف جدًا] مسند أحمد: ۵۹/۳ - سنن الترمذی: ۶۶۳/۵ - المستدرک للحاکم: ۱۱۰/۳ - مجمع الزوائد

للہیثمی: ۱۶۳/۹ - المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۰۰/۳

② [إسناده ضعيف جدًا] السنة لأبی بکر بن الخلال: ۴۶۷/۲

③ [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ۳۹۴/۶ ④ [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۱۸۶/۱

⑤ [إسناده ضعيف جدًا] ذکرہ الشاکر فی التعلیق علی الترمذی: ۱۹۰/۱

⑥ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱۵۶/۵ - موارد الظمان: ۵۸۱ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۹۸/۱۰ - المستدرک للحاکم: ۵۱۷/۱

میں سے خزانہ ہیں۔

176 - سالم بن ابوحضہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر اور جعفر رحمہما اللہ سے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال کیا تو ان دونوں نے فرمایا:

يَا سَالِمُ، تَوَلَّيْتُمَا وَابْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا، فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامِي هُدًى، قَالَ: وَقَالَ لِي جَعْفَرٌ: يَا سَالِمُ، أَبُو بَكْرٍ جَدِّي، أَيَسُّبُ الرَّجُلُ جَدَّهُ؟ قَالَ: وَقَالَ: لَا نَالَتْنِي شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَتَوَلَّيْتُمَا وَابْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا. ❶

اے سالم! ان دونوں سے دوستی رکھ اور ان کے دشمن سے اعلان برأت کر، کیونکہ یقیناً وہ دونوں ہدایت کے امام تھے۔ اور جعفر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے دادا ہیں، کیا آدمی اپنے دادا کو گالی دے سکتا ہے؟ اور انہوں نے (مزید) فرمایا: اگر میں ان دونوں سے دوستی نہیں رکھوں گا اور ان کے دشمن سے اعلان برأت نہیں کروں گا تو روز قیامت مجھے محمد ﷺ کی شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

177 - سیدنا ابوصالح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْمَوْسِمِ، فَلَمَّا سَارَ بَعَثَ عَلِيًّا فِي أَثَرِهِ بِآيَاتٍ مِنْ أَوْلِ بَرَاءَةِ، فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي؟ قَالَ: ((خَيْرٌ، أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ، وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ))، قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَضِيْتُ. ❷

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنا کر بھیجا۔ جب وہ روانہ ہو گئے تو ان کے پیچھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ کی ابتدائی آیات دے کر بھیجا۔ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کیا ہوا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے ہو، آپ غار میں بھی میرے ساتھی تھے اور حوض کوثر پر بھی میرے ساتھی ہو گئے۔ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں راضی ہو گیا ہوں۔

178 - ابوسریحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَلَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ أَوْاهًا مُنِيبَ الْقَلْبِ، أَلَا وَإِنَّ عُمَرَ نَاصِحَ اللَّهِ فَنَصَحَهُ. ❸

سنو! یقیناً ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل اور خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے، اور بلاشبہ عمر رضی اللہ عنہ نے سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کی۔

توضیح: اللہ تعالیٰ کے خیر خواہی کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی۔

179 - سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ، وَقَالَ مَرَّةً: نَظَرَ، إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا

❶ [اسنادہ حسن] فضائل الصحابة للدارقطني: ۱۸/۱

❷ [اسنادہ ضعیف] سنن الترمذی: ۵/۲۷۵ - زیادات المسند: ۱/۱۵۱ - فتح الباری لابن حجر: ۸/۳۱۸

❸ [اسنادہ ضعیف] مضمی الحدیث برقم: ۱۱۲

تَحْتَ قَدَمَيْهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَالِثُهُمَا؟)) ①

جب ہم غار میں تھے تو میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اگر ان (دشمنوں) میں سے کسی نے اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو لازماً اس کی اپنے قدموں کے نیچے (کی طرف) ہم پر بھی نظر پڑ سکتی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھی اللہ تعالیٰ ہو؟

توضیح: یعنی مجھے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کا ساتھ حاصل ہے، اس لیے کوئی بھی دشمن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اسی بات کا ذکر قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے: ﴿إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾ [التوبة: ٤٠] ”جب وہ دونوں غار میں تھے اور جب نبی ﷺ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔“

180 - سیدنا عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((هُذَان سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)) ②
یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

181 - ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ غَدِيرًا فَفَرَّقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((لَيْسَبَحُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ إِلَى صَاحِبِهِ، فَسَبَحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ إِلَى صَاحِبِهِ، حَتَّى بَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَسَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ حَتَّى احْتَضَنَهُ ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنَّهُ صَاحِبِي كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)) ③

نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ ایک چھوٹی سی نہر (یا کچے تالاب) میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا، پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر تیراکی کرے۔ تو صحابہ میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کے ساتھ تیراکی کرنے لگا، یہاں تک کہ نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہما باقی رہ گئے، تو نبی ﷺ نے ان کے ساتھ تیراکی کی، یہاں تک کہ ان کو بغل میں لے لیا، پھر فرمایا: اگر میں اس امت میں سے کسی کو خلیل (دلی دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن یہ میرے ساتھی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

توضیح: آخری الفاظ اس آیت کی طرف اشارہ ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کا ساتھی قرار دیا ہے: ﴿إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾ [التوبة: ٤٠] ”جب نبی ﷺ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔“

182 - ابن ابوملیکہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَا طَرِيقَ ثَوْرٍ، فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَمْشِي خَلْفَهُ وَيَمْشِي أَمَامَهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا لَكَ؟)) قَالَ:

① [إسناده صحيح] مضمی الحدیث برقم: ۲۳

② [إسناده ضعيف] مضمی الحدیث برقم: ۹۳

③ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمی: ۹ / ۴۴ - الصواعق المحرقة للهيثمی: ص ۷۳

يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَافُ أَنْ تُؤْتِي مِن خَلْفِكَ فَأَتَاخِرُ، وَأَخَافُ أَنْ تُؤْتِي مِن أَمَامِكَ فَأَتَقَدَّمُ، قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْغَارِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَقْمَهُ، قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى جُحْرًا فَأَلْقَمَهَا قَدَمَهُ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ كَانَتْ لَسَعَةٌ أَوْ لَدَعَةٌ كَانَتْ بِي. ❶

جب نبی ﷺ ہجرت کے لیے نکلے اور آپ کے ساتھ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، آپ دونوں غارِ ثور کی راہ پر چل پڑے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی آپ کے پیچھے چلنے لگتے اور کبھی آپ کے آگے چلنے لگتے۔ نبی ﷺ نے ان سے استفسار فرمایا: کیا بات ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ آپ کو پیچھے سے نہ کوئی آلے تو میں پیچھے چلنے لگتا ہوں اور جب مجھے یہ خدشہ لاحق ہوتا ہے کہ کوئی آگے سے آپ کو نہ آلے تو میں آگے آجاتا ہوں۔ پھر جب آپ دونوں غار میں پہنچ گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ یہیں ٹھہریے، میں غار کی صفائی کر لوں۔ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا تو اس پر اپنا پاؤں رکھ کر اسے بند کر دیا، اور فرمایا: اے اللہ کے رسول! اگر کوئی (موزی چیز) کاٹ لے یا ڈس لے تو مجھے ہی ڈسے (یعنی آپ کو کچھ نہ ہو)۔

183 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک روز نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

((بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمُ نُخْلَقُ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْجِرَاثَةِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ بَقْرَةٌ تَكَلَّمُ))، قَالَ: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهَذَا، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))، وَمَا هُمَا تَمَّ، ((وَبَيْنَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا عَلَيْهَا الذَّبُّ فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا، فَطَلَبَهُ فَأَدْرَكَهُ فَاسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: يَا هَذَا، اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ))، قَالَ: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذَلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))، وَمَا هُمَا تَمَّ. ❷

ایک شخص گائے کو ہانکے لیے جا رہا تھا، پھر وہ اس پر سوار ہو گیا اور اسے مارنے لگا، تو اس گائے نے کہا: ہم جانور سواری کرنے کے لیے پیدا نہیں کیے گئے بلکہ ہمیں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! گائے باتیں کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) اسی طرح ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا کہ اچانک بھیڑیے نے حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہا اس کے پیچھے بھاگا اور اسے پکڑ کر اس سے بکری چھڑالی، تو بھیڑیے نے کہا: اے آدمی! آج تو یہ بکری تو نے مجھ سے چھڑالی ہے لیکن درندوں

❶ [اسنادہ مرسل ورجاله ثقات] مضمی الحدیث برقم: ۲۲

❷ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۵۵۲/۲ - صحیح مسلم: ۱۸۵۷/۴ - مسند أحمد: ۲/۲۴۵ - سنن الترمذی:

۶۱۵/۵ - مسند الحمیدی: ۲۲/۴۵۴

والے دن اسے کون بچائے گا، جس دن میرے علاوہ ان کا اور کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔

توضیح:..... رسول اللہ ﷺ کی سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عقیدت و محبت اور ان کی قوت ایمانی پر اعتماد کی یہ بین دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی عدم موجودگی کے باوجود بھی ان کی طرف سے گواہی دے دی کہ میں، ابوبکر اور عمر اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔

184 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا:

((دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرٍّ أَوْ هِرَّةٍ، رَبَطَتْهُ فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهُ، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهُ فَيَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، ثُمَّ مَاتَ وَشَهِدَ عَلَى ذَالِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))، وَلَيْسَ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ، ((وَبَيْنَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقْرَةً فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: إِنِّي لَسْتُ لِهَذَا خُلِقْتُ إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ، وَيَشْهَدُ عَلَى ذَالِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))، وَلَيْسَ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ، ((وَبَيْنَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ جَاءَ الذُّبُّ فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا، فَأَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَنَزَعَهَا مِنْهُ، وَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذُّبُّ فَقَالَ: يَا هَذَا، نَزَعْتَهَا مِنِّي الْيَوْمَ، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ وَيَشْهَدُ عَلَى ذَالِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))، وَلَيْسَ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ. ①

ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی، اس نے اسے باندھ رکھا تھا، نہ تو اسے خود کچھ کھلایا تھا اور نہ ہی اسے کھولا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، پھر وہ بلی مر گئی (تو عورت اس ظلم کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی) اور اس بات (کے سچا ہونے) پر ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) گواہ ہیں۔ حالانکہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہ تھے۔ اسی طرح ایک آدمی گائے پر سوار ہو گیا تو اس نے آدمی کی طرف متوجہ ہو کر کہا: مجھے اس لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اور اس بات پر ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) بھی گواہ ہیں۔ حالانکہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہ تھے۔ ایسے ہی ایک آدمی اپنی بکریوں میں موجود تھا تو ایک بھیڑیا آیا اور اس کی بکریوں میں سے ایک کو پکڑ کر لے گیا۔ آدمی اس کے پیچھے بھاگا اور اس سے بکری چھین لایا۔ بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا: اے آدمی! آج تو یہ بکری تو نے مجھ سے چھڑالی ہے لیکن درندوں والے دن اسے کون بچائے گا، جس دن میرے علاوہ ان کا اور کوئی چرواہا نہیں ہوگا، اور اس بات پر ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) بھی گواہ ہیں۔ حالانکہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہ تھے۔

185 - موسیٰ بن ابراہیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حِينَ اسْتُخْلِفَ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ حَزِينًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَأَقْبَلَ عَلَى عُمَرَ يَلُومُهُ قَالَ: أَنْتَ كَلَّفْتَنِي هَذَا، وَشَكَاَ إِلَيْهِ الْحُكْمَ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَوْ مَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ

① [إسناده حسن] صحيح البخارى: ٤١/٥ - صحيح مسلم: ٢١١٠/٤ - مسند أحمد: ٢٦٩/٢ - سنن ابن ماجه: ٤٠٢/١ -

سنن النسائي: ١٣٩/٣

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْوَالِيَّ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ الْحَقَّ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ الْحَقَّ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ؟)) قَالَ: فَكَأَنَّهُ سَهَّلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ حَدِيثُ عُمَرَ. ①

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو وہ اپنے گھر میں پریشان بیٹھے ہوئے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ سے خفا ہوتے ہوئے بولے: آپ نے ہی مجھے اس ذمہ داری میں پھنسیا ہے۔ اور انہوں نے ان سے لوگوں کے مابین فیصلوں کا شکوہ کیا (کہ یہ بار مجھ سے نہیں اٹھایا جائے گا)۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جب حکمران کامل کوشش کے ساتھ حق بات تک پہنچ جائے تو اسے دوہرا اجر ملتا ہے لیکن اگر وہ پوری کوشش کے باوجود حق بات جاننے میں غلطی کر بیٹھے تو اسے (پھر بھی) ایک اجر مل ہی جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: لگتا ہے عمر (رضی اللہ عنہ) کی روایت کردہ اس حدیث نے ابوبکر کی مشکل کو آسان کر دیا۔

186 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے روز فرمایا:

((مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسْرَى؟)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَوْمُكَ وَأَهْلُكَ اسْتَبَقَهُمْ وَاسْتَبْتَهُمْ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا، فَقَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَثَلُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: ﴿فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ تَشْرِيحٌ﴾ [إبراهيم: 36]، وَمَثَلُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ عِيسَى، قَالَ: ﴿إِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [المائدة: 118]). ②

تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ (یعنی ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے؟) تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ آپ کی قوم اور آپ کے خاندان کے لوگ ہیں، ان سے توبہ کروا کر چھوڑ دیجیے، شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اندر چلے گئے اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ابوبکر! آپ کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے، انہوں نے بھی فرمایا تھا: ﴿فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ "جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بہت بخشے والا بڑا مہربان ہے۔" اور اے ابوبکر! آپ کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جیسی بھی ہے، انہوں نے فرمایا تھا: ﴿إِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ "(الہی!) اگر تو انہیں عذاب دے گا تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے گا تو یقیناً تو غلبے اور حکمت والا ہے۔"

187 - امام زائدہ رحمہ اللہ سے بھی اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ ③

① [إسناده ضعيف] المطالب العالیة: ۲/ ۳۱۹ مسند أبو عوانة: ۴/ ۱۲ - السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۱۱۸

② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/ ۳۸۳ - سنن الترمذی: ۴/ ۲۱۳ - سنن أبي داود: ۳/ ۶۱ - المستدرک للحاکم: ۳/ ۲۱

③ [إسناده ضعيف] انظر تخريج الحديث السابق

- 195 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔^①
- 196 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا اور فرمایا:
(هَذَا سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوْلِيْنَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّنَ).^②
یہ دونوں، نبیوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔
- 197 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
(نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ).^③
ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اچھے شخص ہیں، عمر (رضی اللہ عنہ) اچھے آدمی ہیں۔
- 198 - سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
(إِنِّي لَسْتُ أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَهَدَى عَمَّارًا، وَعَهْدَ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ).^④
یقیناً میں نہیں جانتا کہ میں کتنا عرصہ تم میں موجود رہوں گا، لہذا تم ان کی اقتدا کرنا جو میرے بعد (خلیفہ) ہوں گے، یعنی ابوبکر اور عمر، اور (اسی طرح) عمار کی راہنمائی اور ابن ام عبد کے عہد کو (لازم پکڑنا)۔
- توضیح:**..... ابن ام عبد سے مراد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔
- 199 - عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو فرمایا:
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ سَابِقًا مُبَرَّرًا.^⑤
یقیناً ابوبکر رضی اللہ عنہ سبقت لے جانے والے نمایاں شخص تھے۔
- 200 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا:
(هَذَا سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ).^⑥
یہ دونوں، عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔
- 201 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
(مَا نَفَعْنَا مَالًا مَا نَفَعْنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ).^⑦
جتنا فائدہ ہمیں ابوبکر کے مال نے دیا ہے اتنا فائدہ ہمیں کسی مال نے نہیں دیا۔
- 202 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
(أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا النَّبِيِّنَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ).^⑧

① [اسنادہ ضعیف] انظر تخريج الحديث السابق ② [اسنادہ ضعیف] مضمی الحدیث برقم: ۹۳

③ [اسنادہ حسن] السنن الکبریٰ للنسائی: ۴۰۷/۹

④ [اسنادہ حسن] مسند أحمد: ۳۹۹/۵ - سنن الترمذی: ۶۱۰/۵ - سنن ابن ماجہ: ۳۷/۱ - مسند الحمیدی: ۲۱۴/۱

⑤ [اسنادہ صحیح] زیادات الزهد لعبد اللہ بن أحمد: ص ۱۱۱ ⑥ [اسنادہ حسن] مضمی الحدیث برقم: ۹۳

⑦ [اسنادہ صحیح] مضمی الحدیث برقم: ۲۴ ⑧ [اسنادہ ضعیف] مضمی الحدیث برقم: ۹۳

ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) نبیوں اور رسولوں کے علاوہ تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں یہ بات مت بتانا۔

203 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَسْتَخْلِفْ أَحَدًا، وَلَوْ كَانَ مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا اسْتَخْلَفَ أَبَا بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ. ①
نبی ﷺ رحلت فرما گئے اور آپ نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیا، لیکن اگر آپ کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو سیدنا ابوبکر یا سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو کرتے۔

204 - ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَتْ عَائِشَةُ: مَنْ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَا. ②
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا: اگر رسول اللہ ﷺ کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو کسے کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر ان سے پوچھا گیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر ان سے پوچھا گیا: عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا: ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو۔ بس آپ نے یہیں تک بتایا۔

205 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

لَمَّا كَانَ وَجَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَقَالَ: ((ادْعُوا إِلَيَّ أَبَا بَكْرٍ وَابْنَهُ، فَلْيَكْتُبْ لِكَيْلَا يَطْمَعَ فِي أَمْرِ أَبِي بَكْرٍ طَامِعٌ، وَلَا يَتَمَنَّى مَتَمَنًّا))، ثُمَّ قَالَ: ((أَبِي اللَّهُ ذَالِكَ وَالْمُسْلِمُونَ - وَقَالَ مُؤَمِّلٌ مَرَّةً: وَالْمُؤْمِنُونَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَبَى اللَّهُ وَالْمُسْلِمُونَ، وَقَالَ مَرَّةً: وَالْمُؤْمِنُونَ - إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَبِي، فَكَانَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ. ③

جب رسول اللہ ﷺ اس تکلیف میں مبتلا تھے جس میں آپ کی وفات ہو گئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور ان کے صاحبزادے کو میرے پاس بلا کر لاؤ اور انہیں (میری نصیحت) لکھ لینی چاہیے، تاکہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے معاملے میں کسی طمع کرنے والے کو کوئی طمع نہ رہے اور کسی خواہش رکھنے والے کی خواہش نہ رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کا اللہ تعالیٰ نے اور مسلمانوں (اور مؤمل نے کہا کہ مومنوں) نے (اختلاف کا) انکار کر دیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں نے (اور ایک روایت کے مطابق مومنوں نے) اختلاف کر دیا (اور سب نے مان لیا کہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ) میرے والد ہی ہوں گے، چنانچہ میرے والد ہی بنے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

206 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَطْلَعُ مَنْ تَحْتِ هَذَا الصَّوْرِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا))،

① [سنادہ صحیح] مسند احمد: ۶۳/۶

② [سنادہ صحیح] صحیح مسلم: ۱۸۵۶/۴

③ [سنادہ ضعیف] مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۸۶/۲ - السنة لابن ابی عاصم: ۱۱۳

فَطَلَعَ عَلَيَّ ۝

کھجوروں کے اس جھنڈ کے نیچے سے ایک جنتی شخص نمودار ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اگر تیری چاہت شامل ہو تو یہ آدمی علی ہو۔ تو (ایسا ہی ہوا کہ) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔

207 - سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَشٍّ مِنْ حُشَّانِ الْمَدِينَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: ((قُمْ فَأُذِّنْ لَكَ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَقُمْتُ فَأُذِنْتُ لَهُ، فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرَ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: ((قُمْ فَأُذِّنْ لَكَ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَقُمْتُ فَأُذِنْتُ لَهُ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ خَفِيضُ الصَّوْتِ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: ((قُمْ فَأُذِّنْ لَكَ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى))، فَقُمْتُ فَأُذِنْتُ لَهُ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى، فَجَعَلَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ صَبْرًا حَتَّى جَلَسَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: فَأَنَا؟ قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ أَبِيكَ)) ۝

میں مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو ایک صاحب آئے اور انہوں نے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں اٹھا اور انہیں اجازت دی، دیکھا کہ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، چنانچہ میں نے انہیں جنت کی بشارت سنائی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے، یہاں تک کہ بیٹھ گئے۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے بھی (اندر آنے کی) اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ چنانچہ میں اٹھا اور انہیں اجازت دی، دیکھا تو وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے انہیں جنت کی بشارت سنائی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے، یہاں تک کہ بیٹھ گئے۔ پھر ایک اور صاحب آئے جن کی آواز بہت دھیمی سی تھی، انہوں نے بھی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور انہیں بھی اجازت دے دو اور انہیں آزمائشوں کے بدلے میں جنت کی بشارت دے دو۔ میں اٹھا اور انہیں اجازت دی، دیکھا تو وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں آزمائشوں کے بدلے میں جنت کی بشارت سنائی تو وہ کہنے لگے: اے اللہ! صبر کی توفیق مرحمت فرما۔ وہ بھی آکر بیٹھ گئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کے ہمراہ ہو گے۔

208 - سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي حَائِطٍ - فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَذْهَبْ فَأُذِّنْ لَكَ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، قَالَ: فَذَهَبْتُ، فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَأَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَمَا زَالَ يَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: ((أُذِّنْ لَكَ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَانْطَلَقْتُ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَأَبْشِرْ

① [إسناده حسن] مسند أحمد: ۳ / ۳۳۱ - المستدرک للحاکم: ۳ / ۳۴ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹ / ۵۷

② [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير للبخاری: ۱ / ۱۷۲

توضیح: یعنی خود اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو یہ حکم فرمایا تھا کہ اپنے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیجیے گا۔

211 - سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: بِلَالٌ، فَمَضَيْتُ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ، وَذَرَارِي الْمُسْلِمِينَ))، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: ((ثُمَّ خَرَجْنَا مِنْ أَحَدِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ، فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الْبَابِ أُتَيْتُ بِكِفَّةٍ فَوَضِعْتُ فِيهَا وَوَضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ، فَرَجَحْتُ بِهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوَضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِيءَ بِجَمِيعِ أُمَّتِي فَوَضِعَتْ فِي كِفَّةٍ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ أُتِيَ بِعُمَرَ، فَوَضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِيءَ بِجَمِيعِ أُمَّتِي فَوَضِعُوا، فَرَجَحَ عُمَرُ، وَعَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِي رَجُلًا رَجُلًا)). ❶

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اپنے آگے آہٹ سنائی دی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو (جبرائیل علیہ السلام نے) بتایا کہ بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر میں آگے چل دیا تو دیکھا کہ اکثر جنتی غریب مہاجرین اور مسلمانوں کے بچے تھے۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی (پھر نبی ﷺ نے) فرمایا: پھر ہم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے سے نکلے۔ جب میں دروازے کے پاس تھا تو میرے پاس ترازو کا ایک پلڑا لایا گیا اور مجھے اس میں رکھ دیا گیا، پھر دوسرے پلڑے میں میری ساری امت کو رکھ دیا گیا، تو ان کے مقابلے میں میرا پلڑا جھک گیا (یعنی وزنی رہا)۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور انہیں ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور باقی ساری امت کو لا کر دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا، تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا پلڑا وزنی ہو گیا۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور انہیں ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور باقی ساری امت کو لا کر دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا، تو عمر (رضی اللہ عنہ) کا پلڑا وزنی ہو گیا۔ اور میرے سامنے میری امت کا ایک ایک آدمی پیش کیا گیا۔

212 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَأَهْلَ عَلَيَّيْنِ، لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)). ❷

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات اور ان پر جلوہ افروز لوگوں کو ان سے نچلے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق پر روشن ستارے کو دیکھتے ہو، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

213 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا خَيْرٌ فَتَعَالَ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۵/۲۵۹ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۵۹ - مسند أبوداؤد الطيالسي: ۲/۱۴۲

❷ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ۲۱۲

الصِّيَامِ الرِّيَّانِ))، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي، مَا عَلَى الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)). ❶

جس شخص نے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے (کسی چیز کا) جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت میں یوں بلایا جائے گا: اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے، اس طرف آؤ۔ چنانچہ جو شخص نمازی ہوگا اس کو ”باب الصلاة“ سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہوگا اس کو ”باب الجہاد“ سے بلایا جائے گا، جو صدقہ و خیرات کرنے والا ہوگا اس کو ”باب الصدقہ“ سے بلایا جائے گا اور جو روزے دار ہوگا اس کو روزے کے دروازے ”الریان“ سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! جو شخص ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازے) سے بلایا جائے گا مجھے اس سے بحث نہیں؛ آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہی میں سے ہوں گے۔

214 - عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ))، قَالَ: مِنَ الرَّجَالِ؟ قَالَ: ((أَبُو بَكْرٍ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ)). ❷

اے اللہ کے رسول! آپ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر۔ پھر فرمایا: ابو عبیدہ بن جراح۔

تاریخ: یہ واقعہ غزوہ ذات السلاسل کے بعد کا ہے۔ یہ غزوہ سن ۷ ہجری میں ہوا تھا، اس کی کمان نبی ﷺ نے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ دی تھی، حالانکہ اس غزوے میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی شریک تھے۔ تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان دونوں اصحاب کے ہوتے ہوئے بھی لشکر کی کمان مجھے سونپی گئی ہے تو شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ نبی ﷺ کی نظر میں، میں ان دونوں سے افضل ہوں گا۔ اسی بنا پر سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس غزوے سے واپسی پر آپ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا۔

215 - عبد اللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: أَيُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ؟ فَقَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ❸

میں نے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ کی نظر میں آپ کے صحابہ میں سے محبوب کون شخص تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

❶ [اسنادہ حسن] مضمی برقم: ۳۲

❷ [اسنادہ صحیح] السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۲۰۔ الکوکب النیرات: ص ۹۸

❸ [رجال الإسناد ثقات] صحیح ابن خزيمة: ۱۲۴۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۶۰

216 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُتُورًا، أَوْ فَتَحَ بَابًا، فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَرَأَى النَّاسَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ يُصَلُّونَ، فَسَرَّ بِذَلِكَ وَقَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ حَتَّى يَوْمَهُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِهِ)). ثُمَّ يَقُولُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ مِنْكُمْ مِنْ بَعْدِي فَلْيَتَعَزَّزْ عَنْ مُصِيبَتِي بِبِي، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَابُ مِنْ أُمَّتِي بِمِثْلِ مُصِيبَتِي بِبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). ❶

رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض الموت میں پردہ ہٹایا، یا (کہا کہ) دروازہ کھولا تو لوگوں کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ ﷺ کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی اور فرمایا: الحمد للہ! یقیناً کسی نبی نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ اس کی امت میں سے کسی آدمی نے اس کی امامت نہ کرادی۔ پھر آپ ﷺ فرمانے لگے: اے لوگو! میرے بعد تم میں سے جس بھی شخص پر کوئی مصیبت آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی مصیبت میں مجھے یاد کر کے حوصلہ رکھے، کیونکہ میرے بعد میری امت میں سے کسی بھی شخص پر میری مصیبت جیسی مصیبت نہیں آئے گی۔

توضیح: نبی ﷺ کے اس فرمان کی مزید وضاحت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ:

مَا رَأَيْتُ أَشَدَّ وَجَعًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❷

میں نے رسول اللہ ﷺ کی تکلیف سے زیادہ سخت تکلیف کسی کی نہیں دیکھی۔

تو جب نبی ﷺ نے اس قدر سخت تکلیف میں صبر و رضا کا مظاہرہ کیا تو ہمیں بھی اس سلسلے میں اپنے رسول گرامی ﷺ کی ذاتِ اطہر کو ہی اُسوہ بنانا چاہیے اور ان کی تکلیف کو یاد کر کے صبر کرنا چاہیے، کیونکہ ان پر آنے والی تکالیف کے آگے تو ہماری بڑی سے بڑی تکلیف اور بڑی سے بڑی پریشانی کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

217 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ:

قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، فَنَزَلَ بِأَبِي مَا لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّاسِيَّاتِ لَهَا ضَهَاءٌ، ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَاشْرَابَ النَّفَاقُ بِالْمَدِينَةِ، فَوَاللَّهِ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي نُقْطَةٍ إِلَّا طَارَ أَبِي بِحَظِّهَا وَعَنَايَهَا. ❸

جب نبی ﷺ رحلت فرما گئے تو عرب مرتد ہونے لگے اور مدینے میں نفاق پھیلنے لگا، اگر گڑے ہوئے مضبوط پہاڑوں پر بھی وہ آفتیں اترتیں جو میرے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر اتریں تو انہیں بھی توڑ ڈالتیں۔ اللہ کی قسم! لوگوں کا اسلام کے بارے میں ایک نقطے کا بھی اختلاف ہو جاتا تو میرے والد پورے اہتمام اور تندہی کے ساتھ وہاں جا پہنچتے۔

توضیح: نبی ﷺ کی رحلت کے بعد قبیلوں کے قبیلے مرتد ہونا شروع ہو گئے تھے جن سے اسلام کو شدید نقصان پہنچ رہا تھا اور ان کا سدباب کرنا جتنا ضروری تھا اتنا ہی کٹھن بھی تھا، اور یہ سارا بار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کاندھوں پر تھا اور یہ ان کی ہمت اور حوصلہ تھا کہ انہوں نے بڑے ہی اہتمام، تندہی اور خوش اسلوبی سے ان تمام مسائل کو حل کیا۔

❶ [اسنادہ حسن لغیرہ] المعجم الصغير للطبرانی: ۱ / ۲۲۰ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹ / ۳۷ - الزهد لابن المبارك: ۷۷

❷ صحيح البخاري: ۵۶۴۷ - صحيح مسلم: ۲۵۷۲.

❸ [اسنادہ صحيح] المطالب العالیة: ۳ / ۲۵۲

218 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَدْ ضَرَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَجَعَلَ يَنَادِي: وَيَلْكُمُ ﴿اتَّقُوا رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّي اللَّهُ﴾ [خافر: ۲۸]؟ قَالُوا: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ. ❶
ایک مرتبہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو اس قدر مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ یہ دلخراش منظر دیکھ کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پکارنے لگے: تم ہلاک و برباد ہو جاؤ! کیا تم ایک شخص کو صرف اس وجہ سے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتلایا کہ یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے۔

219 - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا، وَهُوَ مَعَ أَصْحَابِهِ: ((رَأَى اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ))، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: قُلْنَا فِي أَنْفُسِنَا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: ((رَأَيْتُمْ دَلُّوْا هَبَطَ مِنَ السَّمَاءِ فَشَرِبَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ عَشْرَ جُرْعٍ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ جُرْعَتَيْنِ وَنَصْفٍ، ثُمَّ نَاوَلَهُ عُمَرُ فَشَرِبَ مِنْهُ عَشْرَ جُرْعٍ وَنَصْفٍ، ثُمَّ نَاوَلَهُ عُثْمَانُ فَشَرِبَ مِنْهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ جُرْعَةً وَنَصْفَ جُرْعَةٍ، ثُمَّ رُفِعَ الدَّلْوُ إِلَى السَّمَاءِ)) ❷

نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھے تو آپ نے ایک دن کا تذکرہ کیا کہ گزشتہ رات ایک نیک آدمی نے دیکھا۔ آپ ﷺ کے صحابہ کا بیان ہے کہ ہم نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ (نیک آدمی) رسول اللہ ﷺ ہی ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک ڈول دیکھا جو آسمان سے اُترا، اس میں سے اللہ کے رسول نے دس گھونٹ پیے، پھر اسے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا، انہوں نے اس سے اڑھائی گھونٹ پیے، پھر انہوں نے وہ عمر (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا تو انہوں نے اس میں سے ساڑھے دس گھونٹ پیے، پھر انہوں نے وہ عثمان (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا تو انہوں نے اس سے ساڑھے بارہ گھونٹ پیے، پھر اس ڈول کو آسمان کی طرف اُٹھالیا گیا۔

توضیح:..... ان گھونٹوں سے مراد خلفائے راشدین کی مدتِ خلافت ہے۔

220 - سیدنا عرفہ اجمعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک روز فجر کی نماز پڑھائی، پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

((وَزِنَ أَصْحَابُنَا اللَّيْلَةَ، وَزِنَ أَبُو بَكْرٍ فَوْزَنَ، ثُمَّ وَزِنَ عُمَرُ فَوْزَنَ، ثُمَّ وَزِنَ عُثْمَانُ فَخَفَّ، وَهُوَ صَالِحٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)) ❸

گزشتہ رات ہمارے اصحاب کا وزن کیا گیا، ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو تو لا گیا تو وہ وزنی ہو گئے، پھر عمر (رضی اللہ عنہ) کو تو لا گیا تو وہ وزنی ہو گئے، پھر عثمان (رضی اللہ عنہ) کو تو لا گیا تو وہ ذرا ہلکے رہے، جبکہ وہ بہت نیک ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔

221 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۱۰/۵

❷ [اسنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۲۱/۵ - سنن أبی داود: ۲۰۸/۴

❸ [اسنادہ ضعیف جدًا] مسند أحمد: ۶۳/۴ - السنة لابن أبی عاصم: ۱۱۰

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، وَهُوَ مُتَّكٍ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ: ((هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ کے دائیں جانب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے بائیں جانب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، اور آپ ﷺ ان دونوں کا سہارا لیے ہوئے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

222 - سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ. ❷

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر ادھر توجہ نہیں پھرتے تھے۔

223 - ابن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَقَالَ: مَا كَانَ مَنْزِلَةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كَمَنْزِلَتِهِمَا مِنْهُ السَّاعَةَ. ❸

ایک آدمی علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی نظر میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا کیا مقام تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جس طرح آج ان کو نبی ﷺ کی رُو سے شرف حاصل ہے۔

توضیح: یعنی جس طرح یہ دونوں اصحاب نبی ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ کے ساتھ ساتھ اور خاص رفیق رہے ہیں اسی طرح آج ان کی قبریں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی ہیں، یعنی موت کے بعد بھی انہیں آپ ﷺ کی رفاقت اور قربت حاصل ہے۔

224 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنْبًا أَوْ ذَنْبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَرَوِي فَلَمْ أَرْ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ بَعَطْنِ)). ❹

میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ (ایک جگہ) جمع ہیں، پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا، ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری سی تھی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) اٹھے تو اس ڈول نے ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر لی، میں نے کوئی شے زور اور طاقتور آدمی نہیں دیکھا کہ جس نے اتنی مہارت سے پانی نکالا ہو، یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لیے۔

225 - رباح بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ٧٧، ١٥١

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ١٦٧/٢ - صحيح مسلم: ٣١٦/١ - مسند أحمد: ٣٣٦/٥ - سنن النسائي: ٧٧/٢

❸ [رجال الإسناد ثقات] الزهد لأحمد: ١١١ - تاريخ عمر لابن الجوزي: ٥١

❹ [إسناده حسن] صحيح مسلم: ١٨٦٢/٤ - سنن الترمذي: ٥٤١/٤ - مسند أحمد: ١٠٤/٢

أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ، وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُدْعَى سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، فَحَيَّاهُ الْمُغِيرَةُ وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةَ فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ: مَنْ يَسُبُّ هَذَا يَا مُغِيرُ بْنُ شُعْبٍ؟ ثَلَاثًا، أَلَا أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُسُبُّونَ عِنْدَكَ وَلَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ. وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا سَمِعْتُ أُذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ أَرَوِي عَلَيْهِ كَذِبًا يَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقَيْتَهُ، أَنَّهُ قَالَ: ((أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ))، وَتَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ سَمِيَّتَهُ، فَرَجَّ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُونَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ، مَنْ التَّاسِعُ؟ قَالَ: أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاشِرُ. ①

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ مسجد اکبر میں موجود تھے اور ان کے پاس دائیں بائیں کوفہ کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، تو ایک صاحب آئے جنہیں سعید بن زید کے نام سے پکارا جا رہا تھا۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خوش آمدید کہا اور چارپائی پر اپنے پاؤں کی جانب بٹھالیا۔ پھر ایک کوئی شخص آیا اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کر کے گالیاں بکنے لگا۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مغیرہ بن شعبہ! یہ آدمی کس کو گالیاں دے رہا ہے؟ آپ نے تین مرتبہ یہ پوچھا۔ (پھر کہا) کیا میں یہ نہیں سن رہا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو آپ کے سامنے گالیاں دی جا رہی ہیں اور آپ نے نہ تو روکا ٹوکا اور نہ ہی آپ کو کچھ فرق پڑا۔ اور میں رسول اللہ ﷺ کی اس بات (کے سچ ہونے) پر گواہی دیتا ہوں جس کو میرے کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا، (یاد رہے کہ) میں آپ ﷺ سے کوئی ایسی جھوٹی بات منسوب نہیں کروں گا کہ (کل قیامت کے روز) جب آپ ﷺ مجھ سے ملیں اور اس کے بارے میں پوچھیں (تو میرے پاس کوئی جواب نہ ہو)۔ بلاشبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، علی جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، طلحہ، زبیر، عبدالرحمان بن عوف اور سعد بن مالک جنتی ہیں۔ (پھر سیدنا سعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:) اگر میں نویں (جنتی) مسلمان کا نام بھی لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔ تو مسجد میں موجود لوگ بے قرار ہو گئے اور انہیں اللہ کی قسم دے کر کہنے لگے: اے رسول اللہ ﷺ کے صحابی! نواں کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مومنوں میں سے نواں شخص میں ہوں اور رسول اللہ ﷺ دسویں ہیں۔

226 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: ((اِئْتِنِي بِكِتَابِ أَوْ لَوْحٍ حَتَّى أَكْتُبَ لِأَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ))، فَلَمَّا ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَقُومَ، قَالَ: ((أَبِي اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ أَنْ يُخْتَلَفَ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ)) ②

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۸۷ - السنة لابن أبي عاصم: ۱۴۱

② [إسناده حسن لغيره] مضي برقم: ۲۰۵

جس وقت رسول اللہ ﷺ کی طبیعت بہت ناساز ہو گئی تو آپ نے عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: میرے پاس کوئی تختی لاؤ، تاکہ میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے لیے ایک تحریر لکھ دوں، جس پر اختلاف نہ کیا جائے۔ جب عبدالرحمان رضی اللہ عنہ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ اور مومنوں نے اس بات کا انکار کر دیا کہ آپ پر اختلاف کیا جائے گا (یعنی سب ہی آپ کو قبول کر لیں گے)۔

227 - أم المؤمنين سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ زیادہ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((ادْعُ لِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَكْتُبُ لِأَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ مَا حَيْتُمْ))، ثُمَّ قَالَ: ((مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَخْتَلِفَ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ)) ❶

میرے پاس عبدالرحمان بن ابی بکر (رضی اللہ عنہما) کو بلا کر لاؤ، تاکہ میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے لیے ایک ایسی تحریر لکھ دوں کہ جب تک تم لوگ زندہ رہو؛ اس پر اختلاف نہ کیا جائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ کہ مومنین ابوبکر (رضی اللہ عنہ) پر اختلاف کریں۔

228 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ((إِنِّي رَأَيْتُ أَنْفَاكَ أُنِي أُتِيَتْ بِالْمَقَالِيدِ وَالْمَوَازِينِ ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهِيَ الْمَفَاتِيحُ ، وَأَمَّا الْمَوَازِينُ فَهِيَ مَوَازِينُكُمْ هَذِهِ ، فَرَأَيْتُ كَأَنِّي وَضَعْتُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ ، وَوَضَعْتُ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ ، فَرَجَحْتُ بِهِمْ ، ثُمَّ وَضَعْتُ أَبُو بَكْرٍ وَوَضَعْتُ أُمَّتِي فَرَجَحَ بِهِمْ ، ثُمَّ وَضَعْتُ عُمَرُ وَوَضَعْتُ أُمَّتِي فَرَجَحَ الْمِيزَانُ بِهِمْ ، ثُمَّ وَضَعْتُ عُثْمَانَ وَوَضَعْتُ أُمَّتِي فَرَجَحَ الْمِيزَانُ ، ثُمَّ رُفِعَ)) ❷

بلاشبہ میں نے ابھی دیکھا کہ گویا مجھے کنجیاں اور ترازو دیے گئے۔ کنجیاں جو تھیں وہ چابیاں ہی تھیں اور ترازو بھی تمہارے انہی ترازوؤں جیسے تھے۔ سو میں نے دیکھا کہ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور (دوسرے) پلڑے میں میری امت کو رکھ دیا گیا، تو ان کے مقابلے میں میرا پلڑا بھاری ہو گیا۔ پھر (ایک پلڑے میں) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو رکھا گیا اور (دوسرے پلڑے میں) میری امت کو رکھا گیا، تو ان کے مقابلے میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا پلڑا بھاری ہو گیا۔ پھر (ایک پلڑے میں) عمر (رضی اللہ عنہ) کو رکھا گیا اور (دوسرے پلڑے میں) میری امت کو رکھا گیا تو ان کے مقابلے میں ترازو جھک گیا، پھر عثمان (رضی اللہ عنہ) کو (ایک پلڑے میں) رکھا گیا اور (دوسرے پلڑے میں) میری امت کو رکھا گیا تو ترازو جھک گیا، پھر اسے اٹھالیا گیا۔

229 - ابو حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ ❸

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔

230 - امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ عُوْدٌ لَا يَتَحَرَّكُ ، وَحَدَّثْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ كَذَلِكَ ،

❶ [إسناده ضعيف] مسند أبي داود الطيالسي: ١٦٨/٢

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٧٦/٢

❸ [إسناده صحيح] مضي برقم: ٢٢٢

قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: ذَالِكَ الْخُشُوعُ. ❶

سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے وہ لکڑی ہوں (کیونکہ) وہ حرکت ہی نہیں کرتے تھے، اور مجھ سے بیان کیا گیا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کیفیت بھی یہی ہوتی تھی۔ کہا جاتا تھا کہ یہ (ان کا) خشوع و خضوع ہے۔

231 - امام عبدالرزاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مکہ کہا کرتے تھے:

أَخَذَ ابْنُ جُرَيْجٍ الصَّلَاةَ مِنْ عَطَاءٍ، وَأَخَذَهَا عَطَاءٌ مِنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَخَذَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَأَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَلَاةَ مِنْ ابْنِ جُرَيْجٍ. ❷

ابن جریج رحمہ اللہ نے (خشوع و خضوع کے ساتھ) نماز پڑھنا امام عطاء رحمہ اللہ سے سیکھا، عطاء رحمہ اللہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سیکھا، ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سیکھا۔ میں نے ابن جریج رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو ایسے احسن انداز میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

232 - سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ أَعْبُدُ وَأَمْرَاتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ. ❸
میں نے (جب) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو ان کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

233 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ صَنَعَتْ لَنَا طَعَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَهَنَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَدَخَلَ عُمَرُ، فَهَنَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ وَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا))، فَدَخَلَ عَلِيٌّ، فَهَنَيْنَاهُ. ❹

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے ہاں موجود تھے جس نے ہماری کھانے کی دعوت کی تھی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ ہم نے ان کو مبارکباد دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ ہم نے ان کو بھی مبارکباد دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنا سر مبارک کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے داخل کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر تو بھی چاہتا ہے تو یہ علی ہو۔ چنانچہ (ایسا ہی ہوا اور) سیدنا علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ ہم نے ان کو (جنت کی) مبارکباد دی۔

❶ [سنادہ صحیح] التاريخ للخطيب: ٤٠٤/١٠

❷ [سنادہ صحیح] الحلية لأبي نعيم: ٣١٠/١

❸ [سنادہ حسن] مسند أحمد: ٣٣١/٣

❹ [سنادہ حسن] صحيح البخاري: ١٨/٧

234 - سیدنا ابوالمعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ رَجُلًا خَيْرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا، يَأْكُلُ مِنَ الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ؟ أَنْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا خَيْرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلْ نَفْدِيكَ بِأَمْوَالِنَا وَأَبْنَائِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَّنَ عَلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءٌ إِيْمَانٍ، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءٌ إِيْمَانٍ - مَرَّتَيْنِ - وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ)). ❶

بلاشبہ ایک بندے کو اس کے پروردگار نے دنیا میں من چاہی زندگی گزارنے اور اس کی تمام تر نعمتوں سے اپنی مرضی کے مطابق مستفید ہونے کے درمیان اور اپنے رب سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا، تو اس نے اپنے رب سے ملاقات کو اختیار کر لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے، تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیا تمہیں اس بزرگ سے تعجب نہیں ہو رہا؟ رسول اللہ ﷺ نے تو کسی نیک آدمی کا تذکرہ کیا ہے کہ اس کے پروردگار نے اسے دنیا اور اپنے رب سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا، تو اس نے اپنے رب کی ملاقات کو اختیار کر لیا ہے۔ جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ اس بات کو سمجھتے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ پر ہم اپنے اموال اور اپنے بیٹے قربان کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ اور تعاون کے ساتھ ابن ابی قحافہ (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو۔ اگر میں کوئی خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا، البتہ محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے، البتہ محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے (آپ ﷺ نے یہ دو مرتبہ فرمایا) اور یقیناً تمہارے صاحب (یعنی آپ ﷺ) اللہ کے خلیل ہیں۔

توضیح:..... خُلت، محبت کا وہ آخری درجہ ہے جو بندہ مومن صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ کر سکتا ہے، اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اللہ کے سوا کسی اور کو خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن چونکہ یہ جائز نہیں ہے اس لیے خُلت کے بعد محبت کا جو اعلیٰ درجہ ہے، یعنی اسلامی اخوت و محبت کا درجہ، اس سے میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو نوازتا ہوں۔

235 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔ ❷

236 - سیدنا ابوالمعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ مِنْبَرَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: ((إِنَّ رَجُلِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرْعِ الْحَوْضِ))، قَالَ: وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ مُتَوَافِرُونَ، وَأَبُو

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳/ ۴۷۸ - سنن الترمذی: ۵/ ۶۰۷

❷ [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵/ ۶۰۸

بَكَرٍ مُتَّقِعٍ فِي الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبِيدِ اللَّهِ خَيْرٌ رُبَّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا، وَأَنْ يَأْكُلَ مِنَ الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ))، فَلَمْ يَفِطُنْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ لِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، فَانْتَحَبَ بَاكِيًا، فَقَالَ الْقَوْمُ: انظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ مَا يُبْكِيهِ؟ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبِيدِ اللَّهِ خَيْرٌ رُبَّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا، وَأَنْ يَأْكُلَ مِنَ الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ الْعَبْدُ لِقَاءَ رَبِّهِ))، فَمَا يُبْكِي هَذَا الشَّيْخَ؟ فَلَمَّا سَمِعَ مَقَالَتَهُمْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَلْ نَفْدِيكَ بِأَبَائِنَا وَأَمْوَالِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَمَّنَ فِي صُحْبَتِهِ، وَلَا فِي ذَاتِ يَدِهِ، مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَتَّخِذُ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءٌ وَإِيمَانٌ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ)). ①

نبی ﷺ مدینہ منورہ کے منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بلاشبہ میرے قدم جنت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی پر ہیں۔ نبی ﷺ کے صحابہ منبر کے نیچے کثیر تعداد میں موجود تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی لوگوں میں چادر اوڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو اس کے رب نے اختیار دیا کہ یا تو وہ دنیا میں جس قدر زندگی گزارنا چاہے گزار لے اور دنیا (کی نعمتوں میں) سے جو کچھ کھانا چاہے کھا لے، یا پھر اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے۔ نبی ﷺ نے جو فرمایا تھا اسے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا لوگوں میں سے کوئی بھی نہ سمجھ پایا، اس لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ سسکیاں لے کر رونے لگے۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے کہا: اس بزرگ کو دیکھو! اسے کس بات نے رُلا دیا؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو اس کے رب نے اختیار دیا کہ یا تو وہ دنیا میں جس قدر زندگی گزارنا چاہے گزار لے اور دنیا (کی نعمتوں میں) سے جو کچھ کھانا چاہے کھا لے، یا پھر اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے، تو بندے نے اپنے رب سے ملاقات کو اختیار کر لیا۔ لیکن اس بزرگ کو کس بات نے رُلا دیا؟ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی باتیں سنیں تو اپنا سر اٹھا کر نبی ﷺ کی جانب دیکھا اور عرض کیا: ہم اپنے آباء اور اپنے اموال آپ پر قربان کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ اور تعاون کے ساتھ ابن ابی قحافہ (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو۔ اگر میں کوئی خلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا، البتہ محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے، اور یقیناً تمہارے صاحب (یعنی آپ ﷺ) اللہ کے خلیل ہیں۔

توضیح: جب نبی ﷺ نے اپنا نام لیے بغیر عمومی طور پر ایک بندے کا ذکر کیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی فراست سے فوراً سمجھ گئے کہ آپ ﷺ اپنے بارے میں ہی بات کر رہے ہیں، اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے اس لیے تھے کیونکہ آپ نبی ﷺ کے ساتھ طویل مدت سے اور قریب تر رہنے کی وجہ سے آپ کے اسالیب گفتگو کو خوب جانتے تھے، اس لیے آپ سمجھ گئے کہ اس بات کے ذریعے آپ ﷺ اپنی وفات کی خبر دے رہے ہیں، جبکہ دیگر صحابہ اس معراج تک نہ پہنچ پائے

① [سنادہ ضعیف] سنن الدارمی: ۱/ ۲۱۵ - مسند ابی یعلیٰ الموصلی: ۲/ ۳۸۵

اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آبدیدہ ہونے پر تعجب کرنے لگے۔

237 - سیدنا ابوالمعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے منبر شریف کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ جب آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ قَدَمِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرْعِ الْجَنَّةِ))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَطَاعَ رَبَّهُ، وَأَحْسَنَ عِبَادَتَهُ، حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ))، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ حَتَّى نَشَجَ، وَقَالَ: نَفْدِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَنْفُسِنَا وَأَبَائِنَا، قَالَ: فَعَجَبْنَا وَقُلْنَا: يَذْكُرُ النَّبِيُّ رَجُلًا وَتَقُولُ أَنْتَ مَا تَقُولُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ أَمَّنَ النَّاسَ عِنْدَنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءٌ إِيْمَانًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ)) يَعْنِي نَفْسَهُ. ❶

بلاشبہ میرے قدم جنت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی پر ہیں۔ پھر فرمایا: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے اپنے رب کی اطاعت کی اور اس کی احسن انداز میں عبادت کی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے پاس بلا لیا۔ (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ اس قدر روئے کہ ان کی ہچکی بندھ گئی، اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر اپنی جانوں اور اپنے آباء و اجداد کو قربان کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمیں بہت تعجب ہوا اور ہم نے کہا: نبی ﷺ تو ایک آدمی کا ذکر کر رہے ہیں اور آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟! تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! ہمارا ساتھ نبھانے اور مال خرچ کرنے میں مجھ پر تمام لوگوں سے زیادہ احسان ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کا ہے، اگر میں کسی کو خلیل (دلی دوست) بناتا تو انہیں ہی بناتا، البتہ اُلفت و چاہت اور دینی بھائی چارہ تو قائم ہے، اور بلاشبہ تمہارا ساتھی (یعنی نبی ﷺ) اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔

238 - ابوغسان بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر بن حفص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَذْكُرُوا الْمُطَيَّبِينَ، فَادْكُرُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَفِعَالَهُمَا. ❷

اگر تم اچھے لوگوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہو تو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا اور ان کی صلاحیتوں کا تذکرہ کیا کرو۔

239 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ جُلُوسٌ، مَا فِيهِمْ أَحَدٌ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ حَبْوَتِهِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنَّهُ يَبْتَسِمُ إِلَيْهِمَا وَيَبْتَسِمَانِ إِلَيْهِ. ❸

نبی ﷺ (حجرہ مبارک سے) نکلا کرتے تھے تو مہاجرین و انصار بیٹھے ہوتے تھے، لیکن سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے سوا کوئی بھی شخص اپنے ”حبوة“ سے سر نہ اٹھاتا تھا۔ آپ ﷺ ان دونوں کی جانب دیکھ کر مسکرا دیتے اور وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر مسکرانے لگتے۔

توضیح:..... ”حبوة“ بیٹھنے کی ایک خاص کیفیت کا نام ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی سرین کے بل

❶ [إسناده ضعيف] راجع الحديث السابق ❷ [إسناده صحيح] تفرد به المؤلف

❸ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۳/۱۵۰ - سنن الترمذی: ۵/۶۱۲ - مسند أبوداؤد الطيالسی: ۲/۱۳۹

بیٹھ کر اپنی دونوں رانوں سے پنڈلیاں ملا کر گھٹنے کھڑے کر لے اور ہاتھ پنڈلیوں پر باندھ لے۔
240 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

صَلَّى أَبُو بَكْرٍ بِالنَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ. ①
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی صف میں موجود تھے۔

241 - قیس الخارنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطْنَا أَوْ
أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ فَمَا شَاءَ اللَّهُ، أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ يَعْفُو اللَّهُ عَمَّنْ يَشَاءُ. ②

رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے رحلت فرما گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (یعنی وہ خلیفہ بنے) اور تیسرے
نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ آئے، پھر اللہ کے فیصلے کے مطابق ہمیں فتنوں نے گھر لیا، اللہ تعالیٰ جس سے چاہے گا درگزر
فرمائے گا۔

242 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطْنَا فِتْنَةٌ، أَوْ
أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ، يَعْفُو اللَّهُ عَمَّنْ يَشَاءُ. ③

رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے رحلت فرما گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (یعنی وہ خلیفہ بنے) اور تیسرے
نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ آئے، پھر اللہ کی مشیت کے مطابق ہمیں فتنوں نے گھر لیا، اللہ تعالیٰ جس سے چاہے گا درگزر
فرمائے گا۔

243 - عمرو بن سفیان بیان کرتے ہیں کہ بصرہ کے روز جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فتح حاصل ہوئی تو ایک آدمی نے خطبہ دیا، تو
سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

هَذَا الْخَطِيبُ الشَّحْشَحُ، سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطْنَا
بَعْدَهُمْ فِتْنَةٌ يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا مَا يَشَاءُ. ④

یہ بڑا بولنے والا خطیب ہے، سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ چلے گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (یعنی وہ
خلیفہ بنے) اور تیسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ آئے، پھر ان کے بعد ہمیں فتنے نے گھر لیا، اللہ تعالیٰ اس بارے میں جو
چاہے گا کرے گا۔

244 - قیس الخارنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ فرماتے سنا کہ:

سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطْنَا أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ فَكَانَ مَا شَاءَ
اللَّهُ. ⑤

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱۵۹/۶ - سنن النسائي: ۷۹/۲

② [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ۱۳۰/۶ - التاريخ الكبير للبخاري: ۱۷۲/۴ - السنة لابن أبي عاصم: ۱۱۷

③ [إسناده صحيح لغيره] مسند أحمد: ۱۱۲/۱ ④ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱۴۷/۱

⑤ [إسناده صحيح] السنة لابن أبي عاصم: ۱۱۷ - مسند أحمد: ۱۴۷/۱

سنت سے پہلے رسول اللہ ﷺ چلے گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (یعنی وہ خلیفہ بنے) اور تیسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ آئے، پھر ہمیں فتنے درپیش ہو گئے، چنانچہ ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔

245 - سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: ((يَا عَلِيُّ، هَذَا سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)). ❶

اس دوران کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی وقت سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

246 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا، فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَجَفَّ بِهِمْ، فَقَالَ: ((اسْكُنْ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَان)). ❷

نبی ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے، ان کے پیچھے پیچھے سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے، تو پہاڑ نے انہیں ہلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید (تجھ پر سوار ہیں)۔

247 - سیدنا اسہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ارْتَجَّ أُحُدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَثْبَتْ أُحُدٌ، مَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَان)). ❸

اُحد لرز نے لگا، جبکہ اس پر نبی ﷺ، سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اُحد! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

توضیح:..... اُحد کے لرزنے کی وجہ خدا ہی کو معلوم ہے کہ وہ پیکر نبوت اور اس کے مقرب و محبوب ساتھیوں کی موجودگی کے خوف سے اور ان کی عظمت و جلالت کے ڈر سے لرز رہا تھا یا ان رحمتِ دو عالم ﷺ اور ان کے اصحابِ ذی سعادت کی قدم بوسی کے شرف سے جھوم رہا تھا۔

248 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِحِرَاءٍ فَتَحَرَّكَتْ بِهِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ: ((أَهْدَيْتَنِي فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَان))، قَالَ: وَعَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَعَلِيُّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ. ❹

رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر موجود تھے کہ ایک چٹان نے آپ کو حرکت دی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، تجھ

❶ [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۶۱۱/۵

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۵۳/۷ - سنن الترمذی: ۶۲۴/۵

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳۳۱/۵ - مصنف عبد الرزاق: ۲۲۹/۱۱ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۵۵/۹

❹ [إسناده حسن] صحيح مسلم: ۱۸۸۰/۴ - مسند أحمد: ۴۱۹/۲

پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم موجود تھے۔

249 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ فَتَزَعَزَعَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اسْكُنْ حِرَاءً، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ))، قَالَ: وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ. ①

رسول اللہ ﷺ (اپنے صحابہ کے ہمراہ) حراء پر موجود تھے تو پہاڑ انہیں زور زور سے ہلانے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمان بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم تھے۔

250 - سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حراء میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اسْكُنْ حِرَاءً، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ))، قِيلَ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَابْنُ عَوْفٍ، قِيلَ لَهُ: مَنْ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا، يَعْنِي نَفْسَهُ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: أَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آتُمْ. ②

اے حراء! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ پوچھا گیا کہ وہ کون تھے؟ تو سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور ابن عوف رضی اللہ عنہم تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ دسواں کون تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں۔ یعنی انہوں نے خود اپنا کہا۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان نو لوگوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کی گواہی بھی دے دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔

251 - اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ ③

252 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔ ④

253 - اختلافِ رِوَاةِ کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ ⑤

254 - سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حراء حرکت کرنے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

② [إسناده حسن لغيره] سنن الترمذی: ۵ / ۶۵۱

① [إسناده ضعيف جدًا] ماضي برقم: ۸۲

④ [إسناده حسن لغيره] السنة لابن أبي عاصم: ۲ / ۶۸۱

③ [إسناده حسن لغيره] مصنف ابن أبي شيبة: ۶ / ۳۵۱

⑤ [إسناده صحيح] مسند البزار: ۲ / ۵۶

((اسْکُنْ حِرَاءَ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ))، وَعَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ، قَالَ: وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِالْعَاشِرِ أَخْبَرْتُكُمْ، يَعْنِي نَفْسَهُ. ❶

اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ اس وقت پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمان بن عوف اور سعد رضی اللہ عنہم تھے۔ اور اگر میں تمہیں دسویں آدمی کا بتانا چاہوں تو بنا سکتا ہوں، یعنی دسویں وہ خود تھے۔

255 - ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُثْمَانَ كَانُوا عَلَىٰ أَحَدٍ، فَرَجَفَ بِهِمْ، أَوْ قَالَ: تَحَرَّكَ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَثْبِتْ أَحَدٌ، فَإِنَّ عَلَيْكَ نَبِيًّا، وَصِدِّيقًا، وَشَهِيدَيْنِ)). ❷

نبی ﷺ، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما اُحد پہاڑ پر تھے تو وہ انہیں زور زور سے ہلانے لگا، یا فرمایا کہ انہیں حرکت دینے لگا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا، بلاشبہ تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

256 - سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ))، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ. ❸

نبی (ﷺ) جنت میں ہوں گے، ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمان بن عوف جنت میں اور سعد (رضی اللہ عنہم) بھی جنت میں جائیں گے۔ (اس کے بعد سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا) اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا بھی نام لے سکتا ہوں (یعنی دسویں خود سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے)۔

257 - عبدالرحمان بن احنس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فلاں صحابی کو برا بھلا کہا (جن کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے) تو سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ))، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ، فَذَكَرْتُ مِثْلَهُ. ❹

اللہ کا رسول جنتی ہے، ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے اور سعد جنتی ہے (رضی اللہ عنہم)۔ اور اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام بھی لے سکتا

❶ [إسناده صحيح] مضي برقم: ٨١، ٨٢

❷ [إسناده صحيح] مضي برقم: ٨٧

❸ [إسناده صحيح] مضي برقم: ٨٧

ہوں۔ پھر انہوں نے اسی کے مثل بیان کیا۔

258 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ بِيَدِي ، فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي)) ،
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظَرَ إِلَيْهِ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي)). ❶

میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے
میری امت داخل ہوگی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ
کے ساتھ ہوں، یہاں تک کہ میں بھی اس کو دیکھ لوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! سنو! یقیناً میری
امت میں سے تم سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے۔

259 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد گرامی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ:

كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ فَاءَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ
دُونَهُ. ❷

میں ان لوگوں میں پہلا شخص تھا جو احد کے دن لوٹ آئے تھے، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک آدمی کو
دیکھا جو آپ کو (دشمن سے) محفوظ رکھنے کے لیے قتال کر رہا تھا۔

260 - ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتُ لَحَدَّثْتُكُمْ بِالثَّلَاثِ. ❸

اس امت کے پیغمبر کے بعد بہترین شخص ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا
ہوں۔



❶ [سناده صحيح لغيره] المستدرک للحاکم: ۷۳/۳ - سنن أبي داود: ۲۱۳/۴

❷ [سناده ضعيف جدًا] مسند أبي داود الطيالسي: ۹۹/۲ - صحيح ابن حبان: ۵۴۶ - المستدرک للحاکم: ۲۶/۳

❸ [سناده صحيح] مضي برقم: ۴۰

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا

261 - ربیعہ بن عبدالرحمان، محمد بن منکدر اور عثمان بن محمد احنسی رحمہم اللہ فرماتے ہیں:
أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ الرَّجَالِ أَسْلَمَ . ①

مردوں میں سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

262 - عمرو بن مرہ سے مروی ہے کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ②
سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے شخص تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام لائے۔

263 - عمرو بن مرہ سے ہی مروی ہے کہ امام نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ . ③
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جو صاحب اسلام لائے وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

264 - یوسف بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے مشائخ فقہ سعد بن ابراہیم، صالح بن کیسان، ربیعہ بن ابوعبدالرحمان، عثمان بن محمد احنسی اور متعدد فقہاء کو فرماتے سنا:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرَّجَالِ . ④

یقیناً سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

265 - امام ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ . ⑤

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

266 - امام ابراہیم رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ صَلَّى أَوْ أَسْلَمَ مِنَ الرَّجَالِ أَبُو بَكْرٍ . ⑥

مردوں میں سب سے پہلے جس صاحب نے نماز پڑھی، یا (کہا کہ) اسلام قبول کیا وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

267 - امام محمد بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳۱۷/۴

① [إسناده صحيح] مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۰۳/۹

④ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۶۴۲/۵

③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳۶۸/۴

⑥ [إسناده صحيح] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۷۶/۵

⑤ [إسناده صحيح لغيره] مصنف ابن أبي شيبة: ۳۳۶/۷

أَوَّلُ مَنْ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ . ①

سب سے پہلے جس شخصیت نے نماز پڑھی وہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

268 - امام محمد بن کعب رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے کہ:

إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِرَسُولِ اللَّهِ خَدِيجَةُ ، وَأَوَّلَ رَجُلَيْنِ أَسْلَمَا أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ وَعَلِيٌّ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ . ②

بلاشبہ اس امت میں سے سب سے پہلے جو ہستی رسول اللہ ﷺ پر اسلام لائی وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں اور سب سے پہلے اسلام لانے والے دو مرد سیدنا ابو بکر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما ہیں، اور بے شائبہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ وہ پہلی ہستی ہیں جس نے اپنے اسلام کا اظہار کیا۔

269 - امام ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ . ③

سب سے پہلے جس شخصیت نے اسلام قبول کیا وہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

270 - امام ابراہیم رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے کہ:

أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ . ④

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لانے والی شخصیت ہیں۔

271 - ابونضرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَوْلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى ؟ ⑤

کیا میں وہ شخص نہیں ہوں جس نے سب سے پہلے نماز ادا کی؟

272 - امام ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةُ . ⑥

مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

273 - منیرہ سے مروی ہے کہ امام ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ . ⑦

سب سے پہلے جو صاحب اسلام لائے وہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

① [اسنادہ حسن] مضمی برقم: ۱۱۹

② [اسنادہ حسن] دلائل النبوة للبيهقي: ۱/۴۱۶

③ [اسنادہ صحيح] مضمی برقم: ۲۶۵

④ [اسنادہ صحيح] راجع الحديث السابق

⑤ [رجال الإسناد ثقات] سنن الترمذی: ۵/۶۱۱ - ابن حبان (موارد الظمان): ۵۳۲ - شرح السنة للبخاری: ۳۵

⑥ [رجالہ ثقات عدا اسماعیل] البداية والنهاية: ۷/۲۲۳

⑦ [اسنادہ صحيح] مضمی برقم: ۲۶۵

الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ)) ❶

ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، علی جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے، سعد بن ابی وقاص جنتی ہے، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جنتی ہے اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہے، رضی اللہ عنہم۔

279 - عبداللہ بن ظالم بیان کرتے ہیں کہ:

أَقَامَ فُلَانٌ خُطْبَاءً يَقَعُونَ فِي عَلِيٍّ، وَأَنَا إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، فَغَضِبَ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الَّذِي يَأْمُرُ بِلَعْنِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَأَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آتَمَّ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ))، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، ثُمَّ سَكَتَ، فَقُلْتُ: مَنْ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. ❷

فلاں شخص نے کچھ خطیبوں کو کھڑا کیا جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دشنام طرازی کر رہے تھے۔ میں سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑا تھا، وہ (ان کی ہرزہ سرائی سن کر) غصے میں آگئے اور فرمایا: کیا تم اپنے آپ پر ہی ظلم کرنے والے اس شخص کی طرف نہیں دیکھ رہے جو ایک جنتی شخص کو لعن و طعن کرنے کا حکم دے رہا ہے؟ جبکہ میں نواصحاب کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص کے (جنتی ہونے کے) بارے میں بھی گواہی دے دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: وہ اصحاب کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، بلاشبہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ میں نے کہا: وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمان بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ میں نے پوچھا: دسواں کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں۔

280 - عبدخیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللُّوْحَيْنِ. ❸

اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔

توضیح: دو گتوں کے درمیان جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کو باقاعدہ کتابی شکل دی، کیونکہ اس سے پہلے قرآن اسی صورت میں موجود تھا جیسے عہد نبوت میں لکھا جاتا تھا، یعنی پتوں، پتھروں اور چمڑوں وغیرہ پر۔ تو سیدنا

❶ [اسنادہ حسن] مسند أحمد: ۱/۱۹۳ - سنن الترمذی: ۵/۶۴۷

❷ [اسنادہ ضعیف] مضمی برقم: ۸۱

❸ [اسنادہ حسن] تحفة الأشراف: ۴/۴ - فضائل القرآن لأبی عبید: ۵۳۷ - المصاحف لابن أبی داؤد: ص ۵

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان تمام کو یکجا کر کے مصحف کی صورت دے دی۔

281 - امام زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ قَطَعَ الرَّجُلَ أَبُو بَكْرٍ. ❶

سب سے پہلے جس نے ٹانگ کاٹی؛ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

282 - امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ سَبْعَةٌ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَبِلَالٌ، وَخَبَّابٌ، وَصُهَيْبٌ، وَعَمَّارٌ وَسَمِيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ. ❷

سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے سات حضرات ہیں: رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، بلال، خباب، صہیب، عمار اور عمار کی والدہ سُمیہ رضی اللہ عنہا۔

283 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيعِ، ثُمَّ أَحْسَرُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ)). ❸

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا، پھر ابوبکر (کی قبر) کو، پھر عمر (کی قبر) کو (کھولا جائے گا)، پھر اہل بقیع (یعنی بقیع میں دفن لوگوں کو) اٹھایا جائے گا، پھر حرمین کے درمیان میرا حشر ہوگا۔

نویسہ: اس حدیث مبارکہ میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ ﷺ سے قرب اور ان کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔

284 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے بعد کسے امیر مقرر

کیا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ تَوَمَّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا، رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ تَوَمَّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمًا، وَإِنْ تَوَمَّرُوا عَلِيًّا وَلَا أَرَاكُمْ فَاعْلَيْنَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمْ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ)). ❹

اگر تم ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو امیر مقرر کرو گے تو تم انہیں امانت دار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے، اگر تم عمر (رضی اللہ عنہ) کو امیر بناؤ گے تو تم انہیں طاقت ور اور امانت دار پاؤ گے؛ جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کو خاطر میں نہ لاتا ہو اور اگر تم علی (رضی اللہ عنہ) کو امیر منتخب کرو گے، جبکہ مجھے لگتا نہیں ہے کہ تم ایسا کرو گے، تو تم انہیں راہنما اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، جو تمہیں راہِ راست پر لے کر چلے گا۔



❶ [إسناده ضعيف] المصنف لابن أبي شيبة: ٢٥٦ / ٧ - الطبقات لابن سعد: ٢٣٣ / ٣

❷ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ١٩١ ❸ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ١٣٢

❹ [إسناده حسن] مسند أحمد: ١٠٨ / ١ - كشف الأستار: ٢٥٥ / ٢ - مجمع الزوائد للهيتمي: ١٧٦ / ٥

ابوبکر کو جنت کی بشارت دے دو

285 - سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُشًا فَقَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيَّ الْبَابَ))، قَالَ: فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: أَهْلِي لَكَ، رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: دَخَلَ الْحُشَّ، وَقَالَ لِي: ((أَمْسِكْ عَلَيَّ الْبَابَ))، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: اسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ أَهْلِي لَكَ، قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ((اِئْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، قَالَ: فَجِئْتُ فَأَذْنْتُ لَهُ وَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((اِئْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، قَالَ: فَأَذْنْتُ لَهُ وَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَاسْتَأْذَنْتُ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((اِئْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ عَنَاءٍ أَوْ بَلَاءٍ)) ❶

رسول اللہ ﷺ کھجور کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو فرمایا: دروازہ بند کر دو۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: آباد رہو! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا: اس باغ میں داخل ہوئے اور مجھ سے فرمایا تھا کہ دروازہ بند کر دو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے لیے آپ ﷺ سے ملاقات کی اجازت طلب کرو۔ چنانچہ میں آیا اور عرض کیا: حضور! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اجازت مانگ رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ میں ان کے پاس آیا اور انہیں (اندر آنے کی) اجازت دے دی اور کہا: یقیناً رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے بھی اسی کے مثل کہا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ چنانچہ میں نے انہیں اجازت دی اور کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے بھی اسی کے مثل کہا۔ میں ان کے لیے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لینے آیا تو آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور مشکلات، یا (فرمایا کہ) آزمائشوں کے بعد جنت کے حصول کی بشارت سنا دو۔

286 - ابوالحمیة بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ:

خَرَجْتُ فِي سَفَرٍ مَعَنَا رَجُلٌ يُسَبُّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَتَهَيَّنَاهُ، فَلَمْ يَنْتَهَ، فَخَرَجَ لِيَقْضِيَ

❶ [رجالہ ثقات عدا عبد الرحمن بن ابی سفیان] تفرّد به المؤلف

حَاجَّتَهُ، فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ الدُّبُرُ، يَعْنِي: الزَّنَابِيرُ، فَاسْتَعَاثَ، فَأَغْتَنَاهُ، فَحَمَلَتْ عَلَيْنَا حَتَّى تَرَكَنَاهُ، فَمَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ حَتَّى قَطَعْتَهُ. ❶

میں ایک سفر پر روانہ ہوا، ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ ہم نے اسے منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ پھر وہ قضائے حاجت کے لیے باہر گیا تو اس پر بہت سے بھڑا حملہ آور ہو گئے۔ اس نے مدد کے لیے پکارا تو ہم اس کی مدد کو گئے، لیکن انہوں نے ہم پر بھی حملہ کر دیا تو ہم نے اسے چھوڑ دیا، پھر وہ بھڑت بھڑت اس سے الگ نہ ہوئے جب تک کہ اسے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دیا۔

287 - سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - يَعْنِي: فِي الْمَنَامِ - مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ، ثُمَّ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ أَخَذَ بِحَقْوِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ عُمَرَ أَخَذَ بِحَقْوِي أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ رَأَيْتُ عُثْمَانَ أَخَذَ بِحَقْوِي عُمَرَ، ثُمَّ رَأَيْتُ الدَّمَ مُنْصَبًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ. فَحَدَّثَ الْحَسَنُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ نَاسٌ مِنَ الشَّيْعَةِ، فَقَالُوا: مَا رَأَيْتَ عَلِيًّا؟ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَرَاهُ أَخَذَ بِحَقْوِي رَسُولِ اللَّهِ مِنْ عَلِيٍّ، وَلَكِنْ إِنَّمَا هِيَ رُؤْيَا. فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَسْعُودٍ: وَإِنَّكُمْ لَتَجِدُونَ عَلِيَّ الْحَسَنَ فِي رُؤْيَا رَأَاهَا، لَقَدْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ غُزَاةٌ قَدْ أَصَابَ الْمُسْلِمِينَ جَهْدٌ شَدِيدٌ حَتَّى عُرِفَتِ الْكُأْبَةُ فِي وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْفَرَحُ فِي وُجُوهِ الْمُنَافِقِينَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَاللَّهِ لَا تَغِيبُ الشَّمْسُ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِرِزْقٍ))، فَعَلِمَ عُثْمَانُ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ سَيَصْدُقَانِ فَوَجَّهَ رَاحِلَتَهُ، فَإِذَا هُوَ بِأَرْبَعِ عَشْرَةَ رَاحِلَةً، فَاشْتَرَاهَا وَمَا عَلَيْهَا مِنْ طَعَامٍ، فَوَجَّهَ مِنْهَا سَبْعًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَجَّهَ بِسَبْعٍ إِلَى أَهْلِهِ، فَلَمَّا رَأَى الْمُسْلِمُونَ الْعِيرَ قَدْ جَاءَتْ، فَعُرِفَ الْفَرَحُ فِي وُجُوهِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْكَأْبَةُ فِي وُجُوهِ الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا هَذَا؟)) قَالُوا: أُرْسِلَ بِهَا عُثْمَانُ هَدِيَّةً لَكَ، قَالَ: فَرَأَيْتَهُ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو لِعُثْمَانَ، مَا سَمِعْتُهُ يَدْعُو لِأَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ: ((اللَّهُمَّ أَعْطِ عُثْمَانَ، وَافْعَلْ بِعُثْمَانَ)) رَافِعًا يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ. ❷

مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ عرش سے چٹے ہوئے تھے۔ پھر میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ازار بند کو پکڑا ہوا تھا، پھر میری نظر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر پڑی، انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ازار بند کو پکڑا ہوا تھا۔ پھر مجھے خون دکھائی دیا جو آسمان سے زمین کی جانب بہ رہا تھا۔ جب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تو ان کے پاس کچھ شیعہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: کیا آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا؟ تو انہوں نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مجھے کوئی بھی ایسا شخص پسند نہیں تھا کہ جس نے

❶ [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ٦ / ٣٨٤

❷ [إسناده ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ٣ / ٩٥ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٩ / ٨٥ - الرياض النضرة: ٣ / ٣٥

رسول اللہ ﷺ کا ازار بند پکڑا ہوتا، لیکن یہ تو محض ایک خواب تھا۔ اس پر سیدنا عقبہ بن عمرو ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو حسن رضی اللہ عنہ پر ایک خواب کے معاملے میں ہی خفا ہو رہے ہو جو انہوں نے دیکھا، جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور ہم ایک جنگ کے لیے گئے تھے، مسلمانوں کو اس قدر سخت محنت و مشقت کرنا پڑی کہ ان کے چہروں سے ہی تکلیف کے آثار دکھائی دے رہے تھے جبکہ منافقوں کے چہروں پر خوشی ٹپک رہی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ عالم دیکھا تو فرمایا: اللہ کی قسم! سورج غروب نہیں ہوگا کہ تمہارے پاس اللہ کا رزق آ جائے گا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ اللہ اور اس کے رسول سچ ہی فرماتے ہیں، چنانچہ وہ اپنی سواری کی جانب چل پڑے اور جا کر سواری کے چودہ اونٹ خرید لائے جن پر کھانا نہیں تھا، انہوں نے ان میں سے سات اونٹ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیے اور سات اپنے گھر والوں کی جانب۔ جب مسلمانوں نے اونٹوں کا قافلہ آتا دیکھا تو مومنوں کے چہرے خوشی سے سرشار ہو گئے اور منافقوں کے چہروں پر رنج و غم چھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ آپ کو تحفہ بھیجے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ہاتھ بلند کر کے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے دیکھا اور میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ ﷺ کو کسی کے لیے ایسی دعا کرتے نہیں سنا: اے اللہ! عثمان کو (مزید) عطا فرما اور عثمان سے کام لے لے۔ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو بلند کیے جا رہے تھے، یہاں تک کہ مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔

288 - سیدنا سہل بن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بدوی شخص سے فرمایا:

((إِذَا أَنَا مُتُّ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ)). ①

جب میری رحلت ہو جائے اور ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی وفات پا جائیں، تو پھر اگر مر جانا تمہارے بس میں ہو تو مر جاؤ۔

توضیح:..... اس فرمان سے قطعاً موت کی ترغیب مقصود نہیں ہے، بلکہ صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ بہترین دور عہد رسالت ہے، اس کے بعد عہد صدیقی اور پھر عہد فاروقی۔ اس کے بعد فتنے ظہور پذیر ہونے لگ گئے۔

289 - ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ وَهُوَ يَنْكُتُ بِعَسِيبٍ مَعَهُ رَطْبَةٌ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَقَرَعَ عَلَيْنَا الْبَابَ رَجُلٌ خَفِيُّ الصَّوْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ غَلِيظُ الصَّوْتِ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قُلْتُ: عُمَرُ، قَالَ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، قَالَ: فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قُلْتُ: عُثْمَانُ، فَقَالَ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلْوَى))، قَالَ: يَقُولُ عُثْمَانُ: الْمُسْتَعَانُ اللَّهُ، الْمُسْتَعَانُ اللَّهُ. ②

① [سناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمى: ٩/ ٥٤ - الحلية لأبي نعيم: ٨/ ٢٨٠ - الميزان للهيثمى: ٢/ ١٧٨

② [سناده ضعيف] ماضي برقم: ٢٠٨

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک باغ میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ کھجور کی ایک تازہ شاخ کے ساتھ پانی اور مٹی کے درمیان کرید رہے تھے۔ پھر ایک آہستہ آواز والے صاحب نے ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا، تو نبی ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ پھر ایک بھاری بھر کم آواز والے صاحب آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ پھر کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ایک اور صاحب آگئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: عثمان رضی اللہ عنہ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں آزمائشوں کے بعد جنت کے حصول کی بشارت سنا دو۔ راوی کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ سے ہی مدد کی درخواست ہے، اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگی جاسکتی ہے۔

290 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ)) .¹
یہ دونوں، اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں یہ بات مت بتانا۔

291 - عامر بن عبد اللہ بن زبیر اپنے اہل خانہ میں سے ایک فرد سے بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ أَبُو قُحَافَةَ لِابْنِهِ أَبِي بَكْرٍ: يَا بَنِيَّ ، إِنِّي أَرَاكَ تُعْتِقُ رِقَابًا ضِعَافًا ، فَلَوْ أَنَّكَ إِذْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ عَتَقْتَ رَجَالًا جُلْدًا يَمْنَعُونَكَ وَيَقُومُونَ دُونَكَ ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَبَتِ ، إِنِّي إِنَّمَا أُرِيدُ مَا أُرِيدُ ، قَالَ: فَيَتَحَدَّثُ مَا نَزَلَ هُوَ لِآيَاتِ إِلَّا فِيهِ وَفِيمَا قَالَ لَهُ أَبُوهُ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ [الليل: ٥] إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ﴾ [الليل: ٢٠] .²

ابوقحافہ نے اپنے بیٹے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بیٹا! میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم غلام لوگوں کو آزاد کراتے ہو، سو اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو کیوں نہ ایسے لوگوں کو آزاد کراؤ جو تمہیں (بہ وقت ضرورت) پناہ بھی دیں اور تمہارے دفاع میں بھی کھڑے ہوں۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابا جان! میں صرف وہ چیز چاہتا ہوں جس کا میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے (یعنی میں فقط اجر و ثواب کے حصول کے ارادے سے یہ عمل کرتا ہوں)۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بھی بیان کیا جاتا تھا کہ مندرجہ ذیل آیات سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور ان باتوں کے بارے میں نازل ہوئیں جو ان کے والد نے کی تھیں: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ [الليل: ٥] وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿فَسَنِّيْسِرُهُ لِلْيُسْرَىٰ﴾ [الليل: ٥] وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ﴿وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ [الليل: ٥] فَسَنِّيْسِرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ﴿وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ﴾ [الليل: ٥] إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ﴿وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ﴾ [الليل: ٥] فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَىٰ﴾ [الليل: ٥] الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿وَسَيَجْجِبُهَا الْأَتَقَىٰ﴾ [الليل: ٥] الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ

① [إسناده ضعيف] مضي برقم: ٩٣ ② [رجال الإسناد ثقات] المستدرک للحاکم: ٥٧٢ / ٢

گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے ماں باپ اور جان و مال آپ پر فدا کر دیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ، مال اور تعاون کے ساتھ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر ہم پر احسان کیا ہو۔ اگر میں کوئی خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، البتہ تمہارے صاحب (یعنی آپ ﷺ) اللہ کے خلیل ہیں۔

296 - عروہ بن عبد اللہ بن قشیر بیان کرتے ہیں کہ ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ (یعنی انہوں نے آپ کے نام کے ساتھ 'صدیق' کا لقب بولا) تو میں نے کہا: صدیق؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں وہ صدیق تھے۔ پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی جس میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر تھا، تو انہوں نے آپ کا نام یوں لیا: امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں وہ امیر المؤمنین تھے۔^①

297 - سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرْفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ))، وَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عُمَرَ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ إِنِّي نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنِّي إِلَيْهِ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي، فَأَبَى عَلَيَّ، فَتَبِعْتُهُ الْبَقِيْعَ كُلَّهُ، حَتَّى تَحَرَّرَ بِدَارِهِ مِنِّي، وَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ حِينَ سَأَلَهُ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ فَأَبَى عَلَيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى أَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ: هَلْ تَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَعَلِمَ أَنَّهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ، فَأَقْبَلَ عُمَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَلَّمَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَكُونَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى عُمَرَ مَا يَكْرَهُ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا وَاللَّهِ كُنْتُ أَظْلَمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقْتَ، وَوَأَسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا. ^②

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی چادر کا ایک کنارہ اٹھائے ہوئے آئے، یہاں تک کہ آپ کا گھٹنا ننگا ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: تمہارے صاحب کسی سے لڑ کر آ رہے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کہہ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا، میں نے جلد بازی میں انہیں سخت سست کہہ دیا، پھر جو میری طرف سے ان کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی مجھے اس پر ندامت ہوئی اور میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے معاف کر دیں، لیکن انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ میں سارے بقیع میں ان کے پیچھے پیچھے چلتا گیا، یہاں

② [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ۱۸/۷

① [إسناده ضعيف] الصواعق المحرقة: ص ۵۳

تک کہ وہ مجھ سے بچنے کے لیے اپنے گھر میں چلے گئے، اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا، پھر وہ بھی اپنے گھر سے نکلے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آ کر پوچھا: کیا ابوبکر موجود ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں۔ وہ سمجھ گئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہو گئے۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سلام عرض کیا، تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہونے لگا، یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے کہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ ایسا معاملہ ہو جو انہیں بالکل پسند نہ ہوتا۔ لہذا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ ﷺ کے غصے کی) یہ کیفیت دیکھی تو دوزانو بیٹھ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! زیادتی میں نے ہی کی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا لیکن ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے مجھے سچا کہا اور انہوں نے اپنے مال اور اپنی جان سے میری خدمت کی، کیا تم میری خاطر میرے دوست کو ستانا چھوڑ سکتے ہو؟ آپ ﷺ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر کبھی تنگ نہیں کیا گیا۔

298 - یحییٰ بن قیس بن عبس بیان کرتے ہیں کہ میرے احاطہ علم میں یہ حدیث آئی کہ اُم المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: جب آپ بیمار ہوئے تو آپ نے (لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے) ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَسْتُ أَنَا الَّذِي أَقَدَّمُهُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ قَدَّمَهُ)). ❶

میں نے ان کو (امامت کے لیے) آگے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہی ان کو امام بنایا ہے۔

299 - سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي لَرُبْعِ الْإِسْلَامِ. ❷
میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو (اس وقت صرف) آپ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ (ہی) مسلمان تھے) اور میں نے خود کو اسلام کا چوتھائی حصہ دیکھا۔

توضیح: یعنی مجھ سمیت مسلمانوں کی مجموعی تعداد چار تھی، یوں میں اسلام کا چوتھائی حصہ تھا۔

300 - سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((فِي السَّمَاءِ مَلَكَانَ، أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِالشَّدَةِ، وَالْآخَرُ يَأْمُرُ بِاللَّيْنِ، وَكُلُّ مُصِيبٍ، أَحَدُهُمَا جِبْرِيْلُ، وَالْآخَرُ مِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَنَبِيَّانِ أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِاللَّيْنِ، وَالْآخَرُ يَأْمُرُ بِالشَّدَةِ، وَكُلُّ مُصِيبٍ إِبْرَاهِيمُ وَنُوحٌ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَوَلِي صَاحِبَانِ، أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ

❶ [إسناده ضعيف] الحلية لأبي نعيم: ۲۳۰/۹

❷ [إسناده ضعيف جدًا] المستدرک للحاکم: ۶۵/۳

بِاللَّيْنِ ، وَالْآخِرُ يَأْمُرُ بِالشَّدَةِ ، وَكُلُّ مُصِيبٍ)) ، وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا . ❶
 آسمان میں دو فرشتے ہیں، ان میں سے ایک سختی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا نرمی کا، ہر ایک برحق ہوتا ہے (یعنی جو سختی
 کا حکم دیتا ہے وہ بھی برحق ہوتا ہے اور جو نرمی کا کہتا ہے وہ بھی بجا کہتا ہے) ان میں سے ایک جبرائیل علیہ السلام ہیں
 اور دوسرے میکائیل علیہ السلام۔ اسی طرح دو نبی ہیں، ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا، اور ہر ایک ہی برحق ہوتا
 ہے، (ایک نبی) حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور (دوسرے) حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ میرے بھی دو ساتھی ایسے ہیں
 کہ ان میں سے ایک نرمی کا کہتا ہے جبکہ دوسرا سختی کا، اور ہر ایک ہی برحق ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے ابوبکر اور
 عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا تھا۔



❶ [إسناده ضعيف] كنز العمال في سنن الأفعال والأعمال: ١١/٥٦٣ - ضعيف الجامع: ٩٨/٤

امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل

301 - سیدنا سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ))، قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَيُّ عَدَوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَقْظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ)). ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت آپ کے پاس چند قریشی عورتیں (جو آپ کی ازواج مطہرات ہی تھیں) بیٹھی محو گفتگو تھیں اور بہ آواز بلند آپ سے خرچہ بڑھانے کا مطالبہ کر رہی تھیں، لیکن جو نبی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھیں اور جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی اور آپ ہنس رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے (لیکن اس خوشی کی وجہ کیا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر تعجب کر رہا ہوں جو میرے پاس بیٹھی تھیں، جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر انہوں نے کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ غصے والے اور سخت مزاج ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تمہیں شیطان راستے میں چلتا ہوا دیکھ لے تو وہ اپنا راستہ بدل کر دوسرے راستے پر چلنے لگتا ہے۔

302 - سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ عُمَرُ بَنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: 6/339 - صحيح مسلم: 4/1863

يَسْأَلُهُ وَيَسْتَكْثِرُهُ مِنْهُ رَافِعَاتِ أَصْوَاتِهِنَّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ. ❶
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس کچھ قریشی خواتین بیٹھی ہوئی تھیں، جو آپ سے بلند آواز میں (خرچہ وغیرہ) مانگ رہی تھیں اور اسے بڑھانے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ پھر راوی نے گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

303 - سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ کمزور ہو گئے۔۔۔ جس روز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ ❷

توضیح:..... یہ روایت نامکمل ہے، اصل نسخے میں بھی مکمل مذکور نہیں ہے۔

304 - سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَبْطَأَ عَلَيْهِ خَبْرُ عُمَرَ، فَكَلَّمْتُ امْرَأَةً فِي بَطْنِهَا شَيْطَانٌ، فَقَالَتْ: حَتَّى يَجِيءَ شَيْطَانِي فَأَسْأَلُهُ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ مُتَزِرًا بِكِسَاءٍ يَهْنَأُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ: لَا يَرَاهُ الشَّيْطَانُ إِلَّا خَرًّا لِمَنْخَرِيهِ، لَلْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَرُوحُ الْقُدُسِ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ. ❸

ان کے پاس (یعنی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خبر آنے میں ذرا دیر ہو گئی تو ایک عورت؛ جس کے پیٹ میں شیطان تھا، نے گفتگو کی اور کہا: میرا شیطان میرے پاس آتا ہے تو میں اس سے پوچھوں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ چادر کا تہہ بند باندھے ہوئے صدقے کے اونٹوں کو تارکول مل رہے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ شیطان انہیں (یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو) دیکھتے ہی اپنے نتھنے کے بل گر جاتا ہے، فرشتہ ان کی آنکھوں کے درمیان رہتا ہے اور رُوح القدس (یعنی جبرائیل علیہ السلام) ان کی زبان پر بولتے ہیں۔

305 - امام مجاہد رحمہ اللہ قرآن کریم کے اس فرمان: ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [التحریم: ۴] (نیک اہل ایمان) سے مراد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❹

306 - شقیق ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا رَأَيْتُ عُمَرَ قَطُّ إِلَّا وَأَنَا يَخِيلُ إِلَيَّ أَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ. ❺

میں نے جب بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا؛ مجھے یہی گمان ہوا کہ جیسے ان کی آنکھوں کے درمیان فرشتہ ہو جو ان کی راہنمائی کرتا ہے۔

307 - زر بن حبیش سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَقَدْ أَحْبَبْتُ عُمَرَ حُبًّا حَتَّى لَقَدْ خِفْتُ اللَّهَ، لَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ كَلْبًا يَجِبُهُ عُمَرُ لَا حَبِيبَتَهُ، وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي كُنْتُ خَادِمًا لِعُمَرَ حَتَّى أَمُوتَ، وَلَقَدْ وَجَدَ فَقَدَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْعِضَاءُ، إِنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ فَتْحًا، وَإِنَّ هِجْرَتَهُ كَانَتْ نَصْرًا، وَإِنَّ سُلْطَانَهُ كَانَ رَحْمَةً. ❻

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۸۲

❷ [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ۶/۳۹۱-التاريخ الكبير: ۴/۳۱۳

❸ [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير: ۳/۱۹۰

❹ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ۹۸

❺ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمى: ۷۲/۹

❻ [إسناده حسن] مجمع الزوائد للهيثمى: ۷۸/۹

یقیناً مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس قدر محبت ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگنے لگ جاتا ہے۔ (میری ان سے محبت کا یہ عالم ہے کہ) اگر مجھے پتا چل جائے کہ کسی کتے سے عمر رضی اللہ عنہ کو محبت ہے تو میں بھی اس سے محبت کرنے لگوں۔ میری خواہش تھی کہ میں مرتے دم تک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خدمت گزار رہتا۔ انہوں نے (اسلام کی خاطر) اپنی ہر چیز کا کھو جانا ہی حاصل کیا ہے، یہاں تک کہ کانٹے بھی کھو دیے۔ بلاشبہ ان کا اسلام لانا فتح (کی نوید) تھا، ان کی ہجرت (اسلام کی) مدد تھی اور یقیناً ان کا غلبہ باعثِ رحمت تھا۔

308 - عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: قَدْ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا. ❶

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تو مشرکوں نے کہا: ہماری قوم آدھی رہ گئی ہے۔

توضیح:..... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے جاہ و جلال اور طاقت و دلیری کی وجہ سے گویا ان کی آدھی قوم کے برابر سمجھے جاتے تھے اور آپ کا اسلام قبول کرنا گویا ان کی نصف افرادی قوت کے نقصان کے مترادف تھا۔

309 - امام ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ فَضَّلَ عَلِيًّا عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَدْ أَرَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَلَا أَدْرِي هَلْ يَعْطَبُ أُمَّ لَا؟ ❷

جس شخص نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی؛ تو یقیناً اس نے رسول اللہ ﷺ کے مہاجرین و انصار صحابہ پر عیب لگایا اور میں نہیں جانتا کہ وہ ہلاکت سے بچ سکے گا یا نہیں؟

310 - امام شعمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. ❸

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔

توضیح:..... سکینت سے مراد زبان کا وقار و سنجیدگی اور دل کا سکون و اطمینان ہے، جو رب تعالیٰ کی طرف سے اس کے نیکو کار اور پاکباز بندوں کو حاصل ہوتا ہے۔

311 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلٍ بِنِ هِشَامٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))، فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَعَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ. ❹

❶ [سناده ضعيف جدًا] المستدرک للحاکم: ۸۵ / ۳ - مجمع الزوائد للهيثمى: ۶۵ / ۹

❷ [سناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمى: ۵۴ / ۹

❸ [سناده صحيح] مسند أحمد: ۱۰۶ / ۱ - المعجم الكبير للطبرانی: ۱۸۴ / ۹ - مجمع الزوائد للهيثمى: ۶۷ / ۹ - الحلية لأبي نعيم: ۴۲ / ۱ - المطالب العالیة: ۲۵۳ / ۳

❹ [سناده ضعيف جدًا] مسند أحمد: ۹۵ / ۲ - دلائل النبوة للبيهقي: ۳ / ۲ - سنن الترمذی: ۶۱۷ / ۵ - سنن ابن ماجه:

۳۹ / ۱ - المستدرک للحاکم: ۸۳ / ۳ - مجمع الزوائد للهيثمى: ۶۱ / ۹

اے اللہ! ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ (اس دعا کے بعد) اگلی ہی صبح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسی روز اسلام قبول کر لیا۔

312 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ اعْزِزْ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))،
قَالَ: فَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ❶

اے اللہ! ان دو آدمیوں؛ ابو جہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے؛ اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ چنانچہ ان دونوں میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب تھے۔

313 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ)) . ❷
بلاشبہ اللہ عزوجل نے عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔

314 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ، فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ ابْنُ الْخَطَّابِ، أَوْ قَالَ: عُمَرُ، إِلَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ
عَلَى نَحْوِ مِمَّا قَالَ عُمَرُ. ❸

لوگوں کو جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور اس کے متعلق لوگوں نے بھی رائے دی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی رائے دی، تو اسی رائے کے مطابق قرآن نازل ہو گیا جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دی۔

توضیح: سید عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہونے کی مثالیں آئندہ صفحات میں روایات نمبر

۴۳۳، ۴۳۷، ۴۹۳ اور ۴۹۵ کے تحت ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

315 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((جُعِلَ الْحَقُّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)) . ❹
عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا گیا ہے۔

316 - غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَرْتُ بِعُمَرَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَدْرَكَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا فَتَى ادْعُ لِي بِخَيْرٍ، بَارَكَ
اللَّهُ فِيكَ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: أَبُو ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ، أَنْتَ
أَحَقُّ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: نِعْمَ الْغُلَامُ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ)) . ❺

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱ / ۹۵ - مسند عبد بن حميد: ۱۰۲

❷ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۲ / ۹۵ - سنن الترمذی: ۵ / ۶۱۷ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹ / ۶۶

❸ [إسناده حسن] سنن الترمذی: ۵ / ۶۱۸ ❹ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۲ / ۴۰۱ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹ / ۶۶

❺ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۵ / ۱۷۷ - سنن ابن ماجه: ۱ / ۴۰

میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور آپ کے ساتھ صحابہ لی ایک جماعت تھی، تو ان میں سے ایک صاحب مجھ سے آکر ملے اور کہا: اے نوجوان! میرے لیے خیر و بھلائی کی دعا، وہ اللہ تعالیٰ تجھے برکت سے نوازے۔ میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ابوذر (رضی اللہ عنہ)۔ تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، (میری بہ نسبت) آپ زیادہ حق رکھتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: یقیناً میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ (تمہارے بارے میں) فرما رہے تھے کہ یہ اچھا لڑکا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا ہے، وہ اسی کے مطابق بات کرتے ہیں۔

توضیح: ابوذر رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تمہاری تعریف کی ہے تو بالکل سچ ہی کہا ہوگا، کیونکہ نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انہیں حق بات کہنے کے اعزاز سے نوازا ہے۔

317 - غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: نِعْمَ الْفَتَىٰ غُضَيْفٌ، فَلَقِيَهُ أَبُو ذَرٍّ بَعْدَ ذَلِكَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((ضُرِبَ بِالْحَقِّ عَلَىٰ لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ))، وَقَالَ عَفَّانُ فِي الْحَدِيثِ: ((عَلَىٰ لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ)) ❶

وہ (یعنی غضیف رضی اللہ عنہ) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے فرمایا: غضیف بہت اچھا نوجوان ہے۔ اس کے بعد سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور یہی بات بیان کرنے کے بعد کہا (کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:) عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے۔ عفان نے حدیث کے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان پر (حق جاری کر دیا گیا ہے) وہ اسی کے مطابق بولتے ہیں۔

318 - عبد اللہ بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ فِي وَجْهِ عُمَرَ خَطَّانٌ أَسْوَدَانِ مِنَ الْبُكَاءِ . ❷

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر (خوفِ خدا سے) رونے کی وجہ سے دو سیاہ لکیریں بن گئی تھیں۔

319 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أُعْطِيتُ عَسًا مَمْلُوءًا مِنْ لَبَنِ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى تَمَلَّاتُ، فَرَأَيْتُهُ يَجْرِي فِي عُرْوِقِي بَيْنَ لَحْمِي وَجَلْدِي، وَفَضَلْتُ مِنْهُ فَضْلَةً، فَأَعْطَيْتُهَا ابْنَ الْخَطَّابِ))، فَأَوْلُوها قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، هَذَا عِلْمٌ أَعْطَاكَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى امْتَلَأَتْ مِنْهُ، فَضَلْتُ مِنْهُ فَضْلَةً، فَأَعْطَيْتُهَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: ((أَصَبْتُمْ)) . ❸

میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ کو دودھ سے بھرا ہوا پیالہ دیا گیا، میں نے اس قدر پیا کہ میں سیر ہو گیا، پھر مجھے وہ اپنی جلد اور گوشت کے درمیان رگ میں دکھائی دیا، پھر چونچ گیا وہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے نبی! اس (دودھ) سے مراد علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے

❶ [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱۴۵/۵

❷ [اسنادہ ضعیف] الزهد لأحمد: ص ۱۱

❸ [اسنادہ صحیح] المستدرک للحاکم: ۸۵/۳۔ الرياض النضرة: ۱/۱۸۱

آپ کو عطا فرمایا ہے، یہاں تک کہ آپ اس سے سیر ہو گئے، پھر چونچ گیا وہ آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے صحیح تعبیر کی ہے۔

320 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((أُتِيتُ وَأَنَا نَائِمٌ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى جَعَلَ اللَّبَنُ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي، ثُمَّ نَأَوْتُ فَضَلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا أَوْلَتْهُ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)). ❶

میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے اس قدر دودھ پیا کہ میرے ناخنوں میں سے باہر نکلنے لگا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی تعبیر کیا فرمائی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علم۔

321 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أُرِيتُ فِي النَّوْمِ أَنِّي أَنْزَعُ بَدَلُو بَكْرَةَ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَتَنَزَعَ ذَنْبًا أَوْ ذَنْبَيْنِ، فَتَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا، فَلَمْ أَرْ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَهُ حَتَّى رَوَى النَّاسَ وَضَرَبُوا بِعَطَنِ)). ❷

مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں پر چرخی والے ڈول کے ساتھ پانی نکال رہا ہوں۔ پھر ابو بکر (رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا لیکن انہوں نے کمزور سے انداز میں پانی نکالا، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) آئے اور پانی نکالنا چاہا تو وہ ڈول ایک بڑے سے ڈول کی شکل اختیار کر گیا، میں نے کوئی ایسا زور آور شخص نہیں دیکھا جو اس کی طرح پانی نکالتا ہو، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے اپنے حوض بھی بھر لیے۔

322 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا أبيضَ، فَقَالَ: ((أَجْدِيدُ ثَوْبِكَ أَمْ غَسِيلٌ؟)) قَالَ: فَلَا أَدْرِي بِمَا رَدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا، وَيَرْزُقُكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). ❸

نبی ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پہنے دیکھا تو استفسار فرمایا: آپ کے کپڑے نئے ہیں یا دھلے ہوئے ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو کیا جواب دیا۔ پھر نبی ﷺ نے ان کو (دعا دیتے ہوئے) فرمایا:

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٤٠ / ٧ - صحيح مسلم: ٨٥٩ / ٤ - سنن الترمذى: ٦١٩ / ٥ - مسند أحمد: ٨٣ / ٢ - السنة

لابن أبى عاصم: ١١٢

❷ [إسناده صحيح] مضى الحديث برقم: ٢٢٤

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٨٨ / ٢ - مصنف عبد الرزاق: ٢٣ / ١١ - سنن ابن ماجه: ١٧٨ / ٢ - ابن حبان (موارد الظمان):

إِبْسٌ جَدِيدًا، وَعِشٌ حَمِيدًا، وَمُتٌ شَهِيدًا، وَيَرْزُقُكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 ”تمہیں نیا لباس، قابل تعریف زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو، اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں آنکھوں
 کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔“

323 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا، فَقَالَ: ((أَجْدِيدٌ هُوَ أَمْ غَسِيلٌ؟)) قَالَ:
 غَسِيلٌ، فَقَالَ: ((الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا)). ①

نبی ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑا زیب تن کیے دیکھا تو پوچھا: کیا یہ نیا ہے یا دھلا ہوا؟ انہوں نے کہا:
 دھلا ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إِبْسٌ جَدِيدًا، وَعِشٌ حَمِيدًا، وَمُتٌ شَهِيدًا

”تمہیں نیا لباس، قابل تعریف زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو۔“

324 - سالم کے حوالے سے بھی نبی ﷺ کا اسی کے مثل فرمان منقول ہے، مگر اس میں آپ ﷺ کا مزید یہ فرمان بھی
 مذکور ہے کہ:

((وَزَادَكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))، فَقَالَ عُمَرُ، وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . ②
 اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک میں اضافہ فرمائے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے
 رسول! آپ کی بھی۔

325 - نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

كَانَ سَيْفٌ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِي شَهِدَ بَدْرًا فِيهِ سَبَائِكُ مِنْ ذَهَبٍ . ③

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو تلوار لے کر جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے؛ اس میں سونے کی دھات لگی ہوئی تھی۔

326 - سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جَوَارٌ قَدْ عَلَتْ أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى
 صَوْتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ، وَبَادَرْنَ فَذَهَبْنَ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ يَضْحَكُ، فَقَالَ: أَضْحَكَ اللَّهُ
 سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: ((عَجِبْتُ لِجَوَارٍ كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ
 حَسَّكَ بَادَرْنَ فَذَهَبْنَ))، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ: أَيُّ عَدَوَاتٍ أَنْفُسِهِنَّ، وَاللَّهِ لَرَسُولُ اللَّهِ كُنْتَنَّ
 أَحَقَّ أَنْ تَهَبْنَ مِنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((دَعِهِنَّ دَعِهِنَّ عَنكَ يَا عُمَرُ،
 فَوَاللَّهِ إِنْ لَقِيكَ الشَّيْطَانُ بِفَجٍّ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ)). ④

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اجازت مانگی تو آپ کے پاس کچھ عورتیں (یعنی ازواج
 مطہرات) بیٹھی ہوئی تھیں جو آپ کی آواز سے بلند آواز میں بات کر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو (اندر

① [سنادہ صحیح] عمل اليوم والليله لابن السني: ١٠٨

② [سنادہ ضعیف] جامع معمر بن راشد: ١١ / ٢٢٣

③ [سنادہ صحیح] مضي الحديث برقم: ٣٠١

④ [سنادہ ضعیف جدًا] تفرّد به المؤلف

آنے کی) اجازت دی تو وہ جلدی سے (پردے میں) چلی گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے (لیکن ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر تعجب ہو رہا ہے کہ یہ میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں لیکن جب آپ کی ہلکی سی آواز سنی تو جلدی سے اٹھ کر چلی گئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ تم میری بہ نسبت ان سے ڈرو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! رہنے دو، انہیں کچھ نہ کہو، اللہ کی قسم! اگر کسی راستے میں آپ کو شیطان مل جائے تو آپ کا راستہ چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

327 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

وَضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ، وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعِنِي إِلَّا رَجُلٌ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي، فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَتَرَحَّمَ عَلَيَّ عُمَرُ فَقَالَ: مَا خَلَفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأُظُنُّ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((فَذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))، فَإِنْ كُنْتُ لَأُظُنُّ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا. ①

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (کی میت) کو چارپائی پر لٹایا گیا تو جنازہ اٹھانے سے پیشتر لوگ ارد گرد جمع ہو کر ان کے لیے دعائیں کرنے لگے، اور میں بھی ان میں موجود تھا۔ اسی حالت میں ایک صاحب نے پیچھے سے میرا شانہ پکڑا، میں نے دیکھا تو وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور (ان سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا: آپ نے اپنے بعد کوئی شخص ایسا نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ میں اس جیسے اعمال کرتے ہوئے اللہ سے جا ملوں، اور اللہ کی قسم! مجھے تو (پہلے سے) یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا۔ میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر یہ فرماتے سنا تھا کہ میں، ابو بکر اور عمر گئے۔ میں، ابو بکر اور عمر اندر آئے۔ میں، ابو بکر اور عمر باہر گئے۔ (یعنی نبی ﷺ اکثر اپنے ساتھ آپ دونوں کا تذکرہ فرماتے تھے) اس لیے مجھ کو پہلے ہی یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کو ان کا ساتھ نصیب کرے گا۔

328 - سند کے اختلاف کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ ②

329 - اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ، إِنَّهُ لَمَّا طَعِنَ تِلْكَ الطَّعْنَةَ رَأَى غُلَامًا قَدْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، خُذْ مِنْ شَعْرِكَ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ، فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثُوبِكَ، وَاتَّقَى لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ. ③

② [إسناده حسن] صحيح البخاری: ۷/ ۴۱ - صحيح مسلم: ۴/ ۱۸۵۸

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/ ۱۱۲

③ [إسناده حسن] صحيح البخاری: ۷/ ۵۹

اللہ تعالیٰ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے! جب وہ زخمی تھے تو انہوں نے ایک نوجوان لڑکے کو دیکھا جس نے اپنا تہہ بند ٹخنوں سے نیچے کیا ہوا تھا، تو آپ نے فرمایا: اے نوجوان لڑکے! اپنے بال چھوٹے کراؤ اور اپنا تہہ بند اوپر کرو، کیونکہ یہ تمہارے کپڑے کی بقا کے زیادہ لائق اور تمہارے پروردگار کے تقویٰ کا بڑا ذریعہ ہے۔

330 - امام مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. ①

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! عمر کے اسلام لانے سے آسمان والے (فرشتے) بھی خوش ہو گئے ہیں۔

331 - سلیمان بن قرم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

نِعْمَ الْحَجِيجُ لَكُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ. ②

موزوں پر مسح کرنے کے سلسلے میں تمہارے لیے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کا عمل) بہت اچھا ثبوت ہے۔

332 - معتمر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد اور ابو عثمان رحمہما اللہ نے فرمایا:

إِنَّمَا كَانَ عُمَرُ مِيزَانًا، لَا يَقُولُ كَذَا وَلَا يَقُولُ كَذَا. ③

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ترازو کی ہی حیثیت رکھتے تھے، وہ نہ تو یوں کہتے اور نہ ہی یوں۔

توضیح: یعنی بالکل حق اور راست گوئی سے کام لیتے تھے، نہ کسی کی بے جا حمایت میں بولتے اور نہ ہی کسی کی حق تلفی کرتے تھے، بلکہ ترازو کی طرح برابر اور درست رہتے۔

333 - امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن کریم کے اس فرمان: ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [التحریم: ۴] (نیک اہل ایمان) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ④

334 - سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدِ وَمِدَحِ وَإِيَّاكَ، قَالَ: ((هَاتِ مَا حَمِدْتَ بِهِ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ))، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْشِدُهُ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ أَدْلَمُ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَسْ أَسْ))، قَالَ: فَتَكَلَّمْتُ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْشِدُهُ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَسْ أَسْ))، فَفَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هَذَا الَّذِي اسْتَنْصَتَنِي لَهُ؟ قَالَ: ((هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ)). ⑤

① [إسناده ضعيف] سنن ابن ماجه: ۱/ ۳۸- ابن حبان (موارد الظمان): ۵۳۵

② [إسناده ضعيف] تفرّد به المؤلف

③ [إسناده صحيح] مضمی الاثر برقم: ۴۷

④ [رجال الإسناد ثقات] تفسير الطبري: ۲۸/ ۱۰۵

⑤ [إسناده حسن لغيره] المعجم الكبير للطبراني: ۱/ ۲۶۵- الحلية لأبي نعيم: ۱/ ۴۶

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے رب کی تعریف اور آپ کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ذرا سناؤ کہ تم نے اپنے رب کی کیا تعریف کی ہے؟ سو میں آپ کو اشعار سنانے لگا، اسی اثناء میں گندمی رنگت کا ایک آدمی آیا اور اس نے اجازت طلب کی، تو رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: ٹھہرو، ٹھہرو۔ اس نے کچھ دیر بات چیت کی، پھر چلا گیا، اور میں پھر سے اشعار سنانے لگا۔ پھر وہی آدمی آ گیا اور اس نے اجازت طلب کی، تو نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: رُوکو، رُوکو۔ چنانچہ اسی طرح دو یا تین مرتبہ ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کون شخص ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے خاموش کر دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہے، یہ شخص باطل کو پسند نہیں کرتا۔

335 - سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ حَمَدْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدٍ وَمِدَحٍ وَإِيَّاكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ أَدْلَمَ، طَوَالَ، أَصْلَعُ، أَعْسَرُ يَسْرًا، قَالَ: فَاسْتَنْصَتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَوَصَفَ لَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَعْنِي حَمَادًا، كَيْفَ اسْتَنْصَتَهُ قَالَ: كَمَا يُصْنَعُ بِالْهَرِّ، فَدَخَلَ فَتَكَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هَذَا الَّذِي تَسْتَنْصِتُنِي لَهُ؟ فَقَالَ: ((هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ، هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). ❶

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے رب کی تعریف اور آپ کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ پھر راوی نے آگے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: ایک آدمی آیا جس کا گندمی رنگ اور لمبا قد تھا، سر کے کچھ بال گرے ہوئے تھے اور دونوں ہاتھوں سے کام کرنے والا تھا، اس نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے خاموش کر دیا۔۔۔ ابو سلمہ نے نبی ﷺ کے خاموش کرانے کا انداز بھی بیان کیا، جس طرح بلی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔۔۔ پھر وہ آدمی اندر آیا اور اس نے کچھ دیر بات چیت کی، پھر چلا گیا۔ راوی نے آگے حدیث بیان کی کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کون شخص ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے خاموش کر دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص باطل کو پسند نہیں کرتا، یہ عمر بن خطاب ہے۔

336 - ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ ❷

337 - عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَا عُمَرُ يَقْسِمُ مَا لَا إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ ضَرْبَةٌ قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: أَصَابَنِي فِي غَزَاةٍ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَأَمَرَ لَهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأَلْفِ أُخْرَى حَتَّى أَمَرَ لَهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ، فَقَالُوا: اسْتَحْيَ، فَخَرَجَ، فَقَالَ: لَوْ مَكَثَ لَأَعْطَيْتُهُ مَا بَقِيَ مِنَ الْمَالِ دِرْهَمٌ، رَجُلٌ ضَرِبَ فِي وَجْهِهِ ضَرْبَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَفَرَتْ وَجْهَهُ. ❸

❶ [إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: ٤٣٥ / ٣ - تاريخ بغداد: ٤٢٦ / ٧

❷ [إسناده حسن لغيره] الطبقات لابن سعد: ٢٩٦ / ٧ - تاريخ بغداد: ٤٠١ / ٨

❸ [رجال الإسناد ثقات] التاريخ الكبير: ١٤٣ / ٣

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مال تقسیم کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے اپنا سراو پر اٹھایا تو ایک آدمی کے چہرے پر چوٹ کا نشان دیکھا، پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں غزوے میں زخم آیا تھا۔ آپ نے حکم دیا کہ اسے ایک ہزار درہم دے دیے جائیں۔ پھر کچھ دیر ٹھہرے اور پھر حکم دیا کہ ایک ہزار درہم اسے اور دے دو۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کو چار ہزار درہم دینے کا حکم دے دیا۔ لوگوں نے (اس آدمی سے) کہا: شرم کرو (اور ہمیں بھی کچھ لینے دو) چنانچہ وہ آدمی چلا گیا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ کھڑا رہتا تو یقیناً میں باقی مال کے درہم بھی اسے دے دیتا، یہ ایسا آدمی تھا کہ جس کے چہرے پر راہ خدا میں ایسا زخم آیا کہ اس نے اس کے چہرے پر نشان ڈال دیا۔

338 - امام حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ اعِزَّ الدِّينَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)). ①

اے اللہ! عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام کو عزت بخش۔

339 - امام محمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ)). ②

اے اللہ! عمر بن خطاب یا عامر بن طفیل کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔

توضیح: یعنی ان دونوں میں سے کسی ایک کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا کر دے، تاکہ ان کی آمد سے اسلام کو غلبہ حاصل ہو۔ جب آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی تھی اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

340 - طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيْهَلًا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. ③

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔

341 - طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ مَلَكٌ. ④

ہم یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے۔

342 - امام شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ فَانظُرُوا إِلَى قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. ⑤

جب لوگوں کا کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف دیکھو۔

① [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ۲۶۷/۳ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۶۲/۹

② [رجال الإسناد ثقات] ابن حبان (موارد): ۵۳۵

③ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۸۰/۹ - المستدرک للحاکم: ۹۳/۳ - مسند أحمد: ۱۴۸/۶ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۶۷/۹

④ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۳۸۴/۸

⑤ [إسناده صحيح] التاريخ الكبير: ۱۶۱/۲

توضیح: یعنی جو موقف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہو، اسی پر عمل کرو۔

343 - عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَلَغَ عَلِيًّا أَنَّ رَجُلًا يَنَالُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَتَى بِهِ فَجَعَلَ يُعَرِّضُ بِذِكْرِهِمَا، وَفَطَنَ الرَّجُلُ فَأَمْسَكَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَمَا لَوْ أَقْرَرْتَ بِالَّذِي بَلَغَنِي عَنْكَ لَأَلْقَيْتُ أَكْثَرَ شَعْرًا. ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ ایک آدمی سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق زبان درازی کرتا ہے۔ اسے آپ کے پاس لایا گیا تو آپ اس کے سامنے ان دونوں کا اچھا تذکرہ کرنے لگے۔ آدمی کو سمجھ آگئی اور وہ باز آ گیا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: سنو! اگر تم اس بات کا اقرار کر لیتے جو مجھے پتا چلا تھی، تو میں (سزا کے طور پر) تمہارے زیادہ تر بال موٹا دیتا۔

344 - امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيِّ: إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ عُمَرَ فَاحْصِفْ نَعْلَكَ، وَشَمِّرْ ثَوْبَكَ، وَكُلْ دُونَ الشَّبَعِ. ②

ایک آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کے جیسا بننا چاہتے ہیں تو پھر اپنے جوتے کو پیوند لگایا کریں، اپنی آستین چڑھا کر رکھیں اور پیٹ بھر کر کھانے سے پرہیز کیا کریں۔

345 - امام محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا أُصِيبَ أُرْسِلَ إِلَى الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: عَنْ مَلَأٍ مِنْكُمْ كَانَ هَذَا، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: إِنِّي وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ اللَّهَ نَقَصَ مِنْ آجَالِنَا فِي أَجَلِكَ، ثُمَّ أَتَى سَرِيرَهُ وَقَدْ سُجِّيَ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَقَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ الْيَوْمَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسْجَى عَلَيْهِ. ③

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب زخمی تھے تو آپ نے مہاجرین کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا: تمہارے تعاون سے ہی یہ سب کچھ ہوا ہے۔ تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یقیناً میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری زندگی کم کر کے آپ کو دے دے۔ پھر وہ آپ کی چارپائی کے پاس آئے اور آپ پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج اس کپڑا اوڑھے ہوئے شخص کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا مجھے محبوب ہو۔

توضیح: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ آج مجھے ایسا کوئی شخص نظر نہیں آ رہا کہ جس کے متعلق میں یہ خواہش کر سکوں کہ کاش! جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہوتا تو میرے پاس اس کا اعمال نامہ ہوتا، کیونکہ جو بلند پایہ اور عظیم تر اعمال سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہیں آج وہ کسی بھی اور شخص میں نہیں مل سکتے۔

① [إسناده ضعيف جدًا] [تفرّد به المؤلف]

② [ضعيف لانقطاعه ولكن رجاله ثقات غير الرجل المبهم] [تفرّد به المؤلف]

③ [رجال الإِسْنَادِ ثَقَاتٌ] [المستدرک للحاکم: ۳/ ۹۴ - مسند أحمد: ۱/ ۱۰۹]

346 - ابو جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا غُسِّلَ وَكُفِّنَ وَوُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، وَسُجِّيَ عَلَيْهِ بَثُوبٌ، قَالَ عَلِيُّ: مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسْجِي. ①

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب غسل دے کر اور کفن پہنا کر چارپائی پر لٹا دیا گیا اور ان پر ایک کپڑا ڈال دیا گیا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رُوئے زمین پر کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ مجھے اس کپڑا اوڑھے شخص سے بڑھ کر جس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند ہو۔

347 - ابو جہضم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ وَسُجِّيَ ثُوبًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيُّ فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: مَا عَلَى الْأَرْضِ الْيَوْمَ أَحَدًا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسْجِي. ②

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر خنجر کے وار کیے گئے (اور وہ شہید ہو گئے) تو انہیں غسل دے کر اور کفن پہنا کر ان پر کپڑا ڈال دیا گیا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، ان کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آج رُوئے زمین پر کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ مجھے اس کپڑا اوڑھے شخص سے بڑھ کر جس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند ہو۔

348 - ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ وَهُوَ مُسْجِي بِثُوبِهِ قَدْ قَضَى نَحْبَهُ، فَجَاءَ عَلِيُّ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا حَفْصٍ، فَوَاللَّهِ مَا بَقِيَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْكَ. ③

میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا اور آپ پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، وہ اپنا وعدہ پورا کر گئے تھے (یعنی شہادت پا چکے تھے) پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، پھر فرمایا: اے ابو حفص! آپ پر اللہ کی رحمت ہو، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ سے بڑھ کر کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں ہے کہ جس کا نامہ اعمال لے کر اللہ تعالیٰ سے ملنا مجھے پسند ہو۔

349 - امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي شَيْءٍ، فَانظُرُوا مَا صَنَعَ عُمَرُ، فَخُذُوا بِهِ. ④

جب لوگوں کا کسی مسئلے میں اختلاف ہو جائے تو پھر دیکھو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کیا کرتے ہیں؟ پس (جو کام وہ کریں) اسی کو اپنالو۔

350 - امام ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

① [رجال الإسناد ثقات] تاريخ المدينة لابن شبة: ١ / ٢٧٤ - التاريخ الكبير: ٤ / ٢٨٤

② [منقطع رجاله ثقات] الطبقات لابن سعد: ٣ / ٣٧١

③ [إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: ١ / ١٠٩ ④ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٣٤٢

كَانَ لَا يُعَدِّلُ بِقَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ إِذَا اجْتَمَعَا. ①

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اقوال اکٹھے ہو جائیں تو ان دونوں کو برابر نہیں سمجھا جاسکتا۔

توضیح: یعنی جب کسی مسئلے میں ان دونوں اصحاب کے اقوال اکٹھے ہو جائیں گے تو پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کو ترجیح دی جائے گی۔

351 - سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ النَّاسَ جُمِعُوا، فَكَأَنِّي بِرَجُلٍ قَدْ فَرَعَهُمْ فَوْقَهُمْ بِثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: قُلْتُ: لِمَ؟ قَالُوا: إِنَّهُ لَا تَلُومُهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَائِمٌ، وَإِنَّهُ خَلِيفَةٌ مُسْتَخْلَفٌ، وَشَهِيدٌ مُسْتَشْهَدٌ، قَالَ: فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسَلْ إِلَى عُمَرَ بِيَشْرُهُ، فَقَالَ لِي: اقْضُصْ رُؤْيَاكَ، فَلَمَّا بَلَغَ إِلَيَّ خَلِيفَةَ قَالَ: زَبَرَنِي عُمَرُ وَأَنْتَهَرَنِي قَالَ: تَقُولُ هَذَا وَأَبُو بَكْرٍ حَيٌّ؟ قَالَ: فَسَكَتُ، فَلَمَّا وُلِيَ عُمَرُ كَانَ بَعْدُ بِالشَّامِ مَرَرْتُ بِهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَانِي فَقَالَ لِي: اقْضُصْ رُؤْيَاكَ، قَالَ: فَلَمَّا بَلَغْتُ لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَنِي اللَّهُ مِنْهُمْ، وَأَمَّا خَلِيفَةٌ مُسْتَخْلَفٌ فَقَدْ وَاللَّهِ اسْتَخْلَفَنِي، فَاسْأَلُهُ أَنْ يُعِينَنِي عَلَى مَا وَاوَلَانِي، قَالَ: فَلَمَّا بَلَغْتُ: وَشَهِيدٌ مُسْتَشْهَدٌ قَالَ: وَأَنِّي الشَّهَادَةُ وَأَنَا فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَحَوْلِي يَغْزُونَ، ثُمَّ قَالَ: يَأْتِي اللَّهُ بِهَا أَنِّي شَاءَ، مَرَّتَيْنِ. ②

میں نے خواب دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور میں ایسے آدمی کے پاس ہوں جو ان سب سے تین ہاتھ اوپر کو بڑھا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: (ان کے ممتاز و نمایاں مقام کی) کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے کہا: انہیں معاملات خداوندی میں کسی کی ملامت سے چنداں فرق نہیں پڑتا تھا، یہ ایسے خلیفہ ہیں جنہیں (رسول اللہ ﷺ) کا جانشین بنایا گیا تھا اور ایسے شہید ہیں کہ جس نے خدا کی راہ میں جان قربان کر دی۔ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے یہ خواب بیان کیا تو انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی جانب آدمی بھیج کر انہیں بشارت سنائی۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: مجھے بھی اپنا خواب سناؤ۔ چنانچہ وہ خواب سنانے لگے اور جب خلیفہ کے ذکر پر پہنچے تو انہوں نے مجھے روکا اور جھڑکتے ہوئے فرمایا: تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زندہ ہونے کے باوجود یہ بات کہہ رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شام کے گورنر بنے اور منبر پر بیٹھے ہوئے تھے، میں ان کے پاس سے گزارا تو انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا: مجھے اپنا خواب سناؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ (میں خواب سنانے لگا اور) جب اس بات پر پہنچا کہ ”انہیں معاملات خداوندی میں کسی کی ملامت سے چنداں فرق نہیں پڑتا تھا“ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے لوگوں میں شامل فرمائے گا، اور جہاں تک (رسول اللہ ﷺ) کے جانشین اور خلیفہ بننے کی بات ہے تو اللہ کی قسم! یقیناً اللہ نے مجھے خلیفہ منتخب کر دیا ہے اور میں اس سے دعا کرتا ہوں کہ اس نے جو ذمہ داری مجھے سونپی ہے اس پر میری مدد فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں اس بات پر پہنچا کہ ”یہ ایسے شہید ہیں کہ جس نے خدا کی راہ میں

① [إسناده حسن] العلل لعبد الله بن أحمد: ١٦٥٩ ② [إسناده صحيح] تاريخ المدينة لابن شبة: ٨٦٩/٣

جان قربان کر دی، تو انہوں نے فرمایا: شہادت کہاں ہے؟ جبکہ میں تو جزیرہ عرب میں ہوں اور میرے ارد گرد لوگ جہاد کر رہے ہیں۔ پھر انہوں نے دو مرتبہ فرمایا: شہادت چاہے جہاں بھی ہوگی؛ اللہ تعالیٰ اسے لے آئے گا۔

352 - اسود بن اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَاتَّبَعْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلًا ، وَأَنَّهُ أَتَى فِي امْرَأَةٍ وَأَبْوَيْنِ ، فَقَسَمَهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرَّبْعَ ، وَالْأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ، وَجَعَلَ ثُلُثِي مَا بَقِيَ لِلْأَبِ . ①

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب کسی راستے پر چلتے اور ہم ان کے پیچھے چل رہے ہوتے تو ہمیں وہ راستہ بہت نرم محسوس ہوتا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وراثت کا مسئلہ لایا گیا جس میں بیوی اور ماں باپ تھے، تو انہوں نے بیوی کو چار حصوں میں سے چوتھا حصہ دیا، ماں کو باقی مال کا تہائی حصہ اور باقی کا دو تہائی مال باپ کو دیا۔

353 - اسود بن اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَا بِعُمَرَ . ②

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔

354 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ)) . ③

ابو بکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابو عبیدہ بن جراح اچھے آدمی ہیں، اُسید بن حذیر اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شماس اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں اور معاذ بن عمرو بن جموح اچھے آدمی ہیں۔ اللہ ان تمام سے راضی و خوش ہوا۔

355 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ جَيْشًا ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَّةَ ، قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمًا ، قَالَ: فَجَعَلَ يَصِيحُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا سَارِيَّ الْجَبَلِ ، يَا سَارِيَّ الْجَبَلِ ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ الْجَيْشِ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمْنَاهُمْ ، فَإِذَا بِصَاحِبِ يَصِيحُ: يَا سَارِيَّ الْجَبَلِ ، يَا سَارِيَّ الْجَبَلِ ، فَأَسَدْنَا ظُهُورَنَا بِالْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ ، فَقِيلَ لِعُمَرَ ، يَعْنِي: ابْنَ الْخَطَّابِ: إِنَّكَ كُنْتَ تَصِيحُ بِذَلِكَ . ④

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا اور ساریہ نامی ایک شخص کو ان کا امیر مقرر کیا۔ پھر ایک روز سیدنا

① [اسنادہ صحیح] سنن سعید بن منصور: ۱۳/۲ - المستدرک للحاکم: ۳۳۵/۴ - سنن الدارمی: ۳۴۵/۲

② [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۳۴۰

③ [اسنادہ حسن] مسند أحمد: ۴۱۹/۲ - الأدب المفرد للبخاری: ص ۱۲۳ - المستدرک للحاکم: ۲۳۳/۳

④ [اسنادہ حسن] الدلائل لأبی نعیم: ۲۱۰/۳ - تاریخ بغداد: ۲۱۶/۸

عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران وہ منبر پر ہی اونچی آواز میں پکارنے لگے: اے ساریہ! پہاڑ سے لگ جاؤ، اے ساریہ! پہاڑ سے لگ جاؤ۔ پھر جب لشکر کا نمائندہ آیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے (جنگ کے) حالات دریافت کیے تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمارا دشمن سے سامنا ہوا اور ہم نے انہیں شکست دے دی۔ دوران جنگ اچانک کسی کی اونچی آواز میں پکار سنائی دی کہ اے ساریہ! پہاڑ سے لگ جاؤ، اے ساریہ! پہاڑ سے لگ جاؤ۔ چنانچہ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کے ساتھ لگا دیں اور اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست سے دوچار کر دیا۔ یہ سن کر کسی نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ بات تو آپ نے پکار کر کہی تھی۔

356 - ابراہیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَا بِعُمَرَ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ حَائِطًا حَصِينًا، يَدْخُلُهُ الْإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْتَلَمَ الْحَائِطُ، فَالْإِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي خَادِمٌ لِمِثْلِ عُمَرَ حَتَّى أَمُوتَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مَنْ فِي الْأَرْضِ الْيَوْمَ وَضِعُوا فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، وَوُضِعَ عُمَرُ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى، لَرَجَحَ شِقُّ عُمَرَ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْجَزْوِ فَتَنْحَرُ فَتَكُونُ الْكَبِدُ وَالسَّنَامُ وَأَطْيَبُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ، وَيَكُونُ الْعُنُقُ لِأَلِ عُمَرَ، إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَا بِعُمَرَ. ❶

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔ یقیناً سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسا محفوظ باغ تھے کہ جس میں اسلام داخل تو ہوتا تھا مگر اس سے نکلتا نہیں تھا۔ لیکن جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو اس باغ میں شگاف پڑ گیا، پھر اس سے اسلام نکلنے لگا اور داخل نہیں ہوتا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری خواہش ہے کہ میں عمر جیسی شخصیت کا مرتے دم تک خادم رہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین پر جتنی بھی مخلوق موجود ہے؛ اگر ان سب کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا جھک جائے گا۔ یقیناً عمر رضی اللہ عنہ اونٹ ذبح کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے، چنانچہ اسے ذبح کیا جاتا اور (اس کا) جگر، کوہان اور اچھے اچھے حصے مسافروں کو دیے جاتے اور گردن آل عمر کو بھیج دی جاتی۔ جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ ہوگا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوں گے۔

357 - ابراہیم رحمہ اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَقَدْ أَحْبَبْتُ هَذَا الرَّجُلَ حُبًّا قَدْ خِفْتُ اللَّهُ فِي حُبِّهِ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ حَائِطًا حَصِينًا، يَدْخُلُهُ الْإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْتَلَمَ الْحَائِطُ، إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَا بِعُمَرَ. ❷

یقیناً میں اس شخص سے اس قدر محبت کرتا ہوں کہ مجھے اس کی محبت کے متعلق اللہ سے ڈر لگنے لگتا ہے (کہ کہیں میں مبالغہ تو نہیں کر رہا)۔ یقیناً عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسا محفوظ باغ تھے کہ جس میں اسلام داخل تو ہوتا تھا مگر اس سے نکلتا نہیں تھا۔ لیکن جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو اس باغ میں شگاف پڑ گیا، پھر اس سے اسلام نکلنے لگا اور

❶ [إسناده صحيح لغيره] المعجم الكبير للطبراني: ٧٩/٩ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٧٨/٩

❷ [إسناده صحيح لغيره] المستدرک للحاكم: ٩٣/٣ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٧٨/٩

داخل نہیں ہوتا تھا۔ جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ ہوگا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوں گے۔

358 - ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَخْلَأْتِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ ثَلَاثَةٌ وَلَمْ أَلْ أَبُوبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ. ①
صحابہ محمد میں سے تین لوگ میرے گہرے دوست ہیں: سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم۔

359 - سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ))، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: مَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَوْلَتْهُ الدِّينَ)). ②

اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا تو مجھے (خواب میں) دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا، میں نے (اس میں سے دودھ) پیا، یہاں تک کہ میں نے تری دیکھی جو میری انگلیوں کے پوروں سے نکل رہی تھی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔ آپ کے گرد بیٹھے لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ (دودھ سے مراد) دین ہے۔

360 - سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ، مِنْهَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ، وَمِنْهَا يَبْلُغُ الرُّكْبَ، قَالَ: وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ))، فَقَالُوا: مَا أَوْلَتْهُ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)). ③

میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سامنے پیش کیا گیا، انہوں نے قمیضیں زیب تن کر رکھی تھیں، ان میں سے کچھ کی قمیضیں سینے تک تھیں اور کچھ کی گھٹنے تک پہنچ رہی تھیں، اور میرے سامنے عمر (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا تو انہوں نے جو قمیض پہن رکھی تھی وہ اسے گھیٹ رہے تھے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علم۔

توضیح: یعنی لوگ اپنے زیادہ یا کم علم کے لحاظ سے اسی قدر آگے اور پیچھے تھے، جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قرآن و سنت کے علم میں درجہ کمال رکھنے کے باعث اتنے ہی اعلیٰ ترین درجے پر فائز تھے۔

361 - امام زہری رحمہ اللہ آل ربیع کے کسی آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ان کے ہاں تھیں۔ اس آدمی نے محض کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكْتَ
يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ
فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبُ جَنَاحِي نَعَامَةٍ
لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبِقِ
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا
بَوَائِحَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تَفْتَقِ

① [إسناده ضعيف] سير أعلام النبلاء: ۷/۳

② [إسناده ضعيف] سنن الدارمی: ۳۵۵/۲

③ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۷۳/۱ - صحيح مسلم: ۱۸۵۹/۴ - سنن الترمذی: ۵۳۹/۴ - سنن النسائی:

۱۱۳/۸ - سنن الدارمی: ۱۲۷/۲ - مسند أحمد: ۸۶/۳

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَحَلُّوهُ الشَّمَاخَ بِنَ ضِرَارِ، فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ: مَا قُلْتُهُ. ❶

”اللہ تعالیٰ اس امیر المؤمنین کو اچھا بدلہ دے اور برکات کا نزول ہو۔ جس پھٹے ہوئے چمڑوں میں بھی اللہ کی تائید و نصرت شامل ہوتی تھی۔ سو جو شخص کوشش کرتا ہے یا شتر مرغ کے پروں پر سوار ہو جاتا ہے تو یقیناً وہ تیرے گزشتہ سبقت لے جانے والے امور کو بھی پالیتا ہے۔ (اے امیر المؤمنین!) آپ نے ان امور کو ادا کر دیا ہے، پھر اس کے بعد آپ ایسی آفات چھوڑ گئے کہ جو اپنی آستینوں میں بھی کھل نہ پائیں۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں نے ان اشعار کو شامخ بن ضرار کی طرف منسوب کیا ہے لیکن جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: میں نے یہ اشعار نہیں کہے۔

توضیح:..... آخری مصرعے سے مراد یہ ہے کہ جب آپ نے زمام حکومت سنبھالی تو بہت سے امور نمٹا دیے لیکن پھر بھی آپ اپنے بعد ایسے پوشیدہ امور و معاملات چھوڑ گئے کہ جو آپ کی رحلت کے بعد ہی منکشف ہوئے۔ ❷

362 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

لَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ حَجَّ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا صَدَرْنَا عَنْ مَنِي مَرُّوا بِالْمُحَصَّبِ، فَسَمِعْتُ رَجُلًا عَلَى رَاحِلَتِهِ يَقُولُ: أَيْنَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَسَمِعْتُ آخَرَ قَالَ: كَانَ هَاهُنَا كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ قَالَ:

عَلَيْكَ سَلَامٌ مِنْ إِمَامٍ وَبَارَكْتَ
فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبُ جَنَاحِي نَعَامَةٍ
يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمَمْرُوقِ
لِيُذْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبِقِ
بَوَائِجَ فِي أَكْمَامِهِا لَمْ يُفْتَقِ
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَالْتَمَسَ ذَلِكَ الرَّابِئُ، فَلَمْ يُقَدَّرْ عَلَيْهِ، وَلَمْ يُذْرَ مِنْهُ هُوَ، فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ
مِنَ الْجِنِّ، قَالَ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ ذَلِكَ الْحَجِّ فَطُعِنَ فَمَاتَ. ❸

جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آخری حج ادا فرمایا تو اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن بھی اس حج میں شریک تھیں۔ جب ہم منیٰ سے واپس آئے اور لوگ محصب کے پاس سے گزرے تو میں نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر یہ کہتے سنا: امیر المؤمنین کہاں ہیں؟ پھر مجھے دوسرے کی آواز سنا دی کہ امیر المؤمنین یہیں ہیں۔ چنانچہ اس آدمی نے اپنی سواری کے جانور کو بٹھایا اور یہ اشعار پڑھنے لگا:

عَلَيْكَ سَلَامٌ مِنْ إِمَامٍ وَبَارَكْتَ
فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبُ جَنَاحِي نَعَامَةٍ
يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمَمْرُوقِ
لِيُذْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبِقِ
بَوَائِجَ فِي أَكْمَامِهِا لَمْ يُفْتَقِ
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا

”اے امام! آپ پر سلامتی ہو اور (اللہ تعالیٰ کی) برکات کا نزول ہو، آپ کے پھٹے ہوئے چمڑوں میں بھی اللہ کی تائید و نصرت شامل ہوتی تھی۔ سو جو شخص کوشش کرتا ہے یا شتر مرغ کے پروں پر سوار ہو جاتا ہے تو یقیناً وہ تیرے

❶ [سنادہ حسن] المستدرک للحاکم: ۳/۹۲۔ الدلائل لأبی نعیم: ۳/۲۱۰

❷ غریب الحدیث لابن قتیبہ: ۲/۱۸. ❸ [سنادہ ضعیف] الطبقات لابن سعد: ۳/۳۷۴۔ تاریخ المدینة لابن شبة: ۲/۲۵۵

گزشتہ سبقت لے جانے والے امور کو بھی پالیتا ہے۔ (اے امیر المومنین!) آپ نے ان امور کو ادا کر دیا ہے، پھر اس کے بعد آپ ایسی آفات چھوڑ گئے کہ جو اپنی آستینوں میں بھی کھل نہ پائیں۔“

363 - امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ لِعُمَرَ أَرْبَعَةَ رُؤْيَا: رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتَيْتُ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ حَتَّى رَأَيْتُ الرَّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَنَامِلِي، ثُمَّ نَأَوَلْتُ فَضَلِي عُمَرَ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)). ((وَرَأَيْتُ كَأَنَّ أُمَّتِي عَلَيْهِمُ الْقُمْصُ إِلَى الثَّدْيِ وَإِلَى الرُّكْبِ، وَإِلَى الْكَعْبِ، وَمَرَّ عُمَرُ يَسْحَبُ قَمِيصًا))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَوْلَتْ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((الذِّينُ)). قَالَ: ((وَدَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا، أَوْ دَارًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ يَا أَبَا حَفْصٍ))، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَوْ يُغَارُ عَلَيْكَ؟ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي وَرَدْتُ بَثْرًا فَوَرَدَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَنَزَعَ ذَنْبًا أَوْ ذَنْبَيْنِ، وَنَزَعَهُ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ وَرَدَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ الدَّلُوفُ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَاسْتَقَى فَأَرَوَى الظَّمِئَةَ وَضَرَبَ النَّاسَ بِعَطَنِ، فَلَمْ أَرِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، أَوْ قَالَ: عَبْقَرِيًّا: يَفْرِي قَرِيهَ. ①

میں نے عمر کے لیے چار خواب دیکھے: ”میں نے دیکھا کہ مجھے ایک برتن دیا گیا جس میں دودھ تھا، میں نے اتنا پیا کہ مجھے انگلیوں کے پوروں سے (دودھ کی) تری نکلتی دکھائی دی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔“ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (دودھ سے مراد) علم ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) ”میں نے (دوسرا خواب یہ) دیکھا کہ میری امت کے لوگوں نے قمیضیں زیب تن کر رکھی ہیں (کچھ کی قمیضیں) سینے تک ہیں، (کچھ کی) گھٹنے تک اور (کچھ کی) ٹخنے تک ہیں، اور (اتنے میں) عمر (رضی اللہ عنہ) گزرے تو وہ قمیض کو گھسیٹ رہے تھے۔“ (یعنی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وافر طور پر قمیض دستیاب تھا)۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (قمیض سے مراد) دین ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا، یا فرمایا کہ ایک گھر دیکھا، تو میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ تو فرشتوں نے جواب دیا: یہ قریش کے ایک شخص کا ہے۔ مجھے اُمید پیدا ہوئی کہ وہ میں ہی ہوں گا، لیکن (مجھے) بتلایا گیا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:) اے ابو حفص! میں نے (اس محل کے اندر) داخل ہونا چاہا تو مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر بھی غیرت کا مظاہرہ ہو سکتا ہے؟! (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) میں نے (چوتھا خواب یہ) دیکھا کہ میں ایک کنویں کے پاس آیا ہوں، پھر ابن ابی قحافہ (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) بھی اس کنویں پر آئے، انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا، پھر ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری واقع ہوگئی، پھر عمر بھی

① [اسنادہ حسن] صحیح البخاری: ۷/۴۰ - صحیح مسلم: ۱۸۶۱/۴ - مسند أحمد: ۲/۳۳۹ - سنن الترمذی: ۵/۶۱۹

وہاں آگے تو انہوں نے بھی پانی نکالا، یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں ہی اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور (انہوں نے اس قدر پانی نکالا کہ) لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا، میں نے ان کی طرح کام کرنے والا لوگوں میں سے کوئی اتنا زور آور بہادر شخص نہیں دیکھا۔

364 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتَيْتُ بِقَدَحٍ ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرَ)) ، قَالُوا: مَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)) . ❶

میں سویا ہوا تھا تو میں نے (خواب میں) دیکھا کہ مجھے ایک برتن دیا گیا، میں نے اس سے اتنا پیا کہ مجھے انگلیوں کے پوروں سے (دودھ کی) تری بہتی ہوئی دکھائی دی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (دودھ سے مراد) علم ہے۔

365 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتَيْتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرَ)) ، قَالُوا: مَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)) . ❷

اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا تو مجھے (خواب میں) دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا، میں نے (اس میں سے دودھ) پیا، یہاں تک کہ میں نے تری دیکھی جو میری انگلیوں کے پوروں سے نکل رہی تھی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علم۔

توضیح: یعنی جب میں علم سے سیر ہو گیا تو میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

366 - ابو امامہ بن سہل بن حنیف ایک صحابی رسول سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمُ الْقَمُصُّ ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ)) ، قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الِدِّينُ)) . ❸

میں سویا ہوا تھا تو میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا، جو کہ قمیضیں زیب تن کیے ہوئے تھے، (کچھ کی قمیضیں) سینے تک تھیں، اور کچھ کی (جسم کے) اس سے زیادہ حصے تک تھیں، اور میرے سامنے عمر (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا تو انہوں نے جو قمیض پہن رکھی تھی وہ اسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دین۔

توضیح: یعنی لوگ اپنے کثیر و قلیل عمل کے لحاظ سے دین میں بھی اسی قدر آگے اور پیچھے تھے، جبکہ سیدنا

عمر رضی اللہ عنہ عبادت و ریاضت، زہد و قناعت اور جہاد و خدمت میں درجہ کمال رکھنے کے باعث دین میں بھی اتنے ہی اعلیٰ ترین درجے پر فائز تھے۔

❶ [إسناده حسن] مضمی الحدیث برقم: ۳۲۰

❷ [إسناده حسن] مضمی الحدیث برقم: ۳۱۹

❸ [إسناده حسن] مضمی برقم: ۳۶۰

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

367 - ابو عثمان جراحہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کسی نے کہا کہ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہجرت کی تھی، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس بات کا پتا چلا تو غصے میں آگئے اور فرمایا:

قَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا، فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ، فَبَعَثَنِي عُمَرُ فَقَالَ: أَذْهَبُ فَاظْطَرُّ هَلِ اسْتَيْقَظَ؟ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ أَنْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدْ اسْتَيْقَظَ، فَاظْطَرُّ قَائِلًا إِلَيْهِ، نَهْرًا هَرَوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْضَبُ إِذَا قِيلَ إِنَّهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ. ❶

میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ آرام فرما رہے ہیں، چنانچہ ہم واپس گھر آگئے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا اور کہا: جاؤ دیکھ کر آؤ کہ نبی ﷺ بیدار ہو گئے ہیں؟ چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کر لی۔ پھر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں بتلایا کہ نبی ﷺ بیدار ہو گئے ہیں۔ پھر ہم آپ کی طرف چل پڑے اور لپک کر آ رہے تھے، یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ سے بیعت کر لی، پھر میں نے بھی بیعت کی۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات سے خفا ہو جایا کرتے تھے جب کہا جاتا تھا کہ انہوں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی ہے۔

368 - قیس جراحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. ❷

جب سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تب سے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے۔

369 - قیس جراحہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو فرماتے سنا:

وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمَوْثِقِي، وَأَخْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا أَرْفَضَ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِابْنِ عَفَّانَ لَكَانَ قَدْ. ❸

اللہ کی قسم! میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (قبولِ اسلام سے پہلے) مجھے اسلام قبول کرنے کی پاداش میں باندھ رکھا تھا، جبکہ ان کی ہمشیرہ اسلام قبول کر چکی تھیں، لیکن تم لوگوں نے جو سلوک سیدنا

❶ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۲۵۵ / ۷

❷ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۱۷۷ / ۷ - المعجم الكبير للطبرانی: ۱۸۲ / ۹

❸ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۱۷۶ / ۷ - مصنف ابن أبي شيبة: ۳۷۷ / ۲

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کیا ہے اس کی وجہ سے اگر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے سرک جائے تو اس کے لائق ہے۔

370۔ محمد بن اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، عَلَى قُرَيْشٍ وَلَمْ يُدْرِكُوا مَا طَلَبُوا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّهُمُ النَّجَاشِيُّ بِمَا يَكْرَهُونَ، أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ رَجُلًا ذَا شَكِيمَةٍ، لَا يَرَامُ مَا وَرَاءَ ظَهْرِهِ، اِمْتَنَعَ بِهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِحَمْزَةِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، حَتَّى غَزَا قُرَيْشًا، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَا كُنَّا نَقْدِرُ عَلَى أَنْ نُصَلِّيَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَاتَلَ قُرَيْشًا حَتَّى صَلَّى عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَصَلَيْنَا مَعَهُ، وَكَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ بَعْدَ خُرُوجِ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ. ①

جب عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن عاص قریش کے پاس آئے اور انہوں نے جن اصحاب رسول کا مطالبہ کیا تھا وہ انہیں نہ ملے اور نجاشی نے انہیں وہ جواب دیا جو انہیں بہت ناگوار تھا، تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا، وہ بڑے خودداری اور بڑائی والے شخص تھے، ان کی عدم موجودگی میں ان پر کوئی الزام نہیں لگایا جاسکتا تھا۔ ان کی اور سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (کفار کے مظالم سے) محفوظ ہو گئے، یہاں تک کہ انہوں نے قریش سے جنگ لڑی۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کر لینے تک کعبے کے پاس نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو قریش سے قتال کیا، یہاں تک کہ انہوں نے کعبے کے پاس نماز ادا کی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے صحابہ کی ہجرت حبشہ کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

371۔ سیدہ ام عبد اللہ بنت ابو حمزہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

وَاللَّهِ إِنَّهُ لَنَزَرَتْ حِلُّ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَقَدْ ذَهَبَ عَامِرٌ فِي بَعْضِ حَاجَتِنَا، إِذْ أَقْبَلَ عُمَرُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيَّ وَهُوَ عَلَى شِرْكِهِ، قَالَتْ: وَكُنَّا نَلْقَى مِنْهُ الْبَلَاءَ أَذَى لَنَا وَشَرًّا عَلَيْنَا، فَقَالَتْ: فَقَالَ: إِنَّهُ لَانْطَلَقُ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَاللَّهِ لَنَخْرُجَنَّ فِي أَرْضِ اللَّهِ، أَذَيْتُمُونَا وَقَهَرْتُمُونَا، حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَنَا مَخْرَجًا، قَالَتْ: فَقَالَ: صَحِبْكُمْ اللَّهُ، وَرَأَيْتُ لَهُ رِقَّةً لَمْ أَكُنْ أَرَاهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ أَحْزَنَهُ فِيمَا أَرَى خُرُوجَنَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَامِرٌ مِنْ حَاجَتِنَا تِلْكَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، لَوْ رَأَيْتَ عُمَرَ أَنْفًا وَرِقَّتَهُ وَحُزْنَهُ عَلَيْنَا، قَالَ: أَطْمَعْتِ فِي إِسْلَامِهِ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا يُسْلِمُ الَّذِي رَأَيْتَ حَتَّى يُسْلِمَ حِمَارُ الْخَطَّابِ، قَالَتْ: يَا سَأَلِمَا كَانَ يَرَى مِنْ غِلْظَتِهِ وَقَسْوَتِهِ عَنِ الْإِسْلَامِ. وَكَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيمَا بَلَغَنِي أَنَّ أُخْتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْخَطَّابِ، وَكَانَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، كَانَتْ قَدْ أَسْلَمَتْ وَأَسْلَمَ زَوْجُهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ مَعَهَا، وَهُمْ يَسْتَخْفُونَ بِإِسْلَامِهِمْ مِنْ

① [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمى: ٦٣/٩ - سيرة ابن هشام: ٣٤٢/١

عُمَرَ، وَكَانَ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّحَّامُ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَدْ أَسْلَمَ، وَكَانَ أَيْضًا يَسْتَخْفِي بِإِسْلَامِهِ فَرَقًا مِنْ قَوْمِهِ، وَكَانَ خَبَّابُ بْنُ الْأَرْتِّ يَخْتَلِفُ إِلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ الْخَطَّابِ يُقْرئُهَا الْقُرْآنَ، فَخَرَجَ عُمَرُ يَوْمًا مَتَوَشِّحًا سَيْفَهُ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَهْطًا مِنْ أَصْحَابِهِ، فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُمْ قَدْ اجْتَمَعُوا فِي بَيْتِ عِنْدَ الصَّفَا وَهُمْ قَرِيبٌ مِنْ أَرْبَعِينَ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ، وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمُّهُ حَمْرَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ، فِي رِجَالٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ كَانَ أَقَامَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَلَمْ يَخْرُجْ فِيمَنْ خَرَجَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَلَقِيَهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ مُحَمَّدًا، هَذَا الصَّابِيُّ الَّذِي قَدْ فَرَّقَ أَمْرَ فُرَيْشٍ، وَسَفَّهَ أَحْلَامَهَا، وَعَابَ دِينَهَا، وَسَبَّ آلَهَا، فَأَقْتُلْهُ، فَقَالَ لَهُ نُعَيْمٌ: وَاللَّهِ، لَقَدْ غَرَّتْكَ نَفْسُكَ مِنْ نَفْسِكَ يَا عُمَرُ، أَتَرَى بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ تَارِكِيكَ تَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَقَدْ قَتَلْتَ مُحَمَّدًا؟ أَفَلَا تَرْجِعُ إِلَى أَهْلِ بَيْتِكَ فَتَقِيمَ أَمْرَهُمْ؟ قَالَ: وَأَيُّ أَهْلِ بَيْتِي؟ قَالَ: خَتْنُكَ وَابْنُ عَمِّكَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، وَأَخْتُكَ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ، فَقَدْ أَسْلَمَا وَتَابَعَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دِينِهِ، فَعَلَيْكَ بِهِمَا، فَرَجَعَ عُمَرُ عَامِدًا لِخَتْنِهِ وَأُخْتِهِ، وَعِنْدَهُمَا خَبَّابُ بْنُ الْأَرْتِّ مَعَهُ صَحِيفَةٌ فِيهَا طَهٌ يُقْرئُهُمَا إِيَّاهَا، فَلَمَّا سَمِعُوا حَسَّ عُمَرُ تَغَيَّبَ خَبَّابُ بْنُ الْأَرْتِّ فِي مَخْدَعٍ لِعُمَرَ أَوْ فِي بَعْضِ الْبَيْتِ، وَأَخَذَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ الصَّحِيفَةَ فَجَعَلَتْهَا تَحْتَ فُجْدِهَا، وَقَدْ سَمِعَ عُمَرُ جِينَ دَنَا مِنَ الْبَيْتِ قِرَاءَتَهُ عَلَيْهِمَا، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: مَا هَذِهِ الْهَيْئَةُ الَّتِي سَمِعْتُهَا؟ قَالَا: مَا سَمِعْتَ شَيْئًا، قَالَ: بَلَى وَاللَّهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ عَمَّا تَابَعْتُمَا مُحَمَّدًا عَلَى دِينِهِ، وَبَطَشَ بِخَتْنِهِ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، وَقَامَتْ إِلَيْهِ فَاطِمَةُ أُخْتُهُ لِتَكْفُهُ عَنْ زَوْجِهَا، فَضَرَبَهَا فَسَجَّهَا، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ لَهُ أُخْتُهُ وَخَتْنُهُ: نَعَمْ، قَدْ أَسْلَمْنَا وَأَمْنَا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ. وَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِأُخْتِهِ مِنَ الدَّمِ نَدِمَ عَلَى مَا صَنَعَ فَارْعَوَى وَقَالَ لِأُخْتِهِ: أَعْطِينِي هَذِهِ الصَّحِيفَةَ الَّتِي سَمِعْتُكُمْ تُقْرَأُ فِيهَا أَنْظُرُ مَا هَذَا الَّذِي جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ؟ وَكَانَ عُمَرُ كَاتِبًا، فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ قَالَتْ لَهُ أُخْتُهُ: إِنَّا نَخْشَاكَ عَلَيْهَا، قَالَ: لَا تَخَافِي، وَحَلَفَ لَهَا بِاللَّهِ لِيُرِدَنَّهَا إِلَيْهَا إِذَا قَرَأَهَا، فَلَمَّا قَالَ لَهَا ذَلِكَ طَمِعَتْ فِي إِسْلَامِهِ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَخِي، إِنَّكَ نَجِسٌ عَلَى شِرْكِكَ، وَإِنَّهُ لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الطَّاهِرُ، فَقَامَ عُمَرُ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ أَعْطَتْهُ الصَّحِيفَةَ، وَفِيهَا طَهٌ، فَقَرَأَهَا، فَلَمَّا قَرَأَ صَدْرًا مِنْهَا قَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا الْكَلَامَ وَأَكْرَمَهُ، فَلَمَّا سَمِعَ خَبَّابُ ذَلِكَ خَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عُمَرُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ خَصَّكَ بِدَعْوَةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِأَبِي الْحَكَمِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))، فَالْتَمَسَ اللَّهُ يَا عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ: فَادْلُنِي عَلَيْهِ يَا خَبَّابُ حَتَّى آتِيَهُ فَأَسْلِمَ، فَقَالَ لَهُ

خَبَابٌ: هُوَ فِي بَيْتِ عِنْدَ الصَّفَا، مَعَهُ فِئَةٌ، يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَخَذَ عُمَرُ سَيْفَهُ فَتَوَشَّحَهُ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَضَرَبَ عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَرَأَهُ مُتَوَشَّحًا السَّيْفَ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فَرَعٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُتَوَشَّحًا السَّيْفَ، فَقَالَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: فَأَذِّنْ لَهُ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ خَيْرًا بَدَلْنَا لَهُ، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ شَرًّا قَتَلْنَاهُ بِسَيْفِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَذِّنْ لَهُ))، فَأَذِنَ لَهُ الرَّجُلُ وَنَهَضَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَقِيَهُ فِي الْحُجْرَةِ، فَأَخَذَ بِحُجْرَتِهِ أَوْ بِجُمُعِ رِدَائِهِ، ثُمَّ جَبَذَهُ جَبْدَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: ((مَا جَاءَ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ وَاللَّهِ مَا أَرَى أَنْ تَنْتَهِيَ حَتَّى يُنَزَلَ اللَّهُ بِكَ قَارِعَةً))، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُكَ أَوْ مِنْ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِمَا جِئْتُ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، قَالَ: فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْبِيرَةً عَرَفَ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ أَسْلَمَ، فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَانِهِمْ ذَلِكَ وَقَدْ عَزُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ حِينَ أَسْلَمَ عُمَرُ مَعَ إِسْلَامِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَرَفُوا أَنَّهُمَا سَيَمْنَعَانِ رَسُولَ اللَّهِ، وَيَنْتَصِفُونَ بِهِمَا مِنْ عَدُوِّهِمْ. ①

اللہ کی قسم! جب ہم سرزمین حبشہ کی طرف روانہ ہوئے اور عامر رضی اللہ عنہ ہمارے کسی ضروری کام کی غرض سے گئے ہوئے تھے کہ اسی وقت عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور میرے پاس آکھڑے ہوئے، اس وقت وہ مشرک ہی تھے۔ ہمیں ان کی طرف سے بہت سی آزمائشیں جھیلنا پڑی تھیں، ہمیں تکلیفیں بھی آئیں اور بڑے رویے کا بھی سامنا ہوا۔ راویہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا: اے ام عبد اللہ! رہائی پا کر جا رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! یقیناً ہم اللہ کی سرزمین میں ضرور جائیں گے، تم لوگوں نے ہمیں تکلیفیں دیں اور ہمیں اپنے قہر کا نشانہ بنایا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے راہِ نجات نکال دی۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: اللہ تمہارا ساتھی ہو۔ میں نے دیکھا کہ ان کی رقت آمیز حالت ہو گئی تھی، میں نے (کبھی ان کی) ایسی حالت نہیں دیکھی تھی۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور میرے خیال کے مطابق ہمارے (مکہ سے) نکل جانے نے انہیں غمزدہ کر دیا تھا۔ پھر عامر رضی اللہ عنہ ہمارے کام سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ! کاش کہ آپ بھی ابھی ابھی عمر کی رقت آمیز حالت اور ہمارے جانے پر غمزدہ ہونا دیکھ پاتے۔ انہوں نے کہا: کیا تم چاہتی ہو کہ وہ اسلام قبول کر لے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: جس شخص کو تم نے دیکھا ہے وہ اس وقت تک اسلام قبول نہیں کر سکتا جب تک کہ خطاب کا گدھا اسلام نہ لے آئے (ان کا مطلب تھا کہ عمر کا اسلام قبول کرنا ناممکن ہے)۔ راویہ کہتی ہیں کہ انہوں نے اس ناامیدی کا اظہار اس لیے کیا تھا کیونکہ وہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی اسلام سے نفرت اور قساوت خود دیکھا کرتے تھے۔ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے قبول اسلام کا جو واقعہ مجھے معلوم پڑا ہے؛ وہ یہ ہے کہ ان کی ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے عقد نکاح میں تھیں۔ وہ خود بھی اسلام لا چکی تھیں اور ان کے ساتھ ان کے

① [إسناده حسن] سيرة ابن هشام: ۱/ ۳۴۳ - الدلائل لأبي نعيم: ۹/ ۲

خاوند سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ عمر (رضی اللہ عنہ) سے اپنے اسلام کو چھپا کر رکھتے تھے۔ ان کی قوم یعنی بنو عدی بن کعب کے ایک شخص نعیم بن عبد اللہ النخام نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے نکالے جانے کے ڈر سے اپنے اسلام کو چھپا کر رکھتے تھے۔ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے پاس آیا جایا کرتے تھے اور انہیں قرآن پڑھاتے تھے۔ ایک روز عمر (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی جماعت (کو قتل کرنے) کے ارادے سے اپنی تلوار تانے نکلے تو انہیں کسی نے بتایا کہ وہ سب صفا کے پاس ایک گھر میں جمع ہیں اور مرد و خواتین ملا کر سب کی تعداد تقریباً چالیس ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ میں جن مسلمان مردوں نے قیام کیا تھا ان میں آپ ﷺ کے چچا حمزہ بن عبدالمطلب، علی بن ابی طالب اور ابو بکر صدیق بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے لیکن وہ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل نہ ہوئے تھے۔ عمر (رضی اللہ عنہ) کی ملاقات نعیم بن عبد اللہ سے ہو گئی، انہوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ تو عمر (رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا: میں محمد (کے قتل) کا ارادہ کیے ہوئے ہوں، اس بے دین نے قریش کی اجتماعیت کو توڑ دیا ہے، ان کے عقلمند لوگوں کو بیوقوف بنا لیا ہے، ان کے دین پر عیب تراشی کرتا ہے اور ان کے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے، لہذا میں اسے قتل کر دوں گا (نعوذ باللہ)۔ یہ سن کر نعیم رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! تمہارے نفس نے ہی تمہیں دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ تم محمد (ﷺ) کو قتل کرو گے تو وہ تمہیں زمین پر چلتا (یعنی زندہ) چھوڑ دیں گے؟ کیا تم واپس اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کے معاملے کو درست کر سکتے ہو؟ انہوں نے پوچھا: میرے گھر والے کون؟ انہوں نے کہا: تمہارے بہنوئی اور چچا زاد سعید بن زید اور تمہاری بہن فاطمہ بنت خطاب دونوں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور محمد ﷺ کے دین کی اتباع کر چکے ہیں، تم پہلے ان کی خبر لو۔ یہ سن کر عمر (رضی اللہ عنہ) اپنے بہنوئی اور اپنی بہن کی جانب نکل کھڑے ہوئے۔ ان کے پاس خباب بن ارت رضی اللہ عنہ موجود تھے، جن کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں سورۃ طہ لکھی ہوئی تھی اور وہ ان دونوں کو وہ سورت پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے عمر (رضی اللہ عنہ) کی چاپ سنی تو خباب بن ارت رضی اللہ عنہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی کوٹھڑی میں یا گھر کے کسی حصے میں غائب ہو گئے، اور فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے صحیفہ پکڑ کر اپنی ران کے نیچے چھپا لیا۔ عمر (رضی اللہ عنہ) جب گھر کے قریب آگئے تھے تو انہوں نے خباب رضی اللہ عنہ کا ان دونوں کو پڑھانا سن لیا تھا، چنانچہ جب وہ اندر آئے تو انہوں نے پوچھا: یہ سمجھ میں نہ آنے والی آواز کیسی تھی جو میں نے سنی؟ ان دونوں نے کہا: تم نے کچھ نہیں سنا۔ عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! مجھے اس بات کے متعلق پتا چل گیا ہے کہ تم دونوں نے محمد کے دین کی پیروی کر لی ہے۔ (یہ کہتے ہی) انہوں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا اور ان کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند کو بچانے کے لیے اٹھ کر ان کی طرف بڑھیں تو عمر (رضی اللہ عنہ) نے انہیں مارا اور زخمی کر دیا۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو ان کی بہن اور بہنوئی بول اٹھے: ہاں ہم نے اسلام قبول کیا ہے اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں، اب تم نے جو کرنا ہے کر لو۔ جب عمر (رضی اللہ عنہ) نے اپنی بہن کا خون نکلتا دیکھا تو اپنے کیے پر شرمندہ ہوئے اور ان کا دل نرم ہو گیا، پھر اپنی بہن سے کہا: لاؤ یہ صحیفہ مجھے دو جو میں نے ابھی تم لوگوں کو پڑھاتے ہوئے سنا تھا؛ تاکہ میں بھی دیکھوں کہ یہ کیا چیز ہے جو محمد لے کر آیا ہے۔ عمر (رضی اللہ عنہ) کتابت کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے ایسے کہا تو ان

کی بہن نے کہا: ہمیں ڈر ہے کہ تم اس کی بے حرمتی کرو گے۔ انہوں نے کہا: ڈرو نہیں۔ اور انہوں نے اپنے معبودوں کی قسم اٹھا کر اپنی بہن کو یقین دلایا کہ جب وہ یہ صحیفہ پڑھ لیں گے تو اسے ضرور واپس کر دیں گے۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو انہیں (یعنی ان کی بہن کو) ان کے قبولِ اسلام کی خواہش ہوئی، چنانچہ انہوں نے ان سے کہا: اے میرے بھائی! تم اپنے شرک کی وجہ سے ناپاک ہو جبکہ اس صحیفے کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگا سکتا ہے۔ یہ سن کر عمر (رضی اللہ عنہ) اٹھے اور غسل کیا۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں وہ صحیفہ دیا۔ اس میں سورۃ طہ لکھی ہوئی تھی۔ انہوں نے اسے پڑھا۔ جب سورت کی ابتدائی آیات ہی پڑھی تھیں تو بول اٹھے: یہ کلام کس قدر خوبصورت اور کتنا معزز ہے۔ جب خباب رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو وہ باہر نکل کر ان کے پاس آگئے اور ان سے کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! یقیناً میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی ﷺ کی دعا سے خصوصیت بخشی ہے، کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا فرماتے سنا تھا کہ اے اللہ! ابوالحکم بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کی تائید فرما۔ اے عمر! اللہ سے ڈر جاؤ، اللہ سے ڈر جاؤ۔ تو اس پر انہوں نے کہا: اے خباب! مجھے ان کے پاس (یعنی نبی ﷺ کے پاس) لے چلو، تاکہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لوں۔ تو خباب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: وہ صفا کے پاس ایک گھر میں تشریف فرما ہیں، ان کے ساتھ ان کے صحابہ میں سے کچھ نوجوان بھی ہیں۔ چنانچہ عمر (رضی اللہ عنہ) نے اپنی تلوار پکڑی اور اسے لہراتے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جانب نکل کھڑے ہوئے اور جا کر ان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب (دروازہ کھولنے کے لیے آنے والے نے) انہیں تلوار سونٹے دیکھا تو وہ گھبراہٹ کے عالم میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! عمر بن خطاب آیا ہے اور تلوار سونٹے ہوئے ہے۔ یہ سن کر حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا: آنے دو، اگر تو وہ اچھے ارادے سے آیا ہے تو ہم بھی وقار سے پیش آئیں گے لیکن اگر وہ کسی برے ارادے سے آیا ہے تو اسی کی تلوار سے اس کو قتل کر دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ چنانچہ اس آدمی نے انہیں اجازت دے دی اور رسول اللہ ﷺ مستعدی سے اٹھ کر ان کی جانب گئے، یہاں تک کہ حجرے میں انہیں آ ملے، پھر ان کے نیچے سے (یا کہا کہ) ان کی ساری چادر کو پکڑا، پھر انہیں سختی کے ساتھ کھینچ کر فرمایا: اے ابنِ خطاب! کون سا مقصد تجھے لے کر آیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ تم تب تک (ہمیں تکلیفیں دینے سے) باز نہیں آؤ گے جب تک کہ تم پر اللہ تعالیٰ کوئی مصیبت نہ نازل کر دے۔ یہ سن کر عمر (رضی اللہ عنہ) نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور جو آپ اللہ کی طرف سے لے کر آئے ہیں (یعنی قرآن کریم) پر ایمان لانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ”اللہ اکبر“ کہا، جس سے گھر میں موجود رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سمجھ گئے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا ہے، چنانچہ اصحابِ رسول اپنی اس جگہ سے بکھر گئے اور انہوں نے سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے اپنے آپ میں عزت و غلبہ محسوس کیا اور یہ بات جان لی کہ اب وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا دفاع کریں گے اور مسلمان اب ان دونوں کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لے سکیں گے۔

1 / 372 - قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا زِلْنَا أَعِزَّةَ مَذْأَسَلَمَ عُمَرُ . ①

جب سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تب سے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے۔

2 / 372 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: أَيُّ قُرَيْشٍ أَنْقَلُ لِلْحَدِيثِ؟ قِيلَ لَهُ: جَمِيلُ بْنُ مَعْمَرِ الْجُمَحِيِّ، قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَعَدَوْتُ أَتْبَعُ أَثَرَهُ أَنْظُرُ مَا يَفْعَلُ، وَأَنَا غُلَامٌ، وَجَمِيلُ بْنُ مَعْمَرٍ هُوَ جَدُّ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ بْنِ جَمِيلِ بْنِ مَعْمَرِ الْجُمَحِيِّ - أَعْقِلُ كُلَّمَا رَأَيْتُ، حَتَّى جَاءَهُ فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ يَا جَمِيلُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَدَخَلْتُ فِي دِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَوَاللَّهِ، مَا رَاجَعَهُ حَتَّى قَامَ يَجْرُ رَجْلِيهِ، وَاتَّبَعَهُ عُمَرُ، وَاتَّبَعْتُ أَبِي، حَتَّى إِذَا قَامَ عَلِيٌّ بَابَ الْمَسْجِدِ ضَرَحَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - وَهُمْ فِي أُنْدِيَّتِهِمْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ - أَلَا إِنَّ عُمَرَ قَدْ صَبَا، قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ مِنْ خَلْفِهِ: كَذَبَ، وَلَكِنْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَشَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: وَثَارُوا إِلَيْهِ، قَالَ: فَمَا بَرِحَ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ حَتَّى قَامَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوسِهِمْ، قَالَ: وَطَلَحَ فَقَعَدَ، وَقَامُوا عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ يَقُولُ: افْعَلُوا مَا بَدَا لَكُمْ، فَأَحْلِفُ أَنْ لَوْ كُنَّا ثَلَاثِمِائَةَ رَجُلٍ لَقَدْ تَرَكْنَا هَا لَكُمْ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا لَنَا، قَالَ: فَبَيْنَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَيْهِ جَبَّةٌ جَبْرَةٌ وَقَمِيصٌ قَوْمِسٌ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: صَبَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: فَمَهْ، رَجُلٌ اخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَمْرًا فَمَاذَا تُرِيدُونَ؟ أَتَرَوْنَ بَنِي عَدِيٍّ بِنِ كَعْبٍ يُسَلِمُونَ لَكُمْ صَاحِبَهُمْ؟ هَكَذَا عَنِ الرَّجُلِ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَا كَانُوا ثَوْبًا كُشِفَ عَنْهُ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْتُ لِأَبِي بَعْدَ أَنْ هَاجَرْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ: يَا أَبَتِ، مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي زَجَرَ الْقَوْمَ بِمَكَّةَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ وَهُمْ يُقَاتِلُونَكَ؟ قَالَ: ذَلِكَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلِ السَّهْمِيِّ . ②

جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے کہا: قریش میں سب سے اچھے انداز میں بات کو نقل کرنے والا کون ہے؟ آپ کو بتلایا گیا کہ جمیل بن معمر جمحی۔ آپ صبح کے وقت اس کے پاس گئے اور میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا، تاکہ میں دیکھوں آپ کیا کرتے ہیں۔ میں اس وقت بچہ تھا اور جمیل بن معمر، نافع بن عمر بن جمیل بن معمر جمحی کے دادا تھے۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچ گئے تو کہا: اے جمیل! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور محمد ﷺ کے دین میں داخل ہو گیا ہوں؟ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اس سے رجوع نہیں کیا، یہاں تک کہ وہ اپنی ٹانگوں کو کھینچتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے گئے اور میں بھی اپنے والد گرامی کے پیچھے پیچھے چل دیا، یہاں تک کہ جب وہ مسجد کے دروازے پر جا پہنچا تو اونچی آواز سے چلایا کہ اے قریش کی جماعت!۔۔۔ اس وقت قریشی کعبے کے گرد اپنی مجالس لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

① [اسنادہ صحیح] مزی برقم: ۳۶۸

② [اسنادہ حسن] مجمع الزوائد للہیثمی: ۶۵ / ۹ - سیرة ابن اسحاق: ۱۸۴ - سیرة ابن ہشام: ۱ / ۲۴۸

سن لو! عمر بے دین ہو گیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے سے کہنے لگے: یہ جھوٹ بولتا ہے (میں بے دین نہیں ہوا) بلکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یہ سن کر قریشی ان پر بھڑک اٹھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ ان سے اور وہ آپ سے لڑنے لگے، یہاں تک کہ سورج ان کے سروں پر آکھڑا ہوا۔ جب آپ تھک گئے تو بیٹھ گئے اور وہ آپ کے سر پر کھڑے ہو گئے۔ آپ کہہ رہے تھے: جو تم کرنا چاہتے ہو کر لو، کیونکہ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر ہم تین سو آدمی ہوتے تو ہم نے انہیں تمہارے لیے چھوڑ دینا تھا یا تم نے انہیں ہمارے لیے چھوڑ دینا تھا۔ ان کے مابین یہ گفتگو چل رہی تھی کہ اسی وقت ایک قریشی بزرگ آیا جس نے دھاری داریمنی چونغہ اور منقش ریشمی قمیض پہنی ہوئی تھی، وہ آکر ان کے پاس کھڑا ہو گیا اور پوچھا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب بے دین ہو گیا ہے۔ اس بزرگ نے کہا: چھوڑو، ایک آدمی نے اپنے لیے کوئی دین منتخب کیا ہے تو تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ بنو عدی بن کعب اپنے ساتھی کو تمہارے حوالے کر دیں گے؟ اس آدمی کو چھوڑ دو۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! قریشی اس طرح دُور ہٹ گئے کہ جیسے وہ ایک کپڑا تھے جسے عمر رضی اللہ عنہ سے ہٹا دیا گیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ کی جانب ہجرت کر گئے تو اس کے بعد میں نے اپنے والد سے پوچھا: ابا جان! وہ آدمی کون تھا جس نے مکہ میں اس روز لوگوں کو جھڑکا تھا جس روز آپ نے اسلام قبول کیا تھا اور لوگ آپ سے لڑ رہے تھے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ وہ عاص بن وائل سہمی تھا۔

373 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوا: صَبَا عُمَرُ، مَرَّتَيْنِ، وَكُنْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ، فَأَتَى الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ دِيْبَاجٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، فَقَالَ: صَبَا عُمَرُ، صَبَا عُمَرُ، أَنَا لَهُ جَارٌ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَتَعَجَّبْتُ مِنْ عِزِّهِ. ①

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو لوگ ان کے پاس اکٹھے ہو گئے اور دو مرتبہ کہا: عمر بے دین ہو گیا۔ میں اس وقت گھر کی چھت پر تھا۔ اتنے میں عاص بن وائل سہمی آیا، اس نے ریشمی چادر اوڑھ رکھی تھی جسے باریک ریشم سے گوٹ لگائی گئی تھی، اس نے کہا: عمر بے دین ہو گیا، عمر بے دین ہو گیا، میں نے اس کو پناہ دی ہے۔ یہ سن کر لوگ آپ سے جدا ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے اس کی عزت سے تعجب ہوا۔

374 - امام عطاء اور امام مجاہد رحمہما اللہ روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ إِسْلَامَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ فِيْمَا تُحَدِّثُوا بِهِ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: كُنْتُ لِلْإِسْلَامِ مُبَاعِدًا، وَكُنْتُ صَاحِبَ خَمْرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أُحِبُّهَا وَأَشْرَبُهَا، وَكَانَ لَنَا مَجْلِسٌ يَجْتَمِعُ فِيهِ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِالْحِزْوَةِ عِنْدَ دَارِ عَمْرِو بْنِ عَائِدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَخْزُومٍ، قَالَ: فَخَرَجْتُ لَيْلَةً أُرِيدُ جُلَسَائِي أَوْلِيئِكَ فِي مَجْلِسِنَا ذَاكَ، فَلَمْ أَجِدْ مِنْهُمْ أَحَدًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَوْ أَنِّي جِئْتُ قُلَانَا، خَمَارًا كَانَ بِمَكَّةَ، رَجُلٌ يَبِيعُ الْخَمْرَ، لَعَلِّي أَجِدُ عِنْدَهُ خَمْرًا فَأَشْرَبُ مِنْهَا، قَالَ:

فَجِئْتُهُ فَلَمْ أَجِدْهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَوْ جِئْتُ الْكَعْبَةَ فَطَفْتُ بِهَا سَبْعًا أَوْ سَبْعِينَ، قَالَ: فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ أُرِيدُ أَنْ أَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي، وَكَانَ إِذَا صَلَّى اسْتَقْبَلَ الشَّامَ وَجَعَلَ الْكَعْبَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ، كَانَ مُصَلًّا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، قَالَ: فَقُلْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ: وَاللَّهِ، لَوْ أَنِّي اسْتَمَعْتُ بِمُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَسْمَعَ مَا يَقُولُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَيْتَ دَنَوْتُ مِنْهُ أَسْمَعُ مِنْهُ لِأَرْوِعَنَّهُ، قَالَ: فَجِئْتُ الْكَعْبَةَ مِنْ قِبَلِ الْحِجْرِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ ثِيَابِهَا فَجَعَلْتُ أَمْشِي رُوَيْدًا، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، حَتَّى قُمْتُ فِي قِبَلْتِهِ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا ثِيَابُ الْكَعْبَةِ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ الْقُرْآنَ رَقَّ لِي قَلْبِي، فَبَكَيْتُ وَدَخَلَنِي الْإِسْلَامُ، فَلَمْ أَزَلْ قَائِمًا فِي مَكَانِي ذَلِكَ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ خَرَجَ عَلَى دَارِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ، وَكَانَتْ طَرِيقُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَشْتَدُّ بَيْنَ دَارِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ دَارِ ابْنِ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ، ثُمَّ عَلَى دَارِ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيْقٍ، حَتَّى يَدْخُلَ بَيْتَهُ، وَكَانَ مَسْكَنُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّارِ الرَّقْطَاءِ الَّتِي كَانَتْ بِيَدِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ عُمَرُ: فَتَبِعْتُهُ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ بَيْنَ دَارِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ دَارِ ابْنِ أَزْهَرَ أَذْرَكْتُهُ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسِي قَامَ، وَعَرَفَنِي، فَظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي إِنَّمَا اتَّبَعْتُهُ لِأُؤْذِيهِ فَتَبِعْتُهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا جَاءَ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ هَذِهِ السَّاعَةَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: أَنْ أُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِمَا جَاءَ مِنَ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَحَمِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ وَقَالَ: ((قَدْ هَدَاكَ اللَّهُ يَا عُمَرُ))، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَدَعَا لِي بِالثَّبَاتِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَيُّ ذَلِكَ كَانَ. ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ ان باتوں میں سے ہے جو ان کے متعلق بیان کی جاتی ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے: میں اسلام سے دور تھا اور دور جاہلیت میں شرابی تھا، میں شراب کو پسند بھی کرتا تھا اور اسے پیتا بھی تھا۔ ہم عمرو بن عائد بن عمران بن مخزوم کے گھر کے پاس چھوٹے سے ٹیلے پر مجلس لگاتے تھے جس میں قریش کے لوگ جمع ہوتے تھے۔ ایک رات میں اپنی اسی مجلس میں ان مجلس نشینوں سے ملنے کی غرض سے گیا تو مجھے ان میں سے کوئی بھی نہ ملا، تو میں نے سوچا: اگر میں فلاں شرابی کے پاس چلا جاؤں، جو مکہ میں رہتا ہے اور وہ آدمی شراب کا کاروبار کرتا ہے، تو شاید مجھے اس کے ہاں سے شراب مل جائے اور میں پی سکوں۔ میں اس کے پاس آیا لیکن اس سے بھی نہ ملی۔ پھر میں نے سوچا کہ میں کعبے میں جاتا ہوں اور اس کے سات یا ستر طواف کرتا ہوں۔ چنانچہ میں مسجد حرام میں آیا اور میں کعبے کا طواف کرنا چاہتا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ پر نظر پڑی، آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ جب نماز ادا فرماتے تھے تو شام کی طرف رخ کرتے تھے اور کعبے کو اپنے اور شام کے

❶ [سنادہ ضعیف] الحلیة لأبی نعیم: ۱/۳۹۔ سیرة ابن ہشام: ۱/۲۴۶

درمیان میں کر لیتے تھے۔ آپ ﷺ کی جائے نماز دوڑکنوں، یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ہوتی تھی۔ میں نے جب آپ کو دیکھا تو کہا: اللہ کی قسم! اگر میں آج رات کان لگائے رکھوں تو جو آپ کہیں گے اسے میں سن سکتا ہوں۔ پھر میں نے سوچا کہ اگر میں آپ کے قریب چلا جاؤں اور انہیں سنوں تو میں لازماً انہیں ڈراسکوں گا۔ چنانچہ میں حجر اسود کی جانب سے کعبے میں آیا اور اس کے پردوں کے نیچے داخل ہو گیا، پھر میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور قرآن کی قرأت کر رہے تھے۔ میں آپ ﷺ کے قبلہ میں آ کھڑا ہوا، میرے اور قبلہ کے درمیان صرف کعبے کے پردے تھے۔ جب میں نے قرآن سنا تو میرا دل بہت نرم ہو گیا، پھر میں رونے لگا اور مجھ میں اسلام داخل ہو گیا۔ میں اپنی جگہ پر ہی کھڑا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی، پھر سلام پھیر دیا۔ آپ ﷺ جب سلام پھیرتے تھے تو بنی ابی حسین کے گھر کی جانب نکلتے تھے، ان کا راستہ سعی کرنے کی جگہ پر جانتا تھا، پھر آپ عباس بن عبدالمطلب اور ابن ازہر بن عبدعوف الزہری کے گھر کے درمیان میں چلتے جاتے، پھر اخنس بن شریق کے گھر پر سے ہوتے ہوئے اپنے گھر میں جا داخل ہوتے۔ آپ ﷺ کی جائے سکونت دارِ رِقاء میں تھی جو معاویہ بن ابی سفیان کے بالکل ساتھ تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا، یہاں تک کہ جب آپ عباس بن عبدالمطلب اور ابن ازہر بن عبدعوف الزہری کے گھر کے درمیان میں داخل ہوئے تو میں آپ تک چا پہنچا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے قدموں کی چاپ سنی تو کھڑے ہو گئے اور مجھے پہچان لیا۔ رسول اللہ ﷺ سمجھے کہ میں ان کے پیچھے اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ کو ایذا پہنچاؤں، لہذا آپ نے ڈانٹا، پھر فرمایا: اے ابن خطاب! اس وقت تجھے کون سا مقصد لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ مقصد کہ میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور جو وہ اللہ کے ہاں سے لے کر آئے ہیں (یعنی قرآن کریم) پر ایمان لے آؤں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا: اے عمر! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت نصیب فرمادی ہے۔ پھر آپ نے میرے سینے پر ہاتھ میرا اور میرے لیے ثابت قدمی کی دعا کی۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپس آ گیا اور آپ ﷺ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔

375 - سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا أَسْلَمْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، تَذَكَّرْتُ أَيُّ أَهْلِ مَكَّةَ أَشَدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَاوَةً؟ حَتَّى آتَيْتُهُ فَأَخْبَرَهُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: قُلْتُ: أَبُو جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ، وَكَانَ مِنْ أَخْوَالِ أُمِّ عُمَرَ حَنْتَمَةَ بِنْتِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَأَقْبَلْتُ حِينَ أَصْبَحْتُ حَتَّى ضَرَبْتُ عَلَيْهِ بَابَهُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا ابْنَ أُخْتِي، مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جِئْتُ أُخْبِرُكَ أَنِّي قَدْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَدَّقْتُهُ بِمَا جَاءَ بِهِ، قَالَ: فَضْرَبَ بِالْبَابِ فِي وَجْهِ وَقَالَ: قَبْحَكَ اللَّهُ وَقَبْحَ مَا جِئْتَ بِهِ. فَزَعَمُوا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي إِسْلَامِهِ حِينَ أَسْلَمَ يَذْكُرُ بَدْءَ إِسْلَامِهِ وَمَا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُخْتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْخَطَّابِ حِينَ كَانَ أَمْرُهُ وَأَمْرُهَا مَا كَانَ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْفَضْلِ الَّذِي وَجَبَتْ مِنْهُ عَلَيْنَا أَيَادٍ مَالَهَا غَيْرُ

صَدَقَ الْحَدِيثِ نَبِيٌّ عِنْدَهُ الْخَبْرُ
رَبِّي عَشِيَّةً قَالُوا: قَدْ صَبَا عُمَرُ
وظَلَمَهَا حِينَ تَتْلَى عِنْدَهَا السُّورُ
وَالدَّمْعُ مِنْ عَيْنِهَا عَجَلَانُ يَنْحَدِرُ
وَكَادَ يَسْبِقُنِي مِنْ عَبْرَةٍ دَرَرُ
وَأَنَّ أَحْمَدَ فِينَا الْيَوْمَ مُشْتَهَرُ
وَأَفَى الْأَمَانَةَ مَا فِي عُوْدِهِ خَوْرُ
مِنْهَا الدَّوَائِبُ وَالْأَسْمَاعُ وَالْبَصْرُ
وَحَيْثُ يَسْمُو إِذَا مَا فَاخَرَتْ مُضْرُ
يَظَلُّ يَسْجُدُ مِنْهَا النَّجْمُ وَالشَّجَرُ
وَقَدْ أَعَدَّتْ لَهُمْ إِذْ أَبْلَسُوا سَقْرُ ①

وَقَدْ بَدَأْنَا فَكَذَّبْنَا فَقَالَ لَنَا
وَقَدْ ظَلَمْتُ ابْنَةَ الْخَطَّابِ ثُمَّ هَدَى
وَقَدْ نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ زَلَلِي
لَمَّا دَعَتْ رَبَّهَا ذَا الْعَرْشِ جَاهِدَةً
أَيَقْنْتُ أَنَّ الَّذِي تَدْعُو لَخَالِقُهَا
فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ خَالِقُنَا
نَبِيٌّ صِدْقٍ أَتَى بِالصِّدْقِ مِنْ ثِقَّةٍ
مِنْ هَاشِمٍ فِي الدُّرَى وَالْأَنْفِ حَيْثُ رَبَّتْ
وَحَيْثُ يَلْجَأُ ذُو خَوْفٍ وَمُفْتَقِرُ
يَتْلُو مِنَ اللَّهِ آيَاتٍ مُنْزَلَةً
بِهِ هَدَى اللَّهُ قَوْمًا مِنْ ضَلَالَتِهِمْ

جب اس رات میں نے اسلام قبول کیا تو میں نے یاد کیا کہ اہل مکہ میں سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت دشمنی رکھنے والا کون شخص ہو سکتا ہے؟ تاکہ میں اس کے پاس جا کر اسے بتلاؤں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ میں نے سوچا کہ ایسا شخص ابو جہل بن ہشام ہی ہو سکتا ہے، اور وہ ام عمر رضی اللہ عنہا کی حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ کے ماموؤں میں سے تھا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو میں اس کے پاس آیا اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب وہ باہر نکلا تو اس نے کہا: اے بھانجے! مرحبا! خوش آمدید، کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: میں تمہارے پاس یہ بتانے آیا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان لا چکا ہوں اور جو چیز وہ لے کر آئے ہیں اس کی تصدیق بھی کر چکا ہوں۔ کہتے ہیں کہ اس نے دروازہ میرے منہ پر مارا اور بولا: اللہ تعالیٰ تجھے بھی بد شکل بنا دے اور جو خبر تو لے کر آیا ہے اسے بھی قبیح کر دے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دور اسلام میں جب اپنے قبول اسلام کے ابتدائی وقت کو یاد کرتے اور جو کچھ ان کے اور ان کی بہن فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے مابین پیش آیا تھا؛ وہ یاد آتا تو یہ اشعار پڑھتے:

مِنْهُ عَلَيْنَا أَيَادٍ مَالَهَا غَيْرُ
صَدَقَ الْحَدِيثِ نَبِيٌّ عِنْدَهُ الْخَبْرُ
رَبِّي عَشِيَّةً قَالُوا: قَدْ صَبَا عُمَرُ
وظَلَمَهَا حِينَ تَتْلَى عِنْدَهَا السُّورُ
وَالدَّمْعُ مِنْ عَيْنِهَا عَجَلَانُ يَنْحَدِرُ
وَكَادَ يَسْبِقُنِي مِنْ عَبْرَةٍ دَرَرُ
وَأَنَّ أَحْمَدَ فِينَا الْيَوْمَ مُشْتَهَرُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْفَضْلِ الَّذِي وَجَبَتْ
وَقَدْ بَدَأْنَا فَكَذَّبْنَا فَقَالَ لَنَا
وَقَدْ ظَلَمْتُ ابْنَةَ الْخَطَّابِ ثُمَّ هَدَى
وَقَدْ نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ زَلَلِي
لَمَّا دَعَتْ رَبَّهَا ذَا الْعَرْشِ جَاهِدَةً
أَيَقْنْتُ أَنَّ الَّذِي تَدْعُو لَخَالِقُهَا
فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ خَالِقُنَا

① [منقطع، رجاله ثقات] التاريخ الكبير: ۲۷۲/۳ - سيرة ابن هشام: ۱/۳۵۰ - الروض الأنف: ۳/۳۷۷

وَأَفْسَى الْأَمَانَةِ مَا فِي عُوْدِهِ خَوْرٌ
مِنْهَا الدَّوَابُّ وَالْأَسْمَاعُ وَالْبَصَرُ
وَحَيْثُ يَسْمُو إِذَا مَا فَاخَرَتْ مُضْرُ
يَظَلُّ يَسْجُدُ مِنْهَا النَّجْمُ وَالشَّجَرُ
وَقَدْ أُعِدَّتْ لَهُمْ إِذْ أَبْلَسُوا سَقَرُ

نَبِيٌّ صِدْقٍ أَتَى بِالصِّدْقِ مِنْ ثِقَّةٍ
مِنْ هَاشِمٍ فِي الدُّرَى وَالْأَنْفِ حَيْثُ رَبَّتْ
وَحَيْثُ يَلْجَأُ ذُو خَوْفٍ وَمُفْتَقِرٌ
يَتْلُو مِنَ اللَّهِ آيَاتٍ مُنْزَلَةً
بِهِ هَدَى اللَّهُ قَوْمًا مِنْ ضَلَالَتِهِمْ

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو فضل والی ذات ہے، جس نے اپنی طرف سے ہم پر ایسی شفقتیں واجب کر رکھی ہیں کہ جو حوادثِ زمانہ سے ختم نہیں ہوتیں۔ ابتدا میں ہم نے تکذیب کی لیکن نبی ﷺ نے ہمیں سچی بات ہی بتائی، کیونکہ ان کے پاس (رب تعالیٰ کی طرف سے) خبر تھی۔ میں نے بنتِ خطاب پر ظلم کیا، پھر شام کو ہی میرے رب نے مجھے ہدایت بخش دی اور لوگ کہنے لگے: عمر بے دین ہو گیا ہے۔ میں اپنی کی ہوئی غلطی پر اور جو بہن پر ظلم کیا اس پر شرمندہ تھا، جبکہ اس کو سورتیں پڑھائی جا رہی تھیں۔ جب اس نے ہمت کرتے ہوئے اپنے عرش والے رب سے دعا کی اور اس کی آنکھوں سے تیزی سے آنسو گرنے لگے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ دعا کر رہی ہے کہ اس کا خالق مجھے پہلے ہی خیر کثیر والی عبرت دے دے۔ میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی میرا خالق ہے اور آج کے روز سے ہم میں محمد ﷺ شہرت پالیں گے۔ وہ سچے پیغمبر ہیں اور سچی ذات کی طرف سے سچے احکام لے کر آئے ہیں، انہوں نے وہ امانت پوری ادا کی، ان کے حسب و نسب میں کوئی کجی نہیں ہے، وہ بنو ہاشم قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، جو بلند قامتی اور ناک رکھنے میں سب سے بالا ہے۔ یہ وہ قبیلہ ہے جہاں سے ان کے گیسوؤں، کانوں اور آنکھوں نے پرورش پائی ہے، یہ وہ قبیلہ ہے جو خوف و فقر کے ماروں کی جائے پناہ ہے، یہ وہ قبیلہ ہے کہ جب مضر فخر کا اظہار کرتا ہے تو یہ اس سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے۔ محمد ﷺ اللہ کی جانب سے نازل شدہ آیات کی تلاوت کرتے ہیں جنہیں سن کر ستارے اور درخت بھی سجدے میں گر جاتے ہیں۔ انہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت بخشی اور جب وہ (کافر) لاجواب کر دیے جائیں تو ان کے لیے (جہنم کی) تپش تیار کی گئی ہوگی۔“

376 - اسلم اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا:

أَتَجِبُونَ أَنْ أُعَلِّمَكُمُ بَدْوَ إِسْلَامِي؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كُنْتُ مِنَ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبِينَا أَنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فِي بَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ إِذْ لَقِينِي رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: أَيْنَ تَذْهَبُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أُرِيدُ هَذَا الَّذِي الَّذِي الَّذِي، قَالَ: عَجَبًا لَكَ تَزْعُمُ أَنَّكَ هَكَذَا، وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْكَ هَذَا الْأَمْرُ بَيْتِكَ، قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: أَخْتُكَ قَدْ صَبَّتْ، قَالَ: فَرَجَعْتُ مُغْضَبًا، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ الرَّجُلَ وَالرَّجُلَيْنِ إِذَا أَسْلَمَا عِنْدَ الرَّجُلِ بِهِ قُوَّةٌ يُصِيبَانِ مِنْ طَعَامِهِ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ ضَمَّ إِلَى زَوْجِ أُخْتِي رَجُلَيْنِ، فَجِئْتُ حَتَّى قَرَعْتُ الْبَابَ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: ابْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَكَانُوا يَقْرَأُونَ صَحِيفَةً مَعَهُمْ، فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتِي اخْتَفَوْا وَنَسُوا الصَّحِيفَةَ، فَقَامَتِ

الْمَرَأَةُ فَفَتَحَتْ لِي ، فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّةَ نَفْسِهَا ، قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ صَبَوْتَ ، وَأَرْفَعُ شَيْئًا فِي يَدِي فَأَضْرِبُهَا ، فَسَالَ الدَّمُ ، فَلَمَّا رَأَتْ الدَّمَ بَكَتْ وَقَالَتْ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، مَا كُنْتَ فَاعِلًا فَا فَعَلُ ، فَقَدْ أَسَلَمْتُ ، قَالَ: فَجَلَسْتُ عَلَى السَّرِيرِ فَنَظَرْتُ ، فَإِذَا بِكِتَابٍ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ أَعْطَيْتَنِيهِ ، قَالَتْ: لَسْتُ مِنْ أَهْلِهِ ، إِنَّكَ لَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَلَا تَطْهَرُ ، وَهَذَا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ، فَلَمْ أَزَلْ بِهَا حَتَّى أَعْطَيْتَنِيهِ ، فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، فَلَمَّا مَرَرْتُ بِالرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ دُعِرْتُ وَرَمَيْتُ بِالصَّحِيفَةِ ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا فِيهِ: ﴿سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝﴾ ، كَلَّمَا مَرَرْتُ بِاسْمِ مَنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ دُعِرْتُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى نَفْسِي ، حَتَّى بَلَغْتُ ﴿آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلِفِينَ فِيهِ﴾ [الحديد: ٧] إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝﴾ [البقرة: ٩١] ، فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، فَخَرَجَ الْقَوْمُ يَتَنَادَوْنَ بِالتَّكْبِيرِ اسْتِيشَارًا بِمَا سَمِعُوا مِنِّي ، وَحَمِدُوا اللَّهَ ، وَقَالُوا: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، أَبَشِرْ ، فَلَمَّا أَنْ عَرَفُوا مِنِّي الصِّدْقَ قُلْتُ لَهُمْ: أَخْبِرُونِي بِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ ، قَالُوا: هُوَ فِي بَيْتِ فِي أَسْفَلِ الصَّفَا ، فَخَرَجْتُ حَتَّى قَرَعْتُ الْبَابَ ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: ابْنُ الْخَطَّابِ ، وَقَدْ عَرَفُوا شِدَّتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ، وَلَمْ يَعْلَمُوا إِسْلَامِي ، قَالَ: فَمَا اجْتَرَأَ أَحَدٌ مِنْهُمْ بِفَتْحِ الْبَابِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((افْتَحُوا لَهُ ، فَإِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَهْدِهِ)) ، قَالَ: فَفَتَحُوا إِلَيَّ ، وَأَخَذَ رَجُلٌ بِعَضْدِي ، حَتَّى دَنَوْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَرْسَلُوهُ)) ، فَأَرْسَلُونِي فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَأَخَذَ بِمَجْمَعِ قَمِيصِي فَجَبَدَنِي إِلَيْهِ وَقَالَ: ((أَسْلِمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، اللَّهُمَّ اهْدِهِ)) ، قَالَ: قُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ، فَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ تَكْبِيرَةً سَمِعَتْ بِطَرُقِ مَكَّةَ ، وَقَدْ كَانَ اسْتَخْفَى ، وَكُنْتُ لَا أَشَاءُ أَنْ أَرَى رَجُلًا إِذَا أَسْلَمَ يُضْرَبُ إِلَّا رَأَيْتُهُ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ: مَا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُصِيبَنِي مِمَّا يُصِيبُ الْمُسْلِمِينَ ، فَذَهَبْتُ إِلَى خَالِي ، وَكَانَ شَرِيفًا فِيهِمْ ، فَقَرَعْتُ عَلَيْهِ الْبَابَ ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: ابْنُ الْخَطَّابِ ، فَخَرَجَ ، فَقُلْتُ: أَشَعَرْتَ أَنِّي قَدْ صَبَوْتُ؟ قَالَ: لَا تَفْعَلْ ، قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ ، قَالَ: لَا تَفْعَلْ ، وَأَجَافَ الْبَابَ دُونِي ، قُلْتُ: مَا هَذَا بِشَيْءٍ ، فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ رَجُلًا مِنْ عُظَمَاءِ قُرَيْشٍ ، فَقَرَعْتُ الْبَابَ ، فَخَرَجَ ، فَقُلْتُ: أَشَعَرْتَ أَنِّي قَدْ صَبَوْتُ؟ قَالَ: لَا تَفْعَلْ ، قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ ، فَدَخَلَ فَأَجَابَ الْبَابَ ، قَالَ: فَا نَصَرَفْتُ ، فَقَالَ لِي رَجُلٌ: أَتَحِبُّ أَنْ يُعْلَمَ بِإِسْلَامِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِذَا جَلَسَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ فَائْتِ فُلَانًا ، رَجُلًا لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ السِّرَّ ، فَأَصْغِ إِلَيْهِ وَقُلْ لَهُ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ: إِنِّي قَدْ صَبَوْتُ ، فَإِنَّهُ سَوْفَ يَظْهَرُ عَلَيْكَ وَيَصِيحُ وَيُعْلِنُهُ ، قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ جِئْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَدَنَوْتُ فَأَصْغَيْتُ إِلَيْهِ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ: إِنِّي قَدْ صَبَوْتُ ، فَقَالَ: قَدْ صَبَوْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، فَرَفَعَ بِأَعْلَى

صَوْتِهِ وَقَالَ: أَلَا إِنَّ ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ صَبَا، فَثَابَ إِلَيَّ النَّاسُ فَضَرَبُونِي وَضَرَبْتُهُمْ، قَالَ: فَقَالَ خَالِي: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: ابْنُ الْخَطَّابِ، فَقَامَ عَلَى الْحِجْرِ فَأَشَارَ بِكُمِّهِ: أَلَا إِنِّي قَدْ أَجَرْتُ ابْنَ أُخْتِي، فَاَنْكَشَفَ النَّاسُ عَنِّي، وَكُنْتُ لَا أَشَاءُ أَنْ أَرَى أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُضْرَبُ إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَأَنَا لَا أُضْرَبُ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا بِشَيْءٍ حَتَّى يُصِيبَنِي مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَهَلْتُ حَتَّى إِذَا جُلِسَ فِي الْحِجْرِ، دَخَلْتُ إِلَى خَالِي قُلْتُ: اسْمِعْ، قَالَ: مَا أَسْمَعُ؟ قُلْتُ: جَوَارِكُ عَلَيْكَ رَدٌّ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ أُخْتِي، قُلْتُ: بَلَى هُوَ ذَاكَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أُضْرَبُ وَأُضْرَبُ حَتَّى أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ. ①

کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں اپنے قبولِ اسلام کا ابتدائی واقعہ سناؤں؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے بتلایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ سخت (دشمنی) رکھتا تھا۔ ایک دن سورج کی بہت تپش پڑ رہی تھی اور میں مکہ کے ایک راستے پر جا رہا تھا کہ اچانک مجھ سے ایک قریشی آدمی ملا۔ اس نے پوچھا: اے ابنِ خطاب! کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: میں اس شخص کے پاس جا رہا ہوں جو ایسا ہے ویسا ہے وغیرہ۔ اس نے کہا: تم پر تعجب ہے! تم سمجھتے ہو کہ ایسا کر لو گے جبکہ یہ امر (یعنی اسلام) تمہارے اپنے گھر میں داخل ہو چکا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ اس نے کہا: تمہارے بہن نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ میں غصے کے عالم میں واپس پلٹ آیا۔ جب ایک یا دو آدمی اسلام قبول کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ انہیں کسی طاقت ور آدمی کے ہاں اکٹھا کر دیتے تھے تاکہ وہ دونوں اس سے کھانا حاصل کر سکیں۔ اسی طرح آپ ﷺ نے میرے بہنوئی کے پاس بھی دو آدمیوں کو بھیج رکھا تھا۔ جب میں نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا: ابنِ خطاب۔ وہ سب ایک صحیفہ پڑھ رہے تھے جو ان کے پاس تھا، انہوں نے جب میری آواز سنی تو خوفزدہ ہو گئے اور صحیفہ بھول گئے۔ خاتون نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ میں نے کہا: اے اپنی جان کی دشمن! مجھے پتا چلا ہے کہ تو نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ یہ کہتے ہی میں نے وہ چیز اسے دے ماری جو میرے ہاتھ میں تھی، تو خون بہنے لگا۔ اس نے جب خون دیکھا تو رونے لگی اور بولی: اے ابنِ خطاب! تم جو کرنا چاہتے ہو کر لو، میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ سن کر میں چارپائی پر بیٹھ گیا اور دیکھا تو میری نظر ایک کتاب پر پڑی جو گھر کے ایک کونے میں پڑی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم اس کے اہل نہیں ہو، تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ ہی پاک رہتے ہو، جبکہ اس کتاب کو صرف پاک لوگ ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ میں اسے کہتا ہی رہا، یہاں تک کہ اس نے وہ کتاب مجھے دے دی۔ میں نے دیکھا کہ اس میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھی ہوئی ہے۔ جب میں نے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا تو مجھ پر خوف طاری ہو گیا اور میں نے صحیفہ لپیٹ دیا۔ پھر میں نے دوبارہ کھولا تو اس آیت پر نظر پڑی: ﴿سَبِّحْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ ”جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور وہ غلبے والا حکمت والا ہے۔“ میں جب بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی نام پڑھتا تو خوفزدہ سا ہو جاتا، پھر میں اپنی ذات کی طرف پلٹ آتا، یہاں تک کہ میں ان آیات پر پہنچ گیا: ﴿اٰمِنُوْا

① [سنادہ ضعیف] دلائل النبوة للبيهقي: ٥٤ / ٢ - عيون الاثر: ١٢٢ / ١ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٦٣ / ٩

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ﴿۱﴾ ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں تمہیں اللہ تعالیٰ نے (دوسروں کا) جانشین بنایا ہے۔“ سے لے کر ﴿۱۸﴾ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۹﴾ تک۔ (جب میں نے یہ آیات پڑھیں) تو میں نے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ یہ سن کر لوگ باہر نکل آئے اور جو انہوں نے مجھ سے سنا تھا اس کی خوشی میں نعرہ تکبیر لگانے لگے، انہوں نے (میرے قبول اسلام پر) اللہ کا شکر ادا کیا، اور کہا: اے ابن خطاب! مبارک ہو۔ پھر جب انہیں یقین ہو گیا کہ میں نے سچے دل سے اسلام قبول کیا ہے تو میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا مکان بتلاؤ۔ انہوں نے کہا: وہ صفا پہاڑی کے نیچے ایک گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نکلا (اور وہاں پہنچ کر) دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون؟ میں نے کہا: ابن خطاب۔ صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا سخت رویہ جانتے تھے لیکن انہیں میرے قبول اسلام کا علم نہیں تھا۔ لہذا ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولنے کی جرأت نہیں کر رہا تھا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو، اگر تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے ہدایت دے گا۔ چنانچہ انہوں نے دروازہ کھول کر مجھے اندر آنے دیا۔ ایک آدمی نے میرا بازو پکڑ لیا، یہاں تک کہ میں نبی ﷺ کے قریب آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ صحابہ نے مجھے چھوڑ دیا اور میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے میرے قمیض کو پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچ کر فرمایا: اے ابن خطاب! اسلام لے آؤ۔ اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما۔ میں نے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ یہ سن کر مسلمانوں نے اس قدر بلند آواز میں ”اللہ اکبر“ کہا کہ مکہ کے راستوں پر سنائی دیا۔ آپ چھپ کر رہتے تھے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی آدمی جب اسلام قبول کرے تو اسے مارا جائے، لہذا جب بھی میں ایسا دیکھتا تو سوچتا: میں یہی پسند کرتا ہوں کہ مجھے بھی تکلیفیں آئیں جو مسلمانوں کو آتی ہیں۔ چنانچہ میں اپنے ماموں کی جانب گیا، وہ مشرکین میں بہت معزز تھا۔ میں نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: ابن خطاب۔ وہ باہر نکلا تو میں نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے؟ اس نے کہا: ایسا مت کرنا۔ میں نے کہا: میں ایسا کر چکا ہوں۔ اس نے کہا: ایسا مت کرنا، اور ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے سوچا: یہاں تو کچھ نہیں بنا۔ چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور قریش کے سرداروں میں سے ایک کے پاس آ گیا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، وہ باہر نکلا تو میں نے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے؟ اس نے کہا: ایسا مت کرنا۔ میں نے کہا: میں ایسا کر چکا ہوں۔ وہ اندر چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا۔ میں واپس آ گیا۔ اتنے میں ایک آدمی نے مجھ سے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے قبول اسلام کا لوگوں کو پتا چل جائے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: جب لوگ خانہ کعبہ میں بیٹھے ہوں تو تم فلاں آدمی کے پاس جانا، وہ ایسا شخص ہے کہ جو راز کو چھپا نہیں سکتا۔ تم اس سے رازداری میں کہنا کہ میں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ یہ سنتے ہی یقیناً وہ تمہارا چہرہ کر دے گا اور چلاتا ہوا اعلان کرتا پھرے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب لوگ خانہ کعبہ میں جمع ہو گئے تو میں اسی شخص کے پاس گیا اور قریب ہو کر اس سے رازداری میں کہا کہ میں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ اس نے کہا: تم نے اپنا دین چھوڑ دیا؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے بلند آواز میں کہا: سنو! ابن خطاب بے دین ہو گیا ہے۔ یہ سن کر لوگ

مجھ پر پل پڑے اور مجھے مارنے لگے، میں نے جواباً نہیں مارا۔ اتنے میں میرے ماموں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ اسے بتلایا گیا کہ ابن خطاب ہے۔ وہ ایک پتھر پر کھڑا ہوا اور اپنی آستین کے ساتھ اشارہ کیا (اور کہا: سنو! میں نے اپنے بھانجے کو پناہ دی۔ یہ سن کر لوگ مجھ سے ہٹ گئے۔ میں چاہتا ہوتا تھا کہ مسلمانوں میں سے جس بھی شخص کو مارا جائے تو میں اسے دیکھ لوں (تا کہ بچا سکوں) جبکہ مجھے نہیں مارا جاتا تھا۔ میں نے سوچا: تب تک بات نہیں بنے گی جب تک مجھے بھی وہ مصیبتیں نہ پہنچیں جو مسلمانوں پر آئی ہیں۔ میں نے انتظار کیا، یہاں تک کہ جب وہ خانہ کعبہ میں بیٹھ گئے تو میں اپنے ماموں کے پاس گیا اور کہا: بات سنو۔ اس نے کہا: کیا سنوں؟ میں نے کہا: میں تمہاری پناہ تمہیں واپس کرتا ہوں۔ اس نے کہا: اے بھانجے! ایسا مت کر۔ میں نے کہا: کیوں نہ کروں؟ ایسا ہی ہوگا۔ اس نے کہا: جو تمہاری مرضی۔ پھر میں مسلسل مارتا بھی رہا اور مار کھاتا بھی رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دے دیا۔

377 - اسلم جہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا:

أَتَجِبُونَ أَنْ أُعَلِّمَكُمُ أَوَّلَ إِسْلَامِي؟ قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فِي الْهَاجِرَةِ فِي بَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قُلْتُ: أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي الَّذِي، فَقَالَ: عَجَبٌ لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى آخِرِهِ. ①

کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اپنے قبول اسلام کا ابتدائی واقعہ سناؤں؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے بتلایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخت رویہ رکھتا تھا۔ ایک روز میں دوپہر کے وقت شدید گرمی میں مکہ کے ایک راستے پر جا رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک قریشی شخص ملا، اس نے پوچھا: اے ابن خطاب! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میرا ارادہ اس شخص کے پاس جانے کا ہے جو ایسا ہے ویسا ہے۔ اس نے کہا: اے ابن خطاب! تجھ پر تعجب ہے۔ پھر راوی نے طوالت کے ساتھ آخر تک مکمل حدیث بیان کی۔

378 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ:

أَصَابَ النَّاسُ فَتْحًا بِالشَّامِ، فِيهِمْ بِلَالٌ، وَأَظْنُهُ ذَكَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، فَكَتَبُوا إِلَيَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: إِنَّ هَذَا الْفَيْءَ الَّذِي أَصَبْنَا لَكَ خُمُسُهُ، وَلَنَا مَا بَقِيَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ شَيْءٌ، كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحُنَيْنٍ، فَكَتَبَ عُمَرُ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيَّ مَا قُلْتُمْ، وَلَكِنِّي أَقْفَهَا لِلْمُسْلِمِينَ، فَرَأَجَعُوهُ الْكِتَابَ، وَرَأَجَعَهُمْ، يَا بُونَ وَيَأَبِي، فَلَمَّا أَبَوْا قَامَ عُمَرُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِلَالًا وَأَصْحَابَ بِلَالٍ، فَمَا حَالَ الْحَوْلِ عَلَيْهِمْ حَتَّى مَاتُوا جَمِيعًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. ②

لوگوں نے شام کا علاقہ فتح کیا تو ان میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی کیا، تو لوگوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف مراسلہ لکھا کہ یہاں جو مال غنیمت ہمیں

① [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير: ١/٢٩٥ - تاريخ عمر لابن الجوزي: ص ٢٤

② [إسناده ضعيف] السنن الصغرى للبيهقي: ٣/٣٨٠

ملا ہے اس کا پانچواں حصہ آپ کے لیے ہے اور باقی ہمارا ہے، اس پانچویں حصے میں اور کسی کا کوئی حصہ نہیں ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے بھی حنین میں اسی طرح کیا تھا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (جواب) لکھا: یہ ایسے نہیں ہوگا جیسے تم نے کہا، بلکہ میں اسے مسلمانوں کے لیے وقف کرتا ہوں۔ لوگوں نے دوبارہ آپ کو خط لکھا اور آپ نے بھی دوبارہ وہی جواب لکھ بھیجا۔ نہ تو لوگ یہ بات مان رہے تھے اور نہ ہی آپ ان کی بات ماننے کو تیار تھے۔ جب لوگوں نے انکار کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے خلاف بددعا کی اور فرمایا: اے اللہ! بلال اور بلال کے ساتھیوں سے مجھے کافی ہو جا۔ پھر انہیں ایک سال بھی مکمل نہیں ہوا تھا کہ سب کی وفات ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔

379 - محمد بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فِي الشُّورَى ، فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اسْتَخْلِفَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ، وَمِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ ، وَأَبْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ عُمَرُ : قَدْ قُلْتَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَتُمَحِّينَ مِنْهَا ، حَسْبُنَا آلُ عُمَرَ الْكَفَّافُ ، لَا لَنَا وَلَا عَلَيْنَا . ①

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحبزادے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مجلس شوریٰ میں شامل کیا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ منتخب کر دیجیے، یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، اولین مہاجرین میں سے ہیں اور امیر المؤمنین کے صاحبزادے ہیں۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے تو یہ بات کہہ دی، لیکن اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ایسا ہونے سے یقیناً تم امتحان میں ڈال دیے جاؤ گے۔ ہم آل عمر کو بس کفایت کی زندگی ہی کافی ہے، نہ تو ہم پر نوازشیں کی جائیں اور نہ ہی ہم سے زیادتی کی جائے۔

380 - سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَتْ عَلِيَّ أَيْ مَوْسَى الْأَشْعَرِيَّ خَبَرَ عُمَرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ ، وَكَانَ بِهَا امْرَأَةً فِي جُبَّتِهَا شَيْطَانٌ يَتَكَلَّمُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولًا فَقَالَ لَهَا : مَرَى صَاحِبِكَ فَلْيَذْهَبْ فَلْيُخْبِرْنِي عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : هُوَ بِالْيَمَنِ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ ، فَمَكَّثُوا غَيْرَ طَوِيلٍ ، قَالُوا : اذْهَبْ فَأَخْبِرْنَا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّهُ قَدْ رَأَتْ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : إِنَّ ذَلِكَ لَرَجُلٌ مَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَدْنُو مِنْهُ ، إِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ رُوحَ الْقُدُسِ ، وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْطَانًا يَسْمَعُ صَوْتَهُ إِلَّا خَرَّ لِرُوحِهِ . ②

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب بصرہ کے گورنر تھے تو ان کے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خبر تاخیر سے پہنچی، وہاں ایک عورت تھی جس کے چونے میں شیطان بولتا تھا۔ آپ نے اس کی طرف ایک نمائندہ بھیجا اور اس سے کہا: اپنے صاحب سے کہو کہ وہ جائے اور امیر المؤمنین کے متعلق خبر لے کر آئے۔ اس نے کہا: وہ یمن میں ہیں، ممکن ہے کہ خود ہی آ جائیں۔ سو لوگ زیادہ دیر انتظار نہ کر پائے اور (پھر اس سے) کہا: جاؤ اور ہمیں امیر المؤمنین کے متعلق بتلاؤ، کیونکہ انہوں نے ہمارے پاس آنے میں بہت تاخیر کر دی ہے۔ تو اس شیطان نے کہا: وہ ایسی شخصیت ہیں کہ ہم میں ان کے قریب جانے کی بھی طاقت نہیں ہے، اس کی دو آنکھوں کے درمیان رُوح القدس (یعنی

① [سنادہ ضعیف] تفرّد به المؤلف

② [سنادہ ضعیف] تاریخ عمر لابن الجوزی: ص ۶۲

جبرائیل علیہ السلام) ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس بھی شیطان کو پیدا کیا ہے؛ وہ ان کی آواز سنتا ہی جائے تو اپنے چہرے کے بل گر جاتا ہے۔

381 - امام حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک روز فرمایا:

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِسْلَامُهُ عِزًّا، وَكَانَتْ إِمَارَتُهُ فَتْحًا، وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ، وَكَانَ الْفَارُوقُ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِتَصْدِيقِ رَأْيِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، يُقَالُ لَهُ حَرَمِيُّ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ خَيْرًا مِنْهُ، فَأَعَادَ أَبُو مُوسَى الْقَوْلَ، فَقَالَ السُّلَمِيُّ مِثْلَ مَقَالَتِهِ ثَلَاثًا، فَلَمَّا قَفَلُوا صَارَ إِلَى عُمَرَ فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَيْلَةٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ الدَّهْرَ كُلَّهُ، وَلَيَوْمٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ الدَّهْرَ كُلَّهُ، أَمَا يَوْمَهُ فَيَوْمٌ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، وَأَمَا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةُ الْغَارِ، حِينَ وَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِهِ. ①

یقیناً سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام عزت کا باعث تھا اور ان کی امارت فتح کی علامت تھی، ان کی دو آنکھوں کے درمیان فرشتہ ہوتا تھا جو ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ فاروق کا مطلب ہے کہ انہوں نے حق اور باطل میں تفریق کی۔ ان کی رائے کی تصدیق میں قرآن نازل ہوا۔ بنو سلیم کے حرمی نامی ایک آدمی نے کہا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو (یعنی جو انہوں نے اوپر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی صفات بیان کیں) دوہرایا تو اس سلمی شخص نے تین بار اپنی اسی بات کے مثل ہی کہا۔ جب لوگ واپس لوٹ آئے تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک رات عمر کی ساری زندگی سے بہتر ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک دن عمر کی ساری زندگی سے بہتر ہے۔ یہ دن وہ ہے جس دن عرب مرتد ہو گئے تھے اور رات وہ ہے جو (ہجرت کے وقت) غار کی رات تھی، جب انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر نبی ﷺ کا دفاع کیا تھا۔

382 - اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى حَرَّةٍ وَاقِمٍ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَصْرَارٍ إِذَا نَارٌ، فَقَالَ: يَا أَسْلَمُ، إِنِّي لَأَرَى هَاهُنَا رَكْبًا قَصَرَ بِهِمُ اللَّيْلُ وَالْبَرْدُ، انْطَلِقْ بِنَا، فَخَرَجْنَا نَهْرُولٍ حَتَّى دَنَوْنَا مِنْهُمْ، فَإِذَا بِامْرَأَةٍ مَعَهَا صَبِيَانُ صِغَارٌ وَقَدْرٌ مَنصُوبَةٌ عَلَى نَارٍ وَصَبِيَانُهَا يَتَضَاعُونَ، فَقَالَ عُمَرُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْحَابَ الضُّوءِ، وَكَرِهَ أَنْ يَقُولَ: يَا أَصْحَابَ النَّارِ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، فَقَالَ: أَذْنُو؟، فَقَالَتْ: أَذْنٌ بِخَيْرٍ أَوْ دَعٌ، فَدَنَا فَقَالَ: مَا بِالْكُمْ؟ قَالَتْ: قَصَرَ بِنَا اللَّيْلُ وَالْبَرْدُ، قَالَ: فَمَا بِالُ هُوَ لَاءِ الصَّبِيَةِ يَتَضَاعُونَ؟ قَالَتْ: الْجُوعُ، قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ فِي هَذِهِ الْقَدْرِ؟ قَالَتْ: مَا أَسْكَيْتُهُمْ بِهِ حَتَّى يَنَامُوا، وَاللَّهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّ رَحِمِكَ اللَّهُ، وَمَا يُدْرِي عُمَرَ بِكُمْ؟ قَالَتْ: يَتَوَلَّى عُمَرُ أَمْرَنَا ثُمَّ يَغْفُلُ عَنَّا. قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا، فَخَرَجْنَا نَهْرُولٍ حَتَّى آتَيْنَا دَارَ الدَّقِيقِ، فَأَخْرَجَ عِدْلًا مِنْ دَقِيقٍ وَكَبَّةً مِنْ شَحْمٍ، فَقَالَ:

① [إسناده ضعيف] دلائل النبوة للبيهقي: ٢٠٩/٢

أَحْمِلُهُ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: أَنَا أَحْمِلُهُ عَنْكَ، قَالَ: أَنْتَ تَحْمِلُ عَنِّي وَزِرِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا أُمَّ لَكَ؟ فَحَمَلْتُهُ عَلَيْهِ فَاذْطَلَقَ، وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَيْهَا، نَهْرًا، فَالْقَى ذَلِكَ عِنْدَهَا وَأَخْرَجَ مِنَ الدَّقِيقِ شَيْئًا، فَجَعَلَ يَقُولُ لَهَا: ذُرِّي عَلَيَّ، وَأَنَا أُحْرِكُ لَكَ، وَجَعَلَ يَنْفُخُ تَحْتَ الْقِدْرِ ثُمَّ أَنْزَلَهَا، فَقَالَ: أَبْغِينِي شَيْئًا، فَأَتَتْهُ بِصَحْفَةٍ فَأَفْرَغَهَا فِيهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقُولُ لَهَا: أَطْعِمِيهِمْ وَأَنَا أُسْطِحُ لَهُمْ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى شَبِعُوا، وَتَرَكَ عِنْدَهَا فَضْلَ ذَلِكَ، وَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ، فَجَعَلْتُ تَقُولُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، كُنْتُ أَوْلَى بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَيَقُولُ: قَوْلِي خَيْرًا إِذَا جِئْتِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَدَّثِينِي هُنَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ تَنَحَّى نَاحِيَةً عَنْهَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَهَا فَرَبَضَ مَرَبَضًا، فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّ لَنَا شَأْنًا غَيْرَ هَذَا، وَلَا يَكْلَمُنِي حَتَّى رَأَيْتِ الصَّبِيَّةَ يَصْطَرِعُونَ ثُمَّ نَامُوا وَهَدَأُوا، فَقَالَ: يَا أَسْلَمُ، إِنَّ الْجُوعَ أَسْهَرَهُمْ وَأَبْكَاهُمْ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَنْصَرِفَ حَتَّى أَرَى مَا رَأَيْتُ. ❶

ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حرہ واقم کی طرف روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب ہم صرار مقام پر پہنچے تو آگ دکھائی دی۔ آپ نے کہا: اے اسلم! مجھے یہاں کوئی قافلہ دکھائی دے رہا ہے جنہیں رات اور سردی نے روک دیا ہے، ہمیں (وہاں) لے کر چلو۔ چنانچہ ہم تیزی سے گئے اور جب ان کے قریب پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں ایک عورت تھی اور اس کے ساتھ دو چھوٹے بچے تھے۔ اس نے ایک ہنڈیا آگ پر چڑھائی ہوئی تھی اور اس کے بچے بلک بلک کر رو رہے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے روشنی والو! السلام علیکم۔ آپ نے انہیں اے آگ والو! کہہ کر بلانا پسند نہ کیا (کیونکہ یہ الفاظ جہنمیوں کے لیے بھی بولے جاتے ہیں)۔ تو عورت نے کہا: وعلیک السلام۔ آپ نے پوچھا: کیا میں پاس آسکتا ہوں؟ اس نے کہا: اگر خیریت ہے تو پاس آ جاؤ، ورنہ رہنے دو۔ آپ قریب چلے گئے اور پوچھا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اس نے کہا: رات اور سردی کی وجہ سے ہم آگے نہیں جاسکے۔ آپ نے پوچھا: ان بچوں کو کیا ہوا ہے؟ یہ کیوں بلک رہے ہیں؟ اس نے کہا: بھوک کی وجہ سے۔ آپ نے پوچھا: اس ہنڈیا میں کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: کچھ بھی نہیں، میں بس انہیں خاموش کر رہی ہوں، تاکہ یہ سو جائیں، ہمارے اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان اللہ ہی ہے۔ آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! کیا عمر کو تمہارے بارے میں پتا ہے؟ اس نے کہا: عمر ہمارے معاملات کا نگران بنا، پھر ہم سے غافل ہو گیا۔ یہ سن کر آپ میرے پاس آئے اور فرمایا: ہمیں لے کر چلو۔ چنانچہ ہم تیزی کے ساتھ نکل پڑے، یہاں تک کہ ہم سٹو والے مکان میں آ گئے۔ آپ نے سٹو کی ایک بوری اور چربی کا ایک تھیلا نکالا اور فرمایا: اسے مجھ پر لا دو۔ میں نے کہا: آپ کی جگہ اسے میں اٹھا لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تیرا بھلا کرے! کیا قیامت کے دن تم میرا بوجھ اٹھا سکو گے؟ چنانچہ میں نے وہ تھیلا ان پر لا دیا اور وہ چل پڑے، اور میں بھی ان کے ساتھ اس عورت کی طرف چل پڑا۔ ہم تیز تیز جا رہے تھے اور اس کے پاس پہنچ کر آپ نے یہ سامان رکھ دیا اور کچھ سٹو نکال کر اس عورت سے کہنے لگے: تم مجھ پر چھوڑ دو، میں تمہیں کام کر کے دیتا ہوں۔ آپ ہنڈیا کے نیچے پھونک مارنے لگے، پھر اسے نیچے اتارا اور کہا: مجھے کوئی چیز دو۔

❶ [اسنادہ حسن] تاریخ الطبری: ۵ / ۲۰۔ البدایة والنہایة: ۷ / ۱۳۶۔ تاریخ عمر لابن الجوزی: ص ۸۶

وہ آپ کے پاس ایک تھال لائی، آپ نے اس میں کھانا ڈالا، پھر عورت سے کہنے لگے: ان بچوں کو کھلا دو اور میں ان کے (سونے کے) لیے چھت بناتا ہوں۔ پھر آپ تب تک وہیں رہے جب تک کہ وہ سیر نہ ہو گئے اور اضافی سامان آپ نے اس عورت کے پاس ہی چھوڑ دیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہی اٹھ پڑا۔ تو وہ عورت کہنے لگی: اللہ تعالیٰ تجھے بہتر جزا دے! امیر المومنین سے زیادہ تم خلیفہ بننے کے زیادہ لائق ہو۔ آپ فرمانے لگے: جب تم امیر المومنین کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہنا اور اگر اللہ نے چاہا تو وہاں مجھ سے بات کرنا۔ پھر آپ اس عورت کو چھوڑ کر ایک طرف کو ہو گئے، پھر اس کی طرف رخ کر کے تاک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے آپ سے عرض کیا: ہمیں اس کے علاوہ اور بھی کام ہے۔ لیکن آپ مجھ سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے بچوں کو دیکھا کہ وہ (خوب پیٹ بھر کر کھانا کھا کر آپس میں) کشتی کرنے لگے، پھر وہ سو گئے اور انہیں سکون مل گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے اسلم! بھوک نے ان کی نیند اڑائی تھی اور انہیں رُلا یا تھا، سو میں چاہتا تھا کہ تب تک واپس نہ جاؤں جب تک کہ (ان کی خوشی کا) یہ منظر نہ دیکھ لوں جو دیکھا ہے۔

383 - نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ الزَّبْرَقَانَ بْنَ بَدْرٍ، وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ طَلَبَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَقْطَعَهُمَا، فَأَقْطَعَهُمَا وَكَتَبَ لَهُمَا كِتَابًا، فَقَالَ لَهُمَا عُثْمَانُ: أَشْهَدَا عُمَرَ فَإِنَّهُ الْخَلِيفَةُ بَعْدَهُ، وَهُوَ أَجْوَزُ لَأَمْرِكُمَا، فَأَتَيَا عُمَرَ بِالْكِتَابِ، فَلَمَّا نَظَرَ فِيهِ بَزَقَ فِيهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ وَجُوهَهُمَا ثُمَّ قَالَ: لَا، وَلَا نَعْمَةَ عَيْنٍ، أَلَّهَ لَتَفْلُقَنَّ وَجُوهَ الْمُسْلِمِينَ بِالسُّيُوفِ وَالْحِجَارَةِ ثُمَّ لَنَكْتُبَنَّ لَكُمْ لِفَيْئِهِمْ، فَرَجَعَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَا: وَاللَّهِ مَا نَدْرِي أَنْتَ الْخَلِيفَةُ أَمْ عُمَرُ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَأَخْبَرَاهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَقَالَ: وَإِنَّا لَا نُجِيزُ إِلَّا مَا أَجَازَهُ عُمَرُ. ①

زبرقان بن بدر اور اقرع بن حابس سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس مطالبہ لے کر آئے کہ ان دونوں کو زمین الاٹ کریں، تو آپ نے ان دونوں کو الاٹ کر دی اور انہیں ایک تحریر لکھ دی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کو گواہ بنا لو، کیونکہ ان کے بعد وہی خلیفہ ہوں گے اور تمہارے اس کام کی اجازت دینے کے زیادہ اہل ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں تحریر لے کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آپ نے جب اس تحریر کو دیکھا تو اس پر تھوک دیا، پھر اسے ان دونوں کے منہ پر مارا، پھر فرمایا: نہیں، تمہارا کوئی اکرام نہیں ہے، کیا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے چہروں کو تلواروں اور پتھروں کے ساتھ زخمی کر دے، پھر ہم ان کی غنیمتیں تمہیں لکھ دیں؟ یہ جواب سن کر وہ دونوں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس گئے اور کہا: اللہ کی قسم! ہمیں معلوم نہیں ہو پارہا کہ خلیفہ آپ ہیں یا عمر؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے وہ روئیداد سنائی جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً ہم صرف اسی چیز کی اجازت دے سکتے ہیں جس کی اجازت عمر رضی اللہ عنہ دیں گے۔

384 - نافع ہی بیان کرتے ہیں کہ:

كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ: أَنْ زِدْنَا فِي

① [رجالہ ثقات] الجامع لأخلاق الراوی: ۱۶۲

أَرْزَقْنَا وَإِلَّا فَابْعَثْ إِلَى عَمَلِكَ مَنْ يَكْفِيكَهُ، فَاسْتَشَارَ أَبُو بَكْرٍ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَزِدْهُمْ دِرْهَمًا وَاحِدًا، قَالَ: فَمَنْ لِعَمَلِهِمْ؟ قَالَ: أَنَا أَكْفِيهِ وَلَا أُرِيدُ أَنْ تَرْزُقَنِي شَيْئًا، قَالَ: فَتَجَهَّزْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ، إِنَّ قُرْبَ عُمَرَ مِنْكَ وَمُشَاوَرَتَهُ أَنْفَعُ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ شَيْءٍ يَسِيرٍ، فَرَزِدْهُ هُوَ لَا إِعْلَاءَ الْقَوْمِ، وَهُوَ الْخَلِيفَةُ بَعْدَكَ، فَعَزَمَ عَلَى عُمَرَ أَنْ يُقِيمَ، قَالَ: وَزَادَهُمْ مَا سَأَلُوا، قَالَ: فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ كَتَبَ إِلَيْهِمْ: إِنَّ رَضِيْتُمْ بِالرِّزْقِ الْأَوَّلِ وَإِلَّا فَاعْتَزَلُوا عَمَلَنَا، وَقَالَ: وَقَدْ كَانَ مُعَاوِيَةُ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ، اسْتَعْمَلَ مَكَانَ يَزِيدَ، قَالَ: فَأَمَّا مُعَاوِيَةُ وَعَمْرُو فَرَضِيَا، وَأَمَّا خَالِدٌ فَاعْتَزَلَ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِمَا عُمَرُ: أَنْ اكْتُبَا لِي كُلَّ مَالٍ هُوَ لَكُمْ، فَفَعَلَا، قَالَ: فَجَعَلَ لَا يَقْدِرُ لَهُمَا بَعْدُ عَلَى مَالٍ إِلَّا أَخَذَهُ فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ. ❶

سیدنا خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نام مراسلہ لکھا کہ ہماری تنخواہوں میں اضافہ کیجیے، وگرنہ اپنے اس کام کے لیے ایسے شخص کو بھیج دیجیے جو آپ کو کفایت کر سکے (یعنی اسی تنخواہ میں آپ کا کام کر سکے)۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں مشورہ مانگا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کا ایک بھی درہم مت بڑھائیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر ان کا کام کون کرے گا؟ انہوں نے کہا: میں یہ کام کروں گا اور میں آپ سے کوئی تنخواہ بھی نہیں چاہتا۔ پھر آپ نے سفر کی تیاری کی۔ اس بات کی اطلاع جب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے خلیفہ رسول! یقیناً عمر رضی اللہ عنہ کا آپ کے پاس رہنا اور ان کی مشاورت مسلمانوں کے لیے اس چھوٹے سے مسئلے سے زیادہ فائدہ مند ہے، لہذا ان لوگوں کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیجیے اور وہی تو آپ کے بعد خلیفہ بننے والے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو ٹھہرانے کا پختہ ارادہ کر لیا اور ان لوگوں نے جتنا مانگا تھا اتنا اضافہ کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو ان کی جانب پیغام لکھا: اگر تم پہلی تنخواہ پر ہی رضامند ہو تو ٹھیک ہے، وگرنہ ہمارے کام سے دستبردار ہو جاؤ۔ چنانچہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو یزید کی جگہ مقرر کر دیا گیا۔ معاویہ اور عمرو دونوں خوش رہے اور خالد رضی اللہ عنہ دستبردار ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب مراسلہ لکھا کہ جو مال تم حاصل کر چکے ہو؛ اس سارے کی تفصیل مجھے لکھ کر بھیجو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد آپ ان دونوں کے حصے کے جس مال پر بھی قدرت پاتے اسے پکڑ کر بیت المال میں جمع کر دیتے۔

385 - ابواحوص اور عمرو بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ ہم نے امام اسحاق رحمہ اللہ کو فرماتے سنا:

بُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ الْكَبَائِرِ. ❷

سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

386 - طلحہ الیامی فرماتے ہیں کہ تمام مسلمان یہ کہا کرتے تھے کہ:

بُغْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ نِفَاقٌ، وَبُغْضُ قُرَيْشٍ نِفَاقٌ، وَبُغْضُ الْأَنْصَارِ وَبُغْضُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيِّ

❶ [اسنادہ منقطع ورجاله ثقات] تفرّد به المؤلف ❷ [اسنادہ حسن] التاريخ الكبير: 3/319

نفاق ❶

سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنا منافقت ہے، قریش سے بغض رکھنا منافقت ہے، انصار سے اور عربی آزاد کردہ غلام سے بغض رکھنا بھی منافقت ہے۔

387 - حکم بن محل بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

بَلَّغْنِي أَنَّ أَنَسًا يُفَضِّلُونِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، لَا يُفَضِّلُونِي أَحَدًا عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي. ❷

مجھے پتا چلا ہے کہ لوگ مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں، اب جو بھی شخص مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے گا میں اسے بہتان لگانے والے کی سزا دوں گا۔

388 - عون بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَمَجْلِسٍ وَاحِدٍ مِنْ عُمَرَ أَوْثَقُ عِنْدِي مِنْ عَمَلِ سَنَةٍ. ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ایک مجلس میرے نزدیک ایک سال کے اعمال سے بہتر ہے۔

389 - سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نِعَمَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ، نِعَمَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ، نِعَمَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعَمَ عَبْدُ اللَّهِ أَبِي بَنْ كَعْبٍ، نِعَمَ عَبْدُ اللَّهِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعَمَ عَبْدُ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ))، فَذَكَرَ سِتَّةً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَثَلَاثَةً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، فَحَفِظْتُ الثَّلَاثَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ وَذَهَبَ مِنِّي ثَلَاثَةٌ. ❹

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اچھے بندے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کے اچھے بندے ہیں، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے اچھے بندے ہیں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے اچھے بندے ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے اچھے بندے ہیں اور ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے اچھے بندے ہیں۔ آپ ﷺ نے اچھے انصاریوں اور تین مہاجرین کا ذکر کیا، لیکن مجھے انصار کے تین لوگ یاد رہے اور تین مجھے بھول گئے۔

390 - ابواسحاق سے مروی ہے کہ عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَرَى هَلَاكَ عُمَرَ هَدَمَ ثُلُثَ الْإِسْلَامِ. ❺

یقیناً میں سمجھتا تھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک تہائی اسلام ختم ہو جائے گا۔

391 - مسیب بن رافع بیان کرتے ہیں کہ:

سَارَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَبْعًا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَصَعَدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ غُلَامَ الْمُغِيرَةِ، أَبَا لَوْلُؤَةَ، قَتَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ، قَالَ: فَضَجَّ النَّاسُ وَصَاحُوا

❶ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ٢٧/١٠ ❷ [إسناده ضعيف] السنة لعبد الله بن أحمد: ٥٦٢/٢

❸ [إسناده صحيح] مضي برقم: ٤٩ ❹ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ٣٥٤

❺ [إسناده صحيح] التاريخ الكبير: ٣٧٤/٣

وَاشْتَدَّ بِكَأْوَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّا اجْتَمَعْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْنَا عَلَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَلَمْ نَأَلْ خَيْرًا نَاذَا فُوقَ. ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ سے ہمارے پاس آئے۔ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ نے امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ یہ سن کر لوگوں میں ہنگامہ و بے چینی پیدا ہو گئی اور اونچی اونچی آواز میں رونے لگے۔ پھر انہوں نے فرمایا: ہم تمام اصحاب محمد نے مل کر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر منتخب کر لیا ہے اور ہم نے تیر کے سو فار کے بہ قدر بھی ہم سے بہتر (اس شخص کو منتخب کرنے) پر ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔

392 - سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس روز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو میرے والد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَنَظَرَ الْمُسْلِمُونَ خَيْرَهُمْ فَاسْتَخْلَفُوهُ، وَهُوَ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ نَظَرَ الْمُسْلِمُونَ خَيْرَهُمْ فَاسْتَخْلَفُوهُ، وَهُوَ عُمَرُ، فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ نَظَرَ الْمُسْلِمُونَ خَيْرَهُمْ فَاسْتَخْلَفُوهُ، وَهُوَ عُثْمَانُ، فَإِنْ قَتَلْتُمُوهُ فَهَاتُوا خَيْرًا مِنْهُ. ❷

رسول اللہ ﷺ کی رحلت ہوئی تو مسلمانوں نے اپنے میں سے بہترین شخص دیکھ کر اسے خلیفہ منتخب کر لیا، اور وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو مسلمانوں نے اپنے میں سے بہترین شخص دیکھ کر اسے خلیفہ منتخب کر لیا، اور وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دنیا سے کوچ کر گئے تو مسلمانوں نے اپنے میں سے بہترین شخص دیکھ کر اسے خلیفہ منتخب کر لیا، اور وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، سوا اگر تم انہیں شہید کر دو گے تو پھر ان سے بہتر لا کر دکھاؤ۔

393 - امام حیان نحوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ لِي جَلِيسٌ يَذْكُرُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَنْهَاهُ فَيُغْرِي، فَأَقْوَمُ عَنْهُ، فَذَكَرَهُمَا يَوْمًا فَقُمْتُ عَنْهُ مُغْضَبًا، وَاعْتَمَمْتُ بِمَا سَمِعْتُ إِذْ لَمْ أَرِدْ عَلَيْهِ الَّذِي يَنْبَغِي، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي كَأَنَّهُ أَقْبَلَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَلِيسًا يُؤْذِينِي فِي هَذَيْنِ، فَأَنْهَاهُ فَيُغْرِي يَزِدَادُ، فَالْتَفَتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ قَرِيبٍ مِنْهُ فَقَالَ: ((أَذْهَبْ إِلَيْهِ فَادْبَحْهُ))، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ، وَأَصْبَحْتُ فَقُلْتُ: إِنَّهَا لَرُؤْيَا، لَوْ أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ لَعَلَّهُ يَنْتَهِي، فَمَضَيْتُ أُرِيدُهُ، فَلَمَّا صِرْتُ قَرِيبًا مِنْ بَابِهِ إِذَا الصَّرَاخُ وَإِذَا بَوَارِي مُلْقَاةً، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: فَلَانَ طَرَقَتْهُ الذَّبْحَةُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ. ❸

میرا ایک مجلس نشین تھا، وہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا (برے الفاظ میں) تذکرہ کیا کرتا تھا، میں اسے منع کرتا لیکن وہ اور بھڑک جاتا۔ سو میں اس کے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا۔ پھر ایک روز اس نے ان دونوں اصحاب کا

❶ [رجال الإسناد ثقات] المعجم الكبير للطبراني: ١٨٧ / ٨ - تاريخ المدينة لابن شبة: ٢٧٧ / ٢

❷ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ١٧٩ / ٥ ❸ [إسناده صحيح] تاريخ بغداد: ١٣٦ / ١٣

تذکرہ کیا تو میں غصے سے اس کے پاس سے اٹھ گیا۔ جب میں نے اسے وہ جواب نہ دیا جس کے وہ لائق تھا تو جو میں نے (اس سے) سنا تھا اس کی وجہ سے میں غمگین ہو گیا۔ پھر میں سویا تو مجھے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت ہوئی، مجھے یوں دکھائی دیا کہ جیسے آپ تشریف لارہے ہیں اور آپ کے ساتھ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا ایک مجلس نشین ہے، وہ مجھے ان دو اصحاب کے بارے میں اذیت دیتا ہے، میں اسے منع کرتا ہوں لیکن وہ اور بھی بھڑک اٹھتا ہے۔ آپ ﷺ اپنے قریب والے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس کی طرف جاؤ اور اسے ذبح کر ڈالو۔ چنانچہ وہ آدمی چلا گیا۔ جب میں صبح کو اٹھا تو کہا: یہ تو خواب تھا۔ میں اس کے پاس جاتا ہوں اور اسے بتلاتا ہوں، شاید کہ وہ باز آجائے۔ سو میں یہ ارادہ کر کے اس کی جانب چل پڑا۔ جب میں اس کے دروازے کے قریب پہنچا تو چیخنے چلانے کی آواز سنی، پھر میں نے دیکھا کہ وہاں چٹائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ میں نے پوچھا: کیا ہوا؟ لوگوں نے بتلایا کہ گزشتہ رات فلاں شخص کو کوئی ذبح کر گیا۔

394 - رضوان السمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ لِي جَارٌ فِي مَنْزِلِي وَسُوقِي وَكَانَ يَشْتِمُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: حَتَّى كَثُرَ الْكَلَامُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ شَتَمَهُمَا وَأَنَا حَاضِرٌ، فَوَقَعَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ كَلَامٌ كَثِيرٌ حَتَّى تَنَاوَلَنِي وَتَنَاوَلْتَهُ، قَالَ: فَأَنْصَرَفْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَأَنَا مَغْمُومٌ حَزِينٌ الْيَوْمَ نَفْسِي، قَالَ: فَنِمْتُ وَتَرَكَتُ الْعِشَاءَ مِنَ الْغَمِّ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَنَامِي مِنْ لَيْلَتِي، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فُلَانٌ جَارِي فِي مَنْزِلِي وَفِي سُوقِي وَهُوَ يَسُبُّ أَصْحَابَكَ، فَقَالَ: ((مَنْ أَصْحَابِي؟)) فَقُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذْ هَذِهِ الْمُدِيَّةَ فَادْبَحْ بِهَا))، قَالَ: فَأَخَذْتُهَا فَأَضَجَعْتُهَا فَدَبَحْتُهَا، قَالَ: فَرَأَيْتُ كَأَنَّ يَدِي قَدْ أَصَابَهَا مِنْ دَمِهِ، فَأَلْقَيْتُ الْمُدِيَّةَ وَضَرَبْتُ بِيَدِي إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحْتُهَا بِالْأَرْضِ، فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا أَسْمَعُ الصُّرَاخَ مِنْ نَحْوِ الدَّارِ، فَقُلْتُ لِلْخَادِمِ: انظُرْ مَا هَذَا الصُّرَاخُ؟ فَقَالَ: فُلَانٌ مَاتَ فَجَاءَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا نَظَرْنَا إِلَى حَلْقِهِ فَإِذَا فِيهِ خَطٌّ مَوْضِعَ الدَّبْحِ. ①

میرے گھر اور بازار میں میرا ایک پڑوسی تھا، وہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ میرے اور اس کے درمیان بہت زیادہ تلخ کلامی ہوا کرتی تھی۔ ایک روز وہ ان دونوں اصحاب کو گالیاں بکنے لگا اور میں بھی وہاں موجود تھا تو میرے اور اس کے درمیان پھر تلخ کلامی ہو گئی، یہاں تک کہ اس نے مجھے برا بھلا کہا اور میں نے اسے کہا۔ پھر میں اپنے گھر واپس آ گیا، میں بہت ہی غمزدہ و پریشان تھا اور اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا۔ پھر میں سو گیا اور غم کے باعث شام کا کھانا بھی نہ کھایا۔ اسی رات مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، میں نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فلاں شخص میرے گھر اور بازار میں میرا پڑوسی ہے اور وہ آپ کے صحابہ کو گالیاں بکتا ہے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: میرے کون سے صحابہ کو؟ میں نے کہا: ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ چھری پکڑو اور اس کے ساتھ اسے ذبح کر دو۔ میں نے وہ

① تاریخ بغداد: ۸/۶۸ - تاریخ عمر لابن الجوزی: ص ۲۸۸

چھری پکڑی اور اسے سیدھا لٹا کر ذبح کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ جیسے میرے ہاتھوں پر اس کا خون لگ گیا ہے۔ چنانچہ میں نے چھری پھینک دی اور (خون صاف کرنے کے لیے) اپنے ہاتھ زمین پر ملنے لگا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے گھر کی طرف سے چیخنے چلانے کی آوازیں سنیں، میں نے خادم سے کہا: دیکھو یہ چیخنے چلانے کی آوازیں کیسی ہیں؟ اس نے کہا: فلاں شخص اچانک مر گیا ہے، جب ہم صبح کو اٹھے تو دیکھا کہ اس کی گردن پر ذبح کا نشان تھا۔

395 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)).^①
بلاشبہ اللہ عزوجل نے عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔



① [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۳۱۵

نبی ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت

396 - ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ:

تَدَارَوْا فِي أَمْرِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَطَارِدَ: عُمَرُ أَفْضَلُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ الْجَارُودُ: بَلْ أَبُو بَكْرٍ، أَبُو بَكْرٍ أَفْضَلُ مِنْهُ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ، قَالَ: فَجَعَلَ ضَرْبًا بِالذَّرَّةِ حَتَّى شَغَرَ بِرَجْلَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْجَارُودِ فَقَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَبُو بَكْرٍ كَانَ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: مَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا أَقَمْنَا عَلَيْهِ مَا نَقِيمُ عَلَى الْمُفْتَرِي. ❶

کچھ لوگ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما (کی افضلیت) کے بارے میں بحث کرنے لگ گئے، عطارد کے ایک آدمی نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔ اور جارود نے کہا: (نہیں) بلکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان سے افضل ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو آپ نے اسے (جو آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل کہہ رہا تھا، کو) کوڑے مارے، یہاں تک کہ اس کی ٹانگوں سے گوشت اُدھر گیا۔ پھر آپ جارود کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم میری نگاہوں سے دور چلے جاؤ۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد ان امور میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بہتر تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: جو شخص اس کے علاوہ کوئی بات کہے گا تو میں اس پر وہی حد نافذ کروں گا جو ہم بہتان تراش پر حد لگاتے ہیں۔

397 - عمرو بن حرث بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ. ❷

اس امت کی بہترین شخصیت، ان کے پیغمبر ﷺ کے بعد، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

398 - عمرو بن حرث ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالثَّانِي؟ فَإِنَّ الثَّانِي عُمَرُ. ❸

کیا میں تمہیں پیغمبر ﷺ کے بعد اس امت کا بہترین شخص نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمہیں دوسرا (بہترین) شخص نہ بتاؤں؟ یقیناً دوسرے شخص عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

399 - ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا:

❶ [إسناده صحيح] الصارم المسلول لابن تيمية: ص ٥٨٥ ❷ [إسناده حسن] مضي برقم: ٤٠

❸ [إسناده حسن] مسند أحمد: ٢/٢٣٩ - مسند أبي يعلى الموصلي: ١/٤١٠

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ. ①

کیا میں تمہیں پیغمبر ﷺ کے بعد اس امت کا بہترین شخص نہ بتاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمہیں اس امت کے پیغمبر ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین شخص کا نہ بتاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

400 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ ②

401 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا نَعُدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، ثُمَّ نَسَكْتُ. ③

ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (بہ لحاظ فضیلت؛ صحابہ کی ترتیب) یوں شمار کیا کرتے تھے: ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

402 - ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرُ. ④

کیا میں تمہیں پیغمبر ﷺ کے بعد اس امت کا بہترین شخص نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (پہلے نمبر پر) ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں (دوسرے) عمر رضی اللہ عنہ ہیں (اور) پھر ایک اور شخص ہے۔

توضیح:..... تیسری شخصیت کون تھی؟ اس کے متعلق دو طرح کی آراء ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اس سے مراد سیدنا

عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ جیسا کہ آئندہ روایات میں مذکور ہے۔ نیز اسی کتاب کی روایت نمبر ۷۲۳ میں بھی بیان ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہی ان کے بارے میں فرمایا تھا: یقیناً عثمان رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر بھی ہیں اور افضل بھی۔ اور دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے مراد خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے، جیسا کہ ایک روایت میں اس کی وضاحت ملتی ہے کہ عبد خیر الحمد انی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا ہوں، تو ہم سمجھ گئے کہ اس سے مراد خود آپ ہی ہیں اور بوجہ انکساری اپنا نام نہیں لے رہے۔ (السنة لعبد الله بن أحمد: ۵۸۶/۲)

403 - ابو حنیفہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَحَدَّثْتُكُمْ بِالثَّالِثِ. ⑤

اس امت کے بہترین شخص، ان کے پیغمبر کے بعد، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی بیان کر سکتا ہوں۔

404 - ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ أَرَى أَنَّ عَلِيًّا أَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ أَفْضَلَ مِنْكَ، قَالَ: أَوْ لَا أُحَدِّثُكَ يَا أَبَا

① [إسناده حسن] مسند أحمد: ۲/۲۲۰ - مصنف ابن أبي شيبة: ۷/۴۳۳

② [إسناده حسن] ماضي برقم: ۴۰

③ [إسناده حسن] ماضي برقم: ۵۸

⑤ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۲۶۰

④ [إسناده صحيح] مسند البزار: ۶/۶۶۲

جَحِيفَةً بِأَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى فَدَيْتُكَ، قَالَ: عُمَرُ. ❶

میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تمام لوگوں سے افضل سمجھا کرتا تھا، چنانچہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلمانوں میں سے کوئی شخص آپ سے افضل ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل شخص کا نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پھر) فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں! کیوں نہیں (ضرور بتلائیے)۔ تو آپ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔

405 - ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا:

يَا أَبَا جَحِيفَةَ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قُلْتُ: بَلَى، وَلَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْهُ، قَالَ: أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَبَعْدَهُمَا آخَرٌ ثَالِثٌ، وَلَمْ يُسَمِّهِ. ❷

اے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں اس امت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کے حامل شخص کا نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ حالانکہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی آپ سے افضل ہوگا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کے حامل شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ان دونوں کے بعد تیسرا ایک اور شخص ہے۔ آپ نے اس کا نام نہیں لیا۔

406 - ابو جحیفہ ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرٌ. ❸

کیا میں تمہیں اس امت کے پیغمبر ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور شخص ہے۔

407 - ابو جحیفہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ خَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ سَمَّيْتُ. ❹

اس امت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخصیت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد ان سب سے بہترین شخصیت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تیسرے کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

408 - ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أُخْبِرْتُكُمْ بِالثَّالِثِ

❶ [إسناده حسن صحيح لغيره] التاريخ الكبير: ۲/۲۳۶

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲/۲۰۱

❸ [إسناده ضعيف] تفرّد به المؤلف

❹ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۴۰۲

لَفَعَلْتُ . ❶

اس اُمت کے بہترین شخص، ان کے پیغمبر کے بعد، ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تمہیں تیسرے شخص کا بتلانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

409 - ابو حنیفہ ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِالثَّلَاثِ لَفَعَلْتُ، يَعْنِي نَفْسَهُ . ❷

اس اُمت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تم سے تیسرے شخص کا نام بیان کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مراد خود ہی تھے۔

410 - عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

كَانَ أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَحَدُنَا بَعْدَهُمْ أَحَدًا ثَاثًا يَفْعَلُ اللَّهُ فِيهَا مَا يَشَاءُ . ❸

اس اُمت کے افضل شخص، ان کے پیغمبر ﷺ کے بعد، ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ان کے بعد ہم نے نئی چیزیں ایجاد کر لیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کر دے گا۔

توضیح: نئی چیزیں ایجاد کرنے کا مطلب ہے کہ ہم نے ان دونوں خلفاء کے پُر امن مثالی دور کے بعد نئے نئے اختلافات پیدا کر لیے ہیں، جن میں سے ایک اختلاف منصبِ خلافت کا تھا، ایسے معاملات کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا فیصلہ فرمادے گا۔

411 - ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَسَكَّتْ . ❹

کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں (عمر رضی اللہ عنہ کے بعد) لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ خاموش ہو گئے۔

412 - ابو حنیفہ سے ہی مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ سَكَّتْ . ❺

❷ [إسناده حسن لغيره] مسند ابن الجعد: ۱ / ۳۱۱

❶ [إسناده حسن لغيره] مصنف ابن أبي شيبة: ۶ / ۳۵۱

❸ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ۷ / ۳۷۳

❸ [إسناده حسن لغيره] ماضي برقم: ۴۰۵

❹ [إسناده حسن] تفرد به المؤلف

کیا میں تمہیں اس اُمت کے پیغمبر ﷺ کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر آپ خاموش ہو گئے۔

413 - ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سپاہ میں شامل تھے اور ان کی ڈیوٹی منبر کے پاس ہی ہوا کرتی تھی، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد نبی ﷺ پر درود بھیجا، اور پھر فرمایا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَقَالَ: يَجْعَلُ اللَّهُ الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ. ①
اس اُمت کے بہترین شخص، ان کے پیغمبر ﷺ کے بعد، ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور دوسرے عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کو اسی جگہ رکھتا ہے جہاں وہ پسند فرماتا ہے۔

414 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِالثَّالِثِ لَفَعَلْتُ. ②
اس اُمت کے نبی ﷺ کے بعد ان سب سے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تمہیں تیسرے شخص کا بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

415 - عبد خیر سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَأَحَدُنَا أَشْيَاءَ يَفْعَلُ اللَّهُ فِيهَا مَا شَاءَ. ③

کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور دوسرے عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ہم نے (ان کے بعد) ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کر دے گا۔

416 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ ④

417 - عبد خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُ الثَّالِثَ. ⑤
کیا میں تمہیں اس اُمت کے پیغمبر ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، دوسرے عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

418 - حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عَلِيٌّ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللَّهُ، أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ، أَوْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَتَعَلَّقُوا بِهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتُخَطَفَنِي الطَّيْرُ، أَوْ تَهْوِي بِسَيِّ الرِّيْحِ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ، أَوْ عَلَى رَسُولِهِ، أَوْ عَلَى

② [إسناده ضعيف] مضي برقم: ٤٠٨

④ [إسناده ضعيف] راجع الحديث السابق

① [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير: ١٦١ / ٢

③ [إسناده ضعيف] تاريخ بغداد: ٢٤٤ / ٩

⑤ [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير: ٣٢٨ / ٢

كِتَابِهِ، وَمَا قُلْتُ لَكُمْ مِنْ تَلْقَاءِ نَفْسِي فَرَا جَعُونِي، خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَمِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَالثَّالِثُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ، ثُمَّ يَخْطُبُ. ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب منبر پر چڑھے تو سلام کہا، پھر فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں یہ نہیں کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا اللہ کی کتاب میں (یوں) ہے۔ کیونکہ لوگ اسی سے چمٹ جائیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں آسمان سے گر پڑوں اور مجھے کوئی پرندہ اچک کر لے جائے یا پھر مجھے ہوا اڑا کر کسی دور جگہ پر پھینک دے، یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ، یا اس کے رسول، یا کتاب اللہ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں، اور اگر میں تمہیں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں تو تم مجھے واپس لوٹا دینا (وہ بات یہ ہے کہ) نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور تیسرے شخص کا اگر میں نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔ پھر آپ خطبہ دینے لگ گئے۔

419 - عبد خیر الہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برسر منبر یہ فرماتے سنا کہ:
أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالَ: فَذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالثَّانِي؟ قَالَ: فَذَكَرَ عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ شِئْتُ لَأَنْبَأْتُكُمْ بِالثَّالِثِ، قَالَ: وَسَكَتَ، قَالَ: فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ. ②
کیا میں تمہیں اس امت کے پیغمبر ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں دوسرے (بہترین) شخص کا نہ بتلاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا۔ پھر فرمایا: اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے شخص کے بارے میں بھی بتا سکتا ہوں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مراد آپ خود ہی تھے۔

420 - عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:
أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. ③
کیا میں تمہیں اس امت کے پیغمبر ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

421 - عبد خیر سے ہی مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
أَلَا أُبَيِّنُ لَكُمْ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. ④
کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور (دوسرے نمبر پر) عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

422 - عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:
خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ نَبِيِّهَا، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَحَدُنَا أَحَدًا نَأْتِيهِ
اللَّهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ. ⑤

① [إسناده ضعيف جداً] السنة لعبد الله بن أحمد: ٥٨٦/٢

② [رجال الإسناد ثقات] ماضي برقم: ٣٩٨

③ [إسناده معلول] مسند ابن أبي الجعد: ٣١١/١

④ [إسناده معلول] مسند أحمد: ٢٤٩/٢

⑤ [إسناده صحيح] السنة لعبد الله بن أحمد: ٥٦٩/٢

اس اُمت کی بہترین ہستی ان کے نبی ﷺ ہیں، اور نبی ﷺ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ان کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو پسند کرے گا وہی فیصلہ فرمادے گا۔

423 - عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب اہل بصرہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا:
 إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَأَحَدُنَا أَحَدًا تَا يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا مَا شَاءَ. ❶

بلاشبہ نبی ﷺ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ہم نے (ان کے بعد) ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا فیصلہ فرمادے گا۔

424 - عبد خیر ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:
 إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. ❷
 یقیناً اس اُمت کے بہترین شخص، ان کے پیغمبر کے بعد، ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

425 - عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا:
 خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَإِنَّا قَدْ أَحَدُنَا بَعْدَهُمَا أَحَدًا تَا يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا مَا شَاءَ. ❸

اس اُمت کے نبی کے بعد ان سب سے بہترین شخص ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور ان دونوں کے بعد یقیناً ہم نے ایسے (اختلافات) ایجاد کر لیے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا فیصلہ کر دے گا۔

426 - عبد خیر سے ہی مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
 أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ خَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، يَجْعَلُ اللَّهُ الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ. ❹

کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی کے بعد ان سب سے بہتر شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد ان سب سے بہتر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کو وہیں رکھتا ہے جہاں وہ پسند کرتا ہے۔

427 - عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:
 قَبَضَ اللَّهُ نَبِيَّهُ عَلَى خَيْرِ مَا قَبَضَ عَلَيْهِ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، قَالَ: فَأَتْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتِهِ، ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قَبَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَحَدًا، فَكَانَ خَيْرَ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَّتَيْهِمَا، ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، فَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ. ❺

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲/۳۰۲ - السنة لعبد الله بن أحمد: ۲/۵۸۷

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۲/۳۱۲

❸ [إسناده حسن لغيره] ماضي برقم: ۳۹۹

❹ [رجال إسناده ثقات] مسند أحمد: ۲/۲۴۵

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء میں سب سے بہترین طریقے سے نبی ﷺ کی جان قبض کی، پھر انہوں نے آپ ﷺ کی تعریف کی۔ پھر (فرمایا کہ اس کے بعد) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عمل اور طریقے پر کام کیا، پھر ان کی وفات ایسی بہترین حالت میں ہوئی کہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے کسی کی روح قبض نہیں کی، سو وہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت تھے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے ان دونوں کے عمل اور طریقے پر کام کیا، پھر ان کی وفات ایسی بہترین حالت میں ہوئی کہ ایسی حالت میں کسی اور کی وفات نہیں ہوئی، سو وہ نبی ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت تھے۔

428 - علی بن ربیعہ الوالی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَعْرِفُ أَحْيَارَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّلَاثَ لَفَعَلْتُ. ①

یقیناً میں جانتا ہوں کہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیات کون سی ہیں، وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں تیسرے کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

429 - نزال بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ ثَلَاثَةٌ، ثُمَّ ذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّلَاثَ. ②

کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ آپ نے تین مرتبہ پوچھا۔ پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا نام ذکر کیا، اور (پھر فرمایا:) اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

430 - امام حسن بن محمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا بَنِيَّ! أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا بَنِيَّ ثُمَّ عُمَرُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَخَافَةٌ أَنْ أَزِيدَ فَيَزِيدَنِي: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: ثُمَّ لَسْتُ هُنَاكَ، ثُمَّ أَنَا بَعْدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ③

میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے زیادہ فضیلت والی شخصیت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! اے میرے پیارے بیٹے! ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! اے میرے پیارے بیٹے! پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر میں نے اس خدشے سے کہ میں آپ سے مزید پوچھوں تو آپ مجھے کسی اور کا نام نہ بتلا دیں، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! پھر آپ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر میں نہیں ہوں بلکہ میں تو بعد میں آتا ہوں اور عام مسلمان آدمی ہوں۔

431 - ہشام بن عبد اللہ بن عکرمہ مخزومی بیان کرتے ہیں کہ:

② [إسناده حسن] تفرد به المؤلف

① [إسناده حسن] السنة لعبد الله بن أحمد: ٥٨٩/٢

③ [رجال الإسناد ثقات] مضي برقم: ٤٠٥

غَبْتُ غَيْبَةً عَنِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: أَيْنَ كُنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: كُنْتُ بِوَادِي الْعَقِيقِ، قَالَ: ذَاكَ وَادٍ لَا يَذْهَبُ إِلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا يَغْرُمُ، وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْهُ إِلَّا يَغْنَمُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا تَقُلْ ذَاكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اطْلُبُوا الرِّزْقَ فِي خَبَايَا الْأَرْضِ)). ❶

میں کچھ عرصہ مدینے سے غائب رہا، پھر میں امام مالک بن انس جرحشہ کے پاس آیا اور انہیں سلام عرض کیا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں تھے؟ میں نے کہا: وادی عقیق میں۔ انہوں نے فرمایا: وہ ایسی وادی ہے کہ جس میں صرف وہی جاتا ہے جو نقصان سے دوچار ہوتا ہے اور وہاں سے وہی آتا ہے جو فائدہ اٹھا چکا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! ایسے مت کہیے، کیونکہ مجھے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کی پوشیدہ چیزوں میں رزق تلاش کرو۔

توضیح: نبی ﷺ کے اس فرمان: ”زمین کی پوشیدہ چیزوں میں رزق تلاش کرو“ سے مقصود زراعت کے پیشے کو اختیار کرنے کی ترغیب ہے۔

432 - امام ابن شہاب زہری جرحشہ فرماتے ہیں:

أَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ لَمَّا لَقِيْتُهُ
تَبَعَ خَبَايَا الْأَرْضِ وَادَّعَى مَلِيكَهَا
يَسِيرٌ بِأَعْلَى الْقَرِيَتَيْنِ مُشْرِقًا
لَعَلَّكَ يَوْمًا أَنْ تُجَابَ فِتْرَتُكَ ❶

میں جب عبد اللہ سے ملا تو انہیں کہا کہ وہ دو بستیوں کے بالائی حصے پر مشرق کی جانب رخ کر کے چلا کریں۔ زمین کی پوشیدہ چیزوں کو تلاش کریں اور اس کے مالک سے دعا کریں، شاید کہ ایک روز دعا قبول ہو جائے اور آپ کو رزق سے نواز دیا جائے۔

433 - عروہ بیان کرتے ہیں کہ (میرے بچپن میں) سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اوپر اٹھالا کرتے اور فرماتے:

أَنْصُرُ مِنْ آلِ أَبِي عَتِيقٍ، مُبَارَكٌ مِنْ وَلَدِ الصِّدِّيقِ، اللَّهُ كَمَا اللَّهُ رَبِّي. ❶

میں آل ابی عقیق سے شگفتہ و خوش رہتا ہوں، یہ صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک اولاد ہیں، میں ان میں وہی لطف و سرور محسوس کرتا ہوں جو لطف مجھے اپنے آغاز جوانی میں محسوس ہوتا تھا۔

434 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَأَفْتَتْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، أَوْ وَأَفْتَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ
اتَّخَذْتَ الْمَقَامَ مُصَلِّيً، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيً﴾
[البقرة: ۱۲۵]، وَقُلْتُ: لَوْ حَجَبْتَ عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبِرُّ وَالْفَاجِرُ،
فَأَنْزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، قَالَ: وَبَلَّغَنِي عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ فَاسْتَقْرَبْتُهُنَّ أَقُولُ لَهُنَّ:
لَتَكْفُنَنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِيُبَدِّلَنَّهُ اللَّهُ بِكُنَّ أَرْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ، حَتَّى

❶ [اسنادہ ضعیف] جامع اللاتیبانی: ۱/۲۹ - کشف الأستار: ۲/۵۸ - مجمع الزوائد للبیہمی: ۴/۱۴

❷ [اسنادہ ضعیف] تفرادہ المؤلف

❸ [اسنادہ صحیح] معرفة علوم الحديث للحاكم: ص ۲۱۰

أَتَيْتُ عَلَى إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ ، أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ ، حَتَّى تَعِظُهُنَّ أَنْتَ؟ فَكَفَفْتُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ مَسْلَمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ﴾ [التحریم: ۵] الْآيَةُ . ❶

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی ہے، یا (کہا کہ) رب تعالیٰ کی بات میری بات کے موافق ہوئی ہے (یعنی جیسا میں نے سوچا اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حکم جاری فرما دیا۔ پہلی بات یہ تھی کہ): میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں (تو کیا خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ”اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔“ (دوسری بات یہ تھی کہ) میں نے عرض کیا: کاش کہ آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں، کیونکہ ان کے پاس اچھے برے (ہر طرح) کے لوگ آتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرمادی۔ اور (تیسری بات یہ تھی کہ) مجھے امہات المؤمنین کے بارے میں ایک بات کا پتا چلا (کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے خرچے وغیرہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی ہیں) تو میں حقیقت جاننے کے لیے ان کے پاس گیا اور ان سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ (کو پریشان کرنے سے) باز آ جاؤ، یا پھر (ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ) اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو تمہاری متبادل ایسی بیویاں دے دے جو تم سے بہتر ہوں گی۔ یہاں تک کہ میں امہات المؤمنین میں سے ایک کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی آپ کرتے رہتے ہیں۔ تو میں رُک گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ مَسْلَمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ﴾ ”ہو سکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے، جو مسلمان بھی ہوں گی، اہل ایمان بھی ہوں گی اور فرمانبردار بھی ہوں گی۔“

435 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَأَفَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَوْ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ۱۲۵] ، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنْ نِسَاءً لَكَ يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ ، وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ﴾ [التحریم: ۵] ، فَنَزَلَتْ كَذَلِكَ . ❷

تین کاموں میں میری بات میرے پروردگار کی بات کے موافق ہوئی: (پہلی بات) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں (تو کیا خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ”اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔“ (دوسری بات)

❶ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۱/۵۰۴ - صحیح مسلم: ۴/۱۸۶۵ - مسند أحمد: ۱/۲۴

❷ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۱/۵۰۴ - مسند أحمد: ۱/۲۳

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً آپ کی ازواجِ مطہرات کے پاس اچھے برے (ہر طرح کے) لوگ آتے ہیں، کاش کہ آپ انہیں پردے کا حکم فرمادیں۔ تو آیتِ حجاب نازل ہو گئی۔ (تیسری بات) رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ کے پاس غیرت میں آکر جمع ہو گئیں (کہ ہم نبی کی بیویاں ہو کر بھی اتنے تھوڑے خرچے میں گزارا کر رہی ہیں) تو میں نے ان سے کہا: ﴿عَسَى رَبُّهُ أَنْ يَبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ ”ہو سکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔“ تو (میری بات) اسی طرح (آیتِ قرآن بن کر) نازل ہو گئی۔

436۔ جویریہ بن قدامہ بیان کرتے ہیں کہ جس سال سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اس سال میں حج پر روانہ ہوا، جب میں مدینے پہنچا تو آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا:

إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكَمَا نَقْرَبِي نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ، شُعْبَةُ الشَّائِكِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ طُعِنَ، فَأَذِنَ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَهْلُ الشَّامِ، ثُمَّ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ، فَدَخَلْتُ فِيمَنْ دَخَلَ، قَالَ: وَكَانَ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ، أَثْنَوْا عَلَيْهِ وَبَكَوْا، قَالَ: فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ: وَقَدْ عَصَبَ بَطْنُهُ بِعِمَامَةِ سَوْدَاءَ وَالِدِمْ يَسِيلُ، قَالَ: فَقُلْنَا: أَوْصِنَا، قَالَ: وَمَا سَأَلَهُ الْوَصِيَّةَ غَيْرُنَا، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُ، فَقُلْنَا: أَوْصِنَا، قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ؛ فَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقْلُونَ، فَأَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ؛ فَإِنَّهُمْ شِعْبُ الْإِسْلَامِ الَّذِي لَجَأَ إِلَيْهِ، وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ؛ فَإِنَّهُمْ أَهْلُكُمْ وَمَادَّتْكُمْ، وَأَوْصِيكُمْ بِأَهْلِ ذِمَّتِكُمْ؛ فَإِنَّهُمْ عَهْدُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ، فَمُوا عَنِّي، قَالَ: فَمَا زَادَنَا عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ: مُحَمَّدٌ قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ فِي الْأَعْرَابِ: وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ؛ فَإِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَعَدُوُّ عَدُوِّكُمْ. ①

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سرخ رنگ کا مرغا مجھے ایک یا دو مرتبہ ٹھونگ مارتا ہے، اور ایسا ہی ہوا تھا کہ قاتلانہ حملے میں ان پر نیزے کے زخم آئے تھے۔ بہر حال! (ان پر قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد) لوگوں کو ان کے پاس (آخری ملاقات کے لیے) آنے کی اجازت دی گئی تو سب سے پہلے ان کے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے، پھر عام اہل مدینہ، پھر اہل شام اور پھر اہل عراق۔ عراقیوں کے ساتھ داخل ہونے والوں میں بھی شامل تھا۔ جب بھی لوگوں کی کوئی جماعت ان کے پاس جاتی تو ان کی تعریف کرتی اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ جب ہم ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کے پیٹ کو سفید عمامے سے باندھ دیا گیا ہے لیکن اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ ہم نے ان سے وصیت کی درخواست کی جو کہ اس سے قبل ہمارے علاوہ کسی اور نے نہ کی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: تم کتاب اللہ کو لازم پکڑو، کیونکہ جب تک تم اس کی اتباع کرتے رہو گے تب تک ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ ہم نے مزید وصیت کی درخواست کی تو فرمایا: میں تمہیں مہاجرین کے

① [سنادہ صحیح] صحیح مسلم: ۱/۳۹۶۔ مسند احمد: ۱/۵۱

ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ لوگ تو کم اور زیادہ ہوتے ہی رہتے ہیں، انصار کے ساتھ بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کا قلعہ ہیں جہاں اہل اسلام نے آکر پناہ لی، نیز دیہاتیوں سے؛ کیونکہ وہ تمہاری اصل اور تمہارا مادہ ہیں، نیز ذمیوں سے بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارے نبی کی ذمہ داری میں ہیں (یعنی آپ ﷺ نے ان سے معاہدہ کیا تھا) اور تمہارے اہل و عیال کا رِزق ہیں (یعنی وہ تاوان کی ادائیگی کرتے ہیں)، اب تم میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ اس سے زائد بات انہوں نے کوئی ارشاد نہیں فرمائی، البتہ راوی نے ایک دوسرے موقع پر دیہاتیوں سے متعلق جملے میں اس بات کا بھی اضافہ کیا کہ وہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے دشمن کے دشمن ہیں۔

437 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَأَفْقَتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، وَوَأَفْقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا﴾ [البقرة: ۱۲۵]، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ، وَيَلْغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضَ نِسَائِهِ، قَالَ: فَاسْتَقْرَيْتُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَ فَجَعَلْتُ اسْتَقْرَائَهُنَّ وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَاللَّهِ لَئِنْ انْتَهَيْتَنَّ وَإِلَّا لَيُبَدِّلَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ خَيْرًا مِنْكُنَّ، قَالَ: فَاتَيْتُ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ قَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَكُونِ أَنْتَ تَعْظُهُنَّ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ [التحریم: ۵]. ❶

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی ہے، یا (کہا کہ) رب تعالیٰ کی بات میری بات کے موافق ہوئی ہے: (پہلی بات یہ تھی کہ): میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں (تو کیا خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا﴾ اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔ (دوسری بات) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ آپ کے پاس اچھے برے (ہر طرح) کے لوگ آتے ہیں، تو اگر آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں (تو بہت اچھا رہے گا)، تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرمادی۔ اور (تیسری بات یہ تھی کہ) مجھے نبی ﷺ کے اپنی بعض ازواج سے خفا ہونے کا پتا چلا، تو میں حقیقت حال جاننے کے لیے امہات المؤمنین کے پاس آیا، چنانچہ میں ایک ایک کے پاس جا کر تفتیش کرنے لگا (اور کہنے لگا): اللہ کی قسم! اگر تم باز نہ آئیں تو اللہ تعالیٰ لازماً اپنے رسول کو تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم کرتے رہتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ ”ہوسکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے

❶ [اسنادہ صحیح] مسند أبی داود الطیالسی: ۱۷۳/۲

میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔“

438 - علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: **إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَحَدُنَا بَعْدَهُمَا أَحَدَانَا يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا. ①**

یقیناً رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے بہترین ہستی ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ان دونوں کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ فرمائے گا۔

439 - عبد اللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا: **إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَمِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَيْتُهُ. ②**

یقیناً اس امت کی بہترین شخصیت؛ ان کے پیغمبر کے بعد، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں تیسرے شخص کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

440 - ابوصالح سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: **خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. ③**

نبی ﷺ کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

441 - سیدنا عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِمَارٌ عَلَيْهِ عَشْرُ لَبَنَاتٍ، فَقَامَ فَوَضَعَ عَنْهُ خَمْسًا، وَتَرَكَ عَلَيْهِ خَمْسًا، وَقَالَ لِصَاحِبِهِ: إِذَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ فَاحْمِلْ عَلَيْهِ هَكَذَا. ④

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس پر دس اینٹیں رکھی ہوئی تھیں، آپ اٹھے اور اس پر سے پانچ اتار دیں اور پانچ اس پر رہنے دیں، اور اس کے مالک سے فرمایا: جب تم اس پر بوجھ لا دو تو اسی طرح لا دو۔

توضیح:..... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صرف انسانوں کے ہی خیر خواہ نہیں تھے بلکہ جانوروں کو بھی مشقت میں دیکھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔

442 - ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَعْطِنِي، فَوَاللَّهِ لَئِنِ أَعْطَيْتَنِي لَا أَحْمَدُكَ، وَلَئِنِ مَنَعْتَنِي لَا أَدْمُكَ، قَالَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ هُوَ الْمُعْطَى، وَهُوَ الْمَانِعُ، قَالَ عُمَرُ: أَدْخِلُوهُ بَيْتَ الْمَالِ، فَلْيَأْخُذْ مَا شَاءَ، فَأَدْخِلُوهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَرَى صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ لَيْسَ لِي فِيهَا مَا هُنَا حَاجَةٌ، إِنَّمَا أَرَدْتُ زَادًا وَرَاحِلَةً، وَإِنَّمَا أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يُزَوِّدَهُ، فَأَمَرَ لَهُ عُمَرُ بِزَادٍ وَرَاحِلَةٍ، فَرَحَلَ لَهُ، فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ رَفَعَ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى

② [إسناده حسن] مسند البزار: ۲ / ۱۳۰

① [إسناده حسن] الصارم المسلول لابن تيمية: ص ۵۸۵

④ [رجال الإسناد ثقات] المراسيل لابن معين: ص ۷۹

③ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۶۰

عَلَيْهِ الَّذِي حَمَلَهُ الَّذِي أَعْطَاهُ، وَجَعَلَ عُمَرُ يَمْشِي خَلْفَهُ، وَيَتَمَنَّى أَنْ يَدْعُوَ لَهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ
وَاجِزْ عُمَرَ خَيْرًا. ❶

ایک آدمی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! مجھے کچھ دیجیے، اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے
دیں گے تو میں آپ کی تعریف نہیں کروں گا اور اگر آپ مجھے نہیں دیں گے تو میں آپ کی مذمت بھی نہیں کروں
گا۔ آپ نے پوچھا: کیوں؟ اس نے کہا: اس لیے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی عطا کرنے والا اور وہی (کوئی چیز دینے
سے) روکنے والا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بیت المال میں داخل کر دو اور یہ جو کچھ لینا چاہے لے
لے۔ چنانچہ لوگوں نے اسے بیت المال میں داخل کر دیا۔ وہ زرد اور سفید چیزیں دیکھنے لگا (یعنی سونا اور
چاندی)، اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ مجھے یہاں یہ موجود چیزوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مجھے تو صرف زادِ سفر اور
سواری چاہیے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے زادِ سفر دینے کا ارادہ فرمایا، چنانچہ انہوں نے حکم دیا کہ اسے زادِ سفر اور
سواری مہیا کر دو۔ سوا سے دے دیا۔ جب وہ اپنی سواری پر سوار ہوا تو اس نے اپنا ہاتھ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش
بیان کی کہ اس نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس چیز کی توفیق دی جو انہوں نے اسے عطا کر دی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے
پیچھے چلنے لگے اور خواہش کرنے لگے کہ وہ ان کے لیے بھی دعا کر دے۔ سوا نے کہا: اے اللہ! عمر (رضی اللہ عنہ) کو
بہترین بدلہ عطا فرما۔

443 - اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا: لَقَدْ خَطَرَ عَلَى قَلْبِي شَهْوَةٌ الطَّرِيٍّ مِنْ حَيْتَانِ، قَالَ: فَيَخْرُجُ
يَرْفَأُ فَرَحْلَ رَاحِلَةٍ لَهُ، فَسَارَ لَيْلَتَيْنِ مُدْبِرًا وَلَيْلَتَيْنِ مُقْبِلًا، وَاشْتَرَى مِكَتَلًا فَجَاءَ. قَالَ:
وَيَعْمِدُ يَرْفَأُ إِلَى الرَّاحِلَةِ فَعَسَلَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: انْطَلِقْ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرَّاحِلَةِ، فَنَظَرَ عُمَرُ ثُمَّ
قَالَ: نَسِيتَ أَنْ تَغْسِلَ هَذَا الْعَرَقَ الَّذِي تَحْتَ أُذُنِهَا، عَذَّبَتْ بِهَيْمَةَ مِنَ الْبَهَائِمِ فِي شَهْوَةِ
عُمَرَ، لَا وَاللَّهِ لَا يَذُوقُهُ عُمَرُ، عَلَيْكَ بِمِكَتَلِكَ. ❷

ایک روز سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا دل تروتازہ مچھلی کھانے کو کر رہا ہے۔ چنانچہ (آپ کا خادم) ریفہ
نکلا اور اپنی سواری تیار لی، پھر وہ دو راتیں پیچھے کو چلتا رہا اور دو راتیں آگے کو چلتا رہا اور کھجور کے پتوں سے بنا
(مچھلیوں سے بھرا) ایک ٹوکرا خرید لایا۔ ریفہ اپنی سواری کی جانب آیا اور اسے دھویا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
چلو، تاکہ میں سواری کو دیکھوں۔ پھر آپ نے دیکھا تو فرمایا: تم اس پسینے کو دھونا بھول گئے ہو جو اس کے کان کے
نیچے ہے، تم نے عمر کی خواہش کی خاطر ایک جانور کو عذاب میں ڈالا ہے (یعنی اس پر اتنا لمبا سفر کیا ہے)، اللہ کی
قسم! عمر اس کو چکھے گا بھی نہیں، اپنا یہ ٹوکرا تم ہی رکھ لو۔

444 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي دَارٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ
وَيَسْتَزِدُّنَهُ رَافِعَاتٍ أَصْوَاتُهُنَّ فَوْقَ صَوْتِهِ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ، فَلَمَّا سَمِعَنَّ صَوْتَ عُمَرَ

❶ [إسناده ضعيف] تفرد به المؤلف

❷ [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: 7/518-التذكرة: 1/304

بَادَرْنَ الْحُجْبَ أَوْ الْحِجَابَ ، فَأَذَنَ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ، وَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مِمَّ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ نِسْوَةَ مَنْ قُرَيْشٍ دَخَلْنَ عَلَيَّ يَسْأَلْنَنِي وَيَسْتَزِدْنَنِي رَافِعَاتٍ أَصْوَاتُهُنَّ فَوْقَ صَوْتِي ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ بَادَرْنَ الْحِجَابَ أَوْ الْحُجْبَ)) ، فَقَالَ عُمَرُ: أَيُّ عَدَوَاتٍ أَنْفُسِهِنَّ ، تَهَبِّنَنِي وَتَجْتَرِئْنَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: إِنَّكَ أَفْظُ وَأَغْلَظُ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَهْ عَنُ عُمَرَ ، فَوَاللَّهِ مَا سَلَكَ عُمَرُ وَادِيًا قَطُّ فَسَلَكَهُ الشَّيْطَانُ)). ❶

رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے کہ آپ کے پاس کچھ قریشی خواتین (یعنی آپ کی ازواج مطہرات) آگئیں، وہ آپ کی آواز سے اونچی آواز میں آپ سے (خرچہ وغیرہ) مانگنے لگیں اور اسے بڑھانے کا مطالبہ کرنے لگیں۔ اتنے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور انہوں نے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی۔ جب ازواج مطہرات نے عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ آپ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی اور وہ اندر آگئے۔ رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے۔ یہ دیکھ کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے، کس بات سے آپ ہنس رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! میرے پاس کچھ قریشی عورتیں آئیں جو میری آواز سے زیادہ اونچی آواز میں مجھ سے (خرچہ وغیرہ) مانگنے لگیں اور اسے بڑھانے کا مطالبہ کرنے لگیں، لیکن جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو وہ جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے (اس طرح بولنے کی) جرأت کر لیتی ہو؟ ان میں سے ایک عورت نے کہا: یقیناً آپ زیادہ سخت مزاج اور زیادہ غصے والے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: عمر! چھوڑو، اللہ کی قسم! جس وادی میں عمر چل رہا ہو اس وادی میں شیطان کبھی نہیں چلتا۔

445 - محمد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِأَبِي عَلِيٍّ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ ، قَالَ: ثُمَّ بَادَرْتَهُ وَخِفْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَيَجِيبَنِي بِغَيْرِهِ ، ثُمَّ قُلْتُ: أَنْتَ؟ قَالَ: لَا ، أَنَا رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ لِي حَسَنَاتٌ وَلِي سَيِّئَاتٌ ، يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ . ❷

میں نے اپنے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخصیت کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: پھر عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر مجھے خدشہ ہوا کہ میں اب ان سے پوچھوں گا تو وہ مجھے جواب میں کسی اور کا کہہ دیں گے، چنانچہ میں نے جلدی سے کہا: پھر آپ؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، میں تو عام سا شخص ہوں، میری نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی، اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کرے گا۔

446 - مسعدہ عور بجلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوفے میں منبر پر فرماتے ہوئے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ . ❸

❶ [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۳۰۱

❷ [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۱۳۶

❸ [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۴۲۹

کیا میں تمہیں اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہترین شخصیت کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

447 - اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔^①

448 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔^②

449 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ كُنَّا قَوْمًا خَبَطْتَنَا فِتْنَةٌ مَا شَاءَ اللَّهُ. ③
رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے رحلت فرمائے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (یعنی آپ کے خلیفہ بنے) پھر تیسرے خلیفہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے، پھر ہم ایسی قوم بن گئے کہ ہمیں جس قدر اللہ کی مشیت تھی، فتنوں نے گھیر لیا۔

450 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ كَاشِفٌ فِخْذِيهِ، فَأَذِنَ لَهُ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَأَهْوَى إِلَى ثَوْبِهِ فَغَطَّى فِخْذِيهِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَأَنَّكَ كَرِهْتَ أَنْ يَرَاكَ عُثْمَانُ، قَالَ: ((إِنَّ عُثْمَانَ حَيُّ سِتِيرٌ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ)). ④
سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور آپ ﷺ اس حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی ران مبارک سے کپڑا اٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور آپ اس حالت میں بیٹھے رہے، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے کپڑا نیچے کر لیا اور اپنی ران کو ڈھانپ لیا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لگتا ہے کہ آپ نے مناسب نہیں سمجھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ آپ کو (اس حالت میں) دیکھیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً عثمان حیا دار اور پاک دامن ہیں، ان سے تو فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں۔

451 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ))، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَلَوْ مَا ذَكَرْتُ مِنْ غَيْرَتِكَ أَبَا حَفْصٍ لَدَخَلْتُهُ)). ⑤

میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں سونے کا ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ تو بتلایا گیا کہ یہ ایک قریشی نوجوان کا محل ہے۔ میں نے سوچا کہ وہ میں ہی ہوں گا، چنانچہ میں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ تو

① [إسناده ضعيف] السنة لعبد الله بن أحمد: ٥٨٥ / ٢

② [إسناده ضعيف] السنة لعبد الله بن أحمد: ٥٨٩ / ٢

③ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ٢٤١

④ [إسناده ضعيف] صحيح مسلم: ١٨٦٦ / ٤ - مسند أحمد: ٧١ / ١

⑤ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ١٤٠ / ٧ - صحيح مسلم: ١٨٦٣ / ٤ - مسند أحمد: ٣٣٩ / ٢ - سنن الترمذی: ٦١٩ / ٥

فرشتوں نے بتلایا کہ وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابو حفص! اگر مجھے آپ کی غیرت یاد نہ آتی تو میں اس میں ضرور داخل ہوتا۔

452 - امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَعْلَنَ التَّسْلِيمَ فِي الصَّلَاةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ . ❶
سب سے پہلے جس نے نماز میں واضح طور پر سلام کہا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

453 - امام طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ ، فَأَنْكَرَتِ الْأَنْصَارُ ذَلِكَ عَلَيْهِ . ❷
سب سے پہلے جنہوں نے بلند آواز سے سلام کہا؛ وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، لیکن انصار نے ان کے اس عمل کا انکار کیا۔

454 - امام طاؤس رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ فَأَنْكَرَتِ الْأَنْصَارُ فَقَالَتْ: مَا هَذَا؟ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ أَذَانًا . ❸
سب سے پہلے جنہوں نے بلند آواز سے سلام کہا؛ وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، لیکن انصار نے انکار کیا اور کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے چاہا کہ یہ پکار بن جائے۔

455 - ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام عطاء رحمہ اللہ اور دیگر اصحاب کو فرماتے سنا:

أَنَّ عُمَرَ أَوَّلُ مَنْ رَفَعَ الْمَقَامَ ، فَوَضَعَهُ فِي مَوْضِعِهِ الْآنَ ، وَإِنَّمَا كَانَ فِي قُبْلِ الْكَعْبَةِ . ❹
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مقام ابراہیم کو بلند کیا اور اسے اس جگہ پر رکھا جہاں اب موجود ہے، جبکہ وہ کعبے کے اگلے حصے میں تھا۔

456 - محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ حَصَبَ الْمَسَاجِدَ عُمَرُ . ❺

سب سے جس نے مسجدوں میں پتھر بچھائے وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

457 - امام مجاہد اور طاؤس رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ . ❻

سب سے پہلے جس نے بلند آواز میں سلام کہا، وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

458 - مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَاللَّهِ إِنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ ، وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي حُمْرَ النَّعَمِ ، وَإِنَّكُمْ تَفَرَّقْتُمْ قَبْلَ أَنْ أُخْبِرَكُمْ ،
قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ الَّتِي رَأَى فِي شَأْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ: رُؤْيَا النَّبِيِّ حَقٌّ . ❼

❶ [إسناده ضعيف] مصنف عبد الرزاق: ٢١٨/٢ ❷ [إسناده ضعيف] مصنف عبد الرزاق: ٢١٨/٢

❸ [إسناده ضعيف] أخبار مكة للفاكهي: ١٤٥/٣ ❹ [إسناده صحيح] مصنف عبد الرزاق: ٤٧/٥

❺ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٢٨٤/٣ ❻ [رجال الإسناد ثقات] مضي برقم: ٤٥٣

❼ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٥/٢٤٥ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٧٤/٩

اللہ کی قسم! عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ مجھے سرخ اونٹ ملیں اور تم اس سے پہلے ہی تفرقہ بازی میں پڑ جاؤ کہ میں تمہیں کچھ بتلاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے نبی ﷺ کا وہ خواب بیان کیا جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دیکھا تھا، اور فرمایا: نبی کا خواب حق ہوتا ہے۔

459 - سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا عَمْرُ بْنُ الْعَاصِ يَوْمًا يَسِيرُ أَمَامَ رَكْبِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ، إِذْ قَالَ: لِلَّهِ دَرُّ ابْنِ حَنْتَمَةَ، أَىُّ امْرِئٍ كَانَ؟ يَعْنِي بِذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. ①

ایک روز سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے قافلے کے آگے چل رہے تھے اور اپنے آپ سے ہی باتیں کر رہے تھے، کہ اچانک انہوں نے فرمایا: ابن حنتمہ اس قدر خوبی و کمال کے حامل تھے کہ بس اللہ ہی کی شان ہے! وہ کیسے آدمی تھے؟! ان کی مراد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

460 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُرَيْتُ أَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَأُرَيْتُ خَشْفًا بَيْنَ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ جَارِيَةً بِفِنَاءِ قَصْرِ أَبِيصَ، قُلْتُ: يَا جَارِيَةُ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالَتْ: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقُلْتُ: لِأَيِّ قُرَيْشٍ؟ قَالَتْ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُدْخِلَهُ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ يَا عُمَرُ))، فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَيْكَ أَغَارُ؟ ②

مجھے (خواب میں) دکھلایا گیا کہ مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا، میں نے وہاں ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیوی رُمیصاء کو دیکھا اور مجھے اپنے سامنے ایک حرکت دکھائی گئی، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ بلال (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ پھر میں نے ایک بچی دیکھی جو ایک سفید محل کے کونے میں تھی، میں نے پوچھا: اے بچی! یہ کس کا محل ہے؟ اس نے کہا: ایک قریشی نوجوان کا۔ میں نے پوچھا: کس قریشی کا؟ اس نے کہا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔ پھر میں نے اس میں داخل ہونا چاہا لیکن اے عمر! مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا میں آپ پر غیرت کھاؤں گا؟

461 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا۔۔۔ پھر آپ ﷺ نے اسی کے مثل واقعہ بیان کیا۔ ③

462 - سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو فرمایا:

كَانَ وَاللَّهِ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَخْدَعَ، وَأَعْقَلَ مِنْ أَنْ يُخْدَعَ. ④

اللہ کی قسم! وہ اس بات سے افضل تھے کہ کسی کو دھوکہ دیں اور اس سلسلے میں بہت سمجھدار تھے کہ کسی سے دھوکہ کھائیں۔

463 - سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

① [اسنادہ ضعیف] أخرجه الخطيب: ٣٢/١٣

② [اسنادہ صحيح] مضمی برقم: ٢١١

③ [اسنادہ صحيح] مضمی برقم: ٤٥١

④ [اسنادہ ضعیف] جواهر العلم للدينوري: ٢٩١/٢

كَانَ مَقَامُ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرِ، وَسَعْدٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ، وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ، كَانُوا أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْقِتَالِ، وَخَلْفَهُ فِي الصَّلَاةِ فِي الصَّفِّ، لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يَقُومُ
مَقَامَ أَحَدٍ مِنْهُمْ غَابَ أَمَّ شَهِدَ. ❶

سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا سعد، سیدنا عبدالرحمان بن عوف اور سیدنا
سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم کا مقام یہ تھا کہ وہ سب قتال میں رسول اللہ ﷺ سے آگے ہوتے تھے اور
نماز میں ان کے پیچھے صف میں ہوتے تھے۔ مہاجرین و انصار میں سے کسی بھی شخص کو یہ شان حاصل نہیں ہے کہ
وہ ان میں سے کسی کے مقام کا حامل ٹھہرے، خواہ وہ موجود نہیں ہے یا موجود ہے۔

464 - ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ، وَعَرَفَ الْعُرَفَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ❷

سب سے پہلے جس نے شعری دیوان کو تدوین کیا اور صاحب فن لوگوں کو متعارف کرایا؛ وہ سیدنا عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

465 - سیدنا عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الْعُشُورَ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ. ❸

سب سے پہلے جس نے اسلام میں عشر کا نظام جاری کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

466 - امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ حَصَبَ الْمَسَاجِدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، كَانَ الْمَسْجِدُ سَبِيحَةً فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ
يَتَنَحَّعَ أَثَارَهُ بِقَدَمِهِ. ❹

سب سے پہلے جس نے مساجد میں پتھر بچھائے وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ پہلے مسجد شوز زمین والی ہوتی تھی اور
جب آدمی بلغم پھینکنا چاہتا تو اپنے پاؤں سے اس پر مٹی ڈال دیتا۔

467 - امام طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ
يَكُونَ أَذَانًا. ❺

سب سے پہلے جس نے اونچی آواز میں سلام کہا وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ انصار نے کہا: وعلیک السلام، آپ کو کیا
ہوا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے چاہا کہ یہ پکار بن جائے۔

❶ [إسناده ضعيف جدًا] تهذيب ابن عساكر: ١٢٠/٦

❷ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٣٠٠/٣ - والفسوى: ٥٨/٢ - والعسكري في الأوائل: ١٣٤

❸ [إسناده صحيح] الأموال لأبي عبيد: ص ٧١٣ ❹ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٤٥٦

❺ [إسناده صحيح] أخبار مكة للفاكهي: ١٤٥/٣

468 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنِّي لَأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْ عُمَرَ، فَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ: وَكَيْفَ يَفْرَقُ الشَّيْطَانُ مِنْ أَحَدٍ؟
فَقَالَ: نَعَمْ، يَفْرَقُ أَنْ يُحَدِّثَ فِي الْإِسْلَامِ حَدَثًا فَيَرُدُّهُ عُمَرُ، فَلَا يُعْمَلُ بِهِ أَبَدًا. ①

میں سمجھتا ہوں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان ڈرتا ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: شیطان کسی سے کیسے ڈر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، کیونکہ وہ اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ اسے ختم کر دیتے ہیں، پھر اس پر کبھی عمل نہیں کیا جاتا۔

469 - حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَاللَّهِ لَئِنْ بَقِيتُ لَأَبْعَثَنَّ إِلَى الرَّاعِي بِالْيَمَنِ بِنَصِيْبِهِ مِنَ الْفَيْءِ وَدَمٌ وَجْهَهُ كَمَا هُوَ. ②

اللہ کی قسم! اگر میں زندہ رہا تو مالی غنیمت میں سے یمن میں موجود چرواہے کو بھی اس کا حصہ ضرور بھیجوں گا اور اس کے چہرے کا خون ابھی اسی طرح ہوگا۔

470 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنْ كُنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. ③

یقیناً ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی ہے۔

471 - سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

إِنِّي لَأَكُلُ مَعَ عُمَرَ خُبْزًا وَزَيْتًا، وَهُوَ يَقُولُ: أَمَا وَاللَّهِ لَتَمَرَنَّ أَيُّهَا الْبَطْنُ عَلَى الْخُبْزِ وَالزَّيْتِ
مَا دَامَ السَّمْنُ يَبَاعُ بِالْأَوَاقِي. ④

میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی اور زیتون کھا رہا تھا اور وہ فرما رہے تھے: اے پیٹ! اللہ کی قسم! تو روٹی اور زیتون کے تب تک مزے لے سکتا ہے جب تک گھی اوقیوں کے حساب سے فروخت ہوتا رہے گا۔

472 - سیدنا قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَعْلَمَ بِاللَّهِ وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللَّهِ وَلَا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللَّهِ مِنْ عُمَرَ. ⑤

میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والا، کتاب اللہ کو پڑھنے والا اور دین کی خوب سمجھ رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

473 - سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ عُمَرَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَانَ الْإِسْلَامُ كَالرَّجُلِ الْمُقْبِلِ؛ لَا يَزْدَادُ إِلَّا قُرْبًا، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ كَانَ
الْإِسْلَامُ كَالرَّجُلِ الْمُدْبِرِ؛ لَا يَزْدَادُ إِلَّا بَعْدًا. ⑥

① [الأثر صحيح] مضي برقم: ٤٦

② [إسناده صحيح] مضي برقم: ٣١٠

③ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٣/٣١٣- تاريخ المدينة لابن شبة: ٢/٢١٧

④ [إسناده صحيح] التاريخ الكبير: ٤/١٧٥- مجمع الزوائد للهيثمى: ٩/٧٧

⑤ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٣/٣٧٣

یقیناً جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو اسلام اس شخص کی طرح ہو گیا تھا جو آ رہا ہو اور اس کی قربت بڑھتی ہی جا رہی ہو، لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گئی تو اسلام اس شخص کی طرح ہو گیا تھا جو جا رہا ہو اور اس کی دوری بڑھتی ہی جا رہی ہو۔

474 - منصور بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ إِلَّا هُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ، وَكَذَلِكَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ.

ہر نیا دن، گزشتہ دن سے بدتر ہی آ رہا ہے، اسی طرح دن بہ دن (بدتر) ہی ہوتا جائے گا۔

پھر فرمایا:

قَدْ كَانَ عَامٌ أَوَّلٍ فِيكُمْ عُمَرُ فَأَزَوَى الْعَامُ فِيكُمْ مِثْلَ عُمَرَ. ①

پچھلے سال تم میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے لیکن یہ سال تم میں سے عمر رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کو لے گیا۔

475 - منصور بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَا بِعُمَرَ، وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي خَادِمٌ لِمِثْلِ عُمَرَ حَتَّى أَمُوتَ. ②

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ جیسے شخص کی مرتے دم تک خدمت کرتا رہوں۔

476 - نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

وَضِعَ عُمَرُ بَيْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيِ الصُّفُوفِ فَقَالَ: هُوَ ذَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ، مَا مِنْ خَلْقٍ لِلَّهِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَاهُ بِصَحِيفَتِهِ، بَعْدَ صَحِيفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْ هَذَا الْمُسْجَى عَلَيْهِ ثُوبُهُ. ③

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر اور قبر کے درمیان لا کر رکھ دیا گیا تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے، یہاں تک کہ صفوں کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا: یہی وہ شخصیت ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو، نبی ﷺ کے بعد اس کپڑا لپٹے شخص سے بڑھ کر مخلوق خداوندی میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کے متعلق میری یہ خواہش ہو کہ میں اس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملوں۔

477 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے روز فرمایا:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا عَهْدًا نَأْخُذُ بِهِ فِي إِمَارَةٍ، وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ رَأَيْنَاهُ مِنْ قَبْلِ أَنْفُسِنَا، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ، فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى عُمَرَ، فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ، حَتَّى ضَرَبَ الدِّينُ بِجِرَانِهِ. ④

امارت کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی وصیت نہیں فرمائی تھی جس پر ہم عمل کرتے، بلکہ یہ تو ایک چیز تھی جسے ہم نے خود سے منتخب کر لیا تھا۔ پہلے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمت ہو،

① [إسناده ضعيف] تفرد به المؤلف ② [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۳۵۶

③ [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۳۴۵ ④ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۱۴ - السنة لابن أبي عاصم: ۱۱۸

انہوں نے قائم رکھا اور خود بھی ثابت قدم رہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا، اللہ تعالیٰ کی عمر رضی اللہ عنہ پر رحمت ہو، انہوں نے بھی قائم رکھا اور خود بھی ثابت قدم رہے، یہاں تک کہ دین نے اپنی گردن زمین پر گاڑ لی (یعنی مضبوط و مستحکم ہو گیا)۔

478 - سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ((إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي)) ، وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ . ①

یقیناً میں نہیں جانتا کہ میں کتنا عرصہ تم میں موجود رہوں گا، لہذا تم ان کی اقتداء کرنا جو میرے بعد (خلیفہ) ہوں گے۔ اور (یہ فرماتے ہوئے) آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی جانب اشارہ کیا۔

479 - سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ جب آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

((إِنِّي لَسْتُ أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي)) . ②

یقیناً مجھے نہیں معلوم کہ میں کتنا عرصہ تم میں موجود رہوں گا، سو تم (میری رحلت کے بعد) ان کی اقتداء کرنا جو میرے بعد (خلیفہ) ہوں گے۔

480 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أُمَّهُ سَوْدَاءَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالْذُّفِّ ، قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ فَعَلْتِ فَاذْرِي ، وَإِنْ كُنْتَ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي)) ، فَضْرِبَتْ ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ، وَدَخَلَ غَيْرُهُ وَهِيَ تَضْرِبُ ، وَدَخَلَ عُمَرُ ، قَالَ: فَجَعَلَتْ دُفَّهَا خَلْفَهَا ، وَهِيَ مُقْنَعَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرُقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ ، أَنَا جَالِسٌ هَاهُنَا وَدَخَلَ هُوَ لَاءِ فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتَ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ)) . ③

ایک سیاہ فام عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ اس وقت ایک غزوے سے واپس آئے تھے۔ اس عورت نے کہا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو واپس لے آئے گا تو میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے بجانا ہے تو بجاؤ اور اگر نہیں بجانا تو مت بجاؤ۔ چنانچہ اس نے دف بجاا، اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ بجاتی ہی رہی، ان کے بعد ایک اور صحابی آئے تو پھر بھی وہ بجاتی رہی، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے اپنا دف اپنے پیچھے پھینک دیا، اس نے نقاب اوڑھا ہوا تھا، یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! یقیناً شیطان آپ سے ڈرتا ہے، میں یہاں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ داخل ہوئے (تو یہ عورت دف بجاتی رہی) لیکن جب آپ داخل ہوئے تو اس نے ایسا کیا جو اس نے کیا (یعنی دف پھینک دیا)۔

② [إسناده حسن] مضمی برقم: ۱۹۸

① [إسناده صحيح] سنن ابن ماجه: ۱/۳۷

③ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۵/۳۵۳ - سنن الترمذی: ۵/۶۲۱

481 - سیدنا ربیعہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت گزاری کا شرف حاصل کیا کرتا تھا، پھر ربیعہ رضی اللہ عنہ نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں یہ بیان کیا کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي بَعْدَ ذَلِكَ أَرْضًا، وَأَعْطَى أَبَا بَكْرٍ أَرْضًا، وَجَاءَتِ الدُّنْيَا فَاخْتَلَفْنَا فِي عِدْقِ نَخْلَةٍ، فَقُلْتُ أَنَا: هِيَ فِي جَدِّي، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هِيَ فِي جَدِّي، فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ كَلَامٌ، فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ كَلِمَةً كَرِهَهَا وَنَدِمَ عَلَيْهَا، وَقَالَ لِي: يَا رَبِيعَةَ، رُدَّ عَلَيَّ مِثْلَهَا، حَتَّى يَكُونَ قِصَاصًا، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَتَقُولَنَّ أَوْ لَا سَتَعْدِينَ عَلَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ: وَرَفَضَ الْأَرْضَ، وَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْطَلَقْتُ أَتْلُوهُ، فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَسْلَمَ فَقَالُوا لِي: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فِي أَيِّ شَيْءٍ يَسْتَعْدِي عَلَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَهُوَ الَّذِي قَالَ لَكَ مَا قَالَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ هَذَا أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ، هَذَا ثَانِي اثْنَيْنِ، وَهُوَ ذُو شِيْبَةِ الْمُسْلِمِينَ، أَتَاكُمْ لَا يَلْتَفِتُ فَيَرَاكُمْ تَنْصُرُونِي عَلَيْهِ فَيَغْضَبُ فَيَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ فَيَغْضَبُ لِعِغْضِهِ، فَيَغْضَبُ اللَّهُ لِعِغْضِهِمَا، فَتَهْلِكُ رَبِيعَةُ، قَالَ: مَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ارْجِعُوا، وَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعْتُهُ وَحَدِي، حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ كَمَا كَانَ، فَرَفَعَ إِلَيَّ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((يَا رَبِيعَةَ، مَا لَكَ وَلِلصَّدِيقِ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَانَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ لِي كَلِمَةً كَرِهَهَا، فَقَالَ لِي: قُلْ كَمَا قُلْتُ؛ حَتَّى يَكُونَ قِصَاصًا، فَأَبَيْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَجَلٌ، فَلَا تُرَدَّ عَلَيْهِ، وَلَكِنْ قُلْ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ))، فَقُلْتُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، قَالَ الْحَسَنُ: فَوَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي. ①

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھے زمین کا ایک ٹکڑا عنایت فرمایا اور ساتھ ہی سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی زمین کا ایک ٹکڑا دے دیا۔ جب دنیا آئی تو ایک مرتبہ ہم دونوں کے درمیان کھجور کے ایک درخت کے متعلق اختلاف ہو گیا، میں کہتا تھا کہ یہ درخت میری حدود میں ہے جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ یہ میری حدود میں ہے۔ میرے اور ان کے درمیان اس بات پر تکرار ہونے لگی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک ایسا لفظ کہہ دیا کہ جس پر بعد میں وہ خود پشیمان ہوئے اور فرمایا: اے ربیعہ! تم بھی مجھے اسی طرح کا لفظ کہہ دو تا کہ معاملہ برابر ہو جائے۔ میں نے کہا: میں تو ایسا نہیں کروں گا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم یہ لفظ کہہ دو، ورنہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے تمہارے خلاف استغاثہ کروں گا۔ میں نے پھر کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس پر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ زمین چھوڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں روانہ ہو گئے۔ میں بھی ان کے پیچھے ہی روانہ ہونے لگا تو قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے، وہ کس بات پر تمہارے خلاف نبی ﷺ کے سامنے استغاثہ کر رہے ہیں جبکہ خود ہی انہوں نے ایسی بات کہی ہے؟ میں نے انہیں جواب دیا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون

ہیں؟ یہ ابو بکر صدیق ہیں، یہ دو میں سے دوسرے ہیں (یعنی ہجرت کے وقت نبی ﷺ کے ساتھ بس یہی تھے) اور یہ مسلمانوں کے بزرگ ہیں، تم واپس چلے جاؤ، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں دیکھ لیں کہ تم میری مدد کے لیے آئے ہو اور وہ غصے میں آ کر نبی ﷺ کے پاس پہنچ جائیں، انہیں غصے میں دیکھ کر نبی ﷺ کو غصہ آ جائے گا اور ان دونوں کے غصے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جائے گا، اور یوں ربیعہ کی بربادی کا سامان ہو جائے گا۔ انہوں نے پوچھا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو میں نے کہا: تم لوگ واپس چلے جاؤ۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہو گئے اور میں اکیلا ہی ان کے پیچھے چل پڑا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بعینہ بتا دیا۔ آپ ﷺ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے ربیعہ! صدیق کے ساتھ تمہارا کیا جھگڑا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسی ایسی بات ہوئی تھی اور انہوں نے ایک ایسا لفظ کہہ دیا تھا جو خود انہیں ناگوار لگا اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم بھی میری طرح مجھے یہ جملہ کہہ دو تا کہ معاملہ برابر ہو جائے، لیکن میں نے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، تم وہ جملہ مت دوہراؤ، یہ کہہ دو کہ اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے۔ چنانچہ میں نے یہ الفاظ کہہ دیے اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے واپس چلے گئے۔



سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے مزید فضائل

482 - قاسم بن جابر نے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ إِسْلَامَ عُمَرَ كَانَ عِزًّا، وَإِنَّ هِجْرَتَهُ كَانَتْ فَتْحًا وَنَصْرًا، وَإِنَّ إِمَارَتَهُ كَانَتْ رَحْمَةً، وَاللَّهُ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، وَإِنِّي لَأَحْسَبُ أَنَّ بَيْنَ عَيْنِي عُمَرَ مَلَكَ يَسُدُّ دَانِيَهُ، وَإِنِّي لَأَحْسَبُ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَفْرُقُهُ، فَإِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَا بِعُمَرَ. ①

یقیناً سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام عزت کا باعث تھا، ان کی ہجرت فتح و نصرت کا پیام تھی اور ان کی امارت رحمت کی نوید تھی۔ اللہ کی قسم! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے تک ہم میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ ہم کعبے کے گرد واضح طور پر نماز ادا کر سکیں اور یقیناً مجھے لگتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی دو آنکھوں کے درمیان فرشتہ ہوتا ہے جو ان کی راہنمائی کرتا ہے اور بلاشبہ میں سمجھتا ہوں کہ شیطان ان سے ڈرتا ہے، لہذا جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جائے گا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوں گے۔

483 - مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عُمَرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فِي نَوْمِهِ أَوْ يَقَظْتِهِ فَهُوَ حَقٌّ، قَالَ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ إِذْ رَأَيْتُ دَارًا فَسَأَلْتُ عَنْهَا، فَقِيلَ: لِعُمَرَ)). ②

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہیں، یقیناً رسول اللہ ﷺ اپنے خواب یا بیداری میں جو کچھ بھی دیکھتے تھے وہ حق ہی ہوتا تھا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں تھا کہ میری نظر ایک گھر پہ پڑی، میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتلایا گیا کہ یہ عمر (رضی اللہ عنہ) کا گھر ہے۔

484 - علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا:

أَلَا إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ أَنَسًا يُفَضِّلُونِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِي ذَلِكَ لَعَاقَبْتُ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْعُقُوبَةَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ، فَمَنْ قَالَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ مُفْتَرٍ، عَلَيْهِ مَا عَلَسِي الْمُفْتَرِي، إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَإِنَّا أَحَدُنَا بَعْدَهُمْ أَحَدَانَا يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ، ثُمَّ قَالَ: أَحَبُّ حَبِيبِكَ هُوَنَا مَا عَسَى

① [إسناده ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ١٢٨/٩

② [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٤٥٨

أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا ، وَأَبْغَضَ بَغِيضَكَ هَوْنَا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا . ①
 سنو! مجھے پتا چلا ہے کہ لوگ مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں، اگر اس معاملے میں میں عجلت سے کام لیتا تو ضرور سزا دیتا، لیکن میں حجت قائم ہونے سے پہلے سزا دینے کو پسند نہیں کرتا۔ لہذا اگر کوئی شخص ایسی بات کرے گا تو وہ بہتان طراز ہوگا، اس کو وہی سزا ملے گی جو بہتان طراز کی سزا ہوتی ہے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور بلاشبہ ان کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ وہی فیصلہ فرمائے گا جو وہ پسند کرے گا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے دوست سے ایک حد تک محبت کرو، کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دن وہ تمہارا قابل نفرت شخص بن جائے اور کسی سے ایک حد تک نفرت کرو، کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دن وہ تمہارا قابل محبت دوست بن جائے۔

485 - سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ جِئِنِ اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوفِّيَ بِهِ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَذْكَرُكَ اللَّهُ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ، فَإِنَّكَ قَدْ اسْتَخَلَفْتَ عَلَى النَّاسِ رَجُلًا فَظًا غَلِيظًا يَزْعُ النَّاسَ، وَلَا سُلْطَانَ لَهُمْ، وَإِنَّ اللَّهَ سَأَلْتُكَ، فَقَالَ: أَجْلِسُونِي، فَأَجْلَسْنَاهُ، فَقَالَ: أَيْدِي اللَّهِ تُخَوِّفُونِي، إِنِّي أَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَخَلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَهُمْ . ②

ایک مہاجر آدمی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت آپ اس تکلیف میں مبتلا تھے جس میں آپ کی وفات ہو گئی تھی، اور اس نے کہا: اے ابوبکر! میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کی یاد دلاتا ہوں، یقیناً آپ نے لوگوں پر ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے جو بہت سخت مزاج اور غصیلے ہیں، وہ لوگوں کو ڈانٹتے جھڑکتے رہتے ہیں اور کسی کی ان کے سامنے ایک نہیں چلتی، یقیناً اللہ تعالیٰ آپ سے اس بارے میں پوچھے گا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ ہم نے آپ کو بٹھایا تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ کا خوف دلا رہے ہو؟ یقیناً میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان پر ان سب سے بہترین شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

486 - مسلم ابوسعید سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَجُلَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَقْرَأْنِيهَا عُمَرُ، وَقَالَ الْآخَرُ: أَقْرَأْنِيهَا أَبِي، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اقْرَأْهَا كَمَا أَقْرَأَكُمَا عُمَرُ، ثُمَّ هَمَلْتُ عَيْنَاهُ حَتَّى بَلَ الْحَصَى وَهُوَ قَائِمٌ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ كَانَ حَائِطًا كَنِيْفًا يَدْخُلُهُ الْمُسْلِمُونَ وَلَا يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَانْتَلَمَ الْحَائِطُ فَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُونَ، وَلَوْ أَنَّ كَلْبًا أَحَبَّ عُمَرَ لِأَحِبَّتِهِ، وَلَا أَحَبَّتْ أَحَدًا حَبِيًّا لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ . ③

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے دو ایسے آدمیوں کے پاس سے گزرے جن کا قرآن کی ایک آیت کے

① [سنادہ ضعیف] تاریخ بغداد: ۱۴ / ۵۸ - زیادات المسند: ۱ / ۱۲۸

② [سنادہ ضعیف جدا] مصنف عبد الرزاق: ۵ / ۴۴۹

③ [سنادہ ضعیف جدا] التاريخ الكبير: ۴ / ۲۶۲ - تعجيل المنفعة: ص ۲۶۳

متعلق اختلاف ہو گیا تھا، ان میں سے ایک نے کہا: مجھے یہ آیت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (اس طرح) پڑھائی ہے، جبکہ دوسرے نے کہا: مجھے یہ سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے (اس طرح) پڑھائی ہے۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس آیت کو اسی طرح پڑھو جس طرح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تمہیں پڑھائی ہے۔ پھر ان کی آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں، یہاں تک کہ چٹائی تر ہو گئی، حالانکہ وہ کھڑے تھے، پھر فرمایا: یقیناً عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے مضبوط باغ (کی مثل) تھے کہ جس میں مسلمان داخل تو ہوتے تھے لیکن اس سے نکلتے نہیں تھے، پھر اس باغ میں شکاف پڑ گیا اور لوگ اس میں داخل ہونے کی بہ جائے باہر نکلنے لگے، اگر ایک کتا عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہو تو میں اس سے بھی محبت کروں گا اور مجھے اتنی کسی سے محبت نہیں ہے جتنی مجھے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم سے ہے۔

487 - علی بن زید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِيْمَانٌ، وَبِغْضُهُمَا كُفْرٌ)). ❶

ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھنا ایمان ہے اور ان دونوں سے بغض رکھنا کفر ہے۔

488 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا قَالَ النَّاسُ فِي شَيْءٍ، وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِلَّا جَاءَ الْقُرْآنُ بِنَحْوِ مِمَّا يَقُولُ)). ❷

کسی مسئلے میں لوگوں نے بھی اپنی رائے دی ہو اور عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے بھی اپنی رائے دی ہو، تو قرآن اسی رائے کے مطابق آتا ہے جو عمر رضی اللہ عنہ نے دی ہوتی ہے۔

489 - رسول مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

((مَنْ أَحَبَّ جَمِيعَ أَصْحَابِي، وَتَوَلَّاهُمْ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، جَعَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَهُمْ فِي الْجَنَّةِ)). ❸

جو شخص میرے تمام صحابہ سے محبت رکھے، ان سے دوستی رکھے اور ان کے لیے استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت ان ہی کے ساتھ جنت میں رکھے گا۔

490 - سعید بن جبیر رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [التحریم: ۴] (نیک اہل ایمان) کی تفسیر

میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❹

491 - سعید بن جبیر رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾

[التوبة: ۱۱۹] "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ مل جاؤ۔" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سچے

لوگوں سے مراد سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ❺

492 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده ضعيف] الجامع الصغير: ۱/ ۱۴۶ - كنز العمال: ۵/ ۵۶۳ - تاريخ عمر لابن الجوزي: ص ۲۸۴

❷ [إسناده ضعيف] تاريخ بغداد: ۷/ ۴۵۱ ❸ [إسناده موضوع] الطبقات لابن سعد: ۷/ ۲۴۰

❹ [إسناده ضعيف جدًا] مضي برقم: ۳۳۳

❺ [إسناده ضعيف جدًا] تفسير الطبري: ۱۱/ ۴۶

لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ صَرَخَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا حَفْصَةُ، أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمُعْوَلَّ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ))، وَجَاءَ صُهَيْبٌ فَقَالَ: وَأَعْمَرَاهُ فَقَالَ: وَيَلَكَ يَا صُهَيْبُ، أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ الْمُعْوَلَّ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟ ①

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہوئے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی چیخ نکل گئی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہیں سنا کہ جس شخص پر گریہ زاری کی جائے اسے عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے۔ پھر صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: ہائے عمر۔ تو آپ نے فرمایا: اے صہیب! تجھ پر افسوس ہے، کیا تمہیں اس بات کا نہیں پتا کہ جس شخص پر گریہ زاری کی جائے اسے عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے؟

493 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَأَفَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، أَوْ وَأَفَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهُ، لَوْ اتَّخَذْتَ مِنَ الْمَقَامِ قِبْلَةً، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ۱۲۵]، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ حَجَبْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ، وَبَلَّغَنِي عَنْ بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِدَّةَ عَلَيْهِ، فَأَتَيْتَهُنَّ أَعْظَمْنَ امْرَأَةً امْرَأَةً، وَأَنْهَاهَا عَنْ آذِي رَسُولِ اللَّهِ، حَتَّى آتَيْتُ عَلَى إِحْدَاهُنَّ فَقَالَتْ: أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعْظُمْنَ أَنْتَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ [التحریم: ۵]. ②

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی ہے، یا (کہا کہ) رب تعالیٰ کی بات میری بات کے موافق ہوئی ہے: (پہلی بات) میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کاش کہ آپ مقام ابراہیم کو قبلہ بنا لیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔ (دوسری بات) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ آپ کے پاس اچھے برے (ہر طرح) کے لوگ آتے ہیں، تو اگر آپ اُمہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں (تو کیا خوب ہو)، تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرمادی۔ اور (تیسری بات) مجھے پتا چلا کہ نبی ﷺ اپنی بعض ازواج سے سخت نالاں ہیں، تو میں ان کے پاس آیا اور ایک ایک عورت کو نصیحت کرنے لگا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینے سے منع کرنے لگا، یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی آپ کرتے رہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ ”ہو سکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔“

494 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَأَفَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۳۹

② [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۴۳۵

مُصَلِّي، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ نِسَاءَكَ يَدْخُلْنَ عَلَيْهِنَّ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّي﴾ [البقرة: ۱۲۵]، وَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، قَالَ: وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ، قَالَ: فَقُلْتُ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ [التحریم: ۵]، فَنَزَلَتْ كَذَلِكَ. ❶

میں نے تین باتوں میں اپنے رب تعالیٰ کی موافقت کی ہے (یعنی تین کاموں میں میری بات اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک ہی ہوا ہے) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کاش کہ ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں، اور (دوسری بات یہ تھی کہ) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً آپ کی ازواجِ مطہرات کے پاس اچھے برے (ہر طرح کے) لوگ آتے ہیں، تو اگر آپ انہیں حکم فرمائیں کہ وہ پردہ کر لیا کریں۔ تو (پہلی بات کے جواب میں) یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّي﴾ اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔ اور (دوسری بات کے جواب میں) پردے (کے حکم) والی آیت نازل ہوگئی۔ اور (ایک بار) رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات ایک بات کو غیرت کا مسئلہ بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھی ہو گئیں، تو میں نے (ان سے) کہا: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ ”ہوسکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔“ تو اسی طرح آیت نازل ہوگئی۔

495 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَأَفْقَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّي، فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّي﴾ [البقرة: ۱۲۵]، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ حَجَبْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ، وَبَلَغَنِي أَنَّهُ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ كَلَامٌ، فَاسْتَفْرَيْتَهُنَّ امْرَأَةً، فَقُلْتُ: لَتَكْفُنَّ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّهُ اللَّهُ بِكُنَّ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ الْآيَةَ، حَتَّى آتَيْتُ عَلَى إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعْظُهُنَّ أَنْتَ، فَاسْكُتْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ﴾ [التحریم: ۵] الْآيَةَ. ❷

میرے پروردگار نے تین باتوں میں میری موافقت کی: (پہلی بات) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کاش کہ آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیں۔ تو یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّي﴾ اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔ (دوسری بات) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس اچھے برے (ہر طرح کے) لوگ آتے ہیں، چنانچہ اگر آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرما دیں (تو نہایت بہتر ہوگا) تو اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمادی۔ اور (تیسری بات یہ تھی کہ) مجھ کو یہ

❶ [إسناده صحيح] تاريخ بغداد: ۷۴ / ۱۰

❷ [إسناده صحيح] مضي برقم: ۴۳۴

بات پتا چلی کہ آپ ﷺ اور ازواج مطہرات کے درمیان کچھ ناراضی ہو گئی ہے، چنانچہ میں حقیقت جاننے کے لیے (امہات المؤمنین میں سے) ایک ایک عورت کے پاس گیا اور میں نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے سے لازماً باز آ جاؤ، یا پھر اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو تمہارے بدلے میں ایسی ازواج عطا کر دے گا جو تم سے بہتر بھی ہوں گی، مسلمان اور اہل ایمان بھی ہوں گی اور نہایت فرمانبردار بھی ہوں گی۔ پھر میں امہات المؤمنین میں سے ایک کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم کرتے رہتے ہو۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ﴾ ”ہو سکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے جو مسلمان ہوں گی۔“

496 - عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ:

تَزَوَّجَ رَبَّابُ بْنُ حُدَيْفَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ أُمَّ وَأَيْلِ بِنْتِ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبِ الْجُمَحِيَّةِ، فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غُلَمَةٍ: وَأَيْلًا، وَمَعْمَرًا، وَرَجُلًا آخَرَ، فَمَاتَتْ فَوَرِثُوهَا وَكَلَاءَ مَوَالِيهَا، وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَصَبَةً، فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرُو إِلَى الشَّامِ، فَمَاتُوا فِي طَاعُونَ عَمَوَاسَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَمْرُو جَاءَ بَنُو مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبِ إِخْوَةٌ أُمَّ وَأَيْلِ فَخَاصَمُوهُ فِي مَوَالِي أُخْتِهِمْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ فَهُوَ لِعَصْبَتِهِ مَنْ كَانَ))، قَالَ: فَكَتَبَ عُمَرُ بِذَلِكَ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ، فَلَمْ يَزَلِ الْكِتَابُ فِي أَيْدِينَا حَتَّى اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، فَمَاتَ مَوْلَاهَا وَتَرَكَ أَلْفِي دِينَارٍ، فَبَلَغَهُمْ أَنَّ الْحَجَّاجَ قَدْ غَيَّرَ هَذَا الْقَضَاءَ فَخَاصَمُوهُ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، فَرَفَعَهُمْ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، فَرَفَعَنَا إِلَى الْقَاضِي، فَأَتَيْتُهُ بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْقَاضِي: حَقِيقٌ إِذَا أُتِيَتْ بِكِتَابِ عُمَرَ أَنْ نَنْتَهِيَ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا لَا يَشُكُّ فِيهِ، وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ بَلَغَ مِنْ رَأْيِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يَشْكُوا، وَقَضَى لَنَا بِكِتَابِ عُمَرَ، فَحَنُّ فِيهِ بَعْدُ. ❶

رباب بن حذیفہ بن سعید بن سہم نے ام وائل بنت معمر بن حبیب جمحیہ سے شادی کی تو اس سے ان کے تین بچے پیدا ہوئے: وائل، معمر اور ایک اور بچہ۔ پھر اس کی وفات ہو گئی تو وہ بچے اس کے غلاموں کی ولاء کے وارث بنے اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ عصبہ تھے۔ عمرو انہیں لے کر شام چلے گئے اور وہ وہیں طاعون عمواس کی وبا سے فوت ہو گئے۔ جب عمرو رضی اللہ عنہ آئے تو بنو معمر بن حبیب (یعنی) ام وائل کے بھائی آ گئے اور ان سے اپنی بہن کے غلاموں کے بارے میں جھگڑنے لگے، اور معاملہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی عدالت میں لے گئے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے مابین اسی کے مطابق فیصلہ کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بیٹے نے جو بھی جمع

❶ [اسنادہ صحیح] مسند احمد: ۱/۲۷ - سنن ابی داؤد: ۳/۱۲۷ - سنن ابن ماجہ: ۲/۹۱۲

کیا ہو وہ اس کے عصبہ کا ہوتا ہے، وہ جو بھی ہو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کی ایک تحریر لکھ دی جس میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی کی گواہی درج تھی۔ وہ تحریر ہمارے پاس ہی موجود رہی، یہاں تک کہ جب عبدالملک بن مروان خلیفہ بنے تو اسی عورت کا غلام مر گیا اور وہ ہزار دینار چھوڑ گیا۔ جب انیس (یعنی عورت کے بھائیوں کو) پتا چلا کہ حجاج نے اس فیصلے کو تہدیش کر دیا ہے تو وہ اپنا جھگڑا بشام بن اسماعیل کے پاس لے کر پہنچے، انہوں نے ان کو عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا، اور انہوں نے ہمیں قاضی کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ میں قاضی کے پاس سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تحریر لے گیا تو عبدالملک نے قاضی سے کہا: حق بات تو یہ ہے کہ جب مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر دکھائی گئی ہے تو ہم اسی پر رگ جائیں۔ پھر انہوں نے کہا: یہ وہی فیصلہ ہے کہ جس کے بارے میں میرا خیال ہے کہ کسی کو شک نہیں ہوگا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ اہل مدینہ میں سے کسی کی یہ رائے پہنچے گی کہ انہوں نے شک کیا ہے، ہذا انہوں نے ہمارے لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر کے متعلق فیصلہ کر دیا اور ہم اس کے بعد اس پر عمل پیرا ہیں۔

497۔ زاذان مرضی بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ بِنْتِ حَارِبِ بْنِ شَيْبَةَ الشَّعْبِيِّ بِيَدِهِ يَتَرَفُّ فِي الْأَسْوَاقِ، فَيَدَاوِي الرِّجَالَ الشَّعْبِيَّةَ، وَيُرْشِدُ النَّصْرَانَ، وَيُعِينُ الْحَمَّانَ عَلَى نُجُوزِ وَبَيْتِ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الَّتِي خَرَجْنَا نَجْعَلُهَا يَتِيمًا وَلَا يَرِيدُونَ عُدُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ [نقصص: ٨٣]، ثُمَّ يَقُولُ: هَذِهِ آيَةُ الْوَلَدِ فِي تَوْلَادِهِ وَذِي الْقُدْرَةِ مِنَ النَّاسِ. ①

میں نے سیدنا عمر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں جوتوں کے تسمے تھامے بازار میں چمے جا رہے تھے، پھر وہ (جس) آدمی کو (ضرورت ہوتی ہے) تسمہ دے دیتے، جسے راستے کا نہ پتا ہوتا اس کی راہنمائی کرتے اور بوجھ اٹھانے والوں کی مدد فرماتے، اور یہ آیت پڑھتے: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الَّتِي خَرَجْنَا نَجْعَلُهَا يَتِيمًا وَلَا يَرِيدُونَ عُدُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ "یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں بزدلی اور فساد نہیں چاہتے، اور پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔" پھر فرماتے: یہ آیت حکمرانوں کے متعلق اور لوگوں میں سے صاحب قدرت افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

498۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). ②

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

توضیح نبی ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے، لیکن آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کو بیان کرنے کے لیے یہ فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔ گویا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس قدر فضائل کے حامل تھے کہ نبی ﷺ نے اس منصب کے لیے اگر کسی کا انتخاب فرمایا تو فقط آپ ہی کا نام لیا۔

499۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

① [مسند: ضعیف جداً] تاریخ بغداد: ١١ / ١٧٠ ② [مسند: حسن، غیر، تاریخ بغداد: ٦ / ١٧٠]

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا قَالَ: ((يَا عَلِيُّ، هَذَا سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ))، ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَلِيُّ، لَا تُخْبِرُهُمَا)). ❶

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اسی وقت سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے، جب آپ ﷺ نے ان دونوں اصحاب کی طرف دیکھا تو فرمایا: اے علی! یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم انہیں یہ بات مت بتانا۔

500 - سیدنا ابوبکر و ایشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِي رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ عِبَادًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَنَعِيمِهَا وَمَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ))، فَلَمْ يَفْهَمَهَا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ غَيْرِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَبَكِيَ وَقَالَ: بَلْ نَفْدِيكَ بِالْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالْأَهْلِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ أَمِنُ عَلَيْنَا فِي ذَاتِ يَدِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنِّي خَلِيلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❷

یقیناً میرے منبر کے پائے جنت میں گڑھے ہوئے ہیں، بلاشبہ بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اس کی نعمتوں میں سے اور اپنے ہاں موجود (آخری زندگی) میں سے ایک کو منتخب کرنے کا اختیار دیا تو اس نے اللہ کے ہاں (آخری زندگی) کو اختیار کر لیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ لوگوں میں سے کوئی بھی شخص اس بات کو نہ سمجھ پایا، چنانچہ وہ رونے لگے اور عرض کیا: ہم آپ پر اموال، جانیں اور گھر والے قربان کر دیں گے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے تعاون کے ساتھ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو، اگر میں کوئی خلیل بنا تا تو ابوبکر کو بنا تا، لیکن میں اللہ عزوجل کا خلیل ہوں۔

توضیح:..... خلت، محبت کا وہ آخری درجہ ہے جو بندہ مومن صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ کر سکتا ہے، اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اللہ کے سوا کسی اور کو خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بنا تا، لیکن چونکہ یہ جائز نہیں ہے اس لیے خلت کے بعد محبت کا جو اعلیٰ درجہ ہے، یعنی اسلامی اخوت و محبت کے درجہ، اس سے میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو نوازتا ہوں۔

501 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. ❸

جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو جبرائیل علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوئے اور کہا: اے محمد! یقیناً آسمان والے عمر (رضی اللہ عنہ) کے اسلام لانے کی وجہ سے خوشیاں منا رہے ہیں۔

502 - سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ آخِذًا بِطَرْفِ ثَوْبِهِ

❶ [لم أجد عبد الرحمن والباقر وثقات] مضى برقم: ٢١

❷ [إسناده ضعيف] تاريخ بغداد: ١٦٩/٨

❸ [إسناده ضعيف] مضى برقم: ٣٣٠

حَتَّىٰ أَبْدَىٰ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: ((أَمَا صَاحِبِكُمْ فَقَدْ غَامَرَ))، فَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي، فَأَبَىٰ وَتَحَرَّزَ مِنِّي بِدَارِهِ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: ((يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ)) ثُمَّ أَتَىٰ عُمَرُ فَأَتَىٰ مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَيْنَ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَيْسَ هُوَ هَاهُنَا، فَأَقْبَلَ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهَهُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ، حَتَّىٰ أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَىٰ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقْتَ، وَوَأَسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي؟)) قَالَ: فَمَا أُوْذِيَ بَعْدَهَا. ①

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی چادر کا ایک کنارہ اٹھائے ہوئے آئے، یہاں تک کہ ان کا گھٹنا ننگا ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے صاحب کسی سے لڑ کر آرہے ہیں۔ انہوں نے سلام کیا اور کہنے لگے: میرے اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا، میں نے جلد بازی میں انہیں سخت ست کہہ دیا، پھر مجھے اس پر ندامت ہوئی اور میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے معاف کر دیں، لیکن انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا اور مجھ سے بچنے کے لیے اپنے گھر میں چلے گئے، اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آ کر پوچھا: ابوبکر کہاں ہیں؟ تو گھر والوں نے کہا: وہ گھر نہیں ہیں۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہونے لگا، یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا لیکن ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے مجھے سچا کہا اور انہوں نے اپنے مال اور اپنی جان سے میری خدمت کی، کیا تم میری خاطر میرے دوست کو ستانا چھوڑ سکتے ہو؟ آپ ﷺ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر کبھی تنگ نہیں کیا گیا۔

503 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَعْلَىٰ عِلِّيِّينَ لِيُشْرِفُ عَلَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَتُضَىٰءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ)) - مَرْفُوعَةٌ الدَّالِ لَا تُهْمَزُ - قَالَ: ((وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)) . ②

بلند و بالا درجات کے حاملین میں سے ایک شخص نے جنتوں کو جھانک کر دیکھا تو جنت نے اس کا چہرہ اس طرح روشن کر دیا کہ جیسے وہ چمکتا ہوا ستارہ ہو، اور یقیناً ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) ان ہی میں سے ہیں، بلکہ ان سے بھی اچھے ہیں۔

504 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

لَا أَزَالُ هَائِبَةً لِعُمَرَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَنَعَتْ حَرِيرَةً وَعِنْدِي سَوْدَةٌ بِنْتُ زَمْعَةَ جَالِسَةٌ، فَقُلْتُ لَهَا: كُلِي، فَقَالَتْ: لَا أَشْتَهِي وَلَا أَكُلُ، فَقُلْتُ:

② [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير: ١٧٧/٤

① [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ١٨/٧

لَتَأْكُلَنَّ أَوْ لَا لَطَخَنَّ وَجْهَكَ، فَلَطَخْتُ وَجْهَهَا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا، فَأَخَذَتْ مِنْهَا فَلَطَخَتْ وَجْهِي، وَرَسُولُ اللَّهِ يَضْحَكُ، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتًا جَاءَ نَا يُنَادِي: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((قَوْمًا فَاغْسِلَا وَجُوهَكُمَا، فَإِنَّ عُمَرَ دَاخِلٌ))، فَقَالَ عُمَرُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخُلْ؟ فَقَالَ: ((ادْخُلِي ادْخُلِي)). ❶

میں رسول اللہ ﷺ کی نظر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مقام دیکھنے کے بعد ہمیشہ ان سے ڈرتی ہی رہتی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے آٹے کا حلوا بنایا اور میرے پاس سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں، میں نے ان سے کہا: کھائیے۔ انہوں نے کہا: میرا دل نہیں کر رہا اور نہ ہی میں کھاتی ہوں۔ میں نے کہا: یا تو آپ کھالیں یا پھر میں آپ کے چہرے پر مٹل دوں گی۔ چنانچہ میں نے ان کے چہرے پر مٹل دیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے اور ان کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، آپ ہنسنے لگ گئے۔ پھر میں نے تھوڑا سا حلوا پکڑ کر اپنے چہرے پر بھی مٹل لیا۔ اسی وقت ہمیں کسی کی آواز سنائی دی جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو آواز دے رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں) فرمایا: اٹھو اور اپنے منہ دھولو، عمر (رضی اللہ عنہ) آ رہے ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے نبی! السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر ہمیں ”السلام علیکم“ کہا اور بولے: کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آ جائیں، آ جائیں۔

505 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((أَتَيْتُ وَأَنَا نَائِمٌ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى جَعَلَ اللَّبَنُ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي، فَنَاولْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا أَوْلَتْهُ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)). ❷

میں سویا ہوا تھا تو (خواب میں) میرے پاس دوپھ کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے اس قدر دودھ پیا کہ میرے ناخنوں میں سے باہر نکلنے لگا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی تعبیر کیا فرمائی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علم۔

506 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

قَدِمَ عِيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلَيَّ ابْنُ أَخِيهِ الْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ، كُھُولَا كَانُوا أَوْ شُبَّانَا، قَالَ عِيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ الْأَمِيرِ تَسْتَأْذِنُ لِي عَلَيْهِ؟ فَفَعَلَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزَلَ، وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يَقَعَ بِهِ، فَقَالَ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ [الأعراف: ۱۹۹]، وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، فَوَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا حِينَ تَلَاهَا، وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❸

❶ [إسناده حسن] تاريخ بغداد: ۳۷۷/۱۱

❷ [لم أجده محمد بن علي والباقون ثقات] مضي برقم: ۳۲۰

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۳۰۴/۸

عیسہ بن حصن (مدینہ) آیا اور اپنے بھتیجے حرب بن قیس بن حصن کے ہاں قیام کیا۔ حرب بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے۔ قراء کرام؛ خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کا حصہ ہوا کرتے تھے۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: کیا تمہیں امیر المؤمنین کے ہاں اثر و رسوخ حاصل ہے کہ تم میرے لیے ان سے ملاقات کی اجازت لے سکو؟ تو انہوں نے اجازت لے لی۔ پھر وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے ابن خطاب! اللہ کی قسم! تم ہمیں زیادہ عطیے نہیں دیتے اور نہ ہی ہمارے درمیان عدل سے فیصلے کرتے ہو۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اس قدر غصہ آ گیا کہ آپ نے اسے سزا دینے کا ارادہ کر لیا۔ یہ دیکھ کر حُرنے نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ ”معافی کو اپنائے، اچھائی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے اعراض کیجیے۔“ اور یقیناً یہ بھی جاہلوں میں سے ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اللہ کی قسم! جب حُرنے نے یہ آیت پڑھی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ٹھنڈے ہو گئے اور آپ کی یہ عادت مبارک تھی کہ کتاب اللہ (کے حکم) پر بہت زیادہ عمل کیا کرتے تھے۔

507 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، أَنَا أُبْعَثُ، أَوْ أُحْشَرُ، بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَأَذْهَبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ، فَاتَى بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ)). ❶

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا، مجھ کو ابوبکر و عمر کے درمیان اٹھایا جائے گا، یا (فرمایا کہ) میرا حشر ہوگا، اور میں اہل بقیع کی طرف جاؤں گا تو ان کو بھی میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا، پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا، چنانچہ ان کا بھی میرے ساتھ حشر ہوگا، پھر میں حرمین کے درمیان آؤں گا۔

508 - سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى أَحَدٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا)). ❷

کسی ایسے شخص پر سورج طلوع نہیں ہوتا جو ابوبکر سے افضل ہو، سوائے اس کے کہ وہ نبی ہو۔

توضیح:..... ”سورج طلوع نہیں ہوتا“ سے مراد یہ ہے کہ دنیا پھر میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہو، سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے۔

509 - سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ نَظَرَ الْقَوْمُ إِلَيْنَا لَأَبْصَرُونَا تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِأَتَيْنِ اللَّهُ تَالِثَهُمَا؟)). ❸

جب ہم غار میں تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر لوگوں نے ہماری طرف دیکھا تو لازماً ان کی اپنے قدموں کے نیچے (کی طرف) ہم پر بھی نظر پڑ سکتی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساٹھی اللہ تعالیٰ ہو؟

❶ [إسناده ضعيف] دلائل النبوة للبيهقي: ١٣/١ - الفتن والملاحم - لاس شبير ٢٠٦/١

❷ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ١٣٥

❸ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٢٢٣

510 - سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ، وَهُمْ عَلَى رُءُوسِنَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِيهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمِيهِ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاِثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِثُهُمَا؟)) ❶

ہم غار میں تھے اور میری نظر مشرکین کے قدموں پر پڑ رہی تھی، کیونکہ وہ ہمارے سروں پر کھڑے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں کی جانب دیکھ لیا تو لازماً اس کی اپنے قدموں کے نیچے سے ہم پر بھی نظر پڑ جائے گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھی اللہ تعالیٰ ہو؟

توضیح: یعنی مجھے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کا ساتھ حاصل ہے، اس لیے کہ کوئی بھی دشمن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اسی بات کا ذکر قرآن میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے: ﴿إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾ [التوبة: ۴۰] ”جب وہ دونوں غار میں تھے اور جب نبی ﷺ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔“ ❷

511 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ))، قَالَ: فَبِكِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ❸

مجھے کسی مال سے کبھی اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوا جس قدر فائدہ مجھے ابوبکر کے مال سے ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں بھی اور میرا مال بھی آپ ہی کے لیے تو ہے۔

512 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ خَيْرٌ مَا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ رَبِّي، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ رَبِّي))، فَبِكِي أَبُو بَكْرٍ، وَعَلِمَ أَنَّهُ يُرِيدُ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سُدُّوا الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ، فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَفْضَلَ عِنْدِي يَدْفِي الصُّحْبَةَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ)) ❹

یقیناً بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو دنیا اور اس کے پروردگار کے ہاں موجود (انعامات و عنایات) میں سے ایک کو لینے کا اختیار دیا گیا، تو اس نے اسے اختیار کر لیا جو اس کے پروردگار کے پاس موجود ہے۔ یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور سمجھ گئے کہ آپ ﷺ کی مراد خود آپ ہی ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمام دروازے جو مسجد میں راستے کے طور پر کھلے ہوئے ہیں، انہیں بند کر دو، سوائے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے،

❶ [إسناده صحيح] مضي برقم: ۲۲۳

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۳۲۵ / ۸ - صحيح مسلم: ۱۸۵۴ / ۴ - سنن الترمذی: ۲۷۸ / ۵

❸ [إسناده صحيح] مضي برقم: ۲۵

❹ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۳۳، ۶۷

کیونکہ یقیناً میں ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا جو میری نظر میں (مجھے) اپنا ساتھ دینے کی تائید کے لحاظ سے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔

513 - عبد خیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ. ❶

بلاشبہ مصاحف کے سلسلے میں لوگوں میں سب سے عظیم اجر کے حامل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، یہ وہ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔

514 - عبد خیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ. ❷

اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔

توضیح: دو گتوں کے درمیان جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کو باقاعدہ کتابی شکل دی، کیونکہ اس سے پہلے قرآن اسی صورت میں موجود تھا جیسے عہد نبوت میں لکھا جاتا تھا، یعنی پتوں، پتھروں اور چمڑوں وغیرہ پر۔ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان تمام کو یکجا کر کے مصحف کی صورت دے دی۔

515 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيَتْ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ))،
قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)). ❸

میں سویا ہوا تھا تو اسی دوران (یعنی خواب میں) میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اس میں سے کچھ پی لیا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علم۔

516 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ يَكُونُ فِي الْأُمَّمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعَمَّرُ بِنِ الْخَطَّابِ)). ❹

پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، سوا اگر میری امت میں کوئی محدث ہوا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔

توضیح: محدث سے مراد اللہ تعالیٰ کا ایسا محبوب و مقرب بندہ کہ جس پر اللہ کی طرف سے الہام ہوا اور اس کی زبان پر حق جاری ہو جائے، یا جس سے فرشتے ہم کلام ہو، یا جس کی رائے بالکل حق اور درست ثابت ہو۔ بے شائبہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی شخص تھے۔

517 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث منقول ہے۔ ❺

❶ [اسنادہ حسن] الشريعة للأجری: ۷۸۲ / ۴ ❷ [اسنادہ حسن] الشريعة للأجری: ۷۸۳ / ۴

❸ [اسنادہ صحیح] ماضی برقم: ۳۲۰

❹ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۵۱۲ / ۶ - صحیح مسلم: ۱۸۶۴ / ۴ - سنن الترمذی: ۵ / ۶۲۲ - مسند أحمد: ۲ / ۳۳۹

❺ [اسنادہ صحیح] المعرفة للحاکم: ص ۲۲۰ - التاريخ للفسوی: ۱ / ۴۵۷

518 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَفِي أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ مُعَلِّمٌ ، أَوْ مُعَلَّمٌ ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، إِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عَمْرٍ وَوَقَلْبِهِ)) . ①

ہر نبی کے بعد اس کی امت میں ایک معلم ضرور ہوا ہے، سوا اگر میری امت میں سے کوئی معلم ہوا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے، یقیناً عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق (جاری کر دیا گیا) ہے۔

519 - سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) . ②

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

520 - سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى قَلْبِ عَمْرٍ وَلِسَانِهِ)) . ③

بلاشبہ اللہ عزوجل نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے دل اور زبان پر حق بات کو رکھ دیا ہے۔

521 - غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَرْتُ بِعَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ وَأَنَا غُلَامٌ ، فَقَالَ: نِعْمَ الْغُلَامُ ، فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي ، ادْعُ اللَّهَ لِي بِخَيْرٍ ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَدْعُو لِي مِنْ لِي لَكَ ، قَالَ: بَلَى يَا ابْنَ أَخِي ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا أَنفًا حِينَ مَرَرْتَ بِهِ يَقُولُ: نِعْمَ الْغُلَامُ ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عَمْرٍو يَقُولُ بِهِ)) . ④

میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور میں (اس وقت) بچہ تھا۔ تو ایک صاحب اٹھ کر میری طرف آئے اور انہوں نے کہا: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ سے میرے لیے خیر و بھلائی کی دعا کر دو۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا صحابی ابو ذر ہوں۔ تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، میری بہ نسبت آپ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ تو انہوں نے کہا: اے بھتیجے! کیوں نہیں، لیکن ابھی جب تم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تھے تو میں نے ان کو یہ فرماتے سنا کہ یہ لڑکا بہت اچھا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ فرمان سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا ہے، وہ اسی کے مطابق بات کرتے ہیں۔

توضیح: ابو ذر رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تمہاری تعریف کی ہے تو بالکل سچ ہی

① [سنادہ حسن] الطبقات لابن سعد: ۲/۳۳۵

② [سنادہ حسن] مسند أحمد: ۴/۱۵۴ - سنن الترمذی: ۵/۶۱۹ - السلسلة الصحيحة: ۳۲۷ - المستدرک للحاکم: ۳/۸۵

③ [سنادہ ضعیف] مضمی برقم: ۳۱۳، ۳۱۵

④ [سنادہ حسن] السنة لابن ابی عاصم: ۱۲۲ - معجم الصحابة للبغوی: ۴۰۹

کہا ہوگا، کیونکہ نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انہیں حق بات کہنے کے اعزاز سے نوازا ہے۔
522 - سیدنا علیؓ فرماتے ہیں:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ . ①

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ سیدنا عمرؓ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔

523 - سیدنا علیؓ ہی کا فرمان ہے:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ . ②

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ سیدنا عمرؓ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔

524 - سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)). ③

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔

525 - سیدنا ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)). ④

یقیناً عمرؓ کی زبان اور دل پر اللہ تعالیٰ نے حق کو رکھ دیا ہے۔

526 - سیدنا حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ)). ⑤

میرے بعد ان دو اصحاب (یعنی) ابوبکر اور عمر (ؓ) کی اقتدا کرنا۔

527 - سیدنا عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ:

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَعِنْدِي مَالٌ كَثِيرٌ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَفْضَلَنَ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: فَأَخَذْتُ ذَالِكَ الْمَالَ وَتَرَكْتُ لِأَهْلِي نِصْفَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عُمَرُ: إِنَّ هَذَا مَالٌ كَثِيرٌ، فَمَا تَرَكْتَ لِأَهْلِكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ نِصْفَهُ، قَالَ: وَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِمَالٍ كَثِيرٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ هَذَا مَالٌ كَثِيرٌ، فَمَا تَرَكْتَ لِأَهْلِكَ؟)) قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ. ⑥

رسول اللہ ﷺ نے صدقے کا حکم فرمایا تو عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا: میرے پاس بہت سا مال موجود ہے، اللہ کی قسم! آج تو میں ابوبکرؓ پر لازماً فوقیت لے جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے آدھا مال لے لیا اور آدھا اپنے اہل خانہ کے لیے چھوڑ دیا۔ (جب مال لے کر خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا) تو نبی ﷺ نے فرمایا:

① [سناد: حسن] مصنف عبد الرزاق: ۲۲۲ / ۱۱ ② [سناد: صحيح] مضمی برقم: ۳۱۰

③ [سناد: حسن] مضمی برقم: ۳۱۷

④ [سناد: ضعيف] الطبقات لابن سعد: ۵ / ۴۴۱ - هدى السارى: ص ۴۵۴

⑤ [سناد: ضعيف] مضمی برقم: ۱۹۸

⑥ [سناد: ضعيف] سنن أبي داود: ۲ / ۱۲۹ - سنن الترمذی: ۵ / ۶۱۴ - سنن الدارمی: ۱ / ۳۹۱

اے عمر! یہ تو بہت زیادہ ہے، اپنے اہل خانہ کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: آدھا مال چھوڑ آیا ہوں۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بہت سا مال لے کر آگئے، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابوبکر! یہ تو بہت ہی زیادہ ہے، اپنے اہل خانہ کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کو۔

توضیح: یعنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ راہِ خدا میں صدقہ کرنے کے لیے اپنا سارا مال ہی اٹھالائے تھے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کا نیک کاموں میں سبقت لے جانے کا بہ خوبی علم تھا، اسی لیے انہوں نے خواہش کی کہ آج میں اپنا آدھا مال صدقہ کر دوں گا اور یوں ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر نیکی کما پاؤں گا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا ہو گا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تو سارا مال ہی لے آئے ہیں تو یقیناً وہ صدیق کی صداقت کے ساتھ ساتھ ان کی سخاوت کے بھی معترف ہو گئے ہوں گے۔

528 - سوار بیان کرتے ہیں کہ میرے والد سیدنا عبداللہ بن سوار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جو کھودی جا رہی تھی، تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا:

((قَبْرٌ مِنْ هَذَا؟)) قَالُوا: قَبْرُ فُلَانِ الْحَبَشِيِّ، قَالَ: ((يَا سُبْحَانَ اللَّهِ سِيقَ مِنْ أَرْضِهِ وَسَمَائِهِ إِلَى التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا))، قَالَ أَبِي: يَا سَوَّارُ، مَا أَعْلَمُ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَضِيلَةَ أَفْضَلِ مِنْ أَنْ يَكُونَا خُلِقَا مِنَ التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❶

یہ کس کی قبر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتلایا کہ فلاں حبشی کی قبر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واہ سبحان اللہ! اسے اس زمین و آسمان سے چلایا گیا اور اسی مٹی میں لے جایا گیا جس سے اسے پیدا کیا گیا تھا۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) میرے والد نے کہا: اے سوار! میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی اس سے بڑی فضیلت کوئی نہیں سمجھتا کہ انہیں اسی مٹی سے پیدا کیا گیا جس سے رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا گیا تھا۔

529 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ نَاسٌ مُحَدِّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). ❷

یقیناً تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، سواگر میری امت میں بھی ان میں سے کوئی (محدث) ہوا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔

530 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ كَانَ فِيمَا خَلَا قَبْلَكُمْ نَاسٌ يُحَدِّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). قَالَ إِسْحَاقُ: فَقُلْتُ لِأَبِي ضَمْرَةَ: مَا مَعْنَى يُحَدِّثُونَ؟ قَالَ: يُلْقَى عَلَى أَفئِدَتِهِمُ الْعِلْمُ. ❸

یقیناً تم سے پہلے گزر جانے والی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے جن سے بیان کیا جاتا تھا، سواگر میری

❶ [إسناده منقطع] اللآلی المصنوعة: ۱/۳۱۲

❷ [إسناده حسن] ماضی برقم: ۵۱۶

❸ [إسناده حسن] الطبقات لابن سعد: ۷/۳۸۳

امت میں بھی ان میں سے کوئی (محدث) ہوا تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔ اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابوضمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”ایسے لوگ کہ جن سے بیان کیا جاتا تھا“ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جن کے دلوں پر علم کا القاء کیا جاتا تھا۔

531 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

وَاللَّهِ مَا مَنَعَنَا أَنْ نُبَايِعَكَ إِنْكَارًا مِنَّا لِفَضْلِكَ ، وَلَا تَنَافُسٌ مِنَّا عَلَيْكَ لِخَيْرِ سَاقَةِ اللَّهِ إِلَيْكَ ، وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى أَنْ لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ حَقًّا ، فَاسْتَبَدَدْتُمْ عَلَيْنَا ، ثُمَّ ذَكَرَ قَرَابَتَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَكَى أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ صَمَتَ ثُمَّ تَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَاللَّهِ لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَرَابَتِي ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَلَوْتُ فِي هَذِهِ الْأَمْوَالِ الَّتِي بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ عَنِ الْخَيْرِ ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا نُورَثُ ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةٌ ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ)) ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَدْعُ أَمْرًا صَنَعَهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، وَعَدَرَ عَلِيًّا بِبَعْضِ مَا اعْتَدَرَ ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَفَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ فَبَايَعَهُ ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا: أَحْسَنْتَ وَأَصَبْتَ ، وَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ . ❶

اللہ کی قسم! ہمیں آپ کی بیعت کرنے سے اس بات نے نہیں روکا کہ ہم آپ کی فضیلت کے انکاری ہیں اور نہ ہی ہم آپ سے اس خیر و بھلائی (یعنی فضیلت) میں مقابلہ کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے، بلکہ بات یہ ہے کہ ہم سمجھا کرتے تھے کہ خلافت کا حق ہمارا ہے لیکن آپ نے ہمارا حق مار لیا ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی قرابت داری کا تذکرہ کیا، یہاں تک کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ پھر آپ خاموش ہوئے اور گواہی دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری میری نظر میں اپنی قرابت داری سے زیادہ محبوب ہے، اور اللہ کی قسم! میں ان اموال کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا جو ہمارے اور تمہارے درمیان بھلائی کی رو سے مشترک ہے، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے، آل محمد صرف اسی مال سے کھا سکتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں (آپ کے متعلق) کوئی ایسا کام نہیں چھوڑوں گا کہ جسے رسول اللہ ﷺ کرتے تھے، مگر میں بھی ان شاء اللہ سے کیا کروں گا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو بیعت کے لیے شام کا وقت دیا جاتا ہے۔ پھر جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور علی رضی اللہ عنہ نے کسی بات پر معذرت کی تو ان کی معذرت کو قبول کیا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت و سبقت کا تذکرہ کیا، پھر ان کے پاس جا کر ان کی بیعت کی۔ یہ دیکھ کر لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا: آپ نے اچھا کیا اور درست کام کیا۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نیک کام کے قریب ہوتے تھے تو لوگ بھی ان کے قریب ہو جاتے تھے۔

❶ [الحديث من أصح الصحاح] صحيح البخاري: ١٩٦/٦ - صحيح مسلم: ١٣٨٠/٣

532 - زید بن اسلم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا بُوِيَ بِبُيُوتِ بَكْرِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَدْخُلَانِ عَلِيَّ فَاطِمَةَ فَيُشَاوِرَانِهَا، فَبَلَغَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلِيَّ فَاطِمَةَ فَقَالَ: يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ، مَا أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيكَ، وَمَا أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ بَعْدَ أَبِيكَ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْكَ، وَكَلَّمَهَا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ عَلِيَّ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ: انصُرَا فَا رَاشِدَيْنِ، فَمَا رَجَعَا إِلَيْهَا حَتَّى بَايَعَا. ①

نبی ﷺ (کی رحلت) کے بعد جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو سیدنا علی اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے مشاورت کرنے لگے۔ اس بات کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی! مخلوق میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھے آپ کے والد گرامی سے زیادہ محبوب ہو اور آپ کے والد گرامی کے بعد تمام مخلوق میں ایسا کوئی نہیں ہے جو مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہو۔ اس کے بعد انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ گفتگو کی۔ پھر سیدنا علی اور زبیر رضی اللہ عنہما سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: آپ راست روی سے واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ دونوں ان کے پاس تب تک واپس نہ آئے جب تک کہ (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی) بیعت نہ کر لی۔

533 - عبد خیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِعَلِيِّ: مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: الَّذِي لَا تَشْكُ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: الَّذِي لَا نَشْكُ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ الَّذِي تَلِيهِمَا؟ قَالَ: لَا، وَلَا الَّذِي يَلِي لِيهِمَا. ②

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی ﷺ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ شخص جس کے (بہتر ہونے) کے بارے میں الحمد للہ ہمیں کوئی شک نہیں ہے (یعنی) ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر وہ کہ جس کے متعلق ہمیں الحمد للہ کوئی شک نہیں (یعنی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر ان دونوں کے بعد آپ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، ان دونوں کے بعد میں نہیں ہوں۔

534 - سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مَدًّا أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ)). ③

میرے صحابہ کو برا مت کہو، کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان کے ایک مد، بلکہ آدھے مد کے (صدقے کے) اجر و ثواب کو بھی نہیں پہنچ پائے گا۔

توضیح:..... مد ایک قدیم پیمانے کا نام ہے۔ اس کے وزن کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے: شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اس کا وزن آدھے پیالے کے برابر اور اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور ایک تہائی رطل کے بہ قدر ہے،

② [إسناده حسن] تفرّد به المؤلف

① [رجال الإسناد ثقات] الفتح لابن حجر: ۷/ ۴۹۵

③ [رجال الإسناد ثقات] مضمی برقم: ۵

جبکہ اہل عراق اور احناف اسے دو رطل کے برابر مانتے ہیں۔

535 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي ، فَلَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ عَمَلَ صَاحِبِهِ ، وَلَا نَصِيفَهُ)) . ①

میرے صحابہ کو بُرا مت کہو، کیونکہ بلاشبہ تم میں سے کوئی بھی شخص اگر اُحد پہاڑ کے بہ قدر سونا بھی خرچ کر دے تو وہ آپ ﷺ کے صحابی کے ایک عمل، بلکہ آدھے عمل کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

توضیح: اس حدیث میں آپ ﷺ کا خطاب صحابہ کے بعد آنے والے لوگوں سے ہے جن کا بڑے سے بڑا عمل بھی صحابہ کے ایک معمولی سے عمل کے مقام و مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ انہوں نے اس وقت جان و مال کی قربانیاں پیش کیں جب اسلام کی بنیاد رکھی جا رہی تھی اور ان چند نفوسِ قدسیہ کے سوا پوری دنیا میں اسلام کی حمایت میں قدم اٹھانے والا کوئی نہ تھا۔

536 - ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں یہ ارشاد فرماتے سنا کہ:

خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، ثُمَّ رَجُلٌ لَوْ شِئْتُ لَأَخْبَرْتُكُمْ بِهِ . ②

رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے بہتر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں، پھر جو آدمی بہتر ہے اگر میں چاہوں تو تمہیں اس کا بھی بتا سکتا ہوں۔

537 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَاهُ أَهْلُ نَجْرَانَ فَنَاشَدُوهُ لِمَا زِدْتَنَا إِلَى أَرْضِنَا ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ ، إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ رَشِيدَ الْأَمْرِ ، وَلَكِنْ أُغَيِّرَ مَا فَعَلَ . ③

ان کے پاس اہل نجران آئے اور انہوں نے اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ نے ہماری زمینوں میں اضافہ نہیں کیا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا، بلاشبہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بہت سمجھدار آدمی تھے اور ان کے جاری کردہ کام کو ہرگز تبدیل نہیں کروں گا۔

538 - عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَخَيْرُكُمْ وَأَفْضَلُكُمْ أَبُو بَكْرٍ ، وَأَسَانِي بِنَفْسِهِ ، وَزَوْجَنِي ابْنَتُهُ . وَخَيْرُ أَمْوَالِكُمْ مَالُ أَبِي بَكْرٍ ، أَعْتَقَ مِنْهُ بِلَالًا ، وَحَمَلَ نَبِيَّكُمْ إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ)) . ④

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تم سب سے بہتر اور افضل ہیں، انہوں نے اپنی جان کے ساتھ میری خدمت کی اور اپنی بیٹی کی میرے ساتھ شادی کی۔ اور تمہارے مالوں میں سے بہترین مال ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا ہے، انہوں نے اس مال سے

② [رجالہ ثقات] مضمی برقم: ۴۰

① [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۶

③ [إسناده ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ۳۵۷ / ۶ - السنة لعبد الله بن أحمد: ۵۵۹ / ۲

④ [إسناده ضعيف جدًا] الأحاديث المختارة للمقدسي: ۳۲

بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کرایا اور تمہارے نبی (ﷺ) کو دارالہجرت کی طرف جانے کے لیے سواری مہیا کی۔

539 - امام ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ . ❶

سب سے پہلے جو صاحب اسلام لائے وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

540 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْلَةَ أُسْرِي بِي قُلْتُ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُونِي))، قَالَ: فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

يُصَدِّقُكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ . ❷

جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں نے کہا: میری قوم مجھے سچا نبی نہیں مانے گی۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ابوبکر صدیق آپ کی تصدیق کریں گے۔

541 - زر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَءَهُ، يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ، فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ سَيِّئٌ، وَقَدْ رَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا أَنْ يَسْتَخْلِفُوا أَبَا بَكْرٍ . ❸

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے دل کے بعد بندوں کے دلوں کو دیکھا تو سب سے بہترین دل آپ کے صحابہ کے نظر آئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ کے وزراء بنا دیا۔ وہ آپ کے دین کی حمایت میں قتال کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے جسے بہتر سمجھا وہ اللہ کے ہاں بھی بہتر ہی نکلا اور جسے مسلمانوں نے برا خیال کیا تو وہ اللہ کے ہاں بھی برا ہی ٹھہرا، اور نبی ﷺ کے تمام صحابہ نے یہی رائے دی کہ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کریں گے۔

توضیح: گویا جب آپ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خواہش اور رائے پر منتخب ہوئے تو یقیناً اللہ کے ہاں اچھے

ہونے کا اعزاز پایا۔

542 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ

الْوَدَاعِ يُؤَدِّنُ فِي النَّاسِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا . ❹

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے ایک حج کا امیر بنا کر بھیجا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر

❶ [الحسن بن يزيد لم أجده والباقون ثقات] مضمی برقم: ۲۶۵، ۲۷۳

❷ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ۴۰ / ۹

❸ [الحسن بن يزيد لم أجده والباقون ثقات] مسند أحمد: ۱ / ۳۷۹ - المستدرک للحاكم: ۳ / ۷۸ - كشف الأستار:

۱ / ۸۱ - المعجم الكبير للطبراني: ۹ / ۱۱۸ - مسند أبي داود الطيالسي: ۱ / ۳۳

❹ [إسناده ضعيف] صحيح البخاري: ۸ / ۸۲ - سنن الترمذي: ۵ / ۲۷۵

دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔
543 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سخت بیمار ہو گئے اور اسی مرض میں آپ کی وفات ہوئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ))، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَمُرْ عُمَرَ لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِيُصَلِّ بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ))، فَرَأَجَعَتْهُ عَائِشَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يَوْسُفَ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَمَا حَمَلَنِي حِينَئِذٍ عَلَى أَنْ أَكَلِمَهُ فِي ذَلِكَ إِلَّا كَرَاهِيَةٌ أَنْ يَتَشَاءَ مَنِ النَّاسِ بِأَوَّلِ رَجُلٍ يَقُومُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ رَجُلًا يَقُومُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ أَبَدًا. ❶

ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل انسان ہیں، وہ جب قرآن پڑھیں گے تو اپنے آنسو روک نہیں پائیں گے، چنانچہ آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر ہی لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہی بات دوہرائی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں، یقیناً تم تو یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اس وقت یہ بات کرنے پر صرف اس چیز نے برا نگیخت کیا تھا کہ لوگ اس پہلے شخص (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے بارے میں بری سوچ نہ سوچیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی جگہ کھڑے ہو گئے ہیں، اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ یقین نہیں پیدا ہو رہا تھا کہ لوگ اس شخص کو پسند کریں گے جو رسول اللہ ﷺ کی جگہ کھڑا ہوگا۔

544 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ ❷

545 - ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يَا وَهْبُ! أَلَا أَخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرٌ. ❸
اے وہب! کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس امت کے افضل شخص کا نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

546 - ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرٌ. ❹

کیا میں تمہیں اس امت کے پیغمبر کے بعد ان کے بہترین شخص کا نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۱۶۵ / ۲ - صحيح مسلم: ۳۱۳ / ۱

❷ [إسناده صحيح] التذكرة: ۵۲۴ / ۲ ❸ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۴۰۲

❹ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲۲۰ / ۲ - مصنف ابن أبي شيبة: ۴۳۳ / ۷

نے فرمایا: وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

547 - ابو حنیفہ ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرٌ. ۱

کیا میں تمہیں اس امت کے نبی کے بعد ان کے بہترین شخص کا نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

548 - عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ. ۲

اس امت کے پیغمبر کے بعد بہترین شخصیت ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

549 - عبد اللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں یہ فرماتے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ. ۳

کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد بہترین ہستی کا نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین شخصیت کا نہ بتاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

550 - سند کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ ۴

551 - عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ خَيْرَ مَنْ تَرَكَ نَبِيِّكُمْ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَ الثَّالِثِ. ۵

بلاشبہ ان لوگوں میں سے کہ جن کو تمہارے پیغمبر چھوڑ کر گئے ہیں؛ بہترین شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور میں تیسرے شخص کا نام بھی جانتا ہوں۔

552 - ابن حنیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ: يَا أَبَتِ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. ۶

میں نے (اپنے والد گرامی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: اے ابا جان! رسول اللہ ﷺ کے بعد کون سا شخص لوگوں میں سے بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر عمر رضی اللہ عنہ۔

553 - محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

② [إسناده صحيح] السنة لعبد الله بن أحمد: ٥٨١ / ٢

① [إسناده صحيح] مضي برقم: ٤٠٢

④ [إسناده صحيح] مضي برقم: ٤١

③ [إسناده صحيح] مضي برقم: ٤٠

⑤ [إسناده حسن] الشريعة للأجری: ١٨١١

⑥ [إسناده صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ٣٥٠ / ٦ - السنة لعبد الله بن أحمد: ٥٧٨ / ٢

قُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَبَتَاهُ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. ①

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابا جان! نبی ﷺ کے بعد لوگوں میں سے کون سی شخصیت بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔

554 - محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: مَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالَ: يَا بَنِيَّ، خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. ②

اس اُمت کے نبی کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اس اُمت کے نبی کے بعد سب سے بہترین شخص سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔

555 - عبد اللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: إِيَّاكُمْ وَالْأَحَادِيثَ إِلَّا حَدِيثُ كَانَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ بِاللَّهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ)). وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ، فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ فَيَبَارِكْ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)). ③

تم احادیث بیان کرنے سے بچو؛ سوائے ان احادیث کے جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیان کی جاتی رہیں، وہ لوگوں کو اللہ کا خوف دلایا کرتے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میں تو بس خزانچی ہوں (یعنی دینے والا تو اللہ ہے) سو جس کو میں خوشی سے دوں تو اس کے لیے اس چیز میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جسے میں مانگنے پر اور (اس کے) حرص کے سبب دوں تو وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو کھاتا رہتا ہو لیکن اس کا پیٹ نہ بھرتا ہو۔

556 - عبد خیر الہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَإِنَّا قَدْ أَحَدَّثْنَا بَعْدَهُمْ أَحَدَانَا يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ. ④

یقیناً نبی ﷺ کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور یقیناً ہم نے ان کے بعد ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ وہی فیصلہ فرمائے گا جو وہ پسند کرے گا۔

توضیح: چیزیں ایجاد کرنے کا مطلب ہے کہ ہم نے ان دونوں خلفاء کے پُر امن مثالی دور کے بعد نئے

① [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٣١٥/٧ ② [إسناده صحيح] السنة لابن أبي عاصم: ٥٧١/٢

③ [إسناده صحيح لغيره] صحيح مسلم: ٧١٨/٢ ④ [إسناده حسن] ماضي برقم: ١٢٨

نئے اختلافات پیدا کر لیے ہیں، جن میں سے ایک اختلاف منصبِ خلافت کا تھا، ایسے معاملات کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا فیصلہ فرمادے گا۔

557 - سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ نَفْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرْنَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: ((النَّبِيُّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). قَالَ سَعِيدُ بْنُ فُلَانٍ، أَوْ فُلَانُ بْنُ سَعِيدٍ: وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاللَّهِ لَا أُخْبِرُهُ بَعْدَكُمْ أَحَدًا أَبَدًا. ①

نبی ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت آپ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں کوئی جنتی شخص دکھلائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نبی (ﷺ) جنتی ہیں، ابوبکر اور عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے، رضی اللہ عنہم۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی جنتی ہوں، اللہ کی قسم! میں یہ بات تمہارے بعد کبھی کسی کو نہیں بتلاؤں گا۔

558 - ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اتَّهَمُوا الرَّأْيَ عَلَى الدِّينِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرَأْيِي اجْتِهَادًا إِلَيْهِ مَا أَلُو عَنِ الْحَقِّ، وَالْكِتَابُ يُكْتَبُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَكْتُبُوا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ))، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو: إِذْ قَدْ صَدَّقْنَاكَ بِمَا تَقُولُ، وَلَكِنَّا نَكْتُبُ كَمَا نَكْتُبُ: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ، فَضَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَيْتُ عَلَيْهِمْ، حَتَّى قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ: ((تَرَى أَنِّي قَدْ رَضِيتُ وَتَأْبَى؟)) قَالَ: فَضِيتُ. ②

انہوں نے دین کے معاملے میں رائے کو برا جانا۔ ابوجندل کے روز میں نے خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور اپنی رائے سے اجتہاد کر رہا تھا، حق بات سے بھی کوئی کوتاہی نہیں کر رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے تحریر لکھی جا رہی تھی تو آپ نے فرمایا: لکھو: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اس پر سہیل بن عمرو نے کہا: تب تو ہم آپ کی بات کی تصدیق کر دیں گے (یعنی اگر یہی لکھنا ہے تو پھر اختلاف کس بات کا رہ جائے گا؟) بلکہ ہم تو اسی طرح لکھیں گے جیسے ہم لکھتے ہوتے ہیں، یعنی: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ۔ تو رسول اللہ ﷺ اس پر بھی راضی ہو گئے جبکہ میں نے (اس کی یہ بات ماننے سے) انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ میں راضی ہو گیا ہوں، پھر بھی تم انکار کر رہے ہو؟ سو میں بھی راضی ہو گیا۔

559 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا يَرَى أَحَدُهُمُ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي

① [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۱۸۷ - السنن الكبرى للنسائي: ۴/۷ - مسند الحميدي: ۱/۴۵

② [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ۶/۱۴۵ - كشف الأستار: ۲/۳۳۸ - مسند أبي عوانة: ۴/۲۴۲

أَفُقِّ مِنْ أَفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)). قُلْتُ: وَمَا أَنْعَمًا؟ قَالَ: أَخْصَبًا. ❶

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے نچلے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ ان میں سے کوئی شخص آسمان کے اُفق باقی رہ جانے والے روشن ستارے کو دیکھتے ہو، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔ میں نے کہا: ان سے بھی اچھے ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ان سے زیادہ ارزانی، فراخی اور خوش حالی میں ہوں گے۔

560 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ [التوبة: ۳۴] كَبَّرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَقَالُوا: مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَعَ مَا لَوْ لِدِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَنَا أَفْرَجُ عَنْكُمْ، فَانْطَلَقَ عُمَرُ، وَاتَّبَعَهُ ثُوبَانُ، فَاتَّيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّهُ قَدْ كَبَّرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ آيَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطِيبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ، وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِأَمْوَالٍ تَبْقَى بَعْدَكُمْ))، قَالَ: فَكَبَّرَ عُمَرُ وَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ. ❷

جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ ”اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔“ تو یہ آیت مسلمانوں پر بہت گراں گزری اور انہوں نے کہا: اس طرح تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی اولاد کے لیے مال نہیں چھوڑ سکتا۔ تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس حکم میں تمہارے لیے وسعت پیدا کرواتا ہوں۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (نبی ﷺ کی طرف) چلے گئے اور سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے چل پڑے۔ وہ دونوں اصحاب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یقیناً آپ کے صحابہ پر یہ آیت بہت گراں گزری ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زکاۃ کو اسی لیے فرض کیا ہے تاکہ وہ تمہارے باقی مال کو پاک کر سکے اور جو تمہارے اموال تمہارے بعد باقی رہیں گے اللہ تعالیٰ نے ان میں وراثت کے حصے بنا دیے ہیں۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ”اللہ اکبر“ کہا اور مسلمانوں نے بھی نعرہ تکبیر لگایا۔

561 - ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا:

إِنِّي لَأَحْسِبُهُمَا مِنَ السَّبْعِينَ الَّذِينَ سَأَلَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ فَأَخْبَرَكَ مَا أَعْطَى مُحَمَّدًا، ثُمَّ تَلَا ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا﴾ [الأعراف: ۱۵۵] آيَةَ. ❸

میں ان دونوں اصحاب کو ان ستر لوگوں میں سے سمجھتا ہوں جو حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مانگے

❶ [إسناده ضعيف جدًا] مضي برقم: ۱۳۱

❷ [إسناده ضعيف جدًا] سنن أبي داود: ۱۲۶/۲ - المستدرک للحاکم: ۴۰۸/۱ - السنن الكبرى للبيهقي: ۸۳/۴

❸ [إسناده ضعيف جدًا] الطبقات لابن سعد: ۳۴۰/۶

تھے لیکن میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ محمد ﷺ کو عطا فرمادے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا﴾ ”اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے ستر آدمی منتخب کر لیے۔“

562 - سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَجَّهَ نَحْوَ أَحَدٍ، فَاتَّبَعَهُ أَبُو ذَرٍّ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَبُو ذَرٍّ))، قَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَقَالَ فِي آخِرِهِ: ((أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ بَشْرَ أُمَّتِكَ أَنَّهُ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُخْلِصًا))، فَذَكَرَ خَيْرًا كَثِيرًا. فَلَمَّا جَاءَ الْمَدِينَةَ قَالَ: ((ادْعُوا إِلَيَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَجَاءَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَبْشِرَ النَّاسَ، فَرَدَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِذَا يَتَكَلَّمُ النَّاسُ عَلَيَّ قَوْلًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَتْرَكُوا الْعَمَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَشَدَكَ اللَّهُ))، أَوْ نَحْوًا مِنْ هَذَا. ❶

نبی ﷺ احد پہاٹ کی طرف روانہ ہوئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیے۔ نبی ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ابوذر۔ انہوں نے عرض کیا: جی حضور! میں حاضر ہوں، آپ پر میری جان قربان۔ اس کے بعد راوی نے لمبی حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے (اور انہوں نے کہا: اپنی امت کو خوشخبری دے دیجیے کہ جو شخص خلوص دل سے ”لا الہ الا اللہ“ پڑھے گا؛ اسے بہت سی خیر و بھلائی ملے گی۔ پھر جب آپ مدینہ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوالدرداء کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ وہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ لوگوں کو یہ بشارت سنا دو۔ لیکن سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں روک لیا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اگر لوگوں کو یہ پتا چل گیا تو وہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھنے پر ہی تکیہ کر بیٹھیں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرمائے۔ یا اسی جیسی کوئی بات فرمائی۔

563 - سیدنا ابو مریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كَهْلُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)). ❷

ابوبکر اور عمر نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

564 - سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((يَا أَبَا بَكْرٍ، أَعْطَاكَ اللَّهُ رِضْوَانَهُ الْأَكْبَرَ))، قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي، وَمَا رِضْوَانُهُ الْأَكْبَرُ؟ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَجَلَّى لِلْخَلَائِقِ عَامَّةً وَلَكَ خَاصَّةً)). ❸

اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رضوان اکبر عطا کی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں! اللہ تعالیٰ کی رضوان اکبر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ مخلوق

❶ [سنادہ ضعیف جدًا] مسند أحمد: ۶/۴۴۲ ❷ [سنادہ ضعیف جدًا] مضمی برقم: ۹۳

❸ [موضوع] الموضوعات لابن الجوزی: ۱/۳۰۴-اللائلی المصنوعة: ۱/۲۸۶

کے لیے عمومی تجلی فرمائے گا (یعنی اپنا دیدار کرائے گا) جبکہ تمہارے لیے خصوصی تجلی فرمائے گا۔

565 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ)). ①

اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلامی بھائی چارہ زیادہ فضیلت والا ہے۔

566 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ)). ②

اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، البتہ اسلامی بھائی چارہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

توضیح:..... خلیل اس شخص کو کہتے ہیں جو محبت کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز ہو، جو جان سے بھی بڑھ کر عزیز

ہو۔ ②

567 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سُدُّوا الْأَبْوَابَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ)). ③

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے سب دروازے بند کر دو۔

توضیح:..... مسجد نبوی کے پڑوس میں رہنے والے صحابہ نے بہ آسانی مسجد میں آنے اور جماعت کے ساتھ

اولیں وقت میں شامل ہونے کے لیے اپنے اپنے گھروں سے مسجد میں چھوٹے چھوٹے دروازے کھول رکھے تھے، انہی

دروازوں سے وہ مسجد میں آتے جاتے تھے، جب نبی ﷺ نے انہیں ختم کرنے کا حکم فرمایا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے پیش نظر ان کا دروازہ باقی رکھنے کا حکم دیا۔

568 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ عَلِيَّيْنِ لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ ، وَأَنْعَمًا)). ④

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح

تم روشن ستارے کو دیکھتے ہو، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے

بھی اچھے ہوں گے۔

569 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ عَلِيَّيْنِ لَيَرَوْنَ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ ، وَأَنْعَمًا)). ⑤

① [سناده ضعيف جدًا ولكن الحديث صحيح] صحيح البخارى: ٤ / ٥

② [رجال الإسناد ثقات عدا عمر بن يوسف] صحيح البخارى: ١٧ / ٧

③ [سناده ضعيف جدًا] مضمی برقم: ٣٣١

④ [سناده ضعيف] مضمی برقم: ١٣١

⑤ [عطية ضعيف والباقون ثقات] مضمی برقم: ١٦٥

یقیناً بلند و بالا درجات کے حامل لوگوں کو ان سے کم تر درجوں والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر روشن ستارے کو دیکھتے ہو، اور بلاشبہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (بالا درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

570 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي أَرَى الرَّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي))،
قَالَ: ((ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرَ))، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:
((الْعِلْمُ)). ①

اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا تو (مجھے خواب میں) دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا، سو میں نے اس سے اتنا پیا کہ مجھے انگلیوں کے پوروں سے (دودھ کی) تری جہتی ہوئی دکھائی دی۔ فرمایا کہ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔ جو لوگ آپ کے گرد تھے، انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (دودھ سے مراد) علم ہے۔

توضیح: یعنی جب میں علم سے سیر ہو گیا تو میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

571 - حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی اس مرض کی تکلیف بہت بڑھ گئی جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ)). ②

ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

572 - عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں بہ آواز بلند فرمایا کرتے تھے:

اجْتَنِبُوا اللَّغْوَ فِي الْمَسَاجِدِ. ③

مساجد میں فضول گفتگو اور بے مقصد کام کرنے سے اجتناب کیا کرو۔

573 - سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعْجِبُهُ الرَّؤْيَا الْحَسَنَةُ فَيَسْأَلُ عَنْهَا، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: ((أَيْكُمْ رَأَى رُؤْيَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنَتْ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَتْ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ، ثُمَّ وَزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتَى اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ)). ④

رسول اللہ ﷺ کو اچھے خواب پسند ہوا کرتے تھے اور آپ ان کے متعلق پوچھتے بھی ہوتے تھے۔ ایک روز آپ ﷺ نے پوچھا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا؟ تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے

① [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۳۲۰

② [مرسل، ورجالہ ثقات] مضمی برقم: ۷۸

③ [لم أجد مزاحم والباقون ثقات] تفرّد به المؤلف ④ [اسنادہ ضعیف] مضمی برقم: ۱۹۴

دیکھا کہ ایک ترازو کو آسمان سے اتارا گیا، پھر آپ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت آپ کا پلڑا بھاری رہا، پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو تولا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا جھک گیا، پھر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کو تولا گیا تو عثمان رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا وزنی رہا، پھر ترازو کو اٹھایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ یہ خواب سن کر کبیدہ خاطر ہو گئے اور فرمایا: (اس سے مراد) نبوت کی خلافت ہے، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت دے گا۔

574 - محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَوْ مَا عَلِمْتَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: عُمَرُ، قَالَ: ثُمَّ عَجَلْتُ لِلْحَدَاثَةِ فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، لَهُ مَا لَهُمْ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِمْ. ①

میں نے اپنے والد (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: اے ابا جان! رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر میں نے بات کرنے میں جلدی کی اور کہا: اے ابا جان! پھر آپ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارا باپ تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہے، اس کو بھی ان کاموں کا اجر ملے گا جن کا انہیں ملے گا اور اس کو بھی ان کاموں کی سزا ملے گی جن کی انہیں ملے گی۔

575 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا فِي حَاجَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا تَبْعَثُ هَذَيْنِ؟ فَقَالَ: ((كَيْفَ أَبْعَثُهُمَا وَهُمَا مِنَ الدِّينِ كَمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصْرِ مِنَ الرَّأْسِ؟)) ②

نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کسی ضروری کام بھیجنا چاہا، آپ کے دائیں جانب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ان دونوں کو کیوں نہیں بھیج دیتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں انہیں کیسے بھیج دوں؟ جبکہ ان دونوں کا دین میں وہی مقام ہے جو سر میں کانوں اور آنکھوں کا ہے؟

576 - سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، جبکہ ہم غار میں موجود تھے:

((يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاِثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا؟)) ③

اے ابوبکر! تمہارا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا (ساتھی) اللہ تعالیٰ ہو؟

577 - سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَذَكَرَهُ بِطَوْلِهِ. ④

① [إسناده حسن لغيره] شعب الإيمان للبيهقي: ٦ / ٣٥٠

② [إسناده ضعيف جدًا] مجمع الزوائد للهيثمي: ٩ / ٥٢ - الحلية لأبي نعيم: ٩٣ / ٤

③ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٢٣

④ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ١٢ / ١٤٤ - مسند أحمد: ١ / ٥٥

جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو مہاجرین سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ (کو خلیفہ بنانے کے لیے ان) کے پاس جمع ہو گئے اور انصار سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف اکٹھے ہو گئے۔ آگے راوی نے لمبی حدیث بیان کی۔

578 - سیدنا ابوروی سدوسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے، تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آيَدَنِي بِهِمَا)). ❶

تمام ترجمہ و ستائش اس ذاتِ الہ کے لیے ہے جس نے ان دونوں کے ساتھ میری تائید فرمائی۔

579 - سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَ بِأَمْرِهِ، فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ؟ فَقَالَ: ((أَنْتِ أَبَا بَكْرٍ)). ❷

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے آپ سے کسی مسئلے کے بابت بات چیت کی، تو آپ ﷺ نے اسے اس (مسئلے کا جو بھی حکم تھا وہ) حکم بتایا۔ تو اس عورت نے کہا: (اگر میں دوبارہ آؤں اور) آپ کو نہ پاؤں تو پھر کیا آپ (مجھے کسی سے راہنمائی لینے) حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس چلی جانا۔

توضیح:..... اس عورت کا مطلب تھا کہ اگر میں دوبارہ آؤں اور آپ زندہ نہ ہوں، آپ وفات پا چکے ہوں تو پھر میں آپ کی جگہ کس سے راہنمائی لوں؟ تو آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ یہ ایک طرح سے نبی ﷺ کا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب منتخب کرنے کا اشارہ بھی تھا۔

580 - عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ ثُمَّ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ ثُمَّ قَالَ: عُمَرُ. ❸

کیا میں تمہیں اس امت کے پیغمبر ﷺ کے بعد ان کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر آپ نے فرمایا: وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر (خود ہی) بتلا دیا کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

581 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ دُونَهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبُ الدَّرِي فِي أَفْقٍ مِنْ أَفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)). ❹

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے ادنیٰ درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح

❶ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ٣٧

❷ [الحديث من أصح الصحاح] صحيح البخاري: ١٧/٧ - صحيح مسلم: ١٨٥/٤ - مسند أحمد: ٨٣/٤

❸ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ٣١، ١٦٥

❹ [إسناده صحيح] مضي برقم: ٤٠

آسمان کے اُفق پر روشن ستارے کو دیکھا جاتا ہے، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

582 - سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو فرمایا:

((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُمْ صَوَاحِبَاتُ يَوْسُفَ))، قَالَ: فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ①

ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابوبکر بہت نرم دل انسان ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابوبکر بہت نرم دل انسان ہیں۔ تو آپ ﷺ نے (پھر) فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، یقیناً تم یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی لوگوں کی امامت کرا دی تھی۔

توضیح:..... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دل بہت نرم ہے، وہ مصلیٰ امامت پر آپ کی جگہ کھڑے نہیں ہو پائے گے، ان میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ لیکن نبی ﷺ کے پیش نظر اس سے بھی اہم مسئلہ تھا، اور وہ یہ تھا کہ آپ ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے مصلیٰ امامت پر کھڑا کر کے لوگوں کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ میرے بعد میری نیابت کا بار ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر ہوگا۔ گویا آپ ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خود ہی خلیفہ منتخب کر گئے تھے۔

نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو ”یوسف کے ساتھ والیاں“ کہا، یہ آپ نے خفگی کے انداز میں فرمایا تھا، اس کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک نامناسب کام کے لیے کہا تھا اسی طرح تم میرا حکم ماننے کی بجائے ایک ایسی بات کہہ رہی ہو کہ جو مناسب نہیں ہے۔ وہ بات یہ تھی کہ آپ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کو یہ مشورہ دے رہی تھیں کہ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دینے کی بجائے عمر رضی اللہ عنہ سے کہیں، وہ نہایت دلیری اور ہمت والے ہیں، وہ یہ کام بہ خوبی سرانجام دے سکیں گے۔ جبکہ آپ ﷺ صرف امامت ہی نہیں بلکہ خلافت کی تعیین کا اشارہ دینا چاہتے تھے، اس لیے بار بار سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی حکم صادر فرما رہے تھے کہ وہی لوگوں کو امامت کروائیں۔

583 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالٌ أَبِي بَكْرٍ)) . ②

ہمیں کسی مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا فائدہ ہمیں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا ہے۔

584 - ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا:

لَوْ أَنَّ لِي الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لَأَفْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ يَوْمِ الْمَطْلَعِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُ: صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، وَصَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَفَارَقَكَ

② [إسناده صحيح] مضي برقم: ٢٤

① [إسناده صحيح] مضي برقم: ٧٨

وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ، ثُمَّ وَلِيَتَ الْمُسْلِمِينَ فَعَدَلَتْ فِيهِمْ ، قَالَ : أَعَدُّ عَلَى كَلِمَاتِكَ . ❶
 اگر میرے پاس ساری دنیا اور اس میں موجود ہر شے ہوتی تو میں اسے قیامت کی ہولناکی کے عوض میں فدیہ دے دیتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں اور جب وہ آپ سے جدا ہوئے تو آپ سے راضی و خوش تھے، اسی طرح آپ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے، وہ بھی جب آپ سے جدا ہوئے تو آپ سے راضی و خوش تھے، پھر آپ مسلمانوں کے حاکم بن گئے تو آپ نے ان میں عدل کیا۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی یہ باتیں مجھے ایک بار پھر سناؤ۔

585 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ: ((مَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا الْيَوْمَ؟)) قَالَ عُمَرُ: أَنَا ، قَالَ: ((فَمَنْ تَصَدَّقَ الْيَوْمَ؟)) قَالَ عُمَرُ: أَنَا ، قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مَرِيضًا؟)) قَالَ عُمَرُ: أَنَا ، قَالَ: ((فَمَنْ شَيَّعَ جِنَازَةً؟)) قَالَ عُمَرُ: أَنَا ، قَالَ: ((وَجَبَتْ لَكَ)) يَعْنِي الْجَنَّةَ . ❷

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج روزہ کس نے رکھا ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آج صدقہ کس نے کیا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آج مریض کی عیادت کس نے کی؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آج جنازے میں شرکت کس نے کی؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر جنت واجب ہوگئی۔

586 - سعید بن قیس الخارفي بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا:

سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ ، وَثَلَّثَ عُمَرُ ، ثُمَّ خَبَطْنَا فِتْنَةً فَمَا شَاءَ اللَّهُ . ❸
 رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے رحلت فرما گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (یعنی وہ خلیفہ بنے) اور تیسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ آئے، پھر اللہ کی مشیت کے مطابق ہمیں فتنوں نے گھر لیا۔

587 - سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ، وَلَكِنْ وَدُّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ)) . ❹

میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، اگر میں کسی کو خلیل (ولی دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے، اور بلاشبہ تمہارے صاحب (یعنی نبی ﷺ) اللہ کے خلیل ہیں۔

588 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

❶ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۹۲ / ۳ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۷۶ / ۹

❷ [إسناده ضعيف والحديث صحيح] صحيح مسلم: ۷۱۳ / ۲ - مسند أحمد: ۱۱۸ / ۳ - كشف الأستار: ۴۸۹ / ۱ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۶۳ / ۳

❸ [إسناده حسن لغيره] ماضي برقم: ۲۴۱

❹ [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ۱۸۵۶ / ۴ - سنن الترمذی: ۶۰۶ / ۵ - سنن ابن ماجه: ۳۶ / ۱ - مسند أحمد: ۳۷۷ / ۱

مَا أَدْرَكْتُ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينَا فِي كُلِّ يَوْمٍ طَرَفِي النَّهَارِ، فَأَتَانَا ذَاتَ يَوْمٍ فِي نَحْرَةِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، هَلْ عَلَيْنَا مِنْ عَيْنٍ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا أَنَا وَأُمُّ رُومَانَ وَعَائِشَةُ، قَالَ: ((فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذِنَ لِي بِالْهَجْرَةِ))، قَالَ: فَالصُّحْبَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((لَكَ الصُّحْبَةُ))، قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي رَاِحِلَتَيْنِ قَدْ أَعَدَدْتُهُمَا لِهَذَا الْيَوْمِ، فَخُذْ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَ: ((بِالْثَّمَنِ يَا أَبَا بَكْرٍ))، فَخَرَجَا جَمِيعًا. ❶

میں نے اپنے والدین کو ہمیشہ دین داری کی حالت میں ہی پایا۔ رسول اللہ ﷺ روزانہ صبح و شام ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دن آپ سخت دوپہر کے وقت ہمارے پاس آئے اور فرمایا: اے ابوبکر! کیا یہاں کوئی ہماری بات تو نہیں سن سکتا؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گھر میں صرف میں، ام رومان اور عائشہ ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہجرت کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ساتھ کسے لے جا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کا ساتھ چاہیے۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس دو سواریاں ہیں، میں انہیں اس دن کے لیے تیار کیا ہے، آپ ان میں سے ایک لے لیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! قیمت کے ساتھ لوں گا۔ پھر آپ دونوں روانہ ہو گئے۔

589 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے بیماری کی حالت میں فرمایا:

((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَّرِهُتُ أَنْ يَتَشَاءَ مَ النَّاسُ بِأَبِي، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، وَمَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ يَبُكُ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((إِنَّكَ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، يَا أَبَى اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ))۔ ❷

ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بات کو ناپسند جانا کہ لوگ میرے والد سے بدشگونی لیں گے، چنانچہ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ (نبی ﷺ سے) کہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل شخص ہیں، وہ جب آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رو پڑیں گے، چنانچہ اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمادیں (تو زیادہ بہتر ہوگا)۔ تو نبی ﷺ نے (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کے باوجود بھی یہی) فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو دوبارہ وہی بات کہی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم یوسف کے ساتھ والیاں ہوں، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، اللہ تعالیٰ اور مومنین صرف ابوبکر کو ہی (امام) تسلیم کریں گے۔

توضیح: بدشگونی لینے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے مصلیٰ امامت پر دیکھیں گے تو کہیں نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں اپنی اپنی رائے قائم نہ کرنے لگ جائیں اور یہ نہ سمجھ لیں کہ آپ کا آخری وقت آ گیا ہے، یا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی بدگمانی کا شکار نہ ہو جائیں کہ یہ کیوں آپ ﷺ کے مصلیٰ پر کھڑے ہوئے ہیں۔

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۷/ ۲۳۰

❷ [إسناده منقطع ولكن الحديث صحيح] مضی برقم: ۷۸

اور آپ ﷺ کے اس فرمان کہ ”اللہ تعالیٰ اور مومنین صرف ابوبکر کو ہی (امام) تسلیم کریں گے“ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا امامت کے لیے انتخاب صرف نبی ﷺ کی طرف سے نہیں تھا بلکہ اللہ کی مرضی بھی اس میں شامل تھی۔

590 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ ظِلَّةً تَنْطِفُ سَمْنَا وَعَسَلًا، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ، فَالْمُسْتَقِلُّ وَالْمُسْتَكْبِرُ، وَرَأَيْتُ سَبِيًّا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ أَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوَتْ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخِرُ بَعْدَكَ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخِرُ بَعْدَهُ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخِرُ بَعْدَهُ فَانْقَطَعَ، فَوُصِلَ لَهُ فَعَلَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَعْبُرْهَا، قَالَ: أَمَا الظُّلَّةُ فَهُوَ الْإِسْلَامُ، وَأَمَا مَا تَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ، وَالنَّاسُ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَالْمُسْتَقِلُّ وَالْمُسْتَكْبِرُ، وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ فَهُوَ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ أَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوَتْ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخِرُ بَعْدَكَ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخِرُ بَعْدَهُ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ آخِرُ بَعْدَهُ فَانْقَطَعَ فَوُصِلَ لَهُ، فَقَالَ: أَصَبْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَصَبْتَ بَعْضًا، وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا))، قَالَ: أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((لَا تُقْسِمُ يَا أَبَا بَكْرٍ)). ①

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اسے لینے کے لیے ہتھیلیاں پھیلائے ہوئے تھے، کچھ نے کم لیا اور کچھ نے خوب خوب لیا، اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے ملی ہوئی تھی، آپ نے اس رسی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے، پھر ایک دوسرے آدمی نے اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا، پھر ایک اور آدمی نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا، اس کے بعد ایک اور آدمی نے اسے پکڑا لیکن وہ رسی ٹوٹ گئی۔ پھر اس رسی کو جوڑ دیا گیا تو وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ یہ خواب سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس کی تعبیر بتلاؤں۔ پھر انہوں نے کہا: بادل سے مراد اسلام ہے اور اس سے ٹپکنے والا گھی اور شہد؛ اسلام کی ملائمت اور شیرینی ہے۔ جو لوگ اسے لینے کے لیے ہتھیلیاں پھیلائے ہوئے ہیں؛ یہ وہی ہیں جو (قرآن سے اپنا حصہ) زیادہ یا کم لینے والے ہیں۔ آسمان تک پہنچنے والی رسی وہ حق ہے جس پر آپ ﷺ قائم ہیں، آپ نے اسے پکڑا ہے اور (ایک روز آپ) اوپر چڑھ جائیں گے، پھر ایک اور آدمی اسے پکڑے گا اور وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا، پھر ایک اور آدمی اسے پکڑے گا اور وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا، اس کے بعد ایک اور آدمی اسے پکڑے گا تو وہ رسی ٹوٹ جائے گی، پھر اس کے لیے اسے جوڑا جائے گا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے درست تعبیر بیان کی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے کچھ درست بیان کی اور کچھ میں غلطی کر بیٹھے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں قسم دیتا ہوں (کہ آپ مجھے غلطی سے آگاہ فرمائیے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! قسم مت دو۔

① [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۴۳۱/۱۲۔ صحیح مسلم: ۱۷۷۷/۴۔ سنن الترمذی: ۵۴۲/۴۔ سنن ابن ماجہ:

۲۸۹/۲۔ سنن الدارمی: ۱۲۸/۲۔ مسند أحمد: ۲۳۶/۱

591 - سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَكُنِ الْقُرْآنُ جُمِعَ، إِنَّمَا كَانَ فِي الْعُسْبِ، وَالْكَرَائِفِ، وَجَرَائِدِ النَّخْلِ، وَالسَّعَفِ، فَلَمَّا قُتِلَ سَالِمٌ يَوْمَ الْيَمَامَةِ - قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْهُمْ)) - جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ بِأَهْلِ الْقُرْآنِ، وَقَدْ قُتِلَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ، وَأَخَافُ أَنْ لَا يَلْقَى الْمُسْلِمُونَ زَحْفًا آخَرَ إِلَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ فِيهِمْ، فَاجْمَعِ الْقُرْآنَ فِي شَيْءٍ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَذْهَبَ، قَالَ: فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلَّذِي شَرَحَ صَدْرَ عُمَرَ، قَالَ: فَأَرْسِلْ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَادْعُهُ حَتَّى يَكُونَ مَعَنَا؛ فَإِنَّهُ كَانَ شَابًا حَدِيثًا ثَقِيفًا يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَادْعُهُ، حَتَّى يَكُونَ مَعَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَأَرْسَلْنَا إِلَى فِدَعَوَانِي، فَجِئْتُ إِلَيْهِمَا، فَقَالَا: إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَجْمَعَ الْقُرْآنَ فِي شَيْءٍ، تَكُونُ مَعَنَا، فَإِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتَ حَدِيثًا ثَقِيفًا، فَقُلْتُ لَهُمَا: وَكَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ ذَاكَ لِهَذَا، قَالَ: فَلَمْ يَزَالَا بِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صُدُورَهُمَا، قَالَ: فَتَبِعْنَاهُ فَكَتَبْنَاهُ. ❶

جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت ہوئی تو اس وقت قرآن (کتابی صورت میں) جمع نہیں کیا گیا تھا بلکہ ہڈیوں، کھجور کے پتوں، کھجور کی ٹہنیوں اور شاخوں پہ لکھا ہوا تھا۔ جب سالم رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، کہ جو ان چار اصحاب میں سے تھے جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان لوگوں سے قرآن (کا علم) حاصل کرو۔ (ان کی شہادت کے بعد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: (جنگ یمامہ میں) بہت سے قراء شہید ہو گئے ہیں، ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے ہیں اور مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ مسلمانوں کو کوئی اور جنگ لڑنا پڑ گئی تو اس میں بھی (قراء) شہید ہو جائیں گے، چنانچہ قرآن کو کسی چیز میں جمع کر لیجئے، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں یہ ضائع نہ ہو جائے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ مجھے اس کام کے کرنے کا کیونکر حکم فرما رہے ہیں جسے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسلسل یہی بات کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اس بات کے لیے سینہ کھول دیا جس کے لیے عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلائیے، تاکہ وہ بھی ہمارے ساتھ ہو جائے۔ چنانچہ ان دونوں اصحاب نے میری طرف پیغام بھیجا اور مجھے بلایا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ قرآن کو کسی چیز میں جمع کر لیں، لہذا آپ بھی ہمارے ساتھ مل جائیں، کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی کی کتابت کیا کرتے تھے اور آپ نوجوان اور قوی حافظے کے مالک ہیں۔ میں نے ان سے کہا: آپ ایسا کام کیوں کرنے لگے ہیں جسے نبی ﷺ نے نہیں کیا؟ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی بات میں نے کہی تھی۔

❶ [إسناده منقطع ولكن الحديث صحيح] صحيح البخاری: ۸ / ۳۴۴ - سنن الترمذی: ۵ / ۲۸۳ - مسند أحمد: ۱ / ۱۳

زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں مسلسل مجھے آمادہ کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا بھی اس کام کے لیے شرح صدر کر دیا جس کے لیے ان دونوں کا شرح صدر کیا تھا۔ پھر ہم نے اسے جمع کرنا شروع کر دیا اور (ایک جگہ) لکھ لیا۔

592 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يَوْمَهُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِهِ)) . ❶

کسی بھی نبی کی اس وقت تک وفات نہیں ہوتی جب تک کہ ان کی امت میں سے کوئی شخص ان کی امامت نہیں کرا لیتا۔

593 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَخَذَ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي)) ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَرَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَا إِنَّكَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي)) . ❷

جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا جی چاہ رہا ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا اور میں بھی اسے دیکھ پاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! یقیناً میری امت میں سب سے پہلے آپ ہی جنت میں داخل ہوں گے۔

594 - سیدہ بریدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ نَذَرَتْ أَنَّ اللَّهَ رَدَّ رَسُولَهُ مِنْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا أَنْ تَضْرِبَ عِنْدَهُ بِالْذُّفِّ، فَرَجَعَ وَقَدْ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ: ((اضْرِبِي)) ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، فَلَمَّا سَمِعَتْ حَسَّهُ أَلْقَتِ الذُّفَّ وَجَلَسَتْ مُنْقَمِعَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَا هُنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ، إِنِّي لَأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ)) . ❸

ایک سیاہ فام عورت نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو غزوے سے (بہ خیر و عافیت) واپس لوٹا دیا تو وہ آپ ﷺ کے پاس دف بجائے گی۔ چنانچہ آپ ﷺ واپس لوٹے اور اللہ نے آپ کو مالِ غنیمت سے بھی نوازا، تو اس عورت نے آپ کو (اپنی نذر کے متعلق) بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بجا لو۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ دف بجاتی رہی، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو پھر بھی وہ بجاتی رہی، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اس نے ان کی آہٹ سنی تو دف کو پھینک دیا اور پردے کی اوٹ میں جا کر بیٹھ گئی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہاں میں، ابو بکر اور عثمان موجود تھے، لیکن اے عمر! مجھے لگتا ہے شیطان آپ سے ڈرتا ہے۔

595 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ)) ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: مَا أَنَا وَمَالِي يَا رَسُولَ

❶ [اسنادہ ضعیف جداً] مضمی الحدیث أطول منه برقم: ۲۱۶ ❷ [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۲۵۸

❸ [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۴۸۰

اللَّهُ إِلَّا لَكَ . ❶

مجھے کسی مال سے کبھی اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوا جس قدر فائدہ مجھے ابوبکر کے مال سے ہوا ہے۔ (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں بھی اور میرا مال بھی آپ ہی کے لیے تو ہے۔

596 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى أَحَدُكُمْ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ ، وَأَنْعَمًا)) . ❷

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ ان میں سے کوئی شخص آسمان کے افق پر روشن ستارے کو دیکھتا ہے، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

597 - رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

((لَا يُبْغِضُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُحِبُّهُمَا مُنَافِقٌ)) . ❸

ابوبکر اور عمر سے کوئی مومن بغض نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی کوئی منافق ان دونوں سے محبت رکھ سکتا ہے۔

598 - ابو حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَاللَّهِ مَا وُلِدَ لِآدَمَ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ . ❹

اللہ کی قسم! اولادِ آدم میں نبیوں اور رسولوں کے بعد ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل کوئی نہیں ہے۔

599 - ابن ابی خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَظَرْتُ عَائِشَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا سَيِّدَ الْعَرَبِ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ ، وَأَبُوكَ سَيِّدُ كُفُوهِ الْعَرَبِ ، وَعَلَيَّ سَيِّدُ شَبَابِ الْعَرَبِ)) . ❺

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی طرف دیکھا تو کہا: اے عرب کے سردار۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں، اور مجھے کوئی فخر نہیں، اور تمہارے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) عرب کے عمر سیدہ لوگوں کے سردار ہیں اور علی (رضی اللہ عنہ) عرب کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

600 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: ((اِثْنَيْنِ بِكِتَابٍ؛ حَتَّى أَكْتُبَ لِأَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ)) ، فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَبِي اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ أَنْ يُخْتَلَفَ عَلَى رَأْيِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ)) . ❻

❶ [إسناده صحيح] مضي برقم: ٢٥

❷ [إسناده ضعيف جدًا] الفوائد لأبي قاسم الرازي: ٢٣٥ / ٢

❸ [إسناده ضعيف] تاريخ بغداد: ٩٨ / ٢

❹ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ١٢٤ / ٣ - مجمع الزوائد للهيثمی: ١٣١ / ٩

❺ [إسناده ضعيف والحديث صحيح] مضي برقم: ٢٠٥

جس وقت نبی ﷺ کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی تو آپ نے عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے پاس لکھنے کی کوئی چیز لاؤ، تاکہ میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے لیے ایک تحریر لکھ دوں، جس پر اختلاف نہ کیا جائے۔ جب عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور مومنوں نے اس بات کا انکار کر دیا کہ ابوبکر پر اختلاف کیا جائے گا (یعنی سب ہی آپ کو قبول کر لیں گے)۔

601 - امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنْ تَكُونَ السَّكِينَةُ تَنْطِقُ بِلسَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . ①

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔

توضیح:..... سکینت سے مراد زبان کا وقار و سنجیدگی اور دل کا سکون و اطمینان ہے، جو رب تعالیٰ کی طرف سے

اس کے نیکو کار اور پاکباز بندوں کو حاصل ہوتا ہے۔

602 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ:

((هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ②

نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ کے دائیں جانب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے بائیں جانب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

603 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَبُو بَكْرٍ صَاحِبِي وَمُؤْنِسِي فِي الْغَارِ، سُدُّوا كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي

بَكْرٍ)). ③

ابوبکر (ہجرت مدینہ کے وقت) غار میں میرے ساتھی اور میرے غم خوار تھے، (لہذا) ابوبکر کی کھڑکی کے علاوہ مسجد میں (کھلنے والی) ہر کھڑکی کو بند کر دو۔

604 - سیدنا ابو عبیدہ خولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُثَابُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِثَوَابِ مَا يُعْطَى أَبُو بَكْرٍ

وَعُمَرُ مَا بَلَّغْتُ)). ④

سب سے پہلے اسلام پر جسے ثواب عطا کیا گیا وہ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں اور اگر میں تمہیں وہ ثواب بیان کروں جو ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کو دیا گیا تو میں وہ بیان نہیں کر پاؤں گا۔

605 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِرْتَدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ إِذَا مَرَّ عَلَى الْمَلَأِ مِنْ

② [إسناده ضعيف جدًا] مضمی برقم: ۷۷

① [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۳۱۰

③ [إسناده ضعيف ولكن الحديث صحيح] صحيح البخاری: ۱/۵۵۸ - مسند أحمد: ۱/۲۷۰

④ [إسناده ضعيف جدًا] التاريخ الكبير: ۱/۳۵

قُرَيْشٍ قَالُوا لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَنْ هَذَا الرَّجُلُ مَعَكَ؟ فَيَقُولُ: هَذَا رَجُلٌ يَهْدِينِي السَّبِيلَ. ❶
رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھے، جب آپ قریش کے سرداروں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: اے ابوبکر! تمہارے ساتھ یہ آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ آدمی مجھے راستہ دکھا رہے ہیں۔

توضیح:..... سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مجھے راستہ دکھا رہے ہیں۔ اس سے مشرکین یہ سمجھے کہ یہ مدینہ جانے کا راستہ بتلا رہے ہیں جبکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دل میں اس سے مراد یہ لیا تھا کہ یہ میری دینی راہنمائی کر کے مجھے جنت کا راستہ دکھا رہے ہیں۔

606 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسْبُونَ أَصْحَابِي فَالْعَنُوهُمْ)). ❷

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو کہ جو میرے صحابہ کو گالی دیتے ہوں تو ان پر لعنت کر دیا کرو۔

607 - سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا لَهُ مِنْ

أُمَّتِهِ خَلِيلٌ، إِلَّا إِنْ خَلِيلِي أَبُو بَكْرٍ)). ❸

یقیناً اللہ عزوجل نے مجھے خلیل بنایا ہے، جس طرح اس نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ یقیناً ہر نبی کا اس کی امت میں سے ایک خلیل رہا ہے، سنو! بلاشبہ میرا خلیل ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہے۔

608 - ابوعمون محمد بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، فَاتَى الْبَطْحَاءَ، فَكَوَّمَ كَوْمًا مِنَ الْبَطْحَاءِ،
ثُمَّ اسْتَلْقَى فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَيْهَا، وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ كَبِّرْتَ سِنِّي، وَرَقَّ
عَظْمِي، وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِي، وَتَخَوَّفْتُ الْعَجْزَ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ عَاجِزٍ، وَلَا مَفْتُونٍ.
قَالَ: فَقَامَ مِنْ مَضْجَعِهِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكْتَ
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا
فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبَ جَنَاحِي نَعَامَةٍ
فَمَا كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتَهُ

ثُمَّ وَلَّى عَنْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَلَى الرَّجُلِ، فَطَلِبَ فَلَمْ يَوْجَدْ، فَظَنَّ عُمَرُ أَنَّ الرَّجُلَ مِنَ الْجِنِّ
نَعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ، فَمَا لَبِثَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى أُصِيبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ❹

جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آخری حج سے واپس آئے تو بطحا مقام پر آ کر مٹی کا ایک ٹیلہ سا بنایا، پھر اس پر اپنا

❶ [إسناده ضعيف جدًا والحديث صحيح] صحيح البخارى: ٢٤٩/٧

❷ [إسناده ضعيف] مضى برقم: ٧٣

❸ [إسناده ضعيف جدًا] سنن الترمذى: ٦٩٧/٥

❹ [إسناده ضعيف] مضى برقم: ٣٦١، ٣٦٢

سر رکھ کر لیٹ گئے اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، میری رعایا منتشر ہو چکی ہے اور میں بے بسی سے ڈرتا ہوں، لہذا مجھے بے بس ہونے اور کسی فتنے کا شکار ہونے سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لے۔ اس کے بعد جب آپ وہاں سے اٹھے تو آپ سے ایک آدمی ملا، اس نے یہ اشعار پڑھے:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكْتَ
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا
فَمَنْ يَسْعُ أَوْ يَرْكَبُ جَنَاحِي نِعَامَةٍ
فَمَا كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ
يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْإِهَابِ الْمُمَزَّقِ
بَوَائِجَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفْتَقِ
لِيُذْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبِقِ
بِكَفَى سَبْتِي أَرْزِقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

”اللہ تعالیٰ اس امیر المؤمنین کو اچھا بدلہ دے اور برکات کا نزول ہو کہ جس پھٹے ہوئے چمڑوں میں بھی اللہ کی تائید و نصرت شامل ہوتی تھی۔ (اے امیر المؤمنین!) آپ نے ان امور کو ادا کر دیا ہے، پھر اس کے بعد آپ ایسی آفات چھوڑ گئے کہ جو اپنی آستینوں میں بھی کھل نہ پائیں۔ سو جو شخص کوشش کرتا ہے یا شتر مرغ کے پروں پر سوار ہو جاتا ہے تو یقیناً وہ تیرے گزشتہ سبقت لے جانے والے امور کو بھی پالیتا ہے۔ میں یہ بالکل اُمید نہیں کرتا تھا کہ آپ کی وفات ایسے سنگدل شخص کے ہاتھوں ہوگی جس کی آنکھیں زرد ہیں اور فطرت کا مکینہ ہے۔“

یہ اشعار پڑھ کر وہ آدمی آپ کے پاس سے غائب ہو گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کو ڈھونڈ کر میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اسے تلاش کیا گیا لیکن وہ نہ ملا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ایسا لگا کہ جیسے وہ جن تھا اور آپ کو آپ کی موت کی اطلاع دے کر گیا ہے (کیونکہ اس نے آپ کے قاتل کا حلیہ بھی بیان کر دیا تھا) سو اس کے بعد مدینے میں آپ کو کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ آپ کی شہادت ہو گئی۔

609 - امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَقْبَلَ أَحَدُهُمَا آخِذًا بِيَدِ صَاحِبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سَيِّدِي كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَيْنِ الْمُقْبَلَيْنِ)). ①

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ چنانچہ (ایک روز) ان میں سے ایک صاحب دوسرے کا ہاتھ پکڑے آرہے تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی خواہش ہو کہ وہ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے دوسر داروں کو دیکھے تو وہ ان آنے والے دو صاحبوں کو دیکھ لے۔

610 - میمون بن مہران رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَإِذْ أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾ [التحریم: ۳] ”اور جب نبی (ﷺ) نے اپنی ایک بیوی سے راز کی بات کہی۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی زوجہ مطہرہ

① [مرسل، رجالہ ثقات] مضمی برقم: ۹۳، ۱۲۹

(سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) سے یہ بات کہی تھی کہ میرے بعد ابوبکر میرے خلیفہ ہوں گے۔ ❶

611 - فرات بن سائب رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِنْ تَظَاهَرَ عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجَبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [التحریم: ۴] ”اور اگر تم نبی (ﷺ) کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ، جبرائیل اور نیک اہل ایمان اس کے دوست و مددگار ہیں۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ’نیک اہل ایمان‘ سے مراد سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ❷

612 - حسن بن سہل بیان کرتے ہیں کہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا:

مَا كَتَمَ أَحَدٌ الْعِلْمَ فَأَفْلَحَ . ❸

کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس نے علم چھپایا ہو اور کامیاب ہو گیا ہو۔

توضیح:..... علم چھپانے سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس کسی مسئلے کا علم ہو اور وہ سائل کی راہنمائی نہ کرے، یا طلباء کو علم کی دولت سے محروم رکھے۔ فرمایا کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ علم چھپانے والا کامیاب ہوا ہو، وہ اگر بہ ظاہر ترقی کر بھی لیتا ہے تو درحقیقت ناکام و نامراد ہی رہتا ہے۔

613 - سری بن یحییٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَرَأَ الْحَسَنُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ [المائدة: ۵۴] حَتَّى قَرَأَ الْآيَةَ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: فَوَلَاهَا أَبَا بَكْرٍ وَأَصْحَابَهُ . ❹

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ... الخ﴾ ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے، وہ مومنوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے؛ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت والا اور بہ خوبی علم رکھنے والا ہے۔“ اس کے بعد امام حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب کو اس آیت کا مصداق بنایا۔

614 - امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ . ❺

❶ [رجال إسناده ثقات] تفسیر القرطبی: ۱۸۷/۱۸

❷ [خالد بن العوام لم يذكر بجرح ولا تعديل] مضمی برقم: ۹۸، ۱۶۱

❸ الدر المنثور: ۲۹/۲

❹ [إسناده صحيح] الحلیة لأبی نعیم: ۸/۲۱۱۔ السنۃ لأبی بکر بن الخلال: ۲/۴۸۲۔ الشریعة للآجری: ۴/۶۸۷

❺ [لم أجد عمر بن ابراهيم والباقون ثقات] مضمی برقم: ۳۷۲

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔

615 - قیس بن ابوحازم سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
مَا زِلْنَا أَعَزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. ①

جب سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تب سے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے۔

616 - طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ عُمَانُ)). ②

ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور جنت میں میرا ساتھی عثمان ہوگا۔

617 - عبدخیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ
بِخَيْرِهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ ثُمَّ سَكَتَ. ③

رسول اللہ ﷺ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر آپ خاموش ہو گئے۔

618 - اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ ④

619 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔ ⑤

620 - اختلافِ رِوَاةِ کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ ⑥

621 - عبدخیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ سَكَتَ سَكْتَةً، ثُمَّ
قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ. ⑦

کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

622 - شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ لِعَلِيِّ: أَلَا تُوصِي؟ قَالَ: مَا أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُوصِي، وَلَكِنْ إِنْ

① [لم أجد عمر بن ابراهيم والباقون ثقات] مضمی برقم: ۳۷۲

② [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵ / ۶۲۴ - سنن ابن ماجہ: ۱ / ۴۰

③ [لم أجد عمر بن ابراهيم والباقون ثقات] مضمی برقم: ۴۰

④ [لم أجد عمر بن ابراهيم والباقون ثقات] مضمی برقم: ۴۱۲

⑤ [إسناده ضعيف جدًا] التاريخ الكبير: ۱ / ۱۷۱ ⑥ [إسناده ضعيف] شرح أصول اعتقاد أهل السنة: ۷ / ۴۰۶

⑦ [إسناده ضعيف جدًا] مسند أحمد: ۲ / ۲۰۰

يُرِدُ اللَّهُ بِالنَّاسِ خَيْرًا فَسَيَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ ، كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ عَلَى خَيْرِهِمْ . ❶
سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا آپ وصیت نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ وصیت نہیں کی جو میں بھی کروں، البتہ اگر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا چاہی تو عنقریب انہیں بہتر شخص پر متفق کر دے گا، جس طرح کہ اس نے نبی ﷺ کے بعد ان کے بہترین شخص (یعنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر متفق کیا تھا۔

623 - سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَمِرْتُ أَنْ أَوْلِيَ الرَّؤْيَا أَبَا بَكْرٍ)). ❷

مجھے حکم دیا گیا کہ میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے خواب کی تعبیر کراؤں۔

توضیح:..... اس سے مراد وہ خواب ہے جس کا تذکرہ گزشتہ صفحات میں روایت نمبر 590 میں بیان ہوا ہے، جس میں خود سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے خواب کی تعبیر کرنے کی اجازت چاہی تھی، تو آپ ﷺ کے اجازت مرحمت فرمانے پر پھر انہوں نے خواب کی تعبیر کی۔

624 - اخف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَجَالٌ عَلَى بَابِ عُمَرَ ، فَمَرَّتْ بِهِمْ جَارِيَةٌ ، فَقَالُوا: هَذِهِ سَرِيَّةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَتْ: إِنِّي لَا أَحِلُّ ، إِنِّي مِنْ مَالِ اللَّهِ ، قَالَ: فَبَلَّغْ ذَلِكَ عُمَرَ ، فَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَا لِعُمَرَ مِنْ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ حُلَّتَاهُ: حُلَّةٌ شَتَائِهِ وَقِيْظُهُ ، وَمَطِيئَتُهُ الَّتِي يَتَبَلَّغُ عَلَيْهَا لِحْجَهُ وَعُمْرَتَهُ ، وَقُوَّتُهُ كَقُوَّتِ رَجُلٍ . ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کچھ آدمی کھڑے تھے، ان کے پاس سے ایک لونڈی گزری تو انہوں نے کہا: یہ امیر المؤمنین کی کنیز ہے۔ تو اس نے کہا: میں حلال نہیں ہوں، میں تو اللہ کا مال ہوں۔ جب اس بات کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کے مال میں سے عمر کا کیا حصہ ہے؟ یہ دو چوغے، ایک سردیوں کے لیے اور ایک گرمیوں کے لیے، ایک سواری؛ جس پر سوار ہو کر وہ حج یا عمرے کے لیے جاسکے اور ایک عام آدمی جتنا راشن۔

625 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلٍ بِنِ هِشَامٍ ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)) ، فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ . ❹

اے اللہ! ابو جہل بن ہشام کے ذریعے یا عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کی مدد فرما (یعنی ان دونوں میں سے کسی ایک کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرما) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام

❶ [إسناده ضعيف جداً] كنز العمال: ١١ / ٥٤٤ - السنة لابن أبي عاصم: ١١٢ - فضائل الصديق لابن العشاري: ص ٥

❷ [إسناده ضعيف] ضعيف الجامع: ١ / ٣٨٥ - الفتح الكبير: ١ / ٢٦١

❸ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٣ / ٢٧٥

❹ [إسناده ضعيف جداً] المستدرک للحاکم: ٣ / ٨٣ - مجمع الزوائد للهيثمی: ٩ / ٦١

قبول کر لیا، پھر وہ (علانیہ طور پر) نکلے اور مسجد حرام میں نماز پڑھی۔

626 - ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا أَخَذْتُهَا رَغْبَةً فِيهَا، وَلَا إِرَادَةَ اسْتِثْنَاءٍ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا حَرَصْتُ عَلَيْهَا يَوْمًا وَلَا لَيْلَةً قَطُّ، وَلَا سَأَلْتُهَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً، وَلَقَدْ تَقَلَّدْتُ أَمْرًا عَظِيمًا لَا طَاقَةَ لِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُعِينَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ. ❶

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے اسے (یعنی عہدہ خلافت کو) رغبت کے ساتھ قبول نہیں کیا، نہ ہی کسی مسلمان پر ترجیح و فوقیت پانے کا ارادہ تھا، نہ ہی میں نے ایک بھی دن یا ایک بھی رات اس کی لالچ رکھی اور نہ ہی میں نے اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ یا علانیہ طور پر اس کا سوال کیا، یقیناً مجھے ایسے عظیم کام کی ذمہ داری اٹھانا پڑ گئی جس کی مجھ میں طاقت نہیں تھی، سوائے اس صورت کے کہ اللہ تعالیٰ میری اس پر مدد فرمائے۔

627 - امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ أَوْاهًا حَلِيمًا، وَإِنَّ عُمَرَ نَاصِحَ اللَّهِ فَنَصَحَهُ اللَّهُ، وَقَدْ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ نَرَى أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ، يَعْنِي عَلَى لِسَانِ عُمَرَ، وَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّ الشَّيْطَانَ يَهَابُهُ أَنْ يَأْمُرَهُ بِالْخَطِيئَةِ. ❷

یقیناً سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل اور بڑے بردبار تھے اور بلاشبہ عمر رضی اللہ عنہ نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کی۔ یقیناً ہم اصحاب محمد رضی اللہ عنہم یہ رائے رکھا کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی ہے اور یقیناً ہم یہ بھی سمجھا کرتے تھے کہ شیطان انہیں گناہ کا کہنے سے ڈرتا ہے۔

628 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ سَبْعَ سِنِينَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ، فَخَرَجَ إِلَى حَدِيقَةٍ مِنْ حَدَائِقِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَهَا، وَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَقَّ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، وَإِنَّهُ الْوَالِي مِنْ بَعْدِي))، قَالَ: فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَأَنَّهُ هُوَ الْوَالِي مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَسَبَقَتْهُ عَيْنَاهُ، وَدَخَلَ فَأَغْلَقْتُ الْبَابَ، قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ فَدَقَّ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، وَأَنَّهُ سَيَلِي مِنْ بَعْدِي))، قَالَ: فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَأَنَّهُ سَيَلِي مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَشَهِقَ شَهْقَةً ظَنَنْتُ أَنَّ رَأْسَهُ انْصَدَعَ مِنْهَا، قَالَ: وَدَخَلْتُ وَغَلَقْتُ الْبَابَ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ❸

میں نے سات برس تک نبی ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ ایک روز آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مدینے کے ایک باغ میں لے گئے۔ پھر آپ اس میں داخل ہو گئے اور میں نے آپ کے داخل ہونے کے بعد اس

❶ [اسنادہ ضعیف جدًا] المستدرک للحاکم: ۶۶/۳ ❷ [اسنادہ ضعیف جدًا] مضمی برقم: ۱۱۲، ۱۷۸

❸ [اسنادہ ضعیف] السنة لابن ابی عاصم: ۱۱۳ - الفضائل لابن خيثمة: ص ۲۴۷

کا دروازہ بند کر دیا۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ چنانچہ میں نے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت سنائی، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ بنے۔ وہ اندر آئے تو میں نے دروازہ بند کر دیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو، یقیناً یہ میرے بعد نگران بنیں گے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت سنائی، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نگران بنے۔ پھر آپ کا سانس گھٹ سا گیا، مجھے لگا کہ آپ کا سراس سے پھٹ جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں اندر آ گیا اور دروازہ بند کر دیا۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

629 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَصُبَّ عَلَيْهِ مِنْ مَاءٍ سَبْعَ قِرَابٍ لَمْ تُحَلَّلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ، قَالَتْ: فَوَضَعْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ، ثُمَّ شَنَّا عَلَيْهِ الْمَاءَ، حَتَّى أَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ كُفُّوا، قَالَتْ: ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَسُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ كُلَّهَا فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَمْرٌ أَمَّنَّ عَلَيْنَا فِي إِخَائِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ)). ❶

رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم آپ پر ایسی سات مشکوں کا پانی ڈالیں جن کے سر بند نہ کھولے گئے ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے لگن (کپڑے دھونے کے بڑے برتن) میں بٹھا دیا، پھر ہم آپ پر پانی ڈالنے لگیں، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بس کر دو۔ پھر آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! ان تمام دروازوں کو بند کر دو جو مسجد میں راستے بنے ہوئے ہیں، سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے، کیونکہ کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس کا اپنے بھائی چارے اور اپنی قربانیوں کے سلسلے میں ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر مجھ پر احسان ہو۔

630 - سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ يَدْخِلُهُ الْجَنَّةَ)). ❷

حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ کرے گا، سب سے پہلے جسے سلام کہے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا، وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

631 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَنْظُرُونَ إِلَى أَهْلِ الدَّرَجَاتِ فَوْقَهُمْ كَمَا يَنْظُرُ أَحَدُكُمْ إِلَى الْكَوْكَبِ الدَّرِيِّ))

❶ [إسناده ضعيف جدًا] مضمی برقم: ۶۷، ۱۳۴، ۵۱۲

❷ [إسناده ضعيف] سنن ابن ماجه: ۱/۳۹ - المستدرک للحاکم: ۳/۸۴ - العلل المتناهیة: ۱/۱۹۲

فِي الْأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ أَوْلِيَّكَ ، وَأَنْعَمًا)) . ❶

بلاشبہ (عام) جنتی لوگ اپنے سے اوپر فائز بلند و بالا درجات والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم میں سے کوئی شخص آسمان کے افق پر روشن ستارے کو دیکھتا ہے، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (بلند و بالا درجات والے) لوگوں میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

632 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَلِيُّ ، هَذَا سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ)) . ❷

اے علی! یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں یہ بات مت بتانا۔

633 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آتے دیکھا تو فرمایا:

((يَا عَلِيُّ ، هَذَا الْمُقْبِلَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ بِذَلِكَ)) . ❸

اے علی! یہ جو دو صاحب آرہے ہیں یہ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم ان کو یہ بات مت بتلانا۔

634 - امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَكُونُ عَلِيَّ لِسَانَ عُمَرَ . ❹

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت ہوتی ہے۔

635 - عمرو بن حریش بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ . ❺

اس امت کے بہترین شخص، نبی ﷺ کے بعد، سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔

636 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيعِ يُبْعَثُونَ مَعِيَ ، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ ، ثُمَّ أَحْشَرُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ)) . ❻

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا، پھر ابوبکر و عمر (کی قبروں) کو (کھولا جائے گا)، پھر اہل بقیع (یعنی بقیع میں دفن لوگوں) کو اٹھایا جائے گا، پھر اہل مکہ کو، پھر حرمین کے درمیان میرا حشر ہوگا۔

❷ [سنادہ ضعیف] مضمی برقم: ۹۳

❶ [سنادہ ضعیف] مسند ابی یعلیٰ الموصلی: ۳۶۹/۲

❸ [سنادہ صحیح] مضمی برقم: ۳۱۰

❹ [سنادہ ضعیف] راجع الحدیث السابق

❺ [سنادہ ضعیف] مضمی برقم: ۵۰۷

❻ [رجال الإسناد ثقات] السنة لابن ابی عاصم: ۱۱۹۳

توضیح: اس حدیث مبارکہ میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ ﷺ سے قرب اور ان کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔

637 - سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَتَّخِذُ أَبُو بَكْرٍ خَلِيلًا)). ❶

اگر میں کسی کو خلیل بنا تا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بنا تا۔

638 - شبیبہ بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدْعَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا، فَقُلْتُ: إِنَّهُ كَانَ لَكَ صَاحِبَانِ، النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، لَمْ يَفْعَلَا ذَلِكَ، قَالَ: هُمَا الْمَرَّانِ أَقْتَدِيهِمَا. ❷

یقیناً میرا ارادہ ہے کہ میں کوئی سونا اور چاندی نہ چھوڑوں؛ مگر اسے تقسیم کر دوں۔ (شبیبہ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا:

آپ کے دونوں ساتھیوں (یعنی) نبی ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو ایسا نہیں کیا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ دونوں

ایسے بزرگ تھے کہ میں ان ہی کی پیروی کروں گا۔

639 - عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: مَا أَشَدُّ مَا رَأَيْتَ الْمُشْرِكِينَ نَالُوا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَشَدُّ مَا

رَأَيْتُ مِنْهُمْ نَالُوا مِنْهُ قَطُّ أَنَّهُمْ عَدَوْا عَلَيْهِ يَوْمًا فَأَخَذُوهُ وَهُوَ يَطُوفُ، يَعْنِي بِالْبَيْتِ، فَأَخَذُوا

بِجُمُعِ رِدَائِهِ فَلَبَّبُوهُ وَقَالُوا: أَنْتَ الَّذِي تَسُبُّ آلِهَتَنَا، وَتَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا؟ فَيَقُولُ

النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ، أَنَا ذَاكَ))، وَأَبُو بَكْرٍ مُحْتَضِنُهُ إِلَيْهِ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا قَوْمِ، أَنْتُمْ تَقْتُلُونَ

رَجُلًا أَنْ يَقُولَ: رَبِّي اللَّهُ، وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ؟ قَالَ: وَعَيْنَاهُ تَسْفَحَانِ. ❸

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے مشرکین کے رسول اللہ ﷺ کو تنگ کرنے کی سب سے

سخت صورت کیا دیکھی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے ان کی طرف سے جو سخت ترین اذیت دیکھی وہ یہ تھی کہ

ایک روز آپ ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو وہ آپ پر ٹوٹ پڑے اور آپ کی ساری چادر کو پکڑ کر اسے

کھینچنے لگے اور کہنے لگے: تم ہی وہ آدمی ہو جو ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتے ہو اور ہمیں ان کی پرستش سے منع

کرتے ہو جن کی پوجا ہمارے آباء و اجداد کرتے رہے ہیں؟ تو نبی ﷺ فرما رہے تھے: ہاں، میں ہی ہوں۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو حصار میں لیے ہوئے بلند آواز میں کہہ رہے تھے: اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو صرف اس بنا پر

قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ حالانکہ تمہارے پاس واضح دلائل بھی آچکے ہیں۔ (یہ کہتے

ہوئے) ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

640 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ [إسناده ضعيف والحديث صحيح] مضمی الحدیث من طرق كثيرة

❷ [إسناده حسن والحديث صحيح] صحيح البخاری: ۴۵۶/۳

❸ [إسناده حسن والحديث صحيح] صحيح البخاری: ۱۶۵/۷

((احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، وَأَزْوَاجِي، وَأَصْهَارِي)). ①

میرے صحابہ، میری ازواج مطہرات اور میرے دامادوں کے معاملات میں میرا خیال رکھا کرو۔

توضیح:..... خیال رکھنے کا مطلب ہے کہ ان سے میری نسبت کا لحاظ رکھا کرو۔ میری تعلق داری کی بنا پر ان کا

خاص ادب و احترام کیا کرو۔

641 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حراء پہاڑ پر موجود تھے، اتنے میں پہاڑ حرکت کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اهْدِنِي فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ)). ②

رُک جاؤ، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔

642 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِهِ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي، وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُؤْمِنٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يُصَلِّي، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ))، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ [آل عمران: ١٣٥] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. ③

یقیناً میں جب بھی رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس حدیث سے جس قدر چاہتا فائدہ بخشا اور جب آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی آدمی مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا تھا، سو جب وہ مجھے قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا، اور (یہ حدیث) مجھ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کی۔۔۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سچ ہی بولتے ہیں۔۔۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو بھی مسلمان آدمی کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے، پھر اٹھ کر اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہ کی) بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ۔۔۔ الخ﴾ ”اور جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اسی وقت انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے، پھر وہ اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو بخش سکتا ہو؟ اور وہ دانستہ کبھی اپنے کیے پر اصرار بھی نہیں کرتے۔“

643 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً فَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْكَبَهَا، فَأَقْبَلَتْ بِهِ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ))، فَقَالَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

① [إسناده ضعيف جداً] مجمع الزوائد للهيثمي: ١٦/٩ - المطالب العالیه: ١٥١/٤ - الكامل لابن عدي: ١٠٨/٢

② [إسناده حسن والحديث صحيح] مضي برقم: ٨١، ٨٢ ③ [إسناده حسن] تفسير ابن جرير الطبري: ٦٣/٤

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))، وَلَمْ يَكُنْ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ، وَقَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ جَاءَ الذَّبُّ فَذَهَبَ بِشَاةٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَطَلَبَهُ، فَلَمَّا أَدْرَكَهُ لَفَظَهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ يَكُونُ لَهَا غَيْرِي؟)) فَقَالَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))، وَلَمْ يَكُنْ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ. ❶

ایک شخص گائے کو ہانکے لیے جا رہا تھا، پھر وہ اس پر سوار ہو گیا، تو وہ گائے اس کی جانب متوجہ ہو کر بولی: یقیناً ہم اس کے لیے پیدا نہیں کیے گئے، ہمیں تو صرف کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اردگرد بیٹھے لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! (یعنی انہوں نے حیرت اور تعجب کا اظہار کیا) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہیں تھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا کہ اچانک بھیڑیا آ گیا اور ایک بکری اٹھا کر لے گیا۔ چرواہا اس کے پیچھے بھاگا، جب اس نے اسے دبوچ لیا تو بھیڑیے نے بکری کو پھینک دیا، پھر آدمی کی طرف متوجہ ہو کر بولا: درندوں والے دن اسے کون بچائے گا، جس دن میرے علاوہ ان کا اور کوئی چرواہا نہیں ہو گا؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے اردگرد بیٹھے لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! (یعنی انہوں نے حیرت اور تعجب کا اظہار کیا) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہیں تھے۔

644 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ بَعَثٌ فَيَقُولُونَ: انظُرُوا هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ مِنَ النَّاسِ بَعَثٌ فَيَقَالُ: انظُرُوا هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ أَحَدٌ؟ فَلَا يُوجَدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ))، قَالَ: وَسَمِعْتَهُ يَقُولُ: ((سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ فَلَوْ سَمِعُوا بِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِي مِنْ وَرَاءِ الْبُحُورِ لَا لَتَمْسُوهُ، ثُمَّ لَا يَجِدُونَهُ)) ❷

عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے ایک جنگی دستہ بھیجا جائے گا اور لوگ کہیں گے: دیکھو کہ تم میں اصحاب رسول ﷺ میں سے کوئی آدمی ہے؟ تو ایک آدمی مل جائے گا، چنانچہ اسی کی برکت سے لوگوں کو فتح نصیب ہو جائے گی۔ پھر لوگوں میں سے ایک دستہ بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا: دیکھو، کیا تم میں اصحاب رسول میں سے کوئی ہے؟ تو کوئی بھی نہیں ملے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: عنقریب لوگوں پر ایسا دن آئے گا کہ اگر لوگ سمندر پار بھی میرے کسی صحابی کی موجودگی کا سنیں گے تو اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے، لیکن انہیں کوئی نہیں ملے گا۔

❶ [إسناده ضعيف ولكن الحديث من أصح الصحاح] مضمی برقم: ۱۸۳

❷ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۸/۱۰

645 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَبْغَضَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَهُوَ مُنَافِقٌ)) . ❶

جو شخص ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے بغض رکھتا ہے وہ منافق ہے۔

646 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَنْظُرُونَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَمَا تَنْظُرُونَ إِلَى الْكَوْكَبِ الطَّالِعِ فِي السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)) . ❷

بلاشبہ بلند درجات والے لوگ بہت بالا درجات والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

647 - عیسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، أَخْبِرْنِي عَنْ سَلَفِنَا حَتَّى كَأَنِّي عَايِنْتُهُمْ؛ قَالَ: تَسْأَلُنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ؟ كَانَ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أَخِي تَقِيًّا يَرَى الْخَيْرَ فِيهِ مِنْ رَجُلٍ يُصَادَى مِنْهُ غَرْبٌ، قَالَ: يَعْنِي الْحِدَّةَ، تَسْأَلُنِي عَنْ عُمَرَ؟ كَانَ وَاللَّهِ فِي عِلْمِي قَوِيًّا تَقِيًّا قَدْ وُضِعَتْ لَهُ الْحَبَائِلُ بِكُلِّ مَرْصِدٍ، فَهُوَ لَهَا حَذِرٌ مِنْ رَجُلٍ سَوَّاهُ عَيْفٌ . ❸

میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اور کہا: اے ابوعباس! مجھے ہمارے اسلاف کے بارے میں اس طرح بتلائیے کہ گویا میں ان کا مشاہدہ کر لوں۔ انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتے ہو (تو سنو) اے بھتیجے! اللہ کی قسم! وہ بہت ہی متقی شخص تھے، ان میں اس آدمی کی بہ نسبت زیادہ خیر و بھلائی نظر آتی تھی جس کے مزاج میں کچھ سختی پائی جاتی تھی۔ تم مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتے ہو تو سنو! اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق وہ بہت طاقت ور اور پرہیزگار شخصیت تھے، ان کے لیے ہر گھات پر رسیاں بچھائی گئی ہوتی تھیں لیکن وہ ان سے اس آدمی کی بہ نسبت بہت بچ کر گزرتے تھے جس کے ہاتھ میں سختی ہو۔

648 - مقاتل بن حنفیہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [التحریم: ۴]

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ، جبرائیل اور نیک اہل ایمان نبی (ﷺ) کے دوست و مددگار ہیں۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نیک اہل ایمان سے مراد سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ ❹

649 - ابو عمران عبدالملک بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ:

كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى: إِنَّهُ لَمْ يَزَلْ لِلنَّاسِ وَجُوهٌ يَرْفَعُونَ بِحَوَائِجِ النَّاسِ، فَأَكْرِمُوا وَجُوهَ النَّاسِ، فَبِحَسْبِ الْمُسْلِمِ الضَّعِيفِ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ يُنْصَفَ فِي الْعَطِيَّةِ وَالْقِسْمَةِ . ❺

❶ [إسناده ضعيف] تاريخ بغداد: ٤ / ١٦٤

❷ [إسناده ضعيف] مضي الحديث من طرق كثيرة

❸ [إسناده ضعيف جدا] تاريخ المدينة لابن الشبّة: ٢٥٩ - التاريخ للفسوي: ١ / ٤٨٢

❹ [إسناده صحيح] الدر المنثور: ٦ / ٢٤٣ - التاريخ الكبير: ٤ / ١٤

❺ [رجال الإسناد ثقات] تفرّد به المؤلف

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے نام یہ مراسلہ لکھا کہ لوگوں کے ہمیشہ کچھ چہرے ہوتے ہیں جو وہ ضروریات کی بنا پر ہی اٹھاتے ہیں (یعنی کچھ لوگ ہمیشہ ضرورت مند رہتے ہیں اور ضرورت کی بنا پر ہی مانگتے ہیں) لہذا لوگوں کے چہروں کی عزت کرو اور کمزور مسلمان کے لحاظ سے عدل کرو اور عطیہ دیتے ہوئے (یا مال) تقسیم کرتے ہوئے انصاف کیا جائے۔

650 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، أَلَا وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)). ❶

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے نیچے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو، سنو! یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

651 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَنْبِزُونَ الرَّافِضَةَ، يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ وَيَلْفُظُونَهُ، فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ)). ❷

آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں ”رافضی“ کا لقب دیا جائے گا، وہ اسلام سے کنارہ کش رہیں گے اور اس کے بارے میں دریدہ ذہنی کریں گے۔ تم انہیں قتل کر دینا، کیونکہ بلاشبہ وہ مشرک ہوں گے۔

652 - امام محمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا غَسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَفَّنَ وَحُمِلَ عَلَى سَرِيرِهِ، وَقَفَّ عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمَسْجِدِ. ❸

جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور انہیں چارپائی پر لٹا دیا گیا تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! رُوئے زمین پر اس کپڑا اور شخص سے بڑھ کر کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس کے متعلق میری یہ خواہش ہو کہ میں اس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملوں۔

653 - ہزریل بن شریبیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

لَوْ وَزَنَ إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ بِإِيمَانِ أَهْلِ الْأَرْضِ لَرَجَحَ بِهِمْ. ❹

اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کو زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کے ایمان کے ساتھ تولتا جائے تو ان کے مقابلے میں یہ

❶ [إسناده ضعيف] مضي الحديث من طرق كثيرة

❷ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ١٠ / ٢٢ - زيادات المسند: ١ / ١٠٣

❸ [إسناده صحيح] مضي برقم: ٣٤٥

❹ [إسناده ضعيف جدًا] المطالب المسند: ٣ / ٢٥١ - المقاصد الحسنة للسخاوي: ص ٣٤٩

وزنی ہو جائے گا۔

654 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)) . ❶

میرے صحابہ کو برا مت کہو، کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان کے ایک مُد، بلکہ آدھے مُد (صدقے کے اجر و ثواب) کو بھی نہیں پہنچ پائے گا۔

655 - عروہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَقُلْتُ: مَا قَوْلُكَ فِي حِلْيَةِ السُّيُوفِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ ، قَدْ حَلَّى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ سَيْفَهُ ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَتَقُولُ الصِّدِّيقُ؟ قَالَ: فَوَثَبَ وَثْبَةً وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ الصِّدِّيقُ ، نَعَمْ الصِّدِّيقُ ، نَعَمْ الصِّدِّيقُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَمَنْ لَمْ يَقُلْ لَهُ الصِّدِّيقُ فَلَا صَدَقَ اللَّهُ لَهُ قَوْلًا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ . ❷

میں ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: تلواروں کو زیور ڈالنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے کہا: کوئی مضائقہ نہیں ہے، کیونکہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی تلوار کو زیور پہنایا تھا۔ میں نے کہا: آپ ”صدیق“ کہہ رہے ہیں؟ تو وہ جلدی سے اٹھے اور قبلہ کی جانب رخ کیا، پھر فرمایا: ہاں؛ وہ صدیق ہیں، ہاں؛ وہ صدیق ہیں، ہاں؛ وہ صدیق ہیں۔ انہوں نے تین مرتبہ ایسے کہا۔ (پھر فرمایا:) جو شخص انہیں صدیق نہ مانے؛ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی کسی بات کی تصدیق نہ کرے۔

656 - اسماعیل بن اُمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مُؤْمِنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ، يَعْنِي: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ . ❸

نبی ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے، یعنی سب سے پہلے جو مسلمان ہوئے، وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

657 - امام ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ . ❹

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے شخص ہیں۔

658 - سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلَّتْهُ ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا)) . ❺

میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

❶ [إسناده ضعيف ولكن الحديث صحيح] مضمی برقم: ۵

❷ [إسناده ضعيف جدًا] فضائل الصديق للدارقطني: ۲۲

❸ [رجال إسناده ثقات] مضمی برقم: ۲۶۱، ۲۷۳

❹ [رجال إسناده ثقات] مضمی برقم: ۲۰۷

❺ [رجال إسناده ثقات] مضمی برقم: ۶۹

659 - سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ لَيَكْرَهُ أَنْ يُخْطَأَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْأَرْضِ)). ❶

یقیناً اللہ عزوجل آسمان میں اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ زمین میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو غلط قرار دیا جائے۔

660 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((أَيْكُمْ أَصْبَحَ صَائِمًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا،

قَالَ: ((أَيْكُمْ عَادَ مَرِيضًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: ((أَيْكُمْ شَيَّعَ جَنَازَةً؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا،

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَنِيئًا، مَنْ كَمَلَتْ لَهُ هَذِهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). ❷

نبی ﷺ نے (ایک روز) اپنے صحابہ سے پوچھا: آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب

دیا: میں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔

آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تم میں سے جنازے میں کس نے شرکت کی؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ تو

نبی ﷺ نے فرمایا: مبارک ہو! جس میں یہ خصلتیں کامل طور پر موجود ہوں؛ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر

بنادیتا ہے۔

661 - امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِكُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْبَرِّ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا اسْتَغْلَبَ عَلَى عَمَلِ الرَّجُلِ مِنْهَا

شَيْءٌ دَعَاهُ ذَلِكَ الْبَابُ، وَبَابُ الصَّوْمِ يُدْعَى الرَّيَّانُ))، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ

يَدْعُونِي شَيْءٌ مِنْهَا؟ قَالَ: ((إِنَّهَا لَتَدْعُوكَ، وَإِنَّكَ لَتَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شِئْتَ)). ❸

نیکی کے ہر کام کے لیے جنت کا ایک دروازہ مختص ہے، سو جب آدمی کے عمل پر ان میں سے کوئی چیز غالب آجاتی

ہے (یعنی جب آدمی کسی ایک عمل کا زیادہ اہتمام کرتا ہے) تو وہ اسے اسی دروازے سے بلائے گا اور روزے

والے دروازے کو ”ریان“ کہا جاتا ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ان اعمال میں

سے کوئی مجھے بھی (جنت کے کسی دروازے سے) بلائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ آپ کو بلائیں گے اور

آپ ان میں سے جس دروازے سے چاہو گے (جنت میں) داخل ہو سکو گے۔

662 - سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے دیکھا تو آپ ﷺ نے

فرمایا:

((أَتَمَشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى

أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ خَيْرٍ، أَوْ قَالَ: أَفْضَلُ، مِنْ أَبِي بَكْرٍ)). ❹

کیا تم اس شخص سے آگے چل رہے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے؟ نبیوں اور رسولوں کے بعد کسی ایسے

❶ [موضوع] المطالب العالیة: ۲۱۳/۳- اللآلیء المصنوعة: ۱/۳۰۰- الموضوعات لابن الجوزی: ۲۱۹/۱

❷ [إسناده ضعيف جدًا] مضي برقم: ۵۸۵

❸ [مرسل ورجاله ثقات] مضي برقم: ۲۱۳

❹ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۱۳۵

شخص پر سورج طلوع یا غروب نہیں ہوا جو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہو، یا فرمایا کہ افضل ہو۔

663 - امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خواب دیکھا تو آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا كَأَنِّي ابْتَدَرْتُ أَنَا وَأَنْتَ دَرَجَةً فَسَبَقْتُكَ بِمِرْقَاتَيْنِ وَنَصْفٍ))، قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: خَيْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُبْقِيكَ اللَّهُ حَتَّى تَرَى مَا يَسُرُّكَ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي ابْتَدَرْتُ أَنَا وَأَنْتَ دَرَجَةً فَسَبَقْتُكَ بِمِرْقَاتَيْنِ وَنَصْفٍ))، قَالَ: خَيْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُبْقِيكَ اللَّهُ حَتَّى يُقَرَّ عَيْنَكَ وَتَرَى مَا يَسُرُّكَ، فَأَعَادَهَا الثَّلَاثَةَ فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي ابْتَدَرْتُ أَنَا وَأَنْتَ دَرَجَةً فَسَبَقْتُكَ بِمِرْقَاتَيْنِ وَنَصْفٍ))، قَالَ: خَيْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُبْقِيكَ اللَّهُ إِلَى رَحْمَتِهِ وَمَغْفِرَتِهِ، وَأَبْقَى بَعْدَكَ سَتَتَيْنِ وَنَصْفًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ بِنُ عِيَّاشٍ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُرُ. ①

اے ابوبکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور آپ ایک درجے کو پانے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں اور میں آپ سے اڑھائی زینے آگے بڑھ گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اچھا خواب ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو تب تک زندہ سلامت رکھے گا جب تک کہ آپ ایسے دن نہ دیکھ لیں جو آپ کو خوش کر دیں۔ آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوبارہ یہ خواب بیان کیا اور فرمایا: اے ابوبکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور آپ ایک درجے کو پانے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں اور میں آپ سے اڑھائی زینے آگے بڑھ گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اچھا خواب ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو تب تک زندہ سلامت رکھے گا جب تک کہ آپ کی آنکھیں نہ ٹھنڈی کر دے اور آپ ایسے دن نہ دیکھ لیں جو آپ کو خوش کر دیں۔ آپ ﷺ نے ایک بار پھر بیان کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوبکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور آپ ایک درجے کو پانے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں اور میں آپ سے اڑھائی زینے آگے بڑھ گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اچھا خواب ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت و مغفرت تک باقی رکھے گا اور آپ کے بعد (مجھے) اڑھائی سال تک زندہ رکھے گا۔ امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خوابوں کی تعبیر کیا کرتے تھے۔

توضیح: نبی ﷺ کے اس خواب کی تعبیر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان فرمائی کہ حضور! آپ مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں چلے جائیں گے اور میری وفات آپ کے اڑھائی سال بعد ہوگی۔

664 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا مَكْتُوبٌ عَلَى كُلِّ وَرَقَةٍ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، عُمَرُ الْفَارُوقُ، عُثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ)) . ②

جنت میں جو بھی درخت ہے اس کے ہر پتے پر یہ (اسمائے گرامی) لکھے ہوئے ہیں: محمد رسول اللہ (ﷺ)،

① [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ۱۷۷/۳

② [إسناده موضوع] مجمع الزوائد للهيثمي: ۵۸/۹ - الحلية لأبي نعيم: ۳/۳۴ - الموضوعات لابن الجوزي: ۳۲۶/۱

ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین (رضی اللہ عنہم)۔

665 - سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، يَعْنِي الصَّدِيقَ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، وَإِلَى
عُمَرَ فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، وَإِلَى عُثْمَانَ فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ❶

نبی ﷺ نے مجھے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور میں نے انہیں جنت کی بشارت سنائی، عمر رضی اللہ عنہ کی
جانب بھیجا تو میں نے انہیں بھی جنت کی بشارت سنائی، اور عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا تو انہیں بھی میں نے جنت
کی بشارت سنائی۔

666 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو آتے دیکھا تو فرمایا:

((هَذَانِ الْمُقْبِلَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا
تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ)). ❷

یہ آنے والے دو صاحب نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے
علی! تم انہیں مت بتلانا۔

667 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أَفْقِ
السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)). ❸

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح
تم آسمان کے افق پر روشن ستارے کو دیکھتے ہو، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے
ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

668 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ أَمِينَانِ وَرَزِيرَانِ، فَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ،
وَأَمِينَايَ وَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)). ❹

ہر نبی کے دو امین اور دو وزیر رہے ہیں، سومیرے وزیر اہل آسمان میں سے ہیں؛ جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام
اور میرے امین اہل زمین میں سے ہیں؛ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

669 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَفِيهِ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَمَا أَحَدٌ
مِنْهُمْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ حَبْوَتِهِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنَّهُ يَبْتَسِمُ إِلَيْهِمَا وَيَبْتَسِمَانِ إِلَيْهِ. ❺

❶ [إسناده ضعيف جدًا] مضي برقم: ٢٠٧

❷ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ٩٣

❸ [إسناده ضعيف جدًا] مضي برقم: ١٠٥

❹ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ١٦٥

❺ [إسناده حسن] مسند أحمد: ١٥٠/٣ - سنن الترمذی: ٦١٢/٥ - مسند أبو داؤد الطيالسی: ١٣٩/٢

نبی ﷺ مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے اور مہاجرین و انصار بھی وہاں موجود ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی اپنے ”حبوۃ“ سے سر نہ اٹھاتا تھا، سوائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔ آپ ﷺ ان دونوں کی جانب دیکھ کر مسکرا دیتے اور وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر مسکرانے لگتے۔

توضیح:..... ”حبوۃ“ بیٹھنے کی ایک خاص کیفیت کا نام ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی سرین کے بل بیٹھ کر اپنی دونوں رانوں سے پنڈلیاں ملا کر گھٹنے کھڑے کر لے اور ہاتھ پنڈلیوں پر باندھ لے۔

670 - سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ)) ①

میرے بعد ان دو اصحاب کی اقتدا کرنا: ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما)۔

671 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلَّةٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ)) ②

آگاہ رہو! یقیناً میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، اور بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

672 - قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ غزوہ ذات السلاسل سے واپس آئے تو سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کو تمام لوگوں سے زیادہ کون محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں نے صرف مردوں میں سے پوچھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کا باپ (یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)۔ ③

توضیح:..... غزوہ ذات السلاسل سن ۷ ہجری میں ہوا تھا، اس کی کمان نبی ﷺ نے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ دی تھی، حالانکہ اس غزوے میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی شریک تھے۔ تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان دونوں اصحاب کے ہوتے ہوئے بھی لشکر کی کمان مجھے سونپی گئی ہے تو شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ نبی ﷺ کی نظر میں، میں ان دونوں سے افضل ہوں گا۔ اسی بنا پر سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس غزوے سے واپسی پر آپ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا۔

673 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي الْأُفُقِ)) - وَقَالَ عَمْرٌو: فِي الْأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ - وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا ④

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجوں والے لوگوں کو ان سے کم تر درجوں کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح

① [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۹۸، ۲۹۳، ۲۹۴ ② [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۵۷

③ [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۷۰۶/۵ - السنن الكبرى للنسائی: ۱۵۷/۸ - سنن ابن ماجہ: ۳۸/۱

④ [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۱۶۵

تم اُفق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔ عمرو نے ”آسمان کے اُفق میں“ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

674 - امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ [المائدة: ۵۴] ”عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ لوگ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب ہیں۔ ①

675 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يَجْمَعُ حُبَّ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ إِلَّا قَلْبٌ مُؤْمِنٌ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ)). ② ان چار لوگوں کی محبت صرف مومن دل میں ہی جمع ہو سکتی ہے: ابوبکر، عمر، عثمان اور علی (رضی اللہ عنہم)۔

676 - سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ لَمْ أُبْعَثْ فِيكُمْ لَبِعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). ③

اگر تم میں مجھے مبعوث نہ کیا جاتا تو عمر بن خطاب کو مبعوث کیا جاتا۔

توضیح: یہ روایت اسی حدیث کے ہم معنی ہے جو پیچھے گزر چکی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔ اور اس روایت میں آپ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے بھی بڑھ کر فضیلت بخش رہے ہیں کہ اگر مجھے منصب رسالت پر فائز نہ کیا جاتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آخری پیغمبر بن کر آتے۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے بلکہ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے تو اسے موضوع (من گھڑت) قرار دیا ہے۔

677 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). ④

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنتیوں کے چراغ ہیں۔

678 - سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَمَّارُ، أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، حَدَّثَنِي بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْ حَدَّثْتُكَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ مِثْلَ لُبِّ نُوحٍ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا، مَا نَفَدْتُ فَضَائِلَ عُمَرَ، وَإِنَّ عُمَرَ حَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ)). ⑤

اے عمار! میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تو میں نے کہا: اے جبرائیل! مجھے عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے آسمان میں

① [إسناده حسن لغيره] الحلية لأبي نعيم: ۲۱۱ / ۸ - السنة لأبي بكر بن الخلال: ۴۸۲ / ۲ - الشريعة للأجري: ۶۸۷ / ۴

② [إسناده ضعيف] المطالب العالیة: ۸۴ / ۴ - الرياض النضرة: ۵۴ / ۱ - الصواعق المحرقة: ص ۷۸

③ [إسناده ضعيف] اللآلئ المصنوعة: ۳۰۲ / ۱ - الفوائد المجموعة: ص ۳۳۷ - الموضوعات لابن الجوزي: ۳۲۰ / ۱

④ [موضوع] الحلية لأبي نعيم: ۳۳۳ / ۶ - الصواعق المحرقة: ص ۹۷

⑤ [موضوع] مجمع الزوائد للهيثمي: ۶۸ / ۹ - الموضوعات لابن الجوزي: ۳۲۱ / ۱

(بیان کیے جانے والے) فضائل بتلاؤ۔ تو انہوں نے کہا: اے محمد! اگر میں آپ کو عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے آسمان میں (بیان کیے جانے والے) فضائل اتنے عرصے تک بتلاتا رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں گزارا تھا (یعنی) ساڑھے نو سو سال تک، تو تب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے، اور عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کی بہ نسبت ایک نیکی ہیں۔

679 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، ثُمَّ سِرْتُ هُنَيْئَةً فَرَأَيْتُ قَصْرًا هُوَ أَحْسَنُ مِنَ الْقَصْرِ الْأَوَّلِ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَإِنَّ فِيهِ لَمِنَ الْحُورِ الْعِينِ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إِلَّا مَا عَرَفْتُ مِنْ غَيْرَتِكَ يَا أَبَا حَفْصٍ))، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ①

میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کس کا محل ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔ پھر میں تھوڑا سا آگے چلا تو مجھے ایک اور محل دکھائی دیا جو پہلے محل سے بھی زیادہ اچھا تھا، سو میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ بھی عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا ہے۔ اس محل میں حور عین تھیں۔ اے ابو حفص! مجھے اس محل کے اندر جانے سے صرف اس بات نے روک دیا کہ مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کھاؤں گا؟!

680 - ثابت بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کے گھرانے کی صاحبزادی سے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے انکار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ رَجُلٌ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ)) ②

مدینے کے دونوں پتھر یلے کناروں کے درمیان ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہو۔

توضیح: ”مدینے کے دونوں پتھر یلے کناروں کے درمیان“ سے مراد یہ ہے کہ مدینہ کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک، یعنی پورے مدینے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے۔

681 - سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما کے فرمان: ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [التحریم: ۴] (نیک اہل ایمان) سے مراد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ③

682 - انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَأَفَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيً، فَنَزَلَتْ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيً﴾ [البقرة: ۱۲۵]، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ نِسَاءَكَ يَدْخُلْنَ عَلَيْهِنَّ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ،

① [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۴۵۱

② [رجال الإسناد ثقات لكنہ منقطع] الرياض النضرة: ۲/۲۵ - المطالب العالیة: ۴/۴۱

③ [رجال الإسناد ثقات لكن فيه علة] مضمی برقم: ۹۸

وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ [التحریم: ۵]، فَزَلْتُ كَذَلِكَ. ❶

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی (یعنی جیسا میں نے سوچا اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حکم جاری فرمادیا۔ پہلی بات یہ تھی کہ): میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں (تو کیا خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَآتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ”اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔“ (دوسری بات یہ تھی کہ) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً آپ کی ازواجِ مطہرات کے پاس اچھے برے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، کاش کہ آپ انہیں پردے کا حکم فرمادیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرمادی۔ اور (تیسری بات یہ تھی کہ) رسول اللہ ﷺ کی بیویاں (ایک بار) جوش میں آ کر آپ ﷺ کے پاس اکٹھی ہو گئیں (اور خرچے میں اضافے کا مطالبہ کرنے لگیں)، تو میں نے (انہیں) کہا: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ ”ہوسکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔“ تو (میری بات) اسی طرح (آیت قرآن بن کر) نازل ہو گئی۔

683 - سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)). ❷

یقیناً اللہ تعالیٰ نے عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور ان کے دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔

توضیح:..... یعنی یہ حق بات ہی کرتے اور سوچتے ہیں۔

684 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نبی ﷺ کا اسی کے مثل فرمان منقول ہے۔ ❸

685 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبْرَاءُ، بَعْدَ النَّبِيِّ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْكَ يَا عُمَرُ)). ❹

اے عمر! انبیاء کے بعد کسی بھی ایسے آدمی پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے جگہ نہیں دی جو تجھ سے بہتر ہو۔

توضیح:..... ”آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے جگہ نہیں دی“ سے مراد یہ ہے کہ رُوئے زمین پر انبیاء کے

بعد تجھ سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے۔

686 - سیدنا عبد اللہ بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما

کی طرف دیکھ کر فرمایا:

((هُذَا السَّمْعُ وَالْبَصَرُ)). ❺

یہ دونوں سماعت اور بصارت (کی حیثیت رکھتے) ہیں۔

❶ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۳۱۳

❷ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۴۳۴

❸ [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۵/۶۶۹

❹ [إسناده حسن] مضمی برقم: ۳۱۴

❺ [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵/۶۱۳-المستدرک للحاکم: ۳/۶۹

687 - سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ)) .^①
 بلاشبہ اللہ عزوجل نے عمر کی زبان پر حق کو رکھ دیا ہے۔

688 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا:
 ((يَا أَبَا بَكْرٍ، وَيَا عُمَرُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمَا، وَاللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَيُحِبُّكُمَا لِحُبِّي إِيَّاكُمَا، وَاللَّهِ
 إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُحِبُّكُمَا لِحُبِّ اللَّهِ إِيَّاكُمَا، أَحَبَّ اللَّهُ مِنْ أَحْبَابِكُمَا، وَوَصَلَ اللَّهُ مَنْ
 وَصَلَكُمَا، قَطَعَ اللَّهُ مَنْ قَطَعَكُمَا، أَبْغَضَ اللَّهُ مَنْ أَبْغَضَكُمَا)) .^②

اے ابوبکر اور اے عمر! اللہ کی قسم! یقیناً میں تم دونوں سے محبت کرتا ہوں اور اللہ کی قسم! یقیناً اللہ تعالیٰ بھی تم دونوں سے اس وجہ سے محبت کرتا ہے کیونکہ مجھے تم سے محبت ہے، اور اللہ کی قسم! یقیناً فرشتے بھی تم دونوں سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تم سے محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت فرمائے جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص سے تعلق جوڑے جو تم دونوں سے تعلق جوڑتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے تعلق توڑے جو تم دونوں سے تعلق توڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرے جو تم دونوں سے نفرت کرتا ہے۔

689 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَانِي ثَوَابَ مَنْ آمَنَ بِهِ مِنْذُ يَوْمِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ
 السَّاعَةُ، وَإِنَّ اللَّهَ أَعْطَاكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَوَابَ مَنْ آمَنَ بِي مِنْذُ يَوْمِ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ تَقُومَ
 السَّاعَةُ)) .^③

اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دن سے لے کر روز قیامت تک مجھے اس کا ثواب عطا فرمائے گا جو اس پر ایمان لایا، اور اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ مجھے مبعوث فرمانے کے دن سے لے کر روز قیامت تک آپ کو اس کے ثواب سے نوازے گا جو مجھ پر ایمان لائے گا۔

690 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ﴾ سے مراد اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔
 ﴿وَالَّذِينَ مَعَهُ﴾ اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں۔ سے مراد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ ”کافروں پر بہت سخت ہیں۔“ سے مراد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿رُجَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ ”آپس میں بہت رحم دل ہیں۔“ سے مراد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا﴾ ”آپ انہیں رکوع و سجود کی حالت میں دیکھیں گے۔“ سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا﴾ ”وہ اللہ کا فضل اور خوشنودی تلاش کرتے ہیں۔“ سے مراد طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾ ”ان کی پہچان ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات ہیں۔“ سے مراد عبدالرحمان بن عوف اور سعد رضی اللہ عنہما ہیں۔ ﴿ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ

② [إسناده ضعيف جدًا] تفرد به المؤلف

① [إسناده حسن] مضمی برقم: ۳۱۶، ۳۱۷

③ [إسناده ضعيف جدًا] فضائل الصديق لابن العشاري: ص ۶- تاريخ بغداد: ۴/ ۲۵۶- العلل المتناهية لابن الجوزي:

شَطَاةً فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ ﴿﴾ ”یہ تورات میں ان کی مثال دی گئی ہے۔ اور انجیل میں ان کی مثال یوں بیان ہوئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کوپیل نکالی، پھر اس کو تقویت دی، پھر وہ گدرائی، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے۔“ سے مراد ایسے مومنین جو ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے محبت کرتے ہیں۔ ﴿لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ ”تا کہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ﴿وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ ”اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔“ [الفتح: ۲۹] ❶

691 - سیدنا مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءُ وَابْرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَابَ حَدًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: ((مَا تَرَوْنَ فِيهِ؟)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَرَى أَنَّ تَوْجِعَ قَرْنِيهِ، فَقَالَ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ إِنْ تَطِعَ عُمَرَ فِي أُمَّتِكَ تَشْتَدَّ عَلَيْهِمْ، وَأَنْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ النَّاسَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عُمَرُ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ عُمَرَ، وَأَحِلُّ حَيْثُ يَحِلُّ عُمَرُ))، وَدَعَا بِالْأَنْصَارِيِّ فَأَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ. ❷

لوگ ایک انصاری شخص کو رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں لے کر آئے، اس نے کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کیا تھا، تو نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے استفسار فرمایا: تم اس کے متعلق کیا رائے دیتے ہو؟ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے ہے کہ آپ اس کے سینگوں کو تکلیف دیں (یعنی اس پر حد لاگو کریں) یہ سن کر انصار نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اپنی امت کے بارے میں عمر (رضی اللہ عنہ) کی بات مانیں گے تو ان پر سختی کر بیٹھیں گے۔ نبی ﷺ واپس چلے گئے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا: اے محمد! آپ کے رب نے اسلام کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے غلبہ عطا فرمایا ہے، اس لیے وہی بات معتبر ہے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور لوگوں کو خبر دی، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر مجھ سے ہے اور میں عمر سے ہوں، میں بھی مسئلے کا وہی حل نکالتا ہوں جو عمر نکالتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انصاری کو بلایا اور اس پر حد جاری فرمائی۔

692 - سیدنا قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِاللَّهِ، وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللَّهِ، وَلَا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللَّهِ، مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. ❸

میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اللہ کی معرفت رکھنے والا، کتاب اللہ کو پڑھنے والا اور دین کی سمجھ

❶ [إسناده ضعيف جدًا] الدر المنثور: ۶/۸۳-الرياض النضرة: ۱/۲۲۸ ❷ [إسناده ضعيف جدًا] تفرّد به المؤلف

❸ [إسناده ضعيف جدًا] مضمی برقم: ۴۸۲

رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

693 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثَمَانِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لِمَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَفِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ ثَمَانُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَلْعَنُونَ مَنْ أَبْغَضَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ)). ❶

یقیناً آسمان دنیا میں اسی ہزار فرشتے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے اس شخص کے لیے مغفرت کی دعا میں کرتے ہیں جو ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے محبت کرتا ہے اور دوسرے آسمان میں اسی ہزار ایسے فرشتے ہیں جو اس شخص پر لعنت برساتے ہیں جو ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے نفرت کرتا ہے۔

694 - سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا:

((لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). ❷

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

695 - امام قاسم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يَأْتِيهِ بِكِسْرَتِهِ كُلِّ لَيْلَةٍ فَيَسْأَلُهُ عَنْهَا: مِنْ أَيْنَ أَصَبْتَهُ؟ قَالَ: أَصَبْتُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا، فَأَتَى لَيْلَةً بِكِسْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ قَدْ طَالَ صِيَامُهُ فَنَسِيَ أَنْ يَسْأَلَهُ، فَوَضَعَ يَدَهُ فَأَكَلَ، فَقَالَ الْغُلَامُ لِأَبِي بَكْرٍ: كُنْتَ تَسْأَلُنِي كُلَّ لَيْلَةٍ عَنْ كِسْبِي إِذَا جِئْتُكَ، فَلَمْ أَرَسَأَلْتَنِي عَنْ كِسْبِي اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكْهَنُ لِقَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمْ يُعْطُونِي أَجْرَ كَهَانَتِي، حَتَّى كَانَ الْيَوْمَ فَلَقِيْتُهُمْ الْيَوْمَ فَأَعْطُونِي، وَإِنَّمَا كَانَ كَذِبَةً، قَالَ: فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ أُصْبَعَهُ فِي حَلْقِهِ فَجَعَلَ يَتَّقِي، قَالَ: فَذَهَبَ الْغُلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَيْه، أَكْذَبْتَ أَبَا بَكْرٍ))، قَالَ: فَضَحِكَ، أَحْسَبُهُ قَالَ: ضَحِكًا شَدِيدًا، وَقَالَ: ((وَيَحْكُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ يَكْرَهُ أَنْ يَدْخُلَ بَطْنُهُ إِلَّا طَيِّبًا)). ❸

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا، وہ روزانہ آپ کے پاس پییر کا ٹکڑا لاتا تھا اور آپ اس سے اس کے متعلق پوچھتے تھے کہ تجھے یہ کہاں سے ملا؟ تو وہ کہتا: میں نے یہ فلاں فلاں کام کر کے حاصل کیا ہے۔ ایک رات وہ اپنی کمائی سے لے کر آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت دیر سے روزے میں تھے، جس وجہ سے آپ اس سے پوچھنا بھول گئے۔ اس نے (پییر کا وہ ٹکڑا) آپ کے ہاتھ پہ رکھا اور آپ کھا گئے۔ غلام نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں روزانہ جب بھی آپ کے پاس آتا ہوں تو آپ مجھ سے میری کمائی کے متعلق پوچھتے ہیں لیکن آج کی کمائی کے متعلق آپ نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے بتلاؤ یہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک قوم کے لیے کہانت کی تھی تو انہوں نے مجھے میری کہانت کی اجرت نہیں دی تھی، آج میری ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے اجرت دی، جبکہ (میں نے جو کہانت کی تھی) وہ سراسر جھوٹ تھی۔ یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق

❶ [موضوع] اللالی المصنوعة: ۲/۳۰۷ - الموضوعات لابن الجوزی: ۱/۳۲۴

❷ [إسناده ضعيف جدًا] مضي برقم: ۶۷۶

❸ [إسناده ضعيف] تفرده به المؤلف

میں اُنکی ڈالی اورتے کرنے لگے۔ وہ غلام نبی ﷺ کے پاس گیا اور آپ کو بتلایا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اوہ! تو نے ابوبکر کو جھوٹا بنانا چاہا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر وہ غلام بہت زیادہ ہنسا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس! ابوبکر اس بات کو سخت ناپسند کرتے ہیں کہ ان کے پیٹ میں پاکیزہ چیز کے علاوہ کچھ داخل ہو۔

696۔ طلحہ بن مصرّف بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَيْسَ هَذَا مَقَامُ خَلِيلِ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((بَلَى))،
قَالَ: أَلَا نَتَّخِذُهُ مُصَلِّيًّا؟ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا﴾
[البقرة: ۱۲۵]، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَتَّخِذُوا. ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ ہمارے پروردگار کے خلیل کا مقام نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا: کیا ہم اسے نماز کی جگہ نہ بنا لیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی موافقت میں یہ حکم) نازل فرمادیا کہ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا﴾ اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمادیا کہ وہ اسے نماز کی جگہ بنا لیں۔

697۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد پہاڑ حرکت کرنے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((اسْكُنْ حِرَاءَ عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ)) الصِّدِّيقُ أَبُو بَكْرٍ، وَالشَّهِيدَانِ عُمَرُ
وَعُثْمَانُ. ❷

اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ صدیق سے مراد سیدنا ابوبکر ہیں اور دو شہیدوں سے مراد سیدنا عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔

698۔ ابو عصفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوفے کی مسجد میں داخل ہوا تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے لوگوں

کو خطبہ دے رہے تھے، تو آپ نے تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، نُبِّئْتُ أَنَّكُمْ تَكْثِرُونَ فِيَّ وَفِي عُمَرَ بْنِ عَفَّانَ، وَإِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ۴۷]. ❸

اے لوگو! مجھے پتا چلا ہے کہ تم میرے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے بارے میں بہت کچھ کہتے ہو، حالانکہ میری اور اس کی مثال بلاشبہ اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ [الحجر: ۴۷]

699۔ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ خَلِيفَةِ اللَّهِ أَبْرَهُ وَأَحْنَاهُ عَلَيْنَا. ❹

❶ [إسناده ضعيف] تفرّد به المؤلف

❷ [إسناده صحيح] تفسير ابن جرير الطبري: ۱۴/۲۶- الدر المنثور: ۴/۱۰۱

❸ [إسناده حسن لغيره] معجم الصحابة للبعثي: ص ۳۲۶

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے حکمران بنے؛ جو کہ اللہ کے خلیفہ ہیں، اس کی بہت نیکی کرنے والے اور ہم پر بڑی شفقت کرنے والے ہیں۔

700 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى الشَّامِ ، فَمَشَى مَعَهُ نَحْوًا مِنْ مِائَتَيْنِ فَقِيلَ : يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ، لَوْ أَنْصَرَفْتَ ، فَقَالَ : لَا ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : (مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ) . وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ : بَلَّغْنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادِيًا فَيُنَادِي : مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ شَيْءٌ فَلْيَقُمْ ، فَيَقُومُ أَهْلُ الْعَفْوِ فَيُكَافِئُهُمُ اللَّهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَفْوِهِمْ . ❶

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی طرف بھیجا اور ان کے ساتھ دو میل جتنی مسافت چل کر گئے۔ کسی نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! اگر آپ واپس چلے جائیں (تو کوئی حرج نہیں)۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں، یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص کے قدم راہِ خدا میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں قدموں کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (مزید) فرمایا: میرے احاطہ علم میں یہ حدیث بھی آئی ہے کہ اللہ عزوجل روزِ قیامت ایک منادی کو حکم دے گا، وہ آواز لگائے گا کہ جس کی اللہ تعالیٰ کے ذمے کوئی چیز ہے وہ کھڑا ہو جائے، تو معاف کر دینے والے کھڑے ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کے معاف کر دینے کا انہیں صلہ عطا فرمائے گا۔

701 - عبید المکتب، ابو معشر کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَهُ فِي الْكُنَاسَةِ فَرَأَى رَجُلًا فَقَالَ : تَعْرِفُ هَذَا؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : هَذَا الْمُكْمِلُ فِي الشَّرِّ ، قُلْتُ : لِمَ سُمِّيَ هَذَا الْمُكْمِلُ فِي الشَّرِّ؟ قَالَ : يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، لَيْسَ بِالْكَوْفَةِ أَحَدٌ يَنْتَقِصُهُمَا غَيْرَهُ . ❷

میں کناسہ میں ان کے ساتھ تھا تو انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا اور پوچھا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے کہا: یہ برائی میں کمال پانے والا ہے۔ میں نے پوچھا: اس کو ایسے کیوں جانتا ہے کہ یہ برائی میں کمال پانے والا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق بدگوئی کرتا ہے، اور کوفہ میں اس کے علاوہ کوئی بھی شخص ان دونوں اصحاب کے متعلق بدگوئی نہیں کرتا۔

توضیح: کُنَاسَةٌ: یہ کوفہ میں ایک جگہ کا نام ہے۔

702 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَنْبِزُونَ الرَّافِضَةَ ، يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ وَيَلْفُظُونَهُ ، فَاقْتُلُوهُمْ))

❶ [إسناده ضعيف جدًا] تاريخ بغداد: ١٠ / ٤٢٠ - الرياض النضرة: ١ / ٢١٣

❷ [إسناده ضعيف] تفرده المؤلف

فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ)) . ❶

آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں ”رافضی“ کا لقب دیا جائے گا، وہ اسلام سے کنارہ کش رہیں گے اور اس کے بارے میں دریدہ و ہنی کریں گے۔ تم انہیں قتل کر دینا، کیونکہ بلاشبہ وہ مشرک ہوں گے۔

703 - ابوسلیمان الہمدانی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يَأْتِي قَوْمٌ بَعْدَنَا يَنْتَحِلُونَ شِيعَتَنَا وَلَيْسُوا بِشِيعَتِنَا، لَهُمْ نَبَزٌ وَأَيَّةٌ ذَالِكَ أَنَّهُمْ يَشْتُمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ . ❷

ہمارے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو ہمارے شیعہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کریں گے، حالانکہ وہ ہمارے شیعہ نہیں ہوں گے، ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق بدزبانی کیا کریں گے، سو جہاں بھی تم ان سے ملو؛ انہیں قتل کر دینا، کیونکہ یقیناً وہ مشرک ہیں۔

704 - اُم المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: جب آپ بیمار ہوئے تو آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

امامت کے لیے منتخب فرمایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ أَنَا أَقْدَمُهُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُقَدِّمُهُ)) . ❸

میں نے انہیں (امامت کے لیے) آگے نہیں کیا بلکہ اللہ عزوجل نے انہیں آگے کیا ہے۔

705 - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)) . ❹

یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

706 - سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كَأَنَّهُ كَوَكَبٌ دُرِّيٌّ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا)) . ❺

بلاشبہ جنتیوں میں سے ایک (عام) آدمی اہل جنت کو اس طرح نظریں اٹھا کر دیکھے گا جیسے وہ آسمان کے اُفق پر چمکدار ستارے ہوں، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اوپر درجہ والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

707 - ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْزِلُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . ❻

❶ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/۲۲-زيادات المسند: ۱/۱۰۳

❷ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ۲/۱۱۰ ❸ مضي برقم: ۲۹۸

❹ [سكت عن إبراهيم والباقون ثقات] مضي برقم: ۲۰۰

❺ [إسناده حسن] مضي برقم: ۱۳۱، ۱۶۴، ۱۶۵، ۵۹۶، ۶۶۷

❻ [لم أجد حميد بن الأصبع والباقون ثقات] مضي برقم: ۳۱۰

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت نازل ہوتی تھی۔
توضیح:..... سکینت سے مراد زبان کا وقار و سنجیدگی اور دل کا سکون و اطمینان ہے، جو رب تعالیٰ کی طرف سے اس کے نیکو کار اور پاکباز بندوں کو حاصل ہوتا ہے۔

708 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھا، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور تیسرا کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا، تو آپ ﷺ کی نظر سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر پڑی تو فرمایا:
 ((هَذَا سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ)). ❶

یہ دونوں، نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں یہ بات مت بتانا۔

709 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے رسول اللہ ﷺ کی جانب آرہے تھے، جب آپ ﷺ نے ان صاحبان کو دیکھا تو فرمایا:
 ((هَذَا سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ)). ❷

یہ دونوں، انبیاء و رسل کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! ان کو اس بات کا نہ بتلانا۔

710 - امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا، ایک روز یہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:
 ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سَيِّدَيِ كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَيْنِ الْمُقْبَلِينَ)). ❸
 جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ (باقی تمام) اگلے پچھلے عمر رسیدہ جنتیوں کے سرداروں کو دیکھے، تو وہ آنے والے ان دو اصحاب کو دیکھ لے۔

711 - امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
 مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلِيٌّ فَمِ عُمَرَ، وَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّ شَيْطَانَ عُمَرَ يَهَابُ عُمَرَ أَنْ يَأْمُرَ بِمَعْصِيَةٍ. ❹

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے منہ پر سکینت بولتی ہے اور ہم دیکھا کرتے تھے کہ شیطان کسی نافرمانی کے کام کا حکم دینے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے خوف کھاتا تھا۔

❶ [اسنادہ حسن لغیرہ] مضمی برقم: ۹۳

❷ [مرسل، رجالہ ثقات] مضمی برقم: ۶۰۹

❸ [اسنادہ ضعیف] الجزء الأول مضمی برقم: ۳۱۰، والجزء الثانی تفرّد به المؤلف

❹ [اسنادہ صحیح] تاریخ بغداد: ۱۳/۳

712 - سیدنا حکم بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ إِلَى جَانِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ ، قَالَ: هَلْ لَكَ نَسَبٌ فِي غَيْرِهِمْ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ ، قَالَ: بَلَى وَاللَّهِ ، حَتَّى تَحَالَفَا ، حَتَّى لَكَأَنِّي وَجَدْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِي نَفْسِي ، ثُمَّ قَالَ: أَعَزِمُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْلَمُ أَنَّ لَهُ نَسَبًا فِي غَيْرِ أَهْلِ نَجْرَانَ إِلَّا قَامَ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، جَدُّهُ ، أَوْ جَدَّةُ أَبِيهِ ، مِنْ غَيْرِ أَهْلِ نَجْرَانَ ، فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ ، إِنَّا نَقْفُو الْأَثَرَ ، ثَلَاثًا . ❶

میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تھا کہ اسی وقت ان کے پاس ایک آدمی آیا تو آپ نے پوچھا: تمہارا تعلق کن سے ہے؟ اس نے کہا: اہل نجران سے۔ آپ نے پوچھا: کیا ان کے علاوہ بھی کسی سے تمہاری نسبت ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں (تمہاری ان کے علاوہ کسی اور سے بھی نسبت ہے)۔ یہاں تک کہ ان دونوں نے اس قدر قسمیں اٹھائیں کہ میرے دل میں امیرالمومنین کے متعلق عجیب سا خیال آنے لگا۔ پھر آپ نے فرمایا: میں ہر ایسے مسلمان کو حکم دیتا ہوں جو یہ جانتا ہو کہ اس کا اہل نجران کے علاوہ کسی اور میں بھی نسب ہے؛ وہ کھڑا ہو جائے۔ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے امیرالمومنین! اس کی دادی، یا (اس نے کہا کہ) اس کے باپ کی دادی اہل نجران کے علاوہ (کسی اور) سے تھی۔ اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چھوڑو، ہم تو اس کی ٹوہ میں لگ گئے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

713 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا:

((يَا بِلَالُ ، بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ إِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي ، فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ مُرَبَّعٍ ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ، قُلْتُ: فَأَنَا مُحَمَّدٌ ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ ، قُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، قُلْتُ: أَنَا قُرَيْشِيٌّ ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)) . ❷

اے بلال! کس عمل کی بنا پر تم جنت میں مجھ پر سبقت لے گئے ہو؟ کیونکہ میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی۔ پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک محل کے پاس آیا جو کہ چہار گوشہ تھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ فرشتوں نے بتلایا کہ امت محمدیہ میں سے ایک آدمی کا ہے۔ میں نے کہا: میں محمد ہوں، یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا: عرب کے ایک آدمی کا۔ میں نے کہا: میں بھی عربی ہوں، یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا: ایک قریشی آدمی کا۔ میں نے کہا: میں بھی قریشی ہی ہوں لیکن یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب کا۔

714 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ [إسناده ضعيف جدًا] الطبقات لابن سعد: ۲۸۹ / ۳

❷ [رجال الإسناد ثقات] مسند أحمد: ۳۶۰ / ۵ - سنن الترمذی: ۶۲۰ / ۵

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يَدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِمِائَةَ أَلْفٍ))، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((وَهَكَذَا))، وَجَمَعَ كَفَّهُ، قَالَ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((وَهَكَذَا))، فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنِي يَا عُمَرُ، وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يَدْخِلَنَا اللَّهُ الْجَنَّةَ كُلَّنَا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفِّ وَاحِدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَدَقَ عُمَرُ)). ❶

یقیناً اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے چار لاکھ افراد کو جنت میں داخل کرے گا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہماری اس تعداد میں اضافہ کیجیے۔ آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو اکٹھا کر کے فرمایا: اتنے افراد مزید جنت میں جائیں گے۔ انہوں نے عرض کہا: اے اللہ کے رسول! اور بھی اضافہ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اتنے ہی اور۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے ابوبکر! بس کیجیے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! مجھے مت روکو، آپ کو کیا اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہی جنت میں داخل کر دے؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی ساری مخلوق کو ایک ہی ہاتھ میں لے کر جنت میں داخل کر دے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔

715 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ، قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)). ❷

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے سونے کا ایک محل دکھائی دیا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: ایک قریشی نوجوان کا۔ میں نے سوچا کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ تو فرشتوں نے بتلایا کہ عمر بن خطاب کا۔

716 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهَا فِي دِينِ اللَّهِ عُمَرُ)). ❸

میری امت میں سب سے رحم دل شخص ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں سب سے سخت عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

717 - سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ أَتَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا لَقِينَا رَجُلًا يَسْأَلُ عَنْ تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَمَكْنِي مِنْهُ، قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ يُغَدِّي النَّاسَ إِذْ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَعِمَامَةٌ، فَغَدَّاهُ، ثُمَّ إِذَا فَرَعٌ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿وَالذَّارِيَاتِ ذُرُوءًا﴾ فَالْحَامِلَاتِ وَقُرَّاءٍ ﴿الذَّارِيَاتِ: ١، ٢﴾، قَالَ عُمَرُ: أَنْتَ هُوَ؟ فَمَالَ إِلَيْهِ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعِيهِ، فَلَمَّ يَزَلُ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاحْمِلُوهُ حَتَّى تُقَدِّمُوهُ بِلَادَهُ، ثُمَّ لِيَقُمْ

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١٦٥ / ٣

❷ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ٤٥١

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١٨٤ / ٣ - سنن الترمذی: ٦٦٤ / ٥ - سنن ابن ماجه: ٥٥ / ١

خَطِيْبًا ثُمَّ لِيَقُلْ: إِنَّ صَبِيغًا ابْتَغَى الْعِلْمَ فَأَخْطَأَ، فَلَمْ يَزَلْ وَضِيْعًا فِي قَوْمِهِ حَتَّى هَلَكَ، وَكَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ. ❶

وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہماری ملاقات ایسے آدمی سے ہوئی ہے جو قرآن کی تاویل کے متعلق سوال کرتا ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو میرے قابو میں کر دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے کہ اسی وقت وہ آدمی آپ کے پاس آیا، اس ایک کپڑا اوڑھ رکھا تھا اور پگڑی پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اسے بھی کھانا کھلایا، پھر جب وہ فارغ ہو گیا تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! ﴿وَالذَّارِيَاتِ ذُرُؤًا ۝ فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا ۝﴾ ”قسم ہے ان ہواؤں کی جو گرد اڑانے والی ہیں، پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھانے والی ہیں۔“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہو وہ آدمی؟ پھر آپ اس کی طرف لپکے اور اس کی کہنیوں سے کپڑا ہٹا کر اسے کوڑے مارنے لگے، اور اس قدر مارے کہ آپ کا عمامہ گر گیا۔ پھر فرمایا: اس کو اٹھاؤ اور اسے اس کے علاقے میں بھیج دو۔ پھر ایک خطیب کھڑا ہو کر کہے: ایک رنگ ریز نے علم کی جستجو کی اور غلطی کر لی۔ پھر وہ مرتے دم تک اپنی قوم میں ذلیل و بے حیثیت ہو گیا، حالانکہ وہ اپنی قوم کا سردار ہوا کرتا تھا۔

توضیح: تاویل سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے ماخذ تفسیر، یعنی قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ و تابعین کی بہ جائے محض اپنی رائے اور نظریات کو بنیاد بنانا اور اپنی خواہشات اور اختراعات سے قرآن کے مفاہیم متعین کرنا۔ یہ سراسر گناہ اور مذموم عمل ہے۔



❶ [إسناده ضعيف] الشريعة للأجری: ۱/ ۴۸۱۔ تفسیر القرطبی: ۴/ ۱۴۔ تاریخ عمر لابن الجوزی: ص ۱۴۶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب

718 - ایک بدری صحابی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یوں بیان کرتے ہیں:
 عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن عبداللہ بن قرط بن ریح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔
 البتہ ابراہیم الحزبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے: عمر بن
 خطاب بن عبداللہ بن ریح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح۔^①



① [اسنادہ ضعیف] سیرة ابن ہشام: ۱/ ۶۸۳ - أنساب العرب لابن حزم: ص ۱۵۰ - الإستیعاب: ۲/ ۴۵۸ - الإصابة: ۲/ ۵۱۸

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل

719 - سیدنا ابن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ دُومَةٍ، وَعِنْدَهُ كَاتِبٌ يُمْلِي عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((أَنْكَبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟)) قُلْتُ: فِيمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمْلِي عَلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ: ((أَنْكَبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟)) قُلْتُ: فِيمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمْلِي عَلَيْهِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِي الْكِتَابِ عُمَرُ، فَعَرَفْتُ أَنَّ عُمَرَ لَا يُكْتَبُ إِلَّا فِي خَيْرٍ، فَقَالَ: ((أَنْكَبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ، كَيْفَ تَفْعَلُ فِي فِتْنٍ تَخْرُجُ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صِيَاصِي بَقْرٍ؟)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي، مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: ((فَكَيْفَ تَفْعَلُ فِي أُخْرَى تَخْرُجُ بَعْدَهَا كَأَنَّ الْأُولَى فِيهَا انْتِفَاخَةٌ أَرَنْبٍ؟)) قُلْتُ: لَا أَدْرِي، مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، قَالَ: ((اتَّبِعُوا هَذَا))، وَرَجُلٌ مُقَفًى حِينِيذٍ، فَانْطَلَقْتُ فَسَعَيْتُ فَأَخَذْتُ بِمَنْكَبِيهِ، فَأَقْبَلْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَهَذَا؟ - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً: هَذَا؟ - قَالَ: نَعَمْ، يَعْنِي وَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ. ❶

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس ایک کاتب تھا جسے آپ کچھ لکھوار ہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس بارے میں؟ آپ ﷺ نے مجھ سے اعراض فرمایا اور کاتب پر جھک کر اسے لکھوانے لگے۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک میری جانب اٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس بارے میں؟ آپ ﷺ نے مجھ سے اعراض فرمایا اور کاتب پر جھک کر اسے لکھوانے لگے۔ پھر میں نے دیکھا تو اس تحریر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام تھا، یہ دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا نام خیر کے ہی کام میں لکھا جا سکتا ہے، چنانچہ جب تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ تو میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حوالہ! جب زمین کے اطراف و اکناف میں فتنے اس طرح اُبل پڑیں گے جیسے گائے کے سینگ ہوتے ہیں، تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے میرے لیے کیا اختیار فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے (اگلا سوال پوچھتے ہوئے) فرمایا: اس کے بعد جب دوسرا فتنہ بھی فوراً ہی نمودار ہو جائے گا تو تب تم کیا کرو گے؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے میرے لیے کیا اختیار فرمایا

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۴/۱۰۹ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/۱۷۵

ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی پیروی کرنا۔ اس وقت وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا، میں دوڑتا ہوا گیا اور اسے شانوں سے پکڑا اور اسے لے کر نبی ﷺ کے پاس آ گیا اور عرض کیا: کیا یہی وہ شخص ہے جس کے متعلق آپ نے جو ابھی حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اور وہ شخص سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

720 - سیدنا مرقۃ البہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَهِيحُ عَلَيَّ الْأَرْضِ فِتْنٌ كَصَيَاصِي الْبَقْرِ))، فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنَّعٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ))، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَكَشَفْتُ قِنَاعَهُ وَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ هَذَا؟ قَالَ: ((هُوَ هَذَا))، قَالَ: فَإِذَا بَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. ❶

زمین پر فتنے اس طرح زور پکڑیں گے جس طرح گائے کے سینگ ہوتے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی گزرا جس نے چادر سے منہ ڈھانپا ہوا تھا، اسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس روز یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ میں اٹھ کر اس آدمی کی جانب گیا اور اس کا سرپوش ہٹا کر اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہی وہ شخص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ شخص ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ آدمی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

721 - سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا وَعَظَّمَهَا، قَالَ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنَّعٌ فِي مَلْحَفَةٍ فَقَالَ: ((هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ))، قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ مُسْرِعًا، أَوْ مُحْضِرًا، فَأَخَذْتُ بِضَبْعِيهِ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((هَذَا))، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. ❷

رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا اور یہ بھی بتلایا کہ وہ قریب ہی ہے اور بہت بڑا ہوگا۔ پھر ایک آدمی وہاں سے گزرا جس نے چادر میں اپنا منہ چھپایا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی اُس روز حق پر ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں جلدی سے گیا اور اس کے شانوں کو پکڑ لیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) یہی۔ وہ آدمی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

722 - سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنَّعٌ فَقَالَ: ((هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى))، قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ بِضَبْعِيهِ فَحَوَّلْتُ وَجْهَهُ إِلَيْهِ وَكَشَفْتُ عَنْ رَأْسِهِ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. ❸

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ آپ نے فتنے کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ وہ وقت قریب ہی ہے۔

❶ [سنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۴ / ۲۳۵ - سنن الترمذی: ۵ / ۶۲۸ - المستدرک للحاکم: ۴ / ۴۳۳

❷ [سنادہ حسن لغیرہ] مسند أحمد: ۴ / ۲۴۲ - سنن ابن ماجہ: ۱ / ۴۱

❸ [سنادہ صحیح] سنن الترمذی: ۵ / ۶۲۸ - سنن ابن ماجہ: ۱ / ۴۱

پھر منہ چھپائے ایک آدمی گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اُس روز ہدایت پر ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس کے پیچھے چل دیا، یہاں تک کہ اس کے شانوں کو پکڑ کر اس کا چہرہ آپ ﷺ کی جانب کر دیا اور اس کے سر سے چادر اتار کر پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ وہ آدمی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

723 - ابو امی حبیبہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس گھر میں داخل ہوئے جہاں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے اور انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ لوگوں کے ساتھ بات کرنے کے لیے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگ رہے تھے، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا، أَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً))، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَمِينِ وَأَصْحَابِهِ)) وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذَلِكَ. ①
یقیناً تم میرے بعد فتنے اور اختلاف میں پڑ جاؤ گے۔ یہ سن کر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس صورت میں ہمارا رہنما کون ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم پر امین اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہے۔ آپ ﷺ اس بات سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ فرما رہے تھے۔

724 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فتنے کا ذکر کیا تو ایک صاحب وہاں سے گزرے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہتھیار بند شخص اس روز مظلومانہ طور پر شہید کر دیا جائے گا۔ میں نے دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ ②

725 - سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَارِيَةٌ تَضْرِبُ بِالْدَّفِّ، فَدَخَلَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَدَخَلَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَأَمْسَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ)). ③

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، اس وقت ایک باندی دَف بجا رہی تھی۔ پھر وہ اندر آگئے (اور وہ دَف بجاتی رہی) پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور اندر آگئے (وہ پھر بھی دَف بجاتی رہی) پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو اس نے دَف بجانا روک دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً عثمان حیا دار آدمی ہیں۔

726 - موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اسْمَعُوا نَحْدَثُكُمْ عَمَّا جِئْتُمُونَا لَهُ، إِنَّكُمْ عَتَبْتُمْ عَلَى عُثْمَانَ فِي ثَلَاثِ خِلَالٍ: فِي إِمَارَةِ الْفَتْى، وَمَوْضِعِ الْغَمَامَةِ، وَضَرْبِهِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا، حَتَّى إِذَا مُصْتَمَوْهُ مَوْصِ الثُّوبِ بِالصَّبَابُونَ عَدَوْتُمْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ الثَّلَاثَ: حُرْمَةَ الْبَلَدِ، وَحُرْمَةَ الْخِلَافَةِ، وَحُرْمَةَ الشَّهْرِ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲/ ۳۴۵ - المستدرک للحاکم: ۳/ ۹۹

② [إسناده حسن] مسند أحمد: ۲/ ۱۱۵ - سنن الترمذی: ۵/ ۶۳ ③ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۴/ ۳۵۳

الْحَرَامِ، وَإِنْ كَانَ عُثْمَانُ لَأَحْسَنَهُمْ فَرَجًا، وَأَوْصَلَهُمْ لِلرَّحِمِ. ❶
سنو! ہم تمہیں اس کا جواب دیتے ہیں جو سلوک تم نے ان سے (یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے) کیا ہے۔ تم نے عثمان رضی اللہ عنہ پر تین امور میں اعتراض کیا: نوجوان کی حکمرانی، غمامہ کی جگہ اور چمڑے کے چابک اور لاٹھی سے مارنا۔ یہاں تک کہ تم ان پر کپڑے میں صابن کے گھس جانے کی طرح چڑھ دوڑے اور تم نے ان پر تین چیزوں کو پامال کیا: شہر کی حرمت، خلافت کی حرمت اور ماہ حرام کی حرمت۔ جبکہ بلاشبہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ پاکدامن اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

توضیح:..... نوجوان کی حکمرانی سے مراد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ولید بن عقبہ کو گورنر بنانا، غمامہ کی جگہ سے مراد ان کی چراگاہ ہے اور چمڑے کے چابک اور لاٹھی سے سزا دینے کے اعتراض کا سبب یہ تھا کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما اس طرح سزا نہیں دیا کرتے تھے۔

727 - عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنے دونوں بازو اٹھا کر یہ فرماتے سنا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ. ❷

اے اللہ! یقیناً میں تیرے سامنے عثمان رضی اللہ عنہ کے خون (قتل) سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

728 - جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَسَاكَ يَوْمًا قَمِيصًا، وَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلَعَهُ فَلَا تَخْلَعَهُ)). ❸
یقیناً اللہ عزوجل تمہیں ایک روز (خلافت کی) قمیض پہنائے گا اور اگر منافقین اس قمیض کو تم سے اتارنا چاہیں تو تم اسے مت اتارنا۔

729 - حسان بن یزید ابوالغصن بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں، آپ نے تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تَكْثِرُونَ فِي عُثْمَانَ، فَإِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَهُ
كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾
[الحجر: ٤٧]. ❹

اے لوگو! اے لوگو! اے لوگو! بلاشبہ تم میرے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے بارے میں بہت کچھ کہتے ہو، حالانکہ میری اور اس کی مثال اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ❺ "ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا، ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔" [الحجر: ٤٧]

❶ [اسنادہ صحیح] الطبقات لابن سعد: ۸۲/۳ - تاریخ مدینة لابن شبة: ۳۷۷/۲

❷ [اسنادہ حسن] المستدرک للحاکم: ۱۰۳/۳

❸ [مرسل، رجال] اسنادہ ثقات [مسند أحمد: ۷۵/۶ - سنن ابن ماجہ: ۴۱/۱]

❹ [اسنادہ الی حسان صحیح] مضمی برقم: ۶۹۸

توضیح:..... سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا لوگوں کو تین بار مخاطب کرنے کا مقصد اس معاملے کی سنگینی کا احساس دلانا تھا کہ سب لوگ بغور سن لیں کہ وہ جو کام کرتے ہیں نہایت بُرا ہے، لہذا اس سے احتراز کریں۔

730 - سیدنا حسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ))، قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: عَلَيَّ مِائَةٌ رَاحِلَةٍ، ثُمَّ قَالَ: أَقْلِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَقَالَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَدَدُهَا مِنَ الْخَيْلِ، فَسَرَّ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ عِنْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ كَلَامًا حَسَنًا. فَحَفِظَهُ أَبُوهَا وَنَسِيَتْهُ أُمُّ عُمَرَ، قَالَتْ: وَسَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: إِنَّ عُثْمَانَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مَرَّتَيْنِ. ①

جو شخص جیشِ عسره کو سامان فراہم کرے گا؛ اسے جنت ملے گی۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک سو سواریاں دیتا ہوں۔ پھر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا یہ عطیہ مجھے واپس کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے واپس کر دیا، تو انہوں نے کہا: میں اتنی ہی تعداد میں گھوڑے دیتا ہوں۔ اس بات نے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے پاس موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوش کر دیا۔ اس موقع پر آپ نے ان کے لیے بہت اچھی بات فرمائی، جسے ام عمر تو بھول گئیں لیکن ان کے والد کو یاد رہی۔ ام عمر بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا تھا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جیشِ عسره کو دو بار سامان فراہم کیا تھا۔

توضیح:..... جیشِ عسره سے مراد غزوہ تبوک کا لشکر ہے۔

731 - عبد اللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلَانَا ذِي فُوقٍ. ②
ہم نے تیر کے سوار کے بہ قدر بھی اپنے سے اعلیٰ (شخص کو منتخب کرنے) پر ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔

732 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ صحابہ سے) فرمایا:

((يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَطَلَعَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. ③

اس طویل و کشادہ راستے سے تمہارے پاس ایک جنتی شخص نمودار ہوگا۔ تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نمودار ہو گئے۔

733 - محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَلَغَ عَلِيًّا أَنَّ عَائِشَةَ تَلْعَنُ قَتْلَةَ عُثْمَانَ فِي الْمِرْبَدِ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ: وَأَنَا أَلْعَنُ قَتْلَةَ عُثْمَانَ، لَعْنَهُمُ اللَّهُ فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ، قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ④

مربد کے مقام پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتا چلا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت بھیجتی ہیں تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، یہاں تک کہ انہیں اپنے چہرے کے برابر کر لیا، پھر فرمایا: میں بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت بھیجتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان پر آسان و دشوار (یعنی ہر مقام اور ہر وقت) لعنت فرمائے۔ آپ نے

① [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵ / ۶۲۵ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲ / ۱۷۰ - مسند أحمد: ۱ / ۷۰ - سنن النسائي: ۶ / ۴۶

② [إسناده صحيح] مضي برقم: ۳۹۱

③ [إسناده ضعيف جدًا] تفرّد به المؤلف

④ [إسناده صحيح] تاريخ المدينة لابن شبة: ۲ / ۳۸۲

دو یا تین مرتبہ یوں ہی فرمایا۔

734 - موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالُوا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَخْبَرِينَا عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: فَاسْتَجَلَسَتِ النَّاسَ، فَحَمِدَتِ اللَّهَ وَأَنْتَ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّا نَقَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ ثَلَاثًا: إِمْرَةَ الْفَتَى، وَالْحِمَى، وَضَرْبَهُ السَّوْطِ، ثُمَّ تَرَكَتُمُوهُ حَتَّى إِذَا مُصْتَمُوهُ مَوْصَ الثُّوبِ عَدَوْتُمْ عَلَيْهِ الْفِقْرَ الثَّلَاثَ: حُرْمَةَ دَمِهِ الْحَرَامِ، وَحُرْمَةَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، لِعُثْمَانَ كَانَ اتَّقَاهُمْ لِلرَّبِّ، وَأَحْصَنَهُمْ لِلْفَرْجِ، وَأَوْصَلَهُمْ لِلرَّحِمِ. ①

لوگوں نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: اے ام المؤمنین! ہمیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیے۔ تو انہوں نے لوگوں کو بیٹھ جانے کو کہا، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! ہم نے عثمان رضی اللہ عنہ پر تین الزام لگائے: نوجوان کی حکمرانی، چراگاہ کا مسئلہ اور چمڑے کے چابک سے مارنا۔ پھر تم لوگوں نے انہیں تب تک نہ چھوڑا جب تک کہ تم ان پر کپڑے میں صابن کے گھس جانے کی طرح چڑھ نہ دوڑے اور تم نے ان پر تین چیزوں کو پامال کیا: ان کے حرام خون کی حرمت، شہر حرام کی حرمت، یقیناً عثمان رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ رب سے ڈرنے والے، سب سے زیادہ پاکدامن اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

735 - سیدنا جناب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ بَابَ حُدَيْفَةَ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَذَكَرْتُ هُشَيْمَ قِصَّةً فِيهَا قَالَ: ذَهَبُوا لِيَقْتُلُوهُ، قُلْتُ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ، قُلْتُ: فَأَيْنَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: فِي النَّارِ، يَعْنِي قَتَلَهُ عُثْمَانُ. ②

میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا اور تین مرتبہ (اندر آنے کی) اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ ملی۔۔۔ اس سے آگے ہشیم نے مکمل واقعہ ذکر کیا ہے جس میں انہوں نے بیان کیا کہ پھر باغی انہیں (یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو) شہید کرنے کے لیے چلے گئے۔ (جناب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: وہ کہاں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جنت میں۔ میں نے کہا: ان کے قاتل کہاں ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: جہنم میں۔ یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل۔

736 - سیدنا حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عُثْمَانُ مَا قَدَّمْتَ وَمَا أَخَّرْتَ، وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ، وَمَا أَخْفَيْتَ وَمَا أَبَدَيْتَ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). ③

اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے اور پچھلے، پوشیدہ و علانیہ، مخفی و ظاہری اور قیامت تک سرزد ہونے والے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں۔

737 - عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

② [إسناده ضعيف] تفرد به المؤلف

① [إسناده صحيح] تاريخ المدينة لابن شبة: ٢/٣٧٧

③ [إسناده ضعيف جدًا] تفرد به المؤلف

جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مِصْرَ قَدْ حَجَّ الْبَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالُوا: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنْ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ، فَأَتَى فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ تُحَدِّثْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُهُ تَغَيْبَ عَن بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ يَعْنِي تَغَيْبَ عَنِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانَ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَبَّرَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ حَتَّى أُخْبِرَكَ وَأُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ: أَمَا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ. وَأَمَا تَغَيْبُهُ عَن بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا، وَسَهْمَهُ لَكَ)). وَأَمَا تَغَيْبُهُ عَنِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانَ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدًا عَزَّ بَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ، فَبَعَثَ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِيدِهِ الْيُمْنَى: ((هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ))، فَضْرَبَ بِإِيدِهِ الْأُخْرَى عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَذِهِ لِعُثْمَانَ))، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَذِهِ الثَّلَاثِ مَعَكَ. ❶

ایک مصری آدمی آیا، اس نے بیت اللہ کا حج کیا، پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ قریش ہیں۔ اس نے کہا: ان میں سے بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ وہ (ان کے پاس) آیا اور بولا: اے ابن عمر! اگر میں آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے بتلائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں آپ کو اس گھر کی حرمت کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے روز میدان چھوڑ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: آپ کو یہ بھی علم ہے کہ وہ غزوہ بدر سے بھی غائب تھے، اس میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی موجود نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس آدمی نے ”اللہ اکبر“ کہا۔ اس کے بعد سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: آؤ اب میں تمہیں بتلاؤں اور تمہارے سوالات کے جوابات کی وضاحت بھی کروں: ان کا غزوہ احد میں میدان سے جانے کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے اور بخش دیا ہے۔ ان کے غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے عقد نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: تمہیں اسی شخص کے برابر اجر ملے گا جو غزوہ بدر میں شریک ہوا اور (مالِ غنیمت سے) تمہارا حصہ بھی تمہیں ملے گا۔ اور جہاں تک بیعت رضوان میں شریک نہ ہونے کی بات ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر مکہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی معزز ہوتا تو آپ ﷺ اسے بھیجتے، لیکن آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ہی بھیجا، اور بیعت رضوان کا معاملہ عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ جانے کے بعد ہوا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے (بیعت لیتے ہوئے) اپنا دایاں ہاتھ نیچے رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے، پھر اس پر دوسرا ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: یہ

عثمان کی بیعت ہوگئی۔ پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: اب یہ تینوں جواب اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔

738 - سیدنا عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْفِ دِينَارٍ فِي ثَوْبِهِ حِينَ جَهَّزَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، قَالَ: فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا وَهُوَ يَقُولُ: ((مَا ضَرَّ ابْنَ عَفَّانٍ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ))، يُرَدُّ ذَلِكَ مِرَارًا. ①

جس وقت نبی ﷺ غزوہ تبوک کے لشکر کی تیاری فرما رہے تھے تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے میں ایک ہزار دینار لے کر آئے اور انہیں نبی ﷺ کی گود مبارک میں انڈیل دیا۔ نبی ﷺ انہیں اُلٹنے پلٹنے لگے اور فرما رہے تھے: آج کے بعد ابن عفان کوئی عمل نہ بھی کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ آپ یہ بات بار بار فرما رہے تھے۔

739 - عمیرہ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ، فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ مَرْفُوعٌ شِرَاعُهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ﴾ [الرحمن: ٢٤]، وَالَّذِي أَنْشَأَهَا فِي بَحْرِ مِنْ بَحَارِهِ مَا قَتَلْتُ عُثْمَانَ، وَلَا مَا لَأْتُ عَلَى قَتْلِهِ. ②

ہم دریائے فرات کے کنارے پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کہ ایک کشتی گزری، جس کا بادبان اوپر کواٹھایا ہوا تھا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ﴾ اور اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح (چل پھر رہے) ہیں۔“ (پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس ذات کی قسم جس نے اس کشتی کو اپنے سمندر میں چلایا! نہ تو میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور نہ ہی میرا ان کے قتل کا کوئی ارادہ تھا۔

740 - امام طاؤس رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دوسرے آدمی سے یہ کہتے سنا کہ میں نے تجھ سے زیادہ بُرا شخص کبھی نہیں دیکھا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا:

أَنْتَ لَمْ تَرَ قَاتِلَ عُثْمَانَ. ③

تم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کو نہیں دیکھا۔

توضیح: یعنی وہ اس سے بھی زیادہ بُرا شخص تھا اور اس سے برا کوئی نہیں ہے۔

741 - عمرو بن مَره سے مروی ہے کہ مَره بن شراحیل نے فرمایا:

لَئِنْ أَكُونُ يَوْمَئِذٍ قُتِلْتُ مَعَ عُثْمَانَ فِي الدَّارِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا كَذَا. ④

① [اسنادہ حسن] مسند أحمد: ٦٣/٥ - سنن الترمذی: ٦٢٦/٥ - المستدرک للحاکم: ١٠٢/٣ - مجمع الزوائد للہیثمی: ٨٥/٩

② [اسنادہ حسن لغیرہ] سنن سعید بن منصور: ٣٦٤/٢ - الفتن لأبی نعیم: ٤١

③ [اسنادہ ضعیف] الرياض النضرة: ١٠٤/٣

④ [استادہ ضعیف] المعارف لابن قتیبة: ٢٣١

یقیناً اگر میں اس دن ہوتا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں شہید کر دیا جاتا؛ تو یہ مجھے فلاں فلاں چیز سے زیادہ محبوب ہوتا۔

742 - زبیر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میری دادی نے مجھ سے بیان کیا کہ:

أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ لَا يُوقِظُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ يَقْظَانَ فَيَدْعُوهُ، فَيَنَاولُهُ وَضُوءَهُ، وَكَانَ يَصُومُ الدَّهْرَ. ①

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو رات کے وقت بیدار نہیں کیا کرتے تھے، ہاں اگر کسی کو جاگتا ہوا دیکھتے تو اسے (نوافل پڑھنے کی) دعوت دیتے، پھر اسے وضو کا پانی پیش کرتے، اور آپ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔

743 - امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَتَبَ عُمَانُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يَعْزِمُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَضَعَ كِتَابَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَشْخَصَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَتَى بِالْكِتَابِ فَجَعَلَ يَذْهَبُ وَيَجِيءُ وَالْكِتَابُ فِي يَدِهِ، لَا يَقْرَأُهُ، فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ: أَيْنَ تَذْهَبُ وَالْكِتَابُ فِي يَدِكَ، افْتَحِ الْكِتَابَ فَاقْرَأْهُ، فَقَالَ: يَا بِنْتَ الْكَافِرِينَ، أَتُرِيدِينَ أَنْ أَبِيتَ عَاصِيًا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ أَشْخَصَ مِنْ لَيْلَتِي. ②

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے نام پیغام لکھ کر انہیں یہ حکم دیا کہ وہ جب تک ان کے پاس واپس نہیں آجاتے تب تک وہ ان کی تحریر اپنے ہاتھ سے نہیں رکھیں گے۔ چنانچہ وہ جہاں بھی آتے جاتے وہ تحریر ان کے ہاتھ میں ہی رہتی اور اسے پڑھتے نہیں تھے۔ ان کی والدہ نے ان سے کہا: تم جہاں بھی جاتے ہو یہ تحریر تمہارے ہاتھ میں ہی ہوتی ہے، تم اسے کھول کر پڑھ لو نا۔ انہوں نے کہا: اے کافروں کی بیٹی! کیا تم چاہتی ہو کہ میں امیر المؤمنین کی نافرمانی کر کے رات گزاروں یا میں اس رات واپس چلا جاؤں۔

744 - مہاجر التیمی سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَا تَسُبُّوا عُمَانَ، فَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهُ مِنْ خِيَارِنَا. ③

تم عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ بلاشبہ ہم انہیں اپنے بہترین لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے۔

745 - امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْ هَلَكَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي بَعْضِ الزَّمَانِ لَهَلَكَ عِلْمُ الْفَرَائِضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَقَدْ جَاءَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ وَمَا يَعْلَمُهَا غَيْرُهُمَا. ④

اگر کسی زمانے میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس دنیا سے (اکٹھے) رحلت فرما جاتے تو قیامت تک علم وراثت ختم ہو جاتا اور لوگوں پر ایسا وقت بھی آیا کہ ان دونوں کے علاوہ کسی کو وراثت کا علم ہی نہ تھا۔

① [إسناده صحيح] الزهد لامام أحمد: ص ۱۲۶ - الزهد لابن المبارك: ص ۴۳۸

② [إسناده صحيح] الميزان: ۱/۲۶۶ ③ [إسناده صحيح] تفرده المؤلف

④ [إسناده الى الزهري صحيح] سنن الدارمي: ۲۸۹۴

746 - لیج رسول اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَوْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ، لَرُمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُمِيَ قَوْمُ لُوطٍ. ①
اگر تمام لوگ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر اکٹھے ہو جاتے تو یقیناً ان پر اسی طرح پتھر برسائے جاتے جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسائے گئے تھے۔

747 - تزال بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو عہدہ خلافت سونپا گیا تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَمْرًا خَيْرًا مِنْ بَقِيٍّ وَلَمْ نَأَلْ. ②
ہم نے باقی رہ جانے والے لوگوں میں سے بہترین شخص کو امیر منتخب کیا ہے اور ہم نے چنداں ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔

748 - أم المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ:

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فِخْدَيْهِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَأَذِنَ لَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَأَذِنَ لَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ، وَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَذِنَ لَهُمْ، وَجَاءَ عَلِيٌّ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاسْتَأْذَنَ، فَتَجَلَّلَ ثَوْبَهُ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ، فَتَحَدَّثُوا سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَخَلَ عَلَيْكَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، وَأَنْتَ فِي هَيْئَتِكَ لَمْ تَحْرَكْ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ تَجَلَّلْتَ ثَوْبَكَ؟ قَالَ: ((أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟)). ③

ایک روز رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور آپ نے اپنا کپڑا اپنی دونوں رانوں کے درمیان میں رکھا ہوا تھا (یعنی آپ کی ران مبارک پر کپڑا نہیں تھا)۔ اتنے میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگے، تو آپ نے انہیں اجازت دے دی اور رسول اللہ ﷺ اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کرنے لگے، تو آپ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور رسول اللہ ﷺ اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آئے؛ آپ نے انہیں بھی اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت مانگنے لگے تو آپ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور رسول اللہ ﷺ اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت مانگنے لگے تو آپ ﷺ نے (ران مبارک پر) کپڑا ڈال لیا، پھر انہیں اجازت دی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کچھ دیر بات چیت کی، پھر چلے گئے، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس ابو بکر، عمر، علی اور آپ کے دیگر صحابہ آئے اور آپ اپنی اسی حالت میں بیٹھے رہے اور حرکت نہیں کی، لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے (اپنی ران پر) کپڑا ڈال لیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! کیا میں بھی اس سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں؟

749 - سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ:

① [سنادہ ضعیف] مجمع الزوائد للہیثمی: ۹۷/۹ ② [سنادہ صحیح] المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۸۸/۹

③ [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ۶/۲۸۸

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ وَضَعَ ثَوْبًا بَيْنَ فَخْذَيْهِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لَهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ عُمَرُ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ أَبِي مُعَاوِيَةَ. ①

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنی رانوں کے درمیان میں کپڑا رکھا ہوا تھا، اتنے میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (ملاقات کی) اجازت چاہی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی، اور نبی ﷺ اسی طرح تشریف فرما رہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ ہوا۔ اس سے آگے راوی نے گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

750 - عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ نَسِيًا مَنَسِيًّا، فَأَمَّا الَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ فَوَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يُتَّهَكَ مِنْ عُثْمَانَ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا أَنْتَهَكَ مِنِّي مِثْلُهُ، حَتَّى لَوْ أَحْبَبْتُ قَتْلَهُ قُتِلْتُ، يَا عُبَيْدَ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ، لَا يَغُرَّنَكَ أَحَدٌ بَعْدَ الَّذِي تَعْلَمُ، فَوَاللَّهِ مَا احْتَقَرْتُ أَعْمَالَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَجَمَ النَّفْرُ الَّذِينَ طَعَنُوا فِي عُثْمَانَ، فَقَالُوا قَوْلًا لَا يَحْسُنُ مِثْلُهُ، وَقَرَأُوا قِرَاءَةً لَا يَحْسُنُ مِثْلَهَا، وَصَلُّوا صَلَاةً لَا يُصَلِّي مِثْلَهَا، فَلَمَّا تَدَبَّرْتُ الصَّنِيعَ إِذْنُ وَاللَّهِ مَا تَقَارَبُوا أَعْمَالَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَإِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ قَوْلِ امْرِئٍ: ﴿فَقُلْ اعْمَلُوا فَسِيرَى اللَّهِ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ [التوبة: ۱۰۵]، وَلَا يَسْتَخْفَنَّ أَحَدٌ. ②

اے کاش! میں بھولی بسری ہوتی۔ کیونکہ جو کچھ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا ہے؛ اللہ کی قسم! میں یہی پسند کرتی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے جس معاملے کی بے حرمتی کرنی ہے؛ اس کی جگہ میری اپنی بے حرمتی ہو جائے، یہاں تک کہ اگر میں انہیں شہید کرنا پسند کرتی تو مجھے ہی قتل کر دیا جاتا۔ اے عبید اللہ بن عدی! یہ بات جان لینے کے بعد کوئی تجھے بالکل دھوکے میں نہ ڈالے: اللہ کی قسم! میں نے اصحاب رسول کے اعمال کو کبھی کمتر نہیں سمجھا تھا، یہاں تک کہ وہ جماعت ظاہر ہوئی جنہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق طعن و تشنیع کی، انہوں نے ایسی بات کی کہ اس جیسی اچھی بات کسی نے نہیں کہی، انہوں نے (قرآن کی) اس طرح قرأت کی کہ اس جیسی اچھی قرأت کسی نے نہیں کی اور انہوں نے اس انداز میں نماز پڑھی کہ اس کے مثل نماز نہیں پڑھی گئی۔ پھر جب میں نے (ان کے) کرتوتوں کو غور سے دیکھا تو تب مجھے اندازہ ہوا کہ اللہ کی قسم! یہ تو اصحاب رسول کے اعمال کے قریب بھی نہیں ہیں، سو جب تمہیں کسی آدمی کی اچھی بات بھلی لگے تو تم یوں کہو: ”عمل کرتے رہو، عنقریب اللہ، اس کے رسول اور مومنین تمہارا عمل دیکھ لیں گے۔“ اور کسی کا نیک عمل تمہیں بالکل بھی دھوکے میں نہ ڈالے۔

751 - ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ:

أَشْرَفَ عُثْمَانُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْضُورٌ فَقَالَ: أُنشِدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِرَاءٍ إِذْ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اسْكُنْ جِرَاءً، لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا

② [اسنادہ صحیح] خلق أفعال العباد للبخاری: ص ۲۵

① [اسنادہ حسن] مسند أحمد: ۶/۱۵۵

نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ))، وَأَنَا مَعَهُ؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رَجَالٌ، فَقَالَ: أَنْشُدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: ((هَذِهِ يَدِي وَيَدُ عُثْمَانَ))، فَبَايَعَ لِي؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رَجَالٌ، قَالَ: أَنْشُدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا هَذَا الْبَيْتَ فِي الْمَسْجِدِ؟)) فَانْتَشَدَ لَهُ رَجَالٌ، قَالَ: وَأَنْشُدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالَ: ((مَنْ يُنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟))، فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي؟ قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رَجَالٌ، قَالَ: وَأَنْشُدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يَبَاعُ مَأْوَاهَا ابْنُ السَّبِيلِ، فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِي فَابْتَحْتُهَا ابْنَ السَّبِيلِ؟ قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رَجَالٌ. ①

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے محل سے جھانک کر دیکھا جبکہ وہ محصور تھے، اور انہوں نے کہا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ حراء کے روز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون شریک تھا جب پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید موجود ہیں۔ اور میں بھی (اس وقت) آپ ﷺ کے ساتھ تھا؟ تو متعدد لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بیعت رضوان کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف بھیجا تھا (پھر صحابہ سے بیعت کرتے ہوئے) فرمایا: یہ میرا ہاتھ ہے اور عثمان کا ہاتھ ہے، اور آپ ﷺ نے (اپنا ہاتھ اوپر رکھ کر) میری طرف سے بیعت لے لی؟ تو لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت کون موجود تھا جب آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو اس گھر (کو خرید کر مسجد میں شامل کر کے اس) مسجد کو ہمارے لیے وسیع کرے گا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جہادی لشکر کی تیاری کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو آج (اللہ کی راہ میں) قبول ہونے والی چیز خرچ کرے؟ تو میں نے اپنے مال سے آدھے لشکر کو سامان مہیا کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رومہ (کنویں والے واقعہ کے وقت) کون موجود تھا، جس کا پانی مسافروں کو فروخت کیا جاتا تھا، لیکن میں نے اس کو خرید کر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔

752 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: عَلَامَ تَقْتُلُونِي؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ فَعَلِيهِ الرَّجْمُ، أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلِيهِ الْقَوْدُ، أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلِيهِ الْقَتْلُ))،

① [إسناده صحيح لغيره] مسند أحمد: ٥٩/١ - سنن النسائي: ٢٣٦/٦ - سنن الترمذي: ٦٢٧/٥

فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَلَا قَتَلْتُ أَحَدًا فَأُقِيدَ نَفْسِي مِنْهُ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مِنْذُ
أَسْلَمْتُ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو جھانک کر دیکھا جبکہ آپ محصور تھے اور فرمایا: تم کس جرم میں مجھے قتل کرنا
چاہتے ہو؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: مسلمان کا خون صرف ان تین کاموں میں سے کسی
ایک کے ارتکاب پر ہی حلال ہوتا ہے: وہ آدمی جس نے شادی کے بعد زنا کیا؛ اس پر رجم کی حد لاگو ہوتی ہے، یا
اس نے جان بوجھ کر قتل کیا تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا، یا وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا تو اسے بھی قتل
کر دیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں، میں نے کسی کی جان بھی
نہیں لی کہ بدلے میں مجھے قتل کر دیا جائے اور نہ ہی میں مرتد ہوا ہوں جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے، یقیناً
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

753 - ابو سلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ وَرَجُلًا آخَرَ مَعَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَاسْتَأْذَنَّا فِي
الْحَجِّ فَأَذِنَ لَهُمَا، ثُمَّ قَالَا: مَعَ مَنْ نَكُونُ إِنْ ظَهَرَ هُوَلَاءِ الْقَوْمِ؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ،
قَالَا: أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَكَ هُوَلَاءِ الْقَوْمِ، وَكَانَتِ الْجَمَاعَةُ فِيهِمْ؟ قَالَ: الزَّمُوا الْجَمَاعَةَ حَيْثُ
كَانَتْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَلَمَّا بَلَّغْنَا بَابَ الدَّارِ لَقِينَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ دَاخِلًا،
فَرَجَعْنَا عَلَى أَثَرِ الْحَسَنِ لِنَنْظُرَ مَا يُرِيدُ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا
طَوَّعُ يَدِكَ، فَمُرْنِي بِمَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: يَا ابْنَ أَخِي، ارْجِعْ فَاجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى
يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ، فَلَا حَاجَةَ لِي فِي هِرَاقَةِ الدَّمَاءِ. ❷

ابوقتادہ اور ان کے ساتھ ایک اور انصاری شخص سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ محصور تھے۔
ان دونوں نے حج کی اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی، پھر ان دونوں نے پوچھا: اگر یہ قوم غلبہ پا
لیتی ہے تو پھر ہم کس کا ساتھ دیں؟ آپ نے فرمایا: تم جماعت کے ساتھ رہنا۔ انہوں نے پوچھا: آپ کی کیا
رائے ہے کہ اگر یہ آپ پر حملہ کر دیتے ہیں اور جماعت بھی ان میں موجود ہو تو پھر؟ آپ نے فرمایا: جماعت کو
لازم پکڑنا، خواہ وہ جہاں بھی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے اور جب ہم گھر
کے دروازے پر پہنچے تو ہماری ملاقات سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ہوئی جو گھر میں داخل ہو رہے تھے، ہم بھی
حسن رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہی لوٹ آئے تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ کس ارادے سے آئے ہیں۔ جب حسن رضی اللہ عنہ آپ کے
پاس آئے تو کہا: اے امیر المؤمنین! ہم آپ کے اشارے کے پابند ہیں، آپ ہمیں جو چاہے حکم فرما دیجیے۔ تو
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے بھتیجے! واپس چلے جاؤ اور اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا
فیصلہ فرمادے، کیونکہ مجھے خون بہانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

❶ [اسنادہ حسن والحديث صحيح] سنن الترمذی: ۴ / ۶۰ - سنن ابن ماجہ: ۲ / ۸۴۸ - مسند أحمد: ۱ / ۶۱

❷ [اسنادہ صحيح] الرياض النضرة: ۳ / ۸۸

754 - ابو امامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ فِي الدَّارِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، قَالَ: وَكُنَّا نَدْخُلُ مَدْخَلًا إِذَا دَخَلْنَاهُ سَمِعْنَا كَلَامَ مَنْ عَلَى البَّلَاطِ، قَالَ: فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُتَّقِعًا لَوْنُهُ فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونِي بِالقَتْلِ أَنفَا، قَالَ: قُلْنَا: يَكْفِيكُمُ اللهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ أَمْرٍ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِيمَانِهِ، أَوْ زَنَا بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بَغَيْرِ نَفْسٍ))، فَوَاللهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا تَمَنَيْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا مِّنْهُ هَدَانِي اللهُ لَهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ ①

میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا جبکہ وہ محصور تھے۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم کسی کمرے میں داخل ہوتے تو ہمیں چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنائی دیتی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس کمرے میں داخل ہوئے، پھر تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے تو ان کا رنگ اڑا ہوا تھا اور فرمانے لگے: ان لوگوں نے مجھے ابھی قتل کی دھمکی دی ہے، ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ ان کی طرف سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے کے سوا حلال نہیں ہے: وہ آدمی جو اپنے ایمان کے بعد کافر ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے، یا کسی کو ناحق قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے میں نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میں کوئی اور دین اختیار کروں اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے، تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

755 - ابو امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ:

إِنِّي لَمَعَ عُثْمَانَ فِي الدَّارِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَكُنَّا نَدْخُلُ مَدْخَلًا إِذَا دَخَلْنَاهُ سَمِعْنَا كَلَامَ مَنْ عَلَى البَّلَاطِ، فَدَخَلَ يَوْمًا ذَلِكَ الْمَدْخَلَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُتَغَيَّرَ اللَّوْنِ قَالَ: وَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ أَمْرٍ مُسْلِمٍ إِلَّا مِنْ إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زَنَا بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بَغَيْرِ نَفْسٍ))، فَوَاللهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي الدُّنْيَا بِدِينِي بَدَلًا مِّنْهُ هَدَانِي اللهُ لَهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ ②

میں گھر میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جب وہ محصور تھے، تو جب بھی ہم کمرے میں داخل ہوا کرتے تھے تو ہمیں چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنائی دیتی تھی۔ ایک روز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس کمرے میں داخل ہوئے، پھر

① [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱/ ۶۵ - تاریخ المدینة لابن شبة: ۲/ ۳۵۸ - المنتقى لابن الجارود: ص ۲۸۴

② [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱/ ۶۲

باہر تشریف لائے تو ان (کے چہرے کا) رنگ متغیر تھا، انہوں نے فرمایا: یہ لوگ مجھے کیوں قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کسی بھی مسلمان کا خون حلال نہیں ہوتا، سوائے ان تین امور میں سے کسی ایک کے پائے جانے پر: وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کرے، یا شادی کرنے کے بعد زنا کرے، یا کسی کو قصاص کے بغیر قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے مجھے یہ بھی پسند نہیں ہے کہ مجھے اس دین کے بدلے میں ساری دنیا مل جائے اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے، تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

756 - حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ يَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً مِّنْذُ اسْلَمَ . ①

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا تب سے وہ روزانہ ایک مرتبہ غسل کیا کرتے تھے۔

757 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَرَفِيقِي فِيهَا عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ)) . ②

جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرا ساتھی وہاں عثمان بن عفان ہوگا۔

758 - عبدالرحمان بن شریذ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں یہ فرماتے سنا کہ:

إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَعُمَانُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧] . ③

بلاشبہ مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان (جنت میں) اسی طرح ہوں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ﴾ ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا، ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ [الحجر: ٤٧]

759 - ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَارَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْكُوفَةِ ثَمَانِيًا حِينَ اسْتُخْلِفَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَاتَ ، فَلَمْ يَرُ يَوْمٌ أَكْثَرَ نَشِيجًا مِنْ يَوْمَيْهِ ، وَإِنَّا اجْتَمَعْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَأَلُ عَنْ خَيْرِنَا ذِي فُوقٍ ، فَبَايَعْنَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانَ ، فَبَايَعُوهُ . ④

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے کوفہ کی جانب آٹھ میل تک مسافت طے کی تھی جب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا، تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: ابا بعد! امیر المؤمنین

① [إسناده حسن] التقريب: ١٩٨/١

② [إسناده ضعيف جدا] سنن الترمذی: ٦٢٤/٥

③ [لم أجد عبد الرحمن بن الشريد والباقون ثقات] مضي برقم: ٦٩٨

④ [إسناده حسن] تاريخ المدينة لابن شبة: ٢٧٧/٢ - التاريخ للفسوى: ٧٦/٢

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں۔ اس روز سے زیادہ سسکیاں لے کر روئے جانے والا کوئی دن نہیں دیکھا گیا اور ہم اصحاب محمد نے تیر کے سو فار کے بہ قدر بھی اپنے سے اعلیٰ (شخص کو منتخب کرنے) پر ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔ چنانچہ ہم نے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی، سو تم بھی ان کی بیعت کر لو۔

760 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فِي مِرْطٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ خَرَجَ، قَالَتْ: فَأَذِنَ لَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ، وَهُوَ مَعِيَ فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ، فَأَصْلَحَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ وَجَلَسَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَضَى إِلَيْكَ حَاجَتَهُ عَلَى حَالِكَ تِلْكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُمَرُ فَقَضَى حَاجَتَهُ عَلَى حَالِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ عَلَيْكَ فَكَأَنَّكَ احْتَفَظْتَ، فَقَالَ: ((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ، وَإِنِّي لَوْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ خَشِيتُ أَلَّا يَقْضِيَ إِلَيَّ حَاجَتَهُ)). قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَيْسَ كَمَا يَقُولُ الْكَذَّابُونَ: أَلَّا اسْتَحْيَى مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ ①

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اور میں اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ ایک ہی چادر میں تھی۔ پھر آپ نکلے اور انہیں اجازت دی، انہوں نے اپنا کام کیا اور آپ ﷺ میرے ساتھ چادر میں ہی تھے، پھر وہ نکل گئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں بھی اجازت دی، انہوں نے آپ سے ضروری بات چیت کی جبکہ آپ اسی حالت میں تھے، پھر وہ بھی چلے گئے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ سے ملاقات کی اجازت چاہی تو آپ نے اپنے کپڑے درست کیے اور بیٹھ گئے، پھر انہوں نے بھی آپ سے ضروری کام نمٹایا اور نکل گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اجازت طلب کی اور آپ سے اسی حالت میں ہی ضروری بات چیت کی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اجازت طلب کی اور انہوں نے بھی آپ سے اسی حالت میں ہی اپنا کام نمٹایا، لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ سے ملاقات کی اجازت چاہی تو آپ نے گویا خود کو محتاط اور محفوظ کر لیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً عثمان حیا دار آدمی ہے، اگر میں اسے بھی اسی حالت میں اجازت دے دیتا تو مجھے خدشہ تھا کہ وہ مجھ سے اپنا کام بیان نہ کر پاتا۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (صحیح الفاظ یہی ہیں) اس طرح نہیں ہیں جس طرح جھوٹے راویوں نے بیان کیے ہیں کہ (آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی اس شخص سے حیا کیوں نہ محسوس کروں جس سے فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں۔

761 - مطرف بن ثخیر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس پتھریلی زمین میں ملا تو انہوں نے فرمایا:

أَحِبُّ عُثْمَانَ مَنَّكَ أَنْ تَأْتِينَا؟

کیا عثمان کی محبت نے تمہیں ہمارے پاس آنے سے روک رکھا؟

① [سنادہ صحیح] صحیح مسلم: ۱۸۶۶/۴ - مسند احمد: ۱۵/۶

آپ نے دو مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر جب آپ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گئے تو فرمایا:

إِنْ تُحِبُّهُ فَإِنَّهُ كَانَ خَيْرَنَا وَأَوْصَلَنَا. ❶

اگر تم ان سے محبت کرتے ہو تو بلاشبہ وہ ہم سے بہتر بھی ہیں اور ہم سے زیادہ ناتہ داری نبھانے والے ہیں۔

762 - مطرف ہی بیان کرتے ہیں کہ میں جنگ جمل کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے صحرائی علاقے میں ملا، آپ اونٹ پر سوار تھے، چنانچہ آپ جلدی سے نیچے اتر آئے، تو میں نے عرض کیا: حضور! حق تو میرا بنتا تھا کہ میں جلدی سے آپ کے پاس آتا۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَحَبُّ عُثْمَانَ مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا؟

کیا عثمان کی محبت نے تمہیں ہمارے پاس آنے سے روک رکھا؟

میں آپ سے معذرت کرنے لگا، تو آپ نے پھر سے فرمایا:

أَحَبُّ عُثْمَانَ مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا؟

کیا عثمان کی محبت نے تمہیں ہمارے پاس آنے سے روک رکھا؟

پھر جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ آپ کے ساتھی آپ کی بات کو سن نہیں پارے تو آپ نے فرمایا:

وَاللَّهِ لَئِنْ أَحْبَبْتَهُ إِنْ كَانَ لَخَيْرَنَا وَأَفْضَلَنَا. ❷

اللہ کی قسم! اگر تم ان سے محبت کرتے ہو تو (اچھا کرتے ہو، کیونکہ) یقیناً وہ ہم سے بہتر بھی ہیں اور افضل بھی ہیں۔

763 - نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَبَسَ يَوْمَئِذٍ الدَّرْعَ مَرَّتَيْنِ ، يَعْنِي يَوْمَ الدَّارِ . ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس دن دو مرتبہ زرہ پہنی۔ یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے روز۔

764 - محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانُوا لَا يَفْقِدُونَ الْخَيْلَ الْبُلُقَ فِي الْمَغَازِي حَتَّى قُتِلَ عُثْمَانُ ، فَلَمَّا قُتِلَ فَقَدَتْ فَلَمْ يَرِ مِنْهَا شَيْءٌ ، قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَهَا الْمَلَائِكَةَ ، قَالَ: وَكَانُوا لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الْأَهْلَةِ حَتَّى قُتِلَ عُثْمَانُ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ لُبِسَتْ عَلَيْهِمْ ، قَالَ: وَكَانَتِ الصَّدَقَةُ تُدْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَمْرَبَهُ ، وَإِلَى أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ وَمَنْ أَمْرَبَهُ ، وَإِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَمَنْ أَمْرَبَهُ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ اخْتَلَفُوا فَرَأَى قَوْمٌ يَقْسِمُونَهَا بَرَأِيهِمْ ، وَرَأَى قَوْمٌ يَرْفَعُونَهَا إِلَى السُّلْطَانِ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَسَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ [الزمر: ۳۱] قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُصِمْتُمْ هَذِهِ؟ وَإِنَّمَا نَحْنُ إِخْوَانٌ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ قَالُوا: هَذِهِ هَذِهِ. ❹

❶ [إسناده ضعيف] السنة لابن أبي عاصم: ۱۱۸- صفة الصفوة لابن الجوزي: ۳۰۶/۱

❷ [خليل لم أجده والباقون ثقات] تفرده المؤلف ❸ [إسناده صحيح] البداية والنهاية لابن كثير: ۱۸۲/۷

❹ [إسناده حسن لغيره] الدر المنثور للسيوطي: ۳۲۷/۵- تاريخ المدينة لابن شبة: ۲/۳۸۷- الأموال لابن عبيد: ص ۷۵۱

لوگ غزوات میں سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے موجود پاتے تھے، یہاں تک کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ سو جب ان کی شہادت ہوئی تو یہ گھوڑے بھی غائب ہو گئے اور (اس کے بعد) ایسی کوئی چیز دکھائی نہ دی۔ لوگوں کے خیال کے مطابق یہ فرشتے ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ چاند کے معاملے میں اختلاف کا شکار نہیں ہوا کرتے تھے، یہاں تک کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا، سو جب ان کی شہادت ہو گئی تو چاند ان پر خلط ملط ہونے لگا۔ صدقے کی صورت حال پہلے یہ ہوتی تھی کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا جس نے صدقہ کرنے کا کہا ہوتا تھا، (آپ ﷺ کی رحلت کے بعد) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا جس نے صدقہ کرنے کا کہا ہوتا تھا (ان کی وفات کے بعد) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا جس نے صدقہ کرنے کا کہا ہوتا تھا، لیکن جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو لوگ اختلاف کا شکار ہو گئے، کچھ لوگ اپنی رائے کے مطابق ہی اسے تقسیم کرنے لگے اور کچھ لوگ اسے حکمران کے ہاں بھیجنا مناسب سمجھنے لگے۔ ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ ”پھر یقیناً تم قیامت کے روز اپنے پروردگار کے ہاں جھگڑا کرو گے۔“ تو نبی ﷺ کے صحابہ نے پوچھا: ہمارے اس جھگڑے سے کیا مراد ہے؟ جبکہ ہم تو باہم بھائی بھائی ہیں۔ لیکن جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اس سے مراد یہی ہے۔

765 - سیدنا ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعَ عُثْمَانَ أَنَّ وَفَدَ أَهْلَ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهُمْ، قَالَ: وَكَانَ فِي قَرْيَةٍ لَهُ خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ، أَوْ كَمَا قَالَ، فَلَمَّا سَمِعُوا بِهِ أَقْبَلُوا نَحْوَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي هُوَ فِيهِ، أَرَاهُ قَالَ: وَكَرِهَ أَنْ يَقْدُمُوا عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ أَوْ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَاتَوَّهُ فَقَالُوا: ادْعُ لَنَا بِالْمُصْحَفِ، فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ، فَقَالُوا لَهُ: افْتَحِ السَّابِعَةَ، قَالَ: وَكَانُوا يُسْمُونَ سُورَةَ يُونُسَ السَّابِعَةَ، قَالَ: فَقَرَأَهَا حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ اللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ﴾ [يونس: ۵۹]، قَالَ: قَالُوا لَهُ: قِفْ، قَالَ: قَالُوا لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا حَمَيْتَ مِنَ الْجِمَى، اللَّهُ أَذِنَ لَكَ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرِي؟ قَالَ: فَقَالَ: أَمْضِهِ، نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا، قَالَ: وَأَمَّا الْجِمَى فَإِنَّ عُمَرَ حَمَى الْجِمَى قَبْلِي لِإِبْلِ الصَّدَقَةِ، فَزِدْتُ فِي الْجِمَى لَمَّا زَادَ مِنْ إِبْلِ الصَّدَقَةِ، أَمْضِهِ، قَالَ: فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَهُ بِالْآيَةِ فَيَقُولُ: أَمْضِهِ نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا، قَالَ: وَالَّذِي يَلِي كَلَامَ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ فِي سِنِّكَ، قَالَ: يَقُولُ أَبُو نَضْرَةَ: يَقُولُ لِي ذَاكَ أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ أَبُو نَضْرَةَ: وَأَنَا فِي سِنِّكَ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: وَلَمْ يَخْرُجْ وَجْهِي يَوْمَئِذٍ، لَا أَدْرِي لَعَلَّهُ قَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً، قَالَ: وَأَخَذَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَشُقُّوا عَصَا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا يَفَارِقُوا جَمَاعَةً مَا أَقَامَ لَهُمْ شَرْطُهُمْ، أَوْ كَمَا أَخَذُوا عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ: وَمَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا: نُرِيدُ أَنْ لَا يَأْخُذَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَطَاءً، فَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ، وَلِهَذَا الشُّيُوخُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: فَرَضُوا وَأَقْبَلُوا

مَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ رَاضِينَ ، قَالَ : فَقَامَ فَخَطَبَ قَالَ : أَلَا إِنَّ مَنْ كَانَ لَهُ زَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِزَرْعِهِ ، وَمَنْ كَانَ لَهُ ضَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ ، أَلَا إِنَّهُ لَا مَالَ لَكُمْ عِنْدَنَا ، إِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَلِهَذَا الشُّيُوخُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَغَضِبَ النَّاسُ وَقَالُوا : مَكْرُ بَنِي أُمِيَّةَ ، قَالَ : ثُمَّ رَجَعَ الْوَفْدُ الْمِصْرِيِّونَ رَاضِينَ ، فَبَيْنَا هُمْ بِالطَّرِيقِ ، إِذَا هُمْ بِرَاكِبٍ يَتَعَرَّضُ لَهُمْ ثُمَّ يَفَارِقُهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ ، ثُمَّ يَفَارِقُهُمْ وَيَسْبَهُمْ ، قَالَ : فَقَالُوا لَهُ : مَا لَكَ؟ إِنْ لَكَ لَأَمْرًا ، مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ : أَنَا رَسُولُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَامِلِهِ بِمِصْرَ ، قَالَ : فَفَتَشَوْهُ فَإِذَا هُمْ بِالْكِتَابِ عَلَى لِسَانِ عُثْمَانَ عَلَيْهِ خَاتَمُهُ إِلَى عَامِلِ مِصْرَ أَنْ يَضْلِبَهُمْ ، أَوْ يَقْتُلَهُمْ ، أَوْ يَقْطَعُ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ، قَالَ : فَأَقْبَلُوا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ، قَالَ : فَأَتُوا عَلِيًّا فَقَالُوا : أَلَمْ تَرَ أَنَّهُ كَتَبَ فِينَا بَكْذَا وَكَذَا؟ فَمُرَّ مَعَنَا إِلَيْهِ ، قَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ مَعَكُمْ ، قَالُوا : فَلِمَ كَتَبْتَ إِلَيْنَا؟ قَالَ : لَا وَاللَّهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْكُمْ كِتَابًا قَطُّ ، قَالَ : فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : أَلِهَذَا تُقَاتِلُونَ ، أَوْ لِهَذَا تَغْضَبُونَ؟ قَالَ : وَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى قَرْيَةٍ ، وَانْطَلَقُوا حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ فَقَالُوا : كَتَبْتَ فِينَا بَكْذَا وَكَذَا ، فَقَالَ : إِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ ، أَنْ تُقِيمُوا عَلَيَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ يَمِينِي بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا كَتَبْتُ وَلَا أَمَلَيْتُ وَلَا عَلِمْتُ ، قَالَ : وَقَالَ : قَدْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْكِتَابَ يُكْتَبُ عَلَى لِسَانِ الرَّجُلِ ، وَقَدْ يُنْقَشُ الْخَاتَمُ عَلَى الْخَاتَمِ . قَالَ : حَصْرُوهُ فِي الْقَصْرِ ، قَالَ : فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، قَالَ : فَمَا أَسْمَعُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ رَدَّ عَلَيْهِ ، إِلَّا أَنْ يَرُدَّ رَجُلٌ فِي نَفْسِهِ ، قَالَ : فَقَالَ : أَنَشِدُكُمْ اللَّهَ ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةَ مِنْ مَالِي يُسْتَعَذَّبُ بِهَا؟ قَالَ : فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : قِيلَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَعَلَامَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَفْطِرَ عَلَى مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالَ : وَأَنْشِدُكُمْ اللَّهَ ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ كَذَا وَكَذَا مِنْ الْأَرْضِ فَزِدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ : قِيلَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مُنِعَ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ قَبْلِي؟ قَالَ : وَأَنْشِدُكُمْ اللَّهَ ، هَلْ سَمِعْتُمْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَيْئًا فِي شَأْنِهِ ، وَذَكَرَ أَرَى كِتَابَهُ الْمَفْصَلَ ، قَالَ : فَفَشَا النَّهْيُ ، قَالَ : فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ : قَالَ : مَهْلًا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، مَهْلًا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : وَفَشَا النَّهْيُ ، قَالَ : فَقَامَ الْأَشْتَرُ قَالَ : فَلَا أَدْرِي أَيَوْمِئِذٍ أَمْ يَوْمٍ آخَرَ؟ قَالَ : فَلَعَلَّهُ قَدْ مَكْرَبِي وَبِكُمْ ، قَالَ : فَوَطِئَهُ النَّاسُ حَتَّى أَلْقَى كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : ثُمَّ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مَرَّةً أُخْرَى ، فَوَعظَهُمْ وَذَكَرَهُمْ ، فَلَمْ تَأْخُذْ فِيهِمْ الْمَوْعِظَةُ ، قَالَ : وَكَانَ النَّاسُ تَأْخُذُ فِيهِمْ الْمَوْعِظَةَ أَوَّلَ مَا يَسْمَعُونَهَا ، فَإِذَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَأْخُذْ فِيهِمْ ، أَوْ كَمَا قَالَ ، قَالَ : وَرَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((أَفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ)) ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّهُ فَتَحَ الْبَابَ وَوَضَعَ الْمُصْحَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ : فَزَعَمَ الْحَسَنُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : لَقَدْ أَخَذَتْ

مِنِّي مَأْخُذًا، أَوْ قَعَدْتَ مِنِّي مَقْعَدًا، مَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ لِيَقْعُدَهُ، أَوْ لِيَأْخُذَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ، قَالَ: وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ: وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللَّهِ، قَالَ: فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ، قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللَّهِ، قَالَ: وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَيَهْوِي إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ قَالَ: فَاتَّقَاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا، فَلَا أَدْرَى أَبَانَهَا أَمْ قَطَعَهَا وَلَمْ يُبْنِهَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لِأَوَّلُ كَفِّ قَدْ خَطَّتِ الْمِفْصَلَ، قَالَ: وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْمَوْتُ الْأَسْوَدُ، قَالَ: فَخَنَقَهُ، وَخَنَقَهُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ قَبْلَ أَنْ يَضْرِبَ السَّيْفَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ هُوَ أَلَيْنُ مِنْ حَلْقِهِ، وَاللَّهِ لَقَدْ خَنَقْتُهُ حَتَّى رَأَيْتُ نَفْسَهُ مِثْلَ نَفْسِ الْجَانِّ يَتَرَدَّدُ فِي جَسَدِهِ، قَالَ: وَفِي غَيْرِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ التَّجُوبِيُّ فَأَشْعَرَهُ مَشَقَصًا، قَالَ: فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [البقرة: ۱۳۷]، قَالَ: فَإِنَّهَا فِي الْمُصْحَفِ، مَا حُكَّتْ، قَالَ: وَأَخَذَتِ ابْنَةُ الْفُرَافِصَةِ - فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ - حُلِيَّهَا فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهَا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ، قَالَ: فَلَمَّا أَشْعِرَ وَقُتِلَ تَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَاتَلَهَا اللَّهُ مَا أَعْظَمَ عَجِيزَتَهَا، قَالَتْ: فَعَرَفْتُ أَنَّ أَعْدَاءَ اللَّهِ لَمْ يُرِيدُوا إِلَّا الدُّنْيَا. ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سنا کہ اہل مصر کا ایک وفد آیا ہے۔ آپ نے ان کا استقبال کیا۔ آپ اس وقت مدینہ کے بیرونی جانب اپنی ایک بستی میں تھے۔ جب وفد کے لوگوں نے آپ کے متعلق سنا تو وہ آپ کے پاس اسی جگہ آ گئے جہاں آپ تشریف فرما تھے، جبکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کونا گوار گزرا کہ وہ آپ کے پاس مدینے میں کیوں آئے ہیں۔ سو جب وہ آپ کے پاس آ گئے تو انہوں نے کہا: ہمارے لیے ایک مصحف (یعنی قرآن کریم) منگوائیے۔ آپ نے مصحف منگوایا تو انہوں نے کہا: ساتویں سورت کھولیے۔ وہ سورۃ یونس کو ساتویں سورت کہا کرتے تھے۔ آپ نے اس سورت کو پڑھنا شروع کیا، یہاں تک کہ جب اس آیت کے اختتام پر پہنچے: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلِ اللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ﴾ ❶ ”کہہ دیجیے: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو رزق نازل فرمایا ہے، تم نے اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ حصہ حلال قرار دے لیا ہے۔ آپ پوچھیے کہ کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی تھی یا تم اللہ پر افتراء کرتے ہو؟“ انہوں نے آپ سے کہا: ٹھہر جائیے۔ پھر انہوں نے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے کہ جو آپ نے چراگاہ بنائی ہے؛ کیا اللہ نے آپ کو اجازت دی ہے یا آپ اللہ پر افتراء کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کو چھوڑو، کیونکہ یہ آیت تو فلاں فلاں معاملے میں نازل ہوئی ہے اور جہاں تک چراگاہ کا معاملہ ہے تو مجھ سے پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی صدقے کے اونٹوں کے لیے چراگاہ بنائی تھی، میں نے تو بس یہ کیا ہے کہ جب صدقے کے اونٹوں میں اضافہ ہو گیا تو میں نے چراگاہ کو بھی بڑھا دیا، لہذا اس بات کو چھوڑو، لیکن وہ لوگ آپ کو اسی آیت کے باعث پکڑ رہے تھے جبکہ عثمان رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ اسے چھوڑ دو، یہ تو فلاں فلاں بات کے متعلق نازل ہوئی

❶ [سنادہ صحیح] مسند اسحاق بن راہویہ: ۹۹۔ مجمع الزوائد للہیثمی: ۷/۲۲۹۔ الرياض النضرة: ۳/۷۸

ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو اس روز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بحث کر رہا تھا وہ تمہاری عمر کا ہی تھا۔ (ابونضرہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ ابوسعید نے کہا تھا۔ ابونضرہ کے الفاظ ہیں: اس روز میں تمہاری عمر کا تھا۔ انہوں نے کہا: اس روز میرے چہرے پر داڑھی نہیں نکلی تھی، مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے دوسری مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اس روز میں تیس برس کا تھا)۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے وعدہ لیا کہ وہ اس وقت تک مسلمانوں میں دراڑ نہیں ڈالیں گے اور نہ ہی اجتماعیت سے الگ ہوں گے جب تک وہ ان کی شرائط کو پورا کرتے رہیں گے۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا: تم چاہتے کیا ہو؟ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ مدینے والے ہم سے کوئی مال وصول نہ کریں بلکہ یہ مال اس شخص کو ہی ملنا چاہیے جس کے قتال کی بدولت یہ حاصل ہوا ہے اور اصحاب محمد رضی اللہ عنہم میں سے بزرگ لوگوں کو ملنا چاہیے۔ چنانچہ وہ رضامند ہو گئے اور وہ لوگ آپ کے ساتھ راضی و خوشی مدینہ آ گئے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سنو! جس کے پاس کوئی کھیتی ہے؛ وہ اپنی کھیتی کے پاس پہنچ جائے اور جس کے پاس مویشی ہیں وہ ان کے پاس چلا جائے۔ خبردار! تمہارے لیے ہمارے پاس اب کوئی مال نہیں ہے۔ یہ مال صرف ان لوگوں کو ملے گا جن کے قتال کی بدولت یہ حاصل ہوا ہے اور نیز یہ اصحاب محمد رضی اللہ عنہم میں سے بزرگ لوگوں کا حق ہوگا۔ یہ سن کر لوگ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے: یہ بنو امیہ کا فریب ہے۔ پھر مصریوں کا وہ وفد راضی خوشی واپس چلا گیا۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ پیچھے سے ایک سوار ان تک پہنچا اور انہیں اپنی باتوں کا نشانہ بنانے لگا، پھر وہ انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا، پھر واپس ان کے پاس آیا، پھر انہیں چھوڑ کر چلا گیا اور انہیں برا بھلا کہتا رہا۔ اس کی یہ حرکت دیکھ کر انہوں نے اس سے پوچھا: تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ کیا تجھے کوئی حکم ملا ہے؟ یا کوئی اور معاملہ ہے؟ اس نے کہا: میں امیر المؤمنین کا اپیلچی ہوں اور مصر میں مقرر ان کے گورنر کی جانب جا رہا ہوں۔ جب انہوں نے اس سے پوچھنا چھ کی اور اس کی تلاشی لی تو انہیں اس کے پاس سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک تحریر ملی جس پر ان کی مہر بھی ثبت تھی (اور اس میں لکھا تھا کہ) ان کو سولی پر چڑھا دیا جائے، یا انہیں قتل کر دیا جائے، یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں۔ وہ یہ دیکھ کر واپس مدینہ آ گئے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے ہمارے بارے میں کیا حکم لکھ کر بھیجا ہے؟ آپ ہمارے ساتھ ان کے پاس چلیے۔ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ کھڑا نہیں ہوں گا۔ انہوں نے کہا: پھر آپ نے ہمیں پیغام کیوں لکھ بھیجا تھا؟ آپ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کبھی کوئی خط نہیں لکھا۔ وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور پھر ایک دوسرے سے بولے: کیا تم اس شخص کے لیے لڑائی کرتے پھرتے ہو؟ یا تم اس شخص کے لیے غصے میں آئے ہوئے ہو؟ علی رضی اللہ عنہ چل پڑے اور مدینہ سے نکل کر بستی کی طرف روانہ ہو گئے، وہ لوگ بھی (آپ کے ساتھ) چل پڑے، یہاں تک کہ وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے، پھر انہوں نے کہا: ہمارے متعلق آپ نے یہ حکم لکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: دو ہی باتیں ہیں: یا تو تم مسلمانوں میں سے دو آدمی گواہ لے آؤ یا پھر میں اس اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ نہ تو میں نے یہ خط خود لکھا، نہ لکھوایا اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے۔ تم جانتے ہو کہ خط تو آدمی کی زبان میں ہی لکھا جاتا ہے اور اختتام پر مہر بھی لگائی جاتی ہے۔ لیکن انہوں نے پھر بھی انہیں محل کے اندر محصور کر دیا۔ ایک روز آپ نے لوگوں کو جھانک کر دیکھا اور

”السلام علیکم“ کہا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سلام کا جواب دیتے کسی کو بھی نہیں سنا، ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی نے اپنے دل میں ہی جواب دے دیا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے رومہ کا کنواں خرید (کر وقف) کیا تھا، جس سے بیٹھا پانی حاصل کیا جاتا تھا؟ اور میں بھی اس سے ایک عام مسلمان آدمی کی طرح ہی اپنا حصہ لیتا تھا۔ آپ کی بات کے جواب میں کہا گیا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر تم مجھے اس کنویں کا پانی پینے سے کس بنا پر روک رہے ہو، کہ مجھے سمندر کے پانی پر روزہ افطار کرنا پڑ رہا ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے فلاں زمین خرید کر مسجد کی توسیع کے لیے وقف کر دی تھی؟ جواب دیا گیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مجھ سے پہلے اس مسجد میں کسی کو نماز پڑھنے سے روکا گیا ہو؟ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے اللہ کے نبی ﷺ کو ان کے معاملے میں کچھ بیان کرتے سنا ہے؟ اتنے میں ممانعت کی آوازیں پھیل گئیں (یعنی باغی آپ کو بات کرنے سے روکنے لگے) تو لوگ کہنے لگ گئے: امیر المؤمنین کو چھوڑ دو، امیر المؤمنین کو چھوڑ دو۔ لیکن آپ کو بولنے سے روکنے کی آوازیں بڑھتی گئیں۔ اتنے میں اشتر کھڑا ہوا اور بولا: میں نہیں جانتا کہ یہ اسی دن ہے یا کسی اور دن؟ آپ نے فرمایا: شاید یہ میرے اور تمہارے متعلق سازش کی گئی ہے۔ دوسری مرتبہ آپ نے جھانک کر لوگوں کو دیکھا، انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں وہی باتیں یاد دلائیں، لیکن انہیں کسی نصیحت کا اثر نہیں ہوا۔ لوگ پہلے پہل تو آپ کی نصیحت سن کر اس کا اثر لیا کرتے تھے لیکن جب انہیں بار بار کی جانے لگی تو ان میں نصیحت کا اثر نہ رہا۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا: آج شام کو ہمارے ہاں افطاری کرنا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور قرآن کریم کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا رکھا تھا لیکن (حسن کے مطابق) محمد بن ابی بکر آپ کے پاس آئے اور آپ کی داڑھی پکڑ لی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو فرمایا: تم نے میرے پکڑنے کی جگہ کو پکڑ لیا ہے اور میرے بیٹھنے کی جگہ پر آ بیٹھا ہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوتے تو وہ کبھی نہ اس کو پکڑتے اور نہ ہی اس پر بیٹھے۔ یہ سن کر وہ باہر نکل گئے اور آپ کو چھوڑ دیا۔ ابو سعید کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک آدمی ان کے پاس گیا تو آپ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب فیصلہ کرے گی۔ وہ یہ سن کر باہر نکل گیا اور آپ کو چھوڑ دیا۔ پھر دوسرا آدمی آپ کے پاس آیا تو آپ نے وہی کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان اللہ کی کتاب فیصلہ کرے گی۔ اس وقت قرآن کریم آپ کے ہاتھوں میں تھا۔ اس آدمی نے تلوار کے ساتھ اسے نیچے گرا دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے قرآن کو (نیچے گرنے سے) بچانا چاہا تو اس نے اسے کاٹ دیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے قرآن کو دو ٹکڑوں میں کر دیا تھا یا صرف کاٹا ہی تھا اور ٹکڑوں میں تقسیم نہیں کیا تھا۔ یہ دیکھ کر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے سورتوں کو کاٹا ہے۔ پھر ایک آدمی آپ کے پاس آیا جس کو ”کالی موت“ کہا جاتا تھا، اس نے آپ کا گلا گھونٹا۔ پھر وہ تلوار مارنے سے پہلے ہی نکل گیا اور اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ان کے حلق سے زیادہ نرم کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اللہ کی قسم! میں نے ان کا گلا گھونٹا، یہاں تک کہ میں نے ان کی سانس کو ایک سانپ کی سانس کے مثل دیکھا جو اس کے جسم میں پس و پیش ہو رہی ہو۔ ابو سعید کی روایت کے علاوہ دیگر کے الفاظ یہ ہیں کہ پھر تجو بی ان کے پاس گیا اور اس نے چوڑے

پھل کے نیزے کے ساتھ آپ پر وار کیا تو آپ کے خون کے چھینٹے اس آیت کریمہ پر گرے: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ ”عنقریب انہیں اللہ ہی کافی ہو جائے گا اور وہ خوب سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔“ وہ خون اسی طرح اس قرآن پر لگا رہا، اس کو صاف نہیں کیا گیا۔ ابوسعیدؓ کی روایت کے الفاظ ہیں کہ فرافصہ کی بیٹی نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل اپنے زیور لیے اور انہیں اپنی گود میں رکھ لیا۔ جب حمل ہوا اور آپ کو شہید کر دیا گیا تو آپ کی طرف دوڑیں، تو کسی (بد بخت نے انہیں دیکھ کر) کہا: اللہ اس کو ہلاک کرے، اس کے سرین کتنے بڑے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: مجھے پتا ہے کہ اللہ کے دشمن تو صرف دنیا ہی چاہتے ہیں۔

766 - ابوسعید ہی بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعَ عُثْمَانُ أَنَّ وَفَدَ أَهْلَ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: حَصْرُوهُ فِي الْقَصْرِ، فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةَ مِنْ مَالِي لِيُسْتَعَذَّبَ مِنْهَا فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَعَلَّامَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَفِطَرَ عَلَى مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالَ: وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَتَلَقَّاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا، فَلَا أَدْرِي أَبَانَهَا أَوْ قَطَعَهَا فَلَمْ يُبَيِّنْهَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لِأَوَّلُ كَفٌّ قَدْ خَطَّتِ الْمَفْصَلَ، وَفِي غَيْرِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ التَّجُوبِيُّ فَأَشْعَرَهُ مَشَقَّصًا فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [البقرة: ۱۳۷]، فَإِنَّهَا فِي الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ، وَأَخَذَتِ ابْنَةُ الْفَرَّافِصَةِ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ حُلِيَّهَا فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهَا، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ، فَلَمَّا أُشْعِرَ وَقُتِلَ تَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَاتَلَهَا اللَّهُ، مَا أَعْظَمَ عَجِيزَتَهَا، قَالَتْ: فَعَرَفْتُ أَنَّ أَعْدَاءَ اللَّهِ لَمْ يُرِيدُوا إِلَّا الدُّنْيَا. ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سنا کہ اہل مصر کا ایک وفد آیا ہے۔۔۔ پھر راوی نے آگے مکمل حدیث بیان کی اور کہا: انہوں نے آپ کا محل میں محاصرہ کر لیا۔ ایک روز آپ نے انہیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے مال سے رومہ کا کنواں خریدا تھا تاکہ اس سے میٹھا پانی حاصل کیا جاسکے اور میں نے اس میں اپنا حصہ مسلمانوں کے عام آدمی کے حصے کی طرح ہی رکھا تھا؟ جواب آیا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر تم مجھے اسی کنویں سے پانی پینے سے کیوں منع کر رہے ہو؟ یہاں تک کہ میں نے سمندر کے پانی سے روزہ چھوڑوں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ مصحف آپ کے سامنے تھا، آپ تلوار لے کر اس کی جانب جھکے اور اسے اپنے ہاتھ میں لے کر کاٹ دیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے اسے جدا کر دیا یا بس کاٹا ہی تھا اور جدا نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے قرآن کے آخری ساتویں حصے پر لکیر کھینچی ہے۔ ابوسعید کی حدیث کے علاوہ (دوسری روایت) میں بیان ہے کہ پھر آپ کے پاس تجوبی آیا اور اس نے آپ کو چوڑے پھل کا نیزا مارا اور آپ کے خون کے چھینٹے اس آیت پر گرے: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ ”عنقریب انہیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہو جائے گا اور وہ بہت سننے والا خوب جاننے والا ہے۔“ ابوسعیدؓ کی روایت کے

الفاظ ہیں کہ فرافصہ کی بیٹی نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل اپنے زیور لیے اور انہیں اپنی گود میں رکھ لیا۔ جب حملہ ہوا اور آپ کو شہید کر دیا گیا تو آپ کی طرف دوڑیں، تو کسی (بد بخت نے انہیں دیکھ کر) کہا: اللہ اس کو ہلاک کرے، اس کے سرین کتنے بڑے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: مجھے پتا ہے کہ اللہ کے دشمن تو صرف دنیا ہی چاہتے ہیں۔

767 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

اسْتَشَارَنِي عُثْمَانُ وَهُوَ مَحْضُورٌ فَقَالَ: مَا تَرَى فِيمَا يَقُولُ الْمُغِيرَةُ بْنُ الْأَخْنَسِ؟ قُلْتُ: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ إِنَّمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَخْلَعَ هَذَا الْأَمْرَ، وَتُخْلَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ فَعَلْتَ أَمْخَلَفْتَ أَنْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ هَلْ يَزِيدُونَ عَلَيَّ أَنْ يَقْتُلُوكَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَيَمْلِكُونَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَإِنِّي لَا أَرَى أَنْ تُسَنَّ هَذِهِ السُّنَّةَ فِي الْإِسْلَامِ، كُلَّمَا اسْتَخَطُوا أَمِيرًا خَلَعُوهُ، وَلَا أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصًا أَلْبَسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. ①

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مشورہ طلب کیا جبکہ وہ محضور تھے، انہوں نے فرمایا: جو بات مغیرہ بن اخنس کہتا ہے آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ میں نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ کہتا ہے: یہ لوگ صرف یہی چاہتے ہیں کہ آپ اس معاملے کو (یعنی منصبِ خلافت کو) چھوڑ دیں اور ان کے اور اس (عہدے) کے درمیان سے ہٹ جائیں۔ میں نے عرض کیا: آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو دنیا میں آپ باقی رہیں گے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کو کیا لگتا ہے کہ اگر آپ ایسا نہ کریں تو یہ لوگ آپ کو شہید کرنے سے زیادہ کچھ کر سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: کیا یہ لوگ جنت اور جہنم کے مالک ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر میں نہیں سمجھتا کہ آپ کو اسلام میں یہ طریقہ (یعنی خلافت سے استعفیٰ دینے کا طریقہ) ایجاد کرنا چاہیے، کیونکہ پھر جو بھی امیر سے نالاں ہو گا وہ اسے معزول کر دے گا، اور آپ اس فیض کو مت اتاریں جو اللہ عزوجل نے آپ کو پہنائی ہے۔

768 - نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلُوا عَلَيَّ عُثْمَانَ مِنْ بَابٍ، فَسَدَّ الْحَرْبَةَ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ، فَوَلَّيْتُ وَقَالَ: اللَّهُ يَا عُثْمَانُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اللَّهُ اللَّهُ يَا عُثْمَانُ، اللَّهُ اللَّهُ يَا عُثْمَانُ، ثُمَّ كَفَّ حَتَّى قُتِلَ. ②

لوگ دروازے سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے نیزہ سیدھا کیا، پھر جب واپس مڑا تو بولا: اے عثمان! اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اے عثمان! اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ اے عثمان! اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ پھر آپ نے لڑائی کا ارادہ ترک کر دیا، یہاں تک کہ آپ کو شہید کر دیا گیا۔

769 - ابوصالح سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (باغیوں سے) فرمایا:

① [اسنادہ صحیح] تاریخ المدینة لابن شبة: ۳۷۱ / ۲

② [مرسل، رجالہ ثقات] تاریخ المدینة لابن شبة: ۲۱۴ / ۴

لَا تَقْتُلُوا عُثْمَانَ، فَإِنَّكُمْ إِنِ فَعَلْتُمْ لَمْ تُصَلُّوا جَمِيعًا أَبَدًا. ❶

تم عثمان (رضی اللہ عنہ) کو قتل مت کرو، کیونکہ اگر تم نے اس جرم کا ارتکاب کر لیا تو تم پر کبھی بھی رحمت کا نزول نہیں ہوگا۔
770 - محمد بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

هُوَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا. ❷

وہ ان لوگوں میں سے تھے جو ایمان لائے، پھر تقویٰ اختیار کیا، پھر ایمان لائے اور پھر تقویٰ اختیار کیا۔
771 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ﴾ [الأنبياء: ۱۰۱] ”بلاشبہ وہ لوگ کہ جن کے لیے ہماری طرف سے نیکی پہلے ہی سبقت لے چکی ہے۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں سے ایک سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❸

772 - سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ: قَاتِلْهُمْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ أُحِلَّ لَكَ قِتَالُهُمْ، فَقَالَ لَهُ: وَاللَّهِ لَا أَقَاتِلُهُمْ أَبَدًا، قَالَ: فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: وَقَدْ كَانَ عُثْمَانُ أَمْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَلَى الدَّارِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: مَنْ كَانَتْ لِي عَلَيْهِ طَاعَةٌ فَلْيَطِيعْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ. ❹

میں نے محاصرے کے روز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: ان سے قتال کیجیے، اللہ کی قسم! میں ان سے قتال کرنا آپ کے لیے حلال قرار دیتا ہوں۔ تو انہوں نے ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان سے کبھی قتال نہیں کروں گا۔ پھر باغی آپ کے گھر میں داخل ہوئے اور آپ کو شہید کر دیا، اور آپ اس دن روزے کی حالت میں تھے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو گھر کا امیر مقرر کیا تھا، اسی لیے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس پر میری اطاعت کرنا لازم ہے اسے چاہیے کہ وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرے۔

773 - سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِي حَتَّى تَبْتَلَّ لِحَيْتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: تَذَكَّرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ)).

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تھے تو اس قدر روتے کہ (آنسوؤں سے) ان کی داڑھی تر ہو جاتی۔ ان سے پوچھا گیا: کیا آپ جنت و جہنم کو یاد کر کے روتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ قبر؛ آخرت کی پہلی منزل ہے، اگر کوئی اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد والی منازل اس سے بھی آسان ہو جائیں گی اور اگر کسی نے اسی منزل سے نجات نہ پائی تو اس کے بعد والی منازل اس سے بھی زیادہ سخت

❶ [إسناده صحيح] السنة لأبي بكر بن الخلال: ۲ / ۳۷۷ ❷ [إسناده صحيح] تفرد به المؤلف

❸ [إسناده صحيح] تفسير ابن جرير الطبري: ۱۷ / ۷۵ - السنة لابن أبي عاصم: ۱۱۸

❹ [إسناده صحيح] الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۱۲۹

ہو جائیں گی۔

اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْطَحَ مِنْهُ)).

اللہ کی قسم! میں نے جو بھی منظر دیکھا ہے؛ قبر کا منظر اس سے زیادہ بھیانک ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، وَسَلُّوا لَهُ بِالتَّثْبُتِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ)). ❶

نبی ﷺ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو اس کے پاس ٹھہر جاتے، پھر فرماتے: اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا مانگو، کیونکہ اس سے اب سوالات کیے جا رہے ہیں۔

774 - محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ أَتَى الْحَجَّاجَ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَأَنْكَرَهُ الْبَوَابُونَ فَرَدُّوهُ، فَلَمْ يَتْرُكُوهُ حَتَّى جَاءَ عَنبَسَةَ بِنْتُ سَعِيدٍ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ مَشَى فَقَبَّلَ رَأْسَهُ، فَأَمَرَ الْحَجَّاجَ رَجُلَيْنِ مِمَّا يَلِي السَّرِيرَ أَنْ يُوسِعَا لَهُ، فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ: لِلَّهِ أَبُوكَ هَلْ تَعْلَمُ حَدِيثًا حَدَّثَهُ أَبُوكَ عَبْدَ الْمَلِكِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ جَدِّكَ؟ قَالَ: أَيْ حَدِيثٍ يَرَحِمُكَ اللَّهُ؟ قَالَ: حَدِيثُ عُثْمَانَ إِذْ حَصَرَهُ أَهْلُ مِصْرَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ عَلِمْتُ ذَلِكَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: أَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَصَرَخَ النَّاسُ لَهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ، فَوَجَدَ عُثْمَانَ وَحْدَهُ فِي الدَّارِ، لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَدْ عَزَمَ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَخْرُجُوا عَنْهُ، فَخَرَجُوا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ؟ قَالَ: جِئْتُ لِأَبِيَّتِ مَعَكَ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَكَ أَوْ أُسْتَشْهَدَ مَعَكَ، فَإِنِّي لَا أَرَى هَوْلًا إِلَّا قَاتِلِيكَ، فَإِنْ يَقْتُلُوكَ فَخَيْرٌ لَكَ وَشَرٌّ لَهُمْ، قَالَ عُثْمَانُ: فَإِنِّي أَعَزُّمُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا خَرَجْتَ إِلَيْهِمْ، خَيْرٌ يَسُوقُهُ اللَّهُ بِكَ أَوْ شَرٌّ يَدْفَعُهُ اللَّهُ بِكَ، فَسَمِعَ وَأَطَاعَ، فَخَرَجَ إِلَى الْقَوْمِ، فَلَمَّا رَأَوْهُ عَظُمُوهُ، وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ جَاءَ هُمْ بِبَعْضِ الَّذِي يَسْرُهُمْ، فَقَامَ خَطِيبًا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيرًا وَنَذِيرًا، يُبَشِّرُ بِالْجَنَّةِ وَيُنذِرُ بِالنَّارِ، فَأَظْهَرَ اللَّهُ مَنْ اتَّبَعَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، ثُمَّ اخْتَارَ اللَّهُ لَهُ الْمَسَاكِينَ فَجَعَلَ مَسْكَنَهُ الْمَدِينَةَ، فَجَعَلَهَا دَارَ الْهَجْرَةِ وَالْإِيمَانِ، وَجَعَلَ بِهَا قَبْرَهُ، وَقَبْرَ أَزْوَاجِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا هُدًى وَرَحْمَةً، فَمَنْ يَهْتَدِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي بِهُدَى اللَّهِ، وَمَنْ يَضِلُّ مِنْهُمْ فَإِنَّمَا يَضِلُّ بَعْدَ السُّنَّةِ وَالْحُجَّةِ، فَبَلَغَ مُحَمَّدٌ

❶ [إسناده حسن] المستدرک للحاکم: ۱/ ۳۷۱ - سنن أبی داود: ۳/ ۲۱۵ - الترغیب والترہیب للمندری: ۱۵۷/۶

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أُرْسِلَ بِهِ، ثُمَّ قَبَضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ إِنَّهُ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأَمَمِ إِذَا قُتِلَ النَّبِيُّ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ كَانَتْ دِيَّتُهُ سَبْعِينَ أَلْفَ مَقَاتِلٍ، كُلُّهُمْ يُقْتَلُ بِهِ، وَإِذَا قُتِلَ الْخَلِيفَةُ كَانَتْ دِيَّتُهُ خَمْسَةَ وَثَلَاثِينَ أَلْفَ مَقَاتِلٍ، كُلُّهُمْ يُقْتَلُ بِهِ، فَلَا تَعْجَلُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِقَتْلِ الْيَوْمِ، فَإِنِّي أُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ، نَجَدُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ أُقْسِمُ لَكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَقْتُلُهُ رَجُلٌ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُشَلًّا يَدُهُ مَقْطُوعَةٌ، ثُمَّ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ لِلْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ حَقٌّ إِلَّا لِهَذَا الشَّيْخِ عَلَيْكُمْ مِثْلُهُ، وَقَدْ أُقْسِمُ لَكُمْ بِاللَّهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بِهَذِهِ الْمَدِينَةِ مُنْذُ دَخَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَوْمِ، وَمَا زَالَ سَيْفُ اللَّهِ مَعْمُودًا عَنْكُمْ مُنْذُ دَخَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا تَسْلُوا سَيْفَ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ عُمدَ عَنْكُمْ وَلَا تَطْرُدُوا جِيرَانَكُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ لَهُمْ قَامُوا يَسُبُّونَهُ وَيَقُولُونَ: كَذَبَ الْيَهُودِيُّ، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ: كَذَبْتُمْ وَاللَّهِ وَأَثَمْتُمْ، مَا أَنَا بِالْيَهُودِيِّ، إِنِّي لِأَحَدِ الْمُؤْمِنِينَ يَعْلَمُ ذَلِكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ، وَلَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي قُرْآنَا فَقَالَ فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمَنْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ﴾ [الأحقاف: ١٠]، وَأَنْزَلَ فِي آيَةٍ أُخْرَى: ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ [الرعد: ٤٣]، فَانصَرَفُوا مِنْ عِنْدِهِ وَدَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ، فَذَبَحُوهُ كَمَا تُذَبِحُ الْحُمَلَانَ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ حِينَ فَرَعُوا مِنْهُ، وَقَتَلَتْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ مِصْرَ، يَا قَتَلَةَ عُثْمَانَ، أَقْتَلْتُمْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَزَالُ بَعْدَهُ عَهْدٌ مَنكُوثٌ، وَدَمٌ مَسْفُوحٌ، وَمَالٌ مَقْسُومٌ، أَبَدًا مَا بَقِيْتُمْ، وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ الْكِنْدِيُّ لَيْلَةً قُتِلَ فِيهَا مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا كَثِيرُ، إِنِّي مَقْتُولٌ غَدًا، فَقَالَ لَهُ كَثِيرُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، بَلْ يُعَلِي اللَّهُ كَعَبَكَ، وَيَكْبِتُ عَدُوَّكَ، فَقَالَ لَهُ الثَّانِيَّةَ: يَا كَثِيرُ، إِنِّي مَقْتُولٌ غَدًا، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، بَلْ يُعَلِي اللَّهُ كَعَبَكَ وَيَكْبِتُ عَدُوَّكَ، فَقَالَ لَهُ الثَّلَاثَةَ أَيْضًا، فَقَالَ لَهُ كَثِيرُ، عَمَّنْ تَقُولُ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: أَتَانِي أَوَّلَ اللَّيْلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ: ((يَا عُثْمَانُ، إِنَّكَ مَقْتُولٌ غَدًا))، فَأَنَا وَاللَّهِ يَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ مَقْتُولٌ غَدًا، فَقَتِلَ رَحِمَهُ اللَّهُ. ❶

وہ حجاج کے پاس آئے تاکہ اس کے دربار میں جا سکیں، تو دربانوں نے ان کو اندر جانے سے روک دیا اور واپس بھیج دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عنبہ بن سعید آئے اور انہوں نے داخلے کی اجازت طلب کی تو حجاج نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ انہوں نے حجاج کو سلام کہا، اس نے بھی ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ چل کر پاس گئے اور اس کے سر کو بوسہ دیا۔ حجاج نے اپنے تخت کے پاس بیٹھے دو لوگوں کو حکم دیا کہ وہ ان کو بیٹھنے کی جگہ دیں۔ چنانچہ وہ بیٹھ گئے۔ پھر حجاج نے ان سے کہا: اللہ کے لیے بتاؤ کہ کیا تمہارے علم میں کوئی ایسی حدیث

ہے جسے تمہارے والد نے تمہارے دادا عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہوئے امیر المومنین عبدالملک سے بیان کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! کون سی حدیث؟ حجاج نے کہا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث، جب اہل مصر نے ان کا محاصرہ کر لیا تھا۔ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، یہ حدیث مجھے معلوم ہے۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے تو لوگ ان کو دیکھ کر فریادیں کرنے لگے، یہاں تک کہ وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو گھر میں اکیلے پایا، ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ انہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کے پاس سے چلے جائیں، چنانچہ لوگ چلے گئے۔ پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلام کہا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ امیر المومنین نے ان سے پوچھا: اے عبداللہ بن سلام! کس لیے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ رات آپ کے پاس گزاروں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح سے ہمکنار کرے، یا پھر مجھے بھی آپ کے ساتھ ہی شہید کر دیا جائے، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سب لوگ آپ کو شہید کرنے والے ہیں، لہذا اگر یہ آپ کو شہید کریں گے تو یہ آپ کے حق میں تو بہتر ہی ثابت ہوگا لیکن ان کے لیے بہت برا ہوگا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ پر میں جس قدر حق رکھتا ہوں اس کے باعث میں آپ کو یہ حکم دیتا ہوں کہ (یہاں سے نکل کر لوگوں کے پاس جائیں، کیونکہ) جب آپ (یہاں سے) نکل کر لوگوں کے پاس جائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے یا تو خیر کی کوئی صورت نکال دے گا یا پھر برائی کو رفع دفع کر دے گا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کی بات سن کر فرمانبرداری کی اور لوگوں کی طرف نکل گئے۔ جب لوگوں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو انہوں نے بڑی تعظیم کی اور سمجھا کہ یہ ان کے پاس ایسی خبر لائے ہوں گے جو انہیں خوش کر دے گی۔ پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا۔ تمام لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بشر اور نذیر بنا کر بھیجا، آپ ﷺ جنت کی بشارت دیتے اور جہنم سے ڈراتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے مومن پیروکاروں کو تمام ادیان (باطلہ) پر غلبہ عطا فرما دیا، اگرچہ مشرکین کو یہ بات بالکل بھی پسند نہ تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مساکن (یعنی رہائش کے مقامات) کو چننا، تو اس نے آپ ﷺ کا مسکن مدینہ منورہ بنا دیا اور پھر اسے دارالہجرت اور دارالایمان بنا دیا، پھر اسی شہر میں اس نے آپ ﷺ کا روضہ مبارک اور آپ کی ازواج مطہرات کی قبریں بنا لیں۔ پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا، سو اس اُمت میں سے جو شخص (ان کی ہدایت کی) اقتدا کرے گا تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی ہی اقتدا کرے گا اور جو شخص گمراہی اختیار کرے گا تو یقیناً وہ سنت اور حجت قائم ہونے کے بعد گمراہ ہوگا (یعنی اس کا کوئی عذر نہیں رہے گا)۔ محمد ﷺ نے وہ پیغام (تمام لوگوں تک بہ خوبی) پہنچا دیا جو انہیں دے کر بھیجا گیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ بلاشبہ تم سے پہلی اُمتوں میں اگر کسی نبی کو شہید کر دیا جاتا تو اس کی دیت ستر ہزار جنگجو سپاہی ہوتے تھے (یعنی) ان تمام کو نبی ﷺ کے قصاص میں قتل کر دیا جاتا تھا۔ اور جب ان میں کسی خلیفہ کو قتل کر دیا جاتا تو اس کی دیت پینتیس ہزار جنگجو سپاہی ہوتے تھے اور ان سب کو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا تھا، لہذا آج تم بھی اس بزرگ امیر المومنین کے قتل

میں جلدی نہ کرو، کیونکہ بلاشبہ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان کی موت کا وقت آچکا ہے، کیونکہ ہم نے یہ بات اللہ کی کتاب میں پڑھی ہے۔ پھر میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں ان کی (یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی) جان ہے! جو بھی شخص انہیں شہید کرے گا وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ شل ہوا ہوگا اور کٹا ہوگا۔ پھر تم یہ بات بھی جان لو کہ جتنا حق ایک والد اپنی اولاد پر رکھتا ہے اتنا ہی حق یہ بزرگ (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ) تم پر رکھتے ہیں۔ میں تمہیں اللہ کی قسم اٹھا کر بتاتا ہوں کہ جب سے رسول اللہ ﷺ اس (مدینہ) شہر میں تشریف لائے ہیں تب سے لے کر آج تک یہاں فرشتے موجود رہتے ہیں اور آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد سے ہی اللہ تعالیٰ کی تلوار بھی میان میں ہے، لہذا اس تلوار کے تم سے میان میں رہنے کے بعد اب تم اس کو خود ہی مت سونتو (یعنی تم خود اللہ کے عذاب کو دعوت مت دو) اور نہ ہی تم اپنے ہمسایوں (یعنی) فرشتوں کو یہاں سے بھگاؤ۔ جب سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ انہیں یہ سب کہہ چکے تو وہ کھڑے ہوئے اور آپ کو گالیاں دیتے ہوئے کہنے لگے: یہودی نے جھوٹ بولا ہے۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! جھوٹے تو تم ہو اور گناہ بھی مول لے رہے ہو، میں یہودی نہیں ہوں، بلاشبہ میں مومن ہی ہوں اور اس بات کو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور تمام مومنین جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو میرے بارے میں قرآن نازل فرمایا ہے اور قرآن کی اس آیت میں (میرے متعلق ہی) فرمایا: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَأَمَنْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ﴾ ”(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے کہ اگر یہ (قرآن) اللہ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو، اور تم نے سرکشی کی ہو۔“ اور اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت میرے بارے میں نازل فرمائی تھی: ﴿قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ ”کہہ دیجیے! میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے اور وہ بھی کہ جس کے پاس کتاب (یعنی تورات) کا علم ہے۔“ پھر وہ لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ آور ہو گئے اور انہیں اس طرح ذبح کر دیا جس طرح جانور کو ذبح کیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ اس (شنیع عمل) سے فارغ ہو گئے اور قاتلین مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے اہل مصر! اے قاتلانِ عثمان! کیا تم نے امیر المومنین کو قتل کر دیا؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے بعد ہمیشہ عہد کو توڑا جائے گا، خون بہایا جائے گا اور مال تقسیم ہوتا رہے گا، جب تک تم زندہ ہو ایسے ہی ہوتا رہے گا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل دن کے آخری پہرے ہی میں کہ جب آپ کی شہادت ہوئی، کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کثیر! مجھے کل قتل کر دیا جائے گا۔ تو کثیر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے امیر المومنین! (ایسا نہیں ہوگا) بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرے گا اور آپ کے دشمن کو رسوا کرے گا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ کہا: اے کثیر! مجھے کل قتل کر دیا جائے گا۔ تو کثیر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرے گا اور آپ کے دشمن کو رسوا کرے گا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ بھی یوں ہی فرمایا، تو کثیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

نے فرمایا: آج رات ابتدائی پہر میں (میرے خواب میں) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کل تجھے قتل کر دیا جائے گا۔ تو اے کثیر! اللہ کی قسم! مجھے کل قتل کر دیا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں کہ پھر ایسا ہی ہوا اور) اگلے روز انہیں شہید کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

توضیح:..... سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے قبل یہودی تھے اور یہودیوں کے بڑے عالم تھے۔ آپ کو تورات میں بیان کیے گئے احکام و فرامین بہ خوبی یاد تھے۔ پہلی اُمتوں میں نبی اور خلیفہ کے قتل کی دیت بھی انہوں نے تورات کے ہی علم سے بتلائی تھی۔ آپ نے جو فرمایا کہ ”بلاشبہ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان کی موت کا وقت آچکا ہے، کیونکہ ہم نے یہ بات اللہ کی کتاب میں پڑھی ہے“ اس کتاب اللہ سے مراد تورات ہے۔

775 - امام سفیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ طَهَّرْتُ قُلُوبَكُمْ مَا شَبِعْتُ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . ٢
اگر تمہارے دل پاکیزہ ہو جائیں تو یہ کلام اللہ (کو سننے) سے کبھی سیر نہ ہوں۔

776 - اسی طرح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا أَحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيَّ يَوْمٌ وَلَا لَيْلَةٌ إِلَّا أَنْظِرُ فِي كَلَامِ اللَّهِ، يَعْنِي الْقِرَاءَةَ فِي الْمُصْحَفِ . ①
میں یہی پسند کرتا ہوں کہ میں ہر شب و روز میں کلام اللہ کو دیکھوں، یعنی قرآن کریم پڑھوں۔

777 - ابو قلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ عَمَلًا إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ رِدَاءَ عَمَلِهِ . ②
جو بھی شخص کوئی عمل کرے گا؛ اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر پہنائے گا۔

778 - ابو معشر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُتِلَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَكَانَتْ خِلَافَتُهُ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً إِلَّا اثْنِي عَشَرَ يَوْمًا . ③

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت جمعے کے روز، اٹھارہ ذوالحجہ، سن پینتیس ہجری کو ہوئی اور آپ کا دورِ خلافت بارہ دن کم بارہ سال رہا۔

779 - قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ تِسْعِينَ سَنَةً أَوْ ثَمَانَ وَثَمَانِينَ . ④

① [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ٩٣ / ٩ - التاريخ الكبير للبخاري: ٢٦٢ / ١

② [إسناده ضعيف] الزهد لأحمد بن حنبل: ص ١٢٨ ③ [إسناده ضعيف] تفرّد به المؤلف

④ [رجال الإسناد ثقات] الزهد لأحمد بن حنبل: ص ١٢٦ - التاريخ الكبير: ٩٢ / ٣ - مشكاة المصابيح: ٦٨٧ / ٢

⑤ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٧٤ / ١ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٢٣٢ / ٧ - تاريخ الطبري: ١٤٥ / ٥

⑥ [إسناده ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ٣٤ / ١ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٩٩ / ٩ - تاريخ الطبري: ١٤٦ / ٥

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت نوے یا اٹھاسی برس کی عمر میں ہوئی۔

780 - عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قُتِلَ عُثْمَانُ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ ، وَكَانَتْ الْفِتْنَةُ خَمْسَ سِنِينَ ، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ أَشْهُرٌ لِلْحَسَنِ . ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سن پینتیس ہجری میں شہادت ہوئی اور پانچ سال فتنے کے تھے، ان میں سے چار مہینے حسن رضی اللہ عنہ کے تھے۔

781 - قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلَّى الزُّبَيْرُ عَلَى عُثْمَانَ وَدَفَنَهُ ، وَكَانَ أَوْصَى إِلَيْهِ . ❷

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں سپرد خاک کیا، اور عثمان رضی اللہ عنہ نے وصیت بھی انہی کو کی تھی۔

782 - عبداللہ بن حسن بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات آئی کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَبُو آيْمٍ ، أَلَا وَلِيٌّ آيْمٍ ، أَلَا أَخُو آيْمٍ ، يُزَوِّجُ عُثْمَانَ؟ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدِي ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ ، وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ)) . ❸

کیا کسی غیر شادی شدہ عورت کا باپ، ولی یا بھائی (اپنی اس عزیزہ کی) عثمان کے ساتھ شادی نہیں کرے گا؟ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی عثمان سے کر دیتا اور میں نے آسمان سے وحی کی تعمیل میں ہی (اپنی صاحبزادی کی) اس سے شادی کی۔

783 - اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

شَهِدْتُ عُثْمَانَ يَوْمَ حُوصِرَ فِي مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ ، فَرَأَيْتُ عُثْمَانَ أَشْرَفَ مِنَ الْخَوْخَةِ الَّتِي تَلِي مَقَامَ جِبْرِيلَ ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفِيكُمْ طَلْحَةُ؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ تَكُونَ فِي جَمَاعَةٍ تَسْمَعُ نِدَائِي ثُمَّ لَا تُجِيبُنِي ، أَنْشُدُكَ اللَّهَ يَا طَلْحَةُ تَذَكَّرُ يَوْمَ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا ، لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا طَلْحَةُ ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيِّ إِلَّا وَمَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ رَفِيقٌ مِنْ أُمَّتِهِ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ هَذَا ، يَعْنِينِي ، رَفِيقِي مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ))؟ قَالَ طَلْحَةُ: اللَّهُمَّ نَعَمْ ، ثُمَّ انصَرَفَ . ❹

میں اس روز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس روز جنازوں کے مقام پر ان کا محاصرہ کر لیا گیا تھا،

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٧٤ / ١ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٢٣٢ / ٧

❷ [رجال الإسناد ثقات إلا أنه منقطع] مصنف عبد الرزاق: ٤٧١ / ٣ - مسند أحمد: ٧٤ / ١

❸ [ضعيف لانقطاعه ورجاله رجال الحسن] السنة لابن أبي عاصم: ١٢٥ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٨٣ / ٩

❹ [إسناده ضعيف جدًا] مجمع الزوائد للهيثمي: ٩١ / ٩ - المستدرک للحاکم: ٩٧ / ٣

میں نے دیکھا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس چھوٹے دروازے سے جھانک کر دیکھا جو مقام جبرائیل کے ساتھ تھا اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم میں طلحہ موجود ہیں؟۔۔۔ اس کے بعد راوی نے لمبی حدیث بیان کی اور (اس میں یہ بھی ذکر تھا کہ) آپ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ آپ ایسی جماعت میں ہوں جو میری آواز سنے، پھر مجھے جواب نہ دے۔ اے طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اس دن کو یاد کرو جس دن میں اور آپ فلاں مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور میرے اور آپ کے علاوہ اور کوئی بھی صحابی آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں (مجھے یاد ہے)۔ (پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بتلاؤ کہ کیا) رسول اللہ ﷺ نے آپ سے فرمایا نہیں تھا کہ اے طلحہ! ہر نبی کے ساتھ اس کے اصحاب میں سے ایک رفیق ہوتا تھا جو اس کا امتی ہی ہوتا تھا اور وہ جنت میں بھی اس کے ساتھ ہوگا، اور بلاشبہ یہ عثمان بن عفان جنت میں میرا رفیق ہوگا؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (فرمایا تھا) پھر وہ واپس چلے گئے۔

784 - مہلب ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَكَانَ الرَّجُلُ مِمَّنْ يَحْمَدُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَيَذُمُّ عُثْمَانَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَبَا الْفَضْلِ، أَلَا تُخْبِرُنِي هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ الْبَيْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا: بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ وَبَيْعَةَ الْفَتْحِ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: لَا، فَكَبَّرَ الرَّجُلُ وَقَامَ وَنَفَضَ رِداءَهُ وَخَرَجَ مُنْطَلِقًا، فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ قَالَ لَهُ جُلَسَاؤُهُ: وَاللَّهِ مَا أَرَاكَ تَدْرِي مَا أَمْرُ الرَّجُلِ، قَالَ: أَجَلٌ، وَمَا أَمْرُهُ؟ قَالُوا: فَإِنَّهُ مِمَّنْ يَحْمَدُ عَلِيًّا وَيَذُمُّ عُثْمَانَ، فَقَالَ: عَلِيٌّ بِالرَّجُلِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا أَتَاهُ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ الصَّالِحَ، إِنَّكَ سَأَلْتَنِي: هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ الْبَيْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا: بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ وَبَيْعَةَ الْفَتْحِ، فَقُلْتُ: لَا، فَكَبَّرْتَ وَخَرَجْتَ شَامِتًا، فَلَعَلَّكَ مِمَّنْ يَحْمَدُ عَلِيًّا وَيَذُمُّ عُثْمَانَ، فَقَالَ: أَجَلٌ وَاللَّهِ إِنِّي لَمِنْهُمْ، قَالَ: فَاسْمَعْ مِنِّي وَافْهَمْ، ثُمَّ ارْوَ عَلِيًّا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ كَانَ بَعَثَ عُثْمَانَ فِي سَرِيَّةٍ، وَكَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ وَحَاجَةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا إِنَّ يَمِينِي يَدِي، وَشِمَالِي يَدُ عُثْمَانَ))، فَضْرَبَ شِمَالَهُ عَلِيٌّ يَمِينَهُ فَقَالَ: ((هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، وَإِنِّي قَدْ بَايَعْتُ لَهُ))، ثُمَّ كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ فِي الْبَيْعَةِ الثَّانِيَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُثْمَانَ إِلَى عَلِيٍّ، وَكَانَ أَمِيرَ الْيَمَنِ، فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ: ((يَا فُلَانُ، أَلَا تَبِيعَنِي دَارَكَ أَزِيدَهَا فِي مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ بَيْتِ أَضْمَنَهُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ؟)) فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا لِي بَيْتٌ غَيْرُهُ، فَإِنَّا بَعَثْنَاكَ دَارِي لَا يُؤْوِينِي وَوَلَدِي بِمَكَّةَ شَيْءٌ، قَالَ: ((أَلَا بَلْ بَعْنِي دَارَكَ أَزِيدَهَا فِي مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ بَيْتِ أَضْمَنَهُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ مَا لِي فِي ذَلِكَ حَاجَةٌ وَلَا أَرِيدُهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ، وَكَانَ الرَّجُلُ نُدْمَانًا لِعُثْمَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَصَدِيقًا، فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا فُلَانُ، بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْكَ دَارَكَ لِزَيْدِهَا فِي مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ بَيْتٍ يَضْمَنُهُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ فَأَبَيْتَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَجَلٌ، قَدْ أَبَيْتُ، فَلَمْ يَزَلْ عُثْمَانُ يَرَاوِدُهُ حَتَّى اشْتَرَى مِنْهُ دَارَهُ بِعَشْرَةِ آلَافِ دِينَارٍ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَّغْنِي أَنَّكَ أَرَدْتَ مِنْ فُلَانٍ دَارَهُ لِتَزِيدَهَا فِي مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ بَيْتٍ تَضْمَنُهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا هِيَ دَارِي فَهَلْ أَنْتَ آخِذٌ بِمَنْ بَيْتٍ تَضْمَنُهُ لِي فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، فَأَخَذَهَا مِنْهُ وَضَمَّنَ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَأَشْهَدُ لَهُ عَلَى ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ كَانَ مِنْ جِهَارِهِ جَيْشُ الْعُسْرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَلَمْ يَلْقَ فِي غَزْوَةٍ مِنْ غَزَوَاتِهِ مَا لَقِيَ فِيهَا مِنَ الْمَخْمَصَةِ وَالظَّمَا وَقِلَّةِ الظَّهْرِ وَالْمَجَاعَاتِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ فَاشْتَرَى قُوْتًا وَطَعَامًا وَأَدْمًا وَمَا يُصْلِحُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ، فَجَهَّزَ إِلَيْهِ عِيرًا، فَحَمَلَ عَلَى الْحَامِلِ وَالْمَحْمُولِ، وَسَرَّحَهَا إِلَيْهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ وَالْأَدْمِ وَمَا يُصْلِحُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَلْوِي بِهِمَا إِلَى السَّمَاءِ: ((اللَّهُمَّ رَضِيْتُ عَنْ عُثْمَانَ فَارْضَ عَنْهُ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ادْعُوا لِعُثْمَانَ))، فَدَعَا لَهُ النَّاسُ جَمِيعًا مُجْتَهِدِينَ وَنَبِيَّهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، ثُمَّ كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ زَوْجَهُ ابْنَتُهُ فَمَاتَتْ، فَجَاءَ عُثْمَانُ إِلَى عُمَرَ، وَهُوَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ إِنِّي خَاطِبٌ فزَوِّجْنِي بِنَّتِكَ، فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا عُمَرُ، خَاطِبَ إِلَيْكَ عُثْمَانُ ابْنَتِكَ، زَوِّجْنِي ابْنَتِكَ وَأَنَا أَزُوجُهُ ابْنَتِي))، فَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ عُمَرَ، وَزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ، فَهَذَا مَا كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ. ❶

وہ سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب کے پاس گئے۔ (وہاں) ایک آدمی ان لوگوں میں سے تھا جو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی تعریف و ستائش کرتے تھے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرتے تھے۔ اس آدمی نے کہا: اے ابوالفضل! کیا آپ مجھے یہ بتائیں گے کہ کیا عثمان (رضی اللہ عنہ) دونوں بیعتوں میں شریک ہوئے تھے؟ بیعت رضوان میں اور بیعت فتح میں؟ تو سالم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ تو وہ آدمی ”اللہ اکبر“ کہہ کر اٹھا اور اپنی چادر کو جھاڑ کر نکل گیا۔ جب وہ نکل گیا تو اہل مجلس نے آپ سے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں لگتا ہے کہ آپ کو اس آدمی کے معاملے کا نہیں پتا۔ تو سالم رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں (ایسا ہی ہے)، لیکن اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہیں اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرتے ہیں۔ تو آپ نے (یہ سن کر) کہا: میں اس آدمی کو جواب دوں گا۔ پھر آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا، جب وہ آپ کے پاس آ گیا، تو آپ نے کہا: اے اللہ کے نیک بندے! تو نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا عثمان رضی اللہ عنہ دونوں بیعتوں میں شریک ہوئے تھے؟ بیعت رضوان میں اور بیعت فتح میں؟ تو میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو تو نے ”اللہ اکبر“ کہا اور خوش

ہوتا ہوا نکل گیا، شاید کہ تو ان لوگوں میں سے ہے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تعریف و ستائش کرتے ہیں اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرتے ہیں۔ تو اس نے کہا: جی ہاں، یقیناً میں انہی میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر جو میں بتانے لگا ہوں وہ سن اور اچھی طرح سمجھ لے، پھر مجھے بھی بیان کرنا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں سے درخت کے نیچے بیعت لی (یعنی بیعت رضوان) تو آپ ﷺ نے اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک مہم پر بھیجا ہوا تھا، (یعنی) وہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مومنوں کے کام ہی گئے ہوئے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے (بیعت لیتے ہوئے) فرمایا: آگاہ رہو! یقیناً میرا دایاں ہاتھ میرا ہاتھ ہے اور یہ میرا بایاں ہاتھ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ لیا، اور فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور میں نے اس سے بھی بیعت لے لی ہے۔ پھر دوسری بیعت (یعنی بیعت فتح) کا معاملہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا ہوا تھا، اور علی رضی اللہ عنہ (اُن دنوں) یمن کے امیر تھے، تو اس وقت بھی آپ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا (یعنی اپنے بائیں ہاتھ کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دے کر ان سے بیعت لے لی تھی)۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کی (مزید) شان سننے کے رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ میں سے ایک آدمی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم مجھے اپنا گھر نہیں بیچ دیتے؟ تاکہ میں اس سے مسجد کعبہ کی توسیع کر دوں اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ تو اس آدمی نے آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس اس کے علاوہ کوئی گھر نہیں ہے، اگر میں یہ گھر آپ کو بیچ دیتا ہوں تو پھر مکہ میں مجھے اور میرے بچوں کو جگہ دینے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے یہ گھر دے دو، میں اس سے مسجد کعبہ کو بڑا کر لیتا ہوں، اور اس کے بدلے تمہیں جنت میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔ تو اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میرے لیے اس میں کوئی حاجت نہیں ہے اور نہ ہی میں اس کو چاہتا ہوں۔ اس بات کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو پتا چل گیا، اور وہ آدمی دور جاہلیت میں عثمان رضی اللہ عنہ کا ہم نشین اور دوست ہوتا تھا، چنانچہ آپ اس کے پاس آئے اور کہا: اے فلاں! مجھے پتا چلا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے یہ گھر لینا چاہا ہے تاکہ وہ اسے مسجد کعبہ میں شامل کر دیں اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت کی ضمانت بھی دے رہے ہیں، اور تو نے آپ ﷺ کو زکار کر دیا؟ اس نے کہا: ہاں، میں نے انکار کر دیا ہے۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (اسے راضی کرنے کی کوشش کرنے لگے اور) مسلسل اسے آمادہ کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ نے اس سے دس ہزار دینار کے عوض اس کا گھر خرید لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے پتا چلا ہے کہ آپ نے فلاں شخص سے گھر لے کر اسے مسجد میں شامل کرنا چاہا، اور بدلے میں اسے جنت میں گھر کی ضمانت دی ہے، اب وہ گھر میری ملکیت میں ہے، تو کیا آپ جنت میں گھر کی ضمانت کے بدلے میں وہ گھر مجھ سے قبول کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے وہ گھر قبول کر لیا اور بدلے میں انہیں جنت میں گھر ملنے کی ضمانت دی۔ اور میں اس بات پر مومنوں کو گواہ بنا سکتا ہوں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا حبش عسمرہ کی تیاری کا کارنامہ ہے، کہ جب رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک لڑنے کی تیاری کی تو اس جیسی فاقہ کشی، بھوک و پیاس، ساز و سامان کی قلت کسی بھی غزوے میں پیش نہ آئی تھی۔ جب اس بات کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو انہوں نے اناج، کھانا

اور جو بھی چیز رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے صحابہ کو چاہیے تھی، خریدی اور اونٹوں کا ایک قافلہ تیار کر دیا، پھر سوار اور سواری (دونوں) کا سامان آپ ﷺ کی جانب بھیج دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے (اونٹوں کے قافلے کو) اور ان پر لدے کھانے، اناج اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی ضرورت کی چیزوں کو دیکھا تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہو گیا ہوں، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ آپ ﷺ نے یہ دعائیں مرتبہ کی۔ پھر فرمایا: اے لوگو! عثمان کے لیے دعا کرو۔ چنانچہ تمام لوگوں نے اکٹھے مل کر نہایت خشوع سے ان کے لیے دعا کی اور نبی ﷺ بھی ان کے ہمراہ (دعا کر رہے) تھے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ فضیلت ملاحظہ کیجیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادی اپنی صاحبزادی سے کر دی، پھر وہ فوت ہو گئیں، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو انہوں نے کہا: اے عمر! میں رشتہ مانگنے آیا ہوں، آپ اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی اور فرمایا: اے عمر! عثمان تم سے تمہاری بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہے، تم (اس طرح کرو کہ) اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دو اور میں اس سے اپنی بیٹی کی شادی کر دوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) سے شادی کر لی اور اپنی صاحبزادی کی شادی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ یہ تھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شان۔

785 - سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامٌ الْعَامَّةِ، وَقَدْ نَزَلَ بِكَ مَا تَرَى، وَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكَ خِصَالًا ثَلَاثًا اخْتَرْتُ إِحْدَاهُنَّ: إِمَّا أَنْ تَخْرُجَ فَتُقَاتِلَهُمْ، فَإِنَّ مَعَكَ عَدَدًا وَقُوَّةً وَأَنْتَ عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، وَإِمَّا أَنْ تَخْرُقَ لَكَ بَابًا سِوَى الْبَابِ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ فَتَقْعُدَ عَلَى رِوَاحِكَ فَتَلْحَقَ بِمَكَّةَ؛ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّوكَ وَأَنْتَ بِهَا، وَإِمَّا أَنْ تَلْحَقَ بِالشَّامِ؛ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: أَمَا أَنْ أَخْرَجَ فَأُقَاتِلَ؛ فَلَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ خَلَفَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أُمَّتِهِ بِسَفْكِ الدَّمَاءِ، وَأَمَا أَنْ أَخْرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّونِي بِهَا؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((يَلْحَدُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ يَكُونُ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ الْعَالَمِ، فَلَنْ أَكُونَ إِيَّاهُ، وَأَمَا أَنْ أَلْحَقَ بِالشَّامِ، فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ؛ فَلَنْ أَفَارِقَ دَارَ هِجْرَتِي وَمُجَاوَرَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❶

وہ (یعنی مغیرہ رضی اللہ عنہ) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جبکہ وہ محصور تھے، اور انہوں نے کہا: یقیناً آپ عوام کے امام ہیں، آپ پر ایسی مصیبت ٹوٹ پڑی ہے جو آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور میں آپ کے سامنے تین باتیں رکھتا ہوں، آپ ان میں سے ایک کو اختیار کر لیں: (۱) یا تو آپ باہر نکل آئیں اور ان (باغیوں) سے قتال کریں، لوگوں کی ایک تعداد بھی آپ کے ساتھ ہے اور آپ کو قوت بھی حاصل ہے، آپ حق پر ہیں اور وہ باطل پر۔ (۲) یا آپ یوں کریں کہ جس دروازے پر وہ بیٹھے ہوئے ہیں اس کے علاوہ کسی اور دروازے کو توڑ کر نکلیں اور اپنی سواری پر

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/ ۶۷ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۷/ ۲۲۹

بیٹھ کر مکہ کی جانب نکل جائیں، جب آپ مکہ میں ہوں گے تو وہ آپ کو قتل نہیں کر سکیں گے (۳) یا پھر آپ شام کی طرف نکل جائیں، یقیناً وہ اہل شام ہیں اور معاویہ بھی وہیں ہے۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے کہ میں باہر نکلوں اور قتال کروں، تو میں رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے خون بہانے والا پہلا شخص ہرگز نہیں بننا چاہتا۔ پھر جہاں تک یہ بات ہے کہ میں مکہ کی جانب نکل جاؤں تو وہاں وہ مجھے قتل نہیں کر پائیں گے، تو (اس کا جواب یہ ہے کہ) بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: قریش کا ایک آدمی مکہ میں ظلم و ستم کا سبب بنے گا، اس پر آدھے جہان کا عذاب ہوگا۔ تو میں وہ شخص ہرگز نہیں بننا چاہتا۔ اور جہاں تک یہ بات ہے کہ میں شام کی طرف چلا جاؤں تو یقیناً وہ بھی اہل شام ہی ہیں اور ان میں معاویہ بھی ہے۔ لہذا میں اپنی ہجرت کا اور رسول اللہ ﷺ کی ہمسائیگی کا شہر ہرگز نہیں چھوڑ کر جاؤں گا۔

786 - عبدالرحمان بن مخبر بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَانَ أَشْرَفَ عَلَى الَّذِينَ حَصَرُوهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ عُمَانُ : أَفِي الْقَوْمِ طَلْحَةُ؟ قَالَ طَلْحَةُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، أَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَنْتَ فِيهِمْ فَلَا يَرُدُّونَ ، قَالَ : قَدْ رَدَدْتُ ، قَالَ : أَهَكَذَا الرَّدُّ؟ أَسَمِعْتُكَ وَلَا تُسْمِعْنِي ، يَا طَلْحَةُ ، أَنْشُدَكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((لَا يُحِلُّ دَمَ الْمُسْلِمِ إِلَّا وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ : أَنْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِيْمَانِهِ ، أَوْ يَزْنِيَ بَعْدَ إِحْصَانِهِ ، أَوْ يَقْتُلَ نَفْسًا فَيُقْتَلَ بِهَا))؟ قَالَ : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، فَكَبَّرَ عُمَانُ فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا أَنْكَرْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْذُ عَرَفْتُهُ ، وَلَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ ، وَقَدْ تَرَكْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَكْرُمًا ، وَفِي الْإِسْلَامِ تَعَفُّفًا ، وَمَا قَتَلْتُ نَفْسًا يَحِلُّ بِهَا قَتْلِي . ①

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جھانک کر دیکھا جنہوں نے آپ کا محاصرہ کیا تھا، آپ نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے آپ کے سلام کا جواب نہیں دیا، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا لوگوں میں طلحہ موجود ہیں؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون، میں نے لوگوں کو سلام کہا اور آپ بھی ان میں موجود ہیں لیکن انہوں نے جواب ہی نہیں دیا۔ انہوں نے کہا: میں نے جواب دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس طرح جواب دیتے ہیں؟ میں نے تو آپ کو سلام سنایا ہے لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں سنایا۔ اے طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین کاموں میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر ہی حلال ہو سکتا ہے: وہ ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے، یا وہ کسی کو قتل کر دے تو بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (سنا تھا)۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ”اللہ اکبر“ کہا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے جب سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی ہے تب سے اس کا انکار نہیں کیا، میں نے دور جاہلیت میں بھی اور قبول اسلام کے بعد بھی کبھی زنا نہیں کیا بلکہ میں نے جاہلیت میں اسے بد کرداری سے بچنے کے لیے چھوڑے رکھا تھا اور اسلام میں پاک دامن رہنے کی وجہ سے اسے چھوڑا تھا، اور میں نے کسی جان کو قتل بھی نہیں کیا کہ جس وجہ سے مجھے قتل کرنا جائز ہو جاتا۔

① [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۱۶۳

787 - امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَائِيرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا بِيَدِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((مَا عَلَى ابْنِ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ)). ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ تبوک میں دینار لے کر آئے تو نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اسے الٹ پلٹ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: اس کے بعد ابن عفان کوئی عمل نہ کرے تو تب بھی اسے کوئی نقصان نہیں۔

788 - قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

لِيُحَكِّمَنَّ فِي قَتْلَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❷

یقیناً ان کے قتل کا فیصلہ قیامت کے دن ضرور ہوگا۔

789 - سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ)). قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتِّ سِنِينَ. ❸

خلافت تیس سال رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ سفینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال شمار کرو، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دس سال، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارہ سال اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال۔

790 - سیدنا سفینہ ابو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ مُلْكًا)). قَالَ سَفِينَةُ: فَخُذْ سَنَتَيْنِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَشْرًا عُمَرَ، وَثْنَتَيْ عَشْرَةَ عُثْمَانَ، وَسِتًّا عَلِيًّا. ❹

خلافت تیس سال رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ سفینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دو سال سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لگاؤ، دس سال سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال عثمان رضی اللہ عنہ کے اور چھ سال علی رضی اللہ عنہ کے تھے۔

توضیح: مذکورہ بالا مدت خلافت راشدہ کی بیان ہوئی ہے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہ لیا جائے کہ اس کے بعد خلافت ختم ہوگئی، کیونکہ نظام خلافت تو صدیوں تک قائم رہا ہے۔ لہذا اس سے مراد یہ ہے کہ دنیوی اغراض سے پاک اور درجہ کمال کی خلافت صرف خلفائے راشدین کی ہوگی، اس کے بعد ان چیزوں کی کچھ آمیزش ہو جائے گی۔

791 - عبید اللہ بن عدی بن خیبار بیان کرتے ہیں کہ:

مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ يَكَلِّمُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ فِي الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ

❶ | إسناده ضعيف | المعجم الأوسط للطبراني: ٩٢٢٢ - المستدرک للحاکم: ١٠٢/٣ - دلائل النبوة للبيهقي: ٢١٥/٥

❷ | إسناده ضعيف | الطبقات لابن سعد: ٨٢/٣

❸ | إسناده حسن | سنن أبي داود: ٢١١/٤ - سنن الترمذی: ٥٠٣/٤ - السنن الكبرى للنسائي: ٢٢/٤

❹ | إسناده حسن | السنة لابن أبي عاصم: ١٥

فِيمَا فَعَلَ؟ قَالَ عَبِيدُ اللَّهِ: فَأَعْتَرَضْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، هِيَ نَصِيحَةٌ، قَالَ: قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ، إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، قَالَ: فَأَنْصَرَفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسُورِ وَابْنِ عَبْدِ يَعُوثَ، فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ لِي، فَقَالَا: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا جَاءَ نَبِيُّ رَسُولِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ، فَقَالَا لِي: قَدْ ابْتَلَاكَ اللَّهُ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ لِي آتِيًا؟ قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ، فَهَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ، فَحَقُّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، قَالَ: فَقَالَ لِي: ابْنُ أُخْتِي، أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ وَالْيَقِينِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعُدْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَايَعَنَاهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَنِي اللَّهُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَاخُدُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ، قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ سَوْطًا، وَأَمَرَ عَلِيًّا بِجَلْدِهِ، فَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ. ①

سیدنا مسور بن مخرمہ اور سیدنا عبدالرحمان بن اسود رضی اللہ عنہما نے ان سے (یعنی عبید اللہ سے) کہا: تمہارے لیے کوئی چیز مانع ہے کہ تم اپنے ماموں امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ولید بن عقبہ کے بارے میں بات کرو؟ کیونکہ جو انہوں نے کیا ہے لوگ اس کے بارے میں بہت باتیں کر رہے ہیں۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نماز کے لیے نکلے تو میں ان کے سامنے آیا اور عرض کیا: مجھے آپ سے ایک کام ہے، وہ کا ایک نصیحت ہے۔ تو انہوں نے کہا: اے آدمی! میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں (آپ کا یہ جواب سن کر) واپس آ گیا۔ پھر جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں مسور اور ابن عبد یعوث کے پاس آ بیٹھا اور انہوں نے انہیں وہ بات بتائی جو میں نے امیر المؤمنین سے کہی تھی اور جو انہوں نے مجھے جواب دیا۔ تو ان دونوں نے کہا: تو نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں ان دونوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو اسی دوران میرے پاس امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد آیا (اور اس نے مجھے کہا کہ تمہیں امیر المؤمنین بلا رہے ہیں)۔ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: اللہ نے تمہیں آزمائش

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/ ۱۷۵ - صحيح البخاری: ۷/ ۲۶۳

میں ڈال دیا ہے۔ چنانچہ میں چل پڑا، یہاں تک کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ کیا نصیحت تھی جو تم نے ابھی مجھے کرنا تھی؟ میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر آپ سے کہا: یقیناً اللہ عزوجل نے محمد (ﷺ) کو دین حق دے کر مبعوث کیا اور آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی، تو آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات کو تسلیم کیا اور ایمان لے آئے، پھر آپ نے پہلی دونوں ہجرتیں بھی کی ہیں، آپ کو رسول اللہ ﷺ کے داماد ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور آپ نے نبی ﷺ کی ہدایت اور طریقے کو بھی دیکھا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ لوگ ولید کے معاملے میں بہت باتیں کر رہے ہیں، آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ آپ اس پر حد قائم کریں۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کا دور دیکھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ کے احکام و فرامین جب ایک کنواری لڑکی تک کو بھی اس کے تمام تر پردوں کے باوجود پہنچ گئے ہیں تو پھر مجھے کیوں نہ پہنچے ہوں گے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا: اب بعد! یقیناً اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو دین حق دے کر مبعوث فرمایا، میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات کو مانا اور جو چیز دے کر آپ کو مبعوث کیا گیا تھا اس پر ایمان لائے (یعنی قرآن کریم)، پھر میں نے دو ہجرتیں کیں جیسا کہ تو نے بھی کہا، اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے داماد ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت بھی کی۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اور نہ ہی آپ کو دھوکہ دیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ آپ ﷺ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا، اللہ کی قسم! میں نے ان کے وفات پا جانے تک بھی نہ ان کی نافرمانی کی اور نہ ہی انہیں دھوکہ دیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی نہ تو نافرمانی کی اور نہ ہی انہیں دھوکہ دیا، یہاں تک کہ وہ بھی وفات پا گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے منصب خلافت مجھے سونپ دیا، کیا میرا بھی تم پر وہ حق نہیں ہے جو ان کا مجھ پر تھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تو پھر تمہاری طرف سے یہ جو باتیں مجھے پہنچ رہی ہیں یہ کس لیے ہیں؟ اور جہاں تک ولید کے معاملے کی بات ہے تو ان شاء اللہ ہم جلد ہی اس بارے میں مواخذہ کریں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے اور علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ کوڑے لگائیں، کیونکہ وہی کوڑے لگایا کرتے تھے۔

توضیح: ولید سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا رضاعی بھائی تھا۔ ہوا یوں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان میں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں کچھ تکرار ہو گئی، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے رضاعی بھائی ولید کو وہاں کا گورنر مقرر کر دیا اور سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا۔ ولید نے بڑی بے اعتدالیاں شروع کر دیں، شراب نوشی اور ظلم و زیادتی کرنے لگا۔ لوگ اس پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوئے کہ سعد جیسے جلیل القدر صحابی کو معزول کر کے ایک ایسے شخص کو گورنر مقرر کر دیا جس کی کوئی حیثیت ہی نہ تھی، اور اس کا باپ عقبہ بن ابی معیط ملعون تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کا گلا گھونٹا تھا اور آپ ﷺ کی پیٹھ پر دوران نماز او جھڑی رکھی تھی۔

792 - سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ أَسْلَمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأَخِي، مَرْحَبًا بِأَخِي، مَا يَسْرُنِي أَنَّكَ

وَرَاءَكَ، أَلَا أُحَدِّثُكَ مَا رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هَذِهِ الْخَوْخَةِ، وَإِذَا خَوْخَةٌ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: ((حَصْرُوكَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَعْطَشُوكَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَذَلُّ لِي دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى رَوَيْتُ، فَإِنِّي لَأَجِدُ بَرْدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَبَيْنَ تَدْيِي، قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ عِنْدَنَا))، فَاخْتَرْتُ أَنْ أَفْطِرَ عِنْدَهُ، قَالَ: فَقُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ①

میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ وہ محصور تھے، میں نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی کو خوش آمدید! میرے بھائی کو خوش آمدید! مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ آپ اپنے پیچھے ہوں، کیا میں آپ کو وہ خواب نہ سناؤں جو میں نے گزشتہ رات دیکھا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اس چھوٹے دروازے میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔۔۔ میں نے دیکھا تو گھر میں ایک چھوٹا سا دروازہ موجود تھا۔۔۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے تمہیں پیسا رکھا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول میری طرف لٹکایا، میں نے اس سے اتنا پانی پیا کہ سیر ہو گیا، یقیناً میں اپنے کندھوں کے درمیان اور سینے پر اس کی ٹھنڈک محسوس کر رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ان کے خلاف تمہاری مدد کی جاسکتی ہے اور اگر چاہو تو ہمارے ہاں روزہ افطار کرنا۔ تو میں نے اسی کو اختیار کر لیا کہ میں آپ کے ہاں روزہ افطار کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اسی روز آپ کو شہید کر دیا گیا تھا۔

توضیح:..... الْخَوْخَةُ: اس سے مراد وہ چھوٹا سا دروازہ ہوتا ہے جو بڑے گیٹ میں لگا ہوتا ہے۔ نیز اس سے وہ دروازہ بھی مراد ہوتا ہے جو دو ساتھ ساتھ والے گھروں کے درمیان میں لگا ہوتا ہے۔

793 - أم المؤمنين سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَا بَسَّ مِرْطَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، وَقَالَ لِعَائِشَةَ: ((اجْمَعِي عَلَيَّ ثِيَابَكَ))، فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا لِي لَمْ أَرْفِعْتِ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَرَعْتَ لِعُثْمَانَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ)). وَقَالَ لَيْثٌ: وَقَالَ جَمَاعَةُ النَّاسِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ: ((أَلَا اسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟)). ②

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے (ملاقات کی) اجازت طلب کی اور آپ اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کی چادر

① [اسنادہ ضعیف] سنن سعید بن منصور: ۳۸۹/۲ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۷/۲۳۲ - زیادات المسند: ۱/۷۳

② [اسنادہ صحیح] صحیح مسلم: ۴/۸۶۶

اوڑھے اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (اندر آنے کی) اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں لیٹے رہے۔ انہوں نے آپ سے اپنا ضروری کام نمٹایا اور چلے گئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں بھی اسی حالت میں اجازت دے دی، انہوں نے بھی اپنا ضروری کام نمٹایا اور واپس چلے گئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے کپڑے درست کر لو۔ پھر میں نے آپ سے اپنا کام نمٹایا اور واپس آ گیا۔ اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے؟ میں نے دیکھا کہ آپ نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے احتیاط نہیں کی لیکن عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے محتاط ہو گئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان بہت حیا دار آدمی ہے اور مجھے خدشہ تھا کہ میں اسی حالت میں اسے اجازت دے دیتا اور وہ مجھ سے اپنا کام ہی بیان نہ کر پاتا۔ لیٹ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت نے یہ الفاظ بیان کیے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا میں بھی اس سے حیا محسوس نہ کروں جس سے فرشتے حیا محسوس کرتے ہیں؟

794 - سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَا بِسُ مِرْطٍ عَائِشَةَ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَقِيلٍ . ①

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اجازت چاہی اور آپ اس وقت اپنے بستر پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے۔۔۔ پھر راوی نے عقیل کی حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

795 - سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ، لَا تَقْتُلُوا عُثْمَانَ ، فَوَاللَّهِ إِنَّ سَيْفَ اللَّهِ مَعْمُودٌ عَنْكُمْ ، وَإِنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ لِيَحْرُسُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ ، مَا مِنْ نِقَابِ الْمَدِينَةِ مِنْ نَقَبٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَأَلَ سَيْفَهُ ، فَلَا تَسْلُوا سَيْفَ اللَّهِ الْمَعْمُودَ عَنْكُمْ ، وَلَا تَنْفَرُوا مَلَائِكَةَ اللَّهِ الَّذِينَ يَحْرُسُونَكُمْ . ②

اے اہل مدینہ! عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل مت کرو، کیونکہ اللہ کی قسم! یقیناً اللہ کی تلوار تم سے میان میں ہے اور اللہ کے فرشتے مدینے کا ہر کونے سے پہرہ دے رہے ہیں۔ مدینے کا جو بھی راستہ ہے اس پر فرشتہ اپنی تلوار تانے کھڑا ہے، لہذا تم اللہ کی اس تلوار کو مت تانو جو تم سے میان میں ہے اور نہ ہی تم اللہ کے ان فرشتوں کو بھگاؤ جو تمہارا پہرہ دے رہے ہیں۔

796 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً ، وَرَجُلٌ مُتَقَنَّعٌ ، فَقَالَ: ((هَذَا يُقْتَلُ يَوْمَئِذٍ مَظْلُومًا)) ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ . ③

رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) فتنے کا ذکر کیا اور (اسی دوران وہاں سے) ایک ہتھیار بند صاحب گزرے، تو

② [إسناده صحيح] التاريخ الكبير: ٢ / ٢٣٠

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١ / ٧١

③ [إسناده حسن] مضي برقم: ٧٢٤

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اس روز مظلومانہ انداز میں شہید کر دیا جائے گا۔ میں نے اٹھ کر انہیں دیکھا تو وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

797 - ابراہیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

هَاتَانِ رِجْلَايَ ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ تَضَعُوهُمَا فِي الْقِيُودِ فَضَعُوهُمَا . ①
یہ میری دونوں ٹانگیں ہیں، اگر تم کتاب اللہ میں انہیں بیڑیوں میں جکڑنے کا حکم پاتے ہو تو انہیں جکڑ دو۔

798 - سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جب محاصرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

إِنْ وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ تَضَعُوا رِجْلِي فِي قِيُودٍ ، فَضَعُوهُمَا . ②
اگر تم کتاب اللہ میں میری ٹانگوں کو بیڑیوں میں جکڑنے کا حکم پاتے ہو تو انہیں جکڑ دو۔

799 - امام حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا اشْتَدَّ أَمْرُهُمْ يَوْمَ الدَّارِ ، قَالَ: قَالُوا: فَمَنْ فَمَنْ؟ قَالَ: فَبَعَثُوا إِلَى أُمِّ حَبِيبَةَ ، فَجَاءَتْ وَابْنَهَا عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ وَمِلْحَفَةٍ قَدْ سَتَرَتْ ، فَلَمَّا دَنَتْ مِنَ الْبَابِ قَالُوا: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أُمُّ حَبِيبَةَ ، قَالُوا: وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ ، فَردُّوَهَا . ③

محاصرے کے روز جب ان کا (یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا) معاملہ نہایت سخت ہو گیا تو وہ کہنے لگے: کون کون (ان کے ساتھ) ہے؟ پھر انہوں نے ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی جانب کچھ لوگ بھیجے جو انہیں ایک سفید خچر پر لے کر آئے اور انہوں نے چادر سے پردہ کیا ہوا تھا۔ جب وہ دروازے کے قریب پہنچیں تو باغیوں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا۔ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اندر نہیں جا سکتیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کو واپس بھیج دیا۔

800 - امام حسن رحمہ اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عُثْمَانَ قَائِلًا فِي الْمَسْجِدِ فِي مِلْحَفَةٍ لَيْسَ حَوْلَهُ أَحَدٌ ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ . ④
میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک چادر اوڑھے مسجد میں دوپہر کے وقت آرام کر رہے تھے اور آپ ان دنوں امیر المومنین تھے۔

توضیح: یہ آپ کے زہد و ورع اور عجز و انکساری کی علامت ہے کہ اس قدر مال دار ہونے کے باوجود اور مسند خلافت پر متمکن ہونے کے باوصف بھی مسجد میں چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے اور آرام فرما رہے تھے۔

801 - امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے فرمایا:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ بَرَاءَتِي مِنْ دَمِ عُثْمَانَ ، فَإِنْ كَانَ الَّذِينَ قَتَلُوهُ أَصَابُوا بِقَتْلِهِ فَإِنِّي بَرِيءٌ مِنْهُ ،

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٧٢ / ١

② [إسناده صحيح] تفرّد به المؤلف

③ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٢٩٤ / ٧

④ [إسناده حسن] الرياض النضرة: ٥٨ / ٣ - صفة الصفوة لابن الجوزي: ٣٠٣ / ١

وَإِنْ كَانُوا أَخْطَأُوا بِقَتْلِهِ فَقَدْ تَعَلَّمُ بَرَاءَ تَبِي مِنْ دَمِهِ ، وَتَعَلَّمُ الْعَرَبُ لَيْنٌ كَانَتْ أَصَابَتْ بِقَتْلِهِ ، لَتَحْتَلِبَنَّ بِذَلِكَ لَبْنَا ، وَإِنْ كَانَتْ أَخْطَأَتْ بِقَتْلِهِ لَتَحْتَلِبَنَّ بِذَلِكَ دَمًا ، فَاحْتَلَبُوا بِذَلِكَ دَمًا ، مَا رُفِعَتْ عَنْهُمْ السُّيُوفُ وَلَا الْقَتْلُ . ❶

اے اللہ! یقیناً تو جانتا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ جن لوگوں نے انہیں قتل کیا ہے اگر تو ان کا انہیں قتل کرنا درست اقدام ہے تو تب بھی میں اس قتل سے بری ہوں اور اگر ان کا یہ فعل غلط ہے تو پھر بھی ان کے خون سے میری لا تعلقی تیرے علم میں ہے۔ عرب کو عنقریب پتا چل جائے گا کہ اگر تو انہوں نے ان کا قتل درست کیا ہے تو وہ اس کے ذریعے دودھ دوہیں گے اور اگر انہوں نے یہ غلط کام کیا ہے تو پھر وہ اس کے بدلے میں خون دوہیں گے۔ سو انہوں نے اس کے بدلے میں خون ہی دوہا (کیونکہ) ان سے تلواریں اور قتل اٹھایا ہی نہیں گیا (یعنی وہ اس کے بعد کشت و خون میں ہی مبتلا ہیں)۔

802 - حارثہ بن مضر ب بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ حَادِيًا يَحْدُو فِي إِمَارَةِ عُمَرَ ، أَلَا إِنَّ الْأَمِيرَ بَعْدَهُ عُثْمَانُ ، وَسَمِعْتُهُ يَحْدُو فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ ، إِنَّ الْأَمِيرَ بَعْدَهُ عَلِيٌّ . ❷

میں نے عہد فاروقی میں ایک حدی خواں کو یہ گنگناتے سنا: سنو! ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔ اور میں نے اسے عہد عثمانی میں یوں گنگناتے سنا: سنو! ان کے بعد علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

803 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَصْدَقُهَا حَيَاءَ عُثْمَانَ)) . ❸

سب سے زیادہ حیا دار انسان عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

804 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ادْعُوا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِي)) ، قُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: ((لَا)) ، قُلْتُ: عُمَرُ؟ قَالَ: ((لَا)) ، قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِيٌّ؟ قَالَ: ((لَا)) ، قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: ((تَنَحَّى)) ، فَجَعَلَ يُسَارُهُ وَكَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الدَّارِ وَحُصِرَ قُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا ، وَإِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ . ❹

میرے کسی صحابی کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا: عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: آپ کے چچا زاد علی رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

❶ [إسناده حسن لغيره] تاريخ المدينة لابن شبة: ٣٧٧ / ٢

❷ [إسناده صحيح] تاريخ المدينة لابن شبة: ٢٧٣ / ٢ - الرياض النضرة: ٦٦ / ٣

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١٨٤ / ٣ - سنن ابن ماجه: ٥٥ / ١

❹ [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ٦٣١ / ٥ - مسند أحمد: ٦٩ / ١

نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: عثمان رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ سو جب وہ آگے تو آپ ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: تم ایک طرف ہو جاؤ۔ پھر آپ ﷺ رازداری میں ان سے کچھ کہنے لگے اور عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ بدلنے لگا۔ جب بغاوت کا دن آیا اور آپ کا محاصرہ کر لیا گیا تو ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ (ان باغیوں سے) قتال نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا اور میں اس آزمائش پر صبر کا مظاہرہ کروں گا۔

805 - ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ:

أَشْرَفَ عُثْمَانُ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَقَالَ: أُنْشِدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حِرَاءَ إِذِ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اسْكُنْ حِرَاءً، لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ))، وَأَنَا مَعَهُ؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، وَقَالَ: أُنْشِدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: ((هَذِهِ يَدِي، وَهَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ))، فَبَايَعَ لِي؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: أُنْشِدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ يُوسِّعُ لَنَا بِهَذَا الْبَيْتِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْتٍ لَهُ فِي الْجَنَّةِ؟))، فَابْتَعْتُهُ مِنْ مَالِي فَوَسَّعْتُ بِهِ الْمَسْجِدَ؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: وَأُنْشِدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالَ: ((مَنْ يُنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟)) فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي؟ قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، وَأُنْشِدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يَبَاعُ مَاؤُهَا ابْنَ السَّبِيلِ، فَابْتَعْتُهُ مِنْ مَالِي فَابْحَثَهَا ابْنُ السَّبِيلِ؟ قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ①

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے محل سے جھانک کر دیکھا؛ جبکہ وہ محصور تھے، اور انہوں نے کہا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ حراء کے روز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون شریک تھا جب پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ اور میں بھی (اس وقت) آپ ﷺ کے ساتھ تھا؟ تو متعدد لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بیعت رضوان کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف بھیجا تھا (پھر صحابہ سے بیعت کرتے ہوئے) فرمایا: یہ میرا ہاتھ ہے اور عثمان کا ہاتھ ہے، اور آپ ﷺ نے (اپنا ہاتھ اوپر رکھ کر) میری طرف سے بیعت لے لی؟ تو لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت کون موجود تھا جب آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو اس گھر (کو خرید کر مسجد میں شامل کر کے اس) مسجد کو ہمارے لیے وسیع کرے گا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جہادی لشکر کی تیاری کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو آج (اللہ کی راہ میں) قبول ہونے

① [سنادہ صحیح لغيره] مضمی برقم: ۷۵۱

والی چیز خرچ کرے؟ تو میں نے اپنے مال سے آدھے لشکر کو سامان مہیا کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رومہ (کنویں والے واقعہ کے وقت) کون موجود تھا، جس کا پانی مسافروں کو فروخت کیا جاتا تھا، لیکن میں نے اس کو خرید کر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔

806 - ابو امامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ فِي الدَّارِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، قَالَ: وَكُنَّا نَدْخُلُ مَدْخَلًا إِذَا دَخَلْنَاهُ سَمِعْنَا كَلَامَ مَنْ عَلَى البَلَّاطِ، قَالَ: فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُتَّقِعًا لَوْنُهُ فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونِي بِالقَتْلِ أَنْفًا، قَالَ: قُلْنَا: يَكْفِيكُمُ اللّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِيمَانِهِ، أَوْ زَانَا بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بغيرِ نَفْسٍ))، فَوَاللّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا تَمَنَيْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللّهُ لَهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ ①

میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا جبکہ وہ محصور تھے۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم کسی کمرے میں داخل ہوتے تو ہمیں چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنائی دیتی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس کمرے میں داخل ہوئے، پھر تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے تو ان کا رنگ اڑا ہوا تھا اور فرمانے لگے: ان لوگوں نے مجھے ابھی قتل کی دھمکی دی ہے، ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ ان کی طرف سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے کے سوا حلال نہیں ہے: وہ آدمی جو اپنے ایمان کے بعد کافر ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے، یا کسی کو ناحق قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے میں نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میں کوئی اور دین اختیار کروں اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے، تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

807 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: عَلَامَ تَقْتُلُونِي؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَانَا بَعْدَ إِحْصَانِهِ فَعَلِيهِ الرَّجْمُ، أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلِيهِ القَوْدُ، أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلِيهِ القَتْلُ))، فَوَاللّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَلَا قَتَلْتُ أَحَدًا فَأَقِيدَ نَفْسِي مِنْهُ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: 1/65 - تاريخ المدينة لابن شبة: 2/358 - المنتقى لابن الجارود: ص 284

أَسْلَمْتُ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو جھانک کر دیکھا جبکہ آپ محصور تھے اور فرمایا: تم کس جرم میں مجھے قتل کرنا چاہتے ہو؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: مسلمان کا خون صرف ان تین کاموں میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر ہی حلال ہوتا ہے: وہ آدمی جس نے شادی کے بعد زنا کیا؛ اس پر رجم کی حد لگا ہوتی ہے؛ یا اس نے جان بوجھ کر قتل کیا تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا، یا وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں، میں نے کسی کی جان بھی نہیں لی کہ بدلے میں مجھے قتل کر دیا جائے اور نہ ہی میں مرتد ہوا ہوں جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے، یقیناً میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

808 - سعد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنْ وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ تَضَعُوا رِجْلَيْ فِي الْقَيْدِ، فَضَعُوهُمَا. ❷
اگر تم کتاب اللہ میں میری ٹانگوں کو بیڑیوں میں جکڑنے کا کوئی حکم پاتے ہو تو جکڑ دو۔

809 - سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام مسلم ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَعْتَقَ عِشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَدَعَا سَرَاوِيلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي النَّوْمِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَإِنَّهُمْ قَالُوا لِي: ((اصْبِرْ، فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ))، ثُمَّ دَعَا بِمُصْحَفٍ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❸

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے (شہادت کے روز) بیس غلام آزاد کیے اور شلوار منگوا کر (پہنی) اور اسے مضبوطی سے باندھ لیا، حالانکہ انہوں نے (اس سے پہلے) نہ دور جاہلیت میں شلوار پہنی تھی اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں نے گزشتہ رات خواب میں رسول اللہ ﷺ کو اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور ان سب نے مجھ سے کہا: صبر کیجیے؛ کل کا روزہ آپ ہمارے ساتھ افطار کریں گے۔ پھر آپ نے قرآن کریم منگوایا اور اسے اپنے سامنے کھول لیا (یعنی تلاوت کرنے لگے) اور جب آپ کی شہادت ہوئی تو قرآن آپ کے سامنے ہی پڑا تھا۔

810 - عبد اللہ بن فروخ بیان کرتے ہیں کہ:

شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ بِدِمَائِهِ، وَلَمْ يُغَسَّلْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ❹

میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (کے جنازے میں) حاضر ہوا، آپ کو خون آلود کپڑوں میں ہی دفن کیا گیا اور غسل بھی نہیں دیا گیا۔

811 - سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ نائلہ بنت فرائصہ بیان کرتی ہیں کہ:

❶ [سنادہ حسن لغیرہ] مضمی برقم: ۷۵۲

❷ [سنادہ ضعیف] مضمی برقم: ۷۹۷، ۷۹۸

❸ [سنادہ حسن] مسند أحمد: ۱/۷۲ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۷/۲۳۲

❹ [سنادہ ضعیف] صفة الصفوة لابن الجوزی: ۱/۳۰۵ - الرياض النضرة: ۳/۹۵

نَعَسَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ، فَأَغْفَى، فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ: لَيْقَتُلْنِي الْقَوْمُ، قُلْتُ: كَلَّا، لَمْ تَبْلُغْ ذَلِكَ، إِنَّ رَعِيَّتَكَ اسْتَعْتَبُوكَ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالُوا: ((تُفِطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ)). ❶

امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اوندھ آئی، پھر ہلکی سی نیند آگئی، جب بیدار ہوئے تو فرمایا: مجھے لوگ قتل کر کے ہی چھوڑیں گے۔ میں نے کہا: ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، وہ اس حد تک نہیں پہنچیں گے، یقیناً آپ کی رعایا آپ کو رضامند کر لے گی۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور انہوں نے فرمایا: آج کی افطاری آپ ہمارے پاس کریں گے۔

812 - موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْمَوْذُنُ يُقِيمُ، وَهُوَ يَسْتَخْبِرُ النَّاسَ يَسْأَلُهُمْ عَنْ أَخْبَارِهِمْ وَأَسْعَارِهِمْ. ❷

میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو سنا، جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور موازن اقامت کہہ رہا تھا۔ آپ لوگوں سے ان کے حالات معلوم کر رہے تھے اور اشیاء کی قیمتوں کے نرخ دریافت کر رہے تھے۔

813 - فاطمہ بنت عبدالرحمان بیان کرتی ہیں کہ:

حَدَّثَنِي أُمِّي، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ، وَأَرْسَلَهَا عُمَهَا، فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَ بَنِيكَ يُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَيَسْأَلُكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ شَتَمُوهُ، فَقَالَتْ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَهُ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمُسْنِدٌ ظَهْرُهُ إِلَيَّ، وَإِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيُوحِي إِلَيْهِ الْقُرْآنَ، إِنَّهُ لَيَقُولُ لَهُ: ((اكَتُبْ يَا عَثِيمُ))، فَمَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُنزِلَهُ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ إِلَّا وَهُوَ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ. ❸

مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا کہ انہیں ان کے چچا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ آپ کا ایک بیٹا آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے اور آپ سے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق (آپ کی رائے) پوچھتا ہے، کیونکہ لوگ انہیں برا بھلا کہتے ہیں۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے جو ان پر لعنت کرتا ہے، اللہ کی قسم! وہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی پشت کی میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی، اسی وقت جبرائیل علیہ السلام آپ پر قرآن کی وحی لاتے ہیں اور آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں: اے عثیم! لکھو۔ سو اللہ تعالیٰ یہ مقام و مرتبہ اسی شخص کو عنایت فرما سکتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں معزز ہو۔

814 - عمر بن ابراہیم الیشکری بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے سنا کہ:

أَنَّ أُمَّهَا انْطَلَقَتْ إِلَى الْبَيْتِ حَاجَةً، وَالْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ لَهُ بَابَانِ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ طَوَافِي

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۷۳

❶ [إسناده ضعيف] تاريخ المدينة لابن شبة: ۲/۲۷۲

❸ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۶/۲۵۰

دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَعْضَ بَنِيكَ بَعَثَ يُقْرُئُكَ السَّلَامَ، وَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِي عُمَانَ، فَمَا تَقُولِينَ فِيهِ؟ قَالَتْ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَهُ، لَا أَحْسَبُهَا إِلَّا قَالَتْ ثَلَاثَ مَرَارٍ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسِنِدٌ فَخِذَهُ إِلَى عُمَانَ، فَإِنِّي لَأَمْسَحُ الْعَرَقَ عَنْ جَبِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الْوَحْيَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ زَوَّجَهُ ابْنَتِيهِ، إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى، وَإِنَّهُ لَيَقُولُ: ((اَكْتُبْ عُثَيْمُ))، قَالَتْ: مَا كَانَ اللَّهُ لِيُنْزِلَ عَبْدًا مِنْ نَبِيِّهِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ إِلَّا عَبْدًا عَلَيْهِ كَرِيمًا. ❶

ان کی والدہ حج کرنے کی غرض سے بیت اللہ گئی اور ان دنوں بیت اللہ کے دو دروازے ہوتے تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے اپنا طواف مکمل کیا تو میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے ام المؤمنین! آپ کے ایک بیٹے نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور (یہ بھی پوچھا ہے کہ) لوگ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بہت بدزبانی کرتے ہیں، سو آپ ان کے متعلق کیا فرماتی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے جو ان پر لعنت کرتا ہے۔ (راویہ بیان کرتی ہیں کہ) میرے حساب سے آپ نے یہی بات تین مرتبہ فرمائی (اور پھر فرمایا: یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی ران مبارک کی ٹیک عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ لگائی ہوئی تھی اور میں آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھ رہی تھی، اور اس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی، اور آپ فرمانے لگے: اے عثمان! لکھو۔ نیز آپ ﷺ نے اپنی ایک صاحبزادی کے بعد دوسری کی شادی بھی ان ہی کے ساتھ کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی نسبت سے اس شرف اور مقام سے صرف اسی شخص کو نواز سکتا ہے جو اس کی نظر میں قابل عزت ہو۔

815 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ، لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَنْ يُحَدِّثُنَا))، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَبْعَثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَنْ يُحَدِّثُنَا))، فَقُلْتُ: أَلَا أَبْعَثُ إِلَى عُمَرَ؟ فَسَكَتَ، قَالَتْ: ثُمَّ دَعَا وَصِيفًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَارَهُ فَذَهَبَ، قَالَتْ: فَإِذَا عُمَانُ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ فَنَاجَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: ((يَا عُمَانُ، إِنَّ اللَّهَ مُقَمِّصُكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى أَنْ تَخْلَعَهُ فَلَا تَخْلَعَهُ لَهُمْ، وَلَا كَرَامَةً)) يَقُولُهَا لَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ❷

میں نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ہمارے پاس کوئی ہوتا جو ہم سے باتیں کرتا (تو وقت گذر جاتا)۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ بھیجوں (کہ وہ آ جائیں)؟ تو آپ خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ہمارے پاس کوئی ہوتا جو ہم سے باتیں کرتا (تو وقت گذر جاتا)۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ بھیجوں (کہ وہ آ جائیں)؟

❶ [لم أعرف أم عمر ولا جدته والبقية ثقات] مسند أحمد: ۶ / ۲۶۱ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹ / ۸۶

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۶ / ۷۵ - سنن ابن ماجه: ۱ / ۴۱ - المستدرک للحاکم: ۳ / ۹۹

تو آپ پھر بھی خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے خادم کو بلا کر اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ چلا گیا۔ کچھ ہی دیر بعد عثمان رضی اللہ عنہ (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگے، تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر وہ اندر آئے اور نبی ﷺ نے کافی دیر تک ان باتیں کیں، پھر فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ تمہیں (خلافت کی) قمیض پہنائے گا، اگر منافقین چاہیں کہ تم اسے اُتار دو تو ان کے کہنے پر اسے مت اُتارنا، یہ عزت والی بات نہیں ہوگی۔ آپ ﷺ نے یہی بات ان سے دو یا تین مرتبہ فرمائی۔

816 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ:

أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلْتُ إِحْدَانَا عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَ مِنْ آخِرِ كَلَامِ كَلِمَةٍ أَنْ ضَرَبَ بَيْنَ مَنْكَبَيْهِ وَقَالَ: ((يَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَسَى أَنْ يُلْبِسَكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعُهُ حَتَّى تَلْقَانِي. يَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللَّهَ عَسَى أَنْ يُلْبِسَكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعُهُ حَتَّى تَلْقَانِي)) ثَلَاثًا، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَيْنَ كَانَ هَذَا عِنْدِكَ؟ قَالَتْ: نَسِيْتُهُ وَاللَّهِ فَمَا ذَكَرْتُهُ، قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ. ①

رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کو (ان کی جانب متوجہ ہوتے) دیکھا تو ہم ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے اس گفتگو کے آخر میں عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھوں کے درمیان مارا اور فرمایا: اے عثمان! یقیناً اللہ عزوجل عنقریب تجھے (خلافت کی) قمیض پہنائے گا، اگر منافقین تم سے وہ قمیض اُتروانا چاہیں تو اسے مت اُتارنا، یہاں تک کہ (جنت میں) مجھ سے آلو۔ اے عثمان! یقیناً اللہ عزوجل عنقریب تجھے (خلافت کی) قمیض پہنائے گا، اگر منافقین تم سے وہ قمیض اُتروانا چاہیں تو اسے مت اُتارنا، یہاں تک کہ (جنت میں) مجھ سے آلو۔ آپ ﷺ نے یہی بات تین مرتبہ فرمائی۔ (سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المؤمنین! آپ نے اب تک یہ بات کیوں نہیں بیان فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اسے بھول گئی تھی اور مجھے یاد نہیں رہی تھی۔ سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہ بات معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو بتلائی۔

817 - عمرہ بنت ارطاة العدویہ بیان کرتی ہیں کہ:

خَرَجْتُ مَعَ عَائِشَةَ سَنَةَ قُتِلَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَمَرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ وَرَأَيْنَا الْمُصْحَفَ الَّذِي قُتِلَ وَهُوَ فِي حِجْرِهِ، فَكَانَتْ أَوَّلُ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ دَمِهِ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [البقرة: ۱۳۷]، قَالَتْ عَمْرَةَ: فَمَا مَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَوِيًّا. ②

جس سال سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی؛ اسی سال میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ مکہ روانہ ہوئی۔ ہم مدینہ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱۴۹/۶ - سنن الترمذی: ۶۲۸/۵ - سنن ابن ماجه: ۴۱/۱

② [إسناده صحيح] الزهد لأحمد بن حنبل: ص ۱۲۷

میں سے گزرے تو ہم نے وہی مصحف دیکھا جو شہادت کے وقت عثمان رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا اور ان کے خون کا پہلا قطرہ اس آیت پر گرا تھا: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ ۝﴾ ”عنقریب انہیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہو جائے گا اور وہ خوب سننے والا، بہت جاننے والا ہے۔“ عمرہ بیان کرتی ہیں کہ ان (باغیوں) میں سے کوئی بھی آدمی آرام سے مرا۔

818 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَجَفَّ بِهِمْ، فَقَالَ لَهُ: ((اسْكُنْ نَبِيًّا وَصِدِّيقًا وَشَهِيدَانِ)). ①

نبی ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے تو آپ کے پیچھے ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے، تو پہاڑ نے ان کو زور زور سے ہلایا، تو آپ ﷺ نے پہاڑ سے فرمایا: ٹھہر جا، (تجھ پر) ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید (سوار ہیں)۔

819 - سیدنا اسہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ وہ لرزنے لگا، تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((اسْكُنْ أَحَدًا، مَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ)). ②

احد ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

820 - سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ)). ③

ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرا ساتھی عثمان بن عفان ہے۔

821 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا، وَأَنْتَ وَلِيِّ فِي الْآخِرَةِ)). ④

تم دنیا میں بھی میرے دوست ہو اور آخرت میں بھی تم میرے دوست ہو گے۔

822 - سیدنا عبدالرحمان بن خباب سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنِّي لَتَحْتَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَضَّضَ عَلَيَّ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ مِائَةٌ بِعَيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا عَوْنًا فِي هَذَا الْجَيْشِ، ثُمَّ حَضَّضَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ مِائَةٌ بِعَيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا عَوْنًا فِي هَذَا الْجَيْشِ، ثُمَّ حَضَّضَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ ثَلَاثُمِائَةٍ بِعَيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا عَوْنًا فِي هَذَا الْجَيْشِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَبَّابٍ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ

① [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۲۲/۷ - مسند أحمد: ۱۱۲/۳ ② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳۳۱/۵

③ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۶۱۶

④ [إسناده موضوع] المطالب العالیة: ۵۶۱/۴ - المستدرک للحاکم: ۹۷/۳

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: ((مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ)). ❶
 میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے نیچے تھا اور آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے (لوگوں کو) جیشِ عسمرہ (غزوہ تبوک کے لیے لشکر کی تیاری) پر ابھارا، لیکن کسی نے جواب نہ دیا، تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس لشکر کی مدد کے لیے ایک سواونٹ بمعہ کجاووں اور ساز و سامان کے فراہم کرنا میرے ذمے ہے۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دلائی، لیکن (اس بار بھی) کسی نے جواب نہ دیا، تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (دوبارہ) کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس لشکر کی مدد کے لیے دو سواونٹ بمعہ کجاووں اور ساز و سامان کے مہیا کرنا میرے ذمے ہے۔ آپ ﷺ نے ایک بار پھر (لوگوں کو تعاون کے لیے) ابھارا، لیکن کسی نے جواب نہ دیا، تو (اس بار پھر) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس لشکر کی مدد کے لیے تین سواونٹ بمعہ کجاووں اور ساز و سامان کے دینا میرے ذمے ہے۔ عبدالرحمان بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کو دیکھ رہا ہوں (جس سے آپ دعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: عثمان اگر آج کے بعد کوئی عمل نہ کرے تو بھی اسے کوئی نقصان نہیں۔

823 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث منقول ہے۔ ❷

824 - سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ، فَقَالَ: ((هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ))، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ. ❸

رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا اور یہ بھی بتلایا کہ وہ قریب ہی ہے۔ پھر ایک آدمی وہاں سے گزرا جس نے اپنا منہ چھپایا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اور اس کے ساھی اُس روز حق پر ہوں گے۔ کعب رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس آدمی کی طرف گئے اور اس کے شانوں کو پکڑ لیا، اور اس کا رخ نبی ﷺ کی جانب کرتے ہوئے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) یہی۔ وہ آدمی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

825 - سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَحْتَ دُومَةٍ، وَهُوَ يَكْتُبُ النَّاسَ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ، أَكْتُبُكَ؟))، قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، ثُمَّ جَعَلَ يُمِلِّي عَلَى الْكَاتِبِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ أَكْتُبُكَ؟))، قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، ثُمَّ جَعَلَ يُمِلِّي عَلَى الْكَاتِبِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ، أَكْتُبُكَ؟))، قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَجَعَلَ يُمِلِّي عَلَى الْكَاتِبِ، فَظَنَرْتُ فِي الْكِتَابِ فَإِذَا فِيهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ،

❶ [إسناده ضعيف] السنة لابن أبي عاصم: ١٢٤

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٧٥/٤

❸ [إسناده ضعيف] مسند أبي داود الطيالسي: ٥٧٧/٦ - شعب الإيمان للبيهقي: ٥٦٠/٢

فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا لَمْ يُكْتَبَا إِلَّا فِي خَيْرٍ، قَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ، أَكْتُبُكَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَكَتَبَنِي، ثُمَّ قَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ، كَيْفَ أَنْتَ وَفِتْنَةُ تَكُونُ بِأَفْطَارِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صِيَاصِي الْبَقْرِ، وَالَّتِي تَلِيهَا كَنْفَخَةَ أَرْنَبٍ؟)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّهُ يَوْمَئِذٍ وَمَنْ مَعَهُ عَلَى الْحَقِّ))، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَلَفْتُهُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: وَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: ((يَدْخُلُ عَلَيَّ رَجُلٌ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حَبْرَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ، مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، قَالَ: فَهَجَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حَبْرَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ. ❶

میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کو کچھ لکھوار ہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کے رسول میرے لیے اختیار فرمائیں (مجھے قبول ہے)۔ آپ ﷺ پھر کاتب کاتب کو لکھوانے لگے۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ تو میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کے رسول میرے لیے اختیار فرمائیں۔ آپ پھر سے کاتب کاتب کو لکھوانے لگ گئے۔ پھر سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کے رسول میرے لیے اختیار فرمائیں۔ آپ ایک مرتبہ پھر کاتب کاتب کو لکھوانے لگ گئے، پھر سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے پھر وہی جواب عرض کیا کہ جو اللہ اور اس کے رسول میرے لیے اختیار فرمائیں (مجھے قبول ہے)۔ آپ پھر سے لکھوانے لگ گئے۔ میں نے تحریر پر نظر ڈالی تو اس میں سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے نام تھے۔ میں سمجھ گیا کہ ان دونوں کے نام کسی اچھے کام کے سلسلے میں ہی لکھے جاسکتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ سو آپ ﷺ نے مجھے بھی لکھ دیا۔ پھر فرمایا: اے ابن حوالہ! اے ابن حوالہ! جب زمین کے اطراف و اکناف میں فتنے اس طرح اُبل پڑیں گے جیسے گائے کے سینگ ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی دوسرا فتنہ اس طرح آئے گا جیسے، تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس روز حق پر قائم ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جا کر دیکھا تو وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اور ایک روز آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک جنتی شخص آیا جس نے دھاری داریمنی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور وہ لوگوں سے بیعت لے رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (کو خلیفہ منتخب کرنے کے لیے) اکٹھے ہوئے تو وہ دھاری داریمنی چادر اوڑھ کر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔

826 - عبد اللہ بن مویہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتِ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالُوا: فُرَيْشٌ، قَالَ: مَنْ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدَّثْتَنِي، أَنْشُدُكَ اللَّهُ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟

❶ [اسنادہ صحیح] مضی برقم: ۷۱۹

قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ تَغَيَّبَ عَن بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ تَغَيَّبَ عَن بَيْعَةِ الرِّضْوَانَ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَكَبَّرَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أَبِينُ لَكَ كُلُّ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ: أَمَا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ. وَأَمَا تَغْيِبُهُ عَن بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَضَتْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَكَ أَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ)). وَأَمَا تَغْيِبُهُ عَن بَيْعَةِ الرِّضْوَانَ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزُّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بَعَثَهُ مَكَانَهُ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: ((هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ))، فَضْرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((هَذِهِ لِعُثْمَانَ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِلرَّجُلِ: اذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ. ❶

ایک مصری آدمی آیا، اس نے بیت اللہ کا حج کیا، پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ قریش ہیں۔ اس نے کہا: ان میں سے بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ اس نے کہا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں؛ آپ مجھے اس کا جواب دیجیے۔ اس نے کہا: میں آپ کو اس گھر کی حرمت کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے روز میدان چھوڑ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: آپ کو یہ بھی علم ہے کہ وہ غزوہ بدر سے بھی غائب تھے، اس میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی موجود نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس آدمی نے ”اللہ اکبر“ کہا۔ اس کے بعد سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: آؤ اب میں تمہارے تمام سوالات تمہیں وضاحت بھی کروں: ان کا غزوہ احد میں میدان سے جانے کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے اور بخش دیا ہے۔ ان کے غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے عقد نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: تمہیں اسی شخص کے برابر اجر ملے گا جو غزوہ بدر میں شریک ہو اور (مال غنیمت سے) تمہارا حصہ بھی تمہیں ملے گا۔ اور جہاں تک بیعت رضوان میں شریک نہ ہونے کی بات ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر مکہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی معزز ہوتا تو آپ ﷺ ان کی جگہ اسے بھیجتے۔ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا اور (بیعت لیتے ہوئے) اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے، پھر اس پر دوسرا ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہوگئی۔ پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: اب اپنے ساتھ یہ وضاحت لے کر جاؤ۔

827 - حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ جَاوَانَ: لِمَ كَانَ اعْتَزَلَ الْأَحْنَفُ؟ قَالَ: قَالَ الْأَحْنَفُ: انْطَلَقْنَا حُجَّاجًا فَمَرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَنْزِلِنَا إِذْ آتَانَا آتٍ فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ فَرَعُوا فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ:

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۷/۳۶۳ - سنن الترمذی: ۵/۲۹۶

فَانطَلَقْتُ اَنَا وَصَاحِبِي ، فَاِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلٰى نَفَرٍ فِى وَسْطِ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : فَتَخَلَّلْتُهُمْ حَتَّى قُمْتُ عَلَيْهِمْ ، وَاِذَا عَلِيٌّ بِنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَطَلْحَةُ ، وَالزُّبَيْرُ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قُوعِدٌ ، فَلَمْ يَكُنْ ذَاكَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ جَاءَ عُثْمَانُ يَمْشِي فِى الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ مَلِيَّةٌ صَفْرَاءُ قَدْ رَفَعَهَا ، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي : كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ ، فَلَمَّا دَنَا قَالُوا : هَذَا ابْنُ عَفَّانَ ، قَالَ : أَهَاهُنَا عَلِيٌّ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَهَاهُنَا طَلْحَةُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَهَاهُنَا سَعْدٌ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فَلَانِ)) ؟ فَابْتَعْتُهُ - قَالَ حُصَيْنٌ : أَحْسَبُهُ قَالَ : بَعْشَرِينَ أَلْفًا ، أَوْ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ أَلْفًا - فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنِّي قَدْ ابْتَعْتُهُ ، قَالَ : ((فَاجْعَلْهُ فِى مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ)) ؟ قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ يَبْتَاعُ بئرَ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ)) ، فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : إِنِّي قَدْ ابْتَعْتُ بئرَ رُومَةَ قَالَ : ((اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ)) ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِى وُجُوهِ الْقَوْمِ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَالَ : ((مَنْ يُجَهِّزُ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ)) ، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ خِطَامًا وَلَا عِقَالًا ؟ قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، ثُمَّ انصَرَفَ . ①

میں نے عمرو بن جاوان سے پوچھا: احف کیوں الگ تھلگ ہو گئے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: احف کا بیان ہے کہ ہم حج کرنے کی غرض سے روانہ ہوئے اور ہم مدینہ کے پاس سے گزرے، تو اس دوران کہ ہم اپنی منزل میں تھے تو ہمارے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: لوگ مسجد میں بہت گھبرائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ میں اور میرا ساتھی (مسجد میں) گئے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے درمیان میں ایک جماعت کے پاس جمع ہیں۔ میں لوگوں میں سے راستہ بناتا ہوا ان کے پاس جا کھڑا ہوا۔ دیکھا تو علی بن ابی طالب، طلحہ، زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تو عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے، انہوں نے زرد چادر زیب تن کر رکھی تھی، جسے انہوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا: تم یہیں رہنا، میں دیکھ کر آتا ہوں کہ یہ کیا لے کر آئے ہیں۔ جب میں قریب گیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا یہاں علی (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا یہاں زبیر (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا یہاں طلحہ (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا یہاں سعد (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے جو بنو فلان کا اونٹوں کا باڑہ خرید دے؟ تو میں نے اسے بیس

① [سنادہ حسن لغیرہ] مسند أحمد: ۱/ ۷۰ - سنن النسائی: ۶/ ۲۳۳ - السنة لابن ابی عاصم: ۱۲۸

ہزار، یا (فرمایا کہ) پچیس ہزار کے عوض خریدا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اسے خریدا لیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے ہماری مسجد میں شامل کر دو اور تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے جو رومہ کا کنواں خرید دے، (اس کے بدلے میں) اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ تو میں نے وہ کنواں اتنے اتنے (درہم یا دینار) میں خریدا لیا تھا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے رومہ کا کنواں خریدا لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کر دو اور تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے حبشِ عسرہ (غزوہ تبوک کی تیاری کے روز تنگی حالات کی صورت میں) لوگوں کے چہروں پر نگاہ ڈالی اور فرمایا: کون ہے جو انہیں سامان فراہم کر دے، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ تو میں نے لوگوں کو سامان فراہم کر دیا، یہاں تک کہ نہ تو انہیں کوئی لگام کم ہوئی اور نہ رسی (یعنی ہر چیز دستیاب کر دی تھی)۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر آپ واپس چلے گئے۔

828 - سیدنا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیش آنے والے فتنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ وہاں سے ایک ہتھیار بند صاحب گزرے، تو آپ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا:

((هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى)).^①

یہ اور اس کے ساتھی اس روز ہدایت پر ہوں گے۔

وہ صاحب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

829 - سیدنا مرہ البہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَهِيحُ عَلَى الْأَرْضِ فَمِنْهُ كَصِيَاصِي الْبَقْرِ))، فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنَّعٌ فَقَالَ: ((هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ))، فَتَمَّيْتُ إِلَيْهِ، فَأَخَذْتُ بِمَجَامِعِ ثَوْبِهِ فَقُلْتُ: هُوَ ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((هُوَ ذَا))، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.^②

زمین پر فتنے اس طرح زور پکڑیں گے جس طرح گائے کے سینگ ہوتے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی گزرا جس نے چادر سے منہ ڈھانپا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس روز یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ میں اُٹھ کر اس آدمی کی جانب گیا اور اس کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہی وہ شخص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ شخص ہے۔ وہ آدمی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

830 - ابوامامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ:

② [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۷۲۰

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۴ / ۲۳۵ - سنن الترمذی: ۵ / ۶۲۸

كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ ، وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخُلٌ كَانَ مَنْ دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى البَّلَاطِ ، فَدَخَلَهُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهُ قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَعَّدُونِي بِالقَتْلِ أَنفَاءً ، فَقُلْنَا يَكْفِيكَهُمُ اللهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ: وَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ ، أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بغيرِ نَفْسٍ)) ، فَوَاللهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ قَطُّ ، وَلَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللهُ ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا ، فَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ ①

ہم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا جبکہ وہ محصور تھے۔ گھر میں ایک کمرہ تھا، جو بھی اس میں داخل ہوتا وہ چوکی پر بیٹھنے والوں کی گفتگو سن لیتا تھا۔ چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس میں داخل ہوئے، پھر نکل کر ہمارے پاس آئے تو ان کا رنگ بدلا ہوا تھا، انہوں نے فرمایا: ان لوگوں نے مجھے ابھی ابھی قتل کی دھمکی دی ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ ان سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔ آپ نے فرمایا: بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے کے سوا حلال نہیں ہے: وہ آدمی جو اپنے ایمان کے بعد کافر ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے، یا کسی کو ناحق قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں، جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے میں نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میں کوئی اور دین اختیار کروں اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے، تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

831 - عبد اللہ بن خراسم بن بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد نکاح میں رہنے والی نبی کریم ﷺ کی دوسری صاحبزادی فوت ہوئیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أَبُو آيْمٍ ، أَلَا وَلِيُّ آيْمٍ يَنْكِحُ عُثْمَانَ ، إِنِّي أَنْكَحْتُهُ ابْنَتِي ، وَلَوْ كَانَتْ عِنْدِي ثَالِثَةً لَأَنْكَحْتُهُ ، وَمَا أَنْكَحْتُهُ إِحْدَى ابْنَتِي إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ)) . ②

کیا کسی غیر شادی شدہ عورت کا باپ، ولی یا بھائی (اپنی اس عزیزہ کی) عثمان کے ساتھ شادی نہیں کرے گا؟ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی عثمان سے کر دیتا اور میں نے آسمان سے وحی کی تعمیل میں ہی (اپنی صاحبزادی کی) اس سے شادی کی۔

832 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لِفَرْدٍ إِلَّا لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يَعْنِي يَدْعُو حَتَّى رَأَيْتُ ضَبْعِيهِ . ③

میں نے رسول اللہ ﷺ کو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اکیلے شخص کے لیے دعا کرتے نہیں دیکھا، سو یقیناً

① [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱/ ۶۵ - تاریخ المدينة لابن شبة: ۲/ ۳۵۸ - المنتقى لابن الجارود: ص ۲۸۴

② [ضعيف لانقطاعه ورجاله رجال الحسن] السنة لابن أبي عاصم: ۱۲۵ - مجمع الزوائد للهيثمى: ۹/ ۸۳

③ [اسنادہ ضعيف جدًا] تفرّد به المؤلف

میں نے آپ ﷺ کو دعا کرتے دیکھا، یہاں تک کہ مجھے آپ ﷺ کی بغلیں نظر آ گئیں۔

توضیح: یعنی آپ ﷺ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہاتھوں کو اس قدر بلند کر کے دعا فرما رہے تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کی بغلیں دکھائی دینے لگیں۔

833 - سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ، إِذْ ذَكَرَ فِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا، فَجَاءَ رَجُلٌ مُتَقَنَّعٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذَا يَوْمٌ مِثْلُ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى الْهُدَى))، قَالَ: فَلِحِقَّتُهُ فَأَخَذْتُ بِضَبْعِيهِ فَمِيلَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((هَذَا))، فَانظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ. ①

اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فتنے کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ وہ جلد ہی آئے گا۔ پھر منہ ڈھانپنے ایک آدمی آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس روز یہ اور اس کے متبعین ہدایت پر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس کے پیچھے ہو لیا اور اس کے شانوں سے پکڑ کر اسے نبی ﷺ کی جانب گھما دیا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) یہی شخص۔ میں نے دیکھا تو وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

834 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلَى رُقِيَّةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِي يَدِهَا مُسْطُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفًا رَجَلْتُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: ((كَيْفَ تَجِدِينَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟)) قُلْتُ: كَخَيْرِ الرِّجَالِ، قَالَ: ((أَكْرَمِيهِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبِهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا)). ②

میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی، انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ ابھی میرے پاس سے گئے ہیں؛ میں نے آپ کے سر میں کنگھی کی تھی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ابو عبد اللہ (یعنی عثمان رضی اللہ عنہ) کو تم نے کیسا پایا؟ میں نے عرض کیا: اچھے لوگوں جیسا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی عزت کرنا؛ کیونکہ وہ اخلاق کے اعتبار سے میرے صحابہ میں سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔

835 - ابو بکر العدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلْتُ عَائِشَةَ: هَلْ عَاهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ؟ فَقَالَتْ: مَعَاذَ اللَّهِ، غَيْرَ أَنِّي سَأَحَدْتُكَ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ: يَا حَفْصَةُ، نَشَدْتُكَ اللَّهُ أَنْ تُكَذِّبِي بِحَقٍّ أَوْ تُصَدِّقِي بِبَاطِلٍ، قَالَتْ: أَفْعَلُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: هَلْ تَعْلَمِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَى عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: أْفَرَعُ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، فَأَفَاقَ فَقَالَ:

① [لم أجد زكريا بن يحيى والباقون ثقات] مضي برقم: ٧٢١

② [رجال إسناده ثقات إلا أنه معلول] الرياض النضرة: ١٤/٣

((اَفْتَحُوا عَنْهُ))، فَقُلْتُ: أَبِي؟ فَسَكَتَ، فَقُلْتُ أَنْتِ: أَبِي؟ فَسَكَتَ، فَأَعْمَى عَلَيْهِ ثَلَاثًا، أَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَتَعْلَمِينَ أَنَّ عَلَى الْبَابِ لِرَجُلًا مَا هُوَ بِأَبِي وَلَا بِأَبِيكَ، فَاظْطَرِي مَنْ هُوَ؟ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ، فَدَخَلَ فَقَالَ: ((إِذْنُهُ)) ثَلَاثًا، حَتَّى اتَّكَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَعَلَهَا مِنْ وَرَاءِ عُنُقِهِ ثُمَّ سَارَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((فَهَمْتَ؟)) قَالَ: سَمِعْتُ أَذْنَائِي وَوَعَى قَلْبِي، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ حَفْصَةُ: نَعَمْ. ❶

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے قبل اپنے صحابہ میں سے کسی کو خاص وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا: اللہ کی پناہ! البتہ میں تمہیں عنقریب کچھ بتلاؤں گی۔ پھر وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی جانب متوجہ ہوئیں اور کہا: اے حفصہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ یا آپ سچ بول کر مجھے جھوٹا کر دینا یا غلط بات کہہ کر مجھے سچا کر دینا۔ تو انہوں نے کہا: میں بتلاتی ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ جانتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوئی تھی تو میں نے کہا تھا: میں پانی ڈالوں؟ تو آپ نے کہا تھا: میں نہیں معلوم۔ پھر آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: دروازہ کھولو؛ اسے اندر آنے دو۔ میں نے عرض کیا: میرے والد کو؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر آپ نے کہا تھا: میرے والد کو؟ تو آپ ﷺ پھر بھی خاموش رہے۔ پھر آپ پر تیسری مرتبہ غشی طاری ہو گئی۔ میں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل بات کہی تو آپ نے (یعنی حفصہ رضی اللہ عنہا نے) کہا تھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ دروازے پر جو شخص موجود ہیں وہ نہ میرے والد ہیں اور نہ آپ کے والد ہیں، جائیں دیکھیں وہ کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ اندر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے ان کا آسرا لیا اور ہاتھ کو ان کی گردن کے پیچھے سے لاکر ان سے کوئی سرگوشی کی، جب آپ فارغ ہوئے تو استفسار فرمایا: سمجھ گئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میرے کانوں نے سن لیا اور دل نے یاد کر لیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے ایسا تین مرتبہ کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں (آپ نے درست کہا ہے)۔

836 - ابو حبیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَنِي الزُّبَيْرُ إِلَى عُثْمَانَ، وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ، وَهُوَ عَلَى فُرْشٍ ذِي ظَهْرٍ، وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَرَاكِنُ مَاءٍ مَمْلُوءَةٌ، وَرِيَاظٌ مُطْرَحَةٌ، فَقُلْتُ: بَعَثَنِي إِلَيْكَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنِّي عَلَى طَاعَتِكَ لَمْ أَبَدَلْ وَلَمْ أَنْكُثْ، فَإِنْ شِئْتَ دَخَلْتُ الدَّارَ مَعَكَ، فَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، وَإِنْ شِئْتَ أَقَمْتُ، وَإِنْ بَنِي عَمْرٍو بَنِ عَوْفٍ وَعَدُونِي أَنْ يُصْبِحُوا عَلَيَّ بِأَبِي، ثُمَّ يَمْضُوا لِمَا أَمَرَهُمْ بِهِ، فَلَمَّا سَمِعَ الرَّسَالََةَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ

❶ [سناده صحيح] مسند أحمد: ٦/٢٦٣ - مجمع الزوائد للهيثمى: ٩٠/٩

لِلَّهِ الَّذِي عَصَمَ أَحْيَى، أَفْرَيْتُهُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ الدَّارَ لَا يَكُونُ إِلَّا رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، فَمَكَانُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَعَسَى أَنْ يَدْفَعَ اللَّهُ بِكَ عَنِّي، فَلَمَّا سَمِعَ الرَّسَالََةَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَامَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ أُذْنَايَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((تَكُونُ بَعْدِي فِتْنٌ وَأُمُورٌ وَأَحْدَاثٌ))، قُلْنَا: فَأَيْنَ الْمَنْجَا مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِلَى الْأَمِينِ وَحِزْبِهِ)) وَأَشَارَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَامَ النَّاسُ فَقَالُوا: قَدْ أَمَكَّتْنَا الْبَصَائِرُ، فَأَنْذَنْ لَنَا فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: عَزَمْتُ عَلَى مَنْ كَانَتْ لِي عَلَيْهِ طَاعَةٌ أَلَّا يُقَاتِلَ، قَالَ: فَبَادَرَ الَّذِينَ قَتَلُوا عُثْمَانَ مِيعَادَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَقَتَلُوهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ❶

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا؛ جب وہ محصور تھے۔ چنانچہ میں گرمی کے دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس وقت ٹیک والے پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس سیدنا حسن بن علی، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے اور آپ کے سامنے پانی سے بھرے ہوئے ٹب پڑے تھے اور ایک پاٹ کی چادریں رکھی ہوئی ہوئی تھیں (یعنی جن میں جوڑ نہیں ہوتا)۔ میں نے عرض کیا: مجھے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کی جانب بھیجا ہے، وہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں آپ کا مطیع ہوں، نہ میں بدلوں گا اور نہ بیعت توڑوں گا، لہذا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ گھر میں آجاتا ہوں اور قوم میں شامل ہو جاتا ہوں اور اگر آپ چاہیں تو میں یہیں قیام کرتا ہوں۔ نیز بنو عمرو بن عوف نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ صبح میرے دروازے پر آجائیں گے، پھر میں انہیں جو بھی حکم کروں گا وہ اسی پر عمل کریں گے۔ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام سن لیا تو فرمایا: اللہ اکبر! تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے بھائی کو محفوظ رکھا! انہیں میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ وہ (یہاں ہمارے ساتھ) گھر میں آجائیں اور وہ قوم کے ہی ایک فرد بن جائیں، کیونکہ آپ کا رتبہ و حیثیت مجھے زیادہ محبوب ہے اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی برکت سے مجھ سے یہ آزمائش ٹال دے۔ جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام سنا تو وہ کھڑے ہو گئے اور کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میرے بعد فتنے، (عجیب و غریب) معاملات اور نئے نئے امور رونما ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان سے نجات پانے کی جگہ کہاں ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: امین اور اس کی جماعت کے پاس۔ اور آپ ﷺ نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کیا تھا۔ پھر لوگ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: ہمیں بصیرت حاصل ہوگئی ہے، سو آپ مجھے جہاد کی اجازت دیجیے۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بھی شخص پر میری اطاعت لازم ہے؛ میں اسے حکم دیتا ہوں کہ وہ قتال نہیں کرے گا۔ پھر آپ کے قاتلوں نے بنو عمرو بن عوف کے وعدے کا وقت آنے سے پہلے ہی آپ کو شہید کر دیا۔

837 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ كَرِيمَتِي عُمَانَ)). ❶

یقیناً اللہ عزوجل نے میری طرف یہ وحی فرمائی کہ میں اپنی دو پیاری بیٹیوں کی عثمان (رضی اللہ عنہ) سے شادی کر دوں۔

838 - سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْحَمُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ))، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: ((وَإِنَّ أَشَدَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا حَيَاءُ عُمَانَ بْنِ عَفَانَ)). ❷

اس امت کے نبی کے بعد سب سے زیادہ شفیق و مہربان شخص ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔۔۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے نبی کے بعد سب سے زیادہ باحیا شخص عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) ہے۔

839 - سیدنا عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ عُمَانُ، يَعْنِي ابْنَ عَفَانَ، بِدَنَانِيرَ فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ وَيَقُولُ: ((مَا عَلَى عُمَانَ بْنِ عَفَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا)). ❸

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دینار لے کر آئے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی گود میں ڈال دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہیں اپنے دست مبارک سے الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: عثمان ابن کے بعد کوئی عمل نہ بھی کرے تو اسے کچھ نہیں ہوگا۔

840 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلَى رُقِيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِهَا مُشْطٌ، فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِي أَنْفًا فَرَجَّلتُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: ((كَيْفَ تَجِدِينَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي عُمَانَ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: كَخَيْرِ الرِّجَالِ، قَالَ: ((أَكْرَمِيهِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبِهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا)). ❹

میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی، انہوں نے بتلایا کہ ابھی میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گئے ہیں، میں نے آپ کے سر میں کنگھی کی تھی، اور آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے ابو عبد اللہ، یعنی عثمان کو کیسا پایا؟ میں نے عرض کیا: اچھے لوگوں جیسا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی عزت کرنا؛ کیونکہ وہ اخلاق کے اعتبار سے میرے صحابہ میں سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔

841 - طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ، وَرَفِيقِي عُمَانُ بْنُ عَفَانَ فِي الْجَنَّةِ)). ❺

جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور جنت میں میرا ساتھی عثمان بن عفان ہوگا۔

❶ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ٨٣ / ٩ - كنز العمال: ١ / ٣٢٧

❷ [إسناده ضعيف جدًا] ماضي برقم: ٧١٦

❸ [إسناده حسن] ماضي برقم: ٧٨٧

❹ [رجال إسناده ثقات لكن فيه علة] ماضي برقم: ٨٣٤

❺ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ٦١٦، ٨٢٠

842 - سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ نَفْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرْنَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((النَّبِيُّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ((وَعُثْمَانُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). ❶

نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں جنتی شخص دکھلائیے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: نبی جنتی ہے۔۔۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عثمان جنتی ہے۔

843 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ، وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ)). ❷

جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرا ساتھی وہاں عثمان بن عفان ہوگا۔

844 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد کے دروازے پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عُثْمَانُ، هَذَا جَبْرِيلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كَلْثُومٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقِيَّةَ، وَعَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا)). ❸

اے عثمان! یہ جبرائیل علیہ السلام مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شادی ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) رقیہ (رضی اللہ عنہا) کے مہر کے برابر مہر پر کر دی ہے، اس شرط پر کہ اس کے ساتھ بھی ویسا ہی اچھا سلوک کرنا جیسا اس کے ساتھ کرتے تھے۔

توضیح:..... رسول مکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کی تھی، پھر جب وہ وفات پا گئیں تو آپ ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد نکاح میں دے دیا، اور اس سے بڑھ کر شان اور فضیلت کیا ہو سکتی ہے کہ یہ رشتہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے منتخب فرمایا اور بذریعہ جبرائیل نبی ﷺ کو اس کی خبر دی۔ پھر آپ ﷺ کے اس فرمان ”اس کے ساتھ بھی ویسا ہی اچھا سلوک کرنا جیسا اس کے ساتھ کرتے تھے“ سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ خوبی بھی واضح ہوتی ہے کہ آپ نبی ﷺ کی صاحبزادی کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرتے تھے جس سے نبی ﷺ بھی خوش تھے اور آپ کے اس حسن سلوک کے معترف تھے۔

845 - سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَهْجُمُونَ عَلَيَّ رَجُلٌ يُبَايِعُ النَّاسَ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حَبْرَةٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَهَجَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حَبْرَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ. ❹

لوگ ایسے آدمی کے پاس جوق در جوق آئیں گے جو دھاری دار یعنی چادر اوڑھے لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا اور وہ جنتی شخص ہوگا۔ پھر ہم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جوق در جوق حاضر ہوئے اور آپ دھاری دار یعنی چادر

❶ [إسناده حسن] مضمی برقم: ۸۱، ۸۲

❷ [إسناده ضعيف جدًا] مضمی برقم: ۷۵۷

❸ [إسناده ضعيف جدًا] تاريخ الفسوى: ۱۵۹/۳

❹ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۹۸/۳

اوڑھے لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔

846 - سیدنا عبدالرحمان بن سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، وَهُوَ يَتَجَهَّزُ إِلَى غَزْوَةِ تَبُوكَ ، وَفِي كُفِّهِ أَلْفُ دِينَارٍ ، فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَّى ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْلِبُهَا بِيَدِهِ فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ: ((مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا)). ❶

غزوہ تبوک میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اس وقت غزوہ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی آستین میں ایک ہزار دینار تھے، جنہیں انہوں نے نبی ﷺ کی گود میں ڈال دیا، پھر واپس چلے گئے۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ انہیں اپنے ہاتھ سے گود میں ہی الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: اس کے بعد عثمان کوئی عمل نہ بھی کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

847 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث منقول ہے۔ ❷

848 - امام ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حَمَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى تِسْعِمِائَةٍ وَأَرْبَعِينَ بَعِيرًا ، ثُمَّ جَاءَ بِسِتِينَ فَرَسًا فَأَتَمَّ بِهَا أَلْفًا . ❸

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں سواری کے لیے نو سو چالیس اونٹ دیے، پھر وہ ساٹھ گھوڑے لے آئے اور ایک ہزار کا عدد پورا کر دیا۔

849 - ابو عبدالرحمان السکمی بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ وَأُحِيطَ بِدَارِهِ ، أَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أُنشِدُكُمْ بِاللَّهِ ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ انْتَفَضَ حِرَاءُ: ((أَثْبُتْ حِرَاءُ ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ))؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ: أُنشِدُكُمْ بِاللَّهِ ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ: ((مَنْ يَنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟)) وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ مُعْسِرُونَ مُجْهَدُونَ ، فَجَهَّزْتُ ثُلُثَ ذَلِكَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ: أُنشِدُكُمْ بِاللَّهِ ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يُشْرَبُ مِنْهَا إِلَّا بِثَمَنِ ، فَابْتَعْتُهَا بِمَالِي فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ فِي أَشْيَاءَ حَدَّثَهَا . ❹

جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا اور ان کے گھر کو گھر لیا گیا تو وہ لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ جس وقت حراء پہاڑ لرزنے لگا تو رسول اللہ ﷺ

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۲۰۶۳۰ - المعجم الأوسط للطبرانی: ۶ / ۲۳۵

❷ [إسناده صحيح] السنة لابن أبي عاصم: ۱۲۷۹ - الحلية لأبي نعيم: ۵۹ / ۱

❸ [إسناده رجاله ثقات] الشريعة للأجری: ۱۴۱۵

❹ [إسناده صحيح] مضي برقم: ۷۵۱

نے فرمایا تھا: حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے تنگی والے غزوہ کے وقت فرمایا تھا کہ کون ہے جو قبول ہونے والا مال خرچ کرے؟ اور لوگ ان دنوں بہت تنگدست اور سخت حالات میں تھے، تو میں نے اپنے مال سے اس لشکر کا ایک تہائی سامان فراہم کیا تھا؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رومہ (کنویں) سے صرف قیمت ادا کر کے ہی پانی پیا جاسکتا تھا، تو میں نے اپنے مال سے اسے خرید کر مالدار، فقیر اور مسافر (یعنی ہر طرح کے شخص کے لیے) وقف کر دیا؟ تو لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ انہوں نے جتنی بھی باتیں بیان کیں، لوگوں نے ان سب کی تصدیق کی۔

850 - قاسم ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ يَفْتَحُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِالْبَقَرَةِ إِلَى الْمَائِدَةِ، وَبِالْأَنْعَامِ إِلَى هُودٍ، وَيُوسُفَ إِلَى مَرْيَمَ، وَبِطَهَ إِلَى طُوسِمْ فِرْعَوْنَ، وَبِالْعَنْكَبُوتِ إِلَى ص، وَتَنْزِيلِ إِلَى الرَّحْمَنِ، ثُمَّ يَخْتِمُ، فَيَفْتَحُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَخْتِمُ لَيْلَةَ الْخَمِيسِ. ①

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جمعے کی رات کو (قرآن پڑھنا) شروع کرتے تھے اور (ہفتے کے روز) سورۃ البقرۃ سے لے کر سورۃ المائدۃ تک، (اتوار کے روز) سورۃ النعام سے سورۃ ہود تک، (سوموار کے روز) سورۃ یوسف سے سورۃ مریم تک، (منگل کے روز) سورۃ طہ سے سورۃ القصص تک، (بدھ کے روز) سورۃ عنکبوت سے سورۃ ص تک اور (جمعرات کے روز) سورۃ زمر سے سورۃ الرحمن تک، پھر قرآن مکمل کر کے جمعے کی رات کو پھر سے شروع کر دیتے تھے اور جمعرات کو مکمل کرتے تھے۔

851 - ابو غصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، تو آپ نے تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، بُنِيتُ أَنْكُمْ تُكْثِرُونَ فِيَّ وَفِي عُمَانَ بْنِ عَفَّانٍ، وَإِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧]، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: إِنَّ عُمَانَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، مَرَّتَيْنِ. ②

اے لوگو! مجھے پتا چلا ہے کہ تم میرے اور عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں بہت باتیں کرتے ہو، حالانکہ یقیناً میری اور ان کی مثال اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧] "ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔" [الحجر: ٤٧] ام عمرو بنت حسان کہتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے سنا کہ بلاشبہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے حبشہ (یعنی غزوہ تبوک) کو سامان فراہم کیا تھا۔ آپ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔

① [إسناده منقطع ورجاله ثقات] الطبقات لابن سعد: ٧٥ / ٣ ② [إسناده الى حسان صحيح] ماضي برقم: ٦٩٨، ٧٢٩

852 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا:

((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا قَتَلْتُمْ إِمَامَكُمْ ، وَتَجَالَدْتُمْ بِأَسْيَافِكُمْ ، وَوَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ؟ فَبُؤْسٌ لِأُمَّتِي ، فَبُؤْسٌ إِذَا فَعَلُوهُ)) . ❶

تب تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم اپنے امام کو قتل کر دو گے اور تم اپنی تلواروں سے لڑنے لگو گے، اور تمہاری دنیا کے وارث تمہارے بدترین لوگ بن جائیں گے؟ میری امت کے برے حالات آجائیں، جو لوگ اس جرم کا ارتکاب کریں گے ان کے برے حالات آجائیں گے۔

853 - حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عُثْمَانُ مَا قَدَّمْتَ وَمَا أَخَّرْتَ ، وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ ، وَمَا أَخْفَيْتَ وَمَا أَبْدَيْتَ ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ وَمَا يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) . ❷

اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے پچھلے، پوشیدہ و علانیہ، مخفی و ظاہری اور قیامت تک ہونے والے تمام گناہ بخش دیے ہیں۔

854 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا:

((مَنْ زَادَ بَيْتًا فِي الْمَسْجِدِ فَلَهُ الْجَنَّةُ ، وَمَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) ، قَالَ: فَفَعَلَ ذَلِكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ ، غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عُثْمَانُ)) . ❸

جو مسجد میں گھر کا اضافہ کرے گا؛ اسے جنت ملے گی اور جو غزوہ تبوک کے لشکر کو سامان فراہم کرے گا؛ اسے بھی جنت ملے گی۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ (دونوں ہی) کام کر دیے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: عثمان (اگر آج کے بعد) کوئی عمل نہ کرے تو پھر بھی اسے کوئی نقصان نہیں، اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا۔

توضیح: ”جو مسجد میں گھر کا اضافہ کرے گا“ کا سیاق و سباق یہ ہے کہ جب اسلام پھیلنے لگا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد میں دن بہ دن اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا، تو نماز کے لیے مسجد نبوی کی جگہ کم پڑنے لگی، چنانچہ نبی ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ مسجد کے ساتھ والا گھر خرید کر اس کی مسجد میں شامل کر دی جائے اور اسے وسیع کر دیا جائے، لیکن بیت المال کے حالات اس قدر بہتر نہ تھے کہ وہ جگہ خرید لی جاتی، تب نبی ﷺ نے یہ فرمایا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اکیلے ہی وہ جگہ خرید کر مسجد کے لیے وقف کر دی۔

855 - سیدنا سعید بن عقبہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ:

اطَّلَعَ عُثْمَانُ مِنَ الْكُوَّةِ الَّتِي نَاجَى مِنْهَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِطَلْحَةَ: نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

❶ [إسناده ضعيف جدًا] [تفرّد به المؤلف]

❷ [إسناده ضعيف جدًا] [الرياض النضرة: ۷۳ / ۳]

❸ [إسناده ضعيف جدًا] [الميزان: ۲ / ۱۷۷]

وَأَنَا مَعَهُ، وَأَنْتَ مَعَهُ جَالِسٌ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَرَفِيقِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ))؟
قَالَ، يَعْنِي طَلْحَةَ: أَمَا إِذْ نَشَدْتَنِي بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ. ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس روشن دان سے نمودار ہوئے جہاں سے جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ سے باتیں کیا کرتے تھے، اور آپ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جب میں آپ کے ساتھ تھا اور آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، تو کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا تھا کہ بلاشبہ ہر نبی کا قیامت کے دن ایک رفیق ہوگا اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہوگا؟ تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب آپ نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو سنو! یقیناً آپ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا تھا۔

856 - سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِي ابْنَتِيهِ، إِخْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَبُو
أَيِّمٍ، أَلَا أَخُو أَيِّمٍ، يُزَوِّجُهَا عُثْمَانَ، لَوْ كَانَ عِنْدَنَا شَيْءٌ زَوَّجْنَاهُ)). ❷

نبی ﷺ نے میرے ساتھ اپنی دو بیٹیوں کی شادی کی، پہلے ایک کی؛ پھر دوسری کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کسی غیر شادی شدہ عورت کا بھائی عثمان سے اس کی شادی نہیں کرے گا؟ اگر میرے پاس کوئی اور بیٹی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی اسی سے کر دیتا۔

857 - سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو
بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، فَيَبْلُغُ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يُنْكِرُهُ. ❸

ہم عہد رسالت میں یہ بات کیا کرتے تھے کہ اس امت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخصیت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی ﷺ کو اس بات کا پتا چلتا لیکن آپ اسکا انکار نہ فرماتے۔

858 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے دروازے پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے تو فرمایا:

((يَا عُثْمَانُ، هَذَا جَبْرِيلُ يَقُولُ لِي عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُكَ أُمَّمَ كَلْثُومٍ عَلَى مِثْلِ مَا
زَوَّجْتُكَ رُقِيَّةً، وَعَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا)). ❹

اے عثمان! یہ جبرائیل علیہ السلام مجھے اللہ کا پیغام دے رہے ہیں کہ میں ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) کا آپ سے اسی حق مہر پر نکاح کر دوں جس پر رُقیہ (رضی اللہ عنہا) کا کیا تھا، اس شرط پر کہ ان سے بھی اسی طرح حسن سلوک کرنا جس طرح رُقیہ سے کرتے تھے۔

859 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصَلِّي عَلَيْهِ، فَأَبَى أَنْ

❶ [إسناده ضعيف جدًا] مضي برقم: ٧٨٢

❷ [إسناده ضعيف جدًا] تاريخ بغداد: ١٤ / ٣٠٤ - السنة لابن أبي عاصم: ١٣١

❸ [إسناده ضعيف جدًا] مضي برقم: ٨٤٤

❹ [إسناده صحيح لغيره] مضي برقم: ٥٦

يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا عَلَى هَذَا؟
فَقَالَ: ((إِنَّ هَذَا يُبْغِضُ عُثْمَانَ))، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. ❶

رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کے ایک صحابی کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، لیکن آپ نے اس کا جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنی امت میں سے صرف اسی شخص کا جنازہ چھوڑا ہے (کیا بات ہے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عثمان سے نفرت کرتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھایا۔

860 - طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ)) ❷

ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور جنت میں میرا ساتھی عثمان بن عفان ہوگا۔

861 - طلحہ بن عبید اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَعُثْمَانُ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ)) ❸

ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور عثمان جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

862 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو إِلَّا لِعُثْمَانَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَا تَنْسَ هَذَا الْيَوْمَ لِعُثْمَانَ)) ❹
میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہی ایسی دعا کرتے دیکھا کہ اے اللہ! عثمان کا یہ دن نظر انداز مت کرنا۔

863 - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دُعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، قَالَ: فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا،
فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى هَذَا؟ قَالَ: ((كَانَ يُبْغِضُ
عُثْمَانَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ)) ❺

نبی ﷺ کو ایک آدمی کا جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے اس کے علاوہ آپ کو کسی کا جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عثمان سے نفرت کیا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کرتا ہے۔

864 - سیدنا عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ جَنَّةَ عَدْنٍ، فَوُضِعَ فِي كَفِّي تَفَّاحَةٌ، قَالَ: فَانْفَلَقَتْ عَنِّي
حَوْرَاءٌ مَرَضِيَّةٌ كَأَنَّ أَشْفَارَ عَيْنَيْهَا مَقَادِيمُ أَجْنِحَةِ النَّسُورِ، فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا

❶ [موضوع] اللآلئ المصنوعة: ۱/ ۳۱۵ - الكامل لابن عدی: ۶/ ۱۴۳ - الموضوعات لابن الجوزی: ۱/ ۳۳۲ -

❷ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۸۲۰

❸ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۶۱۶

❹ [موضوع] مضي برقم: ۸۵۹

❺ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۸۳۲

لِلْخَلِيفَةِ الْمَقْتُولِ مِنْ بَعْدِكَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ)) ❶

جب مجھے آسمان پر معراج کرائی گئی اور میں جنتِ عدن میں داخل ہوا تو میری ہتھیلی پر ایک سیب رکھ دیا گیا۔ اس نے پھوٹ کر ایک خوش نماؤر کی شکل اختیار کر لی، اس کی آنکھوں کے پلکیں ایسی تھیں جیسے ”نور“ پرندے کے پر ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا: تم کس کے لیے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ کے بعد شہادت پانے والے خلیفہ عثمان بن عفان کے لیے ہوں۔

865 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَصْدَقُكُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ)) ❷

تم سب سے زیادہ حیا دار آدمی عثمان ہے۔

866 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ)) ❸

قیامت کے روز عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) ربیعہ اور مضر قبیلے جتنی تعداد میں لوگوں کی سفارش کرے گا۔

867 - سیدنا بريدة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) ❹

رسول اللہ ﷺ (پہاڑ پر) بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے، تو پہاڑ

نے حرکت کی، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: حراء! ٹھہر جا، بلاشبہ تجھ پر صدیق اور شہید ہی موجود ہیں۔

868 - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا، وَأَنْتَ وَلِيِّ فِي الْآخِرَةِ)) ❺

تم دنیا میں بھی میرے دوست ہو اور آخرت میں بھی تم میرے دوست ہو گے۔

869 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِرَاءَ، أَوْ أَحَدًا، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ

الْجَبَلُ، فَقَالَ: ((اثْبُتْ، نَبِيُّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ)) ❻

نبی ﷺ حراء یا احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ ﷺ کے ساتھ سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے، تو پہاڑ لرز

اٹھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید (تجھ پر موجود ہیں)۔

❶ [موضوع] اللآلئ المصنوعة: ۱/۳۱۳-الموضوعات لابن الجوزي: ۱/۳۲۹

❷ [إسناده ضعيف جدًا] مضي برقم: ۸۰۳

❸ [إسناده ضعيف جدًا] سنن الترمذی: ۴/۶۲۷-المستدرک للحاکم: ۳/۱۰۳

❹ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۵/۳۴۶ ❺ [موضوع] مضي برقم: ۸۲۱

❻ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۷/۲۲-مسند أحمد: ۳/۱۱۲

870 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِأَصْهَارِي الْجَنَّةِ، فَأَعْطَانِيهَا الْبَتَّةَ)). ❶

میں نے اپنے پروردگار سے جنت میں اپنے داماد مانگے تو اس نے مجھے یہ لوگ دے دیے۔

871 - سیدنا زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَهُ، فَذَكَرَ حَدِيثَ مُوَاخَاتِهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ فَقَالَ: ((اذْنُ يَا أَبَا عَمْرٍو، اذْنُ يَا أَبَا عَمْرٍو))، فَلَمْ يَزَلْ يَدْنُو مِنْهُ حَتَّى أَلْصَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)) ثَلَاثَ مَرَارٍ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى عُثْمَانَ وَكَانَتْ إِزَارُهُ مَحْلُولَةً، فَزَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اجْمَعْ عِطْفِي رِدَائِكَ عَلَى نَحْرِكَ))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ لَكَ شَأْنًا فِي أَهْلِ السَّمَاءِ، أَنْتَ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَى حَوْضِي، وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا، فَأَقُولُ: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ فَيَقُولُ: فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ، وَذَلِكَ كَلَامُ جِبْرِيلَ، إِذَا هَاتِفٌ يَهْتِفُ مِنَ السَّمَاءِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ عُثْمَانَ أَمِيرٌ عَلَى كُلِّ مَخْدُولٍ))، ثُمَّ تَنَحَّى عُثْمَانُ. ❷

میں مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔۔۔ اس کے بعد راوی نے آپ ﷺ کے صحابہ کے درمیان مواخات (بھائی چارہ قائم کرنے) کی حدیث ذکر کی (اور کہا): پھر آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے ابو عمرو! قریب ہو جاؤ، اے ابو عمرو! قریب ہو جاؤ۔ وہ مسلسل آپ کے قریب ہوتے گئے، یہاں تک کہ ان کے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ مل گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی جانب دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا: ”سبحان اللہ العظیم“ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا، ان کا تہہ بند ڈھیلا ہوا پڑا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے اسے مضبوط کیا، پھر فرمایا: اپنی چادر کے دونوں کنارے اپنے سینے پر اکٹھے کر لو۔ پھر فرمایا: اہل آسمان میں آپ کا ایک مقام ہے، آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو میرے حوض پر آئیں گے اور ان کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا، میں پوچھوں گا: تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا؟ وہ کہے گا: فلاں بن فلاں نے۔ یہ جبرائیل علیہ السلام کی کلام ہوگی۔ اتنے میں آسمان سے ایک غیبی آواز آئے گی کہ سنو! عثمان ہر بے یار و مددگار کا امیر ہے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ ایک طرف کو ہو گئے۔

توضیح: أَوْدَاجٍ: یہ لفظ وِ دَاج کی جمع ہے، اس سے مراد گردن کی وہ رگ ہوتی ہے جسے ذبح کرنے والا کاٹ دے تو دم نکل جاتا ہے۔

872 - عبید اللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مَخْصُورٌ فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ إِمَامُ الْعَامَّةِ وَقَدْ نَزَلَ بِكَ مَا نَرَى، وَهُوَ ذَا يُصَلِّي بِنَا إِمَامٌ فِتْنَةٌ، وَأَنَا أُخْرَجُ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: إِنَّ الصَّلَاةَ أَحْسَنُ مَا

❶ [موضوع] ضعيف الجامع للالباني: ٢٠٨/٣ - الموضوعات لابن الجوزي: ٢١٣/١

❷ [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير للبخاري: ٣٨٦/٢ - الرياض النضرة: ٧٥/٣

يَعْمَلُ النَّاسُ ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنَ مَعَهُمْ ، فَإِذَا أَسَاءَ وَافْجَتَنِبَ إِسَاءَ تَهُمْ . ❶

وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جس وقت وہ محصور تھے، اور انہوں نے آپ سے کہا: آپ عوام کے امام ہیں اور آپ پر ایسی آزمائش آن پڑی ہے جسے ہم دیکھ رہے ہیں، صورت حال یہ ہے کہ ہمیں امامِ فتنہ نماز پڑھاتا ہے اور میں اس کے ساتھ نماز پڑھنے سے تنگ ہوتا ہوں۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: یقیناً نماز لوگوں کا سب سے اچھا عمل ہے، سو جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ اچھے کام میں شامل ہو جاؤ اور جب وہ کوئی برا کام کریں تو ان کے برے کام سے الگ تھلگ رہو۔

873 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ ❷

874 - ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ عُمَرَ؟ ثُمَّ سَكَتَ . ❸

کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخصیت کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں عمر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر آپ خاموش ہو گئے۔

875 - ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کونے میں برسرِ منبر یہ فرماتے سنا:

إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ خَيْرُهُمْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ، وَالثَّلَاثُ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُ . ❹

یقیناً اس امت کے پیغمبر کے بعد سب سے بہترین شخصیت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہترین شخص عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

876 - ابو حنیفہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک روز خطبہ دیا تو فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ . ❺

کیا میں تمہیں اس امت کے نبی کے بعد ان کی بہترین شخصیت کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

877 - ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يَا وَهْبُ ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَذَكَرَهُ . ❻

اے وہب! کیا میں تمہیں اس امت کے پیغمبر کے بعد سب سے افضل شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر راوی نے وہی حدیث بیان کی۔

❶ [الحديث صحيح] صحيح البخارى: ١٨٨/٢

❷ [إسناده صحيح] تاريخ المدينة لابن شبة: ٢١٧/٤

❸ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٤١٨

❹ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٤١١

❺ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٤٠٥

❻ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٣٩٩

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فرامین اور ان کا زہد و قناعت

878 - ابو مضر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَلِيًّا مُؤْتَزِرًا بِإِزَارٍ مُرْتَدِيًا بِرِدَائٍ مَعَهُ الدَّرَّةُ، كَأَنَّهُ أَعْرَابِيٌّ يَدُورُ بِدَوِيٍّ، حَتَّى بَلَغَ
أَسْوَاقَ الْكِرَابِيسِ فَقَالَ: يَا شَيْخُ، أَحْسِنْ بَيْعِي فِي قَمِيصٍ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ، فَلَمَّا عَرَفَهُ لَمْ
يَشْتَرِ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ أَتَى آخَرَ فَلَمَّا عَرَفَهُ لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَتَى غُلَامًا حَدَّثَنَا فَاشْتَرَى مِنْهُ
قَمِيصًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ، ثُمَّ جَاءَ أَبُو الْغُلَامِ فَأَخْبَرَهُ، فَأَخَذَ أَبُوهُ دِرْهَمًا ثُمَّ جَاءَ بِهِ فَقَالَ: هَذَا
الدَّرْهَمُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا الدَّرْهَمِ؟ قَالَ: كَانَ قَمِيصًا ثَمَنَ دِرْهَمَيْنِ قَالَ:
بَاعَنِي رِضَايَ وَأَخَذَ رِضَاهُ. ❶

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ تہہ بند باندھے ہوئے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے، ان کے ہاتھ میں کوڑا تھا اور یوں دکھائی دے رہے تھے جیسے کوئی دیہاتی گشت کر رہا ہو۔ یہاں تک کہ آپ کپڑے کے بازار میں پہنچ گئے اور (ایک دوکاندار سے) کہا: اے بزرگ! مجھے تین درہم میں ایک اچھا سا قمیض دے دو۔ جب اس نے آپ کو پہچان لیا تو آپ نے اس سے کچھ نہ خریدا۔ پھر آپ دوسرے کے پاس آئے تو اس نے بھی آپ کو پہچان لیا، چنانچہ آپ نے اس سے بھی نہ خریدا۔ پھر آپ ایک نوجوان لڑکے کے پاس آئے تو اس سے آپ نے تین درہم میں قمیض خرید لیا۔ پھر جب اس لڑکے کا والد آیا اور اس نے اسے بتلایا تو اس کے والد نے ایک درہم پکڑا اور لا کر آپ کو دے دیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! یہ درہم لے لیجیے۔ آپ نے پوچھا: اس درہم کو کیا ہوا؟ اس نے کہا: اس قمیض کی قیمت دو درہم ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے میری رضامندی سے مجھے بیچا ہے اور اپنی رضامندی سے قیمت وصول کی ہے۔

879 - یحییٰ بن ہانی بن عروہ المرادی بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ عَلِيٌّ إِلَى ظَهْرِ الْكُوفَةِ فَرَأَى حُمْرَةً تَطِيرُ فَقَالَ: يَا لَكَ مِنْ حُمْرَةٍ بِمَعْمَرٍ خَلَا لَكَ
الْجَوْ فَيْضِي وَأَصْفِرِي، وَزَادَ فِيهِ غَيْرُ عَلِيٍّ: وَنَقَرِي مَا شِئْتَ أَنْ تَنْقُرِي.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوفے کی جانب نکلے اور ایک پرندے کو اڑتے دیکھا تو فرمایا:

يَا لَكَ مِنْ حُمْرَةٍ بِمَعْمَرٍ خَلَا لَكَ الْجَوْ فَيْضِي وَأَصْفِرِي

”اے پرندے! تجھے تو بہت کشادہ اور شاداب ماحول میسر ہے، تیرے لیے فضا بھی خالی ہے، لہذا ہر طرف کھلم کھلا اڑ اور کھلی فضا میں سیٹی بجا کر مزے لے۔“

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ١/١٥٧ - مجمع الزوائد للهيثمي: ١١٩/٥

اور علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ:

وَنَقَرِي مَا شِئْتَ أَنْ تَنْقُرِي ❶

”اور جہاں بھی تو انڈے دینا چاہتا ہے؛ دے لے۔“

توضیح: حُمْرَةَ چڑیوں کی ہی ایک قسم کا پرندہ ہوتا ہے، اسے چندول بھی کہتے ہیں۔

880 - اوفی بن دھم العدوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ تَعْرِفُوا بِهِ ، وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِكُمْ زَمَانٌ يُنْكِرُ الْحَقَّ فِيهِ تِسْعَةَ أَعْشَارِهِمْ لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا كُلُّ نَوْمَةٍ ، أُولَئِكَ أُمَّةٌ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ ، لَيْسُوا بِالْعَجَلِ الْمَذَابِيحِ بُدْرًا . ❷

علم حاصل کرو؛ یہ تمہاری پہچان بن جائے گا اور عمل کیا کرو؛ اس سے تم علم کے اہل بن جاؤ گے، تمہارے بعد عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ جس میں ہر دس میں سے نو آدمی حق بات کا انکار کریں گے اور اس سے صرف وہی شخص نجات پائے گا جو گم نام ہوگا۔ یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہوں گے۔ یہ لوگ نہ تو جلد باز ہوں گے، نہ ہر بات کو چہار سو پھیلا دینے والے اور نہ ہی فضول گو۔

881 - مہاجر العامری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ أَخَوْفَ مَا اتَّخَوْفُ عَلَيْكُمْ اثْنَتَانِ: طُولُ الْأَمَلِ ، وَاتِّبَاعُ الْهَوَى ، فَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ ، وَأَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ ، أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ وَلَّتْ مُدْبِرَةً ، وَالْآخِرَةُ مُقْبِلَةٌ ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابٌ ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ . ❸

سب سے زیادہ مجھے جن امور میں تمہارے بتلا ہو جانے کا ڈر ہے؛ وہ دو ہیں: لمبی آرزوئیں اور خواہشات کی پیروی۔ لمبی آرزوئیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور خواہشات کی پیروی حق سے روکتی ہے۔ آگاہ رہو! دنیا پیٹھ پھیر کر جانے والی ہے اور آخرت آنے والی ہے، اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہوتے ہیں، سو تم آخرت کے بیٹے بنو؛ دنیا کے بیٹے مت بنو، کیونکہ آج عمل کا موقع میسر ہے اور حساب کا وقت نہیں ہے جبکہ کل حساب کا وقت ہوگا اور عمل کا موقع میسر نہیں ہوگا۔

882 - مسلم بن ہر مز بیان کرتے ہیں کہ:

أَعْطَى عَلِيُّ النَّاسَ فِي سَنَةِ ثَلَاثَ عَطِيَّاتٍ ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْهِ مَالٌ مِنْ أَصْبَهَانَ فَقَالَ: هَلُمُّوا إِلَيَّ عَطَاءِ الرَّابِعِ فَخُذُوا ، ثُمَّ كَنَسَ بَيْتَ الْمَالِ وَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ: يَا دُنْيَا غُرِّي غَيْرِي ، قَالَ: وَقَدِمَ عَلَيْهِ حِبَالٌ مِنْ أَرْضِ ، فَقَالَ: إِيشْ هَذَا؟ قَالَ: حِبَالٌ جِيءَ بِهَا مِنْ أَرْضِ كَذَا

❶ [إسناده صحيح] الزهد لوكيع: ٣٩٦/١

❷ [إسناده ضعيف] سنن الدارمي: ١/٨١-الزهد لابن المبارك: ص ٥٠٤

❸ الزهد لأحمد بن حنبل: ص ١٣٠-الحلية لأبي نعيم: ١/٧٦-شعب الإيمان للبيهقي: ١٣/٢٨١

وَكَذًا، قَالَ: أَعْطَوْهَا النَّاسَ، قَالَ: فَأَخَذَ بَعْضُهُمْ وَتَرَكَ بَعْضُهُمْ، فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ كَتَانٌ يُعْمَلُ، فَبَلَغَ الْحَبْلُ آخِرَ النَّهَارِ دَرَاهِمَ. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک سال میں لوگوں کو تین عطیات دیے، پھر آپ کے پاس اصہبان سے مال آیا تو آپ نے فرمایا: آؤ چوتھا عطیہ بھی وصول کر لو۔ پھر آپ نے بیت المال کو صاف کر دیا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی، اور فرمایا: اے دنیا! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دینا (یعنی میں تیرے لالچ میں آنے والا نہیں ہوں)۔ ایک مرتبہ آپ کے پاس کسی علاقے سے رسیاں آئیں تو آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ بتلایا کہ یہ رسیاں ہیں جو فلاں علاقے سے لائی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: اسے لوگوں کو دے دو۔ سو کچھ لوگوں نے لے لیں اور کچھ نے نہ لیں۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ تو سن کا ریشہ ہے جس کو کام میں لایا جاسکتا ہے، چنانچہ دن کے آخر تک ایک رسی درہموں تک پہنچ گئی۔

883 - عبداللہ بن سخرہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا أَصْبَحَ بِالْكُوفَةِ أَحَدٌ إِلَّا نَاعِمًا، إِنَّ أَدْنَاهُمْ مَنْزِلَةٌ لِيَأْكُلُ مِنَ الْبُرِّ، وَيَجْلِسُ فِي الظِّلِّ، وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ. ❷

کوفہ میں ہر کوئی آسودگی کی زندگی ہی گزارتا ہے۔ ان کا ادنیٰ شخص بھی گندم کھاتا ہے، سائے میں بیٹھتا ہے اور دریائے فرات کا پانی پیتا ہے۔

884 - علی بن ربیعہ والہی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَهُ ابْنُ التَّيَّاحِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، امْتَلَأْ بَيْتَ مَالِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى ابْنِ التَّيَّاحِ حَتَّى قَامَ عَلَى بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: هَذَا جَنَائِي وَخِيَارُهُ فِيهِ، وَكُلُّ جَانِ يَدُهُ إِلَى فِيهِ، يَا ابْنَ التَّيَّاحِ، عَلَيَّ بِأَشْيَاخِ الْكُوفَةِ، قَالَ: فَنُودِيَ فِي النَّاسِ، فَأَعْطَى جَمِيعَ مَا فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ يَقُولُ: يَا صَفْرَاءُ، يَا بَيْضَاءُ، غُرِّي غَيْرِي، هَاوَهَا، حَتَّى مَا بَقِيَ فِيهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، ثُمَّ أَمَرَ بِنَضْحِهِ وَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ. ❸

ابن التیاح آپ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! مسلمانوں کا بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا ہے۔ آپ نے ”اللہ اکبر“ کہا، پھر ابن التیاح کا آسرا لیتے ہوئے اٹھے اور مسلمانوں کے بیت المال کے پاس آکھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ میری جمع پونجی ہے اور اس کی بہترین چیزیں بھی اسی میں ہیں، جبکہ ہر صاحب مال کا ہاتھ اس کے منہ پر ہوتا ہے۔ اے ابن التیاح! کوفے کے بزرگوں کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ لوگوں میں اعلان کر دیا گیا اور آپ نے مسلمانوں کے بیت المال میں موجود تمام چیزیں (لوگوں کو) دے دیں اور آپ فرما رہے تھے: اے سونے! اے چاندی! میرے علاوہ کسی اور کو لالچ دینا۔ آپ دونوں ہاتھوں سے خرچ کیے جا رہے تھے، یہاں تک کہ اس میں کوئی درہم و دینار باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے اس میں پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔

❶ [إسناده حسن لغيره] تفرد به المؤلف

❷ [إسناده ضعيف] الزهد لهناد: ۱۰۷ / ۲

❸ [إسناده حسن] الصفوة لابن الجوزي: ۱ / ۳۱۴ - الذخائر للمحب الطبري: ص ۱۰۱

885 - ابو بکر اپنے شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

رَأَيْتُ عَلِيَّ عَلِيَّ إِزَارًا غَلِيظًا ، قَالَ : اشْتَرَيْتَهُ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمٍ ، فَمَنْ أَرْبَحَنِي فِيهِ دَرَاهِمًا بَعْتُهُ ، وَرَأَيْتُ مَعَهُ دَرَاهِمَ مَضْرُورَةً فَقَالَ : هَذِهِ بَقِيَّةُ نَفَقَتِنَا مِنْ يَنْبَعٍ . ①

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو موٹا تہہ بند پہنے دیکھا، آپ نے فرمایا: میں نے اسے پانچ درہم کے عوض خریدا تھا، سو جو شخص مجھے ایک درہم بھی نفع دے گا تو میں اسے یہ فروخت کر دوں گا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں درہموں کی منہ بند تھیلی تھی اور آپ نے فرمایا: یہ بیع (مقام) کے ہمارے خرچے کا بقیہ مال ہے۔

886 - مجمع التیمی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْمُرُ بِبَيْتِ الْمَالِ فَيُكْنَسُ ، ثُمَّ يُنْضَحُ ، ثُمَّ يُصَلِّي رَجَاءً أَنْ يَشْهَدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ لَمْ يَحْبَسْ فِيهِ الْمَالَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ . ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیت المال کے متعلق حکم فرمایا کرتے تھے تو اسے صاف کر دیا جاتا (یعنی اس میں موجود سارا مال تقسیم کر دیا جاتا) پھر اس میں پانی چھڑکا جاتا، پھر آپ اس امید کے ساتھ وہاں نماز پڑھتے کہ روز قیامت وہ جگہ آپ کے حق میں گواہی دے کہ اس نے مسلمانوں سے مال کو روکا نہیں تھا۔

887 - مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حبی قبیلے کی ایک بڑھیا نے بیان کیا:

زَوَّجَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ بَعْضَ بَنِيهِ ، فَأَوْلَمَ عَلَيْهِ ، فَدَعَا النَّاسَ ، قَالَتْ : فَأَتَى عَلِيٌّ قِيلَ : جَاءَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَفُتِحَتْ بَابُ الدَّارِ ، قَالَتْ : فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفِي يَدِهِ دِرَّةٌ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ لَيْسَ لَهُ جُرْبَانٌ . ③

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کی شادی کی، پھر اس کا ولیمہ کیا تو لوگوں کو مدعو کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ انہیں بتلایا گیا کہ امیر المؤمنین تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ گھر کا دروازہ کھولا گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے، اس وقت ان کے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا اور انہوں نے ایک قمیض زیب تن کیا ہوا تھا جس کا گریبان نہیں تھا۔

توضیح: یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عجز و انکساری تھی کہ آپ کبھی دنیوی زینت و آرائش کو خاطر میں نہیں لائے اور ویسے جیسی اہم تقریب میں؛ کہ جہاں لوگ نسبتاً خاصے اہتمام سے تیار ہو کر جاتے ہیں لیکن آپ وہاں بھی صرف ایسا قمیض زیب تن کر کے تشریف لے گئے جس کا گریبان بھی نہیں تھا، یعنی آپ نے اس میں چنداں عار نہیں سمجھی۔

888 - سعید بن وہب سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ أَعْلَمَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْفَرَائِضِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . ④

بلاشبہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ وراثت کے مسائل جاننے والے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

889 - علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

② [إسناده صحيح لغيره] الزهد لأحمد: ص ۱۳۱

① [إسناده ضعيف] الزهد لأحمد: ص ۱۳۰

④ [إسناده ضعيف] أخبار القضاة لوكيع: ۱/ ۸۹

③ [إسناده حسن] أخرجه البغوي في معجمه: ۴۱۹

أَنَّ عَلِيًّا كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ، كَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمٌ هَذِهِ اشْتَرَى لَحْمًا بِنِصْفِ دِرْهَمٍ، وَإِذَا كَانَ يَوْمٌ هَذِهِ اشْتَرَى لَحْمًا بِنِصْفِ دِرْهَمٍ. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، جب ایک بیوی کا دن ہوتا تو آپ آدھے دینار کا (اس کے لیے) گوشت خریدتے اور جب دوسری بیوی کا دن ہوتا تو آپ (اس کے لیے بھی) آدھے دینار کا گوشت خریدتے۔

890 - حطان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَدْرُونَ كَيْفَ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: قُلْنَا كَنَحْوِ هَذِهِ الْأَبْوَابِ، قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهَا هَكَذَا، وَوَضَعَ يَدَهُ فَوْقَ وَبَسَطَ أَبُو عَمْرٍو يَدَهُ عَلَى يَدِهِ. ❷

کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کے دروازے کیسے ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ان ہی دروازوں جیسے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ اس طرح کے ہوں گے، آپ نے (سمجھانے کی غرض سے) اپنا ہاتھ اوپر رکھا اور ابو عمرو نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر پھیلا دیا۔

891 - ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا أُرْسِلَ عُثْمَانُ إِلَى عَلِيٍّ فِي الْيَعَاقِبِ وَجَدَهُ مُتَزِّرًا بِعَبَاءَةٍ مُحْتَجِرًا الْعِقَالَ، وَهُوَ يَهْنَأُ بِعِيرَالِهِ. ❸

جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یعاقبہ فریقے کے لوگوں کے متعلق (رائے جاننے کے لیے) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب آدمی بھیجا تو اس نے دیکھا کہ آپ نے چادر کو تہہ بند کے طور پر باندھا ہوا تھا اور ٹکیل کو ہاتھ میں تھامے اپنے اونٹ کو چارہ کھلا رہے تھے۔

892 - امام اعظم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عَلِيٌّ يُغَدِّي وَيُعَسِّي، وَيَأْكُلُ هُوَ مِنْ شَيْءٍ يَجِيئُهُ مِنَ الْمَدِينَةِ. ❹

سیدنا علی رضی اللہ عنہ صبح اور شام (دو وقت) کھانا کھایا کرتے تھے اور آپ وہ چیز کھاتے تھے جو آپ کے پاس مدینے سے آتی تھی۔

893 - عمرو بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ لِعَلِيِّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لِمَ تَرَفَعُ قَمِيصِكَ؟ قَالَ: يَخْشَعُ الْقَلْبُ، وَيَقْتَدِي بِهِ الْمُؤْمِنُ. ❺

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنی قمیض کیوں اٹھا کر رکھتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے دل میں خشوع پیدا ہو جاتا ہے اور مومن اسی کی پیروی کرتا ہے۔

894 - عدی بن ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده صحيح] الرياض النضرة: ۲۷۱ / ۳ - ذخائر العقبى للطبري: ص ۱۰۱

❷ [إسناده صحيح] الزهد لأحمد: ص ۱۳۱

❸ [إسناده حسن] زيادات الزهد لعبد الله بن أحمد: ص ۱۳۱

❹ [منقطع ورجاله ثقات] تفرّد به المؤلف

❺ [إسناده منقطع] الحلية لأبي نعيم: ۸۳ / ۱ - زيادات الزهد لعبد الله بن أحمد: ص ۱۳۱

أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِفَالُوذَجَ ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ . ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا لیکن آپ نے نہیں کھایا۔

895 - زیاد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِشَيْءٍ مِنْ خَبِيصٍ ، فَوَضَعَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ

الْإِسْلَامَ لَيْسَ بِبَكْرٍ ضَالًّا ، وَلَكِنْ قُرَيْشٌ رَأَتْ هَذَا فَتَنَاحَرَتْ عَلَيْهِ . ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھجور اور گھی سے تیار کیا ہوا کچھ حلوہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا اور وہ کھانے لگے، تو آپ نے فرمایا: اسلام کوئی گم شدہ اونٹ نہیں ہے لیکن قریش نے اسے دیکھا تو اس پر ٹوٹ پڑے۔

896 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جِئْتُ إِلَى حَائِطٍ ، أَوْ بُسْتَانٍ ، فَقَالَ لِي صَاحِبُهُ : دَلُّوْا وَتَمْرَةً ، فَدَلَّوْتُ دَلُّوًا بِتَمْرَةٍ ، فَمَلَأْتُ

كَفِّي ثُمَّ شَرِبْتُ مِنَ الْمَاءِ ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِلءٍ كَفِّي ،

فَأَكَلَ بَعْضَهُ وَأَكَلْتُ بَعْضَهُ . ❸

میں ایک باغ میں گیا تو اس کے مالک نے مجھ سے کہا: ڈول اور کھجوریں لے لو۔ چنانچہ میں نے کھجوروں سے ڈول بھر لیا۔ میں نے ہاتھ بھر کر کھجوریں کھائیں، پھر کچھ پانی پیا، پھر میں ہاتھ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی لے آیا، ان میں سے کچھ آپ نے کھائیں اور کچھ میں نے۔

897 - امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ وَهُوَ بِالرَّحْبَةِ ، فَدَعَا بِسَيْفٍ فَسَلَّهُ فَقَالَ : مَنْ يَشْتَرِي سَيْفِي هَذَا؟ فَوَاللَّهِ لَوْ كَانَ

عِنْدِي ثَمَنٌ إِزَارٍ مَا بَعْتُهُ . ❹

ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور آپ اس وقت رجبہ مقام پر تھے۔ آپ نے ایک تلوار منگوائی اور اسے سونت کر فرمایا: میری اس تلوار کو کون خریدے گا؟ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس تہہ بند کی قیمت ہوتی تو میں اسے نہ بیچتا۔

898 - عبایہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَحَاجُّ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِتَسْعٍ : بِإِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ ، وَالنَّهْيِ

عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَالْعَدْلِ فِي الرَّعِيَّةِ ، وَالْقَسْمِ بِالسُّوِيَّةِ ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَإِقَامَةِ

الْحُدُودِ ، وَأَشْبَاهِهِ . ❺

میں روز قیامت لوگوں سے نو عملوں کے متعلق جھگڑوں گا: نماز قائم کرنا، زکاۃ کی ادائیگی کرنا، اچھے کام کی ترغیب دینا، برے کام سے روکنا، رعایا کے بارے میں عدل کرنا، برابری کی بنیاد پر (مال وغیرہ) تقسیم کرنا، راہِ خدا میں

❶ [إسناده صحيح] الزهد لهناد: ۱۰۶/۲ - الزهد لأحمد: ص ۱۳۱

❷ [إسناده حسن] السنة لعبد الله بن أحمد: ۵۵۵/۲

❸ [منقطع ورجاله رجال الحسن] المراسيل: ص ۱۲۵

❹ [إسناده ضعيف جدًا] الزهد لأحمد: ص ۱۳۱

❺ [إسناده ضعيف جدًا] التاريخ الكبير: ۱۴۱/۳

جہاد کرنا، حدود کا نفاذ کرنا اور اس جیسے دیگر امور۔

899 - محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنِّي لَأَرْبُطُ عَلَى بَطْنِي الْحَجَرَ مِنَ الْجُوعِ ، وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبَعُونَ أَلْفًا . ❶

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا ہوتا تھا جبکہ آج میں چالیس ہزار صدقہ کر دیتا ہوں۔

900 - زاذان ابو عمر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے بیان کیا:

أَنَّ عَلِيًّا سَأَلَ رَجُلًا عَنْ حَدِيثٍ فِي الرَّحْبَةِ فَكَذَّبَهُ ، فَقَالَ: إِنَّكَ قَدْ كَذَّبْتَنِي ، فَقَالَ: مَا كَذَّبْتُكَ ، قَالَ: فَأَدْعُو اللَّهَ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ قَدْ كَذَّبْتَنِي أَنْ يُعْمِيَ اللَّهُ بَصْرَكَ ، قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعْمِيَهِ ، فَعَمِيَ . ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کھلے دالان میں ایک حدیث کے متعلق سوال کیا تو اس نے آپ کی تکذیب کر دی، آپ نے فرمایا: تم نے میری تکذیب کی ہے۔ اس نے کہا: میں نے آپ کی تکذیب نہیں کی۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے خلاف بددعا کرتا ہوں کہ اگر تم نے میری تکذیب کی ہے تو اللہ تجھے اندھا کر دے۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اسے اندھا کر دے، تو وہ اندھا ہو گیا۔

901 - ابوصالح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلَيَّ أُمَّ كَلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ ، فَإِذَا هِيَ تَمْشُطُ فِي سِتْرِ بَيْنِي وَبَيْنَهَا ، فَجَاءَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ فَدَخَلَا عَلَيْهَا وَهِيَ جَالِسَةٌ تَمْشُطُ فَقَالَا: أَلَا تُطْعِمُونَ أَبَا صَالِحٍ شَيْئًا؟ قَالَ: فَأَخْرَجُوا لِي قِصْعَةً فِيهَا مَرَقٌ بِحُبُوبٍ ، قَالَ: فَقُلْتُ: تُطْعِمُونِي هَذَا وَأَنْتُمْ أُمَرَاءُ؟ فَقَالَتْ أُمَّ كَلْثُومِ: يَا أَبَا صَالِحٍ ، كَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، يَعْنِي عَلِيًّا ، وَأَتَى بِأُتْرُجٍ ، فَذَهَبَ حَسَنٌ يَأْخُذُ مِنْهُ أُتْرُجَةً ، فَزَرَعَهَا مِنْ يَدِهِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فُقُسِمَ بَيْنَ النَّاسِ . ❸

میں ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ کنگھی کر رہی ہیں، ان کے اور میرے درمیان پردہ حائل تھا، پھر سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے اور وہ اس وقت بھی بیٹھی کنگھی کر رہی تھیں۔ ان دونوں نے پوچھا: کیا آپ نے ابوصالح کو کچھ کھلایا نہیں؟ پھر انہوں نے ایک بڑا سا پیالہ نکالا جس میں دانوں کا شوربہ تھا۔ میں نے کہا: آپ لوگ مجھے یہ کھلا رہے ہیں حالانکہ آپ تو امراء ہو۔ تو سیدہ ام کلثوم نے کہا: اے ابوصالح! تم نے یہ کیسے سوچ لیا؟ اگر آپ امیر المؤمنین، یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے کہ جب ان کے پاس لیموں لائے گئے اور حسن (رضی اللہ عنہ) اس میں سے کچھ لیموں لینے لگے تو انہوں نے ان کے ہاتھ سے وہ چھین لیے، پھر ان کے حکم پر

❶ [إسناده ضعيف] الخصائص للسيوطي: ٢٤٠ / ٢

❷ [إسناده ضعيف] زيادات الزهد لعبد الله بن أحمد: ص ١٣٢ - ذخائر العقبى للطبري: ص ٩٦

❸ [إسناده صحيح] الرياض النضرة: ٢٨١ / ٣

انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

902 - زُبید اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس مال لایا گیا اور انہوں نے اسے کھلے دالان میں رکھ دیا تو میں نے انہیں فرماتے سنا:

هَذَا جَنَائِي وَخِيَارُهُ فِيهِ إِذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَيَّ فِيهِ ①

”یہ میری جمع پونجی ہے اور اس کی بہترین چیزیں بھی اسی میں ہیں، جبکہ ہر صاحب مال کا ہاتھ اس کے منہ پر ہوتا ہے۔“

903 - عثمان بن ثابت اپنی دادی سے اور وہ اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں کہ:

أَتَى عَلِيٌّ دَارَ فِرَاتٍ فَقَالَ لِيخْيَاطٍ: أَتَبِيعُ الْقَمِيصَ، أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ، فَاتَى آخَرَ فَقَالَ: أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: بَعْنِي قَمِيصَ كَرَابِيسَ، قَالَ: فَبَاعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَدَّ يَدَ الْقَمِيصِ، فَلَمَّا بَلَغَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ قَالَ: أَقْطَعُ مَا فَوْقَ ذَلِكَ وَكَفَّهُ وَلَبِسَهُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَتَوَّارِي بِهِ وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي خَلْقِهِ. ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرات کے گھر میں آئے اور ایک درزی سے فرمایا: کیا تم قمیض بیچو گے؟ (پھر اس سے پوچھا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ دوسرے کے پاس آئے اور پوچھا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے موٹے کپڑے کی قمیض دے دو۔ اس نے آپ کو وہ قمیض فروخت کر دی۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: قمیض کے بازوؤں کو پھیلاؤ۔ جب وہ آپ کی انگلیوں کے کناروں تک پہنچا تو آپ نے فرمایا: اس سے اوپر کا حصہ کاٹ دو۔ اس نے بنجے کے اوپر سلائی کر دی اور آپ نے اسے پہن لیا، پھر فرمایا: تمام تر تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا، جس سے میں اپنا جسم ڈھانپ سکا ہوں اور اس کے ذریعے اس کی مخلوق میں خوب صورتی پاسکا ہوں۔

904 - عبیدہ السلمانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَنَةً، ثُمَّ صَحِبْتُ عَلِيًّا، فَكَانَ فَضْلُ عَلِيٍّ عَلَيَّ عَبْدَ اللَّهِ فِي الْعِلْمِ، كَفَضْلِ الْمُهَاجِرِ عَلَيَّ الْأَعْرَابِيِّ. ③

میں ایک سال سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا، پھر میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی صحبت بھی اختیار کی، تو علم کے سلسلے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ پر اسی طرح فضیلت حاصل تھی جس طرح مہاجر کو اعرابی پر فضیلت حاصل ہے۔

905 - عثمان بن ثابت اپنی دادی سے اور وہ اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ إِذَا أَتَى بَيْتَ الْمَالِ قَالَ، يَعْنِي عَلِيًّا، قَالَ: عُرِّيَ غَيْرِي، فَيَقْسِمُهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ

① [لم أجد زبيد بن الحارث والباقون ثقات] الأموال لابن عبيد: ص ۳۸۴

② التاريخ الكبير: ۱۱۸/۳ - زيادات الزهد لعبد الله: ص ۱۳۲

③ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۵۶۱

شَيْءٌ، ثُمَّ يَكْنِسُهُ وَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ. ❶

جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیت المال میں تشریف لاتے تو (مال کو مخاطب کرتے ہوئے) فرماتے: میرے علاوہ کسی اور کو لاچ دینا۔ پھر آپ اسے تقسیم کرنے لگتے، یہاں تک کہ کچھ بھی باقی نہ بچتا، پھر آپ اس کی صفائی کرتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

906 - امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، فَإِذَا عَلِمْتُمُوهُ فَانظُرُوا عَلَيْهِ، وَلَا تَخْلَطُوهُ بِضَحِكِكُمْ فَتَمَجَّهَ الْقُلُوبُ. ❷
علم حاصل کرو، پھر جب تم اسے حاصل کر لو تو اس پر ضبط اختیار کرو اور اسے ہنسی مذاق میں گڈمڈمت کرو، ورنہ (تمہارے) دل اس کو اگل دیں گے (یعنی اپنے اندر محفوظ نہیں رکھیں گے)۔

907 - ابوسان شیبانی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا:

رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَمْشِي إِلَى الْعِيدِ. ❸

میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ عید (کی نماز کے لیے) چل کر جا رہے تھے۔

908 - زید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ:

قَدِمَ عَلِيٌّ وَعَلَى وَفِدٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْهُمْ رَجُلٌ مِنْ رُءُوسِ الْخَوَارِجِ يُقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ بَعْجَةَ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: يَا عَلِيُّ، اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَقَدْ عَلِمْتَ سَبِيلَ الْمُحْسِنِ، يَعْنِي بِالْمُحْسِنِ عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ مَيِّتٌ، فَقَالَ عَلِيُّ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، بَلْ مَقْتُولٌ قَتَلَا ضَرْبَةَ عَلِيٍّ هَذَا يُخَضَّبُ، هَذِهِ قَضَاءٌ مَقْضِيٌّ، وَعَهْدٌ مَعَهُودٌ، وَقَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَى، ثُمَّ عَاتَبَهُ فِي لُبُوسِهِ فَقَالَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَلْبَسَ؟ قَالَ: مَا لَكَ وَلِلْبُوسِيِّ، إِنَّ لُبُوسِي هَذَا أَبْعَدُ مِنَ الْكِبَرِ وَأَجْدَرُ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ الْمُسْلِمُ. ❹

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے ایک وفد کے پاس آئے، ان میں سے ایک آدمی خوارج کے سرداروں میں سے تھا اور اس کا نام جعد بن بعتہ تھا۔ اس نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد کہا: اے علی! اللہ سے ڈرو، یقیناً تم نے بھی مرجانا ہے، اور تمہیں محسن کے حال کا بھی بہ خوبی علم ہے۔ اس کی محسن سے مراد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، پھر اس نے کہا: یقیناً آپ مرنے والے ہیں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں، بلکہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (میں مروں گا نہیں) بلکہ ایسی ضرب سے شہید ہوں گا جو اس (داڑھی کو خون سے) رنگین کر دے گی۔ یہ ایک طے شدہ معاملہ اور فیصلہ شدہ چیز ہے۔ یقیناً وہ شخص ناکام و نامراد ہوگا جو جھوٹی باتیں گھڑتا ہے۔ پھر اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لباس میں نکتہ چینی کی اور بولا: تمہیں (اچھا) لباس پہننے سے کون روکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تمہیں میرے لباس سے کیا مطلب؟ یقیناً میرا یہ لباس (مجھے) تکبر سے

❷ [ضعيف لإعضاله ورجاله ثقات] سنن الدارمی: ۱/۱۴۳

❶ [إسناده حسن] مضمی برقم: ۸۸۴

❸ [إسناده ضعيف] الميزان: ۲/۱۴۳

❹ [إسناده ضعيف] مسند أبي داود الطيالسي: ۱/۱۳۳ - السنة لابن أبي عاصم: ۲/۴۴۷

بہت دُور رکھتا ہے اور اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ مسلمان اس کی وجہ سے (میری) اقتدا کریں۔

توضیح:..... ”تمہیں محسن کے حال کا بھی بہ خوبی علم ہے“ سے اس آدمی کی مراد یہ تھی کہ جس طرح عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تھا وہی حال آپ کا بھی ہوگا۔

909 - زید جرح اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنَ الْخَوَارِجِ فِيهِمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ بَعَجَةَ، فَقَالَ لَهُ: اتَّقِ اللَّهَ يَا عَلِيُّ؛ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، فَقَالَ عَلِيُّ: بَلْ مَقْتُولٌ قِتْلًا ضَرْبَةً عَلَيَّ هَذَا، تُخَضَّبُ هَذِهِ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ، عَهْدٌ مَعَهُودٌ، وَقَضَاءٌ مَقْضَى، وَقَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَى، وَعَاتَبَهُ فِي لِبَاسِهِ فَقَالَ: مَا لَكُمْ وَلِلْبَاسِ؟ هُوَ أَبَعْدُ مِنَ الْكِبَرِ، وَأَجْدَرُ أَنْ يَقْتَدِيَ بِي الْمُسْلِمُ. ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ میں سے کچھ خارجیوں کے پاس آئے جن میں جعد بن بھجہ نامی ایک آدمی تھا، اس نے آپ سے کہا: اے علی! اللہ سے ڈر جاؤ، تم نے ایک دن مرنا ہے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (مرنا نہیں) بلکہ ایسی ضرب سے شہید ہونا ہے جو اس کو، یعنی داڑھی اور سر کو (خون سے) رنگین کر دے گی۔ یہ ایک طے شدہ معاملہ اور فیصلہ شدہ چیز ہے۔ یقیناً وہ شخص ناکام و نامراد ہوگا جو جھوٹی باتیں گھڑتا ہے۔ پھر اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لباس میں نکتہ چینی کی، تو آپ نے فرمایا: تمہیں میرے لباس سے کیا سروکار ہے؟ یہ (مجھے) تکبر سے بہت دُور رکھتا ہے اور یہ اس لائق ہے کہ مسلمان میری پیروی کریں۔

910 - حبہ العرنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ أُتِيَ بِفَالْوَدَجِ فَوَضِعَ قُدَّامَهُ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَطَيِّبُ الرَّيْحِ، حَسَنُ اللَّوْنِ، طَيِّبُ الطَّعْمِ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَعُوذَ نَفْسِي مَا لَمْ تَعْتَدُ. ②

آپ کے پاس فالودہ لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا گیا، تو آپ نے (اسے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: یقیناً تمہاری مہک بہت عمدہ ہے، رنگ بہت اچھا ہے، ذائقہ بھی بڑا لذیذ ہے، لیکن میں مناسب نہیں سمجھتا کہ میں اپنے نفس کو اس چیز کا عادی بناؤں جس کی اسے عادت نہیں ہے۔

911 - ابوالنور جرح اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَانِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ، فَاشْتَرَى مِنِّي قَمِيصٌ كَرَابِيسَ، قَالَ لِغُلَامِهِ: اخْتَرِ أَيُّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا، وَأَخَذَ عَلِيُّ الْآخَرَ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَقَالَ: اقْطَعِ الَّذِي يَفْضُلُ مِنْ قَدْرِ يَدِي، فَقَطَعَهُ وَكَفَّهْ، فَلَبِسَهُ وَذَهَبَ. ③

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ آپ نے مجھ سے موٹے کپڑے کی ایک قمیض خریدی اور اپنے غلام سے کہا: ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ اس نے ان میں

① [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۱۴۳/۳

② [إسناده ضعيف] زیادات الزهد لعبد اللہ: ص ۱۳۳۔ ذخائر العقبی للطبری: ص ۱۰۲

③ [إسناده حسن لغيره] صفة الصفوة لابن الجوزی: ۳۱۸/۱۔ الرياض النضرة: ۳۶۹/۳

سے ایک لے لی اور دوسری سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لے لی اور اسے پہن لیا۔ پھر اپنا ہاتھ پھیلا یا اور فرمایا: میرے ہاتھ کی مقدار سے جو زائد ہے اسے کاٹ دو۔ چنانچہ انہوں نے اسے کاٹ دیا اور اس کے بچے کے اوپر سلائی کر دی۔ پھر آپ نے اسے پہنا اور چلے گئے۔

912 - ابو سعید الازدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَلِيًّا أَتَى السُّوقَ فَقَالَ: مَنْ عِنْدَهُ قَمِيصٌ صَالِحٌ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي، فَجَاءَ بِهِ فَأَعْجَبَهُ، قَالَ: فَلَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: لَا ذَاكَ ثَمَنُهُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَلِيًّا يَقْرَضُ رِبَاطَ الدَّرَاهِمِ مِنْ تَوْبِهِ، فَأَعْطَاهُ، فَلَبِسَهُ فَإِذَا هُوَ يَفْضُلُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ، فَأَمَرَ فَقَطَعَ مَا فَضَلَ عَنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ. ①

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ بازار میں آئے اور فرمایا: کسی کے پاس تین درہم قیمت کی کوئی مناسب سی قمیض ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میرے پاس ہے۔ وہ آپ کے پاس قمیض لے کر آیا تو آپ کو وہ اچھی لگی۔ آپ نے فرمایا: شاید یہ اس قیمت سے بہتر ہے۔ اس نے کہا: نہیں، یہی اس کی قیمت کی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے کپڑے سے درہموں کی پٹی کھولی اور اسے قیمت ادا کی۔ پھر آپ نے قمیض پہنی تو دیکھا کہ وہ آپ کی انگلیوں کے کناروں سے بھی زائد تھی۔ چنانچہ آپ کے حکم پر درزی نے انگلیوں کے کناروں سے زائد حصہ کاٹ دیا۔

913 - عاصم بن کلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ مَا فِي بَيْتِ الْمَالِ عَلَى سَبْعَةِ أَسْبَاعٍ، ثُمَّ وَجَدَ رَغِيْفًا فَكَسَرَهُ سَبْعَ كِسْرٍ، ثُمَّ دَعَا أُمَّرَاءَ الْأَجْنَادِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ. ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) بیت المال میں جتنا بھی مال تھا؛ اسے سات حصوں میں تقسیم کر دیا، پھر آپ کو روٹی کی ایک ٹکیہ ملی تو آپ نے اس کے سات ٹکڑے کیے، پھر لشکروں کے امراء کو بلایا اور ان کے درمیان تقسیم کر دیے۔

914 - ابو الجعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ الْغَنَمَ تَعْرِفُ فِي بَيْتِ مَالِ عَلِيٍّ فَيَقْسِمُهُ. ③

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے مال میں بکری کو چرتے دیکھا، آپ نے اسے بھی تقسیم کر دیا۔

915 - امام اعظم رحمہ اللہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا قَسَمَ مَا فِي بَيْتِ الْمَالِ نَضَحَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ. ④

سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب بیت المال میں موجود تمام مال تقسیم کر دیتے تھے تو آپ اس میں پانی چھڑکتے، پھر اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

916 - صالح اپنی والدہ یا اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ:

① [إسناده ثقات] الزهد لهناد: ۱۱۵ / ۲

② [إسناده صحيح] التاريخ الكبير: ۲۲۹ / ۴

③ تفرد به المؤلف

④ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ۸۸۶

رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ اشْتَرَى تَمْرًا بِدِرْهَمٍ ، فَحَمَلَهُ فِي مِلْحَفَتِهِ ، فَقَالُوا : نَحْمِلُ عَنْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : لَا ، أَبُو الْعِيَالِ أَحَقُّ أَنْ يَحْمِلَ . ①

میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے کچھ درہموں کے عوض خشک کھجوریں خریدیں، پھر انہیں اپنی چادر میں باندھ کر اٹھالیا۔ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کی بہ جائے ہم اٹھالیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں، ابو العیال کا ہی زیادہ حق بنتا ہے کہ اٹھائے۔

917 - اسماعیل سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خادمہ ام موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ : يَا أُمَّ مُوسَى ، فَمَا كَانَ لِبَاسُهُ ؟ يَعْنِي عَلِيًّا ، قَالَتْ : الْكَرَابِيسُ السُّنْبَلَانِيَّةُ . ②

میں نے پوچھا: اے ام موسیٰ! سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا لباس کیا تھا؟ انہوں نے کہا: سنبلانی کپڑے کا موٹا لباس۔

918 - ضحاک بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ قَمِيصَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ كَرَابِيسٌ سُنْبَلَانِيَّةٌ ، وَرَأَيْتُ أَثَرَ دَمِهِ عَلَيْهِ كَهَيْئَةِ الدُّرْدِيِّ . ③

میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قمیض دیکھا جس میں آپ شہید ہوئے تھے؛ وہ سنبلانی کپڑے کی موٹی قمیض تھی، اور میں نے اس پر ”دردی“ جیسے ان کے خون کے نشانات دیکھے۔

توضیح:..... ”دردی“ سے مراد وہ گھاڑا مادہ ہے جو کسی مشروب یا تیل وغیرہ میں نیچے جم جاتا ہے۔

919 - ابوخریم الباہلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِشَطِّ الْكَلَّا يَسْأَلُ عَنِ الْأَسْعَارِ . ④

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گھاس کے کنارے پر زخوں کے متعلق سوال کرتے دیکھا۔

920 - کریمہ بنت ہمام الطاہریہ بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ عَلِيٌّ يَقْسِمُ فِينَا الْوَرَسَ بِالْكَوْفَةِ ، قَالَ فَضَالَةُ : حَمَلْنَا عَلَى الْعَدْلِ مِنْهُ رَضًا . ⑤

کوئٹہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہم میں ورس تقسیم کیا کرتے تھے۔ فضالہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو آپ سے عدل و انصاف پر ہی وصول کیا۔

توضیح:..... ”ورس“ ایک قسم کا پودا ہے جو رنگائی کے کام میں لایا جاتا ہے اور ہندوستان کے علاوہ عرب اور

حبشہ میں پیدا ہوتا ہے۔ نیز ہلدی اور زعفران کو بھی ”ورس“ کہا جاتا ہے۔

921 - امام ابن عیینہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

كُفُّوا عَنِّي عَنِ خَفَقِ نِعَالِكُمْ ، فَإِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِقُلُوبِ نَوَكِيَ الرَّجَالِ . ⑥

② [إسناده صحيح] الرياض النضرة: ۲۷۱ / ۳

① الزهد لأحمد: ص ۱۳۳

③ [لم أجد الضحاک والباقون ثقات] الرياض النضرة: ۲۷۱ / ۳ - ذخائر العقبي للطبري: ص ۱۰۲

④ [رجالہ ثقات عدا أبي الصهباء] ذخائر العقبي للطبري: ص ۱۰۹

⑥ [ضعيف لانقطاعه ورجالہ ثقات] سنن الدارمی: ۴۵۲ / ۱

⑤ [إسناده حسن] التاريخ الكبير: ۱۲۶ / ۴

تم مجھ سے اپنے جوتوں کی آواز روک کر رکھو (یعنی میرے ساتھ چلتے ہوئے جوتوں کی آواز نہ پیدا ہونے دو) کیونکہ یہ آواز بے وقوف لوگوں کے دلوں میں بگاڑ پیدا کر دیتی ہے۔

922 - عمرو بن حبشی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا:

لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ أَمْسٌ ، مَا سَبَقَهُ الْأَوْلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلَا أَدْرَكَهُ الْآخِرُونَ ، إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْعَثَهُ وَيُعْطِيَهُ الرَّايَةَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ ، وَمَا تَرَكَ مِنْ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعِمِائَةَ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ ، كَانَ يَرْصُدُهَا لِخَادِمٍ أَهْلِهِ . ①

کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ نہ تو پہلے لوگ علم میں اس پر سبقت لے جاسکے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے۔ نبی ﷺ انہیں اپنا جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تھے اور وہ تب تک واپس نہیں آتے تھے جب تک فتح حاصل نہ کر لیتے۔ انہوں نے اپنے ترکے میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑا، سوائے اپنے وظیفے کے سات سو درہم کے؛ جو وہ اپنے گھر کے لیے خادم (خریدنے) کے لیے جمع کیا کرتے تھے۔

923 - عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَلِيَّ عَالِيًّا ثَوْبٌ مَرْقُوعٌ ، فَعُوتِبَ فِي لِبَاسِهِ فَقَالَ: يَقْتَدِي الْمُؤْمِنُ ، وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ . ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیوند لگا ہوا لباس زیب تن کیے دیکھا تو آپ کے لباس میں نکتہ چینی کی جانے لگی، تو آپ نے فرمایا: (ایسا عاجزانہ لباس پہننے سے) مومن اقتدا کرتا ہے اور دل ڈرتا رہتا ہے۔

924 - زید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ بَعْجَةَ عَاتَبَ عَلِيًّا فِي لِبَاسِهِ ، فَقَالَ: يَقْتَدِي الْمُؤْمِنُ ، وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ . ③

بجہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لباس میں نکتہ چینی کی تو آپ نے فرمایا: (اس سے) مومن اقتدا کرتا ہے اور دل ڈرتا رہتا ہے۔

925 - مجمع البورجاء بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ عَلِيٌّ مَعَهُ سَيْفٌ إِلَى السُّوقِ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي مِنِّي هَذَا؟ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي ثَمَنٌ إِزَارَ لَمْ أَبِعْهُ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَا أَبِيعُكَ وَأَنْتُكَ إِلَى الْعَطَاءِ . ④

سیدنا علی رضی اللہ عنہ تلوار لے کر بازار کی جانب نکلے اور فرمایا: یہ تلوار مجھ سے کون خریدے گا؟ اگر میرے پاس تہہ بند کی قیمت ہوتی تو میں اسے نہ بیچتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو (تمیض) فروخت کر دیتا ہوں اور (آپ کو) وظیفہ ملنے تک آپ سے ادھار کر لیتا ہوں۔

926 - امام شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١/١٩٩ - المعجم الكبير للطبراني: ٧٩٣ - مجمع الزوائد للهيثمي: ١٤٦/٩

② [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ٣/١٢٨ - الزهد لهناد: ١١١/٢

③ [إسناده حسن لغيره] شعب الإيمان للبيهقي: ١٣/٢٨٢

④ [إسناده ضعيف] التاريخ للفسوي: ٢/٦٨٣

مَا تَرَكَ عَلِيٌّ إِلَّا سَبْعِمِائَةَ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا. ❶
سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے وظیفے میں سے صرف سات سو درہم چھوڑ کر گئے، جن سے آپ ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔
927 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرْبُطُ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبَعُونَ أَلْفًا. ❷

میں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اس حالت میں بھی) دیکھا ہے کہ میں نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوتا تھا، جبکہ آج میں چالیس ہزار صدقہ کر دیتا ہوں۔

928 - حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ جُسَيْنًا كَانَ يُرِيدُ أَنْ يُحْرِمَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَقَدَّمُوا إِلَيْهِمْ طَيِّبًا فَادَّهَنُوا بِهِ وَادَّهَنَ هُوَ بَزَيَّتٍ. ❸

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے احرام باندھنا چاہا، اس وقت آپ کے ساتھ آپ کے کچھ ساتھی بھی تھے، چنانچہ آپ نے انہیں خوشبو پیش کی، جسے انہوں نے لگایا اور خود آپ نے تیل لگالیا۔



❷ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۸۹۹

❶ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۹۲۲

❸ [إسناده ضعيف] تفرّد به المؤلف

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب

929 - امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے: علی بن ابی طالب، ابوطالب کا نام عبدمناف بن عبدالمطلب تھا، عبدالمطلب کا نام شیبہ بن ہاشم تھا، ہاشم کا نام عمرو بن عبدمناف تھا، عبدمناف کا نام مغيرہ بن قصی تھا، قصی کا نام زید بن کلاب بن مرة بن کعب بن لؤی بن غالب بن فھر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر تھا۔^①

930 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔^②

931 - امام سفیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قُتِلَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانَ وَخَمْسِينَ، يَعْنِي سَنَةً. ^③

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اٹھاون برس کی عمر میں شہادت پائی۔

آپ کی والدہ کا نام ونسب:

932 - امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔^④

933 - امام مصعب الزبیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أُمَّ عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيٍّ، وَهِيَ أَوْلُ هَاشِمِيَّةٍ وَكَدَّتْ هَاشِمِيًّا، وَهَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَتْ وَشَهِدَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ^⑤

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی تھا۔ وہ پہلی ہاشمی خاتون تھیں جنہوں نے ہاشمی بچے کو جنم دیا اور نبی ﷺ کی جانب ہجرت کی۔ جب ان کی وفات ہوئی تو نبی ﷺ نے ان کے جنازے میں شرکت فرمائی۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک:

934 - ابواسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ أَبِي: يَا بَنِي، تُرِيدُ أَنْ أُرِيكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ يَعْنِي عَلِيًّا، قُلْتُ: نَعَمْ، فَرَفَعَنِي عَلِيٌّ يَدِيهِ، فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ، أَصْلَعٌ، عَظِيمَ الْبَطْنِ، عَرِيضَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ. ^⑥

میرے والد نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ دکھلاؤں؟

② [إسناده صحيح] تاريخ بغداد: ٢٠٤ / ٦

① [إسناده صحيح] البداية والنهاية لابن كثير: ٣٣٣ / ٧

④ [إسناده الى الشعبي حسن] تاريخ بغداد: ١١٧ / ٥

③ [إسناده صحيح الى جعفر] المستدرک للحاکم: ١٤٥ / ٣

⑥ [إسناده ضعيف] الرياض النضرة: ١٣٨ / ٣

⑤ معجم الصحابة للبغوي: ٤١٨

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو انہوں نے مجھے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا تو مجھے ایک آدمی دکھائی دیا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، ان کے سر کے اگلے بال گرے ہوئے تھے، پیٹ بڑھا ہوا تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان کافی چوڑائی تھی۔

935 - ابوسعدا تیمی بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا نَبِيعُ الثِّيَابَ عَلَى عَوَاتِقِنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ فِي السُّوقِ ، فَإِذَا رَأَيْنَا عَلِيًّا قَدْ أَقْبَلَ قُلْنَا: بُوَذَا شَكْنَبَ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا يَقُولُونَ؟ فَقِيلَ لَهُ: يَقُولُونَ: عَظِيمُ الْبَطْنِ ، قَالَ: أَجَلٌ ، أَعْلَاهُ عِلْمٌ ، وَأَسْفَلُهُ طَعَامٌ . ❶

ہم بچپن میں اپنے کندھوں پر کپڑے لاد کر بازار میں فروخت کیا کرتے تھے، جب (ایک روز) ہم نے دیکھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ (بازار میں) تشریف لائے ہیں، تو ہم نے کہا: ”بوذا شکنب“ (یہ فارسی زبان کا لفظ ہے) تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو آپ کو بتلایا گیا کہ یہ کہہ رہے ہیں: بڑے پیٹ والے۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، اس کے اوپر والے حصے میں علم اور اس کے نچلے حصے میں کھانا (بھرا ہوا) ہے۔

936 - سوادہ بن حنظلہ فرماتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْفَرَ اللَّحْيَةَ . ❷

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان کی داڑھی نسبتاً زرد تھی۔

937 - مدرک ابوالحجاج بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَلِيًّا لَهُ وَفْرَةٌ ، وَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَرَكَ عَلَيْهِ وَمَسَحَ عَلِيٌّ رَأْسَهُ . ❸

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے بال کانوں سے لگ رہے تھے۔ آپ کے پاس ایک بچے کو لایا گیا، آپ نے اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

938 - جرmoz المرادی بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْرُجُ مِنَ الْقَصْرِ وَعَلَيْهِ قَطْرِيَّتَانِ ، إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، وَرِدَاؤُهُ مَشْمَرٌ قَرِيبًا مِنْهُ ، وَمَعَهُ الدَّرَّةُ ، يَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ، وَيَأْمُرُهُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ ، وَحُسْنِ الْبَيْعِ ، وَيَقُولُ: أَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ ، وَلَا تَنْقَحُوا اللَّحْمَ . ❹

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ محل سے نکل رہے تھے اور آپ نے دو قطری کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ آپ کا تہہ بند نصف پنڈلی تک تھا اور آپ کی چادر اس کے قریب تک چڑھی ہوئی تھی۔ آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔ آپ بازار میں چلے جا رہے تھے اور لوگوں کو اللہ سے ڈرنے اور اچھے انداز میں خرید و فروخت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرما رہے تھے: پورا پورا ماپ تول کرو اور گوشت کو ہڈی سے الگ نہ کرو۔

❶ [إسناده ضعيف] معجم الصحابة للبعوى: ٤١٩-الرياض النضرة: ٣/١٣٧

❷ [إسناده حسن] الطبقات لابن سعد: ٣/٢٦

❸ [إسناده صحيح] ذخائر العقبى للطبري: ص ١٠١

توضیح:..... ”قطری“ کپڑے کی ایک قسم کا نام ہے جو نقش و نگار والا ہوتا ہے اور اس میں سرخ دھاریاں بھی ہوتی ہیں، یہ کپڑا ذرا کھرا کھرا ہوتا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت:

939 - حرث بن عیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ عَلِيًّا قُتِلَ صَبِيحَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ . ①
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ماہ رمضان کی اکیسویں تاریخ کی صبح کو شہید کیا گیا۔

940 - لیث بن سعد بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُلْجَمٍ ضَرَبَ عَلِيًّا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ عَلَى دَهْسٍ بِسَيْفٍ كَانَ سَمَّهُ
بِالسَّمِّ ، وَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ وَدُفِنَ بِالْكُوفَةِ . ②

عبدالرحمان بن ملجم نے صبح کی نماز میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نازک حصے پر ایسی تلوار سے وار کیا جسے اس نے زہر کی پان چڑھائی تھی، آپ اسی روز رحلت فرما گئے اور کوفہ میں دفن کیے گئے۔

941 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوروق بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ الْحَسَنَ كَبَّرَ عَلِيًّا أَرْبَعًا . ③

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہیں (یعنی نماز جنازہ پڑھایا)۔

942 - ابو معشر بیان کرتے ہیں کہ:

قُتِلَ عَلِيٌّ فِي رَمَضَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي تِسْعِ عَشْرَةَ لَيْلَةً مِنْ رَمَضَانَ سَنَةِ أَرْبَعِينَ ، وَكَانَتْ
يَعْنِي خِلَافَتَهُ خَمْسَ سِنِينَ وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ . ④

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سن چالیس ہجری میں ماہ رمضان کی انیس تاریخ کو جمعے کے روز شہید کیا گیا اور آپ کی خلافت پانچ سال اور تین مہینے تک رہی۔

943 - ہارون بن سعد بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ فِسْكَ ، فَوَصَّى أَنْ يُحْنَطَ بِهِ وَقَالَ: فَضْلٌ مِنْ حَنُوطِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . ⑤

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس کستوری تھی، آپ نے وصیت فرمائی کہ آپ کو (وفات کے بعد) اسی کی خوشبو لگائی جائے اور فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کو لگائی جانے والی خوشبو سے بچی تھی۔

944 - حسن بن کثیر نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا تھا، وہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ عَلِيٌّ إِلَى الْفَجْرِ فَأَقْبَلَنَ الْوَزُّ يَصْحَنَ فِي وَجْهِهِ ، فَطَرَدُوهُنَّ عَنْهُ ، فَقَالَ: ذَرُوهُنَّ ،
فَإِنَّهُنَّ نَوَائِحُ ، فَضْرَبَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، خَلِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مُرَادٍ ، فَلَا تَقُومُ

① التاريخ الكبير: ۷۰ / ۲ - تاريخ الطبري: ۸۸ / ۶ ② [إسناده صحيح الى الليث] الرياض النضرة: ۳ / ۳۰۰

③ [لم أجد أبا الوراق والباقون ثقات] الطبقات لابن سعد: ۳ / ۳۷

④ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۱۱۴ / ۳ ⑤ [إسناده ضعيف] الرياض النضرة: ۳ / ۳۰۱

لَهُمْ زَاعِبَةٌ أَوْ رَاعِيَةٌ أَبَدًا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَحْبِسُوا الرَّجُلَ، فَإِنْ أَنَا مِتُّ فَاقْتُلُوهُ، وَإِنْ أَعِشْتُ فَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لیے نکلے تو مرغابیاں آگئیں اور آپ کے سامنے چیخنے لگیں، لوگوں نے انہیں آپ سے دُور ہٹا دیا تو آپ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو، کیونکہ یہ نوحہ کرنے والیاں ہیں۔ پھر ابن کحیم نے آپ پر وار کر دیا تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمارے اور مراد کے درمیان سے آپ ہٹ جائیے (یعنی ہمیں ان سے آپ کا انتقام لینے دیجیے) نہ ان کے حق میں کوئی نیزہ اٹھے گا اور نہ کبھی ان کا کوئی محافظ بنے گا۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں، البتہ تم اس آدمی کو قید کر لو، اگر تو میری موت ہوگئی تو اسے قتل کر دینا اور اگر میں زندہ رہا تو زخموں کا قصاص لیا جائے گا۔

945 - سفینہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَهْدَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرَيْنِ بَيْنَ رَغِيفَيْنِ، فَقَدِمْتُ إِلَيْهِ الطَّيْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ اثْنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ وَإِلَى رَسُولِكَ))، وَرَفَعَ صَوْتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقَالَ: عَلِيٌّ، فَقَالَ: ((فَأَفْتَحْ لَهُ))، فَفُتِحَتْ، فَأَكَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّيْرَيْنِ حَتَّى فَنِيَا. ❷

ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ کو آٹے کی دو ٹکیوں کے درمیان میں دو پرندے (یعنی ان کا گوشت) رکھ کر تحفے میں دیا۔ اس نے وہ گوشت آپ کو پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا: اے اللہ! میرے پاس اس شخص کو لے آ جو تجھے اور تیرے رسول کو محبوب ہو۔ (اتنے میں کوئی آدمی آ گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ اس نے کہا: علی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان پرندوں کا گوشت کھایا اور دونوں دنیا سے رحلت فرمانے تک اس کا اثر محسوس کرتے رہے۔

946 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ بَعَثَ إِلَيْهِ فَرَدَّهُ وَقَالَ: ((لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي))، فَبَعَثَ عَلِيًّا. ❸

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی جانب لا تعلق کا پیغام دے کر بھیجا، جب وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلا لیا اور فرمایا: اس پیغام کو میرے اہل بیت میں سے ہی کوئی شخص لے کر جائے گا۔ پھر آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔



❶ [الم أجد كثيرا والباقون ثقات] معجم الصحابة للبخاری: ۴۱۹ - ذخائر العقبی: ص ۱۱۲

❷ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۲۶/۹ - المستدرک للحاکم: ۱۳۰/۳

❸ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۲۱۲/۳ - سنن الترمذی: ۲۷۵/۵

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مزید فضائل

947 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَّهُ)) ❶

جس کا میں دوست ہوں؛ علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے۔

توضیح: آپ ﷺ کی اپنے اس فرمان سے مراد یہ تھی کہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے اپنا دوست رکھتا ہے؛ اس کو چاہیے کہ وہ علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرے اور ان سے بھی دوستی رکھے۔ گویا نبی ﷺ کی محبت و ولایت؛ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت و ولایت کی متقاضی ہے۔

948 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ)) ❷

بلاشبہ تم سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق ہی تم سے نفرت کرے گا۔

949 - عطیہ بن سعد العوفی بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ، فَقُلْتُ:
أَخْبِرْنَا عَنْهُ، قَالَ: فَرَفَعَ حَاجِبِيهِ بِيَدَيْهِ فَقَالَ: ذَاكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ ❸

ہم سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت آپ کی بھنویں آپ کی آنکھوں پر گر چکی تھیں (یعنی آپ بہت بزرگ ہو گئے تھے) ہم نے آپ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا اور میں نے عرض کیا: ہمیں ان کے بارے میں بتلائیے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی بھنویں اوپر اٹھائیں اور فرمایا: وہ بہترین انسان تھے۔

950 - عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ أَبِي يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ، فَقِيلَ لِي: لَوْ سَأَلْتَهُ عَنْ هَذَا، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَرْمَدُ، فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ))، فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدُ، قَالَ: وَقَالَ: ((لَا بَعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ))، قَالَ: فَتَشَرَّفَ لَهَا النَّاسُ، فَبَعَثَ عَلِيًّا ❹

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳۵۸/۵ - سنن الترمذی: ۶۳/۵ - سنن ابن ماجہ: ۴۳/۱ - المستدرک للحاکم: ۱۱۰/۳

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱۲۸/۱ - سنن الترمذی: ۶۴۳/۵ - سنن ابن ماجہ: ۱۴۲/۱

❸ [إسناده ضعيف] ذخائر العقبی: ۹۶ ❹ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱۳۳/۱ - سنن ابن ماجہ: ۴۳/۱

میرے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو گپ شپ کیا کرتے تھے اور علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے اور گرمیوں میں سردیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ مجھ سے کسی نے کہا کہ ان سے اس کی وجہ تو پوچھیے۔ چنانچہ میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز مجھے بلایا اور اس روز میری آنکھیں خراب تھیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے تو آشوبِ چشم کا مرض ہے۔ تو آپ ﷺ نے میری آنکھوں میں اپنا تھوک مبارک لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔ چنانچہ اس کے بعد مجھے کبھی گرمی اور سردی محسوس نہیں ہوئی۔ اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: میں لازماً ایسے شخص کو بھیجوں گا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، نیز وہ میدان چھوڑ کر بھاگنے والا نہیں ہے۔ لوگ اٹھ کر سامنے آنے لگے (کہ شاید ہمیں یہ سعادت نصیب ہو جائے) لیکن آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

951 - ابوالبختری یا عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ. ①

میرے بارے میں دو آدمی ہلاکت کا شکار ہوتے ہیں: غلو کی حد تک محبت رکھنے والا اور دوسرا تہمت و بہتان لگانے کی حد تک نفرت کرنے والا۔

952 - ابوالسوار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لِيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي حُبِّي، وَلِيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي. ②
یقیناً مجھ سے کچھ لوگ اس قدر محبت کریں گے کہ وہ میرے ساتھ (غلو آمیز) محبت کی وجہ سے جہنم میں چلے جائیں گے اور کچھ لوگ میرے ساتھ اس قدر نفرت کریں گے کہ وہ میرے ساتھ نفرت رکھنے کے باعث جہنم میں چلے جائیں گے۔

953 - سیدنا ضحاک بن مزاحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَلِيُّ، تَدْرِي مَنْ شَرُّ الْأَوْلِيَيْنِ؟)) وَقَالَ وَكَيْعُ مَرَّةٍ عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عَلِيُّ، تَدْرِي مَنْ أَسْقَى الْأَوْلِيَيْنِ؟)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((عَاقِرُ النَّاقَةِ))، قَالَ: ((تَدْرِي مَنْ شَرُّ؟))، وَقَالَ مَرَّةً: ((مَنْ أَسْقَى الْأَخْرَيْنِ؟)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((قَاتِلُكَ)). ③

اے علی! کیا تم جانتے ہو کہ (اس امت سے) پہلے لوگوں میں سے بدترین شخص کون تھا؟ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تم جانتے ہو کہ پہلے لوگوں میں سے بدبخت شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (صالح علیہ السلام کی قوم میں سے) اونٹنی

① [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۱۲۳/۳ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۳۳/۹

② [إسناده صحيح] السنة لابن أبي عاصم: ۹۷

③ [إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: ۲۶۳/۴ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۳۶/۹

کی کوچیں کاٹنے والا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آخری لوگوں میں سے بدترین، یا فرمایا کہ بد بخت ترین شخص کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا قاتل۔

954 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) . ①

تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

توضیح: نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہارون علیہ السلام اور تم میں فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو اور ہارون علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے۔ اس کے علاوہ تمہارا مقام میرے لیے وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام کا مقام تھا۔ نبی ﷺ کے اس فرمان سے مراد یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر تشریف لے گئے تھے تب اپنے پیچھے ہارون علیہ السلام کو اپنے خلیفہ کے طور پر چھوڑ گئے تھے اور بعینہ نبی ﷺ بھی جب غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو اپنے خلیفہ کے طور پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ ایک مماثلت یہ بھی ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا زاد بھائی تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی نبی ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔

955 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم عہد نبوت میں یہ کہا کرتے تھے کہ:

رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، وَلَقَدْ أُوتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ ، لَيْسَ تَكُنْ لِي وَاحِدَةً مِنْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ، زَوْجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ ، وَوَلَدَتْ لَهُ ، وَسُدَّتِ الْأَبْوَابُ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ . ②

رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں میں سے بہترین ہستی ہیں، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین ایسی خوبیاں عطا کی گئی تھیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہو جاتی تو یہ میرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہوتی: (پہلی خوبی یہ تھی کہ) رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کی شادی ان سے کی اور ان کے بطن سے ان کی اولاد بھی ہوئی (دوسری خوبی یہ ہے کہ) مسجد میں (کھلنے والے دیگر صحابہ کے) تمام دروازے بند کر دیے گئے، سوائے علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، اور (تیسری خوبی انہیں یہ حاصل تھی کہ) آپ ﷺ نے انہیں خیبر کے روز جھنڈا دیا تھا۔

956 - سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اسْتَخْلَفَ عَمَلِيًّا عَلَيَّ

① [إسناده ضعيف] صحيح البخارى: ٧١/٧ - صحيح مسلم: ١٨٧٠/٤ - سنن الترمذى: ٦٤١/٥ - سنن ابن ماجه:

٤٢/١ - مسند أحمد: ١٧٠/١

② [إسناده ضعيف] صحيح البخارى: ٧١/٧ - صحيح مسلم: ١٨٧/٤ - سنن الترمذى: ٦٤١/٥ - مسند أحمد: ٢٦/٢ -

المستدرک للحاکم: ١١٦/٣

الْمَدِينَةَ، فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ تَخْرُجَ وَجْهًا إِلَّا وَأَنَا مَعَكَ، فَقَالَ: ((أَوْ مَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)). ❶

رسول اللہ ﷺ جس وقت غزوة تبوک کے لیے نکلے تو آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا امیر مقرر کیا، تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تو بس یہی چاہتا ہوں کہ آپ جدھر بھی جائیں میں آپ کے ساتھ ہی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

957 - سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى))، قِيلَ لِسُفْيَانَ: ((غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))، قَالَ: نَعَمْ. ❷

تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ سفیان سے کہا گیا: (اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ) سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

958 - عکرمہ اور ابو یزید المدینی رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا أُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ إِلَى عَلِيٍّ لَمْ يَجِدْ أَوْ تَجِدْ عِنْدَهُ إِلَّا رَمْلًا مَبْسُوطًا وَوِسَادَةً، وَجَرَّةً، وَكُوزًا، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ: ((لَا تَقْرَبْ أَمْرَاتِكَ حَتَّى آتِيكَ))، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ نَضَحَ بِهِ صَدْرَ عَلِيٍّ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَقَامَتْ إِلَيْهِ تَعَثَّرُ فِي ثَوْبِهَا، وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: فِي مِرْطِهَا، مِنَ الْحَيَاءِ، فَنَضَحَ عَلَيْهَا أَيْضًا وَقَالَ لَهَا: ((أَمَا إِنِّي لَمْ أَلْ أَنْ أَنْكِحَكَ أَحَبَّ أَهْلِي إِلَيَّ))، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَادًا وَرَاءَ الْبَابِ فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قَالَتْ: أَسْمَاءُ، قَالَ: ((أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَمَعَ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتِ كَرَامَةً لِرَسُولِ اللَّهِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَدَعَا لِي دُعَاءً إِنَّهُ لَأَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((دُونِكَ أَهْلَكَ))، ثُمَّ وَلَّى فِي حُجْرَةٍ، فَمَا زَالَ يَدْعُو لَهُمَا حَتَّى دَخَلَ فِي حُجْرَةٍ. ❸

جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا گیا تو انہوں نے ان کے پاس صرف ایک بچھی ہوئی چٹائی، تکیہ، مٹی کا گھڑا اور ایک پیالہ ہی پایا۔ نبی ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ جب تک میں نہ آؤں تب تک اپنی بیوی کے قریب مت جانا۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور آپ نے پانی منگوا یا، پھر اس میں جو اللہ نے چاہا وہ پڑھا، پھر علی رضی اللہ عنہ کے چہرے اور سینے پر اس پانی کے چھینٹے مارے، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا تو وہ آپ

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/ ۱۷۷ - مصنف عبد الرزاق: ۱۱/ ۲۲۶

❷ [إسناده حسن لغيره] التاريخ للخطيب: ۳/ ۲۸۹ - العلل المتناهية لابن الجوزي: ۱/ ۲۲۵

❸ [رجال الإسناد ثقات] مصنف عبد الرزاق: ۵/ ۴۸۵ - المستدرک للحاکم: ۳/ ۱۵۹ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/ ۲۰۹

کے سامنے کھڑی ہو کر شرم کے مارے اپنے کپڑے میں، اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی چادر میں ہی لپٹے جا رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان پر بھی چھینٹے مارے اور ان سے فرمایا: سنو! میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے اس شخص سے کیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دروازے کے پیچھے سیاہ پنیر (یعنی سایہ) دیکھا تو پوچھا: کون ہے؟ جواب آیا کہ اسماء۔ آپ نے پوچھا: اسماء بنت عمیس؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کی عزت کرتے ہوئے ان کی صاحبزادی کے ساتھ آئی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی؛ جو میری نظر میں میرا سب سے سچتہ عمل ہے۔ پھر آپ باہر نکل گئے اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی اہلیہ کے پاس چلے جاؤ۔ پھر آپ ﷺ مسلسل ان دونوں کے لیے دعا فرماتے رہے، یہاں تک کہ وہ کمرے میں داخل ہو گئے۔

959 - سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ)). ❶

جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے۔

960 - سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُخَلِّفُنِي فِي النَّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ؟ فَقَالَ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)). ❷

رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی، تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ ماسوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

961 - زبیر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَاللَّهِ إِنْ لَمَّا عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ، وَلَا يُجِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ. ❸

اللہ کی قسم! بلاشبہ نبی ﷺ نے مجھ کو جو باتیں تاکید کے ساتھ بتائیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ مجھ سے صرف منافق شخص بغض رکھے گا اور صرف مومن شخص محبت رکھے گا۔

962 - سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَلِيُّ، إِنَّهُ مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللَّهَ، وَمَنْ فَارَقَكَ فَقَدْ فَارَقَنِي)). ❹

اے علی! جس نے مجھ سے علیحدگی اختیار کی اس نے اللہ سے علیحدگی اختیار کر لی، اور جس نے تم سے علیحدگی اختیار

❶ [اسنادہ صحیح] انظر رقم: ۹۴۸

❷ [اسنادہ صحیح] مسند احمد: ۱/۱۸۲

❸ [اسنادہ صحیح] مسند احمد: ۱/۸۴

❹ المستدرک للحاکم: ۳/۱۲۳۔ مجمع الزوائد المہذب: ۹/۱۳۵

کی اس نے مجھ سے علیحدگی اختیار کر لی۔

963 - عبداللہ بن ظالم بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُ عَلِيًّا حُبًّا لَمْ أَحِبَّهُ شَيْئًا قَطُّ، قَالَ: نِعَمَ مَا رَأَيْتَ، أَحْبَبْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بَغْضًا لَمْ أَبْغِضْهُ شَيْئًا قَطُّ، قَالَ: بِئْسَ مَا رَأَيْتَ، أَبْغَضْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ❶

ایک آدمی سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس قدر محبت کرتا ہوں کہ اتنی محبت میں نے کبھی کسی سے نہیں کی۔ انہوں نے فرمایا: تیری رائے بہت اچھی ہے، تو ایک جنتی شخص سے محبت کرتا ہے۔ پھر ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں عثمان رضی اللہ عنہ سے اس قدر نفرت کرتا ہوں کہ اتنی نفرت میں نے کبھی کسی سے نہیں کی تو انہوں نے فرمایا: تیری رائے بہت بری ہے، تو ایک جنتی شخص سے نفرت کرتا ہے۔

964 - ابو مریم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُفْرِطٌ غَالٌ، وَمُبْغِضٌ قَالَ. ❷

میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہیں: ایک غلو کی حد تک افراط (حد سے زیادہ محبت) کرنے والا اور دوسرا مقام سے گرانے جیسی نفرت رکھنے والا۔

965 - ابواسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ لَمْ يُعْطِ سِلَاحَهُ إِلَّا عَلِيًّا، أَوْ أُسَامَةَ. ❸
رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگ میں بہ ذاتِ خود شریک نہیں ہوتے تھے تو اپنے ہتھیار سیدنا علی یا سیدنا أسامہ رضی اللہ عنہما کے سوا کسی کو نہیں دیتے تھے۔

966 - زید بن یثیع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيَنْتَهَيْنَ بَنُو وَلِيْعَةَ، أَوْ لَا بَعَثْنَا إِلَيْهِمْ رَجُلًا كَنَفْسِي، يُمَضِي فِيهِمْ أَمْرِي، يَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ، وَيَسْبِي الدُّرِيَّةَ))، قَالَ: فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَمَا رَاعِنِي إِلَّا بَرْدُ كَفِّ عُمَرَ فِي حُجْرَتِي مِنْ خَلْفِي، فَقَالَ: مَنْ تَرَاهُ يَعْنِي؟ قُلْتُ: مَا يَعْنِيكَ، وَلَكِنْ يَعْنِي خَاصِيفَ النَّعْلِ. ❹

بنو ولیعہ لازمی طور پر باز آ جائیں، ورنہ میں ان کی طرف اپنے جیسا ایک آدمی بھیجوں گا جو ان میں میرا حکم جاری کرے گا، جنگجوؤں سے قتال کرے گا اور عورتوں و بچوں کو قیدی بنائے گا۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیچھے سے میری کوکھ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی ٹھنڈک لگی تو میں ڈر گیا۔ انہوں نے پوچھا: آپ ﷺ کی مراد کون شخص ہے؟

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۱۸۷ - السنن الكبرى للنسائي: ۷/۴ - سنن أبي داود: ۴/۲۱ - سنن الترمذی: ۵/۶۵۱۔

سنن ابن ماجه: ۱/۴۸

❷ [إسناده حسن] المستدرک للحاکم: ۳/۱۲۳ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۱۳۳

❸ [إسناده ضعيف] المعجم الكبير للطبرانی: ۲/۳۲۳ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۵/۲۸۳

❹ [مرسل ورجاله ثقات] سنن الترمذی: ۵/۶۳۴ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۱۶۳

میں نے کہا: آپ مراد نہیں ہیں بلکہ آپ ﷺ کی مراد جو تا گا نٹھنے والے (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ) ہیں۔

توضیح: بنو ولیعہ سے مراد حضرت موت کے بادشاہ تھے جو غیر مسلم تھے اور ان میں سے چند کے نام یہ تھے: جمدہ، مخوس اور مشرح۔

967 - ریاح بن حارث بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا، فَقَالَ: كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ)). قَالَ رِيَّاحٌ: فَلَمَّا مَضُوا اتَّبَعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ: مَنْ هُوَ لَوْلَا؟ قَالُوا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. ①

رحبہ کے مقام پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں کی ایک جماعت آئی، انہوں نے کہا: اے ہمارے مولا! السلام علیک۔ آپ نے فرمایا: میں تمہارا مولا کیسے ہو سکتا ہوں، تم تو عرب قوم ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہم نے غدیر خم کے روز رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے۔ ریاح کہتے ہیں کہ جب وہ چلے گئے تو میں ان کے پیچھے گیا اور پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ انصار کی جماعت ہے، اور ان میں سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

968 - علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، وَهُوَ دَاخِلٌ عَلَى الْمُخْتَارِ أَوْ خَارِجٍ مِنْ عِنْدِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ؟)). قَالَ: نَعَمْ. ②

میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور وہ اس وقت مختار کے پاس جا رہے تھے یا آ رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میں تم میں دو مضبوط چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

969 - محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانُ مَحْضُورٌ، قَالَ: فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرَ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ السَّاعَةَ، قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَأَخَذْتُ بِوَسْطِهِ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ، فَقَالَ: خَلِّ لَأُمَّ لَكَ، قَالَ: فَاتَى عَلِيُّ الدَّارَ، وَقَدْ قُتِلَ الرَّجُلُ، فَاتَى دَارَهُ فَدَخَلَهَا، وَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ، فَاتَاهُ النَّاسُ فَضْرَبُوا عَلَيْهِ الْبَابَ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ قُتِلَ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيفَةٍ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: ((لَا تُرِيدُونِي، فَإِنِّي لَكُمْ وَزِيرٌ خَيْرٌ مِنِّي لَكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، قَالَ: فَإِنِ ابْنُ أَبِي تَمِيمٍ عَلِيٌّ فَإِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلَكِنْ أَخْرَجُ إِلَى الْمَسْجِدِ

① [سناده صحيح] مسند أحمد: ٤١٩/٥

② [سناده صحيح] مسند أحمد: ٣٧١/٤

فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُبَايِعَنِي بَايِعَنِي ، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ . ❶

میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور عثمان رضی اللہ عنہ (اس وقت) محصور تھے، تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا: امیر المؤمنین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ پھر دوسرا آدمی آیا اور بولا: ابھی امیر المؤمنین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ محمدؐ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے کچھ کر گزرنے سے ڈرتے ہوئے آپ کو درمیان سے پکڑ لیا، تو آپ نے فرمایا: ہٹ جاؤ، تمہاری ماں نہ رہے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس گھر میں آئے تو عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے پڑے تھے۔ آپ ان کے گھر میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر لوگ آپ کے پاس آئے اور دروازہ مار گرایا، پھر وہ آپ کے پاس اندر آگئے اور انہوں نے کہا: یہ صاحب تو شہید کر دیے گئے ہیں، اب لوگوں کے لیے خلیفہ (کا انتخاب) ناگزیر ہے اور ہم اس منصب کے لیے آپ سے زیادہ حق دار کسی کو نہیں سمجھتے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم مجھے (خلیفہ بنانے کا) ارادہ نہ رکھو، کیونکہ بلاشبہ میں تمہارا وزیر ہوں اور یہ میرے لیے تمہارا امیر ہونے سے بہتر ہے۔ تو لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم اس منصب کے لیے آپ سے زیادہ حق دار کسی کو نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم نہیں مان رہے تو پھر میری بیعت پوشیدہ نہیں ہوگی، بلکہ میں مسجد میں جاؤں گا اور جو میری بیعت کرنا چاہے وہ کر لے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ مسجد میں گئے اور لوگوں نے آپ کی بیعت کی۔

970 - سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُتِلَ عُمَانُ ، وَعَلِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ: فَمَالَ النَّاسُ إِلَى طَلْحَةَ ، قَالَ: فَاَنْصَرَفَ عَلِيٌّ يُرِيدُ مَنْزِلَهُ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ عِنْدَ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ فَقَالَ: انظُرُوا إِلَيَّ رَجُلٍ قَتَلَ ابْنَ عَمِّهِ ، وَسَلَبَ مُلْكَهُ ، قَالَ: فَوَلَّى رَاجِعًا فَرَقِي فِي الْمَنْبَرِ فَقِيلَ: ذَاكَ عَلِيٌّ عَلَى الْمَنْبَرِ ، فَمَالَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَبَايَعُوهُ وَتَرَكَوْا طَلْحَةَ . ❷

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو علی رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے۔ لوگ (بیعت کرنے کے لیے) سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کی جانب مائل ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ واپس ہو گئے اور اپنے گھر جا رہے تھے کہ جنازہ گاہ کے پاس ایک قریشی آپ سے ملا اور بولا: اس آدمی کی طرف دیکھو جس نے اپنے چچا زاد کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت چھین لی۔ آپ یہ سن کر واپس پلٹ آئے اور منبر پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ کسی نے آواز لگائی کہ منبر پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ تو لوگ ان کے پاس آ کر ان کی بیعت کرنے لگے اور طلحہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

971 - ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، ارْقُبُوا مُحَمَّدًا فِي أَهْلِ بَيْتِهِ . ❸

اے لوگو! محمد (ﷺ) کا ان کے اہل بیت کے بارے میں خاص لحاظ رکھو۔

972 - قرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جہل رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

❶ [إسناده صحيح] الرياض النضرة للمحب الطبري: ٢٩٢ / ٣

❷ [إسناده صحيح] الرياض النضرة للمحب الطبري: ٢٩٣ / ٣

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٩٥ / ٧

لَا تَسُبُّوا عَلِيًّا، وَلَا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، إِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بَنِي الْهَجِيمِ قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَوْا هَذَا الْفَاسِقَ ابْنَ الْفَاسِقِ؟ إِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُ، يَعْنِي الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: فَرَمَاهُ اللَّهُ بِكَوْكَبَيْنِ فِي عَيْنِهِ، فَطَمَسَ اللَّهُ بَصَرَهُ. ①

تم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا مت کہو اور نہ ہی اس گھر والوں کو۔ بنو ہجیم کا ہمارا پڑوسی کونے سے آیا اور اس نے کہا: کیا تم اس فاسق ابن فاسق کو نہیں دیکھتے کہ اللہ نے اسے قتل کر دیا ہے۔ اس کی مراد سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ (اس کے ایسا کہنے پر) اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ میں دو دوکیل (میخ) پھینکے اور اسے اندھا کر دیا۔

973 - مُنْذَرِ بَيَانٍ كَرْتِهِ هِيَ كَمَا كَچھ لوگوں نے ربیع بن خثیم کے پاس سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مُبْغِضِيهِ أَشَدَّ لَهُ بُغْضًا، وَلَا مُحِبِّيهِ أَشَدَّ لَهُ حُبًّا، وَلَمْ أَرَهُمْ يَجِدُونَ عَلَيْهِ فِي حُكْمِهِ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ [البقرة: ۲۶۹]. ②

میں نے ان سے نفرت کرنے والوں سے بڑھ کر کسی سے نفرت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اور ان سے محبت کرنے والوں سے زیادہ کسی سے محبت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، لیکن ان دونوں قسم کے لوگوں کو ان کے فیصلے کے سلسلے میں کسی قسم کا کوئی اعتراض کرتے نہیں دیکھا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ "جسے حکمت عطا کر دی گئی؛ اسے بہت سی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا۔"

974 - امام شعیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَقِيتُ عَلْقَمَةَ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا مَثَلُ عَلِيٍّ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مَثَلُهُ؟ قَالَ: مَثَلُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، أَحَبَّهُ قَوْمٌ حَتَّى هَلَكُوا فِي حُبِّهِ، وَأَبْغَضَهُ قَوْمٌ حَتَّى هَلَكُوا فِي بُغْضِهِ. ③

میں علقمہ رحمہ اللہ سے ملا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس امت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی کیا مثال ہے؟ میں نے پوچھا: کیا مثال ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جیسی؛ کہ ان سے کچھ لوگوں نے اس قدر محبت کی کہ ان کی (غلو آمیز) محبت میں ہلاک ہو گئے اور کچھ لوگوں نے ان سے اس قدر نفرت کی کہ ان کی نفرت میں ہی تباہ و برباد ہو گئے۔

975 - سعید بن عمرو القرظی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عیاش الزرقی رحمہ اللہ سے کہا: مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بتلائیے، تو انہوں نے فرمایا:

كَانَ عَلِيٌّ رَجُلًا تَلْعَابَةً، يَعْنِي مَزَاحًا، قَالَ: وَكَانَ إِذَا فُزِعَ، فُزِعَ إِلَى ضَرْسٍ حَدِيدٍ، قَالَ: قُلْتُ: مَا ضَرْسٌ حَدِيدٌ؟ قَالَ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ، وَفِقْهُ فِي الدِّينِ، وَشَجَاعَةٌ، وَسَمَاحَةٌ. ④

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بڑے ظریف اور زندہ دل انسان تھے، یعنی بہت مزاح کرنے والے تھے، آپ پر جب بھی کوئی خوف طاری ہوا تو آپ سخت ٹیلے کی آڑ لے لیتے تھے۔ میں نے پوچھا: سخت ٹیلے سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے

① [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۱۹/۳ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۹۶/۹

② [إسناده ضعيف] تفرّد به المؤلف [رجالہ ثقات] الاستيعاب لابن عبد البر: ۳/۳۵

④ [إسناده صحيح] الرياض النضرة للمحب الطبري: ۳/۲۵۵

فرمایا: قرآن کی قرأت، دین کی سوجھ بوجھ، شجاعت و بہادری اور نرمی و ملائمت۔

976 - عوف بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ الْحَسَنِ ، فَذَكَرُوا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ جَوْشَنِ
الْغَطَفَانِيُّ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، إِنَّمَا أَرَزِي بِأَبِي مُوسَى اتِّبَاعَهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَغَضِبَ الْحَسَنُ حَتَّى
تَبَيَّنَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ قَالَ: فَمَنْ يَتَّبِعُ؟ قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ مَظْلُومًا، فَعَمَدَ النَّاسُ
إِلَى خَيْرِهِمْ فَبَايَعُوهُ، فَمَنْ يَتَّبِعُ؟ حَتَّى رَدَّهَا مِرَارًا. ①

میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو لوگوں نے اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کا تذکرہ شروع کر دیا، تو ابن جوشن غطفانی نے کہا: اے ابوسعید! میں تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا علی رضی اللہ عنہ کی پیروی کرنا ان کی ذلت سمجھتا ہوں۔ یہ سن کر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اس قدر غصے میں آ گئے کہ ان کے چہرے پر غصہ واضح ہونے لگا اور انہوں نے فرمایا: پھر کس کی پیروی کی جاتی؟ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر ظلم کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا اور لوگوں نے سب سے بہترین شخص کو منتخب کر کے ان کی بیعت کر لی، وگرنہ کس کی پیروی کی جاتی؟ انہوں نے یہ بات بار بار دوہرائی۔

977 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا:

((يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَجَاءَ
أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: ((يَطْلُعُ، أَوْ يَدْخُلُ - شَكَّ يَزِيدُ - رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، قَالَ: فَجَاءَ
عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: ((يَطْلُعُ، أَوْ يَدْخُلُ، عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا،
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا))، فَجَاءَ عَلِيٌّ. ②

تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ یا فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جنتی شخص داخل ہو رہا ہے۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے، یا (فرمایا کہ) داخل ہو رہا ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے، یا (فرمایا کہ) داخل ہو رہا ہے۔ (اور ساتھ ہی آپ یہ دعا فرمانے لگے: اے اللہ! اب علی کو بھیجنا، اے اللہ! اب علی آئے۔ چنانچہ (ایسا ہی ہوا اور) سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔

978 - شداد ابوعمار بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلِيَّ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَشْتَمُوهُ، فَشْتَمْتُهُ مَعَهُمْ، فَلَمَّا
قَامُوا قَالَ لِي: لِمَ شْتَمْتَ هَذَا الرَّجُلَ؟ قُلْتُ: رَأَيْتُ الْقَوْمَ شْتَمُوهُ فَشْتَمْتُهُ مَعَهُمْ، فَقَالَ: أَلَا
أُخْبِرُكَ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ
أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ
حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، آخِذًا كُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا بِيَدِهِ، حَتَّى دَخَلَ فَأَذْنَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا

② [إسناده حسن لغيره] السنة لابن أبي عاصم: ١٤٣

① [إسناده صحيح الى الحسن] تفرّد به المؤلف

كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَيْحِهِ، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ، أَوْ قَالَ: كِسَاءً، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ [الأحزاب: ۳۳]، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ هُوَ كَلَاءُ أَهْلِ بَيْتِي، وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ)). ❶

میں سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور انہیں برا بھلا کہا تو میں نے بھی ان کے ساتھ انہیں برا بھلا کہہ دیا۔ جب لوگ اٹھ کر چلے گئے تو واثلہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم نے ان صاحب کو کیوں برا بھلا کہا؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے ان کو برا بھلا کہا تو اس کے ساتھ میں نے بھی کہہ ڈالا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دیکھی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف گئے ہیں۔ میں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے، ان دونوں شہزادوں میں سے ہر ایک نے آپ کا ہاتھ مبارک تھاما ہوا تھا۔ آپ ﷺ گھر میں داخل ہو گئے اور سیدنا علی و سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کو قریب کر کے اپنے سامنے بٹھا لیا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما میں سے ہر ایک کو اپنی ایک ایک ران مبارک پر بٹھا لیا، پھر ان پر اپنا کپڑا، یا چادر تان دی، پھر یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ "اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو ختم کر دے۔" پھر فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت ہی زیادہ حق دار ہیں۔

979 - ابوصالح سے مروی ہے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِي الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا. ❷

ہم انصار کے منافقوں کو ان کے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کے باعث ہی پہچان لیا کرتے تھے۔

980 - ام مویٰ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا رَمَدَتْ عَيْنِي مُنْذُ تَفَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِي. ❸

جب سے نبی ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا تب سے مجھے آشوب چشم کا مرض نہیں لگا۔

981 - سیدنا عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذَلِكَ، حَتَّى وَجَدْتُ عَلَيْهِ فِي نَفْسِي، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَظْهَرْتُ شِكَايَةَ فِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ

❶ [إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: ۴/۱۰۷ - سنن الترمذی: ۵/۳۵۱ - المستدرک للحاکم: ۳/۱۴۷

❷ [إسناده صحيح] سیاتی برقم: ۱۰۸۶

❸ [إسناده صحيح لغيره] مسند أحمد: ۱/۷۸ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۱۲۳

أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَأَى أَحَدَنِي عَيْنِيهِ، يَقُولُ: حَدَّدَ إِلَيَّ النَّظَرَ، حَتَّى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ: ((يَا عَمْرُو، أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ آذَيْتَنِي))، قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أُؤْذِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((بَلَى، مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي)). ❶

میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی جانب روانہ ہوا تو انہوں نے اس سفر میں میرے ساتھ کچھ سخت رویہ اپنایا، جس کی بناء پر میرے دل میں ان کے لیے کچھ خفگی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ جب میں (واپس) آیا تو میں نے (اپنی اس) شکایت کا مسجد میں اظہار کر دیا، یہاں تک کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی۔ پھر میں اگلی صبح مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو آپ نے اپنی نگاہوں سے مجھے گھور کر دیکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مجھے گھورتے رہے، یہاں تک کہ جب میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! سنو! اللہ کی قسم تم نے مجھے تکلیف دی ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کو تکلیف دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، جس نے علی کو تکلیف پہنچائی اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی۔

982 - ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے پاس سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوگوں کے نظریات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

قَدْ جَالَسْنَاهُ، وَحَادَثْنَاهُ، وَوَاكَلْنَاهُ، وَشَارَبْنَاهُ، وَقُمْنَا لَهُ عَلَى الْأَعْمَالِ، فَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ شَيْئًا مِمَّا تَقُولُونَ، أَوْ لَا يَكْفِيهِمْ أَنْ يَقُولُوا: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَتَنُهُ، وَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، وَشَهِدَ بَدْرًا. ❷

ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہیں، ان کے ساتھ بات چیت کی ہے، ہم نے ان کے ساتھ کھایا پیا ہے اور ان کی عائد کردہ ذمہ داریاں نبھائی ہیں، لیکن ہم نے تو ان سے ایسی کوئی بات نہیں سنی جو تم کہتے ہو، کیا لوگوں کو (ان کے متعلق) یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد تھے، آپ کے داماد تھے، وہ بیعت رضوان اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔

983 - ابوالختر کی بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى رَجُلٌ عَلِيًّا يَمْدَحُهُ، وَقَدْ كَانَ يَقَعُ فِيهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا أَنَا كَمَا تَقُولُ، وَإِنِّي لَخَيْرٌ مِمَّا فِي نَفْسِكَ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ آپ کی تعریف و ستائش کرنے لگا جبکہ (درحقیقت) وہ آپ کے متعلق ہرزہ سرائی کیا کرتا تھا۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ویسا نہیں ہوں جیسا تم کہہ رہے ہو، البتہ میں اس سے بہتر ہوں جو تمہارے دل میں ہے۔

984 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۳/ ۴۸۳ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۲۹/۹

❷ [إسناده صحيح] تفرّد به المؤلف

❸ [منقطع ورجاله ثقات] البداية والنهاية: ۷/۸

بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ وَأَنَا شَابٌّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَبْعُنِي إِلَى قَوْمٍ أَقْضَى بَيْنَهُمْ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ فَقَالَ: ((إِذْنٌ))، فَدَنَوْتُ، فَضْرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ، وَثَبِّتْ لِسَانَهُ))، قَالَ: فَمَا شَكَّكَتُ فِي قَضَاءِ بَيْنِ اثْنَيْنِ. ❶

رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی جانب بھیجا اور اس وقت میں نوجوان تھا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے اس قوم کے پاس ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے بھیج رہے ہیں جبکہ مجھے فیصلہ کرنے کا کچھ علم نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ میں قریب ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! اس کے دل کی راہنمائی فرما اور اس کی زبان کو ثابت رکھنا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں دشواری نہیں ہوئی۔

985 - سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَوْمًا: ((سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ))، قَالَ: فَتَكَلَّمْتُ فِي ذَلِكَ أَنَا، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَإِنِّي مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُه، وَلَكِنِّي أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ))، ❷

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کے (گھروں کے) دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک روز فرمایا: علی کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کر دو۔ لوگوں نے اس سلسلے میں کچھ چہ گویاں کیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ابا بعد! میں نے علی کے دروازے کے علاوہ ان دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا تو تم میں سے کسی نے اعتراض کیا ہے، میں خود نہ کسی چیز کو بند کرتا ہوں اور نہ ہی کھولتا ہوں، البتہ مجھے (اللہ کی جانب سے) جو حکم دیا جاتا ہے میں اس کی پیروی کرتا ہوں۔

986 - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي يَوْمًا، إِذْ قَالَتِ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ بِالسُّدَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي: ((قَوْمِي فَتَنَحَى لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي))، قَالَتْ: فَقُمْتُ فَتَنَحَيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيبًا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَهُمَا صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ، قَالَتْ: فَأَخَذَ الصَّبِيِّينَ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا، وَاعْتَنَقَ عَلِيًّا بِأَحْدَى يَدَيْهِ وَفَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى، فَقَبَّلَ فَاطِمَةَ فَأَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيصَةَ سَوْدَاءَ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ إِلَيْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي))، قُلْتُ: وَأَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((وَأَنْتِ))، ❸

❶ [إسناده منقطع] مسند أحمد: ۱/۸۳ - سنن ابن ماجه: ۲/۷۷۴ - السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۷۶ - مسند أبي داود

الطيالسي: ۱/۲۸۶ - خصائص علي للنسائي: ص ۱۰

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۴/۳۶۹ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۲۸۴ - الخصائص للنسائي، ص: ۱۳

❸ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۶/۳۰۴

ایک روز نبی ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ خادمہ نے آ کر بتلایا کہ علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما دروازے پر ہیں۔ تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اٹھو اور تھوڑی دیر کے لیے مجھے میرے اہل بیت کے پاس تنہا چھوڑ دو۔ چنانچہ میں اٹھی اور گھر میں قریب ہی ایک جگہ پر الگ ہو گئی۔ پھر علی، فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اندر آئے، حسن و حسین رضی اللہ عنہما اس وقت چھوٹے بچے تھے۔ آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑا اور انہیں اپنی گود میں بٹھا کر چومنے لگے۔ آپ نے ایک ہاتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گردن میں ڈالا اور دوسرا ہاتھ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا اور ان سب پر کالی کالی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! میں اور میرے اہل بیت تیری جانب ہی رہیں، نہ کہ جہنم کی جانب۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی۔

987 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّأْيَةَ فَهَزَّهَا فَقَالَ: ((مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا؟)) فَقَالَ فُلَانٌ: أَنَا، فَقَالَ: ((أَمِطْ))، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ: ((أَمِطْ))، ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَهُ مُحَمَّدٌ لَأُعْطِيَنَّهَا رَجُلًا لَا يَفِرُّ، هَاكَ يَا عَلِيُّ))، فَاَنْطَلَقَ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ وَجَاءَ بِعَجْوَتِهَا وَقَدِيدِهَا. ①

رسول اللہ ﷺ نے (غزوہ خیبر کے موقع پر) جھنڈا پکڑا، اسے ہلایا اور پھر فرمایا: اس کا حق ادا کرنے کے لیے کون اسے پکڑے گا؟ تو زبیر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: میں۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: تم رہنے دو۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی رہنے دو۔ پھر ایک اور آدمی اٹھا اور اس نے بھی حامی بھری لیکن آپ ﷺ نے اسے بھی بٹھا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے رُوئے محمد (ﷺ) کو عزت بخشی ہے! یقیناً میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جو اسے لے کر (میدان جنگ سے) راہ فرار اختیار نہیں کرے گا، (پھر فرمایا:) اے علی! یہ لو جھنڈا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے اس جھنڈے کو تھام لیا، پھر (جنگ کے لیے) روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فدک اور خیبر کی فتح سے نوازا، اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ وہاں کی عجوہ کھجوریں اور قدید لے کر آئے۔

توضیح:..... اس روایت سے روافض کی طرح قطعاً یہ معنی نہ لیا جائے کہ نعوذ باللہ نبی ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں دیگر صحابہ کو ہیچ سمجھتے تھے، بلکہ آپ ﷺ نے ان صحابہ کو، کہ جنہوں نے اٹھ کر خود کو یہ جھنڈا تھامنے کے لیے پیش کیا تھا، صرف اس بنا پر جھنڈا نہیں سونپا تھا کہ آپ ﷺ جمیع معاملات کے مصالح اور حکمتیں خوب سمجھتے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ اصحاب دیگر کسی ایسے معاملے میں زیادہ مہارت رکھتے ہوں جس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس قدر ادراک نہ ہو۔ لیکن یہاں معاملہ جنگ کی سپہ سالاری کا تھا، اور یہ خوبی آپ ﷺ نے ان کی بہ نسبت سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں بہ درجہ کمال دیکھی تو اس لیے آپ ﷺ نے انہیں اس کے لیے منتخب فرمایا۔

988 - سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا:

((لَا دَفْعَنَّ الرَّأْيَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ))، فَدَعَا عَلِيًّا وَإِنَّهُ

① [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱۶/۳ - سنن الترمذی: ۶۳/۵ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۴۴/۹ - خصائص علی للنسائی: ۵

لَأَرْمَدُ مَا يُبْصِرُ مَوْضِعَ قَدَمِهِ، فَتَفَلَّ فِي عَيْنِهِ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. ①
میں جھنڈا لازماً اس شخص کے حوالے کروں گا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، یا (فرمایا کہ) وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ پھر آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، ان دنوں انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا اور وہ اپنے پاؤں کی جگہ کو بھی نہیں دیکھ پاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھ پر تھوک مبارک لگایا، پھر جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح سے ہمکنار کیا۔

989 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: ((يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)). ②

میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف ایک غزوے میں شریک ہوا تو میں نے ان میں کچھ سختی دیکھی۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی یہ خامی بیان کر دی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا کہ وہ متغیر ہو رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے۔

990 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي: الثَّقَلَيْنِ، وَاحِدٌ مِنْهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخِرِ، كِتَابَ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، أَلَا وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ)). قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: ((انظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا)). ③

میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک تم اسے تھامے رکھو گے تب تک ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ دو بھاری (یعنی نہایت اہم) چیزیں ہیں، ان میں سے ایک چیز دوسری سے بڑی ہے: ایک کتاب اللہ ہے، جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری عترت (یعنی) میرے اہل بیت، سنو! یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ جائیں۔ ابن نمیر کہتے ہیں کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے اعمش رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

توضیح: ”عترت“ کا مطلب ہے چھوٹا کنبہ، گھر والے، ایک باپ کی قریبی اولاد۔

① [مرسل ورجالہ ثقات] مصنف عبد الرزاق: ۲۲۸/۱۱

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳۴۷/۵ - المستدرک للحاکم: ۱۱۰/۳ - الخصائص للنسائی، ص: ۱۱

③ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۵۹/۳ - سنن الترمذی: ۶۶۳/۵

991 - زاذان ابو عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کھلے مقام پر لوگوں کو اعلانیہ انداز میں یہ فرماتے سنا کہ: مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَهُوَ يَقُولُ مَا قَالَ؟ فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)). ❶

غدیر خم کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس کون حاضر تھا جو وہ بات بتا سکے جو آپ ﷺ نے فرمائی تھی؟ تو (یہ سن کر) تیرہ لوگ کھڑے ہو گئے اور ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس کا دوست میں ہوں؛ علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

992 - سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا بِالْجُحْفَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ظَهْرًا وَهُوَ آخِذٌ بِعَضُدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ((فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)). ❷

ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کا کندھا پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔

993 - عباد بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَأَنَا الصَّدِيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدُ، قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ مُفْتَرٍ، وَلَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ، قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: وَلَقَدْ أَسَلَمْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ. ❸

میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔ (ابن نمیر اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ) میں صدیق اکبر ہوں، میرے بعد یہ بات وہی کہے گا جو انتہائی جھوٹا ہوگا۔ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔ (ابو احمد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:) میں لوگوں سے سات سال پہلے اسلام لے کر آیا۔

❶:..... اولاً تو یہ روایت ضعیف ہے، ثانیاً آپ جیسے منکر المزاج صحابی ایسے فخریہ کلمات ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ میں صدیق اکبر ہوں اور میرے بعد یہ بات وہی کہے گا جو انتہائی جھوٹا ہوگا۔

994 - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهَا فَاتَتْهُ فَاطِمَةُ بِرُمَّةٍ فِيهَا حَرِيرَةٌ، فَدَخَلَتْ بِهَا

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١ / ٨٤ - مجمع الزوائد للهيثمى: ١٠٧ / ٩

❷ [إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: ٤ / ٣٨٨

❸ [هذا إسناد منكر] سنن ابن ماجه: ١ / ٤٤ - السنة لابن أبي عاصم: ١٣٠ - خصائص على للنسائي: ١ / ٣٢

عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((ادْعِي لِي زَوْجَكَ وَابْنِكَ))، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَجَلَسُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تِلْكَ الْحَرِيرَةِ، وَهُوَ عَلَى مَنَامَةٍ لَهُ عَلَى دُكَّانٍ، تَحْتَهُ كِسَاءٌ خَيْبَرِيٌّ، قَالَتْ: وَأَنَا فِي الْحُجْرَةِ أُصَلِّي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب: ٣٣]. قَالَتْ: فَأَخَذَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَسَّاهُمْ بِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ فَأَلْوَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ هُوَ لَاءِ أَهْلِ بَيْتِي وَحَامَتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، اللَّهُمَّ هُوَ لَاءِ أَهْلِ بَيْتِي وَحَامَتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا))، قَالَتْ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْبَيْتَ قُلْتُ: وَأَنَا مَعَكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنَّكَ إِلَيَّ خَيْرٌ، إِنَّكَ إِلَيَّ خَيْرٌ)) ①.

نبی ﷺ ان کے گھر میں تھے کہ آپ کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہانڈی لے کر آئیں جس میں آٹے اور دودھ گھی سے بنا ہوا حلوا تھا۔ انہوں نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں کو بھی میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چنانچہ سیدنا علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور بیٹھ کر وہ حلوا کھانے لگے۔ آپ ﷺ اس وقت اپنے سونے کی جگہ ایک چبوترے پر تشریف فرما تھے اور آپ کے نیچے ایک خیبری چادر تھی۔ میں کمرے میں نماز پڑھ رہی تھی۔ پھر میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ "اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو ختم کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔" پھر آپ ﷺ نے چادر کا بقیہ حصہ پکڑا اور ان سب پر ڈال دیا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک نکالا اور اس سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص لوگ ہیں، ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس کمرے میں اپنا سر داخل کر کے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بہتر کی جانب ہو، تم بہتر کی جانب ہو۔

توضیح: یہ آیت تطہیر ہے۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کا بیان ہے اور ان کی طرف خطاب ہے۔ اس آیت کے بعد اگلی آیت یہ ہے ﴿وَإِذْ كُنَّا فِي بُيُوتِكُمْ فِي السَّمَاءِ...﴾ یہ حرف عطف کے ساتھ شروع ہو رہی ہے جو اس مسئلے میں صریح دلالت کر رہی ہے کہ ازواج مطہرات بھی آیت تطہیر کے خطاب میں شامل ہیں۔ اس لیے یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں داخل ہیں، صرف متذکرہ بالا اصحاب ہی کو اہل بیت قرار دینا درست نہیں ہے۔

995 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔ ②

996 - سند کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث منقول ہے۔ ③

① [سنادہ ضعیف] مسند احمد: ۶ / ۲۹۲

② [سنادہ صحیح]

③ [سنادہ حسن]

997 - مقسم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ . ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے۔

توضیح:..... بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے، جب آپ نے اسلام قبول کیا تب آپ بچے تھے، باقی جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے کہ مردوں میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور عورتوں میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔

998 - امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ بَعْدَ خَدِيجَةَ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً ، أَوْ سِتِّ عَشْرَةَ سَنَةً . ❷

خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، اور اس وقت آپ کی عمر پندرہ یا سولہ سال تھی۔

999 - حب العرنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ❸

میں وہ شخص ہوں جس نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

توضیح:..... یعنی بچوں میں سب سے پہلے نبی ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرنے والے سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے اور جواں مردوں میں سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

1000 - ابو حمزہ سے مروی ہے کہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّخَعِيِّ ، فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ . ❹

سب سے پہلے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام لائے۔ ابو حمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ بات امام نخعی رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔

1001 - ابو زمیل سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا:

كَاتَبُ الْكِتَابِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . ❺

❶ [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵/۶۴۲ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/۱۸۰ - المستدرک للحاکم: ۳/۱۳۶

❷ [إسناده ضعيف] المصنف لابن أبي شيبة: ۱۱/۲۲۶ - المستدرک للحاکم: ۳/۱۱۱ - شرح السنة للبغوی: ۴۱۸

❸ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۱۴۱ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/۱۸۰ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۱۰۳

❹ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۲۶۳

❺ [إسناده صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۵/۳۴۲

حدیبیہ کے دن وحی کے کاتب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

1002 - معمر بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: مَنْ كَانَ كَاتِبَ الْكِتَابِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ؟ فَضَحِكَ وَقَالَ: هُوَ عَلِيٌّ، وَلَوْ سَأَلْتَ هُوَلَاءِ قَالُوا: عَثْمَانُ، يَعْنِي بَنِي أُمَيَّةَ. ①

میں نے امام زہری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حدیبیہ کے روز کتاب اللہ کا کاتب کون تھا؟ وہ ہنس پڑے اور فرمایا: علی رضی اللہ عنہ، اور اگر تم ان لوگوں سے سوال کرتے تو یہ کہتے: عثمان رضی اللہ عنہ، یعنی بنو امیہ۔

1003 - جب العرنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أَسَلَمَ. ②
میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، یا (فرمایا کہ) اسلام لایا۔

1004 - سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّخَعِيِّ، فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسَلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْرَاهِيمَ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ وَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ. ③

نبی ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جس نے نماز پڑھی وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ابو حمزہ کہتے ہیں کہ) میں نے اس بات کا تذکرہ امام نخعی رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ عمرو کہتے ہیں کہ میں نے بھی اس بات کا ذکر ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا اور فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

1005 - سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟)) ④

کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟

1006 - سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى جَاءَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، وَعَلِيٌّ يَبْكِي يَقُولُ: تُخَلِّفُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟ فَقَالَ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا النُّبُوَّةَ؟)) ⑤

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ جب آپ ثنیۃ الوداع مقام پر پہنچے تو علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے کہنے لگے: آپ مجھے جنگ میں شریک نہ ہونے والوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے

① [اسنادہ صحیح الی الزہری] مصنف عبد الرزاق: ۳۴۳ / ۵ ② [اسنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۱ / ۱۴۱

③ [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۲۶۳

④ [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱ / ۱۷۴

⑤ [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱ / ۷۰

نبوت کے۔

توضیح: یعنی ہارون علیہ السلام اور تم میں فرق صرف یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو، اس کے علاوہ تمہارا مقام میرے لیے وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام کا مقام تھا۔

1007 - امام طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ عَلِيًّا، خَرَجَ بَرِيدَةً الْأَسْلَمِيِّ مَعَهُ، فَعَتَبَ عَلِيٌّ عَلِيًّا فِي بَعْضِ الشَّيْءِ، فَشَكَاهُ بَرِيدَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ)). ①

جب رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ روانہ ہوئے، پھر کسی بات پر وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے اور بریدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، تو یقیناً علی بھی اس کا دوست ہے۔

1008 - مطلب بن عبد اللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں کہ جب ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

((وَاللَّهِ لَتُسَلِمَنَّ أَوْ لَا بَعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّي، أَوْ قَالَ: مِثْلَ نَفْسِي، فَلْيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَكُمْ، وَلَيْسَبِينَ ذُرَارِيَكُمْ، وَلْيَأْخُذَنَّ أَمْوَالَكُمْ))، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا اشْتَهَيْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، جَعَلْتُ أَنْصِبُ صَدْرِي لَهُ رَجَاءً أَنْ يَقُولَ: هَذَا، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: ((هُوَ هَذَا، هُوَ هَذَا)) مَرَّتَيْنِ. ②

اللہ کی قسم! یا تو تم اسلام قبول کر لو، یا میں تمہاری طرف اپنے ایسے آدمی کو بھیجوں گا، یا فرمایا کہ اپنے جیسے آدمی کو بھیجوں گا جو تمہاری گردنیں اڑا دے گا، تمہاری بیویوں اور بچوں کو قیدی بنا لے گا اور تمہارے مال قبضے میں لے لے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مجھے صرف اسی دن امارت کی خواہش ہوئی، چنانچہ میں نے اس امید کے ساتھ اپنا سینہ باہر نکالا تا کہ آپ کہیں: وہ یہ آدمی ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ یہ آدمی ہے، وہ یہ آدمی ہے۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا۔

1009 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

حَاصِرْنَا خَيْبَرَ، فَأَخَذَ اللَّوَاءُ أَبُو بَكْرٍ فَانصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ عُمَرُ فَخَرَجَ فَارْجَعْ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ، وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّي دَافِعُ اللَّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ))، وَبِتْنَا طَيِّبَةً أَنْفُسَنَا أَنْ الْفَتْحَ غَدًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

① [إسناده صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۱۱ / ۲۲۵

② [مرسل ورجاله ثقات] مصنف عبد الرزاق: ۱۱ / ۲۲۶ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹ / ۱۳۴ - الرياض النضرة للمحب

الطبري: ۳ / ۱۵۳

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَدَعَا بِاللَّوَاءِ وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِهِمْ، فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدٌ فَتَقَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللَّوَاءَ وَفُتِحَ لَهُ، قَالَ بَرِيْدَةٌ: وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا. ①

ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا (یعنی لشکر کی کمان سنبھالی) لیکن فتح حاصل کیے بغیر واپس لوٹ آئے، پھر اگلے روز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھاما اور (لشکر لے کر) نکل پڑے لیکن وہ بھی فتح حاصل کیے بغیر ہی لوٹ آئے۔ لوگوں کو اس روز بہت مشقت اور تھکان کا سامنا کرنا پڑا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً کل میں جھنڈا اس شخص کے حوالے کرنے والا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، وہ تب تک واپس نہیں لوٹے گا جب تک کہ اسے فتح نہ حاصل ہو جائے۔ ہم نے اسی خوشی میں رات بسر کی کہ یقیناً کل فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوا یا۔ لوگ صفوں میں اپنی جگہوں پر ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، حالانکہ ان کو آشوبِ چشم کا مرض ہوا پڑا تھا، تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک مبارک لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور انہیں فتح حاصل ہو گئی۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو اس (جھنڈے کے ملنے) کی امید لگائے ہوئے تھے۔

1010 - سیدنا ابن آدم السلولی رضی اللہ عنہ، جو کہ حجۃ الوداع میں شریک تھے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَلَا يَقْضِي عَنِّي دِينِي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ))، قَالَ ابْنُ آدَمَ: ((وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ)). ②

علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میری طرف سے میرا قرض صرف میں یا علی ہی چکائے گا۔ ابن آدم نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ (آپ ﷺ نے فرمایا): میری طرف سے صرف میں یا علی ادا کرے گا۔

توضیح: یہ اپنائیت اور محبت کی بلند تر معراج ہے کہ آدمی کسی سے اپنا اس قدر تعلق سمجھے کہ اس سے پوچھے بغیر بھی اس کو اپنے دکھ درد اور اپنے مسائل میں شریک کار بنالے۔ اور خاص طور پر اپنا مالی بار کسی کے سپرد کرنا؛ یہ تو سراسر قرہبی تعلق اور خاص لگاؤ کی علامت ہوتی ہے کہ اگر میں اپنا قرض ادا نہ بھی کر پایا تو میری طرف سے فلاں ادا کر دے گا۔ آپ ﷺ نے بھی قرض کی ادائیگی کے الفاظ بیان کر کے صرف اپنا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تعلق اور لگاؤ اور ان کی آپ ﷺ نہایت سے محبت اور چاہت بیان کرنا چاہی ہے۔

1011 - ابو عبد اللہ الحدادی بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ لِي: أَيَسْبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللَّهِ، أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ، أَوْ كَلِمَةٌ نَحْوَهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

① [سناده صحيح] مسند أحمد: ٥/٣٥٣ - الرياض النضرة للمحب الطبري: ٣/١٩٣ - الخصائص للنسائي، ص: ٥

② [سناده ضعيف] مسند أحمد: ٤/١٦٤ - سنن ابن ماجه: ١/٤٤ - الرياض النضرة للمحب الطبري: ٣/١٧١ - الخصائص

للسائي، ص: ٢٠

وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي)). ❶

میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کو گالی دی جا رہی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ! (ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟) یا (کہا: سبحان اللہ، یا راوی نے اسی کے مثل کوئی کلمہ بیان کیا۔ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے علی (رضی اللہ عنہ) کو گالی دی تو اس نے یقیناً مجھے گالی دی۔

1012 - علاء بن عرار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سیدنا علی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

أَمَّا عَلِيٌّ، فَهَذَا بَيْتُهُ، لَا أُحَدِّثُكَ عَنْهُ بِغَيْرِهِ، وَأَمَّا عُثْمَانُ، فَإِنَّهُ أَذْنَبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَنْبًا عَظِيمًا فَغَفَرَهُ لَهُ، وَأَذْنَبَ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ ذَنْبًا صَغِيرًا فَفَقْتَلْتُمُوهُ. ❷

جہاں تک علی رضی اللہ عنہ کی بات ہے تو یہ ان کا گھر ہے، میں تمہیں ان کے بغیر ان کے متعلق کچھ نہیں بتلا سکتا، اور عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سنیے کہ ان سے اپنے اور اللہ کے درمیان ایک عظیم گناہ کا ارتکاب ہو گیا تھا لیکن اللہ نے ان کا وہ گناہ معاف فرما دیا جبکہ ان سے تمہارے متعلق ایک چھوٹی سی غلطی سرزد ہو گئی تو تم نے انہیں قتل کر دیا۔

1013 - عمرو بن حبشی بیان کرتے ہیں کہ:

خَطَبْنَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ أَمْسُ مَا سَبَقَهُ الْأَوْلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا أَدْرَكُهُ الْآخِرُونَ، إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْعَثَهُ وَيُعْطِيهِ الرَّأْيَةَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ، مَا تَرَكَ مِنْ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ، إِلَّا سَبْعِمِائَةَ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ، كَانَ يَرِصُدُهَا لِخَادِمٍ لِأَهْلِهِ. ❸

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ نہ تو پہلے لوگ علم میں اس پر سبقت لے جا سکے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے۔ نبی ﷺ انہیں اپنا جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تھے اور وہ تب تک واپس نہیں آتے تھے جب تک فتح حاصل نہ کر لیتے۔ انہوں نے اپنے ترکے میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑا، سوائے اپنے وظیفے کے سات سو درہم کے؛ جو وہ اپنے گھر کے لیے خادم (خریدنے) کے لیے جمع کیا کرتے تھے۔

1014 - امام ہبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا۔۔۔ پھر انہوں نے اسی کے مثل روایت بیان کی، لیکن اس میں مَا تَرَكَ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ ❹

1015 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَرْسَلَنِي عَلِيٌّ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُمَا: إِنَّ أَخَاكُمَا يُقْرَأُ كَمَا السَّلَامَ

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۶/۳۲۳ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۳۰

❷ [إسناده صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۲۳۲ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۱۵ - الخصائص للنسائي، ص: ۲۸

❸ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۹۲۲ ❹ [إسناده حسن لغيره]

وَيَقُولُ لَكُمْ: هَلْ وَجَدْتُمْ عَلِيَّ فِي حَيْفٍ فِي حُكْمٍ، أَوْ فِي اسْتِثْنَاءٍ فِي أَوْ فِي كَذَا، قَالَ: فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَلَا فِي وَاحِدَةٍ مِنْهَا، وَلَكِنْ مَعَ الْخَوْفِ شِدَّةُ الْمَطَامِعِ. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے روز مجھے طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کی جانب بھیجا، میں نے ان دونوں سے کہا: آپ کے بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ دونوں سے کہتے ہیں: کیا تم نے مجھے کسی فیصلے میں ظلم کرتے پایا ہے یا اپنے ذاتی یا کسی بھی معاملے میں خود کو ترجیح دیتے دیکھا ہے؟ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں سے تو کوئی بات ہم نے آپ میں نہیں دیکھی، البتہ خوف کے ساتھ خواہشات کی شدت رہتی ہے۔

1016 - سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ، فَنُودِيَ فِينَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، وَكُشِحَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: ((الَأَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ((الَأَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: ((الَلَّهِمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، الَلَّهِمَّ وَالٍ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُ))، قَالَ: فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: هَيْنَا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. ❷

ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ کیا، تو ہم میں یہ اعلان کیا گیا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے (مصلیٰ) کے لیے دو درختوں کے نیچے جھاڑو دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ میں مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ تو صحابہ نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے بڑھ کر اس پر حق رکھتا ہوں؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے اللہ! جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے اس کو تو بھی دوست بنا لے اور جو اس سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے تو فرمایا: اے ابن ابی طالب! تجھ کو مبارک ہو، تو (جب بھی) صبح اور شام کرے گا تو ہر مومن مرد و عورت کا دوست ہوگا۔

1017 - سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ: وَادِي خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيرٍ، قَالَ: فَخَطَبْنَا وَظَلَّلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةٍ سَمُرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((الَأَسْتُمْ تَعْلَمُونَ، أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُونَ، أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ((فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، الَلَّهِمَّ عَادٍ مَنْ عَادَاهُ، وَوَالٍ مَنْ وَالَاهُ)). ❸

❶ [إسناده صحيح] ❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۴ / ۲۸۱ - السنة لابن أبي عاصم: ۱۳۴

❸ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۴ / ۳۷۲ - المستدرک للحاکم: ۳ / ۱۱۰

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ”وادی خم“ نامی ایک وادی میں پڑاؤ کیا۔ نبی ﷺ نے نماز (کی تیاری) کا حکم فرمایا، پھر آپ نے وہاں ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور دھوپ سے بچنے کے لیے بول کے درخت پر کپڑا ڈال کر رسول اللہ ﷺ پر سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو؟ کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ مجھے ہر مومن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق حاصل ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں؛ علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے، اے اللہ! اس شخص سے دشمنی فرما جو اس سے دشمنی روا رکھے اور اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے۔

1018 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾^①
[الحجر: ٤٧].

اللہ کی قسم! (یہ آیت) ہمارے بارے میں نازل ہوئی: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾^② ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ [الحجر: ٤٧]

1019 - سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَبَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ، فَأَخَى بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَقَالَ لِعَلِيِّ: ((أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ)).^③
رسول اللہ ﷺ نے جب اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم باقی بچ گئے، تو آپ ﷺ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔

1020 - سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ)).^④

تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام کی نسبت تھی، سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

1021 - سعید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ، فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)).^⑤

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یاد دلایا تو نبی ﷺ کے صحابہ میں سے پانچ یا چھ لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے۔

② [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ٦٣٦/٥

① [إسناده ضعيف] تفسير ابن جرير الطبري: ٢٥/١٤

④ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١١٨/١

③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣٦٩/٦

1022 - عمرو الہمدانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق) فرمایا: ((اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانصُرْ مَنْ نصرَهُ، وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ))، قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ: ((أَبْغَضُ مَنْ أَبْغَضَهُ)) . ❶

اے اللہ! اس شخص سے سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اس سے دشمنی فرما جو اس سے دشمنی روا رکھے، اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اس سے محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔ شعبہ کہتے ہیں: یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے نفرت فرما جو اس سے نفرت کرے۔

1023 - سیدنا حبشی بن جنادہ السلولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ((عَلِيٌّ مِنِّي ، وَأَنَا مِنْهُ ، لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ)) . ❷

علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، میری طرف سے (میرا قرض) صرف میں یا علی چکائے گا۔

توضیح:..... ”علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں“ کا مفہوم ملاحظہ کیجیے۔ لغت عرب میں لفظ مِنْ مختلف معانی کے لیے آتا ہے۔ یہاں پہلا مِنْ تبعیض کے لیے آیا ہے، یعنی یہ ثابت کرتا ہے کہ دونوں میں سے ایک؛ دوسرے کا جزو ہے۔ لہذا یہاں پہلا مِنْ تبعیض کے لیے ہے، یعنی نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں کل ہوں اور یہ میرا جزو ہے۔ اور دوسرا مِنْ بیان کے لیے ہے، کیونکہ یہاں بھی اگر پہلے جیسا مفہوم لیا جائے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کل ہیں اور نبی ﷺ جزو ہیں؛ تو یہ بے ادبی اور گستاخی ہوگا، بلکہ کفریہ معنی ہو جائے گا۔ لہذا اس کو ”بیان“ کے معنی میں لیں گے، یعنی نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں ایسے ہی ہوں جیسے علی ہے۔

1024 - سیدنا عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ وَفَدَّ لِي شَرَحَ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَتُقِيمَنَّ الصَّلَاةَ، أَوْ لَا بَعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا يَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ، وَيَسْبِي الدُّرِّيَّةَ)) ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ أَنَا، أَوْ هَذَا)) ، وَانْتَشَلَ بِيَدِ عَلِيٍّ . ❸

رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل یمن کا ایک وفد آیا تو رسول اللہ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: یا تو تم نماز قائم کرنے لگ جاؤ یا پھر میں تمہاری طرف ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو جنگجوؤں سے قتال کرے گا اور عورتوں و بچوں کو قیدی بنائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں، یا یہ۔ اور آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

1025 - زاذان سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَثَلِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ، أَحَبَّتْهُ طَائِفَةٌ ، وَأَفْرَطَتْ فِي حُبِّهِ فَهَلَكَتْ ، وَأَبْغَضَتْهُ طَائِفَةٌ ، وَأَفْرَطَتْ فِي بُغْضِهِ فَهَلَكَتْ ، وَأَحَبَّتْهُ طَائِفَةٌ فَاقْتَصَدَتْ فِي حُبِّهِ فَنَجَتْ . ❹

اس امت میں میری مثال حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی سی ہے، ان سے ایک جماعت نے محبت کی اور ان کی

❶ [إسناده حسن لغيره]

❷ [إسناده حسن صحيح لغيره] السنة لابن أبي عاصم: ١٣٠

❸ [إسناده ضعيف]

❹ [إسناده ضعيف]

محبت میں اس قدر غلو کیا کہ ہلاکت کا شکار ہو گئے اور ایک جماعت نے ان سے نفرت کی تو نفرت میں اس قدر بڑھ گئے کہ تباہ و برباد ہو گئے، البتہ ایک جماعت نے محبت کی اور ان کی محبت میں میانہ روی اختیار کی تو وہ نجات سے ہمکنار ہوئے۔

1026 - ابورزین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوْلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخَرُونَ. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور اس وقت انہوں نے سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا، تو انہوں نے فرمایا: یقیناً تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ نہ تو پہلے لوگ علم میں اس پر سبقت لے جا سکے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے۔

1027 - سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ)). قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سِتِّينَ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتِّ سِنِينَ. ❷

خلافت تیس سال رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ سفینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال شمار کرو، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دس سال، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارہ سال اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال۔

1028 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَلِيُّ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّكَ ذُو قَرْنِيهَا، فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ؛ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ)). ❸

اے علی! یقیناً تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم جنت کے دو کناروں والے ہو، (کسی نامحرم پر) ایک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری نظر مت ڈال، کیونکہ پہلی نظر تیرے لیے (معاف) ہے جبکہ دوسری نظر ڈالنا تیرے لیے (معاف) نہیں ہے۔

1029 - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا:

((اَتَيْتَنِي بِزَوْجِكَ وَابْنِكَ))، فَجَاءَتْ بِهِمْ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ كِسَاءً فَدَكِيًّا، قَالَتْ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ، فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَرَفَعْتُ الْكِسَاءَ لِأَدْخُلَ مَعَهُمْ،

❶ [إسناده حسن لغيره]

❷ [إسناده حسن] مكرر برقم: ۷۸۹

❸ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۱۵۹ - سنن الدارمی: ۲/۲۹۸ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۴/۲۷۷ - المستدرک للحاکم:

۳/۱۲۳ - الدر المنثور للسيوطی: ۵/۴۰

فَجَذَبَهُ مِنْ يَدِي وَقَالَ: ((إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ)). ❶

اپنے خاوند اور اپنے دونوں بیٹوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ انہیں لے کر آئیں تو آپ ﷺ نے ان سب پر فدک چادر ڈال دی، پھر اپنا ہاتھ مبارک اس پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ آل محمد ہیں، لہذا اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد (ﷺ) اور آل محمد پر فرمادے، یقیناً تو بہت قابل ستائش اور بزرگی والا ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے چادر اٹھائی تاکہ میں بھی ان کے ساتھ داخل ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ سے چادر کھینچ لی اور فرمایا: تم خیر و بھلائی پر ہو۔

1030 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا:

((لَا دَفْعَ الرِّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ))، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَبْلَ يَوْمِيذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا وَاسْتَشْرَفْتُ رَجَاءً أَنْ يَدْفَعَهَا إِلَيَّ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَقَالَ: ((قَاتِلْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ عَلَيْكَ))، فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَادَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَامَ أَقَاتِلُ؟ قَالَ: ((حَتَّى يَشْهَدُوا إِلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ)). ❷

میں جھنڈا لازماً اس شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسی کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی، چنانچہ میرے دل میں اس کی اُمنگ پیدا ہوئی اور میں اس اُمید سے کہ آپ جھنڈا میرے حوالے کر دیں؛ سامنے آ گیا۔ لیکن جب اگلا دن آیا تو آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جھنڈا اس کے حوالے کر کے فرمایا: لڑتے رہنا اور تب تک نہ مڑنا جب تک کہ تم فتح یاب نہ ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ چل کر قریب ہی گئے تھے کہ انہوں نے پکارا: اے اللہ کے رسول! میں کس بنیاد پر قتال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، چنانچہ جب وہ یہ اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنے خون (جانیں) اور اپنے اموال بچالیں گے، البتہ ان کا جو حق اور حساب ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

توضیح:..... سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ویسے تو مجھے کبھی امارت کی آرزو نہیں ہوئی لیکن اس دن جب رسول اللہ ﷺ نے اس لشکر کی قیادت کرنے والے کی اس قدر فضیلت بیان فرمائی تو مجھ میں بھی خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش! یہ جھنڈا میرے حوالے کر دیا جائے۔

1031 - الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ گزشتہ روایت ہی ہے۔ ❸

1032 - سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ، حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَوْ مَا بَيْنَ

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲ / ۳۸۴

❶ [إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: ۶ / ۳۲۳

❸ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۹۸۸

السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ، وَعِثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي ، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ)) . ❶
میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک کتاب اللہ؛ جو آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی ہے، یا فرمایا کہ آسمان سے زمین تک، اور دوسری میری عثرت (یعنی) میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آجائیں۔

1033 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . ❷

ہم یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ فضیلت کے حامل سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

1034 - سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِحَضْرَةِ أَهْلِ خَيْبَرَ قَالَ: ((لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا ، وَهُوَ أَرْمَدٌ ، فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ ، وَأَعْطَاهُ اللَّوَاءَ ، وَنَهَضَ مَعَهُ النَّاسُ فَلَقُوا أَهْلَ خَيْبَرَ ، فَإِذَا مَرْحَبٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ يَرْتَجِزُ ، وَإِذَا هُوَ يَقُولُ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أُنَى مَرْحَبُ

شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبُ

إِذَا اللَّيْوُثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ ، فَضْرَبَهُ عَلِيُّ رَأْسِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ بِأَضْرَاسِهِ ، وَسَمِعَ أَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ ، قَالَ: فَمَا تَتَّامِ آخِرُ النَّاسِ حَتَّى فَتَحَ لِأَوْلِيهِمْ . ❸

یقیناً نبی ﷺ جب اہل خیبر کے پڑاؤ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس آدمی کے سپرد کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جب اگلا دن آیا تو آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہیں آنکھوں کی تکلیف تھی۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں کے درمیان اپنا تھوک مبارک لگایا اور انہیں جھنڈا دے دیا۔ لوگ بھی تیزی سے اٹھ کر ان کے ساتھ چل دیے اور اہل خیبر کے سامنے جا پہنچے۔ وہاں ان کے سامنے مرحب یہ رجزیہ اشعار پڑھ رہا تھا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أُنَى مَرْحَبُ

شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبُ

إِذَا اللَّيْوُثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

”خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں۔ جب طاقت و مضبوطی دکھانے کا وقت آتا ہے تو پھر شعلے اٹھتے ہیں، پھر میں کبھی نیزے سے وار کرتا ہوں اور کبھی تلوار سے۔“

پھر دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر (اس قوت سے) وار کیا کہ تلوار اس کے

❶ [إسناده حسن لغیره] مضمی برقم: ۱۷۰

❷ [إسناده صحيح] مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۱۶/۹ - الرياض النضرة للمحب الطبرى: ۲۱۳/۳

❸ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۳۵۸/۵ - الخصائص للنسائي، ص: ۵

جڑوں تک دھنس گئی، اور سارے لشکر نے اس ضرب کی آواز سنی۔ ابھی لشکر کا دوسرا حصہ خیبر نہیں آیا تھا کہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔

1035 - سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَحْدَثَ شَيْئًا فِي سَفَرِهِ، فَتَعَاهَدَ، قَالَ عَفَّانُ: فَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةً مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُرُوا أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عِمْرَانُ: وَكُنَّا إِذَا قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ بَدَأْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّابِعِ وَقَدْ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَقَالَ: ((دَعُوا عَلِيًّا، دَعُوا عَلِيًّا، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي)). ①

رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی دستہ بھیجا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا، تو انہوں نے اپنے سفر میں کچھ ایسے نئے کام کیے کہ جن پر نبی ﷺ کے چار صحابہ نے ایک دوسرے سے یہ پختہ عہد کیا کہ وہ ان کے اس کام کا رسول اللہ ﷺ سے تذکرہ کریں گے۔ عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم سفر سے واپس آئے تو ہم سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سلام عرض کیا۔ پھر جب لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں ایک کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! علی نے اس طرح اس طرح کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! علی نے یہ یہ کام کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر تیسرا کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! علی نے ایسے ویسے کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے بھی اعراض کیا۔ پھر چوتھا کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! علی نے یہ یہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ چوتھے کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا ہوا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو چھوڑ دو، علی کو چھوڑ دو، بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے بعد ہر مومن کا دوست ہونا چاہیے۔

1036 - سلمہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَارَزَ عَمِّي يَوْمَ خَيْبَرَ مَرَحَبًا الْيَهُودِيَّ، فَقَالَ مَرَحَبٌ:
قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرَحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَمِّي عَامِرٌ:

① [إسناده حسن] مسند أحمد: ٤/٤٣٧ - الخصائص للنسائي، ص: ٢٣ - معجم الصحابة للبغوي: ٤٢٠

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أُنَى عَامِرٍ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلُ مُغَامِرٍ
فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ، فَوَقَعَ سَيْفٌ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ، وَذَهَبَ يَسْفُلُ لَهُ، فَرَجَعَ السَّيْفُ
عَلَى سَاقِهِ، فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ، فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ، قَالَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: فَلَقِيتُ نَاسًا مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ، قَالَ سَلَمَةُ بْنُ
الْأَكْوَعِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((مَنْ قَالَ ذَلِكَ؟)) قُلْتُ:
نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ، بَلْ
لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))، إِنَّهُ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ جَعَلَ يَرْتَجِزُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيهِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ الرِّكَابَ، وَهُوَ يَقُولُ:

تَاللَّهِ لَوْ لَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَمَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
إِنَّ الَّذِينَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْبِنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَثَبَّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَا قَيْنَا

وَأَنْزَلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قَالَ: عَامِرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ:
((غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ))، قَالَ: وَمَا اسْتَغْفَرَ لِإِنْسَانٍ قَطُّ يَخْصُهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، فَاسْتُشْهِدَ، قَالَ سَلَمَةُ: ثُمَّ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: ((لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ، أَوْ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ))، قَالَ: فَجِئْتُ بِهِ أَقْوَدُهُ أَرْمَدًا، فَبَصَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَخَرَجَ مَرْحَبٌ يَخْطُرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أُنَى مَرْحَبٍ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلُ مُجْرَبٍ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَهُ كَلَيْتِ غَابَاتِ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهُ

أَوْ فِيهِمْ بِالصَّاعِ كَسَيْلِ السَّنْدَرَهُ

فَفَلَقَ رَأْسَ مَرْحَبٍ بِالسَّيْفِ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ. ❶

میرے چچا نے خیبر کے روزِ مرحبِ یہودی کو مقابلے کے لیے لاکارا، تو مرحب نے کہا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أُنَى مَرْحَبٍ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلُ مُجْرَبٍ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

”خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں۔ جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٤٦٣/٧ - صحيح مسلم: ١٤٧/٣ - مسند أحمد: ٥١/٤، ٤٢ - مسند أبي عوانة: ٢٨٣/٤

اٹھاتی ہیں۔“

(اس کے جواب میں) میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ نے کہا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْرُ أُنَى عَامِرٍ
شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُغَايِرٌ

”خیر کو علم ہے کہ میں عامر ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور جانباز شہسوار ہوں۔“

پھر دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا تو مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے اس پر وار کرنا چاہا لیکن ان کی تلوار انہی کو آگئی اور ان کی شہ رگ کٹ گئی، جس سے ان کی شہادت ہو گئی۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے کچھ صحابہ سے ملا جو کہہ رہے تھے کہ عامر کا عمل ضائع ہو گیا، انہوں نے خودکشی کی ہے۔ تو میں روتا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عامر کا عمل ضائع ہو گیا ہے؟ کیا اس نے خودکشی کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا کس نے کہا: میں نے کہا: آپ کے کچھ صحابہ نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی یہ کہا ہے اس نے جھوٹ کہا ہے، بلکہ عامر کو تو دوہرا اجر ملے گا۔ یقیناً جس وقت عامر رضی اللہ عنہ خیر کی جانب نکلے تھے تو وہ رسول اللہ ﷺ کو رجزیہ اشعار سناتے ہوئے آرہے تھے اور ان میں نبی ﷺ بھی موجود تھے، وہ سواریوں کو چلا رہے تھے اور کہہ رہے تھے:

تَاللّٰهِ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَمَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

إِنَّا الَّذِينَ قَدَبَعُوا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْبِنَا

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَعْنَيْنَا
فَثَبَّتِ الْأَقْدَامَ إِن لَّا قَيْنَا

وَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا

”اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو نہ ہم زکاۃ دے پاتے اور نہ نماز پڑھ سکتے تھے۔ یقیناً ان (کافر) لوگوں نے ہم پر ظلم و زیادتی کی ہے لیکن جب بھی انہوں نے ہم کو فتنہ و فساد میں مبتلا کرنا چاہا ہم نے انکار کر دیا (اور بھرپور دفاع کیا)۔ ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں، لہذا جب ہمارا دشمن سے آمنہ سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا، اور ہم پر سکینت نازل فرمانا۔“

رسول اللہ ﷺ نے (یہ اشعار سن کر) استفسار فرمایا: یہ کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! میں عامر ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عامر!) تمہارا رب تمہاری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ جب بھی کسی شخص کے لیے خصوصی طور پر مغفرت کی دعا کرتے تھے تو اسے شہادت نصیب ہو جاتی تھی۔ جب اس بات کا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کاش کہ آپ ہمیں عامر کے ذریعے فائدہ پہنچاتے۔ پھر عامر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: میں آج یہ جھنڈا ضرور ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، یا (فرمایا کہ) اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ چنانچہ میں علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر لے کر آیا، کیونکہ انہیں آشوب چشم کا مرض تھا۔ تو نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک مبارک لگایا، پھر انہیں جھنڈا تھما دیا۔ پھر محبت غرور سے تلوار لہراتا ہوا نکلا اور بولا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبِرَ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبٌ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

”خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں۔ جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اٹھاتی ہیں۔“

(اس کے جواب میں) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَهُ كَلَيْتِ غَابَاتِ كَرِيهِ الْمَنْظَرَةَ
أَوْ فِيهِمْ بِالصَّاعِ كَسَيْلِ السَّنْدَرَةَ

”میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام ’حیدر‘ رکھا ہے، اس شیر کے مثل جو جنگلوں میں ہوتا ہے اور اس کی شکل نہایت ڈراؤنی ہوتی ہے (یعنی اسے دیکھتے ہی خوف آنے لگتا ہے) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے پورا پورا تول کر ایک سندره دیتا ہوں۔“

پھر علی رضی اللہ عنہ نے تلوار کے وار سے اس کا سرتن سے جدا کر دیا اور یوں ان کے ہاتھوں فتح حاصل ہوئی۔

توضیح: صاع اور سندره عرب کے دو پیمانے تھے۔ صاع چھوٹا پیمانہ تھا اور سندره بڑا پیمانہ تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے شعر کا مطلب ہے کہ اگر کوئی مجھ پر خفیف وار کرے گا تو میں اس پر اس سے بڑھ کر سخت وار کروں گا اور جو مجھ پر سخت حملہ کرے گا تو اس کا میں کام ہی تمام کر دوں گا۔

1037 - سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ))، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كُتِبَتْ لَهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟)) فَقَالَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: ((فَارْسِلُوا إِلَيْهِ))، فَأَتَى بِهِ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، حَتَّى كَانَتْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: ((انْفُذْ عَلَيَّ رَسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)).^①

رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا: میں کل جھنڈا لازماً اس شخص کو تمھاؤں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت ہے اور اللہ ورسول کو اس سے محبت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے رات یوں بسر کی کہ سب رات بھر بے چین رہے کہ آپ ﷺ کس کو جھنڈا تمھاتے ہیں۔ پھر جب لوگ صبح کو اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے۔ ہر ایک کو اُمید تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ تو کسی نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں

① [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٤٧٦/٧ - صحيح مسلم: ١٨٧٢/٤ - مسند أحمد: ٣٣٣/٥

میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بلاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں کے درمیان اپنا تھوک مبارک لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ یہاں تک کہ وہ اس طرح (ٹھیک ٹھاک) ہو گئے کہ جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا تھما دیا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ان سے تب تک لڑائی کروں جب تک کہ وہ ہمارے مثل نہیں ہو جاتے؟ (یعنی جب تک اسلام قبول نہیں کر لیتے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یوں ہی چلے جاؤ اور جب تم ان کی سرحد پر اترو تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں وہ امور بتلانا جو ان پر (اسلام کے ناطے) واجب ہوتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے ایک بھی آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

1038 - سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ وَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي شِئْتُ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا))، فَدَخَلَ عَلِيٌّ، فَهَنَيْنَاهُ. ❶

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے ہاں موجود تھے جس نے ہماری کھانے کی دعوت کی تھی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: (آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی) اور اس کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ پھر میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنا سر مبارک کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے داخل کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر تو بھی چاہتا ہے تو یہ علی ہو۔ چنانچہ (ایسا ہی ہوا اور) سیدنا علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ تو ہم نے ان کو (جنت کی) مبارکباد دی۔

1039 - سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کی کمان دے کر بھیجا، تو میں نے آپ ﷺ کو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء فرماتے سنا کہ:

((اللَّهُمَّ لَا تُمَتِّنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا)) . ❷

اے اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے علی نہ دکھا دے۔

1040 - ابو حمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . ❸

نبی ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جس نے نماز ادا کی وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

1041 - سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ سے کسی حدیث کے متعلق پوچھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو آپ کی ہیبت کی وجہ سے آپ سے پوچھ نہیں پاتا، تو انہوں نے فرمایا:

لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ أَخٍ، إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ عِنْدِي عِلْمًا فَسَلْنِي عَنْهُ وَلَا تَهَبْنِي، فَقُلْتُ: قَوْلُ النَّبِيِّ

❶ [اسنادہ حسن] مسند احمد: ۳/۳۳۱

❷ [اسنادہ ضعیف] سنن الترمذی: ۵/۶۴۳

❸ [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۱۰۰۴

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ حِينَ خَلَفَهُ فِي الْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُخَلِّفُنِي فِي الْخَالِفَةِ فِي النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ؟ قَالَ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى))؟ قَالَ: بَلَى، فَرَجَعَ مُسْرِعًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارِ قَدَمَيْهِ يَسْطَعُ. ❶

اے بھتیجے! ایامت کرو، جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے پاس (اس مسئلے کا) علم ہے تو پھر مجھ سے پوچھ لیا کرو، مجھ سے ڈرامت کرو۔ تو میں نے کہا: نبی ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے وہ فرمان کہ جب آپ ﷺ غزوہ تبوک میں انہیں پیچھے مدینہ میں ہی چھوڑ گئے تھے، اور علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر وہ اس جلدی سے واپس لوٹے کہ میں (پشیم تصور سے) ان کے قدموں کی غبار کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اڑ رہی تھی۔

1042 - سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتَّى كُنَّا بِغَدِيرِ خُمٍّ، فَنُودِيَ فِينَا: إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، وَكُسِّحَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: ((أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ؟)) قَالُوا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((هَذَا مَوْلَىٰ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ))، فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ: هَيْنَا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصَبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَىٰ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. ❷

ہم حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے ہمراہ آئے، یہاں تک کہ جب ہم غدیر خم مقام پر پہنچے تو ہم میں یہ آواز لگائی گئی کہ نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے، سب اکٹھے ہو جاؤ) اور رسول اللہ ﷺ کے لیے دو درختوں کے نیچے جگہ صاف کی گئی، پھر آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا میں مومنین پر ان کی ذات سے مقدم نہیں ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اس کا دوست ہونا چاہیے جس کا میں دوست ہوں، اے اللہ! اس کو اپنا دوست بنا لے جو اس سے دوستی رکھے اور اس کو اپنا دشمن بنا لے جو اس سے عداوت رکھے۔ پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور کہا: اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ کی صبح و شام یوں ہوئی کہ آپ ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہیں۔

1043 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَلَسْتُ أَبْسَطَ مِنْكَ لِسَانًا، وَأَحَدًا مِنْكَ سِنَانًا، وَأَمْلًا مِنْكَ حَشْوًا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ﴾ [السجدة: ١٨]. ❸

ولید بن عقبہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں تم سے زیادہ کشادہ زبان نہیں ہوں؟ کیا میں تم سے زیادہ تیز دندان

❶ [إسناده حسن لغيره] السنة لابن أبي عاصم: ١٤٤

❷ [إسناده حسن لغيره] ماضي برقم: ٩٤٧

❸ [إسناده ضعيف جدًا] تفسير ابن جرير الطبري: ٦٨/٢١ - الدر المنثور للسيوطي: ١٧٧/٥

نہیں ہوں؟ اور کیا میں تم سے زیادہ شکم سیر نہیں ہوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ﴾ ”کیا بھلا ایک مومن اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو فاسق ہو؟ وہ برابر نہیں ہو سکتے۔“

1044 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا:

((لَا دَفْعَ لِلْوَاءِ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ))، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحَبُّتُ الْإِمَارَةَ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قُمْ يَا عَلِيُّ))، فَدَفَعَ إِلَيْهِ اللَّوَاءَ قَالَ: ((أَذْهَبُ وَلَا تَلْتَفِتُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ))، فَقَالَ عَلِيُّ: عَلَامَ أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ ﷺ: ((أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْنَى رَسُولُ اللَّهِ)). ❶

میں جھنڈا لازماً اس شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اسی کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی، چنانچہ میرے دل میں اس کی اُمنگ پیدا ہو گئی، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور مڑ کر نہ دیکھنا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے فتح عطا فرمادے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں لوگوں سے کس بنیاد پر قتال کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس بنیاد پر کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

1045 - سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)) . قَالَ سُفْيَانُ: أَرَاهُ قَالَ: ((غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)). ❷

تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے (یہ بھی) فرمایا: سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

1046 - عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فِيهِمْ مُودُنُ الْيَدِ، أَوْ مَشْدُونُ الْيَدِ، أَوْ مُخَدَجُ الْيَدِ، لَوْ لَا أَنْ تَبْطَرُوا لِأَنْبَاءِكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، يَعْنِي ثَلَاثًا. ❸

ان میں (یعنی خوارج میں) ایک شخص ایسا ہے جس کا ہاتھ ناقص ہے، یا (فرمایا کہ) چھوٹا سا ہے، یا (فرمایا کہ) ادھورا ہے، اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم فخر کرنے لگو گے تو میں تمہیں بتا دیتا کہ انہیں قتل کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی زبان مبارک سے کیا (کچھ انعامات اور اجر و ثواب کا) وعدہ کر رکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے (سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: کیا آپ نے یہ بات محمد ﷺ سے (براہ راست) سنی ہے؟ تو آپ

❶ [اسنادہ صحیح] مضی برقم: ۹۸۷

❷ [اسنادہ حسن] مضی برقم: ۱۰۴۱

❸ [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱/۱۲۱ - مسند أبی داود الطیالسی: ۲/۱۸۷ - السنة لابن أبی عاصم: ۸۷ - الخصائص

للنسائی، ص: ۴۷

نے فرمایا: ہاں، رب کعبہ کی قسم! ہاں، رب کعبہ کی قسم! آپ نے تین مرتبہ کہا۔

1047 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((تَوْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِنَاقَةِ مَنْ نُوقِ الْجَنَّةِ، فَتَرْكَبُهَا وَرُكْبَتُكَ مَعَ رُكْبَتِي، وَفَخِذُكَ مَعَ فَخِذِي، حَتَّى تَدْخَلَ الْجَنَّةَ)). ❶

روز قیامت جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی لائی جائے گی، پھر تم اس پر سوار ہو جاؤ گے اور تمہارا گھٹنا میرے گھٹنے کے ساتھ اور تمہاری ران میری ران کے ساتھ ملی ہوگی، یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

1048 - ابویلیٰ الکندی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

نَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: أَبَا عَامِرٍ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لِعَلِيٍّ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ))؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو لَيْلَى: فَقُلْتُ لَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ: قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. ❷

ہم ایک جنازے کے انتظار میں تھے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے سوال کیا: اے ابو عامر! کیا آپ نے غدیر خم کے روز رسول اللہ ﷺ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے یہ فرماتے سنا تھا کہ جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ابویلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

1049 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ بَدْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَسْتَقِي لَنَا مِنَ الْمَاءِ؟)) فَأَحْجَمَ النَّاسُ، فَقَامَ عَلِيٌّ فَاحْتَضَنَ قَرِيبَةً ثُمَّ أَتَى بِثَرَا بَعِيدَةَ الْقَعْرِ مُظْلِمَةً فَاِنْحَدَرَ فِيهَا، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ: تَأَهَّبُوا لِنَصْرِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحِزْبِهِ، فَهَبَطُوا مِنَ السَّمَاءِ لَهُمْ لَغَطٌ يُدْعِرُ مَنْ سَمِعَهُ، فَلَمَّا حَاذُوا الْبِئْرَ سَلَّمُوا عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ إِكْرَامًا وَتَجْلِيلًا. ❸

جب غزوہ بدر کی رات تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں کون پانی پلائے گا؟ تو لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چمڑے کا مشکیزہ اٹھایا، پھر ایک کنویں پر گئے جو بہت گہرا اور اندھیرے والا تھا۔ آپ اس میں (سے پانی نکالنے کے لیے اس میں) اتر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کو حکم فرمایا کہ محمد ﷺ اور اس کی جماعت کی نصرت کے لیے تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ آسمان سے اترے۔ ان کی شور و غل والی آوازیں تھیں، جو سننے والوں کو خوف زدہ کر رہی تھیں۔ پھر جب وہ اس کنویں کے برابر آئے تو انہوں نے آپ کو عزت اور عظمت بخشے ہوئے سلام کیا۔

❶ [إسناده ضعيف] ذخائر العقبي للمحب الطبري، ص: ٩١- شرح نهج البلاغة: ٤٣١/٢

❷ [إسناده ضعيف جدا] ماضي برقم: ٦٦٠

❸ [إسناده ضعيف] ذخائر العقبي للمحب الطبري، ص: ٦٩- شرح نهج البلاغة: ٤٣٠/٢

1050 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ لَيْلَةً ، فَقَالَ لَهُمْ: ((أَلَا تُصَلُّونَ؟)) فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّ أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، إِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا ، فَانصَرَفَ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا وَهُوَ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤]. ❶

رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ) اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: کیا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً ہماری جانیں اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہیں، اگر وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اٹھا دے گا۔ آپ ﷺ واپس چلے گئے اور علی رضی اللہ عنہ کو دوبارہ کچھ نہ کہا، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ "انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔"

توضیح:..... نماز تہجد چونکہ نفل نماز ہے، اس لیے نبی ﷺ نے انہیں زور نہیں دیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے جواب پر خاموشی اختیار کی اور مزید بات کیے بغیر اٹھ کر چل دیے۔ البتہ آپ ﷺ کو اس جواب پر افسوس ضرور ہوا جس کا اظہار آپ نے مذکورہ آیت قرآنیہ پڑھ کر کیا۔

1051 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ خَطَبَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا صَغِيرَةٌ)) ، فَخَطَبَهَا عَلِيُّ ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ. ❷

سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ چھوٹی ہے۔ لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کر دی۔

توضیح:..... نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ "وہ چھوٹی ہے" اس سے مراد یہ تھا کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی عمر کے لحاظ سے وہ ان سے بہت چھوٹی تھیں، لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ چونکہ ان کے قریب العمر تھے، اس لیے آپ ﷺ نے برابری کی بنا پر ان سے اپنی لخت جگر کا نکاح کر دیا۔

1052 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْنَا لِسَلْمَانَ: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَصِيَّهُ ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَنْ وَصِيُّكَ؟ قَالَ: ((يَا سَلْمَانُ ، مَنْ كَانَ وَصِيَّ مُوسَى؟)) قَالَ: يُوشَعُ بْنُ نُونٍ ، قَالَ: ((فَإِنَّ وَصِيَّيَّ وَوَارِثِي يَقْضِي دِينِي ، وَيُنْجِزُ مَوْعُودِي: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ)). ❸

ہم نے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی ﷺ سے پوچھو کہ آپ کا وصی کون ہے؟ سلمان رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا:

❶ [إسناده ضعيف والحديث صحيح] صحيح البخاری: ۱۰/۳ - صحيح مسلم: ۵۳۷/۱ - مسند أحمد: ۱/۷۷

❷ [لم أجد أبا عمرو ومحمد بن محمود والباقون ثقات] سنن النسائي: ۶/۶۲ - المعجم الكبير للطبراني: ۴/۴۰ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۰۴/۹

❸ [موضوع] ذخائر العقبی للمحب الطبري، ص: ۷۱

اے اللہ کے رسول! آپ کا وحی کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: اے سلمان! موسیٰ علیہ السلام کا وحی کون تھا؟ انہوں نے کہا: یوشع بن نون۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میرا وحی اور میرا وارث میرا قرض چکائے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا (یعنی) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

1053 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا:

((أَلَا أَعَلَّمَكُ دُعَاءَ إِذَا دَعَوْتَ بِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ؟)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)). ①

کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھلاؤں کہ جب بھی تم وہ دعا مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے، اگرچہ تجھے بخش ہی دیا گیا ہو؟ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بلند، عظمت والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بُردبار، بڑے کرم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہے؛ جو عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔“

1054 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا؟)) قَالَ: فَجَاءَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ: ((أَمْطُ))، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: ((أَمْطُ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ، لَا أُعْطِينَهَا رَجُلًا لَا يَفْرُبُهَا، هَاكَ يَا عَلِيُّ))، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ وَفَدَكَ. ②

رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا اٹھا اور اسے لہرا کر فرمایا: کون ہے جو اسے اس کے حق کے ساتھ پکڑے؟ (یعنی اسے لے کر اس کا حق ادا کرے) تو زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم رہنے دو۔ پھر دوسرا آدمی آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی رہنے دو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے رُوئے محمد کو عزت بخشی! میں یہ جھنڈا لازماً اس شخص کو دوں گا جو اسے لے کر میدان نہیں چھوڑے گا، اے علی! یہ لو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں خیبر اور فدک کی فتح سے ہمکنار فرمایا۔

توضیح: فدک ایک مقام کا نام ہے جو حجاز کے قریب ہی واقع تھا، اس مقام کے اور مدینہ منورہ کے

درمیان دو وین کی مسافت کا فاصلہ تھا۔

1055 - عمر بن عبد اللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكَ عَلِيًّا حَتَّى بَقِيَ آخِرَهُمْ لَا يَرَى لَهُ أَخًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخِيَتْ بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكَتَنِي؟ قَالَ: ((وَلِمَ تَرَانِي تَرَكَتَكَ؟ إِنَّمَا تَرَكَتَكَ

① [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵۲۹/۵ - شعب الإيمان للبيهقي: ۳۵۶/۱

② [إسناده حسن] ماضي برقم: ۹۸۷

لِنَفْسِي، أَنْتَ أَحْيَى، وَأَنَا أَخْوَكُ، فَإِنْ ذَاكَرَكَ أَحَدٌ فَقُلْ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ، لَا يَدْعِيهَا بَعْدُ إِلَّا كَذَّابٌ)). ❶

نبی ﷺ نے لوگوں کے درمیان مواخات قائم کی (یعنی بھائی چارہ قائم کیا) اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا، یہاں تک کہ صرف آخری شخص (یعنی علی رضی اللہ عنہ) ہی رہ گئے، انہوں نے جب اپنا کوئی بھائی نہ دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے لوگوں کے درمیان مواخات قائم کر دی اور مجھے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے میرے متعلق یہ کیسے سوچ لیا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے؟ میں نے تو تمہیں صرف اپنی ذات کے لیے چھوڑا ہے (یعنی) تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں، سواگر کوئی شخص تم سے کوئی بات کرے تو تم کہنا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں، میرے بعد اس بات کا دعویٰ صرف جھوٹا شخص ہی کر سکتا ہے۔

1056 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا:

((لَا دَفْعَ الرَّايَةَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ))، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحَبُّتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا، قَالَ: فَقَالَ لِعَلِيٍّ: ((قُمْ))، فَدَفَعَ اللَّوَاءَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اذهب ولا تلتفت للعزيمة))، فَقَالَ عَلِيٌّ: عَلَامَ أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُواهَا فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ)). ❷

میں کل لازماً جھنڈا اس شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسی کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی، چنانچہ میرے دل میں اس کی اُمنگ پیدا ہوئی اور میں اس اُمید سے کہ آپ جھنڈا میرے حوالے کر دیں؛ سامنے آ گیا۔ لیکن جب اگلا دن آیا تو آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جھنڈا اس کے حوالے کر کے فرمایا: لڑتے رہنا اور تب تک نہ مڑنا جب تک کہ تم فتح یاب نہ ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ چل کر قریب ہی گئے تھے کہ انہوں نے پکارا: اے اللہ کے رسول! میں کس بنیاد پر قتال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، چنانچہ جب وہ یہ اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنے خون (جانیں) اور اپنے اموال بچالیں گے، البتہ ان کا جو حق اور حساب ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

1057 - ابوصالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧]. ❸

بلاشبہ مجھے اُمید ہے کہ میں، عثمان، طلحہ اور زبیر (رضی اللہ عنہم) ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ”ان کے دلوں میں جو کچھ

❶ [إسناده ضعيف جداً] مسند أبي يعلى الموصلي: ٤ / ٢٦٤ ❷ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٩٨٧، ١٠٣١

❸ [إسناده صحيح]

رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ [الحجر: ۴۷]

1058 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ بَنِي هَاشِمٍ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَوْ أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ مَا بَدَأْتُ إِلَّا بِكُمْ)). ❶

اے بنو ہاشم کی جماعت! اس ذات کی قسم جس نے مجھے دین حق دے کر مبعوث فرمایا ہے! اگر میں نے جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑا تو تم ہی سے ابتدا کروں گا۔

توضیح: یعنی سب سے پہلے تم کو ہی جنت میں بھیجوں گا۔

1059 - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((لَا يُبَغِضُكَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ)). ❷

کوئی مومن تجھ سے نفرت نہیں کرے گا اور کوئی منافق تجھ سے محبت نہیں کرے گا۔

1060 - سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَاسْتَعْمَلَ يَعْنِي عَلِيًّا، فَصَنَعَ شَيْئًا أَنْكَرُوهُ، فَتَعَاقَدُوا أَرْبَعَةً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي شَكَاتَهُ، وَكَانُوا إِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَأُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ، وَنَظَرُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ إِلَى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَمْ تَرِ إِلَى عَلِيٍّ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَمْ تَرِ إِلَى عَلِيٍّ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: ((مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي)). ❸

رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی دستہ بھیجا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا، تو انہوں نے کچھ ایسا کام کیا جس کا صحابہ رضی اللہ عنہم نے انکار کیا۔ چنانچہ چار اصحاب رسول نے ایک دوسرے سے پختہ عہد کر لیا، یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی (نبی ﷺ کو) شکایت کرنے کا۔ جب وہ سفر سے واپس آئے تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سلام عرض کیا اور آپ ﷺ کی جانب دیکھا۔ پھر سب لوگ اپنی رہائشوں کی طرف لوٹ گئے۔ جب جنگی دستہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا۔ پھر ان چار اصحاب میں سے ایک کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے علی کو نہیں دیکھا کہ اس نے ایسے ایسے کیا ہے؟

❶ [إسناده ضعيف جدًا] التاريخ للخطيب: ۴۳۹/۹

❷ [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۶۳۵/۵ - مسند أحمد: ۲۹/۶ - السنة لابن أبي عاصم: ۱۳۰

❸ [إسناده حسن] مكرر برقم: ۱۰۳۵

آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر ان میں سے دوسرا شخص اٹھا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے علی کو نہیں دیکھا کہ اس نے اس طرح اس طرح کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ دکھائی دے رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور علی میرے بعد ہر مومن کا دوست ہونا چاہیے۔

1061 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حراء پہاڑ پر موجود تھے کہ پہاڑ کی چٹان حرکت کرنے لگی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اهْدِنِي فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدٌ)).^① ٹھہر جاؤ، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔

1062 - ابو مضر البصری بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا أَتَى أَصْحَابَ التَّمْرِ وَجَارِيَةَ تَبْكِي عِنْدَ التَّمَارِ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: بَاعَنِي تَمْرًا بِدِرْهَمٍ، فَرَدَّهُ مَوْلَايَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ، قَالَ: يَا صَاحِبَ التَّمْرِ، خُذْ تَمْرَكَ وَأَعْطِهَا دِرْهَمَهَا، فَإِنَّهَا خَادِمٌ وَلَيْسَ لَهَا أَمْرٌ، فَدَفَعَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ: تَدْرِي مَنْ دَفَعَتْ؟ قَالَ: لَا، قَالُوا: أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَبَّ تَمْرَهَا وَأَعْطَاهَا دِرْهَمَهَا، قَالَ: أَحِبُّ أَنْ تَرْضَى عَنِّي، قَالَ: مَا أَرْضَانِي عَنكَ إِذَا أَوْفَيْتَ النَّاسَ حُقُوقَهُمْ.^②

وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کھجوریں بیچنے والوں کے پاس آئے تو ایک کھجور فروش کے پاس ایک لڑکی بیٹھی رو رہی تھی، تو آپ نے (اس لڑکی سے) پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: اس نے مجھے ایک درہم کے بدلے کھجور فروخت کی لیکن میرے مالک نے اسے واپس کر دیا ہے اور اب یہ اسے واپس نہیں لے رہا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کھجوروں والے! اپنی کھجور پکڑو اور اسے اس کا درہم واپس کر، کیونکہ یہ تو نوکرانی ہے، اس کے بس میں تو کچھ نہیں ہے۔ لیکن اس نے علی رضی اللہ عنہ کی بات نہ مانی۔ تو مسلمانوں نے اس شخص سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ جس کی بات تم نہیں مان رہے یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں۔ تو اس نے اس لڑکی کی کھجور واپس کر کے اسے اس کا درہم دے دیا۔ پھر اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے خوش ہو کر جائیں۔ تو آپ نے فرمایا: جب تم لوگوں کو ان کے پورے حقوق ادا کرو گے تو اس سے زیادہ میں تم سے کس بات سے خوش ہو سکتا ہوں۔

1063 - ابو وضاح شیبانی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا:

رَأَيْتُ عَلِيًّا مَرًّا بِجَارِيَةٍ تَبْتَاعُ مِنْ لَحَامٍ، فَقَالَتْ: زِدْنِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَقَالَ: زِدْهَا، وَيُحَكُّ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِبَرَكََةِ الْبَيْعِ.^③

① [إسناده حسن والحديث صحيح] مضمی برقم: ۸۱، ۸۲

② [إسناده ضعيف] الرياض النضرة للمحب الطبري: ۲۷۸/۳

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک بچی کے پاس سے گزرے جو گوشت فروش سے گوشت خرید رہی تھی اور اس نے کہا: مجھے اور بھی دو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ گوشت فروش کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اسے مزید دے دو، تجھ پر افسوس ہو! یقیناً یہ تجارت کی برکت کے لیے عظیم تر ہے۔

1064 - زاذان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يُمَسِكُ الشُّسُوعَ بِيَدِهِ يَمُرُّ فِي الْأَسْوَاقِ فَيُنَاوِلُ الرَّجُلَ الشُّسُوعَ ، وَيُرْشِدُ الضَّالَّ ، وَيُعِينُ الْحَمَّالَ عَلَى الْحَمُولَةِ ، وَهُوَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجَعَلَهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ [القصص: ٨٣] ، ثُمَّ يَقُولُ: هَذِهِ الْآيَةُ أَنْزِلَتْ فِي الْوَلَاةِ وَذَوِي الْقُدْرَةِ مِنَ النَّاسِ . ②

میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں جوتوں کے تسمے تھامے بازار میں چلے جا رہے تھے، پھر وہ (جس) آدمی کو (ضرورت ہوتی اسے) تسمہ دے دیتے، جسے راستے کا نہ پتا ہوتا اس کی راہنمائی کرتے اور بوجھ اٹھانے والوں کی بوجھ اٹھانے پر مدد فرماتے، اور یہ آیت پڑھتے: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجَعَلَهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ ”یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے، اور پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔“ پھر فرماتے: یہ آیت حکمرانوں کے متعلق اور لوگوں میں سے صاحب قدرت افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

1065 - سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلْقُرَشِيِّ مِثْلَ قُوَّةِ رَجُلَيْنِ)) ، يَعْنِي مِنْ غَيْرِهِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: يُرِيدُ بِذَلِكَ نُبْلَ الرَّأْيِ . ③

یقیناً ایک قریشی کو دو آدمیوں کے برابر طاقت حاصل ہے، یعنی قریش کے علاوہ کے مقابلے میں۔ ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کی اس سے مراد صائب الرائے ہونا تھا۔

توضیح: یعنی عمدہ رائے اور درست موقف ہونے کے سلسلے میں ایک قریشی دو غیر قریشی آدمیوں کے

برابر ہے۔

1066 - سیدنا عبداللہ بن حطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جمعے کا خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، قَدَّمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوا هَا ، وَتَعَلَّمُوا مِنْهَا وَلَا تَعَلَّمُوا هَا ، قُوَّةُ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ تَعْدِلُ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ ، وَأَمَانَةُ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ تَعْدِلُ أَمَانَةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَوْصِيكُمْ بِحُبِّ ذِي أَقْرَبِيهَا ، أَخِي وَابْنِ عَمِّي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛

② [إسناده ضعيف جدًا] تاريخ بغداد: ١١ / ١٣٠

① [إسناده ضعيف]

③ [إسناده ضعيف جدًا] مسند أحمد: ٤ / ٨١ - المعجم الكبير للطبراني: ٢ / ١١٥ - المستدرک للحاکم: ٤ / ٧٢ - مجمع

الزوائد للهيثمی: ١٠ / ٢٦

فِيَّانَهُ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي عَذَّبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)). ①

اے لوگو! قریش کو آگے کرو اور تم ان سے آگے مت بڑھو، ان سے سیکھو؛ انہیں مت سکھلاؤ۔ قریش کے ایک آدمی کی قوت ان کے علاوہ (کسی اور قبیلے کے) دو آدمیوں کی قوت کے برابر ہے اور قریش کے ایک آدمی کی امانت داری ان کے علاوہ دو آدمیوں کی امانت داری کے برابر ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں ان کے قرابت داروں سے محبت کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے بھائی اور چچا زاد علی بن ابی طالب سے صرف مومن ہی محبت رکھتا ہے اور صرف منافق ہی اس سے نفرت کرتا ہے۔ جس شخص نے اس سے محبت کی؛ اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے نفرت کی؛ اس نے مجھ سے نفرت کی، اور جس نے مجھ سے نفرت کی؛ اسے اللہ تعالیٰ عذاب سے دوچار کرے گا۔

1067 - سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ((سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رِيحَانَتَيْنِ مِنَ الدُّنْيَا، فَعَنْ قَلِيلٍ يَذْهَبُ رُكْنَاكَ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَيْكَ))، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ عَلِيُّ: هَذَا أَحَدُ الرُّكْنَيْنِ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ قَالَ: هُوَ الرُّكْنُ الْآخِرُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ②

اے دنیا کے دو خوشبودار پھولوں کے والد! تھوڑے ہی عرصے میں تمہارے دونوں رکن ختم ہو جائیں گے اور تجھ پر اللہ ہی میرا خلیفہ ہوگا۔ جب نبی ﷺ کی رحلت ہوئی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ان دو رکنوں میں سے ایک ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا: یہ وہ دوسرا رکن ہے جس کے بابت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

توضیح:..... ”دو خوشبودار پھولوں“ سے آپ ﷺ کی مراد سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما تھے، جیسا کہ ایک روایت میں آپ ﷺ کا ان کے متعلق یہ فرمان مذکور ہے کہ: ((هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا)) ”یہ دونوں دنیا میں میرے خوشبودار پھول ہیں۔“ (صحیح البخاری: ۳۷۵۳)

1068 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لوگوں کے میرے ساتھ حسد کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ؟ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَأَزْوَاجُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا، وَعَنْ شِمَائِلِنَا، وَذَرَارِينَا خَلْفَ أَزْوَاجِنَا، وَشِيعَتُنَا مِنْ وَرَائِنَا)). ③
کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم چار افراد میں سے چوتھے ہو؟ سب سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ میں، تم اور حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) ہوں گے، ہماری ازواج ہمارے دائیں اور بائیں طرف ہوں گی، ہماری اولاد ہماری ازواج کے پیچھے اور ہمارے پیروکار ہمارے پیچھے ہوں گے۔

① [إسناده ضعيف جدًا] مصنف عبد الرزاق: ۱۱ / ۵۵ - مناقب الشافعي للبيهقي: ۱ / ۲۰ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰ / ۲۵

② [إسناده ضعيف جدًا]

③ [موضوع] المعجم الكبير للطبراني: ۱ / ۲۲۹ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹ / ۱۳۱

1069 - محمد رسول اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ أُمَّ كَلْثُومٍ فَقَالَ: أَنْكِحْنِيهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنِّي أَرْضُدُّهَا لِأَبْنِ أَخِي جَعْفَرٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْكِحْنِيهَا، فَوَاللَّهِ مَا مِنْ النَّاسِ أَحَدٌ يَرْضُدُّ مِنْ أَمْرِهَا مَا أَرْضُدُّ، فَأَنْكَحَهُ عَلِيٌّ، فَأَتَى عُمَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: أَلَا تَهْتَنُونِي؟ فَقَالُوا: بِمَنْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: بِأُمَّ كَلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ، وَابْنَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي))، فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبٌ وَنَسَبٌ. ①

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کے ہاں ام کلثوم سے شادی کا پیغام بھیجا اور کہا: ان کا مجھ سے نکاح کر دیجیے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اسے اپنے بھتیجے جعفر کے لیے رکھا ہوا ہے۔ اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کا مجھ سے نکاح کر دیجیے، اللہ کی قسم! لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو ان کا اس طرح خیال رکھے گا جس طرح میں ان کا خیال رکھوں گا۔ چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس آئے اور کہا: کیا تم مجھے مبارک نہیں دو گے؟ انہوں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! کس بات کی؟ آپ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ام کلثوم کے ساتھ شادی کی، یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: قیامت کے روز ہر نسب اور سبب ٹوٹ جائے گا، سوائے اس کے جو میرے نسب اور سبب سے ہوگا۔ چنانچہ میں نے چاہا کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان سبب اور نسب قائم ہو جائے۔

1070 - مستظل بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أُمَّ كَلْثُومٍ، فَأَعْتَلَّ عَلَيْهِ بِصِغَرِهَا، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أُرِدِ الْبَاءَ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَا خَلَا سَبَبِي وَنَسَبِي، كُلُّ وَالدِّ أَبِي فَإِنَّ عَصَبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ، مَا خَلَا وَوَلَدَ فَاطِمَةَ؛ فَإِنِّي أَنَا أَبُوهُمْ وَعَصَبَتُهُمْ)). ②

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (ان کی صاحبزادی) ام کلثوم سے شادی کا پیغام بھیجا تو انہوں نے ان کی کم عمری کا عذر پیش کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میرا جماع کا ارادہ نہیں ہے بلکہ (میں تو صرف اس لیے شادی کرنا چاہتا ہوں کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: روز قیامت ہر سبب اور نسب منقطع ہوگا، سوائے میرے سبب اور نسب کے، ہر باپ کی اولاد اپنے باپ کی عصبہ ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کی اولاد کے، کیونکہ میں ہی ان کا باپ اور عصبہ ہوں۔

1071 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْقَطَعَ شَيْعُ نَعْلِهِ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ يُصْلِحُهَا، ثُمَّ

① [إسناده ضعيف جدًا] المستدرک للحاکم: ۱۴۲/۳ - مناقب الشافعی للبيهقي: ۱/۶۴ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۷۳/۹

② [إسناده ضعيف جدًا] مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۷۳/۹

مَشَى فَقَالَ: ((إِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ))، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَخَرَجْتُ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَكْبُرْ بِهِ فَرَحًا، كَأَنَّهُ شَيْءٌ قَدْ سَمِعَهُ. ①

ہم نبی ﷺ کے ہمراہ چلے جا رہے تھے کہ آپ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ آپ ﷺ نے وہ علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا تاکہ وہ اسے درست کر دیں، پھر آپ ﷺ چل پڑے اور فرمایا: یقیناً تم میں سے کوئی شخص لازماً قرآن کی تفسیر پر اسی طرح قتال کرے گا جس طرح میں اس کے نازل ہونے پر قتال کیا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نکلا اور علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خوشخبری سنائی جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تو انہوں نے یہ سن کر خوشی سے ”اللہ اکبر“ نہیں کہا، گویا کہ یہ ایسی بات تھی جو انہوں نے سنی ہوئی تھی۔

1072 - سیدنا ابولہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّدِيقُونَ ثَلَاثَةٌ: حَبِيبُ بْنُ مُرِّى النَّجَّارُ مُؤْمِنٌ آلِ يَاسِينَ، وَخِرْتِيلُ مُؤْمِنٌ آلِ فِرْعَوْنَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الثَّلَاثُ، وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ)) . ②

صدیق تین ہیں: حبیب بن مرى النجار؛ جو کہ آل یاسین میں سے مومن تھا، خرتیل؛ جو کہ آل فرعون میں سے مومن تھا اور تیسرا علی بن ابی طالب؛ اور یہ ان سب سے افضل ہے۔

1073 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ لِي جَبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ، قَلْبُ الْأَرْضِ مَشَارِقُهَا وَمَغَارِبُهَا، فَلَمْ أَجِدْ وَلَدًا أَبْ خَيْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)) . ③

جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اے محمد! میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو پلٹا لیکن میں نے بنو ہاشم سے بہتر کوئی شخص نہیں پایا۔

1074 - سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

اشْتَكَّتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّضْتُهَا، فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمثلِ مَا كَانَتْ، فَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا أُمَّتَاهُ، اسْكُبِي لِي مَاءً غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا، فَقَامَتْ فَاعْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: هَاتِي ثِيَابِي الْجَدْدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا ثُمَّ جَاءَتْ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ فَقَالَتْ: قَدِمِي الْفِرَاشَ إِلَيَّ وَسَطِ الْبَيْتِ، فَقَدَّمْتُهُ فَاضْطَجَعْتُ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ فَقَالَتْ: يَا أُمَّتَاهُ، إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَإِنِّي قَدِ اغْتَسَلْتُ، فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ، وَقُبِضْتُ، فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا يَكْشِفُهَا أَحَدٌ، ثُمَّ حَمَلَهَا بِغُسْلِهَا ذَلِكَ فَدَفَنَهَا. ④

① [إسناده ضعيف جدًا] مسند أحمد: ۳/۸۲-المستدرک للحاکم: ۳/۱۲۲ ② [موضوع] الجامع الصغير للسيوطي: ۲/۵۰

③ [إسناده ضعيف جدًا] مجمع الزوائد للهيثمى: ۹/۱۷۴-الجامع الصغير للسيوطي: ۲/۸۴

④ [إسناده ضعيف جدًا] مسند أحمد: ۶/۴۶۰-مجمع الزوائد للهيثمى: ۹/۲۱۰

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں تو میں ان کی بیمار پرسی کے لیے گئی۔ ایک روز وہ اسی کیفیت میں تھیں اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ باہر نکلے، تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (مجھ سے) کہا: اے اماں جان! میرے نہانے کے لیے پانی رکھ دیجیے۔ تو میں نے ان کے نہانے کے لیے پانی رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھیں اور بڑے اچھے طریقے سے غسل کیا جیسے وہ کرتی تھیں۔ پھر کہا: میرے نئے کپڑے لا کر دیجیے۔ تو میں نے انہیں (نئے کپڑے) لا دیے۔ انہوں نے وہ پہن لیے۔ پھر اسی گھر میں آگئیں جس میں وہ تھیں اور کہا: گھر کے درمیان میں میرا بستر لگا دو۔ تو میں نے لگا دیا۔ پھر وہ لیٹ گئیں اور قبلہ کی طرف رخ کر کے بولیں: اے اماں جان! بلاشبہ اب میری رُوح قبض ہونے والی ہے اور میں نے غسل بھی کر لیا ہے، لہذا مجھے کوئی بے پردہ نہ کرے۔ اور (پھر ایسا ہی ہوا کہ) آپ کی جان پرواز کر گئی۔ پھر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے انہیں بتلایا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہیں کوئی بے پردہ نہیں کرے گا۔ پھر آپ نے انہیں ان کے غسل کے ساتھ اٹھایا اور انہیں دفن کر دیا۔

1075 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسٍ مَرَحِبٍ لَعَنَهُ اللَّهُ . ①

میں نبی ﷺ کے پاس مرحب کا سر لے کر آیا، اللہ اس پر لعنت فرمائے۔

1076 - ابویحییٰ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوفے کے منبر پر یہ فرماتے سنا:

لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَخْطُبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ أَنْ لَا شَيْءَ لِي ، ثُمَّ ذَكَرْتُ عَائِدَتَهُ وَصِلَتُهُ فَخَطَبْتُهَا ، فَقَالَ : ((وَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ ؟)) قُلْتُ : لَا ، قَالَ : ((فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِي كُنْتُ أَعْطَيْتُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ؟)) قُلْتُ : هِيَ عِنْدِي ، قَالَ : ((فَأْتِ بِهَا)) ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَنْكَحَنِيهَا ، فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتُ عَلَى قَالَ : ((لَا تُحَدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى آتِيَكُمَا)) ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْنَا كِسَاءٌ أَوْ قَطِيفَةٌ فَتَحَشَّحْنَا ، فَقَالَ : ((مَكَانُكُمْ ، عَلَى حَالِكُمْ)) ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عِنْدَ رُءُوسِنَا فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ ، فَأَتَى بِهِ ، فَدَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ ، ثُمَّ رَشَّهُ عَلَيْنَا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَنَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ هِيَ ؟ قَالَ : ((هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا)) . ②

جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ سے) نکاح کا پیغام بھیجنے کا ارادہ کیا تو مجھے یاد آیا کہ میرے پاس تو (حق مہر دینے کے لیے) کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ پھر مجھے آپ ﷺ کی ہمدردی اور صلہ رحمی یاد آئی تو میں نے پیغام نکاح بھیج دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز موجود ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری وہ کسمی زرہ کہاں ہے جو میں نے فلاں دن تمہیں دی تھی؟ میں نے کہا: وہ تو میرے پاس ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی لے آؤ۔ چنانچہ میں وہ لے کر آیا تو آپ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مجھ سے کر دیا۔ پھر جب وہ میرے پاس آگئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم تب تک کچھ مت

① [إسناده ضعيف جدًا]

② [إسناده ضعيف] سنن أبي داود: ۲/۲۴۰ - سنن النسائي: ۶/۱۲۹ - مسند أحمد: ۱/۸۰

کرنا جب تک کہ میں تمہارے پاس نہ آ جاؤں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی اور اس وقت ہم چادر یا کبیل اوڑھے ہوئے تھے تو ہم جلدی سے اٹھ بیٹھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رہو، اسی حالت میں رہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا ایک برتن منگوایا۔ وہ لایا گیا تو آپ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی، پھر ہم پر اس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو زیادہ میں محبوب ہوں یا یہ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مجھے تمہاری نسبت زیادہ محبوب ہے لیکن تم میری نظر میں اس سے زیادہ معزز ہو۔

1077 - سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

طَلَبْتُ عَلِيًّا فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: ذَهَبَ يَأْتِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَاءَ أَجْمِيعًا فَدَخَلَا، وَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، فَأَجْلَسَ عَلِيًّا عَنْ يَسَارِهِ، وَفَاطِمَةَ عَنْ يَمِينِهِ، وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ التَّفَعَ عَلَيْهِمْ بِثُوبِهِ قَالَ: ((إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)) [الأحزاب: ٣٣]، اللَّهُمَّ هُوَ لَاءِ أَهْلِي، اللَّهُمَّ أَهْلِي (أَحَقُّ))، قَالَ وَائِثْلَةُ: فَقُلْتُ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: وَأَنَا مِنْ أَهْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَأَنْتَ مِنْ أَهْلِي))، قَالَ وَائِثْلَةُ: فَذَلِكَ أَرْجَا مَا أَرْجُو مِنْ عَمَلِي. ①

میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں ان کے گھر آیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کو لینے گئے ہیں۔ پھر آپ دونوں اکٹھے تشریف لائے اور (گھر میں) داخل ہوئے۔ میں بھی آپ دونوں کے ساتھ اندر آ گیا۔ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں جانب بٹھا لیا، فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بائیں جانب اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر اپنا کپڑا ان پر ڈال کر فرمایا: ((إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)) "اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو ختم کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔" اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، اے اللہ! میرے اہل بیت کا زیادہ حق ہے۔ واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے گھر کے ایک گوشے سے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں بھی آپ کے اہل سے ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی میرے اہل سے ہو۔ واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سب سے امید والا عمل ہے جس عمل سے میں (نجات کی) امید کر سکتا ہوں۔

1078 - سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي)) ②

جس نے علی کو تکلیف اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی۔

1079 - سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا:

((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ؟)) ③

① [سنادہ ضعیف جداً] مضمی برقم: ۹۷۸

② [سنادہ حسن] سلسلہ الأحادیث الصحیحة: ۳۷۴ / ۵

③ [سنادہ صحیح] الخصائص للنسائی، ص: ۱۵

کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

1080 - یوسف بن عبد الحمید بیان کرتے ہیں کہ:

لَقِيتُ ثُوبَانَ، فَرَأَى عَلِيَّ ثِيَابًا فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ بِهَذِهِ الثِّيَابِ؟ وَرَأَى فِي يَدِي خَاتَمًا فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ بِهَذَا الْخَاتَمِ؟ إِنَّمَا الْخَوَاتِيمُ لِلْمُلُوكِ، قَالَ: فَمَا اتَّخَذْتُ بَعْدَهُ خَاتَمًا، قَالَ: فَحَدَّثَنَا ثُوبَانُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ فَذَكَرَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَغَيْرَهُمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنَا؟ قَالَ: فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((نَعَمْ، مَا لَمْ تَقُمْ عَلَى سُدَّةٍ، أَوْ تَأْتِيَ أَمِيرًا تَسْأَلُهُ)).

میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے مجھے کپڑے زیب تن کیے دیکھا تو استفسار فرمایا: تم ان کپڑوں سے کیا کرتے ہو؟ پھر انہوں نے میرے ہاتھوں میں انگٹھی دیکھی تو پوچھا: تم اس انگٹھی سے کیا کرتے ہو؟ انگٹھیاں تو صرف بادشاہوں کے لیے ہوتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد انگٹھی نہیں پہنی۔ پھر سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اپنے اہل بیت کے لیے دعا فرمائی اور سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کا اور ان کے علاوہ کسی اور کا بھی تذکرہ کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں؟ تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔ میں نے پھر عرض کیا: کیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں؟ تو آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا: ہاں، جب تک کہ تم گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے نہیں ہو گے یا کسی امیر کے پاس آ کر اس سے مانگو گے نہیں۔

توضیح: آپ ﷺ کے فرمان: ”گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے نہیں ہو گے“ سے مراد لوگوں سے

بلا ضرورت مانگنے سے ممانعت ہے۔

1081 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بِأُيُوبِهَا)). ①

میں حکمت و دانائی کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

1082 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ، وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ))، قِيلَ لِعَلِيِّ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا، وَابْنَايَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَحَمْزَةُ، وَجَعْفَرُ، وَعَقِيلُ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. ②

ہر نبی کو سات ساتھی دیے گئے جبکہ مجھے چودہ سے نوازا گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں، میرے دونوں بیٹے حسن و حسین، حمزہ، جعفر، عقیل، ابو بکر، عمر، عثمان، مقداد، سلمان، عمار، طلحہ اور

زبیر رضی اللہ عنہم۔

② [إسناده ضعيف] مضى برقم: ١٠٩، ٢٧٤، ٢٧٥

① [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ٥ / ٦٣٧

1083 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيٌّ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ، وَانْقَطَعَتْ شِسْعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَاهَا عَلِيًّا يُصْلِحُهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلِيَّ تَأْوِيلَ الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلِيَّ تَنْزِيلَهُ))، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَا))، وَلَكِنَّهُ صَاحِبُ النَّعْلِ)). ①

ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے جوتے مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا جسے آپ نے درست کرنے کے لیے علی رضی اللہ عنہ کو دیا۔ پھر آپ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے، اور فرمایا: یقیناً تم میں ایک شخص ایسا ہے جو قرآن کی تاویل پر اسی طرح مزاحمت کرے گا جس طرح میں اس کے نازل ہونے پر کرتا تھا۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ میں ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ جوتا (ٹھیک کرنے والا ہے) (یعنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)۔

1084 - ابویلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ، وَكَانَ يَسْمُرُ مَعَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَنْكَرُوا مِنْكَ أَنَّكَ تَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ فِي مَلَاءَ تَيْنِ، وَفِي الْحَرِّ فِي الْحَشْوِ وَفِي الثَّوْبِ الثَّقِيلِ، فَقَالَ لَهُ: أَوْ لَمْ تَكُنْ مَعَنَا بِخَيْرٍ؟ فَقَالَ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ))، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ، قَالَ: فَتَفَلَّ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اكْفِهِ أذى الْحَرِّ وَالْبَرْدِ))، قَالَ: فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا. ②

وہ (یعنی ابویلیٰ رضی اللہ عنہ) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو باتیں کیا کرتے تھے، تو انہوں نے آپ سے کہا: یقیناً لوگ آپ کے اس عمل کو بہت عجیب سمجھتے ہیں کہ آپ سردی میں اوڑھنے کی دو ہی چادریں استعمال کرتے ہیں اور گرمیوں میں رُوئی کے موٹے کپڑے زیب تن کر لیتے ہیں۔ تو آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے کہا: بلاشبہ (اس وقت) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں جھنڈا لازماً اس شخص کو تھماؤں گا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اسے فتح سے ہمکنار کرے گا اور وہ میدان سے فرار ہونے والا بھی نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور میری آنکھوں میں تکلیف تھی، تو آپ ﷺ نے میری تھوک مبارک میری آنکھوں میں لگایا، پھر فرمایا: اے اللہ! اس کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے کافی ہو جا۔ چنانچہ مجھے (آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے) گرمی اور سردی محسوس نہیں ہوتی۔

1085 - سیدنا زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

① [إسناده صحيح] العلل المتناهية لابن الجوزي: ٢٣٩/١ ② [إسناده ضعيف]

دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَهُ، فَذَكَرَ قِصَّةَ مُوَاخَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ، يَعْنِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ ذَهَبَتْ رُوحِي، وَأَنْقَطَعَتْ ظَهْرِي، حِينَ رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي، فَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ سَخِطِ عَلِيٍّ، فَلَكَ الْعُتْبِيُّ وَالْكَرَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، مَا أَخْرُتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي، فَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي))، قَالَ: وَمَا أَرِثُ مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَا وَرَثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلِي))، قَالَ: وَمَا وَرَثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلِكَ؟ قَالَ: ((كِتَابَ اللَّهِ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ، وَأَنْتَ مَعِيَ فِي قِصْرِ فِي الْجَنَّةِ، مَعَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي، وَأَنْتَ أَخِي وَرَفِيقِي، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧]، الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ)) ①

میں مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔۔۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے کا واقعہ بیان کیا۔۔۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: یقیناً میری جان نکل گئی اور کمر ٹوٹ گئی جب میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اپنے (تمام) صحابہ کے ساتھ ایسا کیا ہے (یعنی سب میں بھائی چارہ قائم کیا ہے لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا) اگر تو یہ میرے ساتھ کسی خفگی کی بنا پر ہے تو یہ آپ کی مرضی اور حق ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر مبعوث کیا ہے! میں نے تجھے صرف اپنے لیے موخر کیا ہے، کیونکہ تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کی کس چیز کا وارث ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا وارث مجھ سے پہلے انبیاء نے بنایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے کس چیز کا وارث بنایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت۔ تم جنت کے محل میں میرے اور میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہو گے، تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ”(وہاں سب) بھائی بھائی ہوں گے اور مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہو گے۔“ (اس سے مراد) رضائے الہی کی خاطر باہم محبت کرنے والے لوگ ہیں، جو ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

1086 - محمد بن عقیل سے مروی ہے کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِينَ مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا. ②

ہم انصار کی جماعت میں سے منافقین کو صرف اس علامت سے پہچان لیا کرتے تھے کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھتے تھے۔

① [إسناده ضعيف] ذخائر العقبى للمحب الطبري، ص: ٧٩

② [إسناده حسن] مجمع الزوائد للهيثمي: ١٣٢ / ٩ - الرياض النضرة للمحب الطبري: ٢٤٢ / ٣

توضیح: یعنی ہم انصار میں سے جس کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض اور نفرت ہوتی تھی ہم اس کو منافقین میں شمار کرتے تھے، گویا منافقین کو پہچاننے کی یہی علامت تھی۔

1087 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَلِيُّ، فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عَيْسَى، أَبْغَضْتَهُ يَهُودٌ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحْبَبْتَهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ الْمَنْزِلَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ)).

اے علی! تم میں عیسیٰ علیہ السلام کے مثل ایک بات پائی جاتی ہے۔ ان سے یہودیوں نے اس قدر نفرت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے اس قدر محبت کی کہ انہیں وہ مقام و مرتبہ دے دیا جو ان کا نہیں تھا۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَّانِي عَلَيَّ أَنْ يَبْهَتَنِي. ①
میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہوں گے: (مجھ سے) محبت کرنے والا؛ جو مجھے ایسی تعریف و ستائش سے متصف کرے جو مجھ میں موجود ہی نہ ہو اور (دوسرا مجھ سے) نفرت کرنے والا؛ جسے میری دشمنی اس بات پر برا نگیخت کر دے کہ وہ مجھ پر بہتان تراشی کرنے لگے۔

1088 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ بِسُورَةِ بَرَاءَةِ عَلَى الْمُؤَسِمِ وَأَرْبَعَ كَلِمَاتٍ إِلَى النَّاسِ، فَلَحِقَهُ عَلِيُّ فِي الطَّرِيقِ، فَأَخَذَ السُّورَةَ وَالْكَلِمَاتِ، فَكَانَ عَلِيُّ يُبْلِغُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمُؤَسِمِ، فَإِذَا قَرَأَ السُّورَةَ نَادَى: أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَقْرَبُ الْمَسْجِدَ مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِهِ هَذَا، وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْدٌ فَأَجَلُهُ مَدَّتُهُ، حَتَّى قَالَ رَجُلٌ: لَوْ لَا أَنْ يَقْطَعَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَ ابْنِ عَمِّكَ مِنَ الْحَلْفِ، فَقَالَ عَلِيُّ: لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَمَرَنِي إِلَّا أُحْدِثَ شَيْئًا حَتَّى آتِيَهُ لَقَتَلْتُكَ. ②

رسول اللہ ﷺ نے ایام حج میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ براءت اور چار کلمات دے کر لوگوں کی طرف بھیجا، ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ پیچھے سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان سے جا ملے۔ انہوں نے (ابوبکر رضی اللہ عنہ سے) سورت اور کلمات لے لیے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ (اس سورت کے احکام کی) تبلیغ کرتے تھے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ امیر حج تھے۔ جب علی رضی اللہ عنہ نے سورت پڑھ کر سنائی تو پکار کر کہا: خبردار! جنت میں صرف مسلمان جان ہی جائے گی، اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام کے قریب بھی نہ آئے اور نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔ جس کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے وہ مقررہ مدت تک برقرار رہے گا۔ اتنے میں ایک آدمی بولا: (ہم یہ سب کچھ اسی صورت میں کریں گے) اگر ہمارے اور تمہارے چچا زاد (یعنی نبی ﷺ) کے درمیان جو حلف ہے

① [إسناده ضعيف] الخصائص للنسائي، ص: 27 - مجمع الزوائد للهيثمي: 9/133 - العلل المتناهية لابن الجوزي:

1/223 - التاريخ الكبير للبخاري: 2/257

② [إسناده ضعيف جدًا] مسند أحمد: 1/3 - سنن الترمذي: 5/276

اسے توڑ نہ دیا جائے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ حکم نہ دیا ہوتا کہ میں (واپس) ان کی خدمت میں حاضر ہونے تک کوئی نیا کام نہیں کروں گا تو یقیناً میں تجھے (اس گستاخی پر) قتل کر دیتا۔

توضیح:..... سورۃ براءت کا دوسرا نام سورۃ التوبہ ہے۔ اسے سورۃ براءت اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ جہاد و قتال کے احکام اور ان پر غیظ و غضب کے تذکروں پر مشتمل ہے اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو مشرکوں کے ساتھ واضح طور پر اعلان براءت کرنے کا حکم فرما دیا تھا، وہی اعلان براءت مشرکین کو سنانے کے لیے نبی ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔

1089 - عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي عَالِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِمَحْضَرٍ مِنْ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تَعْرِفُ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ؟ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَالِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَا تَذْكُرْ عَلِيًّا إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّكَ إِنْ أَبْغَضْتَهُ آذَيْتَ هَذَا فِي قَبْرِهِ. ❶

ایک آدمی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نامناسب گفتگو کی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا: کیا تم اس قبر میں موجود شخصیت کو جانتے ہو؟ یہ حضرت محمد ﷺ ہیں جو عبد اللہ کے صاحبزادے اور عبدالمطلب کے پوتے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ ابوطالب کے بیٹے اور عبدالمطلب کے پوتے ہیں، سو تم علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ صرف اچھے الفاظ میں ہی کیا کرو، کیونکہ یقینی بات ہے کہ اگر تم ان سے نفرت کرو گے تو تم اس قبر میں موجود ہستی کو تکلیف پہنچاؤ گے۔

1090 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ بَعَثَ إِلَيْهِ فَرْدَهُ وَقَالَ: ((لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي))، فَبَعَثَ عَلِيًّا. ❷

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ التوبہ دے کر اہل مکہ کی جانب بھیجا۔ جب وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو ان کے پیچھے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلا لیا اور فرمایا: اس سورت کو میرے اہل بیت کا ہی کوئی آدمی لے کر جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

1091 - سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ)). ❸

تمہارے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

1092 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلانے بھیجا اور پھر

❶ [إسناده صحيح] الرياض النضرة للمحب الطبري: ١٥٨ / ٣

❷ [إسناده حسن] مسند أحمد: ٢١٢ / ٣ - سنن الترمذي: ٢٧٥ / ٥

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣٦٩ / ٦

اُن سے فرمایا:

((أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا، وَسَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، مَنْ أَحَبَّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَحَبِيبُكَ حَبِيبُ اللَّهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللَّهِ، الْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ مِنْ بَعْدِي)). ❶

تم دنیا و آخرت میں سردار ہو، جس نے تم سے محبت کی اس نے یقیناً مجھ سے محبت کی، تم سے محبت کرنے والا اللہ کا محبوب ہے، تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے، اس شخص کی تباہی و بربادی ہے جو میرے بعد تم سے نفرت کرے گا۔

1093 - ربیعہ الجرجسی بیان کرتے ہیں کہ:

ذَكَرَ عَلِيٌّ عِنْدَ رَجُلٍ وَعِنْدَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَتَذْكُرُ عَلِيًّا، إِنَّ لَهُ مَنَاقِبَ أَرْبَعًا، لِأَنَّ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. وَذَكَرَ حُمْرَ النَّعَمِ وَقَوْلَهُ: ((لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ))، وَقَوْلَهُ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى))، وَقَوْلَهُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيَ مَوْلَاهُ))، وَنَسِيَ سُفْيَانَ وَاحِدَةً. ❷

ایک آدمی کے پاس سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی اس کے پاس موجود تھے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تم علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کر رہے ہو؟ ان کو چار ایسی فضیلتیں حاصل ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو یہ مجھے اتنے اتنے (مال) سے بھی زیادہ پسند ہوتا، اور انہوں نے (مال میں) سرخ اونٹوں کا ذکر کیا (یعنی ان چار خوبیوں میں سے کسی ایک کا حاصل ہو جانا مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتا)۔ آپ ﷺ کا فرمان کہ میں (علی رضی اللہ عنہ کو) لازماً جھنڈا دوں گا۔ (دوسری فضیلت) آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ (تیسری فضیلت) آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے۔ اور سفیان ایک فضیلت بھول گئے۔

1094 - سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَكَانَ عَمِّي يَرْتَجِزُ وَهُوَ يَقُولُ:

وَاللَّهِ لَوْ لَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَعْنَيْنَا

وَأَنْزَلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قَالُوا: عَامِرٌ، قَالَ: ((غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا

عَامِرُ))، وَمَا اسْتَغْفِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ خَصَّهُ إِلَّا اسْتَشْهَدَ، فَقَالَ

عُمَرُ: لَوْ مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ خَرَجَ مَرْحَبٌ يَخْطُرُ بِسَيْفِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أُنِي مَرْحَبٌ

شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ

❶ [رجال الإسناد ثقات] التاريخ للخطيب: ٤/٤١ - الرياض النضرة للمحب الطبري: ٣/١٥٦

❷ [إسناده حسن] التاريخ الكبير للبخاري: ٢/٢٨١ - السنة لابن أبي عاصم: ١٣٢

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَبَرَزَ لَهُ عَامِرٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْرُ أُنَى عَامِرُ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُحَازِرُ
فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفٌ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ، وَذَهَبَ عَامِرٌ يُسْقِلُ لَهُ، فَرَجَعَ سَيْفُهُ
عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ، فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ، وَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: بَطْلٌ عَمَلُ عَامِرٍ، بَطْلٌ عَمَلُ عَامِرٍ، قَتَلَ عَامِرٌ نَفْسَهُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَطْلٌ عَمَلُ عَامِرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ هَذَا؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ: ((كَذَبَ
مَنْ قَالَ ذَلِكَ، بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))، ثُمَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ أَرْمَدٌ، حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَصَقَ
فِي عَيْنَيْهِ، فَبَرَأَ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْرُ أُنَى مَرْحَبُ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ عَلِيٌّ:

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَهُ كَلَيْتُ غَابَاتِ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهُ
أَوْ فِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهُ
قَالَ: فَضْرَبَهُ، فَفَلَقَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدِي عَلِيٌّ
ہم خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو میرے چچا یہ اشعار پڑھتے ہوئے جا رہے تھے:
تَالَلَّهِ لَوْ لَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَمَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَعْنَيْنَا فَبُتِّبَ الْأَقْدَامُ إِنْ لَا قَيْنَا
وَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا ❶

”اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو نہ ہم زکاۃ دے پاتے اور نہ نماز پڑھ سکتے تھے۔ ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں، لہذا جب ہمارا دشمن سے آمنہ سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا، اور ہم پر سکینت نازل فرمانا۔“

نبی ﷺ نے (یہ اشعار سن کر) استفسار فرمایا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عامر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عامر! اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی شخص کے لیے خصوصی طور پر مغفرت کی دعا کرتے تھے تو اسے شہادت نصیب ہو جاتی تھی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اے اللہ کے رسول!) کاش کہ آپ ہمیں عامر کے ذریعے فائدہ پہنچاتے۔ پھر جب ہم خیبر میں آئے تو مرحب اپنی تلوار کو

❶ [اسنادہ صحیح] مکرر برقم: ۱۰۳۶

بڑے غرور سے لہراتے ہوئے نکلا اور وہ کہہ رہا تھا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبِرُ أُنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

”خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں۔ جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اٹھاتی ہیں۔“

تو عامر رضی اللہ عنہ نے اسے لاکارتے ہوئے کہا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبِرُ أُنِّي عَامِرٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُحَاذِرٌ

”خیبر کو علم ہے کہ میں عامر ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور جانباز شہسوار ہوں۔“

پھر ان دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا تو مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے اس پر وار کرنا چاہا لیکن ان کی تلوار انہی کو آگئی اور ان کی شہ رگ کٹ گئی، جس سے ان کی شہادت ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ کہنے لگے کہ عامر کا عمل ضائع ہو گیا، عامر کا عمل ضائع ہو گیا، اس نے خودکشی کی ہے۔ تو میں روتا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عامر کا عمل ضائع ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: ایسا کس نے کہا: میں نے کہا: آپ کے کچھ صحابہ نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی یہ کہا ہے اس نے جھوٹ کہا ہے، بلکہ اس کو تو دوہرا اجر ملے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں ان کے پاس آیا تو انہیں آشوب چشم کی بیماری لگی ہوئی تھی۔ پھر میں انہیں نبی ﷺ کے پاس لے کر آیا، تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک مبارک لگایا، پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا اتھا دیا۔ (پھر علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لیے) مرحب نکلا اور بولا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبِرُ أُنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

”خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں۔ جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اٹھاتی ہیں۔“

تو (اس کے جواب میں) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَنَا الَّذِي سَمَّيْنِي أُمِّي حَيْدَرَةً كَلَيْتِ غَابَاتِ كَرِيهِ الْمَنْظَرَةَ
أَوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةَ

”میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے، اس شیر کے مثل جو جنگلوں میں ہوتا ہے اور اس کی شکل نہایت ڈراؤنی ہوتی ہے (یعنی اسے دیکھتے ہی خوف آنے لگتا ہے) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے پورا پورا تول کر ایک سندرہ دیتا ہوں۔“

راوی کہتے ہیں کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر (پر وار کر کے) پھاڑ دیا اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یوں علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح حاصل ہوئی۔

توضیح: صاع اور سندره عرب کے دو پیمانے تھے۔ صاع چھوٹا پیمانہ تھا اور سندره بڑا پیمانہ تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے شعر کا مطلب ہے کہ اگر کوئی مجھ پر خفیف وار کرے گا تو میں اس پر اس سے بڑھ کر سخت وار کروں گا اور جو مجھ پر سخت حملہ کرے گا تو اس کا میں کام ہی تمام کر دوں گا۔

1095 - سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى عَلِيٌّ بِالْيَمَنِ بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ وَقَعُوا عَلَيَّ جَارِيَةً فِي طَهْرٍ وَاحِدٍ، فَوَلَدَتْ وَلَدًا، فَادَّعَوْهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَحَدِهِمْ: تَطِيبُ بِهِ نَفْسًا لِهَذَا؟ قَالَ: لَا، وَقَالَ لِآخَرَ: تَطِيبُ بِهِ نَفْسًا لِهَذَا؟ قَالَ: لَا، وَقَالَ لِثالثِهِ: تَطِيبُ بِهِ نَفْسًا لِهَذَا؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: أَرَأَيْكُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ، إِنِّي مُفْرَعٌ بَيْنَكُمْ، فَأَيْكُمْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ أَغْرَمَتْهُ ثُلثِي الْقِيَمَةِ وَالزَّمْتُهُ الْوَلَدَ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا أَجْدُ فِيهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ)). ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یمن میں تین ایسے لوگوں کے پاس لایا گیا جنہوں نے ایک ہی طہر میں ایک لونڈی سے ہمبستری کی تھی اور اس کے لطن سے ایک بچے نے جنم لیا تھا۔ اب ان تینوں نے دعویٰ کر دیا (کہ یہ بیٹا میرا ہے) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک سے کہا: کیا تم اپنی خوشی سے اس کے حق میں دستبردار ہوتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے دوسرے سے کہا: کیا تم اپنی خوشی سے اس کے حق میں دستبردار ہوتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے تیسرے سے پوچھا: کیا تم اپنی خوشی سے اس کے حق میں دستبردار ہوتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: میری رائے میں باہم ضد رکھنے والے شریک ہو، میں تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں، جس کے نام قرعہ نکل آئے گا اسے دیت کا دو تہائی دینا ہوگا اور بچہ اسے مل جائے گا۔ لوگوں نے اس فیصلے کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: مجھے بھی اس کا وہی فیصلہ لگتا ہے جو علی نے کہا ہے۔

1096 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي شَابٌّ وَتَبَعْتَنِي إِلَى ذَوِي أَسْنَانَ، فَدَعَا لِي بِدَعَايَةٍ. هَذَا لَفْظُ أَبِي الرَّبِيعِ، وَزَادَ دَاوُدُ فِي حَدِيثِهِ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ صَدْرِي وَقَالَ: ((ثَبَّتَكَ اللَّهُ وَسَدَّدَكَ))، وَفِي حَدِيثِ أَبِي الرَّبِيعِ: فَمَا اخْتَلَفَ عَلَيَّ بَعْدَ ذَلِكَ الْقَضَاءُ. ②

رسول اللہ ﷺ نے قاضی کے طور پر (یمن) بھیجا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو نوجوان ہوں اور آپ مجھے پختہ عمر کے لوگوں کی طرف بھیج رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے مجھے بہت سی دعائیں دیں۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ثابت قدم اور راہِ راست پر رکھے۔

ایک اور روایت میں مذکور ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دعا کے بعد مجھ پر کوئی فیصلہ مشکل نہیں ہوا۔

① [إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: ٤ / ٣٧٣ - سنن أبي داود: ٢ / ٢٨١ - سنن النسائي: ٦ / ١٨٢ - سنن ابن ماجه: ٢ / ٧٨٦ -

② [إسناده حسن] مضمی برقم: ٩٨٤

المستدرک للحاکم: ٣ / ١٣٥

1097 - سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . ①

ہم یہ بیان کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ فضیلت کی حامل شخصیت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

1098 - سعید بن مسعود فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: سَلُونِي ، إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . ②

نبی ﷺ کے صحابہ میں سے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی ایسا نہیں تھا جو کہتا ہو کہ مجھ سے پوچھو۔

توضیح: اس روایت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علم کی پختگی بیان کی گئی ہے کہ وہ اس قدر علم رکھتے تھے کہ بے جھجک لوگوں سے فرمادیتے تھے کہ جو بھی مسئلہ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھ سکتے ہو۔ اور ایسا صرف وہی شخص کہہ سکتا ہے جسے احکام و مسائل پر عبور حاصل ہو۔

1099 - ابواسود اور زاذان رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ عَلِيُّ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ: إِنِّي أَحَدٌ بِنِعْمَةِ رَبِّي ، كُنْتُ وَاللَّهِ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيتُ ، وَإِذَا

سُئِلْتُ ابْتَدَيْتُ ، فَبَيْنَ الْجَوَانِحِ مِنِّي عِلْمٌ جَمٌّ . ③

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ان کی ذات کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یقیناً میں اپنے پروردگار کی نعمت کا اظہار کرتا ہوں، اللہ کی قسم! میں جب بھی (کسی سے کچھ) مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب خاموشی چھا جاتی ہے تو میں پہل کرتا ہوں، میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں علم بھرا پڑا ہے۔

توضیح: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان: ”یقیناً میں اپنے پروردگار کی نعمت کا اظہار کرتا ہوں“ سے ان کی مراد یہ تھی کہ اپنے علم کو لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے میرا مطلوب یہ نہیں ہے کہ میں اپنے علم کی چرچا کرنا چاہتا ہوں بلکہ یہ علم تو میرے رب تعالیٰ کی مجھ پر بہت بڑی نعمت ہے اور میں بس اس کی اس نعمت کا اظہار کرتا ہوں۔

1100 - سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عُمَرُ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ مُعْضَلَةٍ لَيْسَ لَهَا أَبُو حَسَنِ . ④

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایسے ناقابل حل مسئلے سے پناہ مانگا کرتے تھے کہ جس کے (حل) کے لیے ابو حسن (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ) میسر نہ ہوں۔

1101 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَلِيُّ ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّكَ ذُو قَرْنِيهَا ، فَلَا تُتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ ؛ فَإِنَّ لَكَ

① [إسناده صحيح] التاريخ الكبير للبخاري: ٦/١

② [إسناده صحيح] الفقيه والمتفقه للخطيب: ١٦٧/٢ - الرياض النضرة للمحب الطبري: ٢١٢/٣ - الذخائر العقبى للمحب الطبري، ص: ٨٣

③ [إسناده صحيح] سنن الترمذي: ٦٣٧/٥ - المستدرک للحاکم: ١٢٥/٣ - الخصائص للنسائي، ص: ٣٠

④ [إسناده ضعيف] معجم البغوي: ٤١٨

الأولى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ)). ❶

اے علی! یقیناً تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم جنت کے دو کناروں والے ہو، (کسی نامحرم پر) ایک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری نظر مت ڈال، کیونکہ پہلی نظر تیرے لیے (معاف) ہے جبکہ دوسری نظر ڈالنا تیرے لیے (معاف) نہیں ہے۔

1102 - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا:

((لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ)). ❷

تم سے مومن کے سوا کوئی شخص محبت نہیں کرے گا اور تم سے منافق کے سوا کوئی شخص نفرت نہیں کرے گا۔

1103 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، إِنَّكَ يَا عَلِيُّ مِنْهُمْ، إِنَّكَ يَا عَلِيُّ مِنْهُمْ)). ❸

اللہ عزوجل نے مجھے چار لوگوں سے محبت کرنے کا حکم فرمایا، اور مجھے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ اے علی! یقیناً تم بھی ان میں سے ہو، اے علی! یقیناً تم بھی ان میں سے ہو۔

1104 - سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي)). ❹

علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے بعد ہر مومن کا دوست ہے۔

1105 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ قَوْمًا لِحِقْوَابِكَ فَارَدُّدُهُمْ عَلَيْنَا، فَغَضِبَ حَتَّى رَأَى الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: ((لَتَسْتَهَنَّ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْكُمْ، اِمْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى الدِّينِ))، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: ((لَا))، قِيلَ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: ((لَا))، وَلَكِنْ خَاصِيفُ النَّعْلِ فِي الْحُجْرَةِ)). ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ: أَمَا إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَلِجِ النَّارَ)). ❺

قریش کے لوگ نبی ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے، ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ انہوں نے کہا: اے محمد! کچھ لوگ تمہارے ساتھ آئے ہیں، لہذا ان کو ہمیں واپس کر دو۔ یہ سن کر نبی ﷺ کو اس قدر غصہ آیا کہ ایسا غصہ

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ١٥٩/١ - سنن الدارمی: ٢٩٨/٢ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٤/٢٧٧ - المستدرک للحاکم:

١٢٣/٣ - الدر المنثور للسيوطي: ٤٠/٥

❷ [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير للبخاري: ١/٢٠٢ - معجم البغوي: ٤١٩

❸ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ٣/١٣٠ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ١/١٧٢ - الخصائص للنسائي، ص: ٣٠٦

❹ [إسناده حسن] ماضي برقم: ١٠٣٥

❺ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ٩٦٦

آپ کے رُوئے مبارک پر کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! تم باز آ جاؤ، یا پھر میں تمہارے اوپر تم ہی میں سے ایسے آدمی کو بھیجوں گا جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لیے امتحان لیا ہے، وہ دین کی بنیاد پر تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا گیا: کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ حجرے میں جوتا گانٹھنے والا شخص ہے (یعنی علی رضی اللہ عنہ)۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: سنو! یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ سے جھوٹی بات منسوب مت کرو، یقیناً جو شخص جان بوجھ کر مجھ سے جھوٹی بات منسوب کرے گا اسے جہنم میں ہی جانا چاہیے۔

1106 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عَلِيٌّ يَأْخُذُ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ الْحَكَمُ: يَوْمَ بَدْرٍ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا. ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے روز (اور ایک روایت میں ہے کہ) غزوہ بدر کے روز اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا اٹھاتا کرتے تھے۔

1107 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یہ عہد دیا کہ:

((لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ)) . ②

تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور تم سے صرف منافق ہی نفرت کرے گا۔

1108 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤]، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَأَكْلًا جَذَعَةً، وَإِنْ كَانَ شَارِبًا فَرَقًا، فَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ رِجْلًا، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، فَقَالَ لَهُمْ: ((مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دِينِي وَمَوَاعِيدِي، وَيَكُونُ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ، وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي؟)) فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، فَقَالَ عَلِيُّ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلِيٌّ يَقْضِي عَنِّي دِينِي، وَيُنْجِزُ مَوَاعِيدِي)). ③

جب یہ آیت: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ ”(اے نبی!) اپنے خاندان کے قریبی لوگوں کو ڈراؤ۔“ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل بیت میں سے کچھ آدمیوں کو بلایا، ان میں سے جس آدمی نے جو کچھ بھی کھانا یا پینا تھا؛ آپ نے انہیں پیش کر دیا۔ جب وہ کھاپی کر خوب سیر ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے قرض کو چکانے اور میرے وعدوں کو نبھانے کی ذمہ داری کون لے گا؟ (اس کے بدلے میں) وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا اور میرے اہل خانہ میں میرا نائب ہو گا۔ آپ نے اپنے اہل بیت کو یہ پیشکش کی تو علی رضی اللہ عنہ بولے: میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی میرے قرض کو چکانے گا اور میرے وعدوں کو نبھائے گا۔

① [إسناده ضعيف جدًا] المستدرک للحاکم: ١١١/٣

② [إسناده صحيح] مضمی برقم: ٩٤٨، ١٠٥٩، ١١٠٢

③ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ١١١/١ - تفسير ابن جرير الطبري: ٧٢/١٩ - تفسير ابن كثير: ٣٤٩/٣

1109 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ ، فَأَتَيْنَا عَلَى حَدِيقَةٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ ، فَقَالَ: ((مَا أَحْسَنَهَا وَلَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا)) ، ثُمَّ أَتَيْنَا عَلَى حَدِيقَةٍ أُخْرَى فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا أَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيقَةٍ فَقَالَ: ((لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا)) ، حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى سَبْعِ حَدَائِقَ أَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا أَحْسَنَهَا وَيَقُولُ: ((لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا)) . ❶

میں مدینے کی ایک گزرگاہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ ہم ایک باغ میں پہنچ گئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کس قدر خوبصورت باغ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کتنا خوبصورت ہے، جبکہ جنت میں تمہارے لیے اس سے بھی خوبصورت باغ ہوگا۔ پھر ہم ایک اور باغ کے پاس آئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ باغ بھی کتنا پیارا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں تمہیں اس سے بھی پیارا باغ ملے گا۔ ہم چلتے چلتے سات باغوں کے پاس پہنچے اور میں (ہر باغ کو دیکھ کر) یہی کہتا رہا کہ یہ کتنا اچھا باغ ہے، اور آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ جنت میں تمہارے لیے اس سے بھی اچھا باغ ہوگا۔

1110 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿أَفَانُ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾ [آل عمران: ۱۴۴] ، وَاللَّهِ لَا نَنْقَلِبُ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ ، وَلَئِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ لَأُقَاتِلَنَّ عَلَى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتَّى أَمُوتَ ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخُوهُ ، وَوَلِيُّهُ ، وَابْنُ عَمِّهِ ، وَوَارِثُهُ ، وَمَنْ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي ؟ ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ﴿اَفَانُ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾ ”کیا اگر (رسول اللہ ﷺ) وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو تم دین سے برگشتہ ہو جاؤ گے؟“ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے ہمیں ہدایت سے نوازنے کے بعد ہم دین سے برگشتہ نہیں ہو سکتے اور اگر آپ ﷺ وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو یقیناً میں مرتے دم تک اسی بنیاد پر قتال کروں گا جس بنیاد پر آپ ﷺ نے قتال کیا ہے، اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کا بھائی، آپ کا ولی، آپ کا چچا زاد اور آپ کا وارث ہوں، اور آپ ﷺ پر مجھ سے زیادہ حق کون رکھتا ہے؟

1111 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ:

جَعَلَ عَلِيٌّ يَغْسِلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرِ مِنْهُ شَيْئًا مِمَّا يَرَى مِنَ الْمَيِّتِ ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي ، مَا أَطْيَبَكَ حَيًّا وَمَيِّتًا . ❸

❶ [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير للبخارى: ۱۱۷/۴ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۱۸/۹

❷ [هذا حديث منكر] ذخائر العقبى للمحب الطبري، ص: ۱۰۰ - الدر المشور للسيوطي: ۸۱/۲ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۳۴/۹

❸ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۵۹/۳ - الخصائص للسيوطي: ۲۷۶/۲

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ (کی وفات کے بعد آپ) کو غسل دے رہے تھے تو انہیں آپ میں ایسا کچھ بھی دکھائی نہیں دیا جو میت میں نظر آتا ہے، اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی میں بھی اور فوت ہونے کے بعد بھی کس قدر پاک و صاف رکھا ہے۔

1112 - سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

إِنَّكُمْ لَتَذْكُرُونَ رَجُلًا كَانَ يَسْمَعُ وَطَاءَ جَبْرِيلَ فَوْقَ بَيْتِهِ . ①

یقیناً تم ایسے آدمی کا تذکرہ کر رہے ہو جو اپنے گھر کے اوپر جبرائیل علیہ السلام کی آہٹ سنا کرتے تھے۔

1113 - سیدنا حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَاءَ قَضَى بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَأَعْجَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِيْنَا الْحِكْمَةَ أَهْلَ الْبَيْتِ)). ②

نبی ﷺ کے پاس ایک ایسے فیصلے کا ذکر کیا گیا جو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، نبی ﷺ کو وہ فیصلہ بہت پسند آیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل بیت! اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں حکمت سے نوازا۔

1114 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَيْسَ مِنْ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ [البقرة: ١٠٤]، إِلَّا وَعَلَى رَأْسِهَا وَأَمِيرُهَا

وَشَرِيفُهَا، وَلَقَدْ عَاتَبَ اللَّهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فِي الْقُرْآنِ، وَمَا ذَكَرَ عَلِيًّا إِلَّا بِخَيْرٍ . ③

قرآن میں جو بھی آیت: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ (یعنی اے ایمان والو) کے الفاظ سے آئی ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس کے سربراہ، امیر اور معزز شخص ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اصحاب محمد پر عتاب فرمایا لیکن علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اچھے الفاظ میں ہی کیا۔

1115 - أم المؤمنين سیدہ أم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي لَيْلَتِي فَغَدَتُ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ، فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عَلِيُّ أَبَشِرْ، فَإِنَّكَ وَأَصْحَابُكَ وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ)). ④

میری باری کی رات نبی ﷺ میرے ہاں موجود تھے کہ صبح سویرے فاطمہ اور علی رضی اللہ عنہما آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! خوش ہو جاؤ، یقیناً تم، تمہارے ساتھی اور تمہاری جماعت کے لوگ جنت میں جائیں گے۔

1116 - سیدہ أم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کی کمان دے کر بھیجا، تو میں نے

① [إسناده ضعيف جدًا] ذخائر العقبي للمحب الطبري، ص: ٩٤

② [لم أجد مالك بن سليمان والباقون ثقات] ذخائر العقبي للمحب الطبري، ص: ٢٠

③ [إسناده ضعيف جدًا] ذخائر العقبي للمحب الطبري، ص: ٨٩-الرياض النضرة للمحب الطبري: ٢٢٩/٣

④ [موضوع] التاريخ للخطيب: ٢٨٩/١٢-حلية الأولياء لأبي نعيم: ٣٢٩/٤-مجمع الزوائد للهيثمی: ٢٢، ٢١/١٠

آپ ﷺ کو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء فرماتے سنا کہ:
 ((اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا)). ①

اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے علی نہ دکھا دے۔

1117 - سیدنا ابو بلیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّادِقُونَ ثَلَاثَةٌ: حَبِيبُ النَّجَّارِ مُؤْمِنُ آلِ يَاسِينَ الَّذِي قَالَ: ﴿يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ﴾ [يس: ٢٠]، وَحَزَقِيلُ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ الَّذِي قَالَ: ﴿اتَّقُوا رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ﴾ [غافر: ٢٨]، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الثَّالِثُ، وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ)). ②

صدیق تین ہیں: حبیب النجار؛ آل یاسین کا وہ مومن شخص جس نے کہا تھا: اے قوم! رسولوں کی اتباع کرو، (دوسرا) حزقیل؛ آل فرعون کا وہ مومن شخص جس نے کہا تھا: کیا تم ایک آدمی کو اس لیے قتل کر دینا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) تیسرا ہے، اور یہ ان سب سے افضل ہے۔

1118 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

طَلَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي فِي حَائِطٍ نَائِمًا، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ قَالَ: ((قُمْ، فَوَاللَّهِ لَأَرْضِيَنَّكَ، أَنْتَ أَخِي، وَأَبُو وَلَدِي، تُقَاتِلُ عَلِيَّ سُنِّي، مَنْ مَاتَ عَلِيَّ عَهْدِي فَهُوَ فِي كَنْزِ اللَّهِ، وَمَنْ مَاتَ عَلِيَّ عَهْدِكَ فَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ، وَمَنْ مَاتَ يُحِبُّكَ بَعْدَ مَوْتِكَ خَتَمَ اللَّهُ لَهُ بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ)). ③

رسول اللہ ﷺ میری تلاش میں نکلے تو آپ نے مجھے ایک باغ میں سوتا ہوا پایا، آپ نے مجھے اپنا پاؤں مبارک مارا اور فرمایا: اٹھو! اللہ کی قسم! یقیناً میں تجھ سے راضی ہوں، تم میرے بھائی ہو اور میرے نواسے کے باپ ہو، تم میری سنت (کی حفاظت) کی بنیاد پر قتال کرو گے، جس شخص کو میرے عہد پر قائم رہتے ہوئے موت آئے گی وہ اللہ کے خزانے میں ہوگا اور جسے تیرے عہد پر قائم رہتے ہوئے موت آئے گی تو یقیناً اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اور جو شخص تمہاری وفات کے بعد بھی تم سے محبت کرتے ہوئے مرے گا؛ تو جب تک سورج طلوع اور غروب ہوتا رہے گا تب تک اللہ تعالیٰ اس پر امن اور ایمان کی مہر ثبت فرما دے گا۔

1119 - سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ أَصْحَابَ الْأَلْوِيَةِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ جِبْرِيلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذِهِ لَهِيَ الْمَوَاسَاةُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ))، قَالَ جِبْرِيلُ: وَأَنَا مِنْكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ. ④

غزوہ اُحد کے روز جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جھنڈے والوں کو موت کے گھاٹ اتارا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً یہی اصل ہمدردی ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ میرا حصہ ہے اور میں اس کا حصہ

② [موضوع] مضمی برقم: ۱۰۷۲

① [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵/ ۶۴۳

③ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۲۲

④ [إسناده ضعيف جدًا] المعجم الكبير للطبرانی: ۳/ ۶۳۵ - الرياض النضرة للمحب الطبری: ۳/ ۱۶۸

ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ دونوں کا حصہ ہوں۔

1120 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا كَانَ يَوْمٌ أَحَدٍ وَفَرَّ النَّاسُ فَقُلْتُ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَفِرَّ، فَحَمَلْتُ عَلَى الْقَوْمِ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ جَبْرِيْلُ: إِنَّ هَذِهِ لَهِيَ الْمُوَأَسَاةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهُ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ))، فَقَالَ جَبْرِيْلُ: وَأَنَا مِنْكُمْمَا. ①

جب غزوہ احد کا دن تھا اور لوگ میدان چھوڑنے لگے تو میں نے کہا: نبی ﷺ ایسے نہیں ہیں کہ وہ میدان چھوڑ جائیں۔ چنانچہ میں لوگوں پر اس طرح چڑھ دوڑا جیسے میں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ یہ دیکھ کر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یقیناً یہی اصل ہمدردی ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ میرا حصہ ہے اور میں اس کا حصہ ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ دونوں کا حصہ ہوں۔

1121 - سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عرفہ کی شام رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَاهِي بِكُمْ وَغَفَرَ لَكُمْ عَامَّةً، وَلِعَلِّي خَاصَّةً، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ غَيْرَ مُحَابٍ بِقَرَابَتِي، إِنَّ السَّعِيدَ كُلَّ السَّعِيدِ حَقَّ السَّعِيدِ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ)). ②

بلاشبہ اللہ عزوجل نے تم پر فخر کیا اور تم سب کو عام مغفرت سے نواز دیا اور علی کو خاص طور پر، میں اقربا پروری سے ہٹ کر تمہاری جانب اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں، یقیناً بہ درجہ کمال اور کما حقہ سعادت مندی کا حامل وہ شخص ہے جو علی (رضی اللہ عنہ) کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی اس سے محبت رکھے۔

1122 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا:

((الْأَعْيُنُ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ))، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحَبُّتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَتَسَارَفْتُ لَهَا رَجَاءً أَنْ أُدْعَى لَهَا، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ: ((امْسِ وَلَا تَلْتَفِتْ، حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ))، قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا، ثُمَّ وَقَفَ فَلَمْ يَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: ((قَاتِلُهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ③

یقیناً میں جہنڈا اس شخص کو تھماؤں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے (اور) اللہ تعالیٰ اسی کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صرف اسی دن امارت کی خواہش ہوئی،

① [سنادہ ضعیف جدًا]

② [موضوع] المعجم الكبير للطبراني: ١٠٢٦ - الرياض النضرة للمحب الطبري: ١٧٦/٣ - مجمع الزوائد للهيتمي: ١٣٢/٩

③ [سنادہ صحيح] مضي برقم: ١٠٣١، ١٠٥٦، ٩٨٧

چنانچہ میں اس اُمید کے ساتھ (رسول اللہ ﷺ کے) سامنے آیا کہ مجھے اس کے لیے بلایا جائے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جھنڈا انہیں تھما دیا، اور فرمایا: (لشکر کو لے کر) چل پڑو اور ادھر ادھر مت دیکھنا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے فتح سے نواز دے۔ چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھوڑا سا ہی چلے تھے کہ پھر کھڑے ہو گئے اور مڑے بغیر ہی بلند آواز کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں کس بنیاد پر ان لوگوں سے قتال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے تب تک قتال کرنا جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ چنانچہ جب وہ یہ اقرار کر لیں گے تو تجھ سے اپنی جانیں اور اپنے اموال بچالیں گے، البتہ ان کا جو حق اور حساب ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

توضیح:..... سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ویسے تو مجھے کبھی امارت کی آرزو نہیں ہوئی لیکن اس دن جب رسول اللہ ﷺ نے اس لشکر کی قیادت کرنے والے کی اس قدر فضیلت بیان فرمائی تو مجھ میں بھی خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش! یہ جھنڈا میرے حوالے کر دیا جائے۔ اور پھر اس حدیث سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا کمال اطاعت ثابت ہو رہا ہے کہ جب نبی ﷺ نے آپ کو روانہ ہونے اور ادھر ادھر نہ دیکھنے کا حکم فرمایا تو تھوڑا ہی چلنے کے بعد آپ کے دل میں ایک سوال پیدا ہوا جو آپ نے نبی ﷺ سے پوچھنا چاہا، لیکن اس کے لیے بھی واپس مڑ کر دیکھنا انہوں نے گویا آپ ﷺ کی حکم عدولی تصور کیا، اسی لیے انہی پیروں پر کھڑے کھڑے اور اپنا منہ پیچھے موڑے بغیر ہی اپنا سوال پوچھ لیا۔

1123 - سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَقَدْ أُوتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثًا، لَأَنْ أَكُونَ أُوتِيْتُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ إِعْطَاءِ حُمْرِ النَّعَمِ: جَوَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، وَالرَّايَةُ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَالثَّلَاثَةُ نَسِيهَا سُهَيْلٌ. ①

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین ایسے امور سے نوازا گیا کہ اگر مجھے ان میں سے کوئی ایک بھی مل جاتا تو مجھے سرخ اونٹ دینے سے زیادہ پسند ہوتا: (۱) مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی ہمسائیگی (۲) غزوہ خیبر کے روز جھنڈا ملنا (۳) تیسری بات راوی سہیل کو بھول گئی۔

1124 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَقَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَأَمَرَنِي أَنْ نَزَلَ بِي كَرَبٌ أَوْ شِلَّةٌ أَنْ أَقُولَهَا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْحَلِيمُ سُبْحَانَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ يُلَقِّنُهَا الْمَيِّتَ، وَيَنْفُثُ بِهَا عَلَى الْمَوْعُوكِ، وَيَعْلَمُهَا الْمُعْتَرِبَةَ مِنْ بَنَاتِهِ. ②

رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ کلمات سکھلائے اور حکم فرمایا کہ جب مجھے کوئی تکلیف یا دشوار معاملہ درپیش ہو تو میں ان کلمات کو پڑھوں: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْحَلِيمُ سُبْحَانَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ،

① [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۰۹۳

② [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۹۴ - المستدرک للحاکم: ۱/۵۰۸ - عمل اليوم واللیلة لابن السنی، ص: ۱۳۴

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ” اللہ کریم و حلیم کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ نہایت پاک ذات ہے، اللہ بڑا بابرکت ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، تمام تر تعریفات اللہ ہی کے لائق ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے۔“ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ قریب المرگ شخص کو ان کلمات کی تلقین کیا کرتے تھے، بخار میں مبتلا آدمی کو پڑھ کر دم کرتے تھے اور اپنی نادار بیٹیوں کو سکھاتے تھے۔

1125 - حارث بن سؤید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَا يَزَالُ النَّاسُ يَنْتَقِصُونَ حَتَّى لَا يَقُولَ أَحَدٌ: اللَّهُ اللَّهُ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ ضَرَبَ يَعْسُوبُ الدِّينِ بِذَنْبِهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ بَعَثَ إِلَيْهِ بَعَثًا يَتَجَمَّعُونَ عَلَى أَطْرَافِ الْأَرْضِ، كَمَا تَتَجَمَّعُ قَرْعُ الْخَرِيفِ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ اسْمَ أَمِيرِهِمْ، وَمَنَاخَ رِكَابِهِمْ. ①

لوگ (دین کے معاملات میں) مسلسل کوتاہی برتتے جائیں گے، یہاں تک کہ ”اللہ، اللہ“ کرنے والا کوئی رہ ہی نہیں جائے گا۔ جب یہ صورت حال ہو جائے گی تو دین کا سرکردہ شخص اپنی غلطیوں کے باعث ڈنک مارے گا۔ جب یہ ہوگا تو وہ ایک لشکر بھیجے گا اور لوگ زمین کے اطراف پر اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح موسم خزاں کا بادل جمع ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم! یقیناً میں ان کے امیر کا نام بھی جانتا ہوں اور ان کے ٹھہرنے کی جگہ کو بھی جانتا ہوں۔

1126 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَهُوَ مُنَافِقٌ)). ②

جو شخص ہم اہل بیت سے نفرت کرتا ہے وہ منافق ہے۔

1127 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُعْطِيتُ فِي عَلِيٍّ خَمْسًا، هُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: أَمَّا وَاحِدَةٌ، فَهُوَ تَكَايَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ، وَأَمَّا الثَّانِيَةُ، فَلِوَاءِ الْحَمْدِ بِيَدِهِ، آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ وُلِدَ تَحْتَهُ، وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ، فَوَاقِفٌ عَلَى عَقْرِ حَوْضِي يَسْقِي مَنْ عَرَفَ مِنْ أُمَّتِي، وَأَمَّا الرَّابِعَةُ، فَسَاتِرٌ عَوْرَتِي وَمُسْلِمِي إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا الْخَامِسَةُ، فَلَسْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ أَنْ يَرْجِعَ زَانِيًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، وَلَا كَافِرًا بَعْدَ إِيمَانٍ)). ③

علی کے متعلق مجھے پانچ امور سے نوازا گیا ہے، وہ امور مجھے ساری دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ (۱) یہ اللہ کے سامنے میری ٹیک ہوگا (یعنی اللہ کے سامنے میں اس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوں گا) یہاں تک کہ اللہ حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ (۲) لواء الحمد (تعریف کا جھنڈا) اس کے ہاتھ میں ہوگا اور آدم علیہ السلام اور ان کی ساری اولاد اس کے نیچے ہوگی۔ (۳) وہ میرے حوض کوثر کے درمیان میں کھڑا ہوگا اور میرے امتیوں کو پہچان کر انہیں پلا رہا ہوگا۔ (۴) وہ میرے قابل ستر امور کو چھپائے گا اور میرے پروردگار کے ہاں میرا تسلیم کنندہ ہوگا۔ (۵) مجھے اس کے متعلق یہ خوف نہیں ہے کہ وہ پارسائی کے بعد بدکاری کا مرتکب ہو

① [سنادہ صحیح .

② [سنادہ ضعیف] المستدرک للحاکم: ۱۵۰ / ۳

③ [موضوع] شرح نهج البلاغة: ۴۳۱ / ۲

سکتا ہے اور نہ ہی ایمان لانے کے بعد وہ کافر بن سکتا ہے۔

1128 - عمرو الاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الشَّيْعَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا مَبْعُوثٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: كَذَبُوا وَاللَّهِ، مَا هَؤُلَاءِ بِالشَّيْعَةِ، لَوْ عَلِمْنَا أَنَّهُ مَبْعُوثٌ، مَا زَوَّجْنَا نِسَاءَهُ، وَلَا قَسَمْنَا مَالَهُ. ❶

میں نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ شیعہ لوگوں کا خیال ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ روز قیامت سے پہلے دنیا میں بھیجے جائیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ جھوٹ بولتے ہیں، بلکہ یہ شیعہ ہیں ہی نہیں (یعنی یہ علی رضی اللہ عنہ کے ماننے والے نہیں ہیں) اگر ہمیں علم ہوتا کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو نہ ہم ان کی ازواج کی شادیاں کرتے اور نہ ان کا مال تقسیم کرتے۔

1129 - ابوصالح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بہ وقت وفات فرمایا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. ❷

اے اللہ! میں علی بن ابی طالب کی ولایت کے صدقے تیرا تقرب حاصل کرتا ہوں۔

نوضیح: یہ روایت، گزشتہ روایت سے پہلی اور آئندہ بیان والی چند روایات من گھڑت ہیں، اسی لیے ان

روایات میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عظمت بیان کرنے میں اس قدر مبالغہ کیا گیا ہے۔

1130 - سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب ﷺ کو فرماتے سنا:

((كُنَّا أَنَا وَعَلِيٌّ نُورًا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ، فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ قَسَمَ ذَلِكَ النُّورَ جُزْءَيْنِ، فَجُزْءٌ أَنَا، وَجُزْءٌ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ)). ❸

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار سال پہلے میں اور علی اللہ کے سامنے نور کی صورت میں تھے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک حصہ میں ہوں اور دوسرا حصہ علی ہے۔

1131 - محدود بن زید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کیا، پھر فرمایا:

((يَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي، وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، أَمَا عَلِمْتَ يَا عَلِيُّ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُدْعَى بِي، فَأَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فِي ظِلِّهِ، فَأَكْسِي حُلَّةَ خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُدْعَى بِالنَّبِيِّينَ بَعْضُهُمْ عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ، فَيَقُومُونَ سِمَاطِينَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ وَيُكْسُونَ حُلَلًا خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنِّي أُخْبِرُكَ يَا عَلِيُّ أَنَّ أُمَّتِي أَوَّلُ الْأُمَّمِ يُحَاسَبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَبْشُرُ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى بِكَ لِقَرَابَتِكَ مِنِّي، وَمَنْزِلَتِكَ عِنْدِي، وَيُدْفَعُ إِلَيْكَ لِيَوَائِي، وَهُوَ لِيَوَاءُ الْحَمْدِ، فَتَسِيرُ بِهِ بَيْنَ السَّمَاطِينَ، آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَمِيعُ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَظِلُّونَ بِظِلِّ لِيَوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَطَوْلُهُ

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٣/٣ - المستدرک للحاکم: ١٤٥/٣

❷ [موضوع] الرياض النضرة للمحب الطبري: ١٦٧/٣

❸ [موضوع] الرياض النضرة للمحب الطبري: ١٥٤/٣ وهو موضوع

مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ، سِنَانُهُ يَأْقُوْتَةُ حَمْرَاءُ، قُضْبُهُ فِضَّةٌ بَيْضَاءُ، زُجُهُ دُرَّةٌ خَضْرَاءُ، لَهُ ثَلَاثُ ذَوَائِبَ مِنْ نُورٍ، ذَوَابَةٌ فِي الْمَشْرِقِ، وَذَوَابَةٌ فِي الْمَغْرِبِ، وَالثَّلَاثَةُ وَسَطُ الدُّنْيَا، مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ أَسْطُرٍ الْأَوَّلُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَالثَّانِي: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالثَّلَاثُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، طَوْلُ كُلِّ سَطْرٍ أَلْفُ سَنَةٍ، وَعَرْضُهُ مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ، فَتَسِيرُ بِاللَّوَاءِ وَالْحَسَنُ عَنْ يَمِينِكَ، وَالْحُسَيْنُ عَنْ يَسَارِكَ، حَتَّى تَقِفَ بَيْنِي وَبَيْنَ إِبْرَاهِيمَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةً خَضْرَاءَ مِنْ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يَنَادِي مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ: نِعْمَ الْأَبُ أَبُوكَ إِبْرَاهِيمَ، وَنِعْمَ الْأَخُ أَخُوكَ عَلِيُّ، أَبْشِرْ يَا عَلِيُّ، إِنَّكَ تُكْسَى إِذَا كُسِيتُ، وَتُدْعَى إِذَا دُعِيتُ، وَتُحْيَا إِذَا حُيِّتُ)). ❶

اے علی! تو میرا بھائی ہے، تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کا تھا، بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اے علی! کیا تجھے معلوم نہیں کہ روزِ قیامت جس شخص کو سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ میں ہی ہوں گا، چنانچہ میں عرش کی دائیں جانب اس کے سائے میں کھڑا ہو جاؤں گا، پھر مجھے جنتی چوغوں میں سے سبز رنگ کا ایک چوغہ پہنایا جائے گا، پھر یکے بعد دیگرے تمام انبیاء کو بلایا جائے گا، وہ سب عرش کی دائیں جانب دو صفوں میں کھڑے ہو جائیں گے اور انہیں بھی جنتی چوغوں میں سے سبز رنگ کے چوغے زیب تن کرائے جائیں گے۔ اے علی! آگاہ رہو! میں تمہیں بتلا رہا ہوں کہ یقیناً میری امت کا تمام امتوں سے پہلے حساب لیا جائے گا، اور خوش ہو جاؤ؛ کیونکہ پھر تمہاری مجھ سے قرابت داری اور میری نظر میں تمہارا مقام و مرتبہ ہونے کی وجہ سے تمہیں بلایا جائے گا اور میرا جھنڈا تمہارے حوالے کر دیا جائے گا، وہ جھنڈا ”لواء الحمد“ ہوگا، تو اس جھنڈے کو لے کر (انبیاء کی) دونوں صفوں کے درمیان چلنے لگے گا اور ساری مخلوقِ خدا قیامت کے دن میرے اس جھنڈے میں سایہ حاصل کرے گی۔ اس جھنڈے کی لمبائی ایک ہزار سال کی مسافت جنتی ہوگی۔ اس کا پھل (یعنی اوپر والا حصہ) سرخ یا قوت کا ہوگا، اس کی شاخیں سفید چاندی کی ہوں گی اور اس کا پھلکا (یعنی نیچے والا حصہ) سبز موتی کا ہوگا، نور سے بنی ہوئی اس کی تین پٹیاں ہوں گی: ایک پٹی مشرق میں ہوگی، دوسری مغرب میں اور تیسری پٹی دنیا کے درمیان میں ہوگی۔ اس پر تین سطریں لکھی ہوں گی: پہلی سطر میں ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ دوسری سطر میں ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ اور تیسری سطر میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہوگا۔ ہر سطر کی لمبائی ایک ہزار سال اور چوڑائی بھی ایک ہزار سال کی مسافت کے بقدر ہوگی۔ تو وہ جھنڈا لے کر چلے گا، حسن تیری دائیں جانب اور حسین تیری بائیں جانب ہوگا، یہاں تک کہ تو عرش کے سائے میں میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان میں آ کر ٹھہر جائے گا۔ پھر تجھے جنت کا سبز چوغہ پہنایا جائے گا، پھر عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ یہ آواز لگائے گا کہ (اے محمد! آپ) باپ بھی اچھے ہیں (یعنی) آپ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بھائی بھی اچھے ہیں (یعنی) آپ کے بھائی علی رضی اللہ عنہ۔ اے علی! خوش ہو جاؤ، جب مجھے چوغہ پہنایا جائے گا تب تجھے بھی پہنایا جائے گا، جب مجھے بلایا جائے گا تب تجھے بھی بلایا جائے گا اور جب مجھے سلام کہا جائے گا

❶ [ضعیف جداً أو موضوع] ذخائر العقبی للمحب الطبری، ص: ۷۵۔ شرح نهج البلاغة: ۲/ ۴۳۰

تب تجھے بھی سلام کیا جائے گا۔

1132 - سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَمْسِكَ بِالْقَضِيبِ الْأَحْمَرِ الَّذِي غَرَسَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ بِيَمِينِهِ ، فَلْيَتَمَسَّكَ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ)). ❶

جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ اس سرخ شاخ کو مضبوطی سے تھام لے جسے اللہ تعالیٰ نے جنتِ عدن میں اپنے دائیں ہاتھ مبارک سے اگایا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کی محبت کو مضبوطی سے تھام لے۔

1133 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ ، إِذْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَمْ يَجِدْ مَجْلِسًا ، فَتَزَحَّزَحَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ أَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ ، فَسَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا صَنَعَ ثُمَّ قَالَ: ((أَهْلُ الْفَضْلِ أَوْلَى بِالْفَضْلِ ، وَلَا يَعْرِفُ لِأَهْلِ الْفَضْلِ فَضْلُهُمْ إِلَّا أَهْلُ الْفَضْلِ)). ❷

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ تشریف فرما تھے کہ اسی دوران سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آگئے اور انہیں بیٹھنے کے لیے جگہ نہ ملی تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے سرک گئے، پھر انہیں اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ نبی ﷺ کو ان کے اس عمل سے بڑی خوشی ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: صاحبِ مرتبہ ہی عزت و احترام کے زیادہ لائق ہوتا ہے اور مقام و مرتبہ کے لائق لوگوں کی فضیلت کو صرف وہی لوگ پہچانتے ہیں جو خود صاحبِ مرتبہ ہوتے ہیں۔

1134 - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ، عَلِيُّ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ . ❸

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور علی رسول اللہ (ﷺ) کے بھائی ہیں۔“

1135 - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلِيٌّ أَحْسَى ، وَصَاحِبُ لِيَوَائِي)). ❹

علی میرا بھائی اور میرا جھنڈا اٹھانے والا ہے۔

1136 - سدی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللَّهُمَّ الْعَنْ كُلَّ مُبْغِضٍ لَنَا قَالٍ ، وَكُلَّ مُحِبِّ لَنَا غَالٍ . ❺

اے اللہ! ہم سے نفرت کرنے والے ہر دریدہ دہن شخص پر اور ہم سے غلو آمیز محبت کرنے والے پر لعنت فرما۔

1137 - سیدنا زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [موضوع] الموضوعات لابن الجوزی: ۱/۳۸۷

❷ [موضوع] التاريخ للخطيب: ۳/۱۰۵ - الموضوعات لابن الجوزی: ۱/۳۸۰

❸ [موضوع] التاريخ الكبير للبخاری: ۱/۲۸۸

❹ [إسناده ضعيف] الرياض النضرة للمحب الطبري: ۳/۲۴۸ - السنة لابن أبي عاصم: ۹۷

دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَسْجِدَهُ فَقَالَ: ((أَيْنَ فُلَانٌ؟ أَيْنَ فُلَانٌ؟)) فَجَعَلَ يَنْظُرُ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، وَيَتَفَقَّدُهُمْ وَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ، حَتَّى تَوَافَوْا عِنْدَهُ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَأَخَى بَيْنَهُمْ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ حَدِيثَ الْمُوَاخَاةِ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ عَلِيُّ: لَقَدْ ذَهَبَتْ رُوحِي، وَأَنْقَطَعَ ظَهْرِي، حِينَ رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي، فَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ سَخِطِ عَلِيٍّ فَلَكَ الْعُتْبَى وَالْكَرَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، مَا أَخْرَجْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي، وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي))، قَالَ: مَا أَرِثُ مِنْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَا وَرَثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلِي))، قَالَ: وَمَا وَرَثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكَ؟ قَالَ: ((كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ، وَأَنْتَ مَعِيَ فِي قَصْرِي فِي الْجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي، وَأَنْتَ أَخِي وَرَفِيقِي، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِخْوَانًا عَلَى سُرِّ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧]، الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. ❶

میں مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ پوچھ رہے تھے: فلاں کہاں ہے؟ فلاں کہاں ہے؟ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں کی جانب دیکھ رہے تھے اور جن لوگوں کو غیر حاضر پاتے انہیں بلانے کے لیے آدمی کو بھیج دیتے، یہاں تک کہ سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور ان کے درمیان مواخات قائم کی (یعنی انصار و مہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا)۔۔۔ پھر راوی نے رسول اللہ ﷺ کا اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے کا واقعہ بیان کیا۔۔۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میری جان نکل گئی اور کمر ٹوٹ گئی جب میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اپنے (تمام) صحابہ کے ساتھ ایسا کیا ہے (یعنی سب میں بھائی چارہ قائم کیا ہے لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا) اگر تو یہ میرے ساتھ کسی خفگی کی بنا پر ہے تو یہ آپ کی مرضی اور حق ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر مبعوث کیا ہے! میں نے تجھے صرف اپنے لیے موخر کیا ہے، کیونکہ تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں آپ کی کس چیز کا وارث ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا وارث مجھ سے پہلے انبیاء نے بنایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے کس چیز کا وارث بنایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت۔ تم جنت کے محل میں میرے اور میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہو گے، تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِخْوَانًا عَلَى سُرِّ مُتَقَابِلِينَ﴾ (وہاں سب) بھائی بھائی ہوں گے اور مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہو گے۔“ (اس سے مراد) رضائے الہی کی خاطر باہم محبت کرنے والے لوگ ہیں، جو ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

1138 - حصین بن منذر رقاشی بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده ضعيف] ذخائر العقبی للمحب الطبری، ص: ٧٩

شَهِدْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَتَى بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانٌ وَرَجُلٌ آخَرٌ، فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَأَاهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَأَاهُ يَتَقَيَّوْهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأَهَا حَتَّى شَرِبَهَا، فَقَالَ لِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ عَلِيُّ لِلْحَسَنِ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَّ حَارَهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَهَا، قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَأَخَذَ السُّوْطَ فَجَلَدَهُ، وَعَلِيُّ يُعَدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً، قَالَ: أَمْسِكْ؛ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: أَحْسَبُهُ، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ، وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلُّ سَنَةٍ، وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ. ❶

میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا کہ ولید بن عقبہ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حمران اور ایک دوسرے آدمی نے اس کے خلاف گواہی دی، ایک نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو شراب پیتے دیکھا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو (شراب پینے کی وجہ سے) قے کرتے دیکھا ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے شراب پی ہے، تبھی تو قے کی ہے۔ چنانچہ آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس پر حد قائم کیجئے۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا کہ اس پر حد قائم کر دو۔ تو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: جس نے خلافت کا مزہ اٹھایا ہے اس کی شدت کا بار بھی وہی اٹھائے۔ تو آپ نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس پر حد قائم کرو۔ انہوں نے کوڑا پکڑا اور اسے مارنے لگے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ گنتے رہے، یہاں تک کہ چالیس کوڑے ہو گئے، تو آپ نے فرمایا: بس کرو، نبی ﷺ نے چالیس کوڑے مارے ہیں۔

عبدالعزیز فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے۔ یہ سب سنت ہیں، لیکن یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

1139 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ بَنِي هَاشِمٍ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَوْ أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ مَا بَدَأْتُ إِلَّا بِكُمْ)). ❷

اے بنو ہاشم کی جماعت! اس ذات کی قسم جس نے مجھے دین حق دے کر مبعوث فرمایا! اگر میں جنت کے دروازے کا کوڑا پکڑ لوں تو میں (جنت میں لوگوں کو داخل کرنا) تم ہی سے شروع کروں گا۔

1140 - سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَكْتُوبٌ عَلَيَّ بِبَابِ الْجَنَّةِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، عَلِيُّ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ، قَبْلَ أَنْ تُخْلَقَ السَّمَاوَاتُ بِالْفِي سَنَةٍ)). ❸

زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر یہ لکھا جا چکا تھا کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول

❶ [إسناده صحيح] سنن الدارقطني: ٤/٢٠٩ - السنن الكبرى للبيهقي: ٨/٣١٦ - شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣/١٥٢

❷ [موضوع] ماضي برقم: ١٠٥٨

❸ [موضوع] حلية الأولياء لأبي نعيم: ٧/٢٥٦ - العلل المتناهية لابن الجوزي: ١/٢٣٥ - التاريخ للخطيب: ٧/٣٧٨

ہیں اور علی (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ (ﷺ) کے بھائی ہیں۔

1141 - سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ [الشوری: ۲۳]، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتُنَا هُوَ لَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: ((عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَابْنَاهَا عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)) ❶

جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ ”(اے نبی!) کہہ دیجیے کہ میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں، البتہ قرابت کی محبت ضرور چاہتا ہوں۔“ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان قرابت داروں سے کون لوگ مراد ہیں کہ جن سے محبت رکھنا ہم پر واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں صاحبزادے (رضی اللہ عنہم)۔

1142 - ابووائل بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مَكَاتِبِي فَأَعِنِّي، قَالَ عَلِيٌّ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صَبِيرٍ دَنَانِيرَ لَأَدَّاهُنَّ اللَّهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: قُلِ: اللَّهُمَّ اغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں اپنی مکاتبت سے عاجز آچکا ہوں، آپ میری مدد فرمائیے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے، اگر تجھ پر صیر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرض بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ سے وہ قرض چکا دے گا؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو: اللَّهُمَّ اغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ”اے اللہ! مجھے اپنے حلال رزق کے ذریعے اپنے حرام کردہ مال سے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل سے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔“

توضیح:..... مکاتب سے مراد وہ غلام ہوتا ہے جس کے ساتھ اس کے مالک نے یہ معاہدہ کیا ہو کہ تم اتنی رقم ادا کر دو گے تو آزاد ہو جاؤ گے۔

1143 - سعید بن زید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)) ❸

تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔

1144 - سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۶۸/۹ - الدر المنثور للسيوطي: ۷/۶

❷ [إسناده ضعيف] سنن الترمذي: ۵۶۰/۵ - المستدرک للحاکم: ۵۳۸/۱

❸ [إسناده ضعيف] السنة لابن أبي عاصم: ۱۳۲

سُئِلَ عَلِيُّ عَنِ الشَّيْعَةِ، قَالَ: هُمُ الدُّبُلُ الشَّفَاهُ، تُعْرَفُ فِيهِمُ الرَّهْبَانِيَّةُ. ❶
سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے شیعہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ بھینچے ہوئے ہونٹوں والے ہوں گے اور ان میں رہبانیت کے آثار دکھائی دیتے ہوں گے۔

1145 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
(النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، إِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ، فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ). ❷
آسمان والوں کے لیے ستارے امان ہیں، جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے، اور (اسی طرح) میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں، سو جب میرے اہل بیت ختم ہو جائیں گے تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے۔

1146 - ابو زبیر بیان کرتے ہیں کہ:
قُلْتُ لِحَابِرٍ: كَيْفَ كَانَ عَلِيٌّ فِيكُمْ؟ قَالَ: ذَالِكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ، مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ إِيَّاهُ. ❸

میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ لوگوں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا کیا مقام و مرتبہ تھا؟ انہوں نے فرمایا: وہ بہترین انسان تھے، ہم منافقین کی پہچان صرف علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بغض کی بنا پر ہی کرتے تھے۔

1147 - ابوالخثری سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرِيٌّ. ❹
میرے بارے میں دو آدمی ہلاکت کا شکار ہوتے ہیں: غلو کی حد تک محبت رکھنے والا اور دوسرا تہمت و بہتان لگانے کی حد تک نفرت کرنے والا۔

1148 - شرح بن ہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:
أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمَسْحِ، فَقَالَتْ: ائْتِ عَلِيًّا فَسَلْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ مِنْ أَوَّلِ نَهَارِكَ، أَجْزَأَكَ يَوْمَكَ وَلَيْلَتَكَ تَمْسَحُ. ❺

میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مسح کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: جب تم دن کے اول وقت میں اچھی طرح وضوء کر لو تو ایک دن

❶ إسناده منقطع.

❷ [موضوع] مجمع الزوائد للهيثمي: ١٧٤/٩ - المستدرک للحاكم: ١٤٩/٣

❸ إسناده ضعيف جدًا. ❹ [رجال الإسناد ثقات] مضي برقم: ٩٥١

❺ [إسناده حسن لغيره والحديث صحيح] مسند أحمد: ١١٠/٦

اور ایک رات تک مسح کرنا تمہیں کفایت کر جائے گا۔

1149 - سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

وَقَدْ جِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَعَضِبَ وَائْتَلَهُ وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَزَالُ أَحِبُّ عَلِيًّا وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَفَاطِمَةَ أَبَدًا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ أُمَّ سَلَمَةَ يَقُولُ فِيهِمْ مَا قَالَ، قَالَ وَائْتَلَهُ: رَأَيْتَنِي ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ أُمَّ سَلَمَةَ، وَجَاءَ الْحَسَنُ فَأَجْلَسَهُ عَلِيٌّ فَخَذَهُ الْيَمْنَى وَقَبْلَهُ، وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَجْلَسَهُ عَلِيٌّ فَخَذَهُ الْيُسْرَى وَقَبْلَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِعَلِيٍّ فَجَاءَ، ثُمَّ أَغْدَفَ عَلَيْهِمْ كِسَاءً خَيْرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب: ٣٣]، فَقُلْتُ لَوْائْتَلَهُ: مَا الرِّجْسُ؟ قَالَ: الشُّكُّ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ①

جب سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر لایا گیا تو واثلہ رضی اللہ عنہ سے ایک شامی آدمی ملا، تو واثلہ رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس دن سے ہمیشہ سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم سے محبت کر رہا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں وہ بات کرتے سنا تھا جو آپ نے فرمائی۔ واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرنے لگے کہ میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ اس وقت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ آگئے، آپ نے انہیں اپنی دائیں ران پر بٹھا لیا اور ان کا منہ چوما، پھر حسین رضی اللہ عنہ آگئے، آپ نے انہیں اپنی بائیں ران پر بٹھا لیا اور ان کا بھی منہ چوما، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو آپ نے انہیں اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ بھی تشریف لے آئے، پھر آپ ﷺ نے ان تمام پر خیرری چادر ڈال دی۔ میں اب بھی گویا (چشم تصور سے) وہ منظر دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ "اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو ختم کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔" (شہاد کہتے ہیں کہ) میں نے واثلہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ناپاکی سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ذات باری تعالیٰ کے متعلق شک میں مبتلا ہونا۔

1150 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالشَّاهِدِ مَعَ الْيَمِينِ بِالْحِجَازِ، وَقَضَى بِهِ عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ. ②
نبی ﷺ نے حجاز میں ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا تھا اور علی رضی اللہ عنہ نے اسی طرز پر کوفہ میں فیصلہ فرمایا۔

① [سنادہ ضعیف جدًا] مسند أحمد: ١٠٧/٤

② [سنادہ حسن] سنن الترمذی: ٦٢٨/٣ - سنن ابن ماجہ: ٧٩٣/٢ - السنن الکبریٰ للبیہقی: ١٧٠/١٠ - سنن الدارقطنی:

توضیح: مدعی کے پاس جب صرف ایک ہی گواہ ہو تو مالی امور میں اس سے قسم لے کر فیصلہ کیا جاتا ہے، یہ قسم دوسرے گواہ کے قائم مقام ہوتی ہے۔ یہاں یہ روایت لانے سے حضرت امام رحمہ اللہ کا مقصود سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی نبی کریم ﷺ کے فیصلے کے ساتھ موافقت بیان کرنا ہے۔

1151 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَهْدِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مُسِيرَةً سَدَّاهَا حَرِيرٌ، قَالَ: فَأَرْسَلْ بِهَا إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: مَاذَا أَصْنَعُ بِهَا؟ أَلْبَسُهَا أُمَّ لَوْ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَا أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي، وَلَكِنْ اجْعَلْهَا خُمْرًا لِلْفَوَاطِمِ)). ❶

رسول اللہ ﷺ کو ایک رواجی چوغہ تحفے میں پیش کیا گیا جس پر ریشم کا تانا ڈلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے وہ چوغہ مجھے بھیج دیا۔ میں وہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اس کا کیا کروں؟ پہن لوں یا نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کو میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا اسے تمہارے لیے بھی پسند نہیں کر سکتا، البتہ اس سے تم چھوٹے بچوں کے جانگھیرے بنا لو۔

1152 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا مَرَضَ أَبُو طَالِبٍ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، أَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ رَبَّكَ أَنْ يَشْفِيَنِي، فَإِنَّ رَبَّكَ يُطِيعُكَ، وَأَبْعَثْ إِلَيَّ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِ الْجَنَّةِ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَأَنْتَ يَا عَمُّ، إِنْ أَطَعْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَطَاعَكَ)). ❷

جب ابو طالب کو وہ مرض لاحق ہوا جس میں اس کی وفات ہو گئی تھی، تو اس نے نبی ﷺ کو یہ پیغام بھیجا کہ اپنے رب سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے شفا دے دے، کیونکہ تیرا رب تیری بات مانتا ہے اور مجھے جنت کے درختوں سے ٹوٹے ہوئے پھل بھیج۔ تو نبی ﷺ نے اس کو جوابی پیغام بھیجا کہ اے چچا! اگر آپ بھی اللہ کی بات مان لیں تو وہ آپ کی بات بھی مان لے گا۔

1153 - قیس بن ابوحازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ، فَقَالَ: سَلْ عَنْهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، جَوَابُكَ فِيهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جَوَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: بئسَ مَا قُلْتَ، وَلَوْ مَا جِئْتَ بِهِ، لَقَدْ كَرِهْتَ رَجُلًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُهُ الْعِلْمَ غَرًّا، وَلَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))، وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ يَأْخُذُ مِنْهُ. ❸

ایک آدمی معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا:

❶ [إسناده ضعيف] الرياض النضرة للمحب الطبري: ٢٤٧/٣ - مجمع الزوائد للهيثمي: ١٤٢/٥ - مسند أبي داود الطيالسي: ٣٥٥/١

❷ [إسناده ضعيف جدًا]

❸ [إسناده ضعيف جدًا] الرياض النضرة للمحب الطبري: ٢٠٦/٣

اس کے متعلق علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کرو، وہ (میری بہ نسبت) زیادہ جانتے ہیں۔ تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس مسئلہ کے بارے میں میرے نزدیک آپ کا جواب علی رضی اللہ عنہ کے جواب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے بہت بری بات کہی ہے اور تو نے قابلِ ملامت حرکت کی ہے، تو نے ایسے شخص کو ناپسند کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن کے علم کو سراہا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے فرمایا تھا کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی جب کسی چیز کے بارے میں اشکال ہوتا تھا تو وہ ان ہی سے راہنمائی لیتے تھے۔

1154 - منذر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فِينَا دَمْعَةً، أَوْ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً، أَثَوَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ. ①

ہمارے حق میں جس شخص کی آنکھ سے ایک بھی آنسو یا ایک بھی قطرہ ٹپک پڑا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ٹھہرائے گا۔

1155 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((يُولَدُ لَكَ ابْنٌ قَدْ نَحَلْتَهُ اسْمِي وَكُنْيَتِي)). ②

تیرے ہاں بچے کی پیدائش ہوگی جسے میں اپنا نام اور اپنی کنیت دوں گا۔

1156 - امام شعیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ صِغَارًا تَنْتَفِعُوا بِهِ كِبَارًا، تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ لِيَصِرَ لِدَاتِ اللَّهِ. ③

بچپن میں ہی علم حاصل کر لو؛ تاکہ بڑے ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکو، اللہ کے غیر سے علم سیکھو؛ تاکہ وہ بھی اللہ کے لیے ہی ہو جائے۔

1157 - ابو حرب بن ابواسود الدؤلی بیان کرتے ہیں کہ:

اشتكى أبو الأسود الفالج، فنعت له ثعلب، فطلبناها في خرب البصرة، فبينما أنا أطوف إذا أنا برجل يصلي، فأشار إلي قاتيتة، فقال: من أنت؟ فقلت: أبو حرب بن أبي الأسود، فقال: أقرىء أبائك السلام وقل له: عبد الله بن فلان يقرأ عليك السلام ويقول لك: أشهد أني سمعتُ علياً يقول: لأدودن بيدي هاتين القصيرتين عن حوض رسول الله رايات الكفار والمنافقين، كما تذاذ غريبة الأبل عن حياضها. ④

ابوالاسود رحمہ اللہ کو فالج کی شکایت ہوگئی تو انہیں بہ طور علاج کسی نے لومڑ کا بتلایا۔ ہم اسے بصرہ کے ویرانوں سے تلاش کر کے لائے۔ پھر (ایک روز) میں چکر لگا رہا تھا تو میرا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے مجھے اشارہ کیا تو میں اس کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتلایا کہ ابو حرب بن ابوالاسود۔ اس نے کہا: اپنے والد کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ عبد اللہ بن فلاں آپ کو سلام کہتا تھا اور یہ بھی

① [لم أجد أحمد بن اسرائيل والباقون ثقات] ذخائر العقبي للمحب الطبري، ص: ۱۹

② [إسناده ضعيف] تاريخ بغداد للخطيب: ۱۱/۲۱۸-العلل المتناهية لابن الجوزي: ۱/۲۴۵

③ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۳۵

کہتا تھا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: یقیناً میں اپنے ان دو چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کے حوض مبارک سے کفار کے جھنڈے اس طرح ہٹاؤں گا جس طرح اونٹوں کے تالابوں سے اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔

1158 - سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ((اللَّهُمَّ اقْوُلْ كَمَا قَالَ أَخِي مُوسَى: اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي، عَلِيًّا أَخِي، اشْدُدْ بِهِ أَرْزِي، وَأَشْرِكُهُ فِي أَمْرِي، كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا، وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا، إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا)). ①
اے اللہ! میں بھی اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام نے کی تھی: ”اے اللہ! میرے اہل بیت میں سے ہی میرا وزیر بنا دے، یعنی میرے بھائی علی کو، اس کے ذریعے سے میرا ہاتھ مضبوط کر اور اس کو میرے کام میں شریک کر دے، تاکہ ہم خوب تیری تسبیح بیان کریں اور کثرت سے تیرا ذکر کریں، یقیناً تو ہمیشہ ہمارے حال پر نگران رہا ہے۔“

1159 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:
كَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرِ سَبْعَةً وَسَبْعِينَ رَجُلًا، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَكَانَ صَاحِبَ رَأْيَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. ②
غزوہ بدر کے روز مہاجرین کی تعداد ستر (77) تھی۔۔۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا: (اس روز) رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے تھاما ہوا تھا۔

1160 - جبہ العرنی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
نَحْنُ النُّجَبَاءُ، وَأَفْرَاطُنَا أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ، وَحِزْبُنَا حِزْبُ اللَّهِ، وَحِزْبُ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ حِزْبُ الشَّيْطَانِ، وَمَنْ سَوَى بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَدُوِّنَا فَلَيْسَ مِنَّا. ③
ہم ممتاز اور ستودہ صفات لوگ ہیں، ہمارے ساتھ دلچسپی رکھنے والے لوگ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے ہیں اور ہماری جماعت اللہ کی جماعت ہے، جبکہ باغی گروہ کی جماعت شیطان کی جماعت ہے، اور جو شخص ہم میں اور ہمارے دشمن میں برابری پیدا کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

1161 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:
شَكِي عَلِيًّا، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، النَّاسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوا عَلِيًّا، فَوَاللَّهِ لَهُوَ أَحْيِسُنُّ فِي ذَاتِ اللَّهِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ)). ④

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے لوگوں کی کوئی شکایت کی تو آپ ﷺ ہم میں کھڑے ہو

① [سناده ضعيف] الرياض النضرة للمحب الطبري: 3/150 - الدر المنثور للسيوطي: 4/295

② [سناده ضعيف] المستدرک للحاکم: 3/111 ③ [سناده ضعيف]

④ [سناده صحيح] مسند أحمد: 3/86 - المستدرک للحاکم: 3/134

کر خطبہ دینے لگے اور میں نے آپ کو فرماتے سنا: اے لوگو! علی کو تنگ مت کیا کرو، کیونکہ اللہ کی قسم! یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور راہِ خدا سے متعلقہ امور میں بہت سخت ہے۔

1162 - سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا: ((يَا عَلِيُّ، طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ، وَصَدَقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ، وَكَذَبَ فِيكَ)). ①
اے علی! اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جو تجھ سے محبت کرے اور تمہارے متعلق سچ بولے، اور اس شخص کے لیے جہنم کی وادی ہے جو تجھ سے نفرت کرے اور تمہارے متعلق جھوٹ بولے۔

1163 - امام مالک بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، مَنْ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيَّ وَقَالَ: كَأَنَّكَ رَخِيُّ الْبَالِ، فَغَضِبْتُ وَشَكَوْتُهُ إِلَى إِخْوَانِهِ مِنَ الْقُرَاءِ قُلْتُ: أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ سَعِيدٍ؟ إِنِّي سَأَلْتُهُ: مَنْ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَنَظَرَ إِلَيَّ وَقَالَ: إِنَّكَ لَرَخِيُّ الْبَالِ، قَالُوا: أَرَأَيْتَ حِينَ تَسْأَلُهُ وَهُوَ خَائِفٌ مِنَ الْحَجَّاجِ قَدْ لاذَ بِالْبَيْتِ، كَانَ حَامِلَهَا عَلِيٌّ. ②

میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا اٹھانے والے کون صحابی تھے؟ انہوں نے میری طرف دیکھا اور بولے: لگتا ہے تم فارغ البال ہو۔ مجھے ان کے (اس جواب سے) بہت غصہ آیا اور میں نے ان کے قراء ساتھیوں کو ان کی شکایت کی اور کہا: کیا آپ کو سعید کی اس بات سے تعجب نہیں ہوگا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا اٹھانے والے کون صحابی تھے؟ تو وہ میری طرف دیکھ کر بولے: لگتا ہے تم فارغ البال ہو۔ تو انہوں نے (یعنی ان کے قراء ساتھیوں نے) جواب دیا: کیا آپ کو خیال نہیں ہے کہ آپ نے ان سے ایسے حالات میں یہ سوال کیا ہے کہ جب انہیں حجج کا ڈر ہے اور انہوں نے گھر میں پناہ لے رکھی ہے (آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ) جھنڈا اٹھانے والے سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔

1164 - حبه العری بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِكًا يَوْمًا ضَحِكًا لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدَكَ قَبْلِي غَيْرَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ ذَلِكَ مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدٌ سَبْعًا. ③

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک دن اس طرح ہنستے دیکھا کہ میں نے انہیں اس سے زیادہ ہنستے کبھی نہیں دیکھا تھا، ہنستے ہنستے ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔۔۔ آگے انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں مانتا کہ تیرے نبی ﷺ کے علاوہ

② [إسناده حسن] المستدرک للحاکم: ۱۳۷/۳

① [باطل] مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۳۲/۹

③ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۱۱۲/۳

اس اُمت میں سے کوئی بندہ ایسا ہوگا کہ جس نے مجھ سے پہلے تیری عبادت کی ہوگی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے متعدد بار یہی کہا اور پھر فرمایا: میں نے سات دن تک نماز ادا کی، قبل اس کے کہ کوئی نماز پڑھتا۔

1165 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَهُ أَحَدٌ. ①
میں نے نبی ﷺ کے ساتھ تین سال تک نماز پڑھی اور اس وقت آپ کے ساتھ کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔

1166 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ. ②
میں نے لوگوں میں سے کسی کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے سے قبل تین سال تک آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔

1167 - ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَمَعَ عَلِيُّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ قَالَ: أُنْشِدُ بِاللَّهِ كُلَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ إِلَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثُونَ مِنَ النَّاسِ، قَالَ أَبُو نَعِيمٍ: فَقَامَ أَنَا كَثِيرٌ فَشَهِدُوا
حِينَ قَالَ لِلنَّاسِ: ((أَتَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ،
قَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَآلَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)). ③

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ میں جمع کیا، پھر فرمایا: میں ہر اس مسلمان کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے بھی رسول اللہ ﷺ سے غدیر خم کے روز کوئی بات سنی تھی وہ کھڑا ہو جائے۔ تو تیس لوگ کھڑے ہو گئے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ بہت سے لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں (علم ہے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں؛ تو یہ علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ اور جو اس سے عداوت کرے اس سے تو بھی عداوت رکھ۔

1168 - عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، إِذْ آتَاهُ تِسْعَةٌ رَهْطٍ قَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا، وَإِمَّا أَنْ تَخْلُوَ بِنَا عَنْ هَؤُلَاءِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَنَا أَقُومُ مَعَكُمْ، قَالَ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَاحِحٌ قَبْلَ أَنْ يَعْصِيَ، قَالَ: فَابْتَدَأَ وَافْتَحَدْتُوْا فَلَا نَذْرِي مَا قَالُوا، قَالَ: فَجَاءَ يَنْفُضُ ثُوبَهُ وَيَقُولُ: أَفْ وَتَفْ، وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ، وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا بَعْثَنَ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ))، قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنْ

② إسناده ضعيف.

① إسناده ضعيف.

③ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۹۴۷، ۹۵۴، ۹۶۱

اسْتَشْرَفَ، قَالَ: ((أَيْنَ عَلِيٌّ؟)) قَالُوا: هُوَ فِي الرَّحَى يَطْحَنُ، قَالَ: ((وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَطْحَنُ؟)) قَالَ: فَجَاءَ وَهُوَ أَرْمَدٌ لَا يَكَادُ أَنْ يَبْصُرَ، قَالَ: فَفَنَفَثَ فِي عَيْنِهِ ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيِّ، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، وَقَالَ: ((لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ))، قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ: ((أَيْكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟)) قَالَ: وَعَلِيٌّ جَالِسٌ مَعَهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَ: فَبَرَكَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيٌّ رَجُلًا رَجُلًا مِنْهُمْ فَقَالَ: ((أَيْكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟)) قَالُوا: قَالُوا: فَقَالَ: ((أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))، قَالَ: وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ، وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنَ وَحُسَيْنَ فَقَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب: ٣٣]، قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ لَيْسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ، قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، وَعَلِيٌّ نَائِمٌ، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ انْطَلَقَ نَحْوَ بَيْتِ مَيْمُونٍ فَأَدْرِكُهُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ، قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يَرْمِي بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يَرْمِي نَبِيَّ اللَّهِ، وَهُوَ يَتَّصِرُ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالُوا: إِنَّكَ لِلثَّيِّمِ، كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيهِ فَلَا يَتَّصِرُ، وَأَنْتَ تَصُورُ، وَقَدْ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ، قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرَجَ مَعَكَ؟ قَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا))، فَبَكَى عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيِّ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي))، قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي وَمُؤْمِنَةٍ))، قَالَ: وَسَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، قَالَ: فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنْبًا وَهُوَ طَرِيقُهُ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ، قَالَ: وَقَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ))، قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ، عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ، هَلْ حَدَّثْنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: وَقَالَ: نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِينَ قَالَ: ائْتِنِي لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: ((وَكُنْتُ فَاعِلًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَطَّلَعَ عَلَيَّ أَهْلِي بَدْرٍ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ)).

میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ کے پاس نو افراد پر مشتمل ایک جماعت آئی، انہوں نے کہا: اے ابو عباس! یا تو آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہو جائیں، یا پھر آپ ہمیں ان لوگوں سے تنہا کر دیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اس وقت آپ بالکل تندرست تھے اور یہ آپ کے نابینا ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ باتیں کرنا شروع ہو گئے اور ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا

باتیں کیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے کو جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے: اُف، افسوس! یہ لوگ اس شخص کے بارے میں عیب جوئی کر رہے ہیں جسے دس خصلتیں حاصل ہیں: (۱) یہ اس شخص کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں جس کے بارے میں نبی ﷺ نے (غزوہ خیبر کے وقت) فرمایا: میں ضرور اس شخص کو (امیر بنا کر) بھیجوں گا جسے اللہ تعالیٰ کبھی بھی (شکست سے) رُسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ کچھ لوگ نگاہیں اٹھا کر دیکھنے لگے (کہ شاید ہمیں امیر بنا دیا جائے) لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: وہ چکی میں بیٹھے غلہ پیس رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی غلہ کیوں نہیں پیس لیتا؟ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو ان کی آنکھیں خراب تھیں، انہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں تھوک مبارک کے چھینٹے لگائے اور تین مرتبہ جھنڈے کو حرکت دی، پھر وہ انہیں تھما دیا۔ پھر آپ ﷺ (اپنی زوجہ مطہرہ) سیدہ صفیہ بنت حنی رضی اللہ عنہا کو لے کر آئے۔ پھر فلاں شخص کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا اور اس کے پیچھے علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، تو انہوں نے اس سے وہ سورت یاد کی۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اس سورت کو صرف وہی شخص یاد کر کے جائے گا جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ (۲) آپ ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو دنیا و آخرت میں میرا والی بنے؟ علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دنیا و آخرت میں آپ کا والی بنتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ان کے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر لوگوں میں سے ایک ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم میں کون ہے جو دنیا و آخرت میں میرا والی بنے گا؟ تو سب نے انکار کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے (علی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ (۳) سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ تھے (اور ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا پکڑا اور اسے علی، فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم پر ڈال کر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ”اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو ختم کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔“ (۴) علی رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ کے مکہ سے ہجرت کرتے وقت) اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر نبی ﷺ کے کپڑے پہنے اور آپ کی جگہ پر سو گئے، اور مشرکین سمجھ رہے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور علی سو رہے تھے، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی لگا کہ یہ اللہ کے پیغمبر ہیں، چنانچہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کے نبی برمیمون کی طرف گئے ہیں، لہذا آپ بھی ان کے پیچھے ہی چلے جائیں۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ چل دیے اور آپ ﷺ کے ساتھ غار میں جا داخل ہوئے۔ ادھر علی رضی اللہ عنہ کو اسی طرح پتھر مارے جانے لگے جس طرح اللہ کے پیغمبر ﷺ کو مارے جاتے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ تڑپتے رہے لیکن اپنا سر کپڑے میں ہی چھپائے رکھا (تا کہ دشمنوں کو پتہ نہ چل جائے کہ یہ نبی ﷺ نہیں ہیں) یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو مشرکین نے کہا: تو بہت ہی برا شخص ہے، تمہارے صاحب کو تو ہم پتھر مارتے تھے تو وہ تڑپتا ہی نہیں تھا لیکن تم تڑپتے رہے ہو اور ہمیں یہ بہت عجیب لگ رہا تھا (کہ اگر یہ محمد

① [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۳۳۱۔ المستدرک للحاکم: ۳/۱۳۲۔ مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۱۹/۹

[ﷺ] ہے تو تڑپ کیوں رہا ہے۔ (۵) نبی ﷺ غزوہ تبوک میں لوگوں کو لے کر نکلے تو علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: نہیں۔ تو علی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہارا مجھ سے وہی تعلق ہو جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا، سوائے اس کے کہ تم نبی نہیں ہو گے؟ یقیناً یہ بات بھی ضروری ہے کہ میں جاؤں اور تم میرے خلیفہ کی حیثیت سے رہو۔ (۶) رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بعد ہر مومن مرد و عورت کے ولی ہو۔ (۷) آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد (میں کھلنے والے تمام لوگوں) کے دروازے بند کر دیے تھے۔ چنانچہ آپ جنہی حالت میں بھی مسجد میں آ جایا کرتے تھے، کیونکہ آپ کا وہی راستہ تھا، اس کے سوا آپ کا کوئی راستہ ہی نہیں تھا۔ (۸) اور آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جس کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے۔ (۹) اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں یہ خبر دی ہے کہ وہ اصحاب شجرہ (بیعت رضوان میں شریک ہونے والوں) سے راضی ہو گیا ہے اور جو ان کے دلوں میں ہے وہ اس نے جان لیا، تو کیا اس نے ہمیں یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس کے بعد ان پر ناراض ہوا ہے؟ (۱۰) نبی ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جب انہوں نے (ایک شخص کے بارے میں) کہا: مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کرو گے؟ حالانکہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر جھانک کر فرمایا تھا کہ تم جو چاہو عمل کرو (میں نے تمہیں معاف فرما دیا ہے)۔

1169 - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((لَا يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ)). ①

کوئی مومن تجھ سے نفرت نہیں کرے گا اور کوئی منافق تجھ سے محبت نہیں کرے گا۔

1170 - شہر جنتہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک آئی تو اُم المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے گویوں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ، غَرَّوهُ وَذَلُّوهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ عُدِيَّةٌ بِرُمَّةٍ قَدْ صَنَعَتْ لَهَا فِيهَا عَصِيدَةٌ، تَحْمِلُهَا فِي طَبَقٍ لَهَا حَتَّى وَضَعَتْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ؟)) قَالَتْ: هُوَ فِي الْبَيْتِ، قَالَ: ((أَذْهَبِي فَادْعِيهِ، وَأْتِينِي بِأَبْنَيْهِ))، قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَقُودُ ابْنَيْهَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدٍ، وَعَلَى يَمْسِي فِي أَثْرِهِمَا، حَتَّى دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلَسَهُمَا فِي حِجْرِهِ، وَجَلَسَ عَلِيُّ عَلَى يَمِينِهِ، وَجَلَسَتْ فَاطِمَةُ عَلَى يَسَارِهِ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَاجْتَبَدَ كِسَاءٌ خَيْرِيًّا كَانَ بَسَاطًا لَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فِي الْمَدِينَةِ، فَلَقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا، فَأَخَذَ بِشِمَالِهِ طَرَفِي الْكِسَاءِ، وَأَلْوَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهَبَ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، اللَّهُمَّ أَهْلِي أَذْهَبَ عَنْهُمْ الرَّجْسَ

① [اسنادہ ضعیف] ماضی برقم: ۱۰۵۹

وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، اللَّهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهَبَ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ: ((بَلَى، فَادْخُلِي فِي الْكِسَاءِ))، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ فِي الْكِسَاءِ بَعْدَ مَا قَضَى دُعَاءَ هَلاِبْنِ عَمِّهِ عَلِيٍّ وَابْنَيْهِ وَابْنَتَيْهِ فَاطِمَةَ. ❶

ان لوگوں نے اسے شہید کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے، انہوں نے اسے دھو کر دیا اور اسے رسوا کیا، اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت فرمائے۔ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک صبح آپ کی خدمت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہانڈی لے کر حاضر ہوئیں، انہوں نے نبی ﷺ کے لیے آٹے اور گھی کا حلوا بنایا تھا۔ وہ اسے اپنے ایک تھال میں اٹھائے لائیں اور لا کر آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا چچا زاد (علی) کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ گھر میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اسے بلا کر لاؤ اور اس کے صاحبزادوں کو بھی ساتھ لیتی آنا۔ وہ اپنے دونوں بچوں کا ایک ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے آ رہی تھیں اور علی رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلے آ رہے تھے، بالآخر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ پہنچے۔ آپ نے ان دونوں بچوں کو اپنی گود میں بٹھالیا، علی رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں جانب بیٹھ گئے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے وہ چادر کھینچی جو مدینہ میں ہمارے سونے کی جگہ (یعنی ہمارے بستر) کا بچھونا ہوا کرتی تھی۔ نبی ﷺ نے وہ چادر ان سب پر ڈال دی، پھر اپنے بائیں ہاتھ سے چادر کے دونوں کنارے تھامے اور اپنا دایاں ہاتھ مبارک پروردگار کی جانب اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، تم بھی چادر میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بھی چادر میں داخل ہو گئی اور آپ اس سے پہلے اپنے چچا زاد علی رضی اللہ عنہ ان کے دونوں صاحبزادوں اور اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دعا کر چکے تھے۔

1171 - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

وَالَّذِي أَخْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ، يَقُولُ: ((جَاءَ عَلِيٌّ؟)) مِرَارًا، قَالَتْ فَاطِمَةُ: كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ، قَالَتْ: فَجَاءَ بَعْدُ، قَالَتْ: فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ وَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُهُ وَيُنَاجِيهِ، ثُمَّ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. ❷

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۶/۲۹۸ - المعجم الكبير للطبرانی: ۳/۱۱۴

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۶/۳۰۰ - المستدرک للحاکم: ۳/۱۳۸

اس ذات کی قسم جس کے نام کی میں قسم اٹھاتی ہوں! یقیناً آخری وقت میں تمام لوگوں سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرب رہا ہے۔ ہم لوگ روزانہ رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لیے حاضر ہوتے اور آپ بار بار پوچھتے کہ علی آگیا ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غالباً انہیں رسول اللہ ﷺ نے کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آگئے، میں سمجھ گئی کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے، چنانچہ ہم گھر سے نکل کر دروازے کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور میں دروازے پر سب سے زیادہ قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ پر جھک گئے اور آپ سے سرگوشی میں راز کی باتیں کرنے لگے۔ پھر اسی روز رسول اللہ ﷺ کی رحلت ہوگئی۔ چنانچہ آخری وقت میں تمام لوگوں سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ کا ہی آپ ﷺ کے ساتھ قرب رہا ہے۔

1172 - سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذِي الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا نَاسًا مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنِ لَهُمْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانَ، هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَتَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجِئْنَاهُمْ، فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِينَا النَّوْمَ، فَاَنْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صَوْرِ مِنَ النَّخْلِ فِي دَفْعَاءٍ مِنَ التُّرَابِ فَنِمْنَا، فَوَاللَّهِ مَا أَهْبَنَّا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَرَبَّنَا مِنْ تِلْكَ الدَّفْعَاءِ، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ: ((يَا أَبَا تُرَابٍ)) لِمَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، قَالَ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَشَقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟)) فَقُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((أَحْيِمْرُ ثُمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلِيٌّ هَذِهِ - يَعْنِي قَرْنَهُ - حَتَّى تَبْلَّ مِنْهُ هَذِهِ)) يَعْنِي لِحْيَتَهُ. ①

میں اور علی رضی اللہ عنہم غزوہ ذی العشیرہ میں رفیق سفر تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا اور وہاں قیام فرمایا تو ہم نے بنی مدلیج کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اپنے باغات کے چشموں میں کام کر رہے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے ابویقظان! آؤ ان لوگوں کے پاس چل کر دیکھتے ہیں کہ یہ کس طرح کام کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کے قریب چلے گئے۔ تھوڑی دیر تک ان کا کام دیکھا، پھر ہمیں نیند کے جھونکے آنے لگے، تو ہم واپس آگئے اور کھجوروں کے ایک باغ کے کنارے بنجر زمین پر مٹی کے اوپر ہی لیٹ گئے۔ اللہ کی قسم! ہم اسی طرح بے خبر لیٹے ہوئے تھے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی ٹانگ سے ہلاتے ہوئے اٹھایا، اور ہم اس مٹی میں لت پت ہوئے پڑے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے اسی دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ”اے ابوتراب“ کہا تھا، کیونکہ آپ ﷺ ان پر مٹی لگی دیکھ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمام لوگوں سے زیادہ بد بخت دو آدمی نہ بتلاؤں؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تو قوم شمود کا وہ سرخ و سپید آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کی کوچیں کاٹ دی تھیں اور دوسرا وہ آدمی جو اے علی! تمہارے سر پر وار کر کے تمہاری داڑھی

① [اسنادہ حسن متصل] مسند أحمد: ۴/۲۶۳ - المستدرک للحاکم: ۳/۱۴۰ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۹/۱۳۶

کو خون سے تر کر دے گا۔

1173 - سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ الْعَشِيرَةِ ، فَمَرَرْنَا بِرِجَالٍ مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي نَخْلِ ، فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ . ①

میں اور علی رضی اللہ عنہم غزوہ عشیہ میں ساتھ ساتھ (مخوف سفر) تھے کہ ہمارا گزر بنودلج کے کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو باغ میں کام کاج کر رہے تھے۔ پھر راوی نے عیسیٰ بن یونس کی (گزشتہ) حدیث کے ہم معنی ہی بیان کیا۔

1174 - سیدنا بربیدہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ . ②

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز جھنڈا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا تھا۔

1175 - سیدنا بربیدہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْثَيْنِ إِلَى الْيَمَنِ ، عَلِيٌّ أَحَدُهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَعَلِيٌّ الْآخِرُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ: ((إِذَا لَقِيتُمْ فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ ، وَإِنْ افْتَرَقْتُمَا فَكُلُُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى جُنْدِهِ)) ، قَالَ: فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ، فَاقْتَتَلْنَا ، فَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ ، وَسَبَبْنَا الدُّرَيْتَةَ ، فَاصْطَفَى عَلِيٌّ امْرَأَةً مِنَ السَّبَبِ لِنَفْسِهِ ، قَالَ بُرَيْدَةُ: فَكَتَبَ ، يَعْنِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ ، فَلَمَّا آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعْتُ الْكِتَابَ ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ ، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَذَا مَكَانُ الْعَائِدِ ، بَعَثْتَنِي مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أُطِيعَهُ ، قَدْ بَلَغْتُ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقْعُ فِي عَلِيٍّ ، فَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي)) . ③

رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف دو دستے روانہ فرمائے، جن میں ایک کا امیر سیدنا علی رضی اللہ عنہم کو جبکہ دوسرے کا امیر خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کو مقرر کیا اور فرمایا: جب تم لوگ ایک جگہ جمع ہو تو تم سب کا امیر علی ہوگا اور جب تم جدا جدا ہو تو پھر ہر ایک دستے کا امیر ہوگا۔ پھر اہل یمن کے قبیلہ بنو زید سے ہمارا آمناسا منا ہو گیا، چنانچہ ہم نے قتال کیا تو مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ حاصل ہوا۔ ہم نے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور عورتوں و بچوں کو قیدی بنا لیا۔ علی رضی اللہ عنہم نے قیدیوں میں سے ایک عورت اپنے لیے منتخب کر لی۔ بربیدہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کو خط لکھ کر اس بات کی خبر دی۔ تو جب میں (وہ خط لے کر) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ خط آپ کے حوالے کیا۔ آپ کو خط پڑھ کر سنایا گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں! آپ نے مجھے ایک آدمی کے

② [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۱۰۰۹

① اسنادہ حسن۔

③ [اسنادہ حسن] مسند احمد: ۳۵۶/۵

ہمراہ بھیجا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ میں اس کی اطاعت کروں، چنانچہ میں نے تو وہی کیا ہے جو مجھے کہہ کر بھیجا گیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی کے بارے میں کسی بدگمانی کا شکار نہ ہونا، کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور میرے بعد وہ تمہارا دوست ہوگا۔

1176 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ مِنْ أَصْحَابِي، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، عَلِيٌّ مِنْهُمْ، عَلِيُّ مِنْهُمْ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَسَلْمَانُ، وَالْمِقْدَادُ الْكِنْدِيُّ)). ①

اللہ عزوجل نے مجھے میرے صحابہ میں سے چار لوگوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا اور اس نے مجھے یہ بھی بتایا کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ علی بھی ان میں سے ہے، علی بھی ان میں سے ہے، اور (باقی تین) ابوذر، سلمان اور مقداد الکندی (رضی اللہ عنہم) ہیں۔

1177 - ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ مَرَّ عَلِيَّ مَجْلِسٍ وَهُمْ يَتَنَاوَلُونَ مِنْ عَلِيٍّ، فَوَقَّفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي عَلِيَّ عَلِيٍّ شَيْءٌ، وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ كَذَلِكَ، فَبَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي فِي سَرِيَّةٍ عَلَيْهَا عَلِيٌّ، فَأَصَبْنَا سَبِيًّا، قَالَ: فَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنَ الْخُمْسِ لِنَفْسِهِ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: دُونَكَ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ بِمَا كَانَ، ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ عَلِيًّا أَخَذَ جَارِيَةً مِنَ الْخُمْسِ، قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا مَكْبَابًا، قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَغَيَّرَ، فَقَالَ: ((مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَّهُ)). ②

وہ (یعنی سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ) ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو (اس میں بیٹھے لوگ) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں چہ گوئیاں کر رہے تھے، تو انہوں نے (ان سے) کہا: یقیناً میرے دل میں بھی علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ غلط فہمی تھی اور یہی کیفیت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تھی (ہوایوں کہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک جنگی مہم میں بھیجا جس کی قیادت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ تھی۔ ہمیں (مال غنیمت میں) لونڈیاں ملیں، تو علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک لونڈی اپنے لیے رکھ لی۔ جس پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا۔ پھر جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں جو کچھ ہوا تھا وہ (سب روئیداد) بتانے لگا۔ پھر میں نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے خمس کے مال میں سے ایک لونڈی اپنے لیے رکھ لی تھی۔ میں ایسا شخص تھا کہ اپنی نگاہیں نیچی ہی رکھتا تھا۔ چنانچہ جب میں نے سراٹھا کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کا (ناراضی کے باعث) چہرہ مبارک (کا رنگ) متغیر ہو گیا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا دوست میں ہوں، اس کا علی بھی دوست ہونا چاہیے۔

توضیح: یہ جنگی مہم نبی ﷺ نے یمن کے علاقے میں بھیجی تھی اور اس کی قیادت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی۔ نبی ﷺ نے جب اپنے پیارے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق شکوے شکایات سنیں تو آپ ﷺ کا دل بھرا آیا اور غصے سے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا: ”جس کا میں دوست ہوں، اس کا علی بھی دوست ہونا چاہیے۔“ یعنی جس کو میرے ساتھ محبت

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳۵۸/۵

① [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۳۵۶/۵

ہے اس کو علی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو شخص میری عزت و احترام کرتا ہے اس کو علی (رضی اللہ عنہ) کی عزت و احترام بھی کرنا چاہیے۔

1178 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا خَطَبَ عَلِيُّ فَاطِمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهُ لَا بُدَّ لِلْعُرْسِ مِنْ وَلِيمَةٍ))، قَالَ: فَقَالَ سَعْدٌ: عَلِيٌّ كَبَشٌ، وَقَالَ فُلَانٌ: عَلِيٌّ كَذَا وَكَذَا مِنْ ذُرَّةٍ. ①

جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً شادی کے لیے ولیمہ ضروری ہے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مینڈھا میرے ذمے ہے۔ اور فلاں نے کہا: میرے ذمے اتنے جو ہیں۔

1179 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ لِيَقْسِمَ الْخُمْسَ - وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً: لِيَقْبِضَ بَعْضَ الْخُمْسِ - قَالَ: فَأَصْبَحَ عَلِيٌّ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ خَالِدٌ لِبُرَيْدَةَ: أَلَا تَرَى مَا يَصْنَعُ هَذَا، أَوْ مَا صَنَعَ هَذَا؟ قَالَ: فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، قَالَ: وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا، قَالَ: فَقَالَ: ((يَا بُرَيْدَةُ أَتَبْغِضُ عَلِيًّا؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((لَا تُبْغِضُهُ)) - قَالَ رَوْحٌ مَرَّةً: فَأَجِبَهُ - فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. ②

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خمس کی تقسیم کے لیے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا۔ روح نے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ خمس کا کچھ حصہ لینے کے لیے بھیجا۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نہیں دیکھ رہے جو اس نے کیا ہے؟ بریدہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں علی رضی اللہ عنہ سے نفرت ہوا کرتی تھی، چنانچہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹا تو میں نے آپ کو وہ سب بتلایا جو علی نے کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے نفرت مت کرو۔ روح نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) بلکہ اس سے محبت کرو۔ یقیناً خمس میں اس کا حصہ اس سے بھی زیادہ بنتا ہے۔

1180 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَبْغَضْتُ عَلِيًّا بَغْضًا لَمْ أَبْغِضْهُ أَحَدًا قَطُّ، قَالَ: وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَمْ أُحِبَّهُ إِلَّا عَلِيٌّ بَغْضِهِ عَلِيًّا، قَالَ: فَبِعِثَ ذَلِكَ الرَّجُلِ عَلِيٌّ خَيْلًا، فَصَحِبْتُهُ مَا أَصْحَبْتُهُ إِلَّا عَلِيٌّ بَغْضِهِ عَلِيًّا، فَأَصْبْنَا سَبِيًّا، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْعَثْ إِلَيْنَا مِنْ يَخْمَسِهِ، قَالَ: فَبِعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّبْيِ وَصِيفَةٌ هِيَ مِنْ أَفْضَلِ السَّبْيِ، فَخَمَسَ وَقَسَمَ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقُلْنَا يَا أَبَا الْحَسَنِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي السَّبْيِ، فَإِنِّي قَسَمْتُ وَخَمَسْتُ، فَصَارَتْ فِي الْخُمْسِ، ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣٥٩/٥

② [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ٦٦/٨ - مسند أحمد: ٣٥٩/٥

بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، فَوَقَعَتْ بِهَا، قَالَ: وَكَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ، فَقُلْتُ: ابْعَثْنِي مُصَدِّقًا، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ الْكِتَابَ وَأَقُولُ: صَدَقَ، قَالَ: فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ قَالَ: ((أَبْغِضْ عَلِيًّا؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَلَا تُبْغِضْهُ، وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَازِدْ لَهُ حُبًّا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَنَصِيبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمْسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيْفَةٍ))، قَالَ: فَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ. ❶

مجھے علی رضی اللہ عنہ سے اس قدر نفرت تھی کہ اتنی نفرت میں نے کبھی کسی سے نہیں کی تھی بلکہ میں ایک قریشی آدمی سے صرف اس وجہ سے محبت کرتا تھا کہ اسے علی رضی اللہ عنہ سے نفرت تھی۔ ایک مرتبہ اس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور صرف اس بنیاد پر کہ وہ علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کرتا تھا۔ ہم نے کچھ قیدی پکڑے اور اس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیجیں جو مالِ غنیمت کا خمس وصول کر لے، تو آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ ان قیدیوں میں وصیفہ نامی لونڈی بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی۔ علی رضی اللہ عنہ نے خمس وصول کیا اور اسے تقسیم کر دیا، پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا۔ ہم نے ان سے پوچھا: اے ابوالحسن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: تم نے وہ وصیفہ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی، میں نے خمس وصول کیا تو وہ بھی خمس میں شامل تھی، پھر وہ اہل بیتِ نبوت میں آگئی اور وہاں سے آلِ علی میں آگئی، اور میں نے اس سے مجامعت بھی کر لی ہے۔ اس (قریشی) آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھ کر اس صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھیج دو۔ چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لیے بھیج دیا۔ میں بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر خط پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ انہوں نے سچ کہا ہے۔ آپ ﷺ نے خط پر سے میرے ہاتھ کو ہٹا کر فرمایا: کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے نفرت نہ کرو، بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو، کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! خمس میں آلِ علی کا حصہ وصیفہ سے بھی افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بعد میری نظروں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ رہا۔

1181 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً، أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُحِبَّهُمْ))، قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ)) . ❷

بلاشبہ اللہ تعالیٰ میرے صحابہ میں سے چار لوگوں سے محبت کرتا ہے، اس نے مجھے بتلایا ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں بھی ان سے محبت کروں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً علی بھی ان میں سے ہے۔

1182 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا اور میرے دل

❷ [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۱۱۰۳، ۱۱۷۶

❶ [إسناده حسن صحيح لغيره] مسند أحمد: ۳۵۰/۵

میں محفوظ ہو گیا:

((النَّاسُ تَبِعَ لِقْرِيشٍ ، صَالِحُهُمْ تَبِعَ لِصَالِحِهِمْ ، شِرَارُهُمْ تَبِعَ لِشِرَارِهِمْ)) . ❶
لوگ (امارت کے معاملے میں) قریش کے تابع ہیں۔ نیک لوگ ان کے نیک لوگوں کے تابع ہیں اور برے لوگ ان کے برے لوگوں کے تابع ہیں۔

1183 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى الْمَنَامَةِ ، فَاسْتَسْقَى الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ لَنَا بِكَيْءٍ فَحَلَبَهَا فَدَرَّتْ ، فَجَاءَهُ الْحَسَنُ فَنَحَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، كَأَنَّهُ أَحَبُّهُمَا إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((لَا ، وَلَكِنَّهُ اسْتَسْقَى قَبْلَهُ)) ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي ، وَإِيَّاكَ ، وَهَذَا الرَّاقِدَ ، فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . ❷

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں خواب گاہ میں سو رہا تھا۔ اتنے میں حسن یا حسین (رضی اللہ عنہ) نے پینے کے لیے کچھ مانگ لیا، تو نبی ﷺ ہماری ایک بکری کی طرف بڑھے جو بہت کم دودھ دیتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ دوا تو وہ بہت زیادہ نکل آیا۔ حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آگئے تو نبی ﷺ نے انہیں ایک طرف بٹھا لیا۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! لگتا ہے آپ کو ان دونوں میں سے اس کے ساتھ زیادہ محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی بات نہیں ہے، دراصل اس نے اُس سے پہلے مانگا تھا۔ پھر فرمایا: قیامت کے دن میں، تم، یہ دونوں اور یہ سونے والا ایک ہی جگہ میں ہوں گے۔

1184 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَقَاطِمَةَ فَقَالَ: ((أَلَا تُصَلُّونَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا ، فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فِخْذَهُ وَيَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤] . ❸

نبی ﷺ رات کے وقت ان کے (یعنی علی رضی اللہ عنہ) اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: کیا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے؟ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اٹھا دے گا۔ جب میں نے یہ جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے، پھر میں نے آپ ﷺ کو واپس جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرماتے سنا کہ ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ ”انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔“

❶ [إسناده ضعيف والحديث صحيح] صحيح البخارى: ٥٢٦/٦ - صحيح مسلم: ١٤٥١/٣ - مسند أحمد: ١٠١/١ - السنن

الكبرى للبيهقي: ١٤١/٨ - مسند أبي داود الطيالسي: ١٦٤/٢ - مسند البزار: ٢٧٠/٢ - مجمع الزوائد للهيثمي: ١٩١/٥

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ١٠١/١ - مجمع الزوائد للهيثمي: ١٦٩/٩ - مسند أبي داود الطيالسي: ١٢٩/٢

❸ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ١٠٥٠

1185 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ: ((مَنْ أَحَبَّنِي، وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا، كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ تھاما اور فرمایا: جس شخص نے مجھ سے، ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ محبت کی؛ وہ روز قیامت میرے درجے میں میرے ساتھ ہی ہوگا۔

1186 - سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا نَائِمٌ وَفَاطِمَةٌ، وَذَلِكَ مِنَ السَّحَرِ، حَتَّى قَامَ عَلِيٌّ بَابَ الْبَيْتِ فَقَالَ: ((أَلَا تُصَلُّونَ؟)) فَقُلْتُ مُجِيبًا لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا نَفُوسُنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، قَالَ: فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ الْكَلَامَ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلِيٌّ فَيَحْذِهِ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤]. ❷

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہما سو رہے تھے اور یہ سحری کا وقت تھا، آپ ﷺ نے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا: کیا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے آپ کو جواب دیتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں تو صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں، سو جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اٹھا دے گا۔ یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور دوبارہ مجھ سے بات نہ کی، اور آپ ﷺ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ ”انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔“

1187 - فضالہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَائِدًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ مَرَضٍ أَصَابَهُ ثَقُلَ مِنْهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبِي: مَا يُقِيمُكَ بِمَنْزِلِكَ هَذَا، لَوْ أَصَابَكَ أَجَلُكَ لَمْ يَلِكْ إِلَّا أَعْرَابُ جُهَيْنَةَ، نَحْمِلُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ أَصَابَكَ أَجَلُكَ وَوَلَيْكَ أَصْحَابُكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاهَدَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَمُوتَ حَتَّى أَوْمَرْتُمْ تَخْضَبُ هَذِهِ - يَعْنِي لِحْيَتَهُ - مِنْ دَمِ هَذِهِ - يَعْنِي هَامَتَهُ - فَقُتِلَ وَقُتِلَ أَبُو فَضَالَةَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ. ❸

میں اپنے والد (ابو فضالہ بدری رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گیا، وہ کچھ بیمار ہو گئے تھے اور اس سے ان کی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی۔ میرے والد نے ان سے کہا: بیماری نے آپ کا کیا حال کر رکھا ہے، اگر آپ کا آخری وقت آ پہنچا تو آپ کے پاس جہینہ کے دیہاتیوں کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا جو آپ کو مدینہ منورہ لے جائیں گے، لہذا اگر آپ کی رحلت ہو جائے تو آپ کے ساتھیوں کو آپ کا خیال کرنا چاہیے اور آپ کی

❶ [رجالہ ثقات عدا علی بن جعفر] سنن الترمذی: ۶۴۱/۵ - مسند أحمد: ۲/۲۵

❷ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۰۵۰، ۱۱۸۴

❸ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱۰۲/۱ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۶/۹

نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ بات بتا رکھی ہے کہ مجھے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک میں خلیفہ نہ بن جاؤں، اس کے بعد یہ داڑھی اس سر کے خون سے رنگین ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں شہید ہوئے، جبکہ ابوفضالہ رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شریک ہو کر جنگ صفین کے موقع پر شہید ہوئے۔

1188 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ يَكْبِرُ ثُمَّ يَقُولُ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي، فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ))، وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسَلْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعِظَامِي، وَعَصْبِي))، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمِثْلَ مَا بَيْنَهُمَا، وَمِثْلَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))، وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسَلْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ، فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ))، وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)). ①

نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو ”اللہ اکبر“ کہتے، پھر یہ دعائیں پڑھتے: وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ الخ ”میں نے یکسو ہو کر اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرماں بردار ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، سو تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے، تیرے سوا کوئی بھی بخشنے والا نہیں۔ سب سے عمدہ اخلاق اپنانے کے لیے میری راہنمائی فرما، اس کی عمدگی کے لیے صرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے، اور مجھ سے برے اخلاق کو دور لے جا، اسے دور بھی صرف تو ہی لے جا سکتا

① [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ١/٥٣٤ - مسند أحمد: ١/١٠٢ - سنن أبي داود: ١/٢٠١ - سنن الترمذی: ٥/٤٨٥ -

السنن الكبرى للبيهقي: ٢/٣٢

ہے۔ میں حاضر ہوں اور کامل توجہ سے حاضر ہوں، ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، اور برائی کی نسبت تیری جانب نہیں کی جاسکتی۔ میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانہ تیری ہی طرف ہے۔ تو بڑی برکتوں والا اور رفعتوں والا ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کر رہا ہوں۔“ جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ۔۔ الخ ”اے اللہ! میں تیرے لیے جھک گیا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تیرا مطیع ہوں۔ میرے کان، میری آنکھیں، میری ہڈیاں، گودا اور پٹھے سب ہی تیرے سامنے عاجزی کا مظہر ہیں۔“ اور جب آپ ﷺ (رکوع سے) سر اٹھاتے تو فرماتے: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔۔ الخ ”اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی۔ اے ہمارے رب! تیری ہی تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر میں، اور ان کے مابین بھر کر اور اس کے بعد اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔“ اور جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو یوں کہتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ۔۔ الخ ”اے اللہ! میں تیرے حضور سجدہ ریز ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تیرا مطیع فرمان ہوں۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا، اسے شکل دی اور بہترین شکل دی، اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔ بڑی برکتوں والا ہے اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔“ اور جب آپ نماز سے فارغ ہو جاتے اور سلام پھیرتے تو یہ دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ۔۔ الخ ”اے اللہ! میرے سب گناہ اور میری تمام تقصیریں معاف فرمادے، جو میں پہلے کر چکا اور جو میں نے بعد میں کیں، جو چھپے ہوئے کیں اور جو ظاہر میں کیں، جو میں حد سے بڑھا رہا اور جن کا تو مجھ سے زیادہ باخبر ہے۔ تو ہی (نیکی اور خیر میں) آگے کرنے والا ہے اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

1189 - نصیر بن شمیل رضی اللہ عنہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ: ((وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ)) کا مطلب ہے کہ لا يَتَقَرَّبُ بِالشَّرِّ إِلَيْكَ یعنی کسی برے ذریعے سے تیرا تقرب حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ ①

1190 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ پڑھتے:

((وَجَهْتُ وَجْهِي))، فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَأَصْرَفَ عَنِّي سَيِّئَهَا)). ②

میں نے اپنے چہرے کو متوجہ کیا۔۔ آگے انہوں نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کی، البتہ اس میں یہ

الفاظ بیان فرمائے کہ: وَأَصْرَفَ عَنِّي سَيِّئَهَا ”مجھ سے برے اخلاق کو دور کر دے۔“

1191 - محمد بن حنفیہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ)). ③

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جس کی خوب آزمائش کی گئی ہو اور جو بہت زیادہ توبہ کرنے والا ہو۔

1192 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ

① [إسناده الى النصير منقطع.] ② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۰۳

③ [إسناده ضعيف] زيادات المسند: ۱/۱۰۳ - مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۰/۲۰۰

حَضَرَ فَأَرْحَنِي ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي ، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ ، قَالَ: فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَافِهِ)) ، أَوْ ((اللَّهُمَّ اشْفِهِ)) - شَكَ شُعْبَةُ - قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي ذَاكَ بَعْدُ. ❶

میں (ایک مرتبہ) بیمار تھا تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں یہ دعا کر رہا تھا: ”اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو مجھے راحت عطا فرما اور اگر (میری موت کا وقت) مؤخر ہے تو مجھے (بستر مرض سے) اٹھالے، اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق عطا فرما۔“ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیسے دعا کی؟ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا کو دوہرایا تو آپ ﷺ نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مارا اور فرمایا: اے اللہ! اسے عافیت دے۔ یا فرمایا: اے اللہ! اسے شفا عطا فرما۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی وہ تکلیف نہیں ہوئی۔

1193 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُضْحِيَ عَنْهُ ، فَأَنَا أُضْحِي عَنْهُ أَبَدًا. ❷

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کروں، چنانچہ میں ہمیشہ آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

1194 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقَرْبَةٍ وَوَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوَهَا لَيْفٌ. قَالَ مُعَاوِيَةُ: إِذْخِرْ. ❸

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جھالردار چادر، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ دیا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ معاویہ نے بیان کیا ہے کہ اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔

1195 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، تَبَعْتَنِي إِلَى قَوْمٍ أَسَنَ مِنِّي ، وَأَنَا حَدِيثٌ لَا أَبْصِرُ الْقَضَاءَ ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهُ ، وَاهْدِ قَلْبَهُ ، يَا عَلِيُّ ، إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ مَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ)) ، قَالَ: فَمَا اخْتَلَفَ عَلَيَّ قَضَاءٌ بَعْدُ ، أَوْ مَا أَشْكَلَ عَلَيَّ قَضَاءٌ بَعْدُ. ❹

❶ [رجال إسناده ثقات] مسند أحمد: ۱/۱۰۷ - سنن الترمذی: ۵/۵۶۰

❷ مسند أحمد: ۱/۱۰۷ - السنن الكبرى للبيهقي: ۹/۲۸۸ - المستدرک للحاکم: ۴/۲۲۹ - سنن أبي داود: ۳/۹۴ - سنن

الترمذی: ۴/۸۴

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۹۳ - دلائل النبوة للبيهقي: ۲/۴۳۰

❹ [إسناده حسن] مضي برقم: ۹۸۴

رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی جانب بھیجا تو میں نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں جو مجھ سے زیادہ عمر کے ہیں جبکہ میں نو عمر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کی بھی سوجھ بوجھ نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! اس کی زبان کو قائم رکھنا اور اس کے دل کو ہدایت سے روشناس فرما۔ (پھر فرمایا:) اے علی! جب تیرے پاس جھگڑے کے دو فریق آ کر بیٹھیں تو تم تب تک ان کا فیصلہ مت کرنا جب تک کہ دوسرے فریق سے بھی اس کا اسی طرح موقوف نہ سن لو جیسے پہلے کا سنا ہو، سو جب تم ایسا کر لو گے تو تمہارے سامنے فیصلہ از خود واضح ہو جائے گا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نصیحت کے بعد کوئی فیصلہ مجھ پر مشکل ثابت نہیں ہوا۔

1196 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَاجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ فَأَكَلُوا وَشَرَبُوا، قَالَ: قَالَ لَهُمْ: ((مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دِينِي وَمَوَاعِيدِي، وَيَكُونُ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ، وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي؟)) فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ يُسَمِّهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْتَ كُنْتَ بَحْرًا مَنْ يَقُومُ بِهَذَا؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِآخِرٍ، قَالَ: فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، فَقَالَ عَلِيُّ: أَنَا. ①

جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ ”اور اپنے خاندان کے قریبی لوگوں کو ڈرائیے۔“ تو نبی ﷺ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ تیس آدمی جمع ہوئے اور جب وہ کھاپی چکے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے قرض کو چکانے اور میرے وعدوں کو نبھانے کی ذمہ داری کون لے گا؟ (اس کے بدلے میں) وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور میرے اہل خانہ میں میرا نائب ہوگا۔ ایک آدمی، کہ جس کا راوی نے نام ذکر نہیں کیا، بولا: اے اللہ کے رسول! آپ تو ایک سمندر ہیں، بھلا یہ ذمہ داری کون اٹھائے گا؟ پھر آپ ﷺ نے دوسرے کو کہا، پھر یہی پیشکش آپ نے اپنے اہل بیت کو کی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ بولے: میں (یہ ذمہ داری اٹھاتا ہوں)۔

1197 - جریر بن حیان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے والد (حیان رضی اللہ عنہ) سے فرمایا:

لَأَبْعَثَنَّكَ فِيمَا بَعَثَنِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ أُسْوَى كُلِّ قَبْرٍ، وَأَنْ أَطْمَسَ كُلَّ صَنْمٍ. ②

یقیناً میں تجھے لازماً اس کام کے لیے بھیجوں گا جس کام کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا (وہ کام یہ تھا کہ) میں ہر قبر کو برابر کر دوں اور ہر بت کو مسمار کر دوں۔

1198 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا، فَلَا تَنْ أَخِرَ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ غَيْرِهِ فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ، وَالْحَرْبُ خُدْعَةٌ،

① [سناده ضعيف] مضي برقم: ١١٠٨

② [سناده ضعيف جدا] مسند أحمد: ٩٦/١ - سنن أبي داود: ٢١٥/٣ - سنن الترمذی: ٣٦٦/٣

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ
الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ،
فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے یہ بات کہ میں
آسمان سے (زمین پر) گر پڑوں؛ اس بات کی بہ نسبت زیادہ پسند ہوگی کہ میں آپ ﷺ کی طرف ایسی بات
منسوب کروں جو آپ ﷺ نے نہ فرمائی ہو، لیکن جب میں تم سے اس معاملے کے بارے میں بات کروں جو
میرے اور تمہارے درمیان ہے تو (میں اس حدیث:) ”یقیناً جنگ ایک چال ہے“ (کو دلیل بناتے ہوئے کچھ
بھی کہہ سکتا ہوں)۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: عنقریب (خلافت راشدہ کے) آخری زمانے میں
ایک قوم نکلے گی، وہ لوگ کم عمر اور کم عقل ہوں گے، وہ (ظاہری طور پر) مخلوق کی سب سے بہترین بات کہیں
گے، قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین کے اندر سے اس طرح تیزی کے ساتھ
نکل جائیں گے جس طرح زوردار تیرشکار میں سے نکل جاتا ہے۔ تمہارا ان سے سامنا ہو تو ان کو قتل کر دینا، جس
نے ان کو قتل کیا اس کے لیے یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں اجر ہے۔

1199 - شرح بن ہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَتْ: ائْتِ عَلِيًّا فَهُوَ أَعْلَمُ مِنِّي، قَالَ: فَاتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ
الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ: فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ
عَلَى الْخُفَّيْنِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا. ❷

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسح کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، وہ مجھ سے زیادہ
علم والے ہیں۔ چنانچہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق
سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم ایک دن اور ایک رات تک موزوں
پر مسح کریں جبکہ مسافر کے لیے تین دن کا حکم فرماتے تھے۔

1200 - حنّش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ أُضْحِيَ عَنْهُ. ❸

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے
فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں۔

1201 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں سورۃ البراءۃ سنانے (یعنی مشرکین سے براءت کا اعلان

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱ / ۸۱ - مسند البزار: ۲ / ۳۶۴

❷ [إسناده صحيح] سنن النسائي: ۱ / ۸۴ - سنن ابن ماجه: ۱ / ۱۸۳

❸ [إسناده حسن] ماضي برقم: ۱۱۹۳

کرنے) کے لیے بھیجا تو انہوں نے عرض کیا:

يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي لَسْتُ بِاللَّسِينِ، وَلَا بِالْخَطِيبِ، قَالَ: ((مَا بُدُّ أَنْ يَذْهَبَ بِهَا أَنَا أَوْ تَذْهَبَ بِهَا أَنْتَ))، قَالَ: فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ، فَسَأَذْهَبُ أَنَا، قَالَ: ((انْطَلِقْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَثْبُتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي قَلْبَكَ))، قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَمِهِ. ❶

اے اللہ کے نبی! میں نہ تو فصیح و بلیغ ہوں اور نہ ہی خطیب ہوں (پھر آپ اس کام کے لیے مجھے کیوں بھیج رہے ہیں؟) اس کے لیے ضروری ہے کہ یا تو میں اسے لے کر جاؤں یا پھر تم اسے لے جاؤ۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ضروری ہی ہے تو پھر میں ہی لے جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو جمائے اور تمہارے دل کو راست روی پر قائم رکھے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک ان کے منہ پر رکھا۔

1202۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو فرماتے:

((اللَّهُمَّ بِكَ أَصُولٌ، وَبِكَ أَجَلٌ، وَبِكَ أَسِيرٌ))۔ ❷

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے میں حملہ کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے میں زحمت سفر باندھتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں چلتا پھرتا ہوں۔

1203۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا نَزَلَتْ عَشْرُ آيَاتٍ مِنْ بَرَاءَةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَبَعَثَهُ بِهَا لِيَقْرَأَهَا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ، ثُمَّ دَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: ((أَدْرِكُ أَبَا بَكْرٍ، فَحَيْثُ مَا لِحِقْتُهُ فَخُذِ الْكِتَابَ مِنْهُ، فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَاقْرَأْهُ عَلَيْهِمْ))، فَلِحِقْتُهُ بِالْجُحْفَةِ، فَأَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ، وَرَجَعْتُ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَزَلَ فِي شَيْءٍ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ: لَنْ يُوَدِّيَ عَنكَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ رَجُلٌ مِنْكَ))۔ ❸

جب سورۃ البراءۃ (سورۃ التوبہ) کی دس آیات نبی ﷺ پر نازل ہوئیں تو نبی ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ آیات دے کر بھیجا تا کہ وہ اہل مکہ کو سنا کر آئیں۔ پھر نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ابو بکر کے پیچھے جاؤ اور جہاں بھی تم ان سے ملو، ان سے وہ تحریر لے لینا اور اسے لے کر تم خود اہل مکہ کے پاس جانا اور انہیں وہ آیات سنانا۔ چنانچہ (میں جحفہ مقام پر انہیں جا ملا اور ان سے وہ تحریر وصول کر لی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ واپس نبی ﷺ کے پاس آگئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے متعلق کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا: یہ ذمہ داری یا تو صرف آپ ہی ادا کر سکتے ہیں یا پھر وہ شخص جو آپ میں سے ہی ہو۔

❶ [سنادہ حسن] مسند أحمد: ۱/۱۵۰

❷ [سنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۱/۹۔ سنن أبی داود: ۳/۴۲۔ مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۰/۱۳۰

❸ [سنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۱/۱۵۱۔ مجمع الزوائد للہیثمی: ۷/۲۹

1204 - حارث بن سُوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ لِعَلِيِّ: إِنَّ رَسُولَكُمْ كَانَ يَخْصُكُمْ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ عَامَّةً، قَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَخْصَّ النَّاسَ بِهِ إِلَّا شَيْءٌ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا، فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ أَسْنَانِ الْبَابِلِ، وَفِيهَا: إِنَّ الْمَدِينَةَ حَرَمٌ مِنْ ثَوْرٍ إِلَى عَائِرٍ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحَدَّثًا، فَإِنَّ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى مَوْلَى بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: یقیناً آپ کے رسول ﷺ نے عام لوگوں سے ہٹ کر آپ کو کوئی خاص بات بھی بتلائی ہوگی۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسی کوئی خصوصی بات نہیں بتلائی جو آپ نے لوگوں کو نہ بتلائی ہو، سوائے ایک چیز کے؛ جو میری اس تلوار کی میان میں موجود ہے۔ پھر انہوں نے ایک صحیفہ نکالا جس میں بیت کے طور پر ادا کیے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا اندراج تھا اور اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ ثور پہاڑ سے لے کر عایر تک مدینہ حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے گا یا کسی بدعتی کو پناہ دے گا؛ تو یقیناً اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، روزِ قیامت اس کی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔ اور مسلمانوں پر یہ ذمہ داری مشترکہ طور پر عائد ہوتی ہے (کہ وہ اس حکم کا پاس و لحاظ رکھیں)۔ جو شخص مسلمانوں کے عہد کو توڑے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔ اور جو شخص اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی اور سے موالات کا رشتہ بنا لے (یعنی اس کو اپنا مالک بنا لے) تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی بھی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔

❶: اس روایت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے متعلق بات یہ ہے کہ نبی ﷺ کے فرامین کا صحیفہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، گویا آپ بھی نبی ﷺ کے خاص علمی وارث تھے۔

حرم سے مراد وہ تمام جگہ جو قابل احترام اور لائق تقدیس ہو۔ مذکورہ حدیث میں بیان حرم مدینہ کی حد تقریباً بارہ میل بنتی ہے، اس ساری حد کے اندر شکار کرنا، درخت اکھاڑنا اور گھاس کاٹنا حرام ہے۔ البتہ کسی ناگزیر صورت کے لیے گھاس وغیرہ کاٹنا جائز ہے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے اذخر بوٹی کو کاٹنے کی اجازت لی تھی، کیونکہ اس سے وہ چمڑوں کی دباغت کیا کرتے تھے۔

1205 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ قَوْمًا يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتْلُوهُ، عَلَامَتُهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ)). ❷

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۵۱ - سنن أبي داود: ۴/۱۸۰ - سنن النسائي: ۸/۲۴

❷ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۸۸

بلاشبہ کچھ لوگ اسلام سے اس طرح (تیزی کے ساتھ) نکل جائیں گے جس طرح تیرا اس چیز سے نکل جاتا ہے جس پر اس سے نشانہ لگایا گیا ہوتا ہے، وہ قرآن کو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلے سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جو انہیں قتل کرے گا اور وہ اسے شہید کر دیں گے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ادھورے ہاتھ والا ایک شخص ہوگا۔

1206 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غدیر خم کے روز فرمایا:

((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاهُ)). قَالَ فَزَادَ النَّاسُ بَعْدُ: ((اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)). ❶

جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان الفاظ کے بعد لوگوں نے یہ بھی اضافہ کیا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے اس سے تو بھی دوستی رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ۔

1207 - ابن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: يَا ابْنَ أَعْبَدَ، هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا حَقُّهُ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: تَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا، قَالَ: وَمَا تَدْرِي مَا شُكْرُهُ إِذَا فَرَعْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا شُكْرُهُ؟ قَالَ: تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ؟ كَانَتْ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَكْرَمِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ زَوْجَتِي، فَجَرَّتْ بِالرَّحِي حَتَّى أَثَرَ الرَّحِي بِيَدِهَا، وَاسْتَقَّتْ بِالْقَرْبَةِ حَتَّى أَثَرَتِ الْقَرْبَةُ بِنَحْرِهَا، وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، وَأَوْقَدَتْ تَحْتَ الْقِدْرِ حَتَّى دَنَسَتْ ثِيَابُهَا، فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضَرٌّْ، فَقَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ أَوْ خَدَمٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلِيهِ خَادِمًا يَقِيكَ حَرَمًا أَنْتَ فِيهِ، فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ خَدَمًا أَوْ خَدَامًا، فَرَجَعْتُ وَلَمْ تَسْأَلْهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أُوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ))، قَالَ: فَأَخْرَجَتْ رَأْسَهَا فَقَالَتْ: رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، مَرَّتَيْنِ. ❷

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن اعبد! کیا تم جانتے ہو کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اے ابن ابی طالب! (آپ ہی بتلا دیجیے کہ) اس کا حق کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: (اس کا حق یہ ہے کہ) تم یہ دعا پڑھو: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا ”اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! جو تو نے ہمیں رزق عطا کیا ہے؛ اس میں ہمارے لیے برکت فرمادے۔“ (پھر فرمایا:) کیا تم جانتے ہو کہ کھانے سے

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۵۲

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۱۵۳ - سنن أبي داود: ۴/۳۱۵ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۵/۲۲

فراغت کے بعد شکر کیسے ادا کیا جاتا ہے؟ میں نے پوچھا: (فرمائیے) شکر ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) تم یوں کہو: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔" پھر فرمایا: کیا میں تجھے اپنے اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کے متعلق نہ بتلاؤں؟ وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں، آپ ﷺ کی نگاہ میں آپ کے اہل خانہ میں سب سے زیادہ لائق عزت تھیں اور میری اہلیہ محترمہ تھیں۔ انہوں نے اتنی چکی چلائی کہ ان کے ہاتھوں میں اس کے نشان پڑ گئے اور مشکیزے بھی اس قدر ڈھوئے کہ گردن پر نشان پڑ گئے، گھر کو اتنا سنوارا کہ اپنے کپڑے غبار آلود ہو گئے اور ہانڈی کے نیچے آگ اتنی جلائی کہ کپڑے بیکار ہو گئے جس سے انہیں جسمانی طور پر شدید اذیت ہوئی۔ اتفاقاً انہی دنوں رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی یا خادم آئے۔ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہما سے کہا: جا کر رسول اللہ ﷺ سے ایک خادم کی درخواست کرو تا کہ تم اس گرمی سے تونچ جاؤ۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک یا کئی خادم موجود ہیں، لیکن وہ اپنی درخواست پیش نہ کر سکیں اور واپس آ گئیں۔۔۔ اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور آخر میں ذکر کیا کہ (جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خادم کی درخواست کی تو) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتلاؤں؟ (وہ یہ ہے کہ) جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو 33 مرتبہ "سبحان اللہ" 33 مرتبہ "الحمد للہ" اور 34 مرتبہ "اللہ اکبر" پڑھ لیا کرو۔ یہ سن کر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سر نکالا اور دو مرتبہ کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

1208 - ابووائل بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مَكَاتِبِي فَأَعِنِّي، فَقَالَ عَلِيُّ: أَلَا أَعَلَّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صَبْرٍ دَنَائِرَ لَأَدَّاهُ اللَّهُ عَنْكَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں اپنی مکاتبت سے عاجز آچکا ہوں، لہذا آپ میری مدد فرمائیے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھلائے تھے، اگر تجھ پر صبر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرض بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ سے وہ قرض چکا دے گا؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو: اللَّهُمَّ أَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ "اے اللہ! مجھے اپنے حلال رزق کے ذریعے اپنے حرام کردہ مال سے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل سے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔"

توضیح:..... مکاتب سے مراد وہ غلام ہوتا ہے جس کے ساتھ اس کے مالک نے یہ معاہدہ کیا ہو کہ تم اتنی رقم ادا

کر دو گے تو آزاد ہو جاؤ گے۔

1209 - ابوظبیان الجنبی بیان کرتے ہیں کہ:

① [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵/۵۶۰۔ المستدرک للحاکم: ۱/۵۳۸

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا، فَذَهَبُوا بِهَا لِيُرْجَمُوهَا فَلَقِيَهُمْ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا لِهَذِهِ؟ فَقَالُوا: زَنَتْ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فانتزَعَهَا عَلِيٌّ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَرَدَّهَمْ، فَرَجَعُوا إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ: مَا رَدَّكُمْ؟ قَالُوا: رَدَّنَا يَعْنِي عَلِيٌّ، قَالَ: مَا فَعَلَ هَذَا عَلِيٌّ إِلَّا لِشَيْءٍ قَدْ عَلِمَهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ: فَجَاءَ وَهُوَ شَبَهُ الْمُغْضَبِ، فَقَالَ: مَا لَكَ رَدَدْتَ هُوَ لَاءِ؟ قَالَ: أَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ، وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَعْقِلَ))؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ عَلِيٌّ: هَذِهِ مُبْتَلَاةُ بَنِي فُلَانٍ، فَلَعَلَّهُ أَتَاهَا وَهُوَ بِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَا أُدْرِي، قَالَ: وَأَنَا لَا أُدْرِي، فَلَمْ يَرْجَمْهَا. ①

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جس نے زنا کیا تھا، آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ لوگ اس عورت کو رجم کرنے کے لیے لے گئے۔ راستے میں انہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے پوچھا: اس عورت کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ اس نے زنا کیا ہے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھوں سے عورت کو کھینچ لیا اور انہیں واپس بھیج دیا۔ وہ واپس عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا: تمہیں کس نے واپس بھیج دیا؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں علی رضی اللہ عنہ نے واپس بھیج دیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی نے ایسا ضرور کسی ایسی بات کی وجہ سے کیا ہوگا جو ان کے علم میں ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب تشریف لائے تو ان کی کیفیت ایسی تھی کہ جیسے کسی شخص کو غصہ دلایا گیا ہو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے آپ نے ان لوگوں کو واپس کیوں بھیج دیا؟ تو انہوں نے کہا: کیا آپ نے نبی ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھایا گیا ہے (یعنی ان کا گناہ اور سزا انہیں لکھی جاتی بلکہ ان سے درگزر کیا جاتا ہے): سوائے ہونے شخص سے؛ جب تک کہ وہ بیدار نہیں ہو جاتا، بچے سے؛ جب تک کہ وہ بڑا نہیں ہو جاتا اور پاگل سے؛ جب تک کہ وہ عقلمند نہیں ہو جاتا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں (میں نے یہ فرمان سنا ہوا ہے) تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی پاگل عورت ہے، ہو سکتا ہے کہ جب کسی نے اس کے ساتھ بد فعلی کی ہو، اس وقت یہ اپنے ہوش میں نہ ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ تو نہیں پتا۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بھی نہیں پتا۔ تاہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم نہیں کیا۔

1210 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي، وَادْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتِكَ الطَّرِيقَ، وَادْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدِ السَّهْمِ))، وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ خَاتِمِي فِي هَذِهِ، وَأَهْوَى أَبُو بُرْدَةَ إِلَى السَّبَابَةِ أَوْ الْوَسْطَى، وَنَهَانِي عَنِ الْمِثْرَةِ وَالْقَسِيَّةِ، قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا الْمِثْرَةُ، وَمَا الْقَسِيَّةُ؟ قَالَ: الْمِثْرَةُ فَشْيٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ، لِيَجْعَلُوهُ عَلَى رِحَالِهِنَّ، وَأَمَّا الْقَسِيَّةُ فَثِيَابٌ كَانَتْ تَأْتِينَا مِنَ الشَّامِ أَوْ الْيَمَنِ، شَكَّ عَاصِمٌ، فِيهَا حَرِيرٌ، فِيهَا أَمْثَالُ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١/١٥٥ - سنن أبي داود: ٤/١٤٠ - صحيح ابن خزيمة: ٤/٣٤٨ - سنن الدارقطني:

الْأُتْرُجِ . قَالَ أَبُو بَرْدَةَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ السَّبِيْنَ عَرَفْتُ أَنَّهَا هِيَ . ❶

دعا مانگا کرو کہ اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے درستگی سے نواز۔ ہدایت سے مراد راہِ راست کی ہدایت لیا کرو اور درستگی سے تیر کا درست نشانے پر لگنا مراد لیا کرو۔ آپ ﷺ نے مجھے شہادت یا درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا، نیز آپ ﷺ نے مجھے ”میٹھہ“ اور ”قٹیہ“ سے منع فرمایا۔ ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! میٹھہ اور قٹیہ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: عورتیں اپنے شوہروں کی سواری کے کجاوے پر رکھنے کے لیے ایک چیز بناتی تھیں (جسے زین پوش کہا جاتا ہے) اس سے وہ مراد ہے۔ پھر ہم نے پوچھا کہ قٹیہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: شام کے وہ کپڑے جن میں ”اترج“ جیسے نقش و نگار بنے ہوتے تھے۔ ابو بردہ کہتے ہیں کہ جب میں نے کتان کے بنے ہوئے کپڑے دیکھے تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں۔

1211 - عبد اللہ بن سبغ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا:

وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ، فَوَاللَّهِ لَنُبِيرَنَّهٗ أَوْ لَنُبِيرَنَّ عِترَتَهٗ، قَالَ: أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْ يُقْتَلَ بِي غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذَا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَكَلِكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ❷

اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا! یہ داڑھی اس سر کے خون سے رنگین ہو کر رہے گی۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! ہمیں بتلائیے کہ وہ (بد بخت) کون ہے (جو آپ کو شہید کرے گا؟) ہم اس کی نسل تک مٹادیں گے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کہیں میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو نہ قتل کر دینا۔ لوگوں نے کہا: جب آپ کو معلوم ہے تو پھر کوئی خلیفہ ہی مقرر کر دیجیے۔ فرمایا: نہیں، میں تمہیں اسی کیفیت پر چھوڑ کر جاؤں گا جس پر رسول اللہ ﷺ تمہیں چھوڑ کر گئے تھے (یعنی تم خود ہی مقرر کرو گے)۔

1212 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ بَعَثْتَنِي إِلَى قَوْمٍ وَهُمْ أَسَنُّ مِنِّي، لِأَقْضِي بَيْنَهُمْ، فَقَالَ: ((أَذْهَبْ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيَثْبُتُ لِسَانَكَ)). ❸

رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً آپ مجھے ایسی قوم (کے اختلافی امور) میں فیصلے کرنے کے لیے بھیج رہے ہیں کہ جو عمر میں مجھ سے بڑے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو (حق بات پر) ثابت رکھے گا اور تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا۔

1213 - ابو عبد الرحمن السُّلَمِيُّ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَخَذَ بِيَدِي عَلِيٌّ فَأَنْطَلَقْنَا نَمْشِي حَتَّى جَلَسْنَا عَلَى شَطْرِ الْفُرَاتِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١/١٥٤ - سنن أبي داود: ٤/٩٠ - سنن النسائي: ٨/٢١٩

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١/١٥٦ - ذخائر العقبى للمحب الطبري: ١١٢ - مجمع الزوائد للهيتمي: ٩/١٣٧

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١/٨٨

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْقُوسَةٍ إِلَّا قَدْ سَبَقَ لَهَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَقَاءٌ أَوْ سَعَادَةٌ))، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فِيمَ إِذَنْ نَعْمَلُ؟ قَالَ: ((اعْمَلُوا فَكُلُّ مَيْسِرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ))، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيسِرُكَ لِلْيُسْرَى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيسِرُكَ لِلْعُسْرَى ۝﴾ [الليل: ٦]. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چہل قدمی کرتے ہوئے چلتے رہے، یہاں تک کہ ہم فرات کے کنارے پر جا بیٹھے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا بد بخت یا خوش بخت ہونا اللہ کے علم میں ہے۔ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! پھر ہم عمل کس لیے کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عمل کیا کرو، کیونکہ ہر شخص کے لیے وہی عمل آسان کیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيسِرُكَ لِلْيُسْرَى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيسِرُكَ لِلْعُسْرَى ۝﴾ ”جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (اپنے رب سے) ڈر گیا، اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا، تو ہم بھی اسے آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی، اور نیک بات کی تکذیب کی، تو ہم بھی اسے تنگی و مشکل کا سامان میسر کر دیں گے۔“

1214 - ابو مطر البصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَلِيًّا اشْتَرَى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ، فَلَمَّا لَبِسَهُ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي))، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم کے عوض ایک کپڑا خریدا، جب وہ زیب تن کیا تو یہ دعا پڑھی: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ”تمام تر تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ شاندار لباس عنایت فرمایا، جس کے ذریعے میں لوگوں میں خوبصورتی اختیار کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں اپنا ستر چھپاتا ہوں۔“ پھر فرمایا: میں نے رسول ﷺ کو اسی طرح پڑھتے سنا تھا۔

1215 - ابو مطر رحمہ اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا أَتَى غُلَامًا حَدَّثَا فَاشْتَرَى مِنْهُ قَمِيصًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَلَبِسَهُ مَا بَيْنَ الرُّصْغَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، يَقُولُ وَلَبِسَهُ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي))، فَقِيلَ: هَذَا شَيْءٌ تَرَوِيهِ عَنْ نَفْسِكَ، أَوْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هَذَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ عِنْدَ الْكِسْوَةِ. ❸

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۷۰۸/۸ - صحيح مسلم: ۲۰۳۹/۴ - مسند أحمد: ۱/۱۵۷

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۱۵۷ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۱۹/۵

❸ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۱۵۷

انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک نوجوان غلام کے پاس آئے اور اس سے تین درہم کے عوض ایک قمیض خریدا، جسے انہوں نے کلائیوں سے ٹخنوں تک کے درمیانی حصے میں پہنا (یعنی وہ قمیض سارے جسم کو محیط تھا) اور پہنتے ہوئے وہ یہ دعا پڑھ رہے تھے: **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي** ”تمام تر تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ شاندار لباس عنایت فرمایا، جس کے ذریعے میں لوگوں میں خوبصورتی اختیار کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں اپنا ستر چھپاتا ہوں۔“ آپ سے پوچھا گیا: کیا یہ دعا آپ اپنی طرف سے ہی پڑھ رہے ہیں یا رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے اس دعا کو رسول اللہ ﷺ سے لباس پہنتے ہوئے پڑھتے سنا ہے۔

1216 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((أَلَا أَعَلَّمَكُ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلَى أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)). ❶

کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جب تم انہیں پڑھو گے تو تمہیں بخش دیا جائے گا، باوجودیکہ تمہیں بخش دیا گیا ہو (وہ کلمات یہ ہیں): **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ**۔۔۔ الخ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بالا اور بڑی عظمت والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بردبار اور بڑی عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہے، وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔“

1217 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَقَدْ رَأَيْتَنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرْبِطُ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبَعُونَ أَلْفًا. ❷

میں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اس حالت میں بھی) دیکھا ہے کہ میں نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوتا تھا، جبکہ آج میں چالیس ہزار صدقہ کر دیتا ہوں۔

1218 - ایک اور سند کے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث منقول ہے اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ:

وَإِنَّ صَدَقَةَ مَالِي لَتَبْلُغُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ. ❸

یقیناً میرے مال کی زکاۃ چالیس ہزار دینار تک پہنچ جاتی ہے۔

1219 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَاءُ حَمْرَةَ، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَاءُ بَعْمَهُ جَعْفَرٍ، قَالَ: فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ))، فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١٥٨ - المستدرک للحاکم: ١٣٨ / ٣ - السنة لابن أبي عاصم: ١٢٩

❷ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ٨٩٩

❸ [إسناده ضعيف]

أَعْلَمُ، فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا. ❶

جب حسن (رضی اللہ عنہ) کی ولادت ہوئی تو علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نام حمزہ رکھ دیا۔ پھر جب حسین (رضی اللہ عنہ) کی ولادت ہوئی تو انہوں نے ان کا نام ان کے چچا کی نسبت سے جعفر رکھ دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ میں ان دونوں کا نام تبدیل کر دوں۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا نام حسن اور حسین رکھ دیا۔

1220 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فِيهِمْ رَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْخُذُ الْجَذْعَةَ وَيَشْرَبُ الْفَرْقَ، قَالَ: فَصَنَعَ لَهُمْ مِدًّا مِنْ طَعَامٍ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، قَالَ: وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمْسَ، ثُمَّ دَعَا بَعْمَرَ فَشَرِبُوا حَتَّى رَوَوْا، وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمْسَ أَوْ لَمْ يَشْرَبْ، فَقَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي بُعِثْتُ إِلَيْكُمْ خَاصَّةً، وَإِلَى النَّاسِ عَامَّةً، وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ مَا رَأَيْتُمْ، فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلَى أَنْ يَكُونَ أَخِي وَصَاحِبِي؟)) قَالَ: فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ، قَالَ: فَقُمْتُ وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، قَالَ: فَقَالَ: ((اجْلِسْ))، ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ أَقْوَمُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ لِي: ((اجْلِسْ))، حَتَّى كَانَ فِي الثَّلَاثَةِ ضَرْبَ بِيَدِهِ عَلَى يَدِي. ❷

رسول اللہ ﷺ نے بنو عبدالمطلب کو اکٹھا کیا، یا بلایا۔ ان میں کچھ لوگ تو ایسے تھے کہ بکری کا پورا بچہ کھا جاتے اور سولہ رطل کے برابر پانی پی جاتے۔ نبی ﷺ نے ان سب کی دعوت میں صرف ایک مد کھانا تیار کروایا۔ ان لوگوں نے کھانا شروع کیا تو اتنے سے کھانے میں ہی وہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا ویسے ہی بچا رہا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کھانے کو کسی چھوٹا تک نہ ہو۔ پھر آپ ﷺ نے کچھ پانی منگوایا، وہ بھی سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا، لیکن پانی بھی اسی طرح بچا رہا اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی نے اس کو ہاتھ تک نہ لگایا ہو، یا کسی نے پیا ہی نہ ہو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! میں تمہاری جانب بالخصوص اور دیگر لوگوں کی جانب بالعموم بھیجا گیا ہوں، تم نے کھانے کا یہ مجزہ بھی دیکھ لیا ہے، اب تم میں سے کون مجھ سے اس بات پر بیعت کرے گا کہ وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی بنے گا؟ یہ سن کر کوئی بھی آدمی کھڑا نہ ہوا۔ اتنے میں میں کھڑا ہو گیا، جبکہ میں سب لوگوں سے کم سن تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ وہی بات فرمائی۔ ہر بار میں ہی کھڑا ہوتا اور آپ مجھے کہتے: بیٹھ جاؤ۔ یہاں تک کہ تیسری بار آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ہاتھوں پر مارا (یعنی مجھ سے بیعت لے لی)۔

1221 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى أَبْغَضَتْهُ يَهُودٌ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحْبَبَتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ الْمَنْزِلَةَ

❶ [اسنادہ حسن] مسند البزار: ۲/ ۴۱۵ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۸/ ۵۲

❷ [اسنادہ صحيح] خصائص على للنسائي: ۶۶ - الرياض النضرة للمحب الطبري: ۳/ ۱۵۹

الَّتِي لَيْسَ بِهٍ) ❶ .

تم میں عیسیٰ علیہ السلام کے مثل ایک بات پائی جاتی ہے۔ ان سے یہودیوں نے اس قدر نفرت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے اس قدر محبت کی کہ انہیں وہ مقام و مرتبہ دے دیا جو ان کا نہیں تھا۔

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَّانِي عَلَيَّ أَنْ يَبْهَتَنِي .
میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہوں گے: (مجھ سے) محبت کرنے والا؛ جو مجھے ایسی تعریف و ستائش سے متصف کرے جو مجھ میں موجود ہی نہ ہو اور (دوسرا مجھ سے) نفرت کرنے والا؛ جسے میری دشمنی اس بات پر برا نگیخت کر دے کہ وہ مجھ پر بہتان تراشی کرنے لگے۔

1222 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا:

((إِنَّ فِيكَ مِنْ عَيْسَى مَثَلًا، أَبْغَضْتَهُ يَهُودٌ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي لَيْسَ بِهٍ))، أَلَا وَإِنَّ يَهْلِكُ فِي اثْنَانِ: مُحِبٌّ مُطْرِي يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَّانِي عَلَيَّ أَنْ يَبْهَتَنِي، إِلَّا إِنِّي لَسْتُ بِنَبِيٍّ وَلَا يُوحَى إِلَيَّ، وَلَكِنِّي أَعْمَلُ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ مَا اسْتَطَعْتُ، فَمَا أَمَرْتُكُمْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ فَحَقُّ عَلَيْكُمْ طَاعَتِي، فِيمَا أَحْبَبْتُمْ وَكَرِهْتُمْ. ❷

یقیناً تم میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملتی جلتی ایک بات ہے۔ ان سے یہودیوں نے اس قدر نفرت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے اس قدر محبت کی کہ انہیں وہ مقام و مرتبہ دے دیا جو ان کا نہیں تھا۔ (یہ بیان کرنے کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) آگاہ رہنا! میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہوں گے: (مجھ سے) غایت درجہ کی محبت کرنے والا؛ جو میرے ایسے خصائص و محاسن بیان کرے جو مجھ میں موجود ہی نہیں اور (دوسرا مجھ سے) نفرت کرنے والا؛ جسے میری دشمنی اس بات پر ابھارے کہ وہ مجھ پر بہتان تراشی کرنے لگے۔ البتہ میں نہ تو نبی ہوں اور نہ ہی مجھ پر وحی آتی ہے، لیکن میں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت پر بقدر استطاعت عمل کرتا ہوں، سو جو بھی میں تمہیں اطاعتِ الہی سے متعلقہ حکم دوں تو تم پر میری بات ماننا لازم ہے، ان تمام امور میں جسے تم پسند کرو اور جنہیں تم ناپسند کرو۔

1223 - گلیب بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے فرمایا:

إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ إِلَّا عَائِشَةُ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! كَيْفَ أَنْتَ وَقَوْمُ كَذَا وَكَذَا)) قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقَ السَّهْمِ

❶ [إسناده ضعيف] الخصائص للنسائي، ص: ٢٧ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/ ١٣٣ - العلل المتناهية لابن الجوزي:

١/ ٢٢٣ - التاريخ الكبير للبخاري: ٢/ ٢٥٧

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٢/ ٣٥٥

مِنَ الرَّمِيَّةِ، فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدَّجٌ الْيَدِ كَأَنَّ يَدَيْهِ تَدْيِ حَبَشِيَّةٍ)) ❶

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ کے پاس سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی اور موجود نہ تھا، سو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوطالب کے بیٹے! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تمہارا ایسی ایسی قوم سے پالا پڑے گا۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم ہوگی جو مشرق سے نکلے گی، وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا، وہ لوگ دین سے اس تیزی کے ساتھ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔ ان میں ایک آدمی ایسا ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا، اور اس کے دونوں ہاتھ ایسے ہوں گے جیسے حبشی عورت کے پستان ہوتے ہیں۔

1224 - طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نہروان کی جانب گئے اور خوارج کو قتل کیا، پھر فرمایا: یہ جہاں کہیں بھی ہیں انہیں تلاش کرو، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((سَيَجِيءُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ، لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيْمَاهُمْ أَوْ فِيهِمْ رَجُلٌ أَسْوَدٌ، مُخَدَّجٌ الْيَدِ فِي يَدِهِ شَعْرَاتٌ سُودٌ، إِنْ كَانَ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ)) قَالَ: قَالَ: ثُمَّ إِنَّا وَجَدْنَا الْمُخَدَّجَ قَالَ: فَخَرَرْنَا سُجُودًا وَخَرَّ عَلَيَّ سَاجِدًا مَعَنَا. ❷

عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو (بظاہر) حق بات کہیں گے لیکن (درحقیقت حق کی بات خود) ان کے حلقوں سے آگے نہیں بڑھے گی، وہ اسلام سے (اس تیزی سے) نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ بننے والے جانور میں سے نکل جاتا ہے۔ ان کے چہرے (سیاہ ہوں گے) یا فرمایا کہ ان میں ایک نہایت سیاہ آدمی ہوگا، اس کا ہاتھ ادھورا ہوگا، اس کے ہاتھ میں سیاہ بال ہوں گے، اگر تو یہ علامات ان میں ہوں (اور تم ان کو قتل کر دو) تو تم لوگوں میں سے بدترین لوگوں کو قتل کرو گے اور اگر یہ علامات ان میں نہ ہوں (اور تم ان کو قتل کر دو) تو تم بہترین لوگوں کو قتل کرو گے (یعنی انہیں ناحق مار دو گے)۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے (جب خوارج سے جنگ کی تو) ان میں ایک ادھورے ہاتھ والا شخص دیکھا، تو ہم (رب تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے) سجدے میں گر گئے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے ساتھ سجدہ شکر ادا کیا۔

1225 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَبْلِي إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ نُجَبَاءَ وَزُرَّاءَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ حَمْزَةً، وَجَعْفَرًا، وَعَلِيًّا، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا. وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ❸

یقیناً مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں تھا کہ جسے سات ممتاز و ہونہار وزراء ساتھی نہ دیے گئے ہوں جبکہ مجھے چودہ دیے گئے ہیں: حمزہ، جعفر، علی، حسن، حسین۔۔۔ اور راوی نے باقی حدیث بیان کی۔

❶ [إسناده صحيح] مجمع الزوائد للهيثمى: ٢٣٨/٦ - السنة لابن أبي عاصم: ٨٧

❷ [رجال الإسناد ثقات] مسند أحمد: ١/١٤٧ - الخصائص للنسائي، ص: ٤٥

❸ [إسناده ضعيف] مكرر برقم: ٢٧٧

1226 - عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: إِنَّ الشَّيْعَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا يَرْجِعُ، قَالَ: كَذَبَ أَوْلِيكَ الْكَذَّابُونَ، لَوْ عَلِمْنَا ذَلِكَ مَا تَزَوَّجَ نِسَاؤُهُ، وَلَا قَسَمْنَا مِيرَاثَهُ. ❶

میں نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا کہ شیعوں کا یہ خیال ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دوبارہ واپس آئیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ کذاب لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اگر ہمیں اس بات کا یقین ہوتا تو ان کی بیویاں (دوسری) شادیاں نہ کرتیں اور نہ ہی ہم ان کی میراث تقسیم کرتے۔

1227 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: تَبْعَنِي إِلَى قَوْمٍ وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ صَدْرِي فَقَالَ: ((ثَبَّتَكَ اللَّهُ وَسَدَّدَكَ، إِذَا جَاءَكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ إِنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ)). قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا. ❷

نبی ﷺ نے مجھے قاضی بنا کر یمن بھیجا تو میں نے عرض کیا: آپ مجھے اس قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جبکہ میں نوجوان ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا بھی علم نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ثابت قدم رکھے اور درستگی پر قائم رکھے، جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو تم پہلے کی ہی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا، جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لو، کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق و مناسب ہوگا کہ تمہارے سامنے فیصلہ خوب واضح ہو جائے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ (اسی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے) فیصلے کرتا رہا۔

1228 - نعمان بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ، فَقَرَأَ هَذِهِ آيَةَ: ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا﴾ [مریم: ۸۵] قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا أَعْلَى أَرْجُلِهِمْ يُحْشَرُونَ، وَلَكِنْ بِنُوقٍ، لَمْ تَرَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا، عَلَيْهَا رَحَائِلٌ مِنْ ذَهَبٍ فَيَرْكَبُونَ عَلَيْهَا حَتَّى يَضْرِبُوا أَبْوَابَ الْجَنَّةِ. ❸

ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا﴾ ”جس دن ہم متقی لوگوں کو مہمانوں کی صورت میں رحمان کے حضور میں پیش کریں گے۔“ اس کے بعد انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! انہیں ان کے قدموں پر (یعنی پیدل) اکٹھا نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اونٹنیوں پر آئیں گے، وہ ایسی اونٹنیاں ہوں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی اونٹنیاں دیکھی ہی نہیں ہوں گی۔ ان کے اوپر سونے کے کجاوے ہوں گے، وہ ان پر سوار ہو کر آئیں گے، یہاں تک کہ جنت کا دروازہ آکھٹکھٹائیں گے۔

1229 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده حسن والحديث صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۴۹

❷ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۱۴۸

❸ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۲/۳۷۲ - تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۶/۹۶ - الدر المنثور للسيوطی: ۴/۲۸۵

جَعْتُ مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ جُوعًا شَدِيدًا فَخَرَجْتُ أَطْلُبُ الْعَمَلَ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ قَدْ جَمَعَتْ مَدْرًا، فَظَنَنْتُهَا تُرِيدُ بَلَّهُ فَأَتَيْتُهَا فَقَاطَعْتُهَا كُلَّ ذُنُوبٍ، عَلَى تَمْرَةٍ، فَمَدَدْتُ سِتَّةَ عَشَرَ ذُنُوبًا حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَاءَ فَأَصَبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا فَقُلْتُ بِكَفِّي هَكَذَا بَيْنَ يَدَيْهَا، - وَبَسَطَ إِسْمَاعِيلُ يَدَيْهِ وَجَمَعَهَا - فَعَدَّتْ لِي سِتَّ عَشْرَةَ تَمْرَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكَلَ مَعِيَ مِنْهَا. ①

مدینہ میں ایک مرتبہ مجھے سخت بھوک لگی تو میں مدینہ کے گردونواح میں کوئی مزدوری وغیرہ ڈھونڈنے کے لیے نکل پڑا۔ اچانک میں ایسی عورت کے پاس سے گزرا جس نے گارا اکٹھا کر رکھا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اسے پانی میں تربتر کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے پاس آ کر اس سے یہ معاہدہ کیا کہ ایک ڈول کھینچنے کے بدلے میں تم مجھے ایک کھجور دوگی۔ پھر میں نے سولہ ڈول کھینچے، یہاں تک کہ میرے ہاتھ جواب دے گئے۔ پھر میں نے پانی کے پاس آ کر پانی پیا اور اس کے بعد عورت کے پاس جا کر اپنے ہاتھ پھیلا دیے، تو اس نے گن کر مجھے سولہ کھجوریں دے دیں۔ میں وہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ بھی سنایا تو آپ ﷺ نے بھی میرے ساتھ وہ کھجوریں کھائیں۔

1230 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَلَا يَدَعُ قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا يَطْلِخُهَا وَلَا وَثْنَا إِلَّا كَسَّرَهُ؟)) قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَا، ثُمَّ هَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَجَلَسَ، قَالَ عَلِيُّ: فَأَنْطَلَقْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ أَدَعِ بِالْمَدِينَةِ قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ، وَلَا صُورَةً إِلَّا طَلَخْتُهَا، وَلَا وَثْنَا إِلَّا كَسَّرْتُهُ قَالَ: فَقَالَ: ((مَنْ عَادَ فَصَنَعَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ، يَا عَلِيُّ لَا تَكُونَنَّ فِتْنَانَا، أَوْ قَالَ: مُخْتَالًا، وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ، فَإِنَّ أَوْلِيكَ هُمُ الْمَسْبُوقُونَ فِي الْعَمَلِ)). ②

کون ہے جو مدینے جا کر کوئی بھی قبر (اونچی) نہ چھوڑے، مگر اسے برابر کر دے، اور جو بھی تصویر دیکھے اس کو مٹا دے اور جو بھی بت نظر آئے اس کو توڑ دے؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: میں۔ پھر وہ اہل مدینہ سے خوفزدہ ہو گیا اور بیٹھ گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (یہ کام کرنے کے لیے) میں چل پڑا۔ پھر (جب فارغ ہو کر) میں آیا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے مدینہ میں کوئی بھی قبر ایسی نہیں چھوڑی کہ جسے برابر نہ کر دیا ہو، کوئی بھی تصویر ایسی نہیں چھوڑی کہ جسے مٹا نہ دیا ہو اور کوئی بھی بت ایسا نہیں چھوڑا کہ جسے توڑ نہ دیا ہو۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان کاموں میں سے دوبارہ کوئی کیا (یعنی اونچی قبر بنائی، یا تصویر بنائی یا بت بنایا) تو اس نے یقیناً اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔ اے علی! تم فتنہ پرداز اور متکبر ہرگز مت ہو جانا اور نہ ہی تاجر بننا، البتہ خیر و بھلائی کے تاجر بن جانا، کیونکہ بلاشبہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ دوسرے

① [اسنادہ ضعیف لا نقطاعه ورجاله ثقات] مجمع الزوائد للهيثمي: ٩٧ / ٤

② [اسنادہ ضعیف] مسند أحمد: ١٣٨ / ١

لوگ عمل کرنے میں ان سے آگے نکل جاتے ہیں۔

1231 - ابوالوضی بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے اہل نہروان کو قتل کیا، تو فرمایا: التَّمَسُّوْا لِي الْمَخْدَجَ ، فَطَلَبُوهُ فِي الْقَتْلَى ، فَقَالُوا: لَيْسَ نَجْدُهُ ، فَقَالَ: ارْجِعُوا فَالْتَمَسُوهُ فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ ، فَارْجِعُوا فَالْتَمَسُوهُ فَرَدَّ ذَلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَحْلِفُ بِاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ ، فَانْطَلَقُوا فَوَجَدُوهُ تَحْتَ الْقَتْلَى ، فِي طِينٍ فَاسْتَخْرَجُوهُ فَجِيءَ بِهِ ، فَقَالَ: أَبُو الْوَضِيِّ: فَكَانَنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيًّا عَلَيْهِ ثَدْيَانِ إِحْدَى ثَدْيِيهِ ، مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرَأَةِ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ مِثْلُ شَعْرَاتِ تَكُونُ عَلَى ذَنْبِ الْيَرْبُوعِ .^①

(ان مقتولوں میں سے) ادھورے ہاتھ والے شخص کو تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ لوگوں نے اسے قتل ہونے والوں میں تلاش کیا اور کہا: ہمیں وہ نہیں ملا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ڈھونڈو، اللہ کی قسم! نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ چنانچہ لوگ واپس گئے (اور تلاش کیا، لیکن نہ ملا) چنانچہ بارہا انہوں نے آکر یہی جواب دیا اور علی رضی اللہ عنہ ہر بار اللہ کی قسم اٹھا کر فرماتے کہ نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ چنانچہ لوگ تلاش کرنے لگ گئے تو انہیں وہ مقتولوں کے نیچے مٹی میں پڑا ہوا نظر آ گیا، تو انہوں نے اسے نکالا اور آپ کے پاس لے آئے۔ ابوالوضی کہتے ہیں کہ میں گویا (اب بھی چشم تصور سے) اس کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ سیاہ فام تھا اور اس کے دو پستان تھے، جن میں سے ایک پستان عورت کے پستان کی مانند تھا، اس پر اس طرح بال اُگے ہوئے تھے جس طرح چوہے کی دُم پر بال ہوتے ہیں۔

1232 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرَادَ أَنْ يُرْجَمَ مَجْنُونَةً فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا لَكَ ذَلِكَ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ، وَعَنِ الْوَجْدَانِ حَتَّى يَحْتَلِمَ ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ ، أَوْ يَعْقِلَ)). فَدَرَأَ عَنْهَا عُمَرُ .^②

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک پاگل عورت کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: آپ ایسا نہیں کر سکتے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھایا گیا ہے (یعنی ان کا گناہ اور سزا نہیں لکھی جاتی بلکہ ان سے درگزر کیا جاتا ہے): سوئے ہوئے شخص سے؛ جب تک کہ وہ بیدار نہیں ہو جاتا، بچے سے؛ جب تک کہ وہ بالغ نہیں ہو جاتا اور پاگل سے؛ جب تک کہ اس کا پاگل پن ختم نہیں ہو جاتا، یا فرمایا کہ جب تک وہ عقلمند نہیں ہو جاتا۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

1233 - امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ شَرَاخَةَ الْهَمْدَانِيَّةَ ، أَتَتْ عَلِيًّا ، فَقَالَتْ: إِنِّي زَنَيْتُ ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ غَيْرِي ، لَعَلَّكَ رَأَيْتِ فِي مَنَامِكَ ، لَعَلَّكَ اسْتَكْرَهْتِ فَكُلُّ ذَلِكَ تَقْوَلُ: لَا ، فَجَلَدَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١٣٩ - سنن أبي داود: ٢٤٥ / ٤

② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ١ / ١٩٦ ، ١١٨ - سنن الترمذی: ٣٢ / ٤

الْجُمُعَةِ ، وَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ❶
 شرحہ ہمدانیہ نامی عورت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے کہا: میں نے زنا کیا ہے۔ آپ فرمانے لگے: شاید
 کہ تجھے وہم ہوا ہے، شاید تو نے نیند میں کچھ دیکھا ہوگا، شاید تجھے کسی نے مجبور کر دیا ہوگا۔ لیکن وہ ہر بار یہی کہتی
 رہی کہ نہیں۔ چنانچہ آپ نے جمعرات کے روز اسے کوڑے لگائے اور جمعے کے دن اس کو سنگسار کر دیا، اور فرمایا:
 میں نے کتاب اللہ کے حکم کے مطابق اس کو کوڑے لگائے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق اس کو
 سنگسار کیا ہے۔

1234 - ابوالوضی عباد بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا عَامِدِينَ إِلَى الْكُوفَةِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا بَلَّغْنَا مَسِيرَةَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ مِنْ
 حُرُورَاءَ ، شَدَّ مِنَّا نَاسٌ كَثِيرٌ ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِعَلِيِّ ، فَقَالَ: لَا يَهُولَنَّكُمْ أَمْرُهُمْ فَإِنَّهُمْ
 سَيَرْجِعُونَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ: إِنَّ خَلِيلِي
 أَخْبَرَنِي أَنَّ قَائِدَ هُؤُلَاءِ رَجُلٌ مُخَدَّجُ الْيَدِ عَلَى ثُدْيِهِ شَعْرَاتٌ ، حَلْمَةٌ تُدْيِهِ شَعْرَاتٌ ، كَأَنَّهُنَّ
 ذَنْبُ الْيَرْبُوعِ ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ ، فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: إِنَّا لَم نَجِدْهُ ، فَجَاءَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ ،
 فَجَعَلَ يَقُولُ: أَقْلِبُوا ذَا ، أَقْلِبُوا ذَا ، حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ: هُوَ ذَا ، قَالَ عَلِيٌّ:
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَأْتِيكُمْ أَحَدٌ يُخْبِرُكُمْ مَنْ أَبَوْهُ؟ ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ: هَذَا مَالِكٌ ، هَذَا
 مَالِكٌ ، يَقُولُ عَلِيُّ ابْنُ مَنْ؟ . ❷

ہم کوفہ جانے کے ارادے سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے، جب ہم ”حوراء“ نامی مقام سے دو یا تین
 راتوں کی مسافت پر رہ گئے تو ہم سے بہت سارے لوگ جدا ہو کر چلے گئے۔ ہم نے اس بات کا ذکر سیدنا علی رضی اللہ عنہ
 سے کیا تو انہوں نے فرمایا: ان کے جانے سے آپ بالکل پریشان مت ہوں، کیونکہ وہ جلد ہی واپس آ جائیں
 گے۔ اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور آخر میں کہا: پھر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی
 حمد بیان کی اور فرمایا: بلاشبہ میرے خلیل (یعنی نبی ﷺ) نے مجھے بتلایا کہ ان لوگوں کا قائد ایسا شخص ہوگا جس کا
 ہاتھ ادھورا ہوگا اور اس کے پستان کی گھنڈی پر اس طرح بال ہوں گے کہ جیسے چوہے کی دم ہوتی ہے۔ پھر لوگوں
 نے اسے ڈھونڈا تو انہیں نہ ملا۔ ہم علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: ہمیں وہ نہیں ملا۔ تو آپ نے فرمایا: اسے
 ڈھونڈو، اللہ کی قسم! نہ تو میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔
 ہم نے کہا: ہمیں وہ ملا ہی نہیں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ خود تشریف لائے اور فرمانے لگے: اس کو پلٹ کر دیکھو، اس کو
 پلٹ کر دیکھو۔ یہاں تک کہ ایک کوئی شخص آیا اور اس نے کہا: یہ ہے وہ شخص۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر ”اللہ
 اکبر“ کا نعرہ لگایا اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آیا ہے کہ جو تمہیں یہ بتلائے کہ اس کا باپ کون ہے؟ تو
 لوگ کہنے لگے: اس کا نام مالک ہے، اس کا نام مالک ہے۔ جبکہ علی رضی اللہ عنہ پوچھ رہے تھے کہ یہ کس کا بیٹا ہے؟

❶ [اسنادہ صحیح لغیرہ] مسند أحمد: ۱/۱۴۰

❷ [اسنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱/۱۴۱۔ الخصائص للنسائی، ص: ۴۳ - ۴۸

(لیکن اس کا جواب کوئی نہیں دے رہا تھا)۔

1235 - نعیم بن دجاہ اسدی بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ يَا فَرُوحُ أَنْتَ الْقَائِلُ: لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةٌ سَنَةً وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرِفُ، أَخْطَأَتْ اسْتِكَ الْحُفْرَةَ، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةٌ سَنَةً، وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرِفُ مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ حَيٌّ، وَإِنَّمَا رَخَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَفَرَجُهَا بَعْدَ الْمِائَةِ)). ①

میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ ان کے پاس ابو مسعود رضی اللہ عنہ آئے، تو آپ نے ان سے فرمایا: اے فروخ! کیا آپ ایسا کہتے ہیں کہ لوگوں پر سو سال نہیں گزرنے سے پہلے پہلے زمین پر کوئی آنکھ ایسی نہ بچے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں؟ (یعنی سب مرجائیں گے)۔ اس میں آپ سے غلطی ہوئی ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا جو فرمان ہے، وہ یہ ہے کہ آج جو لوگ زندہ ہیں، سو سال گزرنے پر ان میں سے کسی کی آنکھ ایسی نہ رہے گی کہ وہ جھپکتی ہو (یعنی قیامت مراد نہیں ہے) بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ سو سال بعد تو اس امت کو خوش حالی اور آسودگی ملنی ہے۔

1236 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَاصِلُ مِنَ السَّحْرِ إِلَى السَّحْرِ . ②
یقیناً نبی ﷺ ایک سحری سے دوسری سحری تک وصال کیا کرتے تھے۔

توضیح:..... ”وِصال“ سے مراد بغیر افطار کیے روزے رکھنا ہے، یعنی ایک دن سحری کی، اس کے بعد کچھ نہ کھایا ورنہ پیا، افطاری کے وقت افطاری بھی نہ کی اور دوبارہ اگلے روز سحری کے وقت ہی کھانا کھانا وصال کہلاتا ہے۔ نبی ﷺ نے ایک سحری سے دوسری سحری تک وصال کی اجازت دی ہے، خود آپ کا عمل بھی یہی تھا، اس سے زیادہ وقت تک وصال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ③

1237 - محمد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ إِلَيَّ عَلِيٌّ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَشَكَّوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ قَالَ: فَقَالَ لِي أَبِي: اذْهَبْ بِهَذَا الْكِتَابِ إِلَى عُثْمَانَ فَقُلْ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَكَّوْا سُعَاتِكَ وَهَذَا أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ فَمُرْهُمْ فَلْيَأْخُذُوا بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عُثْمَانَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: فَلَوْ كَانَ ذَاكِرًا عُثْمَانَ بِشَيْءٍ لَذَكَرَهُ يَوْمَئِذٍ - يَعْنِي بِسُوءٍ . ④

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنروں کی شکایت کی، تو مجھ سے میرے والد صاحب (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے کہا: یہ خط عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہنا کہ لوگ آپ کے مقرر کردہ گورنروں کی شکایت کر رہے ہیں اور یہ زکاۃ کی وصولی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے احکامات ہیں،

① [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۷۳ / ۲ - صحيح مسلم: ۱۹۶۹ / ۴ - مسند أحمد: ۱ / ۱۴۰ - مسند البزار: ۱ / ۱۲۱

② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱ / ۱۴۱ - مصنف عبد الرزاق: ۴ / ۲۶۷

③ صحيح البخاری: ۱۹۶۳ - صحيح مسلم: ۱۱۰۴ . ④ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۶ / ۲۱۳

لہذا ان (گورنروں) سے کہیے کہ وہ اسی کے مطابق ہی زکاۃ وصول کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو یہ بات بتلائی۔ محمد بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا نامناسب انداز میں تذکرہ کرنا ہوتا تو اس روز کرتے۔

1238 - ابوالوضی عباد بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا عَامِدِينَ إِلَى الْكُوفَةِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْمُخَدَجِ . قَالَ عَلِيُّ : قَوَّالِ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ ثَلَاثًا ، فَقَالَ عَلِيُّ أَمَا إِنَّ خَلِيلِي أَخْبَرَنِي أَنَّ ثَلَاثَةَ إِخْوَةٍ مِنَ الْجِنِّ هَذَا أَكْبَرُهُمْ ، وَالثَّانِي لَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ ، وَالثَّلَاثُ فِيهِ ضَعْفٌ . ①

ہم سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ روانہ ہوئے۔۔۔ پھر راوی نے اس ہاتھ کٹے خارجی والی حدیث بیان کی (اور آخر میں یہ الفاظ بیان کیے کہ) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: اللہ کی قسم! نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی مجھ کو جھوٹ بتلایا گیا ہے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: سنو! میرے ولی دوست (یعنی نبی کریم ﷺ) نے مجھے بتلایا تھا کہ جنات میں تین بھائی ہیں: یہ ان میں سب سے بڑا ہے، دوسرے کے پاس بھی جم غفیر ہے اور تیسرا کمزور ہے۔

1239 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَاَنْتَهَيْنَا إِلَى قَوْمٍ قَدْ بَنَوْا زُبِيَّةً لِلْأَسَدِ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ يَتَدافعُونَ إِذْ سَقَطَ رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِآخِرٍ ، ثُمَّ تَعَلَّقَ رَجُلٌ بِآخِرٍ ، حَتَّى صَارُوا فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَجَرَحَهُمُ الْأَسَدُ ، فَاَنْتَدَبَ لَهُ رَجُلٌ بِحَرْبَةٍ فَقَتَلَهُ ، وَمَاتُوا مِنْ جِرَاحَتِهِمْ كُلُّهُمْ ، فَقَامَ أَوْلِيَاءُ الْأَوَّلِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْآخِرِ ، فَاَخْرَجُوا السَّلَاحَ لِيَقْتَتِلُوا ، فَاَتَاهُمْ عَلِيُّ عَلَى تَفِيئَةِ ذَلِكَ ، فَقَالَ : تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ إِنِّي أَقْضِي بَيْنَكُمْ قَضَاءً إِنْ رَضِيْتُمْ فَهُوَ الْقَضَاءُ وَإِلَّا حَجَزَ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ ، حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَكُونَ هُوَ الَّذِي يَقْضِي بَيْنَكُمْ ، فَمَنْ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا حَقَّ لَهُ ، أَجْمَعُوا مِنْ قَبَائِلِ الَّذِينَ حَفَرُوا الْبُئْرَ رُبْعَ الدِّيَةِ ، وَثُلُثَ الدِّيَةِ ، وَنِصْفَ الدِّيَةِ ، وَالدِّيَةَ كَامِلَةً ، فَلِلْأَوَّلِ الرُّبْعُ لِأَنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ فَوْقَهُ ، وَلِلثَّانِي ثُلُثُ الدِّيَةِ ، وَلِلثَّلَاثِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، فَأَبَوْا أَنْ يَرْضَوْا فَاتَّوَا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، فَقَالَ : أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ وَاحْتَبِي ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : إِنَّ عَلِيًّا قَضَى فِينَا فَقَصُّوا عَلَيْهِ فَأَجَازَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . ②

رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا، میں ایسی قوم کے پاس پہنچا جنہوں نے شیر کو شکار کرنے کے لیے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا (شیر آیا اور اس میں گر پڑا) ابھی وہ یہ کام کر ہی رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی اس گڑھے میں گر گیا۔ اس کے پیچھے دوسرا، تیسرا، حتیٰ کہ چار آدمی گر گئے۔ اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو

① [سنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱/۱۴۱

② [سنادہ حسن] السنن الكبرى للبيهقي: ۸/۱۱۱ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۶/۲۸۷

زخمی کر دیا۔ یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیزہ پکڑا اور شیر کو دے مارا۔ شیر ہلاک ہو گیا اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چل بسے۔ مقتولین کے اولیاء ہتھیار نکال کر جنگ کے لیے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آگئے۔ اتنی دیر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ ابھی تو رسول اللہ ﷺ حیات ہیں اور تم ان کی ہوتے ہوئے ہی آپس میں لڑائی کرنے لگے ہو؟ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اگر تم اس پر راضی ہو گئے تو سمجھو کہ فیصلہ ہو گیا، لیکن اگر تم سمجھو کہ اس سے تمہارا تشفی نہیں ہوئی تو تم نبی ﷺ کے پاس جا کر اس جھگڑے کا فیصلہ کروالینا، وہ تمہارے درمیان اس کا فیصلہ کر دیں گے، اس کے بعد جو زیادتی کرے گا وہ حق پر نہیں ہوگا۔ فیصلہ یہ ہے کہ جن قبیلوں کے لوگوں نے اس کھدائی میں حصہ لیا ہے ان سے چوتھائی دیت، تہائی دیت، نصف دیت اور کامل دیت لے کر جمع کرو، پھر جو شخص گڑھے میں پہلے گر کر شیر سے زخمی ہوا ہے؛ اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دے دو، دوسرے کو ایک تہائی اور تیسرے کو نصف دیت دے دو۔ ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا) چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اس وقت مقام ابراہیم کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے آپ کو سارا قصہ سنایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ گوٹھ مار کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں لوگوں میں سے ایک آدمی بولا: علی رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارا فیصلہ کیا ہے۔ پھر انہوں نے ان کا فیصلہ سنایا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسی فیصلے کو نافذ کر دیا۔

1240۔ حُش سے ایک روایت مروی ہے، جس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کنویں میں گرنے والے چوتھے شخص کے لیے فرمایا تھا کہ اے مکمل دیت دی جائے۔^①

1241۔ عبداللہ بن زُریر بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ حَسَنٌ: يَوْمَ الْأَضْحَى، فَقَرَّبَ إِلَيْنَا خَزِيرَةً فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ لَوْ قَرَّبْتَ إِلَيْنَا هَذَا الْبَطَّ يَعْنِي الْوَزَّ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْثَرَ الْخَيْرَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ زُرَيْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ مَالِ اللَّهِ، إِلَّا قَصْعَتَانِ، قَصْعَةٌ يَأْكُلُهَا هُوَ وَأَهْلُهُ، وَقَصْعَةٌ يَضَعُهَا بَيْنَ يَدَيْ النَّاسِ)).^②

میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حسن کا بیان ہے کہ یہ عید الاضحیٰ کا دن تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خزیرہ رکھا تو میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، اگر آپ یہ بطخ ہمارے سامنے پیش کرتے تو کیا ہو جاتا؟ اب تو اللہ نے مالِ غنیمت کی بھی فراوانی کر رکھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے ابن زُریر! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے اللہ کے مال میں سے صرف دو پیالے ہی حلال ہیں: ایک وہ پیالہ جس میں سے وہ خود اور اس کے اہل خانہ کھا سکیں اور دوسرا وہ پیالہ جسے وہ لوگوں کے سامنے (یعنی مہمان نوازی کے لیے) پیش کر سکے۔

توضیح:..... "خزیرہ" عرب کی ایک ڈش تھی۔ گوشت کو چھوٹا چھوٹا کاٹ کر اس میں بہت سا پانی ڈال دیا جاتا

تھا، جب وہ خوب پک جاتا تو اس پر آٹا چھڑک دیا جاتا تھا تو وہ "خزیرہ" بن جاتا۔ عرب اسے شوق سے کھاتے تھے۔

② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۷۸/۱

① [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱۹/۱

1242 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((يَا عَلِيُّ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ، وَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ ، وَلَا تُنْزِ الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ ، وَلَا تُجَالِسَ أَصْحَابَ النُّجُومِ)) . ❶

اے علی! کامل وضوء کیا کرو، خواہ اس سے تمہیں مشقت ہی ہو، صدقہ نہ کھانا، گدھے کو گھوڑے پر مت کدوانا اور نہ ہی نجومیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔

1243 - سیدہ سلیمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

اشْتَكَيْتُ فَاطِمَةَ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيهِ ، فَكُنْتُ أَمْرُضُهَا فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا كَأَمَثِلِ مَا رَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا ذَلِكَ قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلَيَّ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَتْ: يَا أُمَّةُ اسْكُبِي لِي عُسْلًا ، فَسَكَبْتُ لَهَا عُسْلًا فَأَغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّةُ أَعْطِينِي ثِيَابِي الْجُدُدَ ، فَأَعْطَيْتُهَا ، فَلَبِسَتْهَا ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّةُ قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ ، فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعْتُ فَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ وَجَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّةُ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ ، فَقُبِضْتُ مَكَانَهَا قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيُّ فَأَخْبَرْتُهُ . ❷

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس بیماری میں مبتلا ہوئیں جس میں وہ رحلت فرما گئی تھیں۔ میں ان کی بیمار پرسی کے لیے جایا کرتی تھی۔ ایک روز وہ اسی کیفیت میں تھیں جس تکلیف میں انہیں میں نے دیکھا تھا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کسی ضروری کام کی غرض سے باہر نکلے، تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (مجھ سے) کہا: اے اماں جان! میرے نہانے کے لیے پانی رکھ دیجیے۔ تو میں نے ان کے نہانے کے لیے پانی رکھ دیا۔ چنانچہ انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے غسل کیا جیسے میں انہیں غسل کرتے دیکھتی ہوتی تھی۔ پھر انہوں نے کہا: اے اماں جان! مجھے نئے کپڑے لا کر دیجیے۔ تو میں نے انہیں (نئے کپڑے) لا دیے۔ انہوں نے وہ پہن لیے۔ پھر انہوں نے کہا: اے اماں جان! گھر کے درمیان میں میرا بستر لگا دیجیے۔ تو میں نے لگا دیا۔ پھر وہ لیٹ گئیں اور قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیا اور فرمایا: اے اماں جان! بلاشبہ اب میری روح قبض ہونے والی ہے، میں (غسل کر کے) پاک صاف ہو چکی ہوں، لہذا لہذا مجھے کوئی بے پردہ نہ کرے۔ پھر اسی جگہ ان کی روح پرواز کر گئی۔ پھر جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے انہیں بتلایا۔

1244 - اختلاف سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔ ❸

1245 - محمد بن قیس بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا لَهُ: مَا صَبَرْتُمْ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ إِلَّا خَمْسًا وَعِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا قَالَ: فَقَالَ عَلِيُّ: قَدْ كَانَ صَبْرًا وَخَيْرًا ، فَذَكَرَ صَبْرًا

❶ [سناده ضعيف] سنن النسائي: ٦/٢٢٤ - مسند أحمد: ١/٧٨ - شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤/٢٧١

❷ [سناده ضعيف جدًا] ماضي برقم: ١٠٧٤

❸ [سناده ضعيف] مسند أحمد: ٦/٤٦٢

وَخَيْرًا، وَلَكِنْ مَا جَفَّتْ أقدَامُكُمْ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى قُلْتُمْ: ﴿يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ﴾ [الأعراف: ۱۳۸]. ❶

کچھ یہودی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: تم اپنے نبی (کی رحلت) کے بعد پندرہ برس بھی نہیں گزار پائے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ گئے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانوں نے صبر کیا ہے اور بہتر صبر کیا ہے۔ پھر آپ نے صبر و خیر کی مثالیں بیان کیں (اور یہودیوں سے فرمایا: تمہارے تو ابھی سمندر (کے پانی) سے پاؤں بھی خشک نہیں ہوئے تھے اور تم نے کہہ دیا تھا: ﴿يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ﴾ ”اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی کوئی ایسا معبود بنا دے جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں۔ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: یقیناً تم تو بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔“

1246 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حَسَانِ الْوَجْهِ)). ❷

اچھی صورتوں والے لوگوں کے ہاں بھلائی تلاش کیا کرو۔

نوٹ: اس سے ظاہری طور پر صورت اچھی ہونا مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ہنستے مسکراتے رہنے والے اور خندہ پیشانی سے ملنے والے لوگ ہیں، جنہیں دیکھ کر خیر و بھلائی کے حصول کی امید لگے، خواہ ان کی ظاہری صورت کیسی ہی ہو۔

1247 - شجاع بن ابوفاطمہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ عَثْمَانُ لَابْنِ مَسْعُودٍ: أَلَا أَمْرُكَ بِعَطَائِكَ؟ قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي بِهِ، قَالَ: يَكُونُ لِبَنَاتِكَ قَالَ: إِنِّي قَدْ أَمَرْتُ بَنَاتِي أَنْ يَقْرَأْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ - أَوْ قَالَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ - سُورَةَ الْوَاقِعَةِ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا)). ❸

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے عطیات کا حکم نہ دوں؟ انہوں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری بیٹیوں کے کام آجائیں گے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے اپنی بیٹیوں سے کہہ رکھا ہے کہ وہ روزانہ رات کو سورۃ الواقعہ پڑھا کریں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص روزانہ رات کو سورۃ الواقعہ پڑھتا ہے؛ اسے کبھی فاقہ نہیں آتا۔



❶ [إسناده ضعيف] الرياض النضرة للمحب الطبري: ۲۵۶/۳

❷ [موضوع] ضعيف الجامع للألباني: ۲۸۹/۱

❸ [في إسناده اختلاف] عمل اليوم والليله لابن السني، ص: ۲۵۲۔ التذكار في أفضل الأذكار، ص: ۱۷۸۔ العلل المتناهية

لابن الجوزي: ۱/۱۰۵۔ تنزيه الشريعة لابن عراق: ۱/۳۰۱

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے فضائل

1248 - عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى رَهْطًا فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَلَمْ يُعْطِهِ مَعَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَبْكِي، فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ: مَا يَبْكِيكَ؟ فَقَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا مَعَهُمْ وَلَمْ يُعْطِنِي، وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا مَنَعَهُ مَوْجِدَةٌ وَجَدَهَا عَلِيٌّ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ خَبَرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ بِي سَخِطَةٌ عَلَيْهِ، وَلَكِنِّي وَكَلْتُهُ إِلَى إِيْمَانِهِ)). ①

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی ایک جماعت کو عطیات دیے، ان میں عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے لیکن آپ ﷺ نے ان کو کچھ نہ دیا۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے باہر نکلے تو انہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مل گئے، انہوں نے پوچھا: آپ کس بات سے رو رہے ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو عطیات دیے ہیں، میں بھی ان کے ساتھ ہی تھا لیکن مجھے کچھ نہیں دیا، مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں آپ نے میرے ساتھ کسی خفگی کی بنا پر ایسا نہ کیا ہو۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی بات بتلائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی ناراضی نہیں ہے بلکہ میں نے تو اسے اس کے ایمان کے سپرد کیا ہے۔

1249 - اُم بکر بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ بَاعَ أَرْضًا لَهُ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَسَمَ فِي فَقَرَاءِ بَنِي زُهْرَةَ وَفِي ذِي الْحَاجَةِ مِنَ النَّاسِ، وَفِي أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ الْمِسُورُ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ بِنْتِهَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ: مَنْ أَرْسَلَ بِهَذَا؟، قُلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحْنَأُ عَلَيْكَ بَعْدِي إِلَّا الصَّابِرُونَ، سَقَى اللَّهُ ابْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسِيلِ الْجَنَّةِ)). ②

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار کے عوض اپنی زمین فروخت کی، پھر وہ دینار بنو زہرہ کے غریبوں، ضرورت مند لوگوں اور اُمہات المؤمنین میں تقسیم کر دیے۔ مسور بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حصہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا: یہ کس نے بھیجا ہے؟

① [مرسل ورجاله ثقات] مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۲۳۳ - الرياض النضرة للمحب الطبري: ۴/۸۳

② [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۵/۶۴۸ - مسند أحمد: ۶/۱۳۵ - المستدرک للحاکم: ۳/۳۱۰

میں نے بتلایا کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے۔ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد صبر کرنے والے ہی تم پر مہربانی کریں گے، اللہ تعالیٰ ابن عوف کو جنت کی نہر سے مشروب پلائے۔
1250 - اُم بکر ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ بَاعَ أَرْضًا لَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَتْ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَحْنَأُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي إِلَّا الصَّابِرُونَ)). ❶
سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین فروخت کی۔۔۔ اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ان الفاظ میں ذکر کیا کہ سنو! یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میرے بعد تم پر صبر کرنے والے ہی مہربانی کریں گے۔

1251 - مسور بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا أَنَا أُسِيرُ فِي رَكْبٍ بَيْنَ عَثْمَانَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ، قُدَّامِي وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَ عَثْمَانُ مَنْ صَاحِبُ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ؟ قَالُوا: عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: فَنَادَانِي عَثْمَانُ فَقَالَ: يَا مَسُورُ قُلْتُ: لَبَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: ((مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ خَيْرٌ مِنْ خَالِكَ فِي الْهَجْرَةِ الْأُولَى، وَفِي الْهَجْرَةِ الْآخِرَةِ فَقَدْ كَذَبَ)). ❷

میں ایک قافلے میں سیدنا عثمان اور سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان میں چل رہا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دھاری دار کرتے والا کون ہے؟ تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہوں۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا: اے مسور! جو شخص سمجھے کہ وہ پہلی ہجرت میں تیرے ماموں عبدالرحمان سے بہتر ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔

1252 - ابن ابی تیج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مَنْ حَافِظَ عَلَيَّ أَزْوَاجِي - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً -: عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ - إِنَّ الَّذِي يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ بَعْدِي فَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ)) قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَحُجُّ بِهِنَّ، وَيَجْعَلُ عَلَيَّ هَوَادِجَهُنَّ الطَّيَالِسَةَ وَيُنْزِلُهُنَّ الشَّعْبَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مَنَفَذٌ. ❸

یقیناً جو شخص میرے بعد میری ازواج (امہات المؤمنین) کا خیال رکھے گا؛ وہ سچا اور نیکوکار شخص ہوگا۔ چنانچہ سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ان (امہات المؤمنین) کو حج کروایا کرتے تھے اور ان کے ہودجوں پر سبز رنگ کی شالیں رکھواتے تھے اور ان کا پڑاؤ بھی ایسی جگہ پر کروایا کرتے تھے جو عام گزرگاہ نہیں ہوتی تھی۔

.....: **توضیح** سبز رنگ کی شالیں رکھنے سے مقصود یہ ہوتا تھا کہ امہات المؤمنین کے بیٹھنے کے لیے جگہیں آرام

دہ ہو جائیں اور عام گزرگاہ میں اس لیے پڑاؤ نہیں کرواتے تھے تاکہ لوگوں کے گزرنے سے وہ بے آرام اور پریشان نہ ہوں۔
1253 - سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١٣٥ / ٦

❷ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ٣٠٩ / ٣

❸ [إسناده ضعيف لانقطاعه] الطبقات لابن سعد: ٢١ / ٨

كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ لَمْ يَنْزِلْ مَنْزِلَهُ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا. ❶

جب عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لاتے تھے تو کسی ایسی جگہ پر نہیں ٹھہرتے تھے جہاں وہ دور جاہلیت میں ٹھہرا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ مکہ سے نکل جاتے۔

1254 - ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کے جسد خاکی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

أَذْهَبِ ابْنَ عَوْفٍ بِبُطْنَتِكَ لَمْ يَتَغَضَّضْ مِنْهَا شَيْءٌ. ❷

اے ابن عوف! دنیا سے اپنی ساری عادات لے جا، ان میں سے کچھ بھی مت چھوڑ کر جانا۔

1255 - ابراہیم بن قارظ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ دنیا سے رحلت فرما گئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَذْهَبِ ابْنَ عَوْفٍ فَقَدْ أَدْرَكَتْ صَفْوَهَا وَسَبَقَتْ رَنْقَهَا. ❸

اے ابن عوف! تم نے اس کے انتخاب کو پالیا اور اس کی آب و تاب پر سبقت لے گئے ہو۔

1256 - ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَقَدْ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فِي جِنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عِنْدَ قَائِمَتِي السَّرِيرِ فَجَعَلَ يَقُولُ: وَاجْبَلَاهُ. ❹

میں نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے جنازے میں چارپائی کے پایوں کے پاس دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے: ہائے علم کے پہاڑ۔

1257 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر فرمایا:

أَذْهَبِ ابْنَ عَوْفٍ فَقَدْ أَدْرَكَتْ صَفْوَهَا وَسَبَقَتْ رَنْقَهَا. ❺

اے ابن عوف! تم نے اس کے انتخاب کو پالیا اور اس کی آب و تاب پر سبقت لے گئے ہو۔

1258 - ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کرتے تھے:

((إِنَّ أَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهْمُنِي بَعْدِي، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ)) ثُمَّ تَقُولُ لِي: سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ، تُرِيدُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ أُعْطِيَ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ

❶ [إسناده منقطع] الطبقات لابن سعد: ۱۳۱/۳

❷ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۳/۳۰۷ - المعجم الكبير للطبرانی: ۱/۸۹

❸ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبرانی: ۱/۸۹ - المستدرک للحاکم: ۳/۳۰۶

❹ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۳/۳۰۸

❺ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۲۵۵

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يَبِيعُ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا وَصَلَّهِنَّ بِهِ. ❶
 تمہارا معاملہ ان امور میں سے ہے جو میرے بعد (کے معاملات کے متعلق) مجھے پریشان کر دیتے ہیں اور تمہارا خیال صرف صبر کرنے والے ہی رکھیں گے۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے فرمائیں: اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو جنت کی نہر سے مشروب پلائے۔ ان کی مراد سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو وہ مال (یعنی باغ) دیا تھا جو چالیس ہزار دینار میں فروخت ہوا تھا۔

1259 - محمد بن جبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنْ ضَرَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بِأَحَدِي يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَبَايَعُوهُ. ❷
 اگر عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ماریں تو تم ان سے بیعت کر لینا۔



❶ [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۵/۶۴۸ - المستدرک للحاکم: ۳/۳۱۲ - صحيح ابن حبان: ۵۴۷

❷ إسناده ضعيف .

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فضائل

1260 - سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَوَّلُ مَنْ سَلَّ سَيْفَهُ فِي ذَاتِ اللَّهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَبَيْنَمَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ قَائِلٌ فِي شُعْبِ الْمَطَايِخِ إِذْ سَمِعَ نَغْمَةً: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ، فَخَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ مُتَجَرِّدًا، بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا، فَلَقِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّةً كَفَّةً، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ يَا زُبَيْرُ؟)) قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّكَ قُتِلْتَ، قَالَ: ((فَمَا كُنْتُ صَانِعًا؟)) قَالَ: أَرَدْتُ وَاللَّهِ أَنْ أَسْتَعْرِضَ أَهْلَ مَكَّةَ قَالَ: ((فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرٍ)). قَالَ سَعِيدٌ: أَرَجُو أَنْ لَا تَضِيعَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عِزٌّ وَجَلٌّ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ①

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں جس شخص نے تلوار تانی وہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک بار زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کسی کی آواز سنی کہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیا گیا، تو آپ تلوار میان سے نکالے ہوئے گھر سے نکلے، آپ کے ہاتھ میں تیز تلوار تھی، تو (راستے میں) انہیں رسول اللہ ﷺ مل گئے اور آپ ﷺ نے انہیں روکتے ہوئے پوچھا: اے زبیر! تجھے کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا: میں نے سنا تھا کہ آپ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم کیا کرنے جا رہے تھے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ میں اہل مکہ سے، اپنی پروا کیے بغیر جاڑوں گا۔ تو نبی ﷺ نے ان کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یقین ہے کہ اللہ عزوجل کے ہاں نبی ﷺ کی دعا رائیگاں نہیں جائے گی۔

توضیح: یعنی اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی دعا کے بہ دولت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو خیر و بھلائی سے ضرور ہمکنار فرمائے گا۔

1261 - عامر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا خَالِدُ مَا لَكَ وَمَا لِرَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ)). ②
اے خالد! تمہارا اور اس مہاجر شخص (یعنی عبدالرحمان بن عوف) کا کیا معاملہ ہے؟ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی خرچ کر دو تو پھر بھی اس کے عمل کو نہیں پہنچ پاؤ گے۔

1262 - مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ عُثْمَانَ وَقَدْ أَصَابَهُ رُعَافٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَوْصَى، وَمَنْعَهُ مِنَ الْحَجِّ قَالَ:

② [إسناده ضعيف] مكرر برقم: ١٢

① [إسناده حسن لغيره] المستدرک للحاکم: ٣/ ٣٦٠

فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقَدْ قِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الرَّجُلُ قَالَ: ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ، قَالَ: ثُمَّ أَتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلَفْتَ أَحَدًا؟ قَالَ عُثْمَانُ: وَقِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ الزُّبَيْرُ، قَالَ عُثْمَانُ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ❶

میں ایک دن سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ آپ کی بہت سخت نکسیر پھوٹ گئی (تکلیف اس قدر شدید تھی کہ) آپ نے (موت کے ڈر سے) وصیت کر دی۔ اتنے میں قریش کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! خلیفہ مقرر کر دیجیے۔ آپ نے پوچھا: کیا اس بارے میں باتیں ہو رہی ہیں؟ تو وہ آدمی خاموش ہو گیا۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے بھی اسی جیسی بات کہی۔ پھر قریش کا ہی ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے کسی کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے؟ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا: کیا ایسا کچھ کہا گیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، زبیر رضی اللہ عنہ کا نام لیا جا رہا ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنو! اللہ کی قسم! یقیناً تمہیں بھی علم ہے کہ وہ تم میں سے بہترین شخص ہیں۔ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

1263 - ہشام رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَمَّتِي)). ❷

ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور یقیناً میرا حواری زبیر اور میرا چچا زاد ہے۔

1264 - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ)). ❸

رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق کے روز (دشمن کی خبر لانے کے لیے صحابہ کو) دعوت دی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا، آپ ﷺ نے پھر لوگوں کو دعوت دی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے خود کو پیش کر دیا، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو دعوت دی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے (اس بار بھی) لبیک کہا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

توضیح:..... حواری کا مطلب ہے جاں نثار ساتھی۔ تمام انبیاء کے حواری ہوتے تھے، جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کا ذکر ہوا ہے: ﴿قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ﴾ [الصف: ۱۴] ”(حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے) کہا: اللہ کی دعوت میں میرا کون مددگار بنے گا؟ تو حواریوں نے کہا: ہم ہیں اللہ

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۷/۷۹ - مسند أحمد: ۱/۶۴

❷ [مرسل صحيح] السنة لابن أبي عاصم: ۱۳۶

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۶/۵۲ - صحيح مسلم: ۴/۱۸۷۹ - سنن الترمذی: ۵/۶۴۶ - سنن ابن ماجه: ۱/۴۵ -

مسند أحمد: ۳/۳۰۷ - المعجم الكبير للطبرانی: ۱/۷۹ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/۱۴۵

کے مددگار۔ اور نبی ﷺ کے جاں نثار ساتھی ہونے کا اعزاز سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہے۔

کرتے ہیں کہ:

تَوَابُنِ بِنْتِ عَشْرَةَ سَنَةً، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزَاةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ بَضْعٍ وَبِئْسَ

سولہ برس کی عمر میں اسلام قبول کر لیا تھا اور وہ کسی بھی ایسے غزوے سے پیچھے نہیں رہے جس نے شرکت کی ہو، ساٹھ سے کچھ زائد برس کی عمر میں ان کی شہادت ہوئی۔

والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ:

سَيْفَهُ فِي اللَّهِ الزَّبِيرُ بْنُ الْعَوَّامِ، نَفَخَهُ نَفَخَهَا الشَّيْطَانُ، أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ، سَيْفُ النَّاسِ بِسَيْفِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ قَالَ: ((مَا لَكَ يَا

مَرَّتْ أُنْكَ أَخَذْتَ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ. ②

معاہدے میں جس شخص نے تلوار تانی وہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ شیطان نے یہ افواہ اڑا

لیا کہ آپ کو پکڑ لیا گیا ہے۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ یہ سن کر نکلے اور اپنی تلوار سے لوگوں کو چیرتے ہوئے

سے وقت مکہ کے بالائی حصے میں تھے، آپ نے استفسار فرمایا: اے زبیر! تجھے کیا ہوا؟ انہوں

نے کہا کہ آپ کو پکڑ لیا گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ان کے لیے رحمت کی دعا فرمائی اور ان کی

ماتے ہیں:

لَمْ يَلِكِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو يَهُ يَوْمَ أُحُدٍ. ③

حد کے روز میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا۔

... ماں باپ کو جمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غزوہ اُحد کے روز سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بڑی جواں مردی

ﷺ نے ان کی حوصلہ افزائی کے لیے فرمایا تھا: ”میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔“ یقیناً یہ سیدنا

سعاد اور اعزاز کی بات تھی۔

بیان کرتے ہیں کہ:

رَيْطَةُ صَفْرَاءُ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ نَزَلَتْ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَيْهَا عَمَائِمُ صَفْرَاءُ. ④

غزوہ بدر کے روز اپنے سر پر (زرورنگ کا باریک و ملائم کپڑا اوڑھا ہوا تھا اور فرشتے بھی بدر

1269 - ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ الزُّبَيْرَ كَانَتْ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَزَلَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهَا عَمَائِمٌ صُفْرًا. ❶
سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر کے روز زرد عمامہ پہن رکھا تھا اور جب فرشتے اترے تو انہوں نے بھی زرد رنگ کے عمامے پہنے ہوئے تھے۔

1270 - سنبہ اپنی آزاد کردہ لونڈی سے بیان کرتی ہیں کہ:

جَاءَ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ، وَأَنَا عِنْدَ عَلِيٍّ جَالِسَةٌ يَسْتَأْذِنُ فَجَاءَ الْغُلَامُ فَقَالَ: هَذَا قَاتِلُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ:
لِيَدْخُلْ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ النَّارَ، قَالَتْ: وَجَاءَ قَاتِلُ طَلْحَةَ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ الْغُلَامُ: هَذَا قَاتِلُ طَلْحَةَ
يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: لِيَدْخُلْ قَاتِلُ طَلْحَةَ النَّارَ. ❷

میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل آ کر ملاقات کی اجازت طلب کرنے لگا، اتنے میں ایک غلام آیا اور اس نے بتلایا کہ یہ زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبیر کے قاتل کو جہنم میں ہی چلے جانا چاہیے۔ راویہ بیان کرتی ہیں کہ پھر سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا قاتل (اندر) آ گیا، جو اجازت مانگ رہا تھا، تو اسی غلام نے بتلایا کہ یہی ہے طلحہ رضی اللہ عنہ کا قاتل۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلحہ کے قاتل کو بھی جہنم میں ہی چلے جانا چاہیے۔

1271 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ)). ❸

ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

1272 - زبیر بیان کرتے ہیں کہ:

اسْتَأْذَنَ ابْنُ جَرْمُوزٍ عَلِيَّ عَلِيٍّ، وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ: بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ
عَلِيٌّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ)). ❹

ابن جرموز نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی، اور میں بھی ان کے پاس موجود تھا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن صفیہ کے قاتل کو جہنم کی بشارت دے دو۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

توضیح:..... ابن صفیہ سے مراد سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابن جرموز نے ان کو شہید کیا تھا۔

1273 - زبیر ہمیشہ بیان کرتے ہیں کہ:

اسْتَأْذَنَ ابْنُ جَرْمُوزٍ عَلِيَّ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: ابْنُ جَرْمُوزٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْتِنَا لَهُ

❶ [إسناده مرسل صحيح] انظر ما قبله

❷ [سنبلة مولاتها لم أجد لها والباقون ثقات] التاريخ للفسوى: ٨١٦/٢

❸ [إسناده حسن] حلية الأولياء لأبي نعيم: ١٨٦/٤

❹ [إسناده حسن] سنن الترمذی: ٦٤٦/٥ - المستدرک للحاکم: ٣٦٧/٣

سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

1276 - سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: أَرْسِلْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا أَمِينًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَأُرْسِلُ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا أَمِينًا أَمِينًا))، قَالَ: فَجَنَّا لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّكْبِ، قَالَ: فَبَعَثَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ①. عاقب اور سید (نجران کے سردار) نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: ہمارے ساتھ ایسے آدمی کو بھیجئے جو امین ہو، امین ہو، امین ہو۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: میں عنقریب تمہارے ساتھ ایسے آدمی کو ہی بھیجوں گا جو امین ہوگا، امین ہوگا، امین ہوگا۔ یہ سن کر نبی ﷺ کے صحابہ دوزانو بیٹھ کر دیکھنے لگے کہ شاید انہیں بھیجا جائے۔ لیکن آپ ﷺ نے سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

1277 - ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَخْلَأْتِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ ثَلَاثَةٌ، أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ②. اس امت میں سے تین بندے میرے گہرے دوست ہیں: سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم۔

1278 - عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ:

اسْتَعْمَلَ عُمَرُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ عَلَى الشَّامِ وَعَزَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ: فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: بَعَثَ عَلَيْكُمْ أَمِينًا هَذِهِ الْأُمَّةِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)) ③.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر مقرر کر دیا، تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے (شامیوں سے) کہا: عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس اس امت کے امین کو بھیج رہے ہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

1279 - سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سَيْوْفِ اللَّهِ، وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ)).

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٤٠١/٥ - سنن الترمذی: ٦٦٧/٥ - سنن ابن ماجه: ٤٨/١ - المستدرک للحاکم: ٢٦٧/٣ -

مسند أبی داود الطيالسی: ١٥٩/٢

② [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ٣٥٨

③ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٩٠/٤ - المعجم الكبير للطبرانی: ١٢٩/٤

خالد اللہ کی تلوار ہے اور (اپنے) خاندان کا بہت اچھا جوان ہے۔

اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ أَنْ يَبْعَثَ مَعَهُمْ رَجُلًا يَعْلَمُهُمْ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ وَقَالَ: ((هُوَ أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ)). ❶

جب یمنی لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ ان کے ساتھ کوئی ایسا آدمی بھیج دیجیے جو انہیں تعلیم دے، تو آپ ﷺ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا اور فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے۔

1280 - اسلم رضی اللہ عنہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا لِمَنْ حَوْلَهُ: تَمَنُّوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَتَمَنِّي لَوْ أَنَّ هَذِهِ الدَّارَ مَمْلُوءَةٌ ذَهَبًا فَأَنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ: تَمَنُّوا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَتَمَنِّي لَوْ أَنَّهَا مَمْلُوءَةٌ لَوْلُؤًا أَوْ زَبْرَجَدًا أَوْ جَوْهَرًا، فَأَنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَتَصَدَّقُ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: تَمَنُّوا، فَقَالُوا: مَا نَذَرِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ عُمَرُ: أَتَمَنِّي لَوْ أَنَّهَا مَمْلُوءَةٌ رِجَالًا مِثْلَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ، وَحَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ. ❷

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک روز اپنے ارد گرد بیٹھے لوگوں سے فرمایا: اپنی خواہش ظاہر کرو۔ ایک نے کہا: میری خواہش ہے کہ یہ گھر سونے سے بھرا ہو اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں۔ آپ نے پھر فرمایا: اور خواہش بتلاؤ۔ ایک اور آدمی نے کہا: میری خواہش ہے کہ یہ گھر زبرجد اور جواہرات سے بھرا ہو اور میں اسے راہِ خدا میں خرچ کر دوں اور صدقہ و خیرات کر دوں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور کوئی خواہش ظاہر کرو۔ تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم نہیں جانتے کہ کیا خواہش کریں۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری خواہش یہ ہے کہ یہ گھر ابو عبیدہ بن جراح، معاذ بن جبل، سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم جیسے آدمیوں سے بھرا ہو۔

1281 - عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)). قَالَ: مِنَ الرَّجَالِ؟ قَالَ: ((أَبُوهَا)). قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ)). ❸

اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا: مردوں میں سے کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے والد (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ)۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو عبیدہ بن جراح۔

1282 - امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱۲۵ - مسند أبي داود الطيالسي: ۱۵۹ / ۲

❷ [إسناده حسن] المستدرک للحاکم: ۲۲۶ / ۳ - صفة الصفوة لابن الجوزي: ۳۶۷ / ۱

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲۰۳ / ۴ - سنن ابن ماجه: ۳۸ / ۱

((إِنَّ لِمُعَاذِ رَتْوَةَ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ)). ❶

یقیناً علماء کے سامنے معاذ کا ایک باعزت مقام ہے۔

1283 - امام حسن رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي إِلَّا لَوْ شِئْتُ أَخَذُ عَلَيْهِ خُلُقَهُ إِلَّا أَخَذْتُ، لَيْسَ أَبُو عَبِيدَةَ بِنِ

الْجَرَّاحِ)). ❷

میرے صحابہ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اگر میں اس کے اخلاق پر مواخذہ کرنا چاہوں تو نہ سکوں، سوائے ابو عبیدہ بن جراح کے۔

توضیح:..... یعنی یہ اس قدر بلند اخلاق کے مالک ہیں کہ ان میں کوئی ایک بھی ایسی خصلت یا عادت نہیں ہے جسے بد اخلاقی کہا جاسکے اور اس پر ان کا مواخذہ کیا جاسکے۔

1284 - ابوالبختری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ عُمَرُ لِأَبِي عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ: ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى أَبَايَعَكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَنْتَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ))، فَقَالَ أَبُو عَبِيدَةَ: مَا كُنْتُ لِأَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَوْمَنَا فَأَمَّا حَتَّى مَاتَ. ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنا ہاتھ دیجیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ آپ اس امت کے امین ہیں۔ تو سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے شخص سے مقدم نہیں ہو سکتا جس کو رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم فرمایا تھا کہ وہ ہماری امامت کروائیں (یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) تو انہوں نے ہماری امامت کروائی، یہاں تک کہ وہ وفات پا گئے۔

1285 - ثابت بن حجاج بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ أَدْرَكْتُ أَبَا عَبِيدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَاسْتَخْلَفْتُهُ وَمَا شَاوَرْتُ فِيهِ فَإِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ، قُلْتُ: اسْتَخْلَفْتُ أَمِينَ اللَّهِ وَأَمِينَ رَسُولِهِ. ❹

اگر میں نے ابو عبیدہ بن جراح کو پالیا تو میں انہیں خلیفہ منتخب کر لوں گا اور اس بارے میں کسی سے مشاورت بھی نہیں کروں گا، سوا اگر کسی نے اس کے متعلق مجھ سے سوال کیا تو میں کہوں گا: میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے امین کو خلیفہ منتخب کیا ہے۔

1286 - ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ. قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ:

❶ [إسناده مرسل صحيح] المستدرک للحاکم: ۲۶۸/۳ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۳۱۱/۹

❷ [إسناده مرسل ورجاله ثقات] التاريخ للفسوی: ۴۸۸/۱ - کنز العمال: ۷۱۴/۱۱

❸ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۳۵/۱ - المستدرک للحاکم: ۲۶۷/۳ ❹ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱۸/۱

أَبُو عُبَيْدَةَ . قَالَ : ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَا . ①

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، جبکہ ان سے سوال کیا گیا: اگر رسول اللہ ﷺ کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو کس کو کرتے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر ان سے پوچھا گیا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر ان سے پوچھا گیا: عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا: ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو۔ بس آپ نے یہیں تک بتایا۔

1287 - شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ اسْتَخْلَفْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَسَأَلَنِي عَنْهُ رَبِّي : مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ؟ لَقُلْتُ : رَبِّ سَمِعْتُ نَبِيَّكَ وَهُوَ يَقُولُ : ((إِنَّهُ أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ)) ، وَلَوْ اسْتَخْلَفْتُ سَالِمًا مَوْلَى حُذَيْفَةَ فَسَأَلَنِي عَنْهُ رَبِّي : مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ؟ لَقُلْتُ : رَبِّ سَمِعْتُ نَبِيَّكَ وَهُوَ يَقُولُ : ((إِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ)) ، وَلَوْ اسْتَخْلَفْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَسَأَلَنِي عَنْهُ رَبِّي مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ؟ لَقُلْتُ : رَبِّ سَمِعْتُ نَبِيَّكَ وَهُوَ يَقُولُ : ((إِنَّ الْعُلَمَاءَ إِذَا حَضَرُوا رَبَّهُمْ كَانَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ رَتَوَةٌ بِحَجَرٍ)) . ②

اگر میں ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دوں اور (روزِ قیامت جب) میرا رب مجھ سے اس بارے میں پوچھے گا کہ تجھے اس کام پر کس چیز نے برانگیخت کیا؟ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میں نے تیرے پیغمبر ﷺ کو (ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں) یہ فرماتے سنا تھا کہ بلاشبہ یہ اس اُمت کا امین ہے۔ اور اگر میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دوں اور میرا پروردگار جب مجھ سے اس بارے میں پوچھے گا کہ تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! میں نے تیرے نبی ﷺ کو (سالم رضی اللہ عنہ کے بارے میں) یہ فرماتے سنا تھا کہ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے دل سے سچی محبت کرتا ہے۔ اور اگر میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دوں اور میرا رب جب مجھ سے اس بارے میں پوچھے گا کہ تجھے اس کام کی کس چیز نے ترغیب دلائی؟ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میں نے تیرے پیغمبر ﷺ کو (معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں) یہ فرماتے سنا تھا کہ یقیناً یقیناً علماء جب اپنے رب تعالیٰ کے پاس حاضر ہوں گے تو ان کے آگے آگے یہ عزت و شرف والا عالم ہوگا۔



① [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ۱۸۵۶/۴

② [إسناده ضعيف] تاريخ المدينة لابن شبة: ۲۵۹/۱ - تاريخ الطبري: ۳۳/۵ - سير أعلام النبلاء للذهبي: ۱۶۵/۱۲

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

1288 - ابو بکر بن حفص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ قَالَ: فَلَمَّا صَعِدَ فِي الْجَبَلِ انْتَهَى إِلَى صَخْرَةٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَصْعَدَهَا. قَالَ: فَجَاءَ طَلْحَةُ فَبَرَكَ لَهُ، فَصَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِهِ قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَضْرِبَهُ بِالسَّيْفِ قَالَ: فَوَقَاهُ طَلْحَةُ بِيَدِهِ فَشَلَّتْ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)). ❶

رسول اللہ ﷺ غزوہ اُحد کے روز دوزر ہیں پہنے تشریف لائے۔ جب آپ نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو چٹان کے پاس پہنچ کر رُک جائے اور (دوزر ہیں پہننے کی وجہ سے) اوپر نہ چڑھ سکے۔ پھر سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے تو آپ ﷺ ان کی پشت پر چڑھ گئے۔ اتنے میں ایک دشمن آیا جو آپ ﷺ پر تلوار کا وار کرنا چاہتا تھا، لیکن سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ کو بچا لیا، جس کی وجہ سے ہاتھ شل ہو گیا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلحہ نے جنت واجب کر لی۔

1289 - ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَبَشِرْ يَا طَلْحَةُ بِالْجَنَّةِ الْيَوْمَ)). ❷

اے طلحہ! آج تم جنت کی بشارت وصول کر لو۔

1290 - سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے قربانی کا کمال مظاہرہ کیا، یعنی جب وہ آپ کے لیے گھٹنوں کے بل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ ان کی پشت پر چڑھ گئے۔ تو اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)). ❸

طلحہ نے جنت واجب کر لی۔

1291 - ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اسْتَأْذَنَ ابْنُ جُرْمُوزِ الَّذِي قَتَلَ الزُّبَيْرَ أَوْ أَشْرَكَ فِي قَتْلِهِ عَلِيَّ عَلِيٌّ، فَرَأَى فِي الْإِذْنِ جَفْوَةً، فَلَمَّا دَخَلَ عَلِيٌّ عَلِيٌّ قَالَ: أَمَّا فَلَانٌ فَلَانٌ فَيُؤَذِّنُ لَهُمَا، وَأَمَّا أَنَا فَلَا، قَاتِلُ الزُّبَيْرِ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: بِفِيكَ التُّرَابُ، بِفِيكَ التُّرَابُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ مِنَ الَّذِينَ قَالَ

❶ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۳/ ۳۷۴ ❷ [إسناده مرسل ورجاله ثقات]

❸ [إسناده حسن] سنن الترمذی: ۴/ ۲۰۱ - صحیح ابن حبان: ۵۴۵ - مسند البزار: ۲/ ۳۲۲ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۶/ ۱۰۸

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧]. ❶

ابن جرmoz، جس نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا یا ان کو شہید کرنے میں شرکت کی تھی، نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی تو اس نے اجازت دینے میں ناگواری دیکھی، پھر جب وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو بولا: فلاں فلاں شخص کو تو اجازت دے دی جاتی ہے لیکن مجھے ملنے کی اجازت نہیں دی جاتی، حالانکہ میں زبیر کا قاتل ہوں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تیرے منہ میں خاک، تیرے منہ میں خاک، یقیناً مجھے اُمید ہے کہ میں، زبیر اور طلحہ (رضی اللہ عنہم) ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ❷ ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ [الحجر: ٤٧]

1292 - قیس بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ سَلَاءً، وَفِي بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ. ❸
میں نے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا، انہوں نے اس سے غزوہ احد کے روز رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا تھا۔

1293 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبِيدِ اللَّهِ بَاعَ أَرْضًا لَهُ بِسَبْعِمِائَةِ أَلْفِ فَبَاتَ لَيْلَةً عِنْدَهُ ذَلِكَ الْمَالُ، فَبَاتَ أَرْقًا مِنْ مَخَافَةِ ذَلِكَ الْمَالِ حَتَّى أَصْبَحَ فَقَرَّقَهُ. ❹

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے سات لاکھ کے عوض اپنی زمین فروخت کی تو انہوں نے اس حالت میں رات گزاری کہ وہ مال ان کے پاس موجود تھا، تو انہوں نے اس مال کے ڈر سے وہ رات بے خوابی میں ہی گزاری، یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو انہوں نے اسے جدا جدا (یعنی تقسیم) کر دیا۔

1294 - موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ طَلْحَةَ ضُرِبَتْ كَفُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: حَسٌّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ قُلْتَ: بِسْمِ اللَّهِ، لَرَأَيْتَ يُنْبِئُ لَكَ بِهَا بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَأَنْتَ حَيٌّ فِي الدُّنْيَا)). ❺
غزوہ احد کے روز جب سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کٹا تو انہوں نے ”حس“ کی آواز نکالی (یعنی درد کی ہلکی سی آواز)، تو

❶ [إسناده ضعيف] تفسير ابن جرير الطبري: ٢٥ / ١٤

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٨٢ / ٧ - مسند أحمد: ١٦١ / ١ - سنن ابن ماجه: ٤٦ / ١ - المعجم الكبير للطبراني:

٩٦ / ١ - سنن سعيد بن منصور: ٣٣١ / ٣

❸ [رجال إسناده ثقات] الزهد لأحمد بن حنبل، ص: ١٤٥ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ٨٩ / ١

❹ [إسناده صحيح] سنن الترمذي: ٦٤٤ / ٥

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم ”بسم اللہ“ کہتے تو تم دیکھتے کہ اس کے بدلے میں تمہارے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا، باوجودیکہ تم دنیا میں زندہ ہوتے۔

1295 - ابو جیبہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ، إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: هَا هُنَا يَا ابْنَ أَخِي، فَأَجْلَسَهُ عَلَى طِنْفِسَةٍ وَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَأَبُوكَ كَمَنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧]، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّاءِ: اللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ ذَلِكَ، فَقَامَ إِلَيْهِ بِدُرَّتِهِ فَضْرَبَهُ، فَقَالَ: أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ وَأَصْحَابُكَ يُنْكِرُونَ هَذَا.

عمران بن طلحہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: اے بھتیجے! یہاں آؤ۔ پھر آپ نے انہیں دری پر بٹھا لیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً مجھے امید ہے کہ میں اور آپ کے والد ایسے ہی ہوں گے جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ [الحجر: ٤٧] تو ابن الکواء نے آپ سے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ تو (یہ سن کر) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوڑا لے کر اٹھے اور اس کو مارا اور فرمایا: تیری ماں نہ رہے! تو اور تیرے ساتھی اس کا انکار کرتے ہیں۔

1296 - موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جُرِحَ طَلْحَةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَعَا وَعِشْرِينَ جِرَاحَةً. ①
سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیس سے زائد زخم لگے۔

1297 - موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ طَلْحَةُ فَقَالَ: ((هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ)). ②
سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ان میں سے ہے جنہوں نے اپنا وعدہ نبھا دیا ہے۔

توضیح: نبی ﷺ کا یہ فرمان قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَن قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ﴾ ”مومنوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا، ان میں سے بعض نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا اور بعض انتظار میں ہیں۔“ ”نَحْبٌ“ کا مطلب عہد، نذر اور موت ہے، مراد اس سے یہ ہے کہ کچھ مومنوں نے موت کی نذر مان رکھی ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کریں گے، ان میں سے کچھ تو اپنا یہ عہد نبھا کر جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور کچھ ابھی اس کے انتظار میں ہیں۔ آپ ﷺ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھی انہی مومنین میں شمار فرمایا، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھی

① [إسناده صحيح] تفرد به المؤلف

② [مرسل ورجاله ثقات] السنة لابن أبي عاصم: ١٢٨ - اسباب النزول للواحدی: ٢٠٣

شہادت کی موت ہی آئی۔

1298 - سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو حبیہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ أَصْحَابِ الْجَمَلِ قَالَ: فَرَحَبَ بِهِ، وَقَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَنِي اللَّهُ وَأَبَاكَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِخْوَانًا عَلَيَّ سُرْرًا مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧] قَالَ: وَرَجُلَانِ جَالِسَانِ عَلَيَّ نَاحِيَةِ الْبَسَاطِ فَقَالَ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدَّكَ مِنْ ذَلِكَ تَقْتُلُهُمْ بِالْأَمْسِ، وَتَكُونُونَ إِخْوَانًا فِي الْجَنَّةِ؟، قَالَ عَلَيٌّ: قَوْمًا أَبْعَدَ أَرْضٍ وَأَسْحَقَهَا، فَمَنْ هُوَ؟ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَنَا وَطَلْحَةُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِعِمْرَانَ: كَيْفَ أَهْلِكَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ أَوْلَادِ أَبِيكَ، أَمَا إِنَّا لَمْ نَقْبِضْ أَرْضَكُمْ هَذِهِ السِّنِينَ، وَنَحْنُ نُرِيدُ أَنْ نَأْخُذَهَا إِنَّمَا أَخَذْنَاهَا مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَهَبَهَا النَّاسُ، يَا فُلَانُ إِذْهَبْ مَعَهُ إِلَى ابْنِ قَرْظَةَ فَمَرَّهُ فَلْيَدْفَعْ إِلَيْهِ أَرْضَهُ وَغَلَّةَ هَذِهِ السِّنِينَ، يَا ابْنَ أَخٍ جِنْنَا فِي الْحَاجَةِ إِذَا كَانَتْ لَكَ. ①

عمران بن طلحہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ اصحابِ جمل سے فارغ ہو چکے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: یقیناً مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کے والد (طلحہ رضی اللہ عنہ) کو ان لوگوں میں شامل فرمائے گا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِخْوَانًا عَلَيَّ سُرْرًا مُتَقَابِلِينَ﴾ ① ”وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ [الحجر: ٤٧] راوی کہتے ہیں کہ دو آدمی چٹائی کے کونے پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، ہم نے کل ان لوگوں کو قتل کر دیا ہے اور آپ جنت میں بھائی بھائی بنے ہوں گے؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اٹھو اور اس علاقے سے کہیں دُور چلے جاؤ، اگر وہ لوگ (یعنی اس آیت کے مصداق لوگوں میں سے) میں اور طلحہ نہیں ہیں تو پھر کون ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عمران سے فرمایا: میں انہیں کیونکر ہلاک کر سکتا ہوں جو تمہاری اُمہات میں سے زندہ بچ گئی ہیں، سنو! ہم تمہاری اس زمین کو قبضے میں نہیں لیں گے، ہم نے تو صرف اس لیے اس کو لے لیا تھا کہ کہیں لوگ نہ لوٹ کر لے جائیں، اے فلاں! ان کے ساتھ ابن قَرْظَةَ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ ان کو ان کی زمین اور اس کا اناج واپس کر دے۔ (پھر فرمایا) اے بھتیجے! جب بھی آپ کو کوئی کام ہوگا تو ہم حاضر ہو جائیں گے۔

① صحیح: سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما جنگِ جمل میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مخالف فریق میں سے تھے، اس لیے ان دو آدمیوں نے ایسا کہا تھا کہ ہم نے کل انہیں قتل کر دیا ہے اور آپ جنت میں بھائی بھائی ہونے کی باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا کمال ایمان دیکھیے کہ اس قدر اختلافات کے باوجود بھی ان کی عظمت اور فضیلت کے معترف رہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اجتہادی غلطیوں سے صرف نظر فرمائے گا۔

1299 - ابراہیم اور محمد رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ ابْنُ جُرْمُوزٍ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ عَلَيٌّ فَحَجَبَهُ طَوِيلًا، ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَقَالَ: أَمَّا أَهْلُ

① [صحیح الإسناد] المستدرک للحاکم: ٣/ ٣٧٦ - تفسیر ابن جریر الطبری: ١٤/ ٢٥

الْبَلَاءِ فَتَجْفُوهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: بِفِيكَ التُّرَابُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧]. ❶

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والا ابن جرموز آیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگا، علی رضی اللہ عنہ نے بہت دیر تک اس کو اجازت نہ دی، پھر اس کو اجازت دی تو اس نے کہا: جو لوگ آزمائش اور مصیبت میں پڑے ہیں آپ ان سے ناروا سلوک کرتے ہیں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے منہ میں خاک، تیرے منہ میں خاک، یقیناً مجھے اُمید ہے کہ میں، زبیر اور طلحہ (رضی اللہ عنہم) ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ [الحجر: ٤٧]

توضیح:..... ابن جرموز نے یہ کہنا چاہا تھا کہ میں آپ کی خاطر آزمائش میں پڑا اور مصیبت مول لے کر زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، تو یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ برہم ہو گئے اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی قرآن سے فضیلت بیان کر کے واضح کر دیا کہ میں تیرے شنیع فعل سے بری الذمہ ہوں۔

1300 - ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: ٤٧]. قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ فَقَالَ: اللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَصَاحَ بِهِ عَلِيٌّ صَيْحَةً: إِنَّ الْقَصْرَ يَدْهَدُهُ لَهَا، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ هُمْ؟ إِذَا لَمْ نَكُنْ نَحْنُ هُمْ؟)). ❷

یقیناً میں یہ امید کرتا ہوں کہ میں، زبیر اور طلحہ (رضی اللہ عنہم) ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ [الحجر: ٤٧] راوی کہتے ہیں کہ ہمدان کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (اس کا مطلب تھا کہ لازمی نہیں ہے کہ اس آیت کا مصداق زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہما ہوں) تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس طرح چیخ پڑے کہ جیسے ان پر کوئی عمارت گر گئی ہو، پھر انہوں نے فرمایا: اگر وہ لوگ ہم نہیں ہیں تو پھر اور کون ہیں؟

❶ [إسناده ضعيف] تفسير ابن جرير الطبري: ٢٥ / ١٤

❷ [إسناده صحيح] تفسير ابن جرير الطبري: ٢٥ / ١٤

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

1301 - عائشہ بنت سعد رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَا بِنْتُ الْمُهَاجِرِ الَّذِي فَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْأَبَوَيْنِ . ①
میں اس مہاجر کی بیٹی ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ اُحد کے روز اپنے والدین کو فدا کیا تھا۔

1302 - سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ . ②

رسول اللہ ﷺ نے غزوہ اُحد کے روز میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا۔

توضیح:..... ماں باپ کو فدا کرنے اور جمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غزوہ اُحد کے روز سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بڑے جوش اور مہارت سے تیر اندازی کر رہے تھے تو نبی ﷺ نے ان کی حوصلہ افزائی کے لیے فرمایا تھا: تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔ (صحیح البخاری: ۶۱۸۴)

1303 - عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ:

لَقَدْ مَكَثَ أَبِي يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ ، وَإِنَّ لَهُ لَثَلَاثَ الْإِسْلَامِ . ③

یقیناً ایک دن میرے والد رات تک اسلام کا ایک تہائی حصہ رہے ہیں۔

توضیح:..... اسلام کا ایک تہائی سے مراد مسلمانوں کی تعداد کا ایک تہائی، یعنی جب آپ نے اسلام قبول کیا تو آپ سے قبل صرف دو لوگ افراد اسلام لائے تھے اور آپ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کی تعداد تین ہو گئی، یوں آپ مسلمانوں کی تعداد کا ایک تہائی تھے۔ پھر اس دن رات تک کوئی اور شخص مسلمان نہیں ہوا۔ یہاں آپ کے تیسرے نمبر پر اسلام لانے سے مراد جواں مردوں میں سے آپ کا تیسرا نمبر تھا، ورنہ مجموعی طور پر اور بھی کئی لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے، مثال کے طور پر عورتوں میں سے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، بچوں میں سے سیدنا علی اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما، البتہ جواں مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، ان کے بعد ایک اور صاحب مسلمان ہوئے اور پھر تیسرے نمبر پر سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

1304 - عبد اللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ فَإِنِّي

① [إسناده صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۳۳۶/۱۱ ② [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۳۵۸/۷

③ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۷/۸۳ - المستدرک للحاکم: ۴۹۸/۳

سَمِعْتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ يَقُولُ: ((ارْمِ يَا سَعْدُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)). ❶

میں نے نبی ﷺ کو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کرتے نہیں سنا، میں نے آپ ﷺ کو غزوہ اُحد کے روز یہ فرماتے سنا: اے سعد! تیر چلاؤ، تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

1305 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهَرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهِيَ إِلَى جَنْبِهِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا شَأْنُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) قَالَتْ: فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتَ السَّلَاحِ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقَالَ: سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: ((مَا جَاءَ بِكَ؟)) قَالَ: جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ غَطِيطَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوْمِهِ. ❷

ایک رات رسول اللہ ﷺ کو نیند نہیں آرہی تھی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پہلو میں لیٹی ہوئی تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میرا پہرہ دے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اچانک میں نے ہتھیار کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کون؟ انہوں نے کہا: میں سعد بن مالک ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کس لیے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: حضور! آپ کا پہرہ دینے آیا ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اس قدر آرام کی نیند سوئے کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

1306 - عائشہ بنت سعد رحمہما اللہ بیان کرتی ہیں کہ:

أَبِي وَاللَّهِ الَّذِي جَمَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. ❸

اللہ کی قسم! میرے والد وہ ہیں جن کے لیے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ اُحد کے روز (اپنے) والدین کو جمع کیا تھا۔

1307 - سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتَنَا نَغْزُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمْرُ حَتَّىٰ إِنَّا أَحَدْنَا يَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعْزِرُونِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَضَلَّ عَمَلِي. ❹

بلاشبہ میں عرب کا پہلا شخص ہوں جس نے راہِ خدا میں تیر اندازی کی، ہماری یہ حالت ہوتی تھی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ لڑا کرتے تھے اور ہمارے پاس انگور کی بیل اور ببول کے درخت کے پتوں کے سوا

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٩٣/٦ - صحيح مسلم: ١٨٧٦/٤ - مسند أحمد: ٩٢/١ - سنن الترمذی: ٦٥٠/٥ -

سنن ابن ماجه: ٤٧/١

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٨١/٦ - صحيح مسلم: ١٨٧٥/٤ - سنن الترمذی: ٦٥٠/٦ - مسند أحمد: ١٤١/٦

❸ إسناده صحيح.

❹ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٨٣/٧ - صحيح مسلم: ٢٢٧٧/٤ - سنن الترمذی: ٥٨٢/٥ - سنن ابن ماجه: ٤٧/١

کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا، یہاں تک کہ جب ہم پاخانہ کرتے تھے تو وہ بھی ایسا آتا کہ جیسے بکری بیٹگنی کرتی ہے۔ مگر اب بنو اسد کا حال یہ ہے کہ وہ دین کے احکام پر عمل کرنے میں مجھ میں عیب نکالتے ہیں، اس صورت میں تو میں ناکام و نامراد رہا اور میرے اعمال ضائع ہو گئے۔

توضیح:..... بنو اسد نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق شکایت کی تھی کہ یہ نماز ٹھیک طرح سے نہیں پڑھتے، تب انہوں نے یہ بات بیان فرمائی تھی۔

1308 - قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بتلایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

((اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لَهُ إِذَا دَعَاكَ)). ①

اے اللہ! جب یہ تجھ سے دعا کرے تو اس کی دعا کو قبول فرمانا۔

1309 - عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے روز فرمایا:

((انثُلُوا سَعْدًا، اللَّهُمَّ اَرْمِ لَهُ، اَرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)). ②

سعد کو تیر نکال نکال کر دو، اے اللہ! اس کا نشانہ درست جگہ لگانا، (اے سعد!) تیر پھینکو، تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

1310 - عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَقَدْ شَهِدْتُ بَدْرًا وَمَا فِي وَجْهِ غَيْرُ شَعْرَةٍ وَاحِدَةٍ أَمْسَهَا بِيَدِي، ثُمَّ أَكْثَرَ اللَّهُ لِي بَعْدُ اللَّحْيَ. ③

میں جب غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا تو میرے چہرے پر (داڑھی کا) صرف ایک ہی بال تھا، جسے میں اپنے ہاتھ سے چھوٹا ہوتا تھا، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری داڑھی کو بڑھا دیا۔

1311 - طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَبَيْنَ سَعْدِ كَلَامٍ، وَقَالَ: فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ خَالِدًا قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ عِنْدَ سَعْدٍ. قَالَ: فَقَالَ سَعْدٌ: إِنَّ مَا بَيْنَنَا لَمْ يَبْلُغْ دِينَنَا. ④

خالد بن ولید اور سعد رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ بحث و تکرار ہو گئی۔ پھر ایک آدمی نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے درمیان جو بھی اختلاف ہے، اس سے ہمارے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا۔

1312 - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ سَعْدٌ، فَقَالَ: ((هَذَا خَالِي)). ⑤

① [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۶۴۹/۵ - المستدرک للحاکم: ۴۹۹/۳ - دلائل النبوة للبيهقي: ۲۰۶/۳

② [مرسل ورجاله ثقات] صحيح البخاری: ۳۵۸/۷

③ [إسناده صحيح] الزهد لأحمد بن حنبل: ۳۱ - الرياض النضرة للمحب الطبري: ۱۱۳/۴

④ [إسناده صحيح] حلية الأولياء لأبي نعيم: ۹۴/۱

⑤ [إسناده حسن] سنن الترمذی: ۶۴۹/۵ - المستدرک للحاکم: ۴۹۸/۳

میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ سعد رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں۔

1313 - قیس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اتَّقُوا دَعَوَاتِ سَعْدٍ)). ❶

سعد (رضی اللہ عنہ) کی بددعاؤں سے بچو۔

1314 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((ارْمِ سَعْدُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)). ❷

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو قربان کرتے نہیں سنا، میں نے آپ ﷺ کو غزوہ احد کے روز یہ فرماتے سنا: اے سعد! تیر چلاؤ، تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

1315 - قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ❸

بلاشبہ عرب میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی۔

1316 - ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ❹

وہ (یعنی سعد رضی اللہ عنہ) پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں تیر چلایا۔

1317 - ابو خالد الوالبی سے مروی ہے کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَعْدٌ. ❺

اللہ کے راستے میں (یعنی میدانِ جہاد میں) سب سے پہلے جس نے تیر چلایا وہ سعد رضی اللہ عنہ تھے۔

1318 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ أَنَا وَسَعْدٌ، وَعُمَيْرُ بْنُ مَالِكٍ فِي جَحْفَةِ وَاحِدَةٍ، وَإِنَّ سَعْدًا لَيُقَاتِلُ فِي يَوْمِ بَدْرٍ قِتَالَ

الْفَارِسِ فِي الرَّجَالِ. ❻

غزوہ بدر کے روز میں، سعد اور عمیر بن مالک ایک ہی ڈھال میں تھے اور بلاشبہ سعد رضی اللہ عنہ پیادوں میں شہسوار کی طرح لڑ رہے تھے۔

1319 - ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

❶ [مرسل ورجاله ثقات] المطالب العالیة: ۷۹/۴ ❷ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۳۰۴

❸ [إسناده صحيح] السنة لابن أبي عاصم: ۱۳۸ ❹ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۷۴

❺ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۳/۴۹۸ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۱۵۵

❻ [إسناده صحيح].

لَقَدْ رَأَيْتُ سَعْدًا يُقَاتِلُ يَوْمَ بَدْرٍ قِتَالَ الْفَارِسِ فِي الرَّجَالِ . ❶
میں نے غزوہ بدر کے دن سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پیادوں میں شہسوار کی طرح لڑ رہے تھے۔

1320 - سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَ لَيَالٍ ثُلُثَ الْإِسْلَامِ . ❷
جس دن میں نے اسلام قبول کیا تھا؛ اس دن اور کوئی مسلمان نہیں ہوا تھا اور سات روز تک میں اسلام کا ایک تہائی رہا تھا۔

1321 - مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانٌ كَرْتِي هِيَ كَمَا:

كَانَ رَأْسُ أَبِي فِي حَجْرِي وَهُوَ يَقْضِي فَبَكَيْتُ فَدَمَعَتْ عَيْنِي عَلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ
أَيُّ بَنِي؟ قُلْتُ: لِمَكَانِكَ وَمَا أَرَى بِكَ ، قَالَ: فَلَا تَبْكِي عَلَيَّ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُنِي
أَبَدًا ، وَإِنِّي لِمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدِينُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِحَسَنَاتِهِمْ ، وَأَمَّا
الْكَافِرُونَ فَيُخَفَّفُ عَنْهُمْ بِحَسَنَاتِهِمْ مَا عَمِلُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِذَا نَفَذَتْ قَالَ: لِيَطْلُبَ كُلُّ
عَامِلٍ ثَوَابَ عَمَلِهِ مِمَّنْ عَمِلَ لَهُ . ❸

جب میرے والد گرامی کی روح نفسِ عنصری سے پرواز کر رہی تھی تو ان کا سر میری گود میں تھا، میری آنکھ سے آنسو بہہ پڑے، انہوں نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا: میرے پیارے بیٹے! کیوں رو رہے ہو؟ میں نے کہا: آپ کی حالت کی وجہ سے اور جس کیفیت میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تو مجھ پر مت رو، کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھے کبھی عذاب نہیں دے گا اور یقیناً میں جنتیوں میں سے ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت مومنوں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دے گا اور جہاں تک کافروں کا معاملہ ہے، تو ان کی ان نیکیوں کی وجہ سے ان سے (عذاب میں) تخفیف کرے گا جو انہوں نے اللہ کی خوشنودی کی خاطر کی ہوں گی، پھر جب وہ ختم ہو جائیں گی تو اللہ فرمائے گا: ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کا ثواب اسی سے جا کر لے جس کے لیے اس نے عمل کیا تھا۔



❶ [سنادہ صحیح] الطبقات لابن سعد: ۱۴۱/۳ ❷ [سنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۸۳/۷

❸ [سنادہ حسن] الطبقات لابن سعد: ۱۴۷/۳

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کے فضائل

1322 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ: مَا هَذَا الَّذِي سَارَّكَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَبَكَتِ، ثُمَّ سَارَّكَ فَضَحِكْتَ؟ قَالَتْ: ((سَارَّني فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَبَكَتِ، ثُمَّ سَارَّني فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتَّبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ)). ①

رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کہی، جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ ان سے سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگ گئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: وہ کون سی بات تھی جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کے کان میں کہی تھی اور آپ رونے لگ گئیں تھیں، پھر دوبارہ آپ کے کان میں کچھ کہا تو آپ ہنسنے لگ گئیں؟ تو انہوں نے بتلایا کہ نبی ﷺ نے مجھے اپنی وفات کا بتلایا تو میں رونے لگ گئی، پھر آپ ﷺ نے میرے کان میں مجھے یہ بتلایا کہ میں سب سے پہلے ان سے ملوں گی تو میں خوش ہو گئی۔

1323 - امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَطَبَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ إِلَى عَمَّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاسْتَشَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَ: ((أَعَنْ حَسَبَهَا تَسْأَلُنِي؟)) قَالَ عَلِيُّ: قَدْ أَعْلَمْتُ مَا حَسَبُهَا، وَلَكِنْ أَتَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقَالَ: ((لَا، فَاطِمَةُ مُضَعَّةٌ مِنِّي، وَلَا أُحِبُّ أَنْ تَحْزَنَ أَوْ تَجْزَعَ))، فَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا آتِي شَيْئًا تَكْرَهُهُ. ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا حارث بن ہشام (ابو جہل) کے ہاں اس کی بیٹی سے شادی کرنے کا پیغام بھیجا اور اس بارے میں نبی ﷺ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم اس کے حسب و نسب کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: اس کا حسب و نسب تو مجھے معلوم ہی ہے، (میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ) کیا آپ مجھے اس سے شادی کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، اگر وہ پریشان ہوگی یا روئے گی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔ یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گا جسے آپ پسند نہیں فرمائیں گے۔

① [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ١٣٥/٨ - صحيح مسلم: ١٩٠٤/٤ - مسند أحمد: ٧٧/٦

② [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ١٥٨/٣

1324 - ابوحنظلہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے اہل مکہ میں سے ایک شخص نے بیان کیا:

أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَقَالَ لَهُ أَهْلُهَا: لَا نُزَوِّجُكَ عَلَى ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا فَاطِمَةٌ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي)). ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس کے گھر والوں نے کہا: ہم تیرے عقد میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کی موجودگی میں اس کا نکاح تجھ سے نہیں کر سکتے۔ اس بات کا جب رسول اللہ ﷺ کو پتا چلا تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے، سو جو اس کو تکلیف دے گا؛ اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی۔

1325 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ)). ②

سارے جہان کی عورتوں سے تجھے (فضیلت کے لحاظ سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ ہی کافی ہیں۔

نتیجہ: کافی ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان سے افضل کوئی نہیں ہے، تمام جہان کی عورتوں پر ان کی سب سے زیادہ فضیلت ہے۔ ان کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ چاروں خواتین مراتب کمال پر فائز تھیں اور ان میں سے ہر ایک کے بہت سے مناقب و فضائل مروی ہیں۔ حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام کو خود اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کہا اور ان کے پاک دامن ہونے کی گواہی دی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اس سے بڑھ کر کیا شان ہو سکتی ہے کہ انہیں خود اللہ تعالیٰ سلام بھیجتا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دنیا میں شرف ملا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی صاحبزادی کا اعزاز پایا اور آخرت میں اس سعادت سے بہرہ مند ہوں گی کہ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی، اور فرعون کی بیوی آسیہ جب ایمان لائیں تو فرعون نے ان پر مظالم کی ایک داستان رقم کر دی لیکن حضرت آسیہ کے پائے استقامت میں ذرا بھی لغزش نہ آئی، اور ان کی اس عظیم قربانی پر اللہ تعالیٰ نے ان کے آخری لمحات زندگی میں انہیں دنیا میں ہی جنت میں ان کا مقام دکھلا دیا تھا۔

1326 - محمد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد) ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:

((إِنَّ عَلِيًّا أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ الْعَوْرَاءَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ ابْنَةِ عَدُوِّ اللَّهِ، وَبَيْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ وَإِنَّمَا فَاطِمَةٌ مُضْغَةٌ مِنِّي)). ③

علی، ابو جہل کی بیٹی عوراء سے نکاح کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اسے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ کے دشمن کی بیٹی کو اور

① [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۱۵۹/۳

② [إسناده صحيح لغيره] مسند أحمد: ۱۳۵/۳ - سنن الترمذی: ۷۰۲/۵ - صحيح ابن حبان: ۵۴۹ - المستدرک للحاکم:

۱۵۷/۳ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۳۷۷/۴ - حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ۳۴۴/۲

③ [إسناده مرسل].

اللہ کے رسول کی بیٹی کو (اپنے عقد نکاح میں) اکٹھا رکھے، فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

1327 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا تذکرہ کیا تو اس بات کا نبی ﷺ کو علم ہو گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا)). ❶

بلاشبہ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، جو بات اس کو تکلیف دیتی ہے وہ مجھ کو تکلیف دیتی ہے اور جو اس کو آرام پہنچاتی ہے وہ مجھ کو بھی آرام پہنچاتی ہے۔

1328 - سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ:

((إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةَ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذُنَ لَهُمْ))، ثُمَّ قَالَ: ((لَا آذُنَ، ثُمَّ لَا آذُنَ))، ثُمَّ قَالَ: ((لَا آذُنَ، فَإِنَّمَا ابْنَتِي مِنِّي، يَرِيْبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا)). ❷

بنو ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے اس بارے میں اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں، تو میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اجازت نہیں دی، پھر میں نے اجازت نہیں دی۔ آپ ﷺ نے (ایک مرتبہ پھر یہی) فرمایا کہ میں نے اجازت نہیں دی، کیونکہ میری بیٹی مجھ سے ہے، اس کو بھی وہی بات پریشان کرتی ہے جو مجھ کو کرتی ہے اور اسے بھی وہی بات تکلیف دیتی ہے جو مجھے دیتی ہے۔

1329 - سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْْنِي فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، قَالَ الْمَسُورُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي، وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوهَا، وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ، وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا)) قَالَ: فَنَزَلَ عَلِيٌّ عَنِ الْخُطْبَةِ. ❸

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان کے عقد نکاح میں تھیں۔ چنانچہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے کہا: آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے،

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٥ / ٤ - سنن الترمذی: ٦٩٨ / ٥ - المستدرک للحاکم: ١٥٩ / ٣

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ٣٢٧ / ٩ - صحيح مسلم: ١٩٠٢ / ٤ - سنن الترمذی: ٦٩٨ / ٥ - سنن أبي داود:

٢٢٦ / ٢ - مسند أحمد: ٣٢٨ / ٤

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ٨٥ / ٧ - صحيح مسلم: ١٩٠٣ / ٤ - سنن أبي داود: ٢٢٥ / ٢

اسی لیے علیؑ؛ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے لگے ہیں۔ مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے آپ ﷺ کو توحید و رسالت کی گواہی دیتے سنا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اما بعد! میں نے اپنی (ایک بیٹی کا) ابو العاص بن ربیع سے نکاح کیا تو اس نے مجھ سے جو بات کی اس کو سچ کر دکھایا، اور بلاشبہ فاطمہ بنت محمد میرا جگر گوشہ ہے اور میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کو رنجیدہ کرے۔ اور اللہ کی قسم! یقیناً اللہ کے رسول کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی آدمی کے ہاں کبھی اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔

1330 - ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ حَتَّى وَعَدَ النِّكَاحَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، فَقَالَتْ لِأَبِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ ، وَهَذَا أَبُو حَسَنِ قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ وَقَدْ وَعَدَ النِّكَاحَ ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي صَهْرِهِ ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي وَإِنَّمَا أَخْشَى أَنْ يَفْتِنُوهَا ، وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ تَحْتَ رَجُلٍ)) قَالَ: فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنِ ذَلِكَ النِّكَاحِ وَتَرَكَهُ. ①

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، یہاں تک کہ نکاح کا وعدہ کر لیا۔ جب اس بات کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پتا چلا تو انہوں نے اپنے والد گرامی ﷺ سے کہا: لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے، جبکہ ابو الحسن رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیج دیا ہے، بلکہ نکاح کا وعدہ تک کر لیا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثنا بیان کی، پھر ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور ان کے اچھا داماد ہونے کی تعریف کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً فاطمہ میرے ہی جگر کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہی رہتا ہے کہ کوئی اس کو رنجیدہ کرے، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک آدمی کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر علی رضی اللہ عنہ اس نکاح سے خاموش ہو گئے اور اسے ترک کر دیا۔

1331 - سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرِيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ)) . ②

فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہوگی، سوائے اس مقام کے جو مریم بنت عمران علیہا السلام کو حاصل ہے۔

1332 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ

① [مرسل وزجالہ ثقافت] سنن ابی داود: ۲۲۶/۲

② [سننہ حسن لغیرہ] سنن الترمذی: ۷۰۱/۵ - المستدرک للحاکم: ۱۵۴/۳

مُحَمَّدٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ)) . ❶

سارے جہان کی عورتوں سے تجھے (فضیلت میں یہ خواتین) ہی کافی ہیں: مریم بنت عمران (علیہا السلام)، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد (رضی اللہ عنہا)۔

توضیح: کافی ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان سے افضل کوئی نہیں ہے، تمام جہان کی عورتوں پر ان کی سب

سے زیادہ فضیلت ہے۔

1333 - عبید اللہ بن ابی رافع سیدنا مسور رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ حَسَنُ بْنُ حَسَنِ يَخْطُبُ ابْنَةً لَهُ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَهُ: فَلْيَأْتِنِي فِي الْعَتَمَةِ قَالَ: فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ اللَّهُ الْمَسُورَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: أَمَا بَعْدُ أَمَا وَاللَّهِ مَا مِنْ نَسَبٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا صِهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَصِهْرِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا، وَيَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا، وَإِنَّ الْأَسْبَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ، غَيْرَ نَسَبِي وَصِهْرِي)) وَعِنْدَكَ ابْنَتُهَا لَوْ زَوَّجْتِكَ لَقَبَضَهَا ذَلِكَ فَاَنْطَلَقَ عَاذِرًا لَهُ. ❷

حسن بن حسن نے سیدنا مسور رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ پیغام بھیجا کہ وہ ان کی صاحبزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں، تو انہوں نے قاصد سے کہا: انہیں کہیے کہ وہ عشاء کے وقت میرے پاس آئیں۔ چنانچہ وہ ان سے ملے تو مسور رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! اللہ کی قسم! تمہارے حسب و نسب اور سسرال سے زیادہ مجھے کوئی حسب و نسب اور سسرال محبوب نہیں ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس چیز سے وہ تنگ ہوتی ہے اس سے میں بھی تنگ ہوتا ہوں اور جس چیز سے وہ خوش ہوتی ہے اس سے میں بھی خوش ہوتا ہوں، یقیناً روز قیامت میرے حسب و نسب اور سسرال کے علاوہ سب نسب نامے ختم ہو جائیں گے۔“ لہذا آپ کے نکاح میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی پہلے سے موجود ہے، اگر میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کروں گا تو یہ بات انہیں (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو) پریشان کرے گی۔ یہ سن کر حسن نے ان کی معذرت قبول کر لی اور چلے گئے۔

1334 - سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَوَعَدَ بِالنِّكَاحِ فَأَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَإِنَّ عَلِيًّا قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوهَا))، وَذَكَرَ أَبُو الْعَاصِمِ بْنُ الرَّبِيعِ فَأَكْثَرَ الشَّنَاءَ وَقَالَ: ((لَا يَجْمَعُ اللَّهُ بَيْنَ ابْنَةِ نَبِيِّ اللَّهِ، وَبِنْتِ عَدُوِّ اللَّهِ)) فَرَفَضَ عَلِيٌّ ذَلِكَ. ❸

علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، پھر نکاح کا وعدہ کر لیا۔ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس

❶ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۱۵۷/۳

❷ [إسناده صحيح لغيره] مسند أحمد: ۳۲۳/۴ - المستدرک للحاکم: ۱۵۸/۳ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۰۳/۹

❸ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۳۲۶/۴

آئیں اور کہا: آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے، جبکہ علی (رضی اللہ عنہ) نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیج دیا ہے۔ نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: بلاشبہ فاطمہ بنت محمد میرا جگر گوشہ ہے اور میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کو رنجیدہ کرے۔ پھر آپ ﷺ نے (اپنے دوسرے داماد) سیدنا ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور ان کی بہت تعریف کی، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ پیغمبر خدا کی بیٹی کو اور دشمن خدا کی بیٹی کو اکٹھا نہیں کرے گا۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ اس سے دستبردار ہو گئے۔

1335۔ علی بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَا، قَالَ لَهُ: هَلْ أَنْتَ مُعْطِي سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، وَأَيُّمَ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَهُ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي. إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلِيَّ فَاطِمَةَ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ: ((إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَأَنَا أَخَافُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا، وَقَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَوْقِي، وَإِنِّي لَسْتُ أَحْرَمُ حَلَالًا، وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنَّ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ، وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا)). ❶

ہم لوگ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ پہنچے، تو مجھے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے (مجھ سے) کہا: میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حکم فرمائیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عنایت فرما سکتے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کے متعلق قوم کہیں آپ پر غالب نہ آجائے۔ اور اللہ کی قسم! اگر آپ یہ مجھے عنایت فرما دیں تو میرے جیتے جی کبھی کوئی اس تک نہیں پہنچ سکے گا۔ (رسول اللہ ﷺ کی عزت اور آپ کی عمرت کی حفاظت اور دفاع ہم پر لازم ہے۔ اس سلسلے کا ایک واقعہ یہ ہے کہ) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابو جہل کی بیٹی کو شادی کا پیغام بھیج دیا۔ میں نے اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے سنا، جبکہ میں ان دنوں بالغ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے فکر ہے کہ کہیں اس کے دین میں کوئی امتحان نہ آجائے۔ پھر آپ ﷺ نے بنو عبد شمس (یعنی بنو امیہ) میں سے اپنے داماد (ابوالعاص بن الربیع رضی اللہ عنہ) کا ذکر کیا اور اس کی مدح فرمائی اور خوب فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھ سے بات کی تو سچی کی، وعدہ کیا تو پورا کیا۔ میں کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال نہیں کرتا۔ لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی بھی ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

1336۔ صالح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۶/۲۱۲۔ صحیح مسلم: ۴/۱۹۰۳۔ سنن أبی داود: ۲/۲۲۵۔ مسند أحمد: ۴/۳۲۶

قَالَتْ عَائِشَةُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَبْشُرُكَ؟ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)). ①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: چار عورتیں اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔

1337 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ)). ②

سارے جہان کی عورتوں سے تجھے (فضیلت کے لحاظ سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ ہی کافی ہیں۔

1338 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ)) فَذَكَرَ مِثْلَهُ سِوَاءً. ③

تجھ کو سارے جہان کی عورتوں سے (فضیلت میں) یہ کافی ہیں۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ روایت) کے مثل بیان کی۔

1339 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ فَقَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟)) فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ)) وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ④

رسول اللہ ﷺ نے زمین میں چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہ خوبی جانتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت کی حامل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ اور (پھر راوی نے آگے) باقی حدیث بیان کی۔

1340 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَيَقُولُ: ((الصَّلَاةَ، الصَّلَاةَ)) إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ.

① [في هذا الإسناد سقط] المستدرک للحاکم: ۳/ ۱۸۵ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/ ۲۲۳

② [إسناده صحيح]. ③ [إسناده صحيح] مکرر برقم: ۱۳۳۲

④ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۳/ ۱۶۰ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/ ۲۲۳

وَيُطَهَّرُكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٥١﴾ [الأحزاب: ٣٣]. ①

رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز کے لیے جاتے ہوئے چھ ماہ تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس سے گزرتے رہے اور (وہاں پہنچ کر) فرمایا کرتے: نماز، نماز (پھر آپ ﷺ یہ آیت تلاوت فرماتے: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ﴿٥١﴾ "اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔"

1341 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي بَيْتَ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ: ((يَا أَهْلَ الْبَيْتِ الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب: ٣٣]). ②

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر کے لیے نکلتے تھے تو چھ ماہ تک فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس آیا کرتے تھے اور فرماتے: اے اہل بیت! نماز (کا وقت ہو گیا)، اے اہل بیت! نماز (کے لیے اٹھ جاؤ)، ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ﴿٥١﴾ "اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔"

1342 - سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كُنْتُ فِي زَفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ فَقَالَ: ((يَا أُمَّ أَيْمَنَ ادْعِي لِي أَخِي))، فَقَالَتْ: هُوَ أَخُوكَ وَتُنْكِحُهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ يَا أُمَّ أَيْمَنَ)) قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ فَنَضَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَدَعَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((ادْعِي لِي فَاطِمَةَ)) قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَعْتُرُ مِنَ الْحَيَاءِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اسْكُتِي فَقَدْ أَنْكَحْتُكَ أَحَبَّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ)) قَالَتْ: وَنَضَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ وَدَعَا لَهَا قَالَتْ: ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى سَوَادًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا، قَالَ: ((أَسْمَاءُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((جِئْتِ فِي زَفَافِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ تَكْرُمَةً لَهُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَدَعَا لِي. ③

میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں موجود تھی، جب ہم نے صبح کی تو نبی ﷺ دروازے کے پاس آئے اور فرمایا: اے ام ایمن! میرے بھائی کو میرے پاس بلا کر لاؤ (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو) تو اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ آپ کے بھائی ہیں جبکہ آپ نے تو (اپنی صاحبزادی کا) ان سے نکاح کر دیا ہے؟ تو

① [إسناده حسن لغيره] المستدرک للحاکم: ۱۵۸/۳ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۶۸/۹

② [إسناده حسن لغيره].

③ [إسناده صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۴۸۵/۵ - المستدرک للحاکم: ۱۵۹/۳ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۰۹/۹

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اے ام ایمن۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، تو نبی ﷺ نے ان پر پانی کے چھینٹے مارے اور ان کے لیے دعا کی۔ پھر فرمایا: فاطمہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ راویہ کہتی ہیں کہ وہ آئیں اور حیا کے باعث پھسلے جا رہی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ٹھہر جاؤ، میں نے تمہارا نکاح اپنے اہل بیت میں سے اس شخص سے کیا ہے جو مجھ کو سب سے پیارا ہے۔ راویہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان پر بھی پانی کے چھینٹے مارے۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوٹ آئے اور انہوں نے اپنے آگے سیاہ چیز (یعنی سایہ) دیکھا تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اسماء ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ (ﷺ) کے اکرام میں ان کی بیٹی کی شادی سے آ رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔

1343 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

اجْتَمَعَ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مَشِيَّتَهَا مِثْلَةَ أَبِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((مَرَحَبًا بِابْنَتِي))، فَأَقْعَدَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ سَارَهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ. فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِنَا بِالسَّرَارِ فَتَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ، قُلْتُ لَهَا: أَخْبِرِينِي بِمَا سَارَكِ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْشِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا: أَسْأَلُكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنْ حَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي، فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنِعْمَ، قَالَتْ: سَارَنِي، فَقَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَأَنَّهُ عَارِضُنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى ذَالِكَ إِلَّا عِنْدَ اقْتِرَابِ الْأَجْلِ، فَاتَّقَى اللَّهُ وَاصْبِرِي، فَنِعْمَ السَّلْفُ أَنَا لَكَ))، فَبَكَتُ، ثُمَّ سَارَنِي فَقَالَ: ((أَمَّا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ)) أَوْ قَالَ: ((نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟)). ①

رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کی ازواج مطہرات جمع تھیں اور ان میں سے کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، ان کی چال اپنے والد گرامی ﷺ کی چال سے الگ نہ تھی۔ وہ آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی! خوش آمدید۔ پھر آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں بٹھا لیا۔ پھر ان سے سرگوشی کے انداز میں کوئی بات کہی تو وہ رو پڑیں۔ پھر ایک اور بات کی سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم تمام میں سے صرف آپ کو ہی سرگوشی کی خصوصیت بخشی، پھر آپ رونے لگ گئیں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ) جب آپ ﷺ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے بھی وہ بات بتلائیں جو نبی ﷺ نے آپ سے سرگوشی میں کہی تھی۔ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کروں گی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے تو میں نے ان سے کہا: آپ پر میرا جو حق ہے؛ میں اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتلا دیں۔ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ جی ہاں، اب میں

بتلا دیتی ہوں۔ جب نبی ﷺ نے (پہلی) سرگوشی کی تھی تب آپ نے فرمایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے، اس سے یہی بات میری سمجھ میں آتی ہے کہ میری موت کا وقت قریب آچکا ہے، سو تم اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کا مظاہرہ کرنا، میں تمہارے لیے بہترین میر سفر ہوں گا۔ یہ سن کر میں رو پڑی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہوگی؟ یا فرمایا کہ اس اُمت کی عورتوں کی سردار۔

1344 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قِيلَ : يَا أَهْلَ الْجَمْعِ ، غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ فَتَمُرُّ وَعَلَيْهَا رِبْطَتَانِ خَضْرَاوَانِ)). ①

جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا: اے اکٹھے ہونے والو! اپنی نگاہیں جھکا لو؛ تاکہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ گزر جائیں۔ پھر وہ گزریں گی اور انہوں نے دو بڑی سبز چادریں زیب تن کی ہوں گی۔

1345 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((أَنْتِ أَوْلُ أَهْلِي لِحُوقَابِي)). ②

یقیناً تم میرے گھرانے میں سے سب سے پہلے مجھے ملوگی۔

توضیح: یعنی جنت میں اہل بیت میں سے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ملیں گی۔

1346 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((قُمْ بِنَا يَا بُرَيْدَةُ نَعُودُ فَاطِمَةَ)) قَالَ: فَلَمَّا أَنْ دَخَلْنَا عَلَيْهَا أَبْصَرَتْ أَبَاهَا وَدَمَعَتْ عَيْنَاهَا قَالَ: ((مَا يُبْكِيكَ يَا بِنِيَّةُ؟)) قَالَتْ: قِلَّةُ الطَّعْمِ وَكَثْرَةُ الْهَمِّ ، وَشِدَّةُ السَّقَمِ . قَالَ: ((أَمَا وَاللَّهِ لَمَّا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَعْبِينَ إِلَيْهِ يَا فَاطِمَةُ ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوْجَتُكَ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا ، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا ، وَاللَّهِ إِنَّ ابْنِيكَ لَمِنْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). ③

اے بریدہ! اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو؛ ہم فاطمہ کی تیمارداری کر کے آئیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے گھر پہنچے اور انہوں نے اپنے والد گرامی کو دیکھا تو رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: میری پیاری بیٹی! کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے کہا: خوراک کی قلت، پریشانیوں کی کثرت اور بیماری کی شدت کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں ایسے ایسے بہترین انعامات ہیں جن کی تم رغبت رکھتی ہو۔ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو سب سے پہلے اسلام لایا، سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اور سب سے بڑھ کر حلم و بردباری والا ہے، اللہ کی قسم! تیرے دونوں بیٹے جنتی نوجوانوں میں سے ہیں۔

① [موضوع] المستدرک للحاکم: ۱۶۱/۳ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۲۱۲/۹

② [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۱۳۲۲

③ [اسنادہ ضعیف جدًا] حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم: ۴۳/۲

1347 - سیدنا مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَتَبَ حَسَنُ بْنُ حَسَنِ إِلَى الْمِسْوَرِ يَخْطُبُ ابْنَةَ لَهُ، قَالَ لَهُ: تُوَافِينِي فِي الْعَتَمَةِ، فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ
اللَّهَ الْمِسْوَرُ وَقَالَ: مَا مِنْ سَبَبٍ، وَلَا نَسَبٍ، وَلَا صِهْرٍ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ،
وَصِهْرِكُمْ، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَاطِمَةُ شُجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا
بَسَطَهَا، وَيَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا، وَأَنَّهُ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَسْبَابُ إِلَّا نَسَبِي وَسَبَبِي))،
وَتَحْتِكَ ابْنَتُهَا، وَلَوْ زَوَّجْتُكَ أَغْضَبَهَا ذَلِكَ فَذَهَبَ عَاذِرًا لَهُ. ❶

حسن بن حسن نے سیدنا مسور رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ پیغام بھیجا کہ وہ ان کی صاحبزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں، تو انہوں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے عشاء کے وقت ملیں۔ چنانچہ وہ ان سے ملے تو مسور رضی اللہ عنہ نے اللہ کی تعریف بیان کرنے کے بعد کہا: تمہارے حسب و نسب اور سسرال سے زیادہ مجھے کوئی حسب و نسب اور سسرال محبوب نہیں ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس چیز سے وہ خوش ہوتی ہے اس سے میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جس چیز سے وہ تنگ ہوتی ہے اس سے میں بھی تنگ ہوتا ہوں، یقیناً روز قیامت میرے حسب و نسب کے علاوہ سب نسب نامے ختم ہو جائیں گے۔“ لہذا آپ کے نکاح میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی پہلے سے موجود ہے، اگر میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کروں گا تو یہ بات انہیں (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو) ناراض کرے گی۔ یہ سن کر حسن نے ان کی معذرت قبول کر لی اور چلے گئے۔



❶ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۳ / ۱۵۴ - سیر أعلام النبلاء للذهبی: ۳ / ۳۱۸

سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

1348 - سیدنا وہب ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ. ①
میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔

1349 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ)). ②

اے اللہ! یقیناً میں اس سے محبت کرتا ہوں، سو تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔

1350 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی، حسن و حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کی جانب دیکھا اور فرمایا:

((أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَأَلَكُمْ)). ③

میں اس کے لیے جنگ کا پیغام ہوں جو تمہارے ساتھ جنگ کرے گا اور میں اس کے لیے سلامتی کا پیام ہوں جو تمہارے ساتھ سلامتی سے رہے گا۔

1351 - سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ بَعْدَ وَقَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِيَّالٍ وَعَلِيٌّ يَمْشِي إِلَيَّ جَنْبِهِ فَمَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، يَلْعَبُ مَعَ غُلَمَانٍ فَاحْتَمَلَهُ عَلِيٌّ رَقَبَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ:
وَأَبِي شَبَّهُ النَّبِيَّ لَيْسَ شَبِيهَا بِعَلِيٍّ، قَالَ: وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. ④

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے کچھ ہی دن بعد میں نماز عصر پڑھ کر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مسجد سے) نکلا اور ان کے پہلو میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ چلے آ رہے تھے، تو اتنے میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے وہاں سے گزرے تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں اٹھا کر اپنے کندھوں پر بٹھا لیا اور فرمانے لگے: میرا باپ تم پر فدا ہوا! تم نبی ﷺ کے مشابہ ہو، علی کے مشابہ نہیں ہو۔ یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے۔

① [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٥٦٤/٦ - مسند أحمد: ٣٠٧/٤ - سنن الترمذي: ٦٥٩/٥ - المعجم الكبير للطبراني: ١٠/٣

② [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٣٣٢/١٠ - صحيح مسلم: ١٨٨٢/٤ - مسند أحمد: ٢٤٩/٢ - سنن ابن ماجه: ٥١/١

③ [إسناده ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ٣٠/٣ - سنن الترمذي: ٦٩٩/٥ - سنن ابن ماجه: ٥٢/١ - مجمع الزوائد

للهمي: ١٦٩/٩

④ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٩٥/٧ - المستدرک للحاكم: ١٦٨/٣ - المعجم الكبير للطبراني: ٥/٣

1352 - سیدنا أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑا کرتے اور فرماتے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا)). ①

اے اللہ! یقیناً میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، لہذا تو بھی ان سے محبت فرما۔

1353 - سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول مکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر بٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)). ②

اے اللہ! یقیناً میں اس سے محبت کرتا ہوں، سو تو بھی اس سے محبت فرما۔

1354 - سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور حسن رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، تو آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک مرتبہ حسن رضی اللہ عنہ پر نگاہ ڈالی، اور پھر فرمایا: ((إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)). ③

بلاشبہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے۔

1355 - امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا بَيْنَ جَابِرِ بْنِ جَبْرِ وَجَابِلِقَ رَجُلٌ جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِي وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أُصَلِّحَ بَيْنَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَكُنْتُ أَحَقَّهُمْ بِذَلِكَ إِلَّا إِنَّا، قَدْ بَايَعْنَا مَعَاوِيَةَ وَلَا أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ. ④

جابر بن جابر اور جابلق (یعنی مشرق و مغرب) کے درمیان میرے علاوہ کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس کا نانا نبی ہو، میں سمجھتا ہوں کہ میں محمد ﷺ کی امت کے درمیان صلح کرواؤں گا اور میں ہی اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں، یقیناً ہم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ شاید یہ تمہارے لیے ایک آزمائش ہے اور ایک خاص وقت تک فائدے کا سامان ہے۔

1356 - عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ حُسَيْنًا وَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ يَشُمُّهُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: إِنَّ لِي ابْنًا قَدْ بَلَغَ مَا قَبَلْتُهُ قَطُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ، فَمَا ذَنْبِي؟)). ⑤

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۵ / ۲۱۰ - المعجم الكبير للطبراني: ۳ / ۳۹

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۴ / ۲۸۳ - سنن الترمذی: ۵ / ۶۶۱ - الأدب المفرد للبخاری: ۴۴ - مسند أبي داود الطيالسي:

۲ / ۱۹۳ - المعجم الكبير للطبراني: ۳ / ۲۰

③ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۵ / ۳۰۷ - سنن الترمذی: ۵ / ۶۵۱ - سنن أبي داود: ۴ / ۲۱۶ - سنن النسائي: ۳ / ۱۰۷ -

مسند أحمد: ۵ / ۳۷ - مصنف عبد الرزاق: ۱۱ / ۴۵۲ - المعجم الكبير للطبراني: ۳ / ۲۲

④ [إسناده صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۱۱ / ۴۵۲ - المعجم الكبير للطبراني: ۳ / ۸۹ - المستدرک للحاکم: ۳ / ۱۷۵ - سير

أعلام النبلاء للذهبي: ۴ / ۱۲۷ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ۲ / ۳۹

⑤ [مرسل ورجاله ثقات] مسند أحمد: ۲ / ۲۶۹

رسول اللہ ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ کو چوما، انہیں سینے سے لگایا اور انہیں سونگھنے لگے۔ آپ کے پاس ایک انصاری بیٹھا ہوا تھا، وہ یہ دیکھ کر بولا: میرا بھی ایک بابا ہے جو جوان ہو چکا ہے لیکن میں نے تو اسے کبھی نہیں چوما۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہی تمہارے دل سے ہمدردی چھین لی ہے تو اس میں میرا کیا گناہ ہے؟

1357 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ فَإِنْ شِئْتَ آتَيْكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا)) قَالَ: ((فَأَخْرَجَ إِلَيَّ تُرْبَةً حَمْرَاءَ)). ①

میرے گھر میں ایک فرشتہ آیا، جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا، اس نے مجھ سے کہا: آپ کے اس صاحبزادے حسین کو شہید کر دیا جائے گا، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مٹی بھی لا دیتا ہوں جس میں ان کی شہادت ہوگی۔ پھر اس نے مجھے سرخ مٹی نکال کر دی۔

1358 - سیدنا ابو بربیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَجَاءَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن: ١٥] نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا)). ②

رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آگئے۔ ان دونوں نے سرخ قمیصیں زیب تن کر رکھی تھیں۔ وہ گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے۔ تو آپ ﷺ (منبر سے نیچے) اترے اور ان دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ ہی کہا ہے کہ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ ”تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تو بس ایک آزمائش ہیں۔“ میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ شروع کر دیا۔“ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ گرتے پڑتے چلے آ رہے ہیں تو تو مجھ سے صبر نہ ہوا، یہاں تک کہ میں نے اپنی بات منقطع کی اور انہیں اٹھا لیا۔

توضیح: وہ گرتے پڑتے آ رہے تھے، یعنی جب گرتے تو خود ہی اٹھ کر چلنے لگ جاتے۔ یہ کسی بھی بچے کا

ایسا انداز ہوتا ہے کہ جسے دیکھ کر انسان کا دل محبت سے سرشار ہو جاتا ہے اور پیار سے معمور ہو کر شفقت کے جذبات میں بہہ جاتا ہے اور فوراً آگے بڑھ کر اسے اٹھا لیتا ہے، تاکہ وہ اس تک پہنچنے میں مزید مشقت نہ اٹھائے۔ اس وقت یہی کیفیت، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، نبی ﷺ کی تھی، کہ آپ خطبہ چھوڑ کر اسی وقت نیچے اترے اور انہیں اٹھا لیا۔ یقیناً یہ دونوں اصحاب

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۶/ ۲۹۴ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/ ۱۸۷ - المعجم الكبير للطبراني: ۳/ ۱۱۳ - المستدرک

للحاكم: ۳/ ۱۷۶

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۵/ ۳۵۴ - سنن أبي داود: ۱/ ۲۹۰ - سنن الترمذی: ۵/ ۶۵۸ - سنن النسائي: ۳/ ۱۰۸ - سنن

ابن ماجه: ۲/ ۱۱۹۰

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ”راحتِ جان“ تھے۔

1359 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي)) يَعْنِي حَسَنًا، وَحُسَيْنًا. ❶
جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے یقیناً مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے یقیناً میرے ساتھ بغض رکھا، (ان دونوں سے مراد) حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

1360 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَائِهِمْ إِلَّا مَا كَانَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ)). ❷

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہوں گے، مگر جو فضیلت مریم بنت عمران علیہا السلام کو حاصل ہوگی (وہ انہی کو حاصل رہے گی)۔

1361 - سیدنا یعلیٰ العامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي إِلَى طَعَامٍ دُعِيَ لَهُ قَالَ: فَاسْتَمَثَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْقَوْمِ، وَحُسَيْنٌ مَعَ غِلْمَانٍ يَلْعَبُ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهُ، فَطَفِقَ الصَّبِيُّ يَفْرُهَا هُنَا مَرَّةً وَهَاهُنَا مَرَّةً، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ قَالَ: فَوَضَعَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ قَفَاهُ وَالْأُخْرَى تَحْتَ ذَقْنِهِ وَوَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ وَقَبْلَهُ وَقَالَ: ((حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اللَّهُمَّ أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا))، حُسَيْنٌ سَبَطَ مِنَ الْأَسْبَاطِ. ❸

وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے کی ایک دعوت میں گئے، رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آگے آگے چل رہے تھے اور حسین رضی اللہ عنہ چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں پکڑنا چاہا لیکن حسین رضی اللہ عنہ کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ اس سے ہنسی کھیل کرنے لگے، یہاں تک کہ آپ نے ان کو پکڑ لیا، پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ ان کی گدی کے نیچے، دوسرا ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور اپنا منہ ان کے منہ پر رکھ کر بوسہ لے لیا، اور فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اے اللہ! جو حسین سے محبت کرے اس سے تو محبت فرما۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آپ کے نواسے تھے۔

1362 - سیدنا یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے گلے سے لگا لیا اور فرمایا:

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲/۲۸۸ - سنن ابن ماجه: ۱/۵۱ - المعجم الكبير للطبراني: ۳/۴۱ - المستدرک للحاکم: ۳/۱۷۱

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۳/۶۴ - المستدرک للحاکم: ۳/۱۶۶ - حلية الأولياء لأبي نعیم: ۵/۷۱.

❸ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۴/۱۷۲ - المستدرک للحاکم: ۳/۱۷۷

((إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبُونَةٌ)) . ❶

اولاد بخل اور بزدلی کا باعث بن جاتی ہے۔

توضیح: یعنی انسان اپنے بچوں کے لیے بخیلی اور کنجوسی کرتا ہے، ہر طرف سے پیسے بچاتا ہے، حتیٰ کہ اپنے آپ پر بھی خرچ کرنے سے ہاتھ کھینچ رکھتا ہے تاکہ ان کی تمام ضروریات پوری کر سکے اور انہیں کسی قسم کی کوئی کمی نہ رہنے دے، اسی طرح کسی بھی اقدام سے اس لیے گریز کرتا رہتا ہے کہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میرے بچوں کا کیا بنے گا؟ سو اسی لیے فرمایا کہ اولاد بخل اور بزدلی کا باعث بن جاتی ہے۔

1363 - سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے ایک نواسے کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے گود میں اٹھا کر فرمایا:

((وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَجَبِّنُونَ، وَتَبْخُلُونَ وَإِنَّكُمْ لِمَنْ رِيحَانِ اللَّهِ تَعَالَى)) . ❷

اللہ کی قسم! بلاشبہ تم (انسان کو) بز دل اور تم بخیل بنا دیتے ہو اور یقیناً تم اللہ کی رحمت و مہربانی کا حصہ ہو۔

1364 - سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَدَائِنِ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ، إِنَّ كُلَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، وَإِنَّ أَمْرَ اللَّهِ وَقِيعٌ إِذْ لَأُتَى، وَإِنَّ كَرِهَ النَّاسُ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَذِهِ الْكَلِمَةُ: فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَلِيَّ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ بِمَا يَزِنُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ، يَهْرَاقُ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ مُنْذُ عَقَلْتُ مَا يَنْفَعُنِي مِمَّا يَضُرُّنِي فَالْحَقُّوا بِمَطِيَّتِكُمْ . ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لوگ مدائن میں سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس جمع ہوئے۔ آپ نے انہیں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! یقیناً ہر وہ دن جو آنے والا ہے وہ بہت نزدیک ہے اور بلاشبہ اللہ کا حکم واقع ہو کر رہنے والا ہے، خواہ لوگوں کو پسند نہ بھی آئے، اور اللہ کی قسم! میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں حضرت محمد ﷺ کی امت کے کسی کام کا اتنا سا بھی نگران بنوں جتنا رائی کے دانے کا وزن ہوتا ہے، جس میں خون بہایا جائے، میں نے تو بس یہ بات سمجھی ہے کہ جو چیز میرے لیے نقصان دہ ہے وہ کبھی مجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتی، لہذا اب تم اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔

1365 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟)) قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: ((بَلْ هُوَ حَسَنٌ)) فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ قَالَ: ((أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟)) قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: ((بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ)) فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ جَاءَ النَّبِيُّ

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ٤/١٧٢ - سنن ابن ماجه: ٢/١٢٠٩ - السنن الكبرى للبيهقي: ١/٢٠٢ - المستدرک للحاکم:

٣/١٦٤ - المعجم الكبير للطبرانی: ٣/٢١

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٦/٤٠٩ - سنن الترمذی: ٤/٣١٧ .

❸ [إسناده صحيح]

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟)) قُلْتُ: حَرْبًا قَالَ: ((بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءٍ وَلِدَ هَارُونَ شَبْرًا، وَشُبَيْرًا، وَمُشْبِرًا)).^①

جب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور بتاؤ کہ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ اس کا نام حسن ہے۔ پھر جب حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور بتاؤ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ اس کا نام حسین ہے۔ پھر جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تیسرے بیٹے نے جنم لیا تو آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور بتاؤ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ یہ محسن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے ناموں پر رکھے ہیں، یعنی شبر، شُبیر، مُشبر۔

توضیح:..... حضرت ہارون علیہ السلام کے صاحبزادوں کے نام شبر، شُبیر، مُشبر تھے، جو کہ فَعَلَ، فُعِيل اور مُفَعَل کے وزن پر تھے، تو نبی ﷺ نے ان ناموں کے ساتھ مشابہت کرتے ہوئے انہی اوزان پر اپنے پیارے نواسوں کے نام حَسَن، حُسَيْن اور مُحْسِن رکھے۔

1366 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

الْحَسَنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ.^②

حسن رضی اللہ عنہ سر سے لے کر سینے تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور حسین رضی اللہ عنہ اس سے نیچے کے جسمانی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

1367 - سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي سَمَّيْتُ ابْنِي هَارُونَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا بِأَسْمَاءِ ابْنِي هَارُونَ شَبْرًا، وَشُبَيْرًا)).^③

یقیناً میں نے اپنے ان دونوں صاحبزادوں، حسن و حسین کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے دونوں بیٹوں، شبر اور شُبیر کے ناموں پر رکھے ہیں۔

1368 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).^④

حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔

① [إسناده صحيح] مسند أبي داود الطيالسي: 1/232 - المستدرک للحاکم: 3/165 - صحيح ابن حبان: 501 - المعجم

الكبير للطبراني: 3/100

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: 1/99 - سنن الترمذی: 5/660

③ [مرسل ورجاله ثقات] مضي برقم: 1365

④ [إسناده ضعيف] مضي برقم: 1360

1369 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ①
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جو حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
مشابہت رکھتا ہو۔

1370 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَلِعَابُهُ يَسِيلُ عَلَيْهِ. ②
میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اٹھایا ہوا تھا اور ان کا لعاب آپ ﷺ پر بہ رہا تھا۔
توضیح: یہ نبی ﷺ کی ان کے ساتھ محبت کی وارفتگی کا عالم تھا کہ آپ ان کے لعاب سے بھی خود کو نہیں
بچاتے تھے بلکہ اسے گرنے دیے جا رہے تھے۔

1371 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَجِبَّهُمَا)). ③

اے اللہ! بلاشبہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، سو تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

1372 - ابن سابط بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سَيِّدِ شَبَابِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا، سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ④

جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ جنت کے نوجوانوں کے سردار کو دیکھے تو اسے اس شخص کو دیکھ لینا چاہیے، (کیونکہ) میں
نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

1373 - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

سَمِعْتُ الْجَنَّةَ يَبْكِينَ عَلَى حُسَيْنٍ.

میں نے حسین رضی اللہ عنہ کی وفات پر جنوں کو بھی روتے سنا۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی کا بیان ہے کہ:

سَمِعْتُ الْجَنَّةَ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ⑤

میں نے حسین رضی اللہ عنہ کی وفات پر جنوں کو نوحہ کرتے سنا۔

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱۶۴ / ۳ - سنن الترمذی: ۶۵۹ / ۵ - المستدرک للحاکم: ۱۶۸ / ۳ - صحيح ابن حبان: ۵۵۵ -

المصنف لابن أبي شيبة: ۴۵۳ / ۱۱

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۴۴۷ / ۲ - سنن ابن ماجه: ۲۱۶ / ۲

③ [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۶۵۶ / ۵ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۸۰ / ۹ - مسند أبي داود الطيالسی: ۱۹۲ / ۲

④ [إسناده صحيح] صحيح ابن حبان: ۵۵۳ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۸۷ / ۹

⑤ [إسناده حسن] المعجم الكبير للطبرانی: ۱۳۰ / ۳

1374 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَاهِبًا نَجْرَانًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَسْلَمَا تَسْلَمَا))، فَقَالَا: قَدْ أَسْلَمْنَا قَبْلَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَذَبْتُمَا مَنَعَكُمَا مِنَ الْإِسْلَامِ ثَلَاثٌ، سُجُودُكُمَا لِلصَّلِيبِ، وَقَوْلُكُمَا: ﴿اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا﴾ [البقرة: ۱۱۶]، وَشُرْبُكُمَا الْخَمْرَ))، فَقَالَا: فَمَا تَقُولُ فِي عَيْسَى؟ قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿ذَلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ﴾ [آل عمران: ۵۸] إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ [آل عمران: ۶۱] قَالَ: فَدَعَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَلَاعِنَةِ قَالَ: وَجَاءَ بِالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، وَفَاطِمَةَ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَقْرِرْ بِالْجِزْيَةِ وَلَا تُلَاعِنَهُ، قَالَ: فَرَجَعَا، فَقَالَا: نَقِرُّ بِالْجِزْيَةِ وَلَا نُلَاعِنُكَ قَالَ: فَأَقْرَأَ بِالْجِزْيَةِ. ❶

نجران کے دوراہب نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان دونوں سے فرمایا: اسلام قبول کر لو؛ سلامتی میں رہو گے۔ انہوں نے کہا: ہم آپ سے بھی پہلے اسلام لائے ہیں (یعنی عیسیٰ علیہ السلام پر) تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو، تمہیں اسلام لانے سے تین کاموں نے روک رکھا ہے: (۱) تمہارا صلیب کے آگے سجدہ ریز ہونا (۲) تمہارا یہ کہنا کہ اللہ کا بیٹا ہے، (۳) اور تمہارا شراب پینا۔ انہوں نے پوچھا: آپ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ نبی ﷺ خاموش رہے اور قرآن نازل ہو گیا: ﴿ذَلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكٰذِبِينَ ۝﴾ ”(اے نبی!) یہ آیات اور حکمت سے لبریز تذکرے ہیں جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں۔ یقیناً اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا اور کہا کہ ہو جا؛ تو وہ گیا۔ یہ اصل حقیقت ہے جو آپ کے رب کی طرف سے بتائی جا رہی ہے، اور آپ ان لوگوں میں شامل نہ ہوں جو شک کرتے ہیں۔ یہ علم آجانے کے بعد اب جو کوئی اس معاملے میں آپ سے جھگڑا کرے تو اس سے کہیے کہ آؤ ہم اور تم خود بھی آجائیں اور اپنے اپنے بال بچوں کو بھی لے آئیں، اور خدا سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو ملا عنہ (ایک دوسرے پر لعنت کی بددعا کے لیے) بلایا اور اپنے اہل خانہ اور اولاد کے طور پر سیدنا حسن و حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ جب وہ دونوں راہب آپ کے ہاں سے نکلے تو ایک نے دوسرے سے کہا: جزیہ ہی مقرر کر لو اور ان سے ملا عنہ نہ کرنا۔ چنانچہ وہ دونوں واپس آئے اور بولے: ہم جزیہ کی ادائیگی کرنے پر رضامند ہیں اور ہم آپ سے ملا عنہ نہیں کریں گے۔ پھر ان دونوں نے جزیہ مقرر کر لیا۔

❶ [مرسل ورجاله ثقات] دلائل النبوة لأبي نعیم: ۲/ ۱۲۴۔ الدر المنثور للسيوطی: ۲/ ۳۸

1375 - عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَلَقِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَرِنِي أَقْبَلُ مِنْكَ حَيْثُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبَّلُ، قَالَ: فَقَالَ: بِقَمِيصِهِ قَالَ: فَقَبَّلَ سُرَّتَهُ. ①

میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو ہم سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے (حسن رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: مجھے اپنے جسم کا وہ حصہ دکھاؤ جہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے دیکھا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا قمیض اوپر کر لیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی ناف پر بوسہ دیا۔

1376 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، هَذَا عَلِيٌّ عَاتِقُهُ، وَهَذَا عَلِيٌّ عَاتِقُهُ، وَهُوَ يَلْتِمُ هَذَا مَرَّةً، وَيَلْتِمُ هَذَا مَرَّةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتُحِبُّهُمَا، فَقَالَ: ((مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي)). ②

رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے، آپ کے ساتھ حسن و حسین رضی اللہ عنہما تھے، ایک آپ ﷺ کے اس کندھے پر سوار تھا اور ایک اُس کندھے پر۔ آپ ﷺ ایک بار اس کا بوسہ لیتے اور ایک بار اُس کا بوسہ لیتے۔ یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس پہنچ گئے۔ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ آپ ان دونوں سے بہت محبت کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے یقیناً میرے ساتھ محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے یقیناً میرے ساتھ بغض رکھا۔

1377 - رزین بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرَحَبًا بِالْحَبِيبِ بْنِ الْحَبِيبِ. ③

میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس علی بن حسین آئے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پیارے باپ کے پیارے بیٹے کو خوش آمدید۔

1378 - ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس روز سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اس روز میں بھی وہاں موجود تھا تو سیدنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي)). ④

جس نے ان دونوں سے محبت کی، اس نے یقیناً میرے ساتھ محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے یقیناً میرے ساتھ بغض رکھا۔

1379 - منذر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲/۲۵۵ - المعجم الكبير للطبرانی: ۳/۱۹ - المستدرک للحاکم: ۳/۱۶۸

② [رجالہ ثقات] المستدرک للحاکم: ۳/۱۶۶ - مسند أحمد: ۲/۴۴۰ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۹/۱۷۹

③ [إسناده صحيح] التاريخ الكبير: ۱/۳۲۴ ④ [إسناده صحيح].

حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ خَيْرٌ مِنِّي، وَلَقَدْ عَلِمَا أَنَّهُ كَانَ يَسْتَخْلِينِي دُونَهُمَا وَأَنَا صَاحِبُ الْبَغْلَةِ الشَّهْبَاءِ. ①

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما مجھ سے بہتر ہیں، حالانکہ انہیں علم ہے کہ وہ (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ) ان کے بہ جائے مجھ سے علیحدگی میں باتیں کیا کرتے تھے اور سفید خچر کی ذمہ داری بھی میرے پاس ہی ہوتی تھی۔

نویس: ”الشَّهْبَاءُ“ سے مراد ایسا جانور ہوتا ہے جس کی پیشانی میں خال خال ہی سیاہ بال ہو۔
1380 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ، أَوْ يَتَّبِعُ فِيهَا شَيْئًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: ((دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَّبِعُهُ مِنْذُ الْيَوْمِ)) قَالَ عَمَّارٌ: فَحَفِظْنَا ذَلِكَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ②

میں نے ایک مرتبہ نصف النہار کے وقت خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک بوتل تھی جس میں خون تھا، آپ اس میں کوئی چیز تلاش کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔ عمار کہتے ہیں کہ ہم نے وہ تاریخ یاد رکھی، پھر معلوم ہوا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی اسی دن شہادت ہوئی تھی۔

1381 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ، قَائِلًا أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقَالَ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: ((دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ فَلَمْ أَزَلْ أَتَّقِطُهُ مِنْذُ الْيَوْمِ))، فَأَحْصَيْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ③

میں نے (ایک مرتبہ) نصف النہار کے وقت خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو تلاش کر رہا ہوں۔ ہم نے اس دن کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ پھر انہوں نے معلوم کیا تو پتا چلا کہ ان کی (یعنی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی) اسی دن شہادت ہوئی تھی۔

1382 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخِرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِترَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ)). ④

① [إسناده حسن.]

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/ ۳۴۳ - المستدرک للحاکم: ۴/ ۳۹۷ - المعجم الكبير للطبرانی: ۳/ ۱۱۶

③ [إسناده صحيح.] ④ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۳/ ۱۴ - المعجم الكبير للطبرانی: ۳/ ۶۲

میں تم میں اپنے بعد دو بھاری (یعنی نہایت اہم) چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک؛ دوسری سے بڑی ہے: ایک کتاب اللہ ہے، جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری عترت (یعنی) میرے اہل بیت ہیں۔ یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر آ جائیں۔

توضیح:..... ”عترت“ کا مطلب ہے چھوٹا کنبہ، گھر والے، ایک باپ کی قریبی اولاد۔

1383 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي أَوْشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبُ وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ، كِتَابَ اللَّهِ، وَعِترَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ، فَانظُرُوا بِمَا تَخْلُقُونِي فِيهِمَا)). ❶

یقیناً عنقریب مجھے (دنیا سے) بلا لیا جائے گا اور مجھے جانا پڑے گا، البتہ میں تم میں دو بھاری (یعنی نہایت اہم) چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک کتاب اللہ اور دوسری میری عترت (یعنی) میرے اہل بیت۔ بلاشبہ لطیف و خبیر (یعنی اللہ تعالیٰ) نے مجھے بتلایا ہے کہ یہ دونوں چیزیں جدا نہیں ہوں گی، یہاں تک کہ یہ حوضِ کوثر پر میرے پاس آ جائیں، سو دیکھو کہ میرے بعد ان دونوں سے تم کیا سلوک کرتے ہو۔

1384 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). ❷

حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔

1385 - عیسیٰ بن عبد الرحمان اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَحْبُو حَتَّى صَعَدَ عَلَى صَدْرِهِ، فَقَالَ عَلَيْهِ، فَابْتَدَرْنَا لِنَأْخُذَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ابْنِي ابْنِي))، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ. ❸

ہم نبی ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اتنے میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما گھسٹتے ہوئے آ گئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر چڑھ گئے اور اوپر ہی پیشاب کر دیا۔ ہم جلدی سے لپک کر انہیں پکڑنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: میرا بیٹا، میرا بیٹا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

1386 - عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَقِيَ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ، فَقَالَ: ارْفَعْ ثَوْبَكَ حَتَّى أَقْبَلَ مِنْكَ حَيْثُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ، فَرَفَعَ عَنْ بَطْنِهِ فَوَضَعَ فَمَهُ عَلَى سُرَّتِهِ. ❹

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱۷/۳ - المعجم الكبير للطبرانی: ۶۳/۳

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳/۳ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ۷۱/۵

❸ [إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: ۳۴۷/۴ - شرح معاني الآثار للطحاوي: ۹۳/۱ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۸۴/۱

❹ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبرانی: ۹۷/۳

المعجم الكبير للطبرانی: ۳۴/۳

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو ملے اور فرمایا: اپنا کپڑا اٹھائیے تاکہ میں آپ کے جسم کے اس حصے کو بوسہ دے سکوں جہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے دیکھا تھا۔ تو حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھالیا، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا منہ ان کی ناف پر رکھ دیا۔

1387 - زہیر بن اقرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْعَعُهُ فِي حَبْوَتِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيُحِبَّهُ، فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ)) وَلَوْ لَا عَزِيمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا حَدَّثْتُ. ①

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یقیناً میں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا کہ انہوں نے آپ کو اپنی ران پر بٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس کو اس سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو یہاں موجود ہے وہ یہ بات اس تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں ہے۔ لہذا اگر رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم نہ ہوتا تو میں یہ بات بیان نہ کرتا۔

1388 - سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے

پر اٹھائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)). ②

اے اللہ! یقیناً میں اس سے محبت کرتا ہوں، سو تو بھی اس سے محبت فرما۔

1389 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَغْبَرَ أَشْعَثَ بِيَدِهِ قَارُورَةً فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: ((هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، لَمْ أَزَلْ مِنْذُ الْيَوْمِ أَلْتَقِطُهُ)) فَأَحْصَى ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ يَوْمَئِذٍ. ③

میں نے (ایک مرتبہ) نصف النہار کے وقت خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو تلاش کر رہا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ دن یاد رکھا تو انہوں نے اسی روز انہیں شہید ہوا پایا۔

1390 - یعقوب بن ابی تمم بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: انظروا إلي هذا يسألني عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله، وقد سمعتُ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٥/٣٦٦ - المستدرک للحاکم: ٣/١٧٦ - مجمع الزوائد للهيثمی: ٩/١٧٦

② [إسناده صحيح] ماضي برقم: ١٣٨٣

③ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبرانی: ٣/١١٦

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((هُمَا رِيحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا)).^①
 میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب ان سے ایک آدمی نے مچھر کے خون (یعنی مچھر مارنے کے گناہ) کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے پوچھا: تیرا تعلق کن سے ہے؟ اس نے جواب دیا: اہل عراق سے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو! یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے، حالانکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لخت جگر کو شہید کر دیا ہے، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: یہ دونوں (یعنی سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

توضیح:..... سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے بیشتر لوگ کوفہ کے باشندے تھے، جو اس وقت عراق کا دارالخلافہ ہوا کرتا تھا۔ انہی لوگوں نے بار بار خطوط لکھ کر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلایا تھا اور اپنی وفاداریوں کا یقین دلایا تھا، لیکن جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو ان لوگوں نے اپنی وفاداریاں بدل لیں اور آپ کے مخالفین کے ساتھ مل کر آپ کے مقابلے میں آکھڑے ہوئے۔ ایسے بدکردار و بدطینت لوگوں کے بارے میں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

أترجو أمة قتلت حسينا شفاعة جده يوم الحساب

”جن لوگوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے، کیا وہ روزِ حساب ان کے نانا (نبی کریم ﷺ) سے شفاعت کی امید رکھیں گے؟“

1391 - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْحُسَيْنُ مَعِيَ فَبَكَى، فَتَرَكَتُهُ فَدَنَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ جَبْرِيلُ: أَنْجِبُهُ يَا مُحَمَّدُ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتَ أُرِيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَإِذَا الْأَرْضُ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ. ②

جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس موجود تھے اور حسین میرے ساتھ تھے، وہ رونے لگ گئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس چلے گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے کہا: یقیناً آپ کی امت عنقریب اسے شہید کر دے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی بھی دکھا دیتا ہوں جس میں ان کی شہادت ہوگی۔ پھر انہوں نے آپ کو وہ مٹی دکھلائی تو وہ اس زمین کی تھی جس کو کربلا کہا جاتا ہے۔

1392 - شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نعش مبارک آئی تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے گویوں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ، غَرُّوهُ وَذَلُّوهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ تَهْ فَاطِمَةُ عُدِيَّةٌ بِرُمَّةٍ قَدْ صَنَعَتْ لَهَا فِيهَا عَصِيدَةٌ، تَحْمِلُهَا فِي طَبَقٍ لَهَا حَتَّى وَضَعَتْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ؟)) قَالَتْ: هُوَ فِي الْبَيْتِ، قَالَ: ((أَذْهَبِي فَادْعِيهِ،

① [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ١٣٧/٣ - سنن الترمذی: ٦٥٧/٥ - مسند أبي داود الطيالسي: ١٩٢/٢

② [إسناده حسن] المعجم الكبير للطبراني: ١١٤/٣ - مجمع الزوائد للهيثمي: ١٨٩/٩

وَأْتَيْنِي بِابْنَيْهِ))، قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَقْوُدُ ابْنَيْهَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيْدٍ، وَعَلَى يَمَشِي فِي
 أَثْرِهِمَا، حَتَّى دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلَسَهُمَا فِي حِجْرِهِ،
 وَجَلَسَ عَلَى عَلِيٍّ يَمِينَهُ، وَجَلَسَتْ فَاطِمَةُ عَلَى يَسَارِهِ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَاجْتَبَدَ كِسَاءً
 خَيْرِيًّا كَانَ بِسَاطًا لَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فِي الْمَدِينَةِ، فَلَفَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَمِيعًا، فَأَخَذَ بِشِمَالِهِ طَرَفِي الْكِسَاءِ، وَالْوَيْ بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ
 أَهْلُ بَيْتِي أَذْهَبْ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، اللَّهُمَّ أَهْلِي أَذْهَبْ عَنْهُمْ الرَّجْسَ
 وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، اللَّهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهَبْ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا))، قُلْتُ: يَا
 رَسُولَ اللَّهِ، أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ: ((بَلَى، فَادْخُلِي فِي الْكِسَاءِ))، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ فِي
 الْكِسَاءِ بَعْدَ مَا قَضَى دُعَاءَ هَلا بِنِ عَمِّهِ عَلِيٍّ وَابْنَيْهِ وَابْنَتِهِ فَاطِمَةَ. ❶

ان لوگوں نے اسے شہید کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے، انہوں نے اسے دھوکہ دیا اور اسے رسوا کیا، اللہ تعالیٰ
 ان لوگوں پر لعنت فرمائے۔ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک صبح آپ کی خدمت میں سیدہ
 فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہانڈی لے کر حاضر ہوئیں، انہوں نے نبی ﷺ کے لیے آٹے اور گھی کا حلوا بنایا تھا۔ وہ اسے
 اپنے ایک تھال میں اٹھائے لائیں اور لا کر آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا چچا زاد
 (علی) کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ گھر میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اسے بلا کر لاؤ اور اس
 کے صاحبزادوں کو بھی ساتھ لیتی آنا۔ وہ اپنے دونوں بچوں کا ایک ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے آ رہی تھیں اور
 علی رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلے آ رہے تھے، بالآخر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ پہنچے۔ آپ نے ان
 دونوں بچوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا، علی رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں جانب بیٹھ گئے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بائیں جانب بیٹھ گئیں۔
 سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے وہ چادر کھینچی جو مدینہ میں ہمارے سونے کی جگہ (یعنی
 ہمارے بستر) کا بچھونا ہوا کرتی تھی۔ نبی ﷺ نے وہ چادر ان سب پر ڈال دی، پھر اپنے بائیں ہاتھ سے چادر
 کے دونوں کنارے تھامے اور اپنا دایاں ہاتھ مبارک پروردگار کی جانب اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت
 ہیں، ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان
 سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے
 ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ
 کے اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، تم بھی چادر میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ میں
 بھی چادر میں داخل ہو گئی اور آپ اس سے پہلے اپنے چچا زاد علی رضی اللہ عنہ ان کے دونوں صاحبزادوں اور اپنی لخت جگر
 سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دعا کر چکے تھے۔

1393 - علی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ فِتْيَةً مِنْ قُرَيْشٍ خَطَبُوا بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِوٍ وَخَطَبَهَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَشَاوَرَتْ أَبَا

هُرَيْرَةَ وَكَانَ لَنَا صَدِيقًا، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ فَاَهُ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُقْبِلِي مُقْبَلِ رَسُولِ اللَّهِ فَافْعَلِي فَتَزَوَّجْتَهُ. ❶

قریش کے کچھ نوجوانوں نے سہیل بن عمرو کی صاحبزادی کو نکاح کا پیغام بھیجا اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بھی انہیں نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ انہوں نے ہمارے دوست سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ ان کا منہ چوم رہے تھے، لہذا اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ کا بوسہ کیا ہوا منہ چومنا چاہتی ہو تو (ان سے شادی) کر لو۔ چنانچہ انہوں نے ان سے شادی کر لی۔

1394 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيهِ فِي أَنْفِهِ، وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا، قُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❷

میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ چھڑی ان کے ناک میں مار کر کہنے لگا: میں نے اس جیسا حسن نہیں دیکھا۔ تو میں نے کہا: سنو! یقیناً یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

1395 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

شَهِدْتُ ابْنَ زِيَادٍ حَيْثُ أَتَى بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِقَضِيْبٍ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهُهُمَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❸

میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر آیا تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی انہیں مارنے لگا، تو میں نے کہا: سنو! یقیناً یہ نبی ﷺ کے ساتھ ان دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) میں سے زیادہ مشابہ ہے۔

1396 - عمار بن ابوعمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْامِهِ يَوْمًا يَنْصِفُ النَّهَارَ وَهُوَ أَشْعَثُ أَغْبَرُ فِي يَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا الدَّمُ؟ فَقَالَ: ((دَمُ الْحُسَيْنِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ)) فَأُحْصِيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ. ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک روز نصف النہار کے وقت نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ کے بال بکھرے ہوئے تھے اور جسم غبار آلود تھا، اور آپ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ خون کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔ اس دن کو یاد رکھ لیا گیا، پھر لوگوں نے دیکھا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اسی روز شہید کیے گئے۔

1397 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده ضعيف.] ❷ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ١٣٥ / ٣

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٩٤ / ٧ - المعجم الكبير للطبراني: ١٣٥ / ٣

❹ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ١٣٨١، ١٣٨٩

لَمَّا أُوتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِقَضِيْبٍ فِي يَدِهِ يَقُولُ: إِنْ كَانَ لِحَسَنِ الثَّغْرِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَسْوَأَ نَكَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ مَوْضِعَ قَضِيْبِكَ مِنْ فِيهِ. ❶

جب عبید اللہ بن زیاد کے پاس سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی انہیں مارتے ہوئے کہنے لگا: اس کا منہ کتنا خوبصورت ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! یقیناً میں تیرے ساتھ بہت برا کروں گا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ پر بوسہ کیا تھا جہاں تو منہ پر چھڑی مار رہا ہے۔

1398 - سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَجِبْهُ)). ❷

اے اللہ! یقیناً میں اس سے محبت کرتا ہوں، سو تو بھی اس سے محبت فرما۔

1399 - سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَجِبْهُ)). ❸

اے اللہ! بلاشبہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، لہذا تو بھی اس سے محبت فرما۔

1400 - سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ نَظْرَةً، وَإِلَيْهِ نَظْرَةً، وَيَقُولُ: ((إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)). ❹

میں نے نبی ﷺ کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا اور آپ کے پہلو میں سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے، آپ ایک نظر لوگوں کی جانب دیکھتے اور ایک نظر ان کی طرف، اور فرماتے: یقیناً میرا یہ بیٹا سردار ہے، شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

1401 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَثْبَانُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَذْهَبُ بِهِمَا إِلَى أُمَّهُمَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا، فَبَرَقَتْ بَرَقَةٌ فَمَا زَالَ فِي ضَوْئِهَا حَتَّى دَخَلَا إِلَى أُمَّهُمَا)). ❺

❶ [إسناده حسن لغيره] المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١٣٤ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/ ١٩٥

❷ [إسناده صحيح] مضي برقم: ١٣٥٣

❸ [إسناده صحيح] مضي برقم: ١٣٥٣

❹ [إسناده صحيح] مضي برقم: ١٣٥٤

❺ [إسناده حسن] مسند أحمد: ٢/ ٥١٣ - المستدرک للحاکم: ٣/ ١٦٧ - المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ٤٥ - مجمع الزوائد

للهيثمي: ٩/ ١٨١

رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھایا کرتے تھے تو حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی پشت مبارک پر کودتے رہتے۔ جب آپ نماز پڑھا چکے تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں انہیں ان کی والدہ کے پاس نہ چھوڑ آؤں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر ایک بجلی سی روشن ہوئی اور وہ دونوں اس روشنی میں چلتے گئے، یہاں تک کہ اپنی والدہ کے پاس پہنچ گئے۔

1402 - سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کعبے کا دروازہ پکڑ کر کہا: جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا وہ سن لے کہ میں ابو ذر ہوں اور میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ:

((أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ)) . ❶
خبردار! میرے اہل بیت کی تم میں اسی طرح مثال ہے جس طرح نوح علیہ السلام کی کشتی تھی، جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔

1403 - سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ، كِتَابَ اللَّهِ وَعِترَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا يَرِدَانِ عَلَيَّ الْحَوْضِ)) ❷
یقیناً میں اپنے بعد تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب اور میری عترت (یعنی) میرے اہل بیت، یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔

1404 - سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

طَلَبْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: قَدْ ذَهَبَ يَأْتِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَأَجْلَسَ فَاطِمَةُ عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى عَلِيٍّ يَسَارِهِ وَحَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَفَعَ عَلَيْهِمْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: ((إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)) [الأحزاب: ٣٣] . ❸

میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی تلاش میں ان کے گھر گیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کو لینے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ تشریف لے آئے، رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی اندر چلا آیا۔ رسول اللہ ﷺ بستر پر بیٹھ گئے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں جانب، علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بائیں جانب اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے سامنے بٹھالیا، پھر ان پر اپنا کپڑا اتان کر فرمایا: ((إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)) "اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو ختم کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔"

1405 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده وإياه] المستدرک للحاکم: ۱۵۰ / ۳ - المعجم الكبير للطبرانی: ۳۷ / ۳ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۶۸ / ۹ - المعجم

الصغير للطبرانی: ۲۲ / ۲ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ۳۰۶ / ۴

❷ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ۹۷۸

❸ [إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: ۱۸۱ / ۵

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذَ بِيَدِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ وَضَعَ قَدَمَ الْحُسَيْنِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((تَرَقَّ عَيْنُ بَقَّةٍ، تَرَقَّ عَيْنُ بَقَّةٍ)). ❶

میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے دونوں ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور حسین رضی اللہ عنہ کا قدم اپنے قدموں کی پشت پر رکھا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے! اوپر چڑھ، اے چھوٹی آنکھ والے! اوپر چڑھ۔

توضیح:..... چھوٹی آنکھ والا کہنا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بچپن سے کنایہ ہے، یعنی جس طرح ہم کسی بچے کے لیے کوئی ایسا لفظ استعمال کرتے ہیں جس سے اس کا بچپن اور معصوم ہونا واضح ہو رہا ہوتا ہے، اسی طرح یہ کہا گیا ہے۔ نہ کہ حقیقت میں ان کی آنکھ چھوٹی تھی۔

1406 - سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَتْ لِي أُمِّي: مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ ﷺ؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: فِي آخِرِهِ: سَيَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَسْتَغْفِرُ لِي وَلَكَ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ قَالَ: فَصَلَّى مَا بَيْنَهُمَا مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّبَعْتُهُ قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي إِذْ عَرَضَ لَهُ عَارِضٌ، فَنَاجَاهُ ثُمَّ مَضَى، وَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قُلْتُ: حُذَيْفَةُ قَالَ: ((مَا جَاءَ بِكَ يَا حُذَيْفَةُ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَتْ لِي أُمِّي، فَقَالَ: ((غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا حُذَيْفَةُ وَلَا مَلَكَ أَمَّا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي؟)) قُلْتُ: بَلَى، يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: ((فَإِنَّهُ مَلَكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ لَيْلَتِهِ هَذِهِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ فَبَشَّرَنِي أَوْ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). ❷

مجھ سے میری والدہ نے کہا: تم نبی ﷺ کی خدمت میں کب جاتے ہو؟ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا: عنقریب رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں گے تو وہ میرے لیے اور آپ کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں گے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیان والی نماز پڑھی (یعنی نماز مغرب کی سنتیں ادا کیں)۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو میں آپ کے پیچھے چل پڑا۔ اسی دوران کہ آپ چلے جا رہے تھے تو ایک آدمی آپ کے سامنے آیا اور اس نے آپ سے سرگوشی کی اور پھر چلا گیا۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہو؟ میں نے عرض کیا: حذیفہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حذیفہ! کس لیے آئے ہو؟ میں نے انہیں وہ بات بتلائی جو میری والدہ نے مجھ سے کی تھی (انہوں نے دعا کی درخواست کی تھی)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ! اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو میرے سامنے آیا تھا؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیوں نہیں

❶ [رجالہ ثقات عدا ابی مزرد] المعجم الكبير للطبرانی: ۳/ ۴۲ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/ ۱۷۶

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۵/ ۳۹۱ - سنن الترمذی: ۵/ ۶۶۰ - السنن الكبرى للنسائي: ۳/ ۳۱ - صحيح ابن خزيمة: ۲/ ۲۰۶

(ضرور دیکھا تھا)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ فرشتہ تھا، جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اتر تھا، اس نے اپنے پروردگار سے مجھ کو سلام کرنے کی اجازت طلب کیا، پھر اس نے مجھے یہ بشارت دی، یا (فرمایا کہ) مجھے خبر دی کہ بلاشبہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) نوجوان جنتیوں کے سردار ہوں گے اور یقیناً فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی۔

1407 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَا رَأَيْتُ حَسَنًا قَطُّ إِلَّا دَمَعَتْ عَيْنِي، جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا مَعَهُ، فَقَالَ: ((ادْعُوا لِي الْكَعْبَا)) أَوْ ((أَيْنَ لُكْعُ؟)) فَجَاءَ الْحَسَنُ يَشْتَدُّ حَتَّى أَدْخَلَ يَدَهُ فِي لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَهُ عَلَى فَمِهِ أَوْ فَمَهُ عَلَى فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ، فَأَحَبَّ مَنْ يُحِبُّهُ)). ①

میں نے جب بھی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا میری آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں۔ نبی ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ننھے بچے کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ یا فرمایا کہ ننھا بچہ کہاں ہے؟ پھر حسن رضی اللہ عنہ بھاگتے ہوئے آئے، یہاں تک کہ اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی داڑھی مبارک میں داخل کر دیا اور نبی ﷺ نے اپنا منہ ان کے منہ پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! یقیناً میں اس سے محبت کرتا ہوں؛ سو جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت فرما۔

1408 - سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول مکرم ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ)). ②

جنت میں اس کو دودھ پلانے والی (ایک عورت مقرر) ہوگی۔

توضیح: سرکارِ دو عالم ﷺ کے گوشہ دل سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات شیر خواری کی عمر میں ہی ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ شرف بخشا کہ جنت میں ان کو حوروں کا دودھ پلایا۔ ممکن ہے یہ شرف صرف سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ تمام اہل ایمان کے جو شیر خوار بچے فوت ہو جاتے ہیں؛ ان سب کے لیے ایسا ہو۔ بہر حال یہ غیبی امور ہیں، حقیقتِ حال سے اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے۔

1409 - اسماعیل بن ابوالخالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم کو دیکھا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا:

مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ، وَلَوْ قُدِّرَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا، لَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ③
ان کی بچپن میں ہی وفات ہو گئی تھی اور اگر محمد ﷺ کے بعد کسی کو نبی ہونا ہوتا تو وہی ہوتے۔

① [إسناده ضعيف لكن الحديث صحيح] صحيح البخارى: ٤/٣٣٩ - صحيح مسلم: ٤/١٨٨٢ - مسند أحمد: ٢/٥٣٢

② [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٣/٢٤٤ - سنن ابن ماجه: ١/٤٨٤ - مسند أحمد: ٤/٢٨٤

③ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ١٠/٥٧٧ - سنن ابن ماجه: ١/٤٨٤

انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

1410 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى الْأَنْصَارُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ادْعُ اللَّهَ لَنَا أَنْ يَغْفِرَ لَنَا، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَوْلَادُنَا مِنْ غَيْرِنَا؟ قَالَ: ((وَأَوْلَادِ الْأَنْصَارِ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَوَالِينَا؟ قَالَ: ((وَمَوَالِي الْأَنْصَارِ)). قَالَ: وَحَدَّثَنِي أُمِّي، عَنْ أُمِّ الْحَكَمِ ابْنَةِ النُّعْمَانَ بْنِ صُهَبَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ: ((وَكُنَائِنِ الْأَنْصَارِ)). ①

انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ ہمیں معاف کر دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کو معاف فرما دے، انصار کے بیٹوں کو معاف فرما دے اور انصار کے پوتوں کو بھی معاف فرما دے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہماری دیگر اولاد ہم سے الگ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انصار کی اولاد کو بھی معاف فرما دے۔ انہوں نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے غلام؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انصار کے غلاموں کو بھی معاف فرما دے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انصار کی بہوؤں اور بھائیوں کو بھی معاف فرما دے۔

1411 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْأَنْصَارُ مِخْنَةٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِإِبْغَاضِي أَبْغَضَهُمْ، وَلَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنُ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ)). ②

انصار ایک آزمائش ہیں، چنانچہ جس نے ان سے محبت کی اس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کے باعث ان سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے (گویا) میرے ساتھ بغض ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ بغض رکھا، ان سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی نفرت کرے گا۔

توضیح: آزمائش کا مطلب یہ ہے کہ انصار کے ساتھ محبت یا نفرت ہونے سے ہی پتا چل جاتا ہے کہ کس کو میرے ساتھ محبت ہے اور کس کو میرے ساتھ نفرت ہے، کون مومن ہے اور کون منافق ہے۔

1412 - عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری سے مروی ہے کہ ان سے ایک صحابی رسول نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا:

① [إسناده حسن] مسند أحمد: ۲۱۶/۳

② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۲۸۵/۵ - مصنف عبد الرزاق: ۵۹/۱۱

((أَمَّا بَعْدُ، يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَإِنَّكُمْ قَدْ أَصْبَحْتُمْ تَزِيدُونَ، وَأَصْبَحَتِ الْأَنْصَارُ لَا تَزِيدُ عَلَى هَيْبَتِهَا الَّتِي هِيَ عَلَيْهَا الْيَوْمَ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أُوْتِيَتْ إِلَيْهَا، فَأَكْرِمُوا كَرِيمَهُمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ)). ❶

اما بعد! اے مہاجرین کی جماعت! تم لوگوں کی تعداد روز بہ روز بڑھ رہی ہے جبکہ انصار جس حالت میں آج ہیں یہ اس سے نہیں بڑھیں گے اور بلاشبہ انصار میرے ہم راز ہیں جن کے پاس میں نے ٹھکانہ حاصل کیا، لہذا تم ان کے اچھے لوگوں کی عزت کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

1413 - یحییٰ بن سعید ایک صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرِكَةً وَضِيعَةً، وَإِنَّ تَرِكَتِي أَوْ ضِيعَتِي الْأَنْصَارَ، أَلَا وَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقْلُونَ أَلَا فَاقْبَلُوا عَنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ)). ❷

یقیناً ہر نبی کی کچھ نہ کچھ وراثت ہوتی ہے اور میری وراثت انصار ہیں۔ خبردار! لوگ زیادہ ہوتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے رہیں گے۔ سنو! ان کے اچھے لوگوں کی قدر کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

1414 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)). ❸

جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو؛ وہ انصار سے نفرت نہیں کر سکتا۔

..... گویا جس کو انصار سے نفرت ہوگی اس کے اللہ و رسول پر ایمان میں شک ہے۔

1415 - عبد اللہ بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلِلْأَنْصَارِ عَلَيْهِ حَقٌّ. ❹

جو بھی مومن ہے اس پر انصار کے حقوق عائد ہوتے ہیں۔

1416 - سیدنا حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ فَحَبَبِي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَابْغَضَتِي أَبْغَضَهُمْ)). ❺

جس نے انصار سے محبت کی اس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کے باعث ان سے محبت کی اور جس نے

ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے (گویا) میرے ساتھ بغض ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ بغض رکھا۔

1417 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حُبُّ الْأَنْصَارِ إِيْمَانٌ، وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ)). ❻

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳/ ۵۰۰ - مصنف عبد الرزاق: ۱۱/ ۶۳ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/ ۳۹

❷ [إسناده مرسل صحيح] مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/ ۳۲

❸ [إسناده صحيح] سنن الترمذي: ۵/ ۷۱۵ - مسند أحمد: ۳/ ۳۴ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/ ۱۳۹

❹ [إسناده ضعيف]. ❺ [إسناده ضعيف ورجاله ثقات] مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/ ۳۹

❻ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۱/ ۶۲۰ - صحيح مسلم: ۱/ ۸۵ - مسند أحمد: ۳/ ۱۳۰

انصار سے محبت رکھنا ایمان اور ان سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

1418 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمُ أَبْغَضَهُ اللَّهُ)) . ①

جو انصار سے محبت کرے گا اس سے اللہ محبت کرے گا اور جو ان سے نفرت کرے گا اس سے اللہ نفرت کرے گا۔

1419 - نضر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ زَمَنَ الْحَرَّةِ يُعْزِيهِ فِيمَنْ قُتِلَ مِنْ وَلَدِهِ وَقَوْمِهِ، وَقَالَ: أَبَشِّرْكَ بِبُشْرَى مِنْ اللَّهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ

وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَاغْفِرْ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ، وَنِسَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ)) ②

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے واقعہ حرہ کے دنوں میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اولاد اور قوم کے کچھ لوگوں کی شہادت کی تعزیت کے سلسلے میں ان کے نام خط لکھا اور اس میں کہا: اللہ کی جانب سے اس بشارت پر خوش ہو جائیے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنی تھی کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما، انصار کی عورتوں کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کی بیویوں کی مغفرت فرما اور انصار کے پوتوں کی بیویوں کی مغفرت فرما۔

توضیح: ”حرہ“ مدینہ منورہ سے باہر ایک علاقے کا نام ہے جہاں یزید بن معاویہ کے زمانے میں لڑائی ہوئی تھی۔

1420 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ لَا الْهَجْرَةُ، لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ)) . ③

اگر ہجرت نہ ہوئی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

1421 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَخَافَ هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ))، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى جَنْبَيْهِ . ④

جس نے اس قبیلہ انصار کو خوفزدہ کیا؛ اس نے یقیناً ان دونوں کے درمیان والے کو خوفزدہ کیا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیاں اپنے پہلوؤں پر رکھیں۔

توضیح: آپ ﷺ کی مراد تھی کہ جس نے انصار کو خوفزدہ کیا؛ اس نے گویا مجھے خوفزدہ کیا۔

1422 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)) . ⑤

① [إسناده حسن والحديث صحيح] مسند أحمد: ۲/ ۵۰۱ - سنن ابن ماجہ: ۱/ ۵۷ - مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۰/ ۳۹

② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۲/ ۳۷۰ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/ ۱۳۷ - المعجم الكبير للطبراني: ۵/ ۲۳۳

③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳/ ۱۹۱ - سنن الترمذی: ۵/ ۷۱۲ - سنن الدارمی: ۲/ ۲۴۰

④ [إسناده حسن] مسند أبي داود الطيالسي: ۲/ ۱۳۸ - مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۰/ ۳۷

⑤ [إسناده صحيح] مكرر برقم: ۱۴۱۴

جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو؛ وہ انصار سے نفرت نہیں کر سکتا۔

توضیح: گویا جسے انصار سے نفرت ہوگی اس کا اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں ہے۔

1423 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالسَّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ)). ❶

خلافت قریش میں ہے، قضاء (فیصلہ کرنے کی خوبی) انصار میں ہے، اذان حبشہ میں اور تیزی یمن میں ہے۔

1424 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، مگر اس میں نبی ﷺ کے فرمان کے ان الفاظ کا اضافہ ہے:

((وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ)). ❷

اور امانت داری؛ ازد قبیلے میں ہے۔

1425 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا اور فرمایا:

((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ)) فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ: ((اهْتَفِ بِالْأَنْصَارِ وَلَا يَأْتِنِي إِلَّا أَنْصَارِي))، فَهَتَفْتُ بِهِمْ، فَجَاءُوا فَأَطَافُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِيَدِيهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى: اخْضُدُوهُمْ خَضْدًا حَتَّى تُوَأْفُونِي بِالصَّفَا)) قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَانْطَلَقْنَا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ مِنْهُمْ مَا شَاءَ، وَمَا أَحَدٌ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُبَيِّحُ خَضْرَاءَ قُرَيْشٍ، لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)) قَالَ: فَغَلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ قَالَ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ، حَيْثُ يَنْظَرُ إِلَى الْبَيْتِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللَّهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ وَيَدْعُوهُ، وَالْأَنْصَارُ تَحْتَهُ قَالَ: يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكْتُهُ رَغْبَةً فِي قَرَيْتِهِ، وَرَأْفَةً فِي عَشِيرَتِهِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَجَاءَ الْوَحْيُ، وَكَانَ إِذَا جَاءَ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَقْضِيَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَقْلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكْتُهُ رَغْبَةً فِي قَرَيْتِهِ وَرَأْفَةً بِعَشِيرَتِهِ؟)) قَالُوا: قُلْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((فَمَا اسْمِي إِذَا، كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ، فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتِكُمْ)) قَالَ: فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ، وَيَقُولُونَ: وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضَّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيُعْذِرَانِكُمْ)). ❸

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۲ / ۳۶۴ - سنن الترمذی: ۵ / ۷۲۷ ❷ [إسناده ضعيف]

❸ [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ۳ / ۱۴۰۵ - مسند أحمد: ۲ / ۵۳۸، ۵۳۹ - سنن أبي داود: ۳ / ۱۶۳

اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انصار کو میرے پاس (آنے کی) آواز دو اور انصار کے علاوہ کوئی اور میرے پاس نہ آئے۔ چنانچہ وہ سب آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے حمایتی اور تبعین کو اکٹھا کر لیا اور کہا: ہم ان کو آگے بھیج دیتے ہیں، اگر انہیں کوئی فائدہ حاصل ہوا تو ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور اگر انہیں کچھ ہو گیا تو ہم سے جو کچھ مانگا جائے گا دے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: تم قریش کے حمایتیوں اور تبعین کو دیکھ رہے ہو۔ پھر آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا: (تم چلو اور) مجھے کوہ صفا پر ملنا۔ ہم چل دیے اور ہم میں سے جو کسی (کافر) کو قتل کرنا چاہتا کر دیتا اور ان میں سے کوئی بھی ہمارا مقابلہ نہ کر پاتا۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قریش کی سرداری ختم ہو گئی، آج کے بعد کوئی قریشی نہیں رہے گا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا وہ محفوظ رہے گا اور جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ بھی امن میں رہے گا۔ چنانچہ لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے۔ پھر آپ ﷺ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کا استلام کیا۔۔۔ آگے راوی نے کچھ حدیث بیان کرنے کے بعد کہا۔۔۔ پھر آپ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھے جہاں سے بیت اللہ نظر آسکتا تھا، پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور جب تک خدا کو منظور ہوا تب تک ذکر اور دعا کرتے رہے۔ انصار اس کے نیچے تھے اور ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: حضور پر ان کی بستی کی محبت اور ان کے خاندان کی چاہت غالب آگئی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو گئی اور جب آپ پر وحی آتی تھی تو کوئی بھی نظر اٹھا کر آپ کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا، یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ سو جب وحی پوری ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم نے کہا ہے کہ اس شخص پر اپنے شہر کی محبت غالب آگئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، ہم نے ایسا کہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے، اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہی ہوگی۔ یہ سن کر (انصار) روتے ہوئے آپ ﷺ کی طرف بڑھے اور عرض کرنے لگے: اللہ کی قسم! ہم نے جو کچھ بھی کہا وہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی حرص میں کہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ اور اس کا رسول تمہاری اس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

1426 - سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ)) .^①

اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، ان کے بیٹوں کو بھی بخش دے اور ان کے پوتوں کی بھی بخشش فرما دے۔

1427 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ رَأْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَكُونُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَرَأْيَةَ الْأَنْصَارِ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، وَكَانَ إِذَا اسْتَحَرَّ الْقِتَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَكُونُ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٤/٣٦٩

تَحْتَ رَايَةِ الْأَنْصَارِ . ❶

یقیناً نبی ﷺ کا جھنڈا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا کرتا تھا اور انصار کا جھنڈا سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتا تھا۔ جب سخت خونریز لڑائی ہونے لگتی تو نبی ﷺ ان لوگوں میں شامل ہو جاتے جو انصار کے جھنڈے تلے ہوتے تھے۔

1428 - سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَاْدِيَا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ)) ❷

اگر ہجرت نہ ہوئی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلتے تو میں انصار کے ساتھ ہوتا۔

1429 - امام طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے خندق کے روز فرمایا:

اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ
وَالْعَنَ عُضْلاً وَالْقَارَةَ هُمْ كَلَّفُونَا نَقْلَ الْحِجَارَةِ ❸

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے، تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما اور قبیلہ عضل اور قبیلہ قارہ پر لعنت فرما، انہوں نے ہمیں پتھر ڈھونے پر مجبور کر دیا۔

1430 - عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ الْأَنْصَارَ تَلَقَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ . ❹

جس وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انصار نے آپ کا استقبال کیا۔

1431 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: ((أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟)) فَقَالُوا: لَا ، إِلَّا ابْنُ أُخْتِ
لَنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ، أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)) فَقَالَ: ((إِنَّ قُرَيْشًا
حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ ، وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أُجِيرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ
النَّاسُ بِالدُّنْيَا ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى بِيوتِكُمْ؟)) لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَاْدِيَا . قَالَ: حَجَّاجُ:
وَسَلَكَتُ ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: ((وَسَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكَتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ)) . ❺

رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع کیا اور فرمایا: کیا تم میں تمہارے علاوہ تو کوئی موجود نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قریش کو جاہلیت اور مصیبت کا دور چھوڑے کچھ ہی وقت ہوا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں

❶ [اسنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۱/۳۶۸

❷ [اسنادہ حسن] مسند أحمد: ۵/۱۳۷ - سنن الترمذی: ۵/۷۱۱ - المستدرک للحاکم: ۴/۷۸

❸ [اسنادہ مرسل ورجاله ثقات] سنن الترمذی: ۵/۶۹۳ - مسند أحمد: ۳/۱۱۸ - مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۶۲

❹ [اسنادہ مرسل ورجاله ثقات والحديث صحيح] صحيح البخاری: ۷/۲۶۵ - صحيح مسلم: ۱/۳۷۴

❺ [اسنادہ صحيح] صحيح البخاری: ۶/۵۵۲ - صحيح مسلم: ۲/۷۳۳ - سنن الترمذی: ۵/۷۱۲ - مسند أحمد: ۳/۲۷۵

انہیں کچھ ساز و سامان دے دیا کروں اور ان کی تالیفِ قلب کر دیا کروں، کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے کر واپس جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟ اگر لوگ وادی میں چلیں اور انصار گھائی میں تو میں انصار کی گھائی میں ہی چلوں گا۔

1432 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ)) قَالَ حَجَّاجٌ: قَالَ شُعْبَةُ: ((إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ)). ①

یقیناً زندگی تو بس آخرت کی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یقیناً خیر و بھلائی تو بس آخرت کی ہے۔ اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔

1433 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، مہاجرین اور انصار ٹھنڈی صبح میں خندق کھودنے نکلے اور ان کے پاس خادم بھی نہیں تھے، تو رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے:

اللَّهُمَّ إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ
”اے اللہ! خیر و بھلائی تو صرف آخرت کی ہی ہے، سو تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔“

یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب میں کہا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا ②

”ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ سے جہاد پر تب تک کے لیے بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے۔“

1434 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَعْصُوبُ الرَّأْسِ، فَتَلَقَّاهُ الْأَنْصَارُ، زِنَسَاؤُهُمْ وَأَبْنَاؤُهُمْ، فَإِذَا هُوَ بِوَجْهِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمْ))، وَقَالَ: ((إِنَّ الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوْا مَا عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ مَا عَلَيْكُمْ فَأَحْسِنُوا إِلَى مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)). ③

رسول اللہ ﷺ ایک روز باہر نکلے اور آپ کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی، آپ کی ملاقات انصار اور ان کے بیوی بچوں سے ہو گئی، آپ انصار کے سامنے آکھڑے ہوئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! بلاشبہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: یقیناً انصار کا جو فرض تھا وہ انہوں نے ادا کر دیا ہے، اب ان کا تم پر حق باقی ہے، لہذا ان کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کر دیا کرو۔

1435 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ آتِكُمْ ضَلَالًا فَهَذَا كُمْ اللَّهُ بِي؟ أَوْلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمْ اللَّهُ

① [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ١١٨/٧ ② [إسناده صحيح] مضمی برقم: ١٤٢٩

③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٢٠٥/٣ - مصنف عبد الرزاق: ٦١/١١

ہی؟ أَوَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءُ فَآلَفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((أَفَلَا تَقُولُونَ جِئْنَا خَائِفًا فَأَمَّنَّاكَ، وَطَرِيدًا فَأَوَيْنَاكَ، وَمَخْذُوكَ لَا فَتَنْصَرْنَاكَ؟))، قَالُوا: بَلْ لِلَّهِ الْمَنْ عَلَيْنَا وَلِرَسُولِهِ. ❁

اے قریش کی جماعت! جب میں تمہارے پاس آیا تو کیا تم گمراہ نہیں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت بخشی۔ جب میں تمہارے پاس آیا تو کیا تم تفرقہ بازی میں نہیں پڑے ہوئے تھے؟ پھر میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تم سب کو اکٹھا کر دیا۔ جب میں تمہارے پاس آیا تو کیا تم (ایک دوسرے کے) دشمن نہیں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی۔ تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں (ایسا ہی تھا)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم بھی تو ہمارے پاس ڈرے ہوئے آئے تھے اور ہم نے تمہیں امن بخشا، تم بے گھر آئے تھے اور ہم نے رہنے کو جگہ دی اور تم بے سہارا آئے تھے اور ہم نے تمہاری مدد کی؟ انہوں نے عرض کہا: یہ تو اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر احسان ہے۔

1436 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟)) قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَهُمْ رَهْطُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ))، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ))، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ))، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ))، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ))، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ))، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: ذَكَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ آخِرَ أَرْبَعِ أَدْرِ سَمَاهُمْ، لَا كَلَّمَنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَوْ مَا تَرْضَى أَنْ يَذْكَرُكُمْ آخِرَ أَرْبَعِ أَدْرِ؟ فَوَاللَّهِ لَمَنْ تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَمْ يَذْكَرْ أَكْثَرَ مِمَّنْ ذَكَرَ قَالَ: فَرَجَعَ سَعْدٌ. ❁

کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھروں کا نہ بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بنو عبد الاشہل، اور وہ سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) کا قبیلہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بنو نجار۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بنو حارث بن خزرج۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بنو ساعدہ۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر بنو نجار۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انصار کے تمام گھروں میں ہی خیر و بھلائی ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارا

❁ [سنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۴۸/۸ - صحیح مسلم: ۷۳۸/۲ - مسند أحمد: ۱۰۴/۳ - مصنف عبد الرزاق:

۶۴/۱۱ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۳۰/۱۰

❁ [سنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۳۴۴/۳ - صحیح مسلم: ۱۹۵۱/۴ - مسند أحمد: ۲۶۷/۲ - مسند أبی داود الطیالسی:

۱۳۶/۲

تذکرہ آخری چار گھروں میں کیا ہے جن کا آپ نے (آخر میں) نام لیا، لہذا میں اس بارے میں لازماً رسول اللہ ﷺ سے بات کروں گا۔ پھر انہیں ایک صاحب ملے اور انہوں نے اس صاحب سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم اس بات سے ناخوش ہو کہ آپ ﷺ نے تمہارا تذکرہ آخری چار گھروں میں کیا ہے؟ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے انصار کے جن لوگوں کا تذکرہ کیا ہی نہیں وہ ان سے زیادہ ہیں جن کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ سن کر سعد رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

1437 - معمر بیان کرتے ہیں کہ مجھے ثابت اور قتادہ نے بتلایا کہ ان دونوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا اور اس میں یہ الفاظ تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ)). ① بنو نجار، پھر بنو عبد الاشہل۔

اس کے بعد راوی نے زہری کی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی روایت بیان کی۔

1438 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ خَرَجَ فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ فَأَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ فَسَكَتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا يُرِيدُكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَا نَكُونُ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: ﴿أَذْهَبَ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَوْ ضَرَبْتَ أَكْبَادَهَا حَتَّى تَبْلُغَ بَرَكَ الْغِمَادِ لَكُنَّا مَعَكَ. ②

جب رسول اللہ ﷺ بدر کی جانب روانہ ہونے لگے تو آپ نے لوگوں سے مشورہ لیا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو مشورہ دیا، پھر آپ نے ان سے مشورہ لیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ یہ دیکھ کر ایک انصاری صحابی بولے: نبی ﷺ تم لوگوں کو ساتھ لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم اس طرح کے نہیں ہیں جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ تم اور تمہارا رب جا کر لڑو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ اللہ کی قسم! اگر آپ اونٹوں کے جگر مارتے ہوئے برک الغماد (مقام) تک بھی جا پہنچیں گے تو ہم آپ کے ساتھ ہی ہوں گے۔

1439 - سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ لَا الْهَجْرَةَ لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ فِي وَادٍ أَوْ شِعْبٍ وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكَتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبِهِمْ)). ③

اگر ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی یا ایک گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو یقیناً میں انصار کی ہی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔

① [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۴۳۹/۹ - سنن الترمذی: ۷۱۶/۵

② [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ۱۴۰۳/۳ - مسند أحمد: ۱۰۵/۳

③ [رجال الإسناد ثقات] مسند أحمد: ۵۰۱/۲ - مسند البزار: ۵۱/۲

1440 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أُوتِيَتْ إِلَيْهَا، فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِيهِمْ، وَأَعْفُوا عَنْ مُسِيئِيهِمْ، فَإِنَّهُمْ قَدْ آدَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ)). ❶

بلاشبہ انصار میرے ہم راز ہیں جن کے پاس میں نے ٹھکانہ حاصل کیا، لہذا تم ان کے اچھے لوگوں کی قدر کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔ یقیناً جو ان کا فرض تھا وہ انہوں نے ادا کر دیا ہے اور اب کا حق تمہارے ذمے باقی ہے۔

1441 - امام زہری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَةِ فَارْحِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ
وَالْعَنَ عُضْلًا وَالْقَارَةَ هُمْ كَلَّفُونَا نَقْلَ الْحِجَارَةِ ❷

بلاشبہ اجر تو آخرت کا ہی ہے، سو (اے خدا!) تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما اور قبیلہ عضل اور قبیلہ قارہ پر لعنت فرما، انہوں نے ہمیں پتھر ڈھونے پر مجبور کر دیا۔

1442 - معمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ)). ❸

(اے اللہ!) انصار کو، انصار کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کی اولادوں کو بھی بخش دے۔

1443 - ایک اور سند کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل مروی ہے۔ ❹

1444 - ابو حمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَتْ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدْ تَبِعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا، فَدَعَا لَهُمْ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ. ❺

انصار نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بلاشبہ ہم نے بھی آپ کی پیروی کی ہے، سو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ ہماری پیروان ہم ہی میں سے بنا دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمادی کہ وہ ان کے پیروان ان ہی میں سے بنا دے۔

1445 - عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أُصِيبَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، كُلُّهُمْ يَقُولُ: نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَنَفْسِي دُونَ نَفْسِكَ. ❻

غزوہ اُحُد کے روز رسول اللہ ﷺ کے سامنے سات انصاری صحابہ کی شہادت ہوئی، ان میں سے ہر ایک یہی کہہ

❶ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۱۲۱/۷ - مسند أحمد: ۱۶۱/۳

❷ [اسنادہ ضعیف لإرساله ورجاله ثقات] صحیح البخاری: ۲۳۹/۷

❸ [اسنادہ صحیح] انظر الحديث السابق

❹ [هذا إسناد معضل] مصنف عبد الرزاق: ۶۲/۱۱

❺ [اسنادہ ضعیف لإرساله ورجاله ثقات]

❻ [اسنادہ صحیح] صحیح البخاری: ۱۱۴/۷

رہا تھا: آپ کے سینہ مبارک کی جگہ میرا سینہ حاضر ہے اور آپ کی جان کی بجائے میری جان قربان ہے۔

1446 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي

الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)). ❶

کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھروں کا نہ بتلاؤں؟ بنو نجار کا گھر، پھر بنو عبد الاشہل کا گھر، پھر بنو حارث بن خزرج کا گھر، پھر بنو ساعدہ کا گھر اور انصار کے تمام گھروں میں ہی خیر و بھلائی ہے۔

1447 - یزید بن جاریہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُمْ عَنْ حَدِيثِهِمْ، فَقَالُوا:

كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَلَا أَزِيدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ)). ❷

وہ انصار کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور ان کی گفتگو کے متعلق پوچھا، تو

انہوں نے بتلایا کہ ہم انصار کی باتیں کر رہے ہیں، تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں بھی تمہیں انصار کی ایک

بات اور نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیوں نہیں۔ تو

انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو انصار سے محبت کرے گا؛ اس سے اللہ محبت

کرے گا اور جو انصار سے نفرت کرے گا؛ اس سے اللہ نفرت کرے گا۔

1448 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا يَضُرُّ امْرَأَةً نَزَلَتْ بَيْنَ بَيْتَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ نَزَلَتْ بَيْنَ أَبَوَيْهَا)). ❸

وہ عورت کوئی نقصان نہیں اٹھائے گی جو انصاری گھروں میں یا انصاری والدین کے ہمراہ رہے گی۔

1449 - سیدنا اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ فَقَالَ:

((إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثْرَةَ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ)). ❹

ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو تنہائی میں لے جا کر کہا: کیا آپ مجھے بھی اسی طرح ملازمت نہیں دیں

گے جس طرح فلاں کو دی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم عنقریب دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی

❶ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۴۳۶، ۱۴۳۷

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۴/۱۰۰ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/۳۹

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۶/۲۵۷ - المستدرک للحاكم: ۴/۸۳ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/۴۱ - حلية الأولياء لأبي

نعيم: ۲۲۴/۹

❹ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۷/۱۱۷ - مسند أحمد: ۴/۳۵۱ - سنن الترمذي: ۴/۴۸۲ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/۱۳۷

جائے گی، ایسے حالات میں تم صبر کیے رکھنا؛ یہاں تک کہ مجھے حوضِ کوثر پر آملو۔

1450 - سیدنا ابوالسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ)) قَالَ: حَجَّاجُ ابْنُ الْخَزْرَجِ: ((ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)). ، فَقَالَ سَعْدٌ: مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ. ❶

انصار کے بہترین گھر بنونجار، بنوعبدالاشہل اور پھر بنوحارث ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے مزید فرمایا:) پھر بنوساعدہ اور انصار کے تمام گھروں میں خیر و بھلائی ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے خیال میں رسول اللہ ﷺ نے ہم پر (دوسرے گھروں کو) فضیلت دی ہے، تو ان سے کہا گیا: یقیناً آپ ﷺ نے تم لوگوں کو بہت ساروں پر فضیلت دی ہے۔

1451 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ الْأَنْصَارَ اشْتَدَّتْ عَلَيْهِمُ السَّوَانِي فَأَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْعُو لَهُمْ، أَوْ يَخْفِرَ لَهُمْ نَهْرًا، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا يَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطُوهُ))، فَأُخْبِرَتِ الْأَنْصَارُ بِذَلِكَ، فَلَمَّا سَمِعُوا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: ادْعُ اللَّهُ لَنَا بِالْمَغْفِرَةِ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ ابْنَاءِ الْأَنْصَارِ)). ❷

انصار پر جب پانی کی تنگی کا معاملہ کافی شدت اختیار کر گیا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ ان کے لیے دعا کر دیں، یا ان کے لیے نہر کھدوادیں۔ تو اس بات کی جب نبی ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آج مجھ سے جو بھی مانگیں گے وہ ان کو عطا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ جب انصار کو نبی ﷺ کے اس فرمان کی اطلاع پہنچی تو وہ کہنے لگے: (اے اللہ کے رسول!) ہمارے لیے مغفرت کی دعا فرما دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کو، انصار کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کی اولادوں کو بھی بخش دے۔

توضیح: یہاں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دین سے لگاؤ اور آخرت کی فکر کا پتا چلتا ہے کہ وہ دینی و اخروی معاملات میں اس قدر حریص تھے کہ دنیوی امور و فوائد کو بالکل ہیچ سمجھتے اور ان کو یکسر نظر انداز کر کے اپنی نجات و مغفرت کے سامان کو ترجیح دیتے تھے۔

1452 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَاْدِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَاْدِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ، وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ)). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَمَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي لَقَدْ آوَوْهُ، وَنَصَرُوهُ، أَوْ آسَوْهُ، وَنَصَرُوهُ. ❸

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ١١٥/٧ - صحيح مسلم: ١٩٥/٤ - مسند أحمد: ٤٩٦/٣ - مسند أبي داود الطيالسي: ١٣٦/٢

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٢١٣/٣ - المستدرک للحاکم: ٨٠/٤

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٤٦٩/٢

اگر انصار کسی وادی اور گھائی میں چلیں گے تو میں بھی انصار کی وادی اور گھائی میں ہی چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ہی آدمی ہوتا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماں باپ قربان ہو جائیں! آپ ﷺ نے جو ان کی کوئی حق تلفی نہیں کی یہ اسی وجہ سے تھا کہ انہوں نے آپ ﷺ کو پناہ دی اور آپ کی مدد کی۔ یا فرمایا کہ آپ کے غم خوار بنے اور آپ کی مدد کی۔

1453 - سیدنا ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَفِي كُلِّ خَيْرٍ)). ①

انصار کے بہترین گھر بنونجار، پھر بنوعبدالاشہل، پھر بنوساعدہ ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (انصار کے) ہر گھر میں ہی خیر و بھلائی ہے۔

1454 - سیدنا حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ حَتَّى يَلْقَاهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ حَتَّى يَلْقَاهُ)). ②

جو انصار سے محبت کرے گا اس سے اللہ محبت کرے گا، یہاں تک کہ وہ اس سے جا ملے اور جو انصار سے نفرت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ نفرت کرے گا، یہاں تک کہ وہ اس سے جا ملے۔

1455 - سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انصار کے متعلق فرمایا:

((لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَأَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ)). ③

ان سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی نفرت کرے گا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا اس سے اللہ بھی محبت کرے گا اور جو شخص ان سے نفرت کرے گا اس سے اللہ بھی نفرت کرے گا۔

1456 - سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((هَاجِهِمْ أَوْ أَهْجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ)). ④

ان کی ہجو کرو، جبرائیل (علیہ السلام) تمہارے ساتھ ہیں۔

1457 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا، وَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ)). ⑤

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٤٩٦/٣

② [إسناده حسن] المعجم الكبير للطبراني: ٣٠٠/٣

③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٢٩٢/٤ - مسند أبي داود الطيالسي: ١٣٧/٢

④ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٣٠٤/٦ - صحيح مسلم: ١٩٣٣/٤ - مسند أحمد: ٢٨٦/٤

⑤ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٣٣٣/٩ - مسند أحمد: ١٢٥/٣ - مسند أبي داود الطيالسي: ١٣٧/٢

انصاری کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ اسے الگ لے گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً تم انصار مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

1458 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار صحابہ سے فرمایا:

((إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ)). ①

یقیناً تم عنقریب دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، ایسے حالات میں تم صبر کیے رکھنا؛ یہاں تک کہ مجھے حوض کوثر پر آملو۔

1459 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ)). ②

جو انصار سے محبت کرے گا؛ اس سے اللہ محبت کرے گا اور انصار سے نفرت کرے گا؛ اس سے اللہ نفرت کرے گا۔

1460 - عبد اللہ بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِحَشَمِ الْأَنْصَارِ)). ③

اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما، انصار کے پوتوں اور نانا تہ داروں کی مغفرت فرما۔

1461 - عبد اللہ بن عیسیٰ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِ الْأَنْصَارِ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)). ④

انصار کے اچھے لوگوں کی قدر کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

1462 - نضر بن انس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی وفات ہوئی، تو سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان کے نام یہ لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی تھی:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ)). ⑤

اے اللہ! انصار کی، انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔

1463 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ)) قَالَ: شُعْبَةُ أَوْ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ

فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ)). ⑥

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہی

ہے، تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔

① [إسناده صحيح] مضي برقم: ١٤٤٩

② [إسناده حسن] مضي برقم: ١٤١٨

③ [إسناده ضعيف والحديث صحيح] مضي برقم: ١٤١٩، ١٤٢٦

④ [إسناده ضعيف والحديث صحيح] مضي برقم: ١٤١٢، ١٤٣٤

⑤ [إسناده ضعيف] مضي برقم: ١٤١٩

⑥ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٢٢٩/١١ - مسند أحمد: ٣/٢٧١

1464 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ((إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقْلُونَ، فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ،
 وَأَعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)). ❶

بلاشبہ انصار میرے مخلص ساتھی اور میرے ہم راز ہیں، یقیناً لوگ عنقریب زیادہ ہونے لگیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں گے، سو تم ان کے اچھے لوگوں کی عزت کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

1465 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
 ((قُرَيْشٌ، وَالْأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةٌ، وَمَزِينَةٌ، وَأَسْلَمٌ، وَغِفَارٌ، وَأَشْجَعُ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى
 دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)). ❷

قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع، ان تمام قبیلوں کا مولیٰ (ساتھی اور مددگار) صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی ہے۔

1466 - سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَجَاءَ نَفْرٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ: فَجَاءَ حَيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ:
 ((اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ تَقْبَلَهَا بَنُو تَمِيمٍ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَبَلْنَا. ❸

بنو تميم کے لوگ آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں بھی کچھ دیجیے۔ عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر نبی ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اتنے میں یمنی لوگوں کا ایک قافلہ آ گیا تو کسی نے (آپ ﷺ کو بتلایا کہ) یمن سے ایک قبیلہ آیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: تم بشارت کو قبول کر لو؛ جب بنو تميم قبول نہیں کر رہے تو۔ بنو تميم کے لوگ بولے: اے اللہ کے رسول! ہم نے قبول کر لی۔

1467 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قُرَيْشٌ، وَالْأَنْصَارُ، وَأَشْجَعُ، وَغِفَارٌ، وَأَسْلَمٌ، وَمَزِينَةٌ، وَجُهَيْنَةٌ مَوَالِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ،
 لَا مَوْلَى لَهُمْ غَيْرُهُ)). ❹

قریش، انصار، اشجع، غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی مولیٰ (ساتھی و مددگار) ہیں، ان کے علاوہ ان کا اور کوئی مولیٰ نہیں۔

1468 - سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ جُهَيْنَةٌ، وَأَسْلَمٌ، وَغِفَارٌ، خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۱۲۱/۷ - صحيح مسلم: ۱۹۴۹/۴ - مسند أحمد: ۱۷۶/۳

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۴۸۱/۲

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۹۸/۸ - مسند أحمد: ۴۲۶/۴ - سنن الترمذی: ۷۳۲/۵

❹ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۱۴۶۵

غَطَفَانَ، وَبَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا، قَالَ: ((فَوَالَّذِي يَعْزِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُمْ خَيْرٌ)) ❶

تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر جہینہ، اسلم اور غفار، بنو تمیم، بنو عبد اللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں تو؟ لوگوں نے کہا: یقیناً وہ ہلاکت و خسارے میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کے لیے خیر و بھلائی ہے۔

1469 - سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ، وَأَسْلَمٌ، وَغِفَارٌ، وَمُزَيْنَةُ خَيْرًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ))، فَقَالَ رَجُلٌ: قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ)) ❷

تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر جہینہ، اسلم، غفار اور مزینہ اللہ کے ہاں بنو اسد، بنو تمیم، بنو عبد اللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں تو؟ ایک آدمی نے کہا: یقیناً وہ تو ہلاک ہو گئے اور انہوں نے خسارہ پایا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: وہ بنو تمیم، بنو عامر بن صعصعہ، بنو اسد اور بنو عبد اللہ بن غطفان سے بہتر ہیں۔

1470 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْلَمٌ، وَغِفَارٌ، وَشَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ، وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَأَسَدِ بْنِ خَزِيمَةَ، وَهَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ)) ❸

اسلم، غفار، جہینہ کے کچھ لوگ اور مزینہ قیامت کے روز اللہ کی نظر میں بنو تمیم، اسد بن خزیمہ، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

1471 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَاْدِيًا أَوْ شُعْبَةً، وَسَلَكْتَ الْأَنْصَارُ وَاْدِيًا أَوْ شُعْبَةً، لَسَلَكْتُ وَاْدِيَ الْأَنْصَارِ وَشُعْبَتَهُمْ)) ❹

اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا آدمی ہوتا، اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو یقیناً میں انصار کی وادی اور ان کی گھاٹی میں ہی چلوں گا۔

1472 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٥٤٢/٦ - صحيح مسلم: ١٩٥٦/٤ - مسند أحمد: ٣٩/٥ - سنن الترمذی: ٧٣٣/٥ -

المعجم الصغير للطبرانی: ٥٤/١

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٥٤٢/٦ - مسند أحمد: ٣٦/٥

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٥٤٣/٦ - صحيح مسلم: ١٩٥٠/٤ - مسند أحمد: ٤٢٠/٢

❹ [إسناده حسن] مسند أحمد: ٥٠١/٢

((غِفَارُ، وَأَسْلَمُ، وَمُزَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ، خَيْرٌ مِنَ الْحَلِيفِينَ أَسَدٍ، وَغَطَفَانَ، وَهَوَازِنَ، وَتَمِيمٍ دُبُرُ لَهُمْ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الْخَيْلِ)). ❶

غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ ان دو حلیفوں (یعنی) اسد اور غطفان سے بہتر ہیں اور ہوازن اور تمیم ان کے پیچھے ہیں، کیونکہ یہ گھوڑوں والے ہیں۔

1473 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ، خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ، وَغَطَفَانَ، وَهَوَازِنَ، وَتَمِيمٍ)). ❷

یقیناً اسلم، غفار، مزینہ کے کچھ لوگ، جہینہ، یا (فرمایا کہ) جہینہ کے کچھ لوگ روز قیامت اللہ کی نظر میں اسد، غطفان، ہوازن اور تمیم سے بہتر ہوں گے۔

1474 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ، وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ، وَطِيءٍ، وَغَطَفَانَ)). ❸

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً اسلم، غفار، جہینہ، مزینہ یا (فرمایا کہ) مزینہ کے کچھ لوگ اور جہینہ کے کچھ لوگ روز قیامت اللہ کے ہاں اسد، طیء اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔



❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲/۲۳۰

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۲/۴۵۰

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲/۳۶۹ - سنن الترمذی: ۵/۷۳۲

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فضائل

1475 - قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حیرہ کے مقام پر سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے یہ فرماتے سنا: لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ مُؤْتَةِ اَنْدَقٍ بِيَدِي تِسْعَةَ اَسْيَافٍ ، وَصَبْرَتُ بِيَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَّةٌ . ❶
یقیناً جنگ مؤتہ کے دن میں نے خود کو دیکھا کہ میرے ہاتھ میں نو (۹) تلواریں ٹوٹیں، اس کے باوجود میرے ہاتھ نے میری یمنی تلوار تھامے رکھی۔

1476 - قیس ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَا لَيْلَةٌ تُهْدِي إِلَيَّ فِيهَا عَرُوسٌ أَنَا لَهَا مُحِبٌّ أَوْ أُبَشِّرُ فِيهَا بِغُلَامٍ ، بِأَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ لَيْلَةٍ شَدِيدَةٍ الْجَلِيدِ فِي سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ أَصْبَحُ بِهَا الْعَدُوَّ . ❷
جس رات میں مجھے کوئی ایسی دلہن تحفے میں ملے جو مجھے بہت پسند ہو یا جس میں مجھے بچے کی خوش خبری دی جائے؛ اس رات کی بہ نسبت مجھے وہ شدید برفانی رات زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے جس میں میں مہاجرین کے لشکر میں ہوتا ہوں اور انہیں لے کر صبح سویرے دشمن پر دھاوا بولتا ہوں۔

1477 - ابن نمیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: لَقَدْ مَنَعَنِي كَثِيرًا مِنَ الْقِرَاءَةِ . قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: مِنَ الْقُرْآنِ ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ . ❸
راہِ خدا میں جہاد کرنے نے مجھے قرآن کی کثرت سے قرأت نہ کرنے دی۔

1478 - ابوالسفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: نَزَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحِيرَةَ عَلَى بَنِي أُمِّ الْمَرَاذِبَةِ ، فَقَالُوا لَهُ: احْذِرِ السَّمَّ لَا يَسْقِيكَهُ الْأَعَاجِمُ ، فَقَالَ: إِيْتُونِي بِهِ فَأَتَيْ مِنْهُ بِشَيْءٍ ، فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ اقْتَحَمَهُ وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ ، فَلَمْ يَضُرَّهُ شَيْئًا . ❹

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حیرہ مقام پر بنو ام مرزبہ کے ہاں پڑاؤ کیا تو انہوں نے آپ سے کہا: زہر سے بچ کر رہے گا، کہیں عجمی لوگ آپ کو پلانہ دیں۔ تو آپ نے فرمایا: مجھے زہر لا کر دو۔ چنانچہ کچھ زہر لا کر دیا گیا تو آپ نے اسے اپنے ہاتھ میں پکڑا، پھر بغیر سوچے ”بسم اللہ“ پڑھ کر اسے پی گئے، تو اس نے آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچایا۔

1479 - قیس بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِ صَبَّهَ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ)) . ❺

❶ [إسناده صحيح] مجمع الزوائد للهيثمي: ۳۵۰ / ۹

❷ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۲۱ / ۴

❸ [رجال الإسناد ثقات] مجمع الزوائد للهيثمي: ۳۵ / ۹

❹ [إسناده صحيح] المطالب العالیة لابن حجر: ۸۹ / ۴

❺ [إسناده منقطع ورجالہ ثقات] صحيح الجامع للألبانی: ۱۰۵ / ۳

تم خالد کو برا مت کہا کرو، کیونکہ یہ اللہ کی تلوار ہے جسے اس نے کافروں پر سونت رکھا ہے۔
1480 - وحشی بن حرب بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَقَدَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَلَى قِتَالِ أَهْلِ الرَّدَّةِ وَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَسَيْفٌ مِنْ سَيْوفِ اللَّهِ سَلَّهُ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ)). ❶

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مرتدوں سے جنگ کے لیے مقرر کیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: خالد بن ولید اللہ تعالیٰ کا بڑا اچھا بندہ اور (اپنے) خاندان کا معزز شخص ہے، اور اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اس نے کافروں اور منافقوں پر سونت رکھا ہے۔

1481 - امام سفیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

لَقَدْ انْدَقْتُ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْتَةِ تِسْعَةَ أَسْيَافٍ فَلَمْ يَبْقَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ، وَأَتَى بِالسُّمِّ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: السُّمُّ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، فَشَرِبَهُ. ❷

جنگ موتہ کے روز میرے ہاتھ میں نو (9) تلواریں ٹوٹیں اور میرے ہاتھ میں صرف ایک یعنی تلوار ہی باقی رہ گئی۔ خالد رضی اللہ عنہ کے پاس زہر لایا گیا تو آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ زہر ہے۔ تو آپ ”بسم اللہ“ پڑھ کر پی گئے۔

1482 - قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى خَالِدٌ بِسُّمِّ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: سَمٌّ، فَشَرِبَهُ. ❸

خالد رضی اللہ عنہ کے پاس زہر لایا گیا تو انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے۔ کسی نے بتلایا کہ زہر ہے۔ تو آپ نے اسے پی لیا۔

1483 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا تَحْتَ ثَنِيَّةٍ لَفِيتَ طَلَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنَ الثَّنِيَّةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: ((انظُرْ مَنْ هَذَا؟)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا)). ❹

ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب ہم لفت پہاڑی کے نیچے پہنچے تو پہاڑی میں سے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ خالد بن ولید ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا بندہ بہت اچھا ہے۔

1484 - سیدنا عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَوُدُّوا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سَيْوفِ اللَّهِ، سَلَّهُ اللَّهُ عَلَى أَعْدَائِهِ)). ❺

تم بھی خالد کو تنگ مت کیا کرو، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے، جسے اللہ نے اپنے دشمنوں پر سونت رکھا ہے۔

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۸ - المعجم الكبير للطبراني: ۴/۱۲۰ - المستدرک للحاكم: ۳/۲۹۸

❷ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۱۴۷۵ ❸ [إسناده صحيح].

❹ [إسناده ضعيف لانقطاعه ورجاله ثقات] سنن الترمذی: ۵/۶۸۷

❺ [إسناده مرسل ورجاله ثقات] كنز العمال في سنن الأقبوال والأفعال: ۱۱/۶۷۹

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

1485 - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ اهْتَزَّ عَرْشُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)). ①

یقیناً سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے اللہ عزوجل کا عرش جھوم اٹھا ہے۔

1486 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)). ②

سعد بن معاذ کی موت سے عرش بھی جھوم اٹھا۔

1487 - سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِثَوْبٍ حَرِيرٍ، فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ، فَقَالَ:

((لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ، أَفْضَلُ أَوْ خَيْرٌ مِنْهَا)). ③

نبی ﷺ کے پاس ریشمی کپڑا لایا گیا تو لوگ اس کی خوبصورتی اور ملائمت دیکھ کر تعجب کرنے لگے، تو آپ ﷺ

نے فرمایا: یقیناً جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بھی افضل یا (فرمایا کہ) بہتر ہوں گے۔

1488 - سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے

صحابہ سے فرمایا:

((قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدِكُمْ فَأَنْزِلُوهُ))، فَقَالَ عُمَرُ سَيِّدُنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: ((أَنْزِلُوهُ))

فَأَنْزِلُوهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَحْكُمْ فِيهِمْ)). ④

اٹھ کر اپنے سردار کا استقبال کرو اور انہیں نیچے اتارو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارا سردار تو اللہ تعالیٰ ہے۔ تو

آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اتارو۔ چنانچہ لوگوں نے انہیں (سواری سے) نیچے اتارا تو رسول اللہ ﷺ نے ان

سے فرمایا: ان کے متعلق فیصلہ کریں۔

① [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ١٢٣/٧ - صحيح مسلم: ١٩١٥/٤ - مسند أحمد: ٣١٦/٣ - المستدرک للحاکم:

٢٠٦/٣ - المعجم الكبير للطبرانی: ١١/٦

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٢٤/٣ - المستدرک للحاکم: ٢٠٦/٣

③ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ١٢٢/٧ - صحيح مسلم: ١٩١٦/٤ - سنن الترمذی: ٦٨٩/٥ - سنن ابن ماجه:

٥٥/١ - مسند أحمد: ٢٨٩/٤

④ [إسناده منقطع والحديث صحيح] صحيح البخارى: ١٦٥/٦ - صحيح مسلم: ١٣٨٨/٣ - مسند أحمد: ١٤١/٦

1489 - عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَامَ حِينَ أَمْسَى فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ جَاءَهُ جِبْرِيلُ أَوْ قَالَ: مَلَكٌ، فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِكَ مَاتَ اللَّيْلَةَ اسْتَبَشَرَ بِمَوْتِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ؟، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَمْسَى دَنِفًا مَا فَعَلَ سَعْدٌ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ قُبِضَ، وَجَاءَ قَوْمُهُ فَاحْتَمَلُوهُ إِلَى دَارِهِمْ قَالَ: فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجَ النَّاسُ مَشْيًا حَتَّى إِنَّ سُيُوعَ نِعَالِهِمْ تَقَطَّعَ مِنْ أَرْجُلِهِمْ وَإِنَّ أَرْدِيَّتَهُمْ تَسْقُطُ مِنْ عَوَاتِقِهِمْ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ بَتَّتِ النَّاسَ مَشْيًا قَالَ: ((إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَسْبِقَنَا إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ كَمَا سَبَقْتَنَا إِلَى حَنْظَلَةَ)). ①

رسول اللہ ﷺ ایک رات سوئے ہوئے تھے، جب بیدار ہوئے تو آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے۔ یا راوی نے کہا کہ ایک فرشتہ آیا، اور اس نے کہا: آج رات آپ کی امت میں سے ایسا کون شخص فوت ہوا ہے کہ جس کی موت سے آسمان والوں نے بھی خوشی منائی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تو بس اتنا معلوم ہے کہ سعد بن معاذ شام کے وقت سخت بیمار تھا۔ (پھر آپ ﷺ نے پوچھا: سعد کو کیا ہوا؟ تو لوگوں نے بتایا کہ اے اللہ کے رسول! وہ وفات پا گئے ہیں۔ ان کے قبیلے کے لوگ آئے اور انہیں اپنے گھر لے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ نکل پڑے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ پیدل روانہ ہو پڑے (اور اس قدر تیز چلے کہ) ان کے جوتوں کے تسمے پاؤں میں ہی ٹوٹنے لگے اور ان کے کندھوں سے ان کی چادریں گرنے لگیں۔ تو ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے لوگوں کو چلا کر تھکا دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں سعد (رضی اللہ عنہ) کے پاس فرشتے ہم سے پہلے نہ پہنچ جائیں، جس طرح وہ حنظلہ (رضی اللہ عنہ) کی وفات کے وقت بھی) ہم سے پہلے پہنچ گئے تھے۔

توضیح: اہل آسمان اس وجہ سے خوش ہو رہے تھے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ دنیائے فانی کو چھوڑ کر ہمارے پاس تشریف لارہے ہیں۔ یہ فرشتوں کا ان سے محبت اور عقیدت کا اظہار تھا۔

1490 - اشعث بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور

انہیں غسل دیا جا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا گھٹنا اکٹھا کر دیا اور فرمایا: ((دَخَلَ مَلَكٌ فَلَمْ يَجِدْ مَجْلِسًا فَأَوْسَعَتْ لَهُ)) قَالَ: وَأُمَّهُ تَبْكِي وَهِيَ تَقُولُ: وَيْلٌ لَأُمَّ سَعْدِ سَعْدًا، بَرَاعَةً وَحَدًّا، بَعْدَ إِيَادِيَا لَهُ وَمَجْدًا، مَقْدِمَ سَدِّ بِهِ مَسْدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ الْبَوَاكِي يَكْذِبُنَ، إِلَّا أُمَّ سَعْدٍ)). ②

”ایک فرشتہ آیا تھا اور اسے بیٹھنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی، اس لیے میں نے اس کے لیے جگہ کشادہ کی ہے۔“ سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ رورہی تھیں اور کہہ رہی تھیں: ”سعد کی ماں کے لیے ہلاکت ہے! سعد کس قدر کمالی مہارت رکھتا تھا اور کتنا لائق تعریف تھا، اس کی مضبوطی و پختگی کے بعد اب بزرگی کا تاج کس کے سر ہوگا؟ اب تو ایسے شخص

① [اسنادہ مرسل ورجاله ثقات] التاريخ الكبير: ٤٢٧/١ ② [اسنادہ منقطع بل معضل]

کے آنے کا دروازہ ہی بند ہو گیا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: تمام رونے والیاں جھوٹ بولتی ہیں، سوائے سعد کی والدہ کے۔

1491۔ سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے روز فرمایا: ((لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، شَهِدُوا جِنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مَا وَطِئُوا الْأَرْضَ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ)). ①

ستر ہزار ایسے فرشتوں نے (آسمان سے) اتر کر سعد رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شرکت کی کہ جنہوں نے اس دن سے پہلے کبھی زمین پر قدم بھی نہیں رکھا تھا۔

1492۔ فسطاط جرحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بزرگوں کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے روز فرمایا:

((لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ شَهِدُوا وَفَاةَ سَعْدٍ، مَا وَطِئُوا الْأَرْضَ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ)). ②

یقیناً ستر ہزار فرشتے اترے اور سعد رضی اللہ عنہ کی وفات (یعنی جنازے) میں شریک ہوئے، انہوں نے اس دن سے پہلے زمین پر قدم نہیں رکھا تھا۔

1493۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ فَقْدًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيهِ أَوْ أَحَدِهِمَا مِنْ سَعْدٍ. ③

رسول اللہ ﷺ، آپ کے دونوں ساتھیوں (یعنی سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے رحلت فرمانے کے بعد مسلمانوں پر سعد رضی اللہ عنہ کو کھونے سے شدید تر کوئی سانحہ نہیں آیا۔

1494۔ محمد بن شریبیل بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ رَجُلًا أَخَذَ مِنْ تُرَابِ قَبْرِ سَعْدٍ قَبْضَةً يَوْمَ دُفِنَ، فَفَتَحَهَا بَعْدُ فَإِذَا هِيَ مِسْكٌ.

ایک آدمی نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی مٹی اپنی مٹی میں لی، جس روز انہیں دفن کیا گیا تھا، پھر اس نے مٹی کھولی تو دیکھا کہ وہ کستوری بنی ہوئی تھی۔

1495۔ واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟، قُلْتُ: أَنَا وَأَقْدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَكَانَ وَأَقْدُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَأَعْظَمِهِمْ وَأَطْوَلِهِمْ قَالَ: إِنَّكَ لِسَعْدٍ لَشَبِيهٌ، ثُمَّ بَكَى فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ وَقَالَ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى سَعْدٍ كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا إِلَى أَكِيدِرَ دُومَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةٍ دِيْبَاجٍ مَنسُوجٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

① [إسناده منقطع] مصنف عبد الرزاق: ۱۱ / ۲۳۵ - سنن الترمذی: ۵ / ۶۹۰ - المستدرک للحاکم: ۳ / ۲۰۷

② [إسناده حسن] رواه ابن سعد: ۳ / ۴۳۳

③ [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير: ۱ / ۴۲۷

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَوْ جَلَسَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ نَزَلَ فَجَعَلَ يَلْمِسُونَ الْجُبَّةَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ)). ❶

میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتلایا کہ میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں۔ واقد عام لوگوں کی بہ نسبت بہت خوبصورت اور لمبے قد کاٹھ کے تھے۔ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تم سعد کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہو۔ پھر وہ رو پڑے اور بہت زیادہ روئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے، وہ بھی عام لوگوں کی بہ نسبت بڑے لمبے قد کاٹھ کے مالک تھے۔ پھر انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مہ الجندل کے حاکم اُکیدر کی طرف ایک لشکر بھیجا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو ریشم کا ایک چوغہ بھیجا جس میں سونے کی تارکشی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنا اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، لیکن کوئی گفتگو نہ کی اور نیچے تشریف لے آئے۔ لوگ اس چوغے کو چھونے لگے اور اسے دیکھنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جو رومال ملیں گے وہ اس سے بھی اچھے ہوں گے جسے تم دیکھ رہے ہو۔

1496 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِهَذَا الْعَبْدُ الصَّالِحِ الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، شُدِّدَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ)). ❷

اس نیک بندے کے لیے عرش بھی حرکت میں آ گیا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے، پہلے تو اس پر کچھ سختی ہوئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کشادگی سے نواز دیا۔

1497 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس روز سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور انہیں دفن کیا جا رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا:

((لِهَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ شُدِّدَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَرَّجَ عَنْهُ)). ❸

اس نیک بندے کے لیے عرش بھی حرکت میں آ گیا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے، پہلے تو اس پر کچھ سختی ہوئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کشادگی سے نواز دیا۔

1498 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَهْدَى أُكَيْدِرُ دُومَةَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ أَوْ أَحْسَنُ مِنْهَا)). ❹

❶ [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۲۱۸/۴ - سنن النسائی: ۱۹۹/۸ ❷ [إسناده صحيح]

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳۲۷/۳ - سنن النسائی: ۱۰/۴ - المعجم الكبير للطبرانی: ۱۳/۶

❹ [إسناده حسن لغيره والحديث صحيح] صحيح مسلم: ۱۹۱۶/۴ - مسند أحمد: ۱۱۱/۳ - المعجم الكبير للطبرانی: ۱۵/۶

دومۃ الجندل کے حاکم اُکید نے نبی ﷺ کو ایک چوغہ تحفہ دیا، لوگوں نے اس کی خوبصورتی دیکھ کر تعجب کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جنت میں سعد رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی بہتر، یا (فرمایا کہ) اس سے بھی اچھے ہوں گے۔

1499 - اسماعیل بن جراح نے ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ:

لَمَّا قَضَى سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ رَجَعَ فَانْفَجَرَتْ يَدُهُ دَمًا، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ فِي نَفَرٍ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنْ سَعْدًا قَدْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِكَ، وَصَدَّقَ رُسُلَكَ، وَقَضَى الَّذِي عَلَيْهِ، فَأَقْبَلْ رُوحَهُ بِخَيْرٍ مَا تَقَبَّلْتَ بِهِ الْأَرْوَاحَ)). ①

جس وقت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ کر کے لوٹے تو ان کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس بات کا نبی ﷺ کو پتا چلا تو آپ اپنے ساتھ چند لوگ لے کر تشریف لائے اور ان کے پاس گئے، پھر ان کا سر اپنی گود میں رکھ کر فرمایا: اے اللہ! یقیناً سعد نے تیری راہ میں جہاد کیا ہے، تیرے رسول کی تصدیق کی ہے اور اپنا فرض ادا کر دیا ہے، لہذا تو اس کی رُوح کو اسی خیر و بھلائی سے قبول فرما جس سے تو (نیک) رُوحوں کو قبول فرماتا ہے۔

1500 - سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

لَمَّا تُوْفِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ صَاحَتِ أُمُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا يَرِقُّ دَمْعُكَ وَيَذْهَبُ حُزْنُكَ بِأَنَّ ابْنَكَ أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللَّهُ لَهُ، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ)). ②

جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان کی والدہ زور زور سے رونے لگیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے آنسو خشک نہیں ہوئے اور تیری پریشانی ابھی تک گئی نہیں؟ کیونکہ تیرا بیٹا وہ پہلا انسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ بھی ہنس پڑے اور اس کی موت سے عرش بھی کانپ اٹھا۔

1501 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةً، وَلَوْ كَانَ أَحَدٌ نَاجِيًا مِنْهَا، نَجَا مِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ)). ③

یقیناً قبر میں دباؤ ہوتا ہے (یعنی قبر ایک دفعہ اپنے اندر آنے والے کو دباتی ہے) اگر اس سے کسی نے نجات پائی تو سعد بن معاذ ہی اس سے نجات پائے گا۔

1502 - عمرو بن شریل بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا انْفَرَجَ جُرْحُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ التَّزَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَتِ الدَّمَاءُ تَسِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَاكْسِرَ ظَهْرِيَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ

① [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٤٢٧/٣

② [رجالہ رجال الصحیح] مسند أحمد: ٤٥٦/٦ - المستدرک للحاکم: ٣٠٦/٣ - المعجم الکبیر للطبرانی: ١٤/٦ - مجمع

الزوائد للہیثمی: ٣٠٩/٩

③ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٥٥/٦

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَهْ يَا أَبَا بَكْرٍ)) ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. ❶
جس وقت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا زخم کھل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے ساتھ لگا لیا تو خون نبی ﷺ پر
بہنے لگا، اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: ہائے اس کی تو کمر ٹوٹ گئی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے
ان سے فرمایا: اے ابوبکر! ایسے مت کہو۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا۔

1503 - امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ الْأَنْصَارِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ
وغيرها. ❷

غزوہ بدر وغیرہ کے روز سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔

1504 - عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ قَالَ: فَدَعَا لَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدَهُ مَرَّتْ
بِهِ رِيحٌ طَيِّبَةٌ قَالَ: فَقَالَ: ((هَذَا رُوحُ سَعْدٍ قَدْ مَرَّ بِهِ)) قَالَ: فَلَمَّا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ قَالُوا: يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَعْدًا كَانَ رَجُلًا بَادِنًا وَإِنَّا وَجَدْنَاهُ خَفِيفًا، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحْسِبْتُمْ أَنَّكُمْ حَمَلْتُمُوهُ وَحَدَّكُمْ، أَعَانَتْكُمْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ)). ❸

نبی ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کی اور ان کے حق میں دعا فرمائی۔ پھر جب ان کے ہاں سے نکلے
تو آپ کے پاس سے ایک بہت ہی پیاری خوشبو گزری، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سعد رضی اللہ عنہ کی روح ہے جسے
یہاں سے گزارا گیا ہے۔ جب انہیں قبر میں اتارا گیا تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! سعد تو بھاری جسم کے
تھے لیکن ہمیں تو یہ بہت ہلکے پھلکے محسوس ہوئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو کہ اسے صرف
اکیلے تم ہی لوگوں نے اٹھا رکھا تھا؟ (نہیں بلکہ) فرشتوں نے بھی اسے اٹھانے پر تمہاری مدد کی ہے۔

1505 - سیدہ زینبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، اور میں اس وقت آپ ﷺ کے اس

قدر قریب تھی کہ اگر میں آپ کی انگلی کو چومنا چاہتی تو چوم سکتی تھی، سو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ)) يُرِيدُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَوْمَ تُوُفِّيَ. ❹

اس کے لیے رحمان کا عرش بھی جھوم اٹھا۔ آپ ﷺ کی مراد سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے (اور آپ ﷺ نے
یہ اس دن فرمایا تھا) جس دن ان کی وفات ہوئی تھی۔

1506 - معمر رحمہ اللہ ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَّ عَامِرُ الشَّعْبِيُّ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَرَجُلٍ مِنْ قَيْسٍ قَالَ: فَجَعَلَ الْأَسَدِيُّ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ،
وَلَا يَدَعُهُ الْآخَرُ قَالَ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى أَعْرِفَكَ قَوْمَكَ وَتَعْرِفَ مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ لَهُ عَامِرٌ: دَعِ

❶ [إسناده مرسل ورجاله ثقات] أسد الغابة في معرفة الصحابة: ٢٩٧/٢

❷ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ١٤٢٧

❸ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ١٤٩١

❹ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣٢٩/٦ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٣٠٨/٩

الرَّجُلِ، قَالَ: لَا حَتَّىٰ أَعْرِفَهُ قَوْمَهُ وَنَفْسَهُ قَالَ: دَعَهُ فَلَعَمْرِي إِنَّهُ لَيَجِدُ مَفْخَرًا لَوْ كَانَ يَعْلَمُ
 قَالَ: فَأَبَىٰ قَالَ: فَاجْلِسَا وَجَلَسَ مَعَهُمَا الشَّعْبِيُّ فَقَالَ: يَا أَخَا قَيْسٍ، أَكَانَتْ فِيكُمْ أَوْلُ رَايَةٍ
 عُقِدَتْ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ فِي بَنِي أَسَدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ سُبُعُ
 الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ فِي بَنِي أَسَدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ أَوْلُ
 غَنِيمَةٍ كَانَتْ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَتْ فِي بَنِي أَسَدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ
 فِيكُمْ رَجُلٌ بَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ فِي بَنِي أَسَدٍ قَالَ:
 فَهَلْ كَانَتْ فِيكُمْ امْرَأَةٌ زَوَّجَهَا اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ، كَانَ الْخَاطِبُ رَسُولُ اللَّهِ، وَالسَّفِيرُ
 جَبْرِيلُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ فِي بَنِي أَسَدٍ، خَلَّ عَنِ الرَّجُلِ، فَلَعَمْرِي أَنَّهُ لَيَجِدُ
 مَفْخَرًا لَوْ كَانَ يَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَتَرَكَهُ. عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ الَّذِي بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 فِي أَوْلِ رَايَةٍ، وَعُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنِ الَّذِي بَشَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ. ①

عامر شعمی، بنو اسد کے ایک آدمی اور قیس کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو اسدی اس سے اپنی جان چھڑا رہا
 تھا لیکن دوسرا اسے چھوڑ نہیں رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ نہیں، اللہ کی قسم! جب تک میں تیری قوم کا تعارف نہیں جان
 لیتا (تب تک تجھے نہیں چھوڑوں گا، لہذا) تو اپنا تعارف کروا کہ تیرا کن سے تعلق ہے؟ یہ دیکھ کر عامر نے اس سے
 کہا: اس آدمی کو چھوڑ دو۔ اس نے کہا: نہیں میں اسے تب تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ اس کا ذاتی اور اس کی
 قوم کا تعارف نہیں جان لیتا۔ انہوں نے کہا: اس کو چھوڑ دے، میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر اس کو معلوم ہو جائے
 تو یہ خود پر فخر کرنے لگے۔ لیکن اس نے چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ بالآخر عامر شعمی نے کہا: تم دونوں بیٹھ جاؤ۔ اور
 شعمی بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے قیس قبیلے والے! کیا تم میں کوئی ایسا جھنڈا ہے جو سب
 سے پہلے اسلام میں گاڑا گیا ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: یقیناً یہ بنو اسد میں موجود تھے۔ پھر آپ نے
 پوچھا: کیا غزوہ بدر کے روز تم میں سے مہاجرین کا ساتواں حصہ لوگ تھے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: یقیناً
 یہ بنو اسد میں تھے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی غنیمت ہے جو اسلام میں سب سے پہلے حاصل ہوئی تھی؟
 اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بنو اسد میں یہ بھی ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کو
 رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ایسا سعادت مند شخص بنو اسد
 میں موجود ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسی عورت ہے جس کی شادی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کی ہو،
 نکاح کا پیغام بھیجنے والے رسول اللہ ﷺ ہوں اور پیغام لانے والے جبرائیل علیہ السلام ہوں؟ اس نے کہا: نہیں۔
 آپ نے فرمایا: بنو اسد میں یہ عورت بھی موجود ہے۔ (پھر فرمایا:) اس آدمی کا راستہ چھوڑ دو۔ مجھے قسم ہے کہ اگر
 اس کو علم ہوتا تو یہ فخر محسوس کرتا۔ پھر وہ آدمی چلا گیا اور قیسی نے اس کو چھوڑ دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے جن کو اسلام کا پہلا جھنڈا دے کر روانہ فرمایا تھا وہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ تھے اور جنہیں
 نبی ﷺ نے جنت کی بشارت سنائی تھی وہ عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ تھے۔

سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

1507 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِئٍ يَقْرَأُ، فَقُلْتُ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقَالُوا: هَذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَذَلِكَ الْبِرُّ، كَذَلِكَ الْبِرُّ))، وَكَانَ أَبْرَ النَّاسِ بِأُمَّهِ. ①

میں سویا ہوا تھا تو میں نے خود کو جنت میں دیکھا اور ایک قاری کو قرآن پڑھتے سنا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتلایا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیکی کا صلہ اسی طرح ملتا ہے، نیکی کا صلہ اسی طرح ملتا ہے۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ سب سے زیادہ حسن سلوک کیا کرتے تھے۔

1508 - سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ، وَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: ((هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي كَانَ مَعِيَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ قَدَرَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) ②.

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام ایک چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں سلام کہا اور آگے بڑھ گیا، پھر جب واپس آیا اور نبی ﷺ بھی لوٹ آئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے ان صاحب کو دیکھا تھا جو میرے ساتھ تھے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔



① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱۵۱ / ۶ - مصنف عبد الرزاق: ۱۱ / ۱۳۲ - مسند الحميدي: ۱ / ۱۳۶

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۵ / ۴۳۳

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

1509 - ابو عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ صُهَيْبًا حِينَ أَرَادَ الْهَجْرَةَ فَقَالَ لَهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ: أَتَيْتَنَا صُعْلُوكًا حَقِيرًا، ثُمَّ أَصَبْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا الْمَالَ، وَبَلَغْتَ الَّذِي بَلَغْتَ، ثُمَّ تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ أَنْتَ وَمَالُكَ؟ وَاللَّهِ لَا يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ: فَقَالَ صُهَيْبٌ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلْتُ لَكُمْ مَالِي أَمْخَلُونِ أَنْتُمْ سَبِيلِي؟ قَالَ: قَالُوا: نَعَمْ، فَخَلَعَ لَهُمْ مَالَهُ قَالَ: فَبَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((رَبِحَ صُهَيْبٌ رِبْحَ صُهَيْبٍ)). ①

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو ان سے کفارِ قریش نے کہا: تم ہمارے پاس غربت و افلاس اور حقیر حالت میں آئے تھے، پھر تم نے ہمارے درمیان رہ کر مال و دولت حاصل کر لی اور اب تم اس مقام کو پہنچ چکے ہو، اور اب خود بھی جانا چاہتے ہو اور اپنا مال بھی ساتھ لے جا رہے ہو؟ اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنا مال تمہیں دے دوں تو تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ چنانچہ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا مال اتار کر انہیں دے دیا۔ جب اس بات کا رسول اللہ ﷺ کو پتا چلا تو آپ نے فرمایا: صہیب نے بہت فائدے کا سودا کیا ہے، صہیب نے بہت فائدے کا سودا کیا ہے۔



① [سنادہ مرسل و رجالہ ثقات] سیرة ابن ہشام: ۱ / ۴۷۷

عرب کے فضائل

1510 - قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ إِلَّا ثَلَاثَةً مَسْجِدًا: الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ، وَالْبَحْرَيْنِ. ①

جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو تمام عرب مرتد ہو گئے، سوائے تین مساجد کے: مسجد حرام، مسجد نبوی اور بحرین۔

1511 - ابراہیم اسیکی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا كَانَ يَوْمُ ذِي قَارٍ انْتَصَفَتْ بَكْرُ بْنُ وَاثِلٍ مِنَ الْفُرْسِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((انْتَصَفُوا مِنْهُمْ بَكْرُ بْنُ وَاثِلٍ مِنَ الْفُرْسِ وَنَحْوِهِمْ)) قَالَ: ((هَذَا أَوَّلُ يَوْمٍ فَضَّ اللَّهُ فِيهِ جُنُودَ الْفُرْسِ بِفَوَارِسَ مِنْ بَنِي ذُهَلِ بْنِ شَيْبَانَ)). ②

جب ذی قار کا دن تھا تو بکر بن وائل آدھے فارسیوں کو لے کر الگ ہو گیا۔ جب نبی ﷺ کو اس بات کا پتا چلا تو آپ نے فرمایا: بکر بن وائل ان میں سے آدھے فارسیوں کو لے کر الگ ہو گیا ہے اور یہ پہلا دن ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنو ذہل بن شیبان کے فارسیوں کے ذریعے فارسیوں کے لشکروں کو توڑا ہے۔

1512 - حفص بن مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات آئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بِي نُصْرُوا)) قَالَ: وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ③

میری وجہ سے ان کی مدد کی گئی ہے۔ اور یہ نبی ﷺ کی بعثت کے وقت کا واقعہ ہے۔

1513 - قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ مُعَاوِيَةُ لِأَصْحَابِهِ: مَنْ أَشْعَرُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: قَالُوا: بَنُو فُلَانٍ قَالَ: إِنَّ أَشْعَرَ الْعَرَبِ لِلزُّرْقِ مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ فِي أُصُولِ الْعَرْفَجِ، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصُّفْرُ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ الْمُتَفَرِّقَةِ أَعْضَادُهُمْ فِي أُصُولِ الْفَسِيلِ. ④

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: عرب کے سب سے بڑے شاعر کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں قبیلے والے۔ تو آپ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) عرب کے سب سے بڑے شاعر بنو قیس بن ثعلبہ ہیں جو عرنج کی نسل سے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: پھر کون؟ تو آپ نے فرمایا: پھر بنو نجار کے صفر، جن کی شاخیں فسیل کی نسل

① [إسناده صحيح الى قتادة] مصنف عبد الرزاق: ۱۱ / ۵۲

② [إسناده ضعيف] كتاب العلل لأحمد بن حنبل، ص: ۳

③ إسناده ضعيف.

④ إسناده ضعيف، أيضًا

میں الگ الگ ہو جاتی ہیں۔

1514 - ابوالقموں زید بن علی بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبدالقیس کے وفد میں شامل ایک شخص نے بیان کیا کہ: وَأَهْدَيْنَا لَهُ فِيمَا نُهْدِي نَوْطًا أَوْ قِرْبَةً مِنْ تَعْضُوضٍ أَوْ بَرْنِيٍّ فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) قُلْنَا: هَدِيَّةٌ، قَالَ: فَأَحْسَبُهُ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى تَمْرَةٍ مِنْهَا فَأَعَادَهَا مَكَانَهَا، وَقَالَ: ((أَبْلِغُوهَا آلَ مُحَمَّدٍ)). فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: ((أَيُّ هَجْرٍ أَعَزُّ؟)) قُلْنَا: الْمَشَقَّرُ فَقَالَ: ((وَاللَّهِ لَقَدْ دَخَلْتُهَا وَأَخَذْتُ إِقْلِيدَهَا، أَيْ الْخَطَّ أَعَزُّ؟)) فَقُلْنَا: الزَّارَةُ فَقَالَ: ((فَوَاللَّهِ لَقَدْ دَخَلْتُهَا وَأَخَذْتُ إِقْلِيدَهَا)) قَالَ: وَقَدْ كُنْتُ نَسِيتُ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا فَأَذْكَرَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَرُودَةَ قَالَ: ((وَقُمْتُ عَلَى عَيْنِ الزَّارَةِ))، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ قَيْسٍ إِذْ أَسْلَمُوا طَائِعِينَ غَيْرَ كَارِهِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَوْتُورِينَ، إِذْ بَعْضُ قَوْمٍ لَا يُسَلِّمُونَ حَتَّى يُخْزَوْا وَيُوتَرُوا)) قَالَ: وَابْتَهَلَ وَجْهَهُ هَاهُنَا مِنَ الْقِبْلَةِ حَتَّى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَالَ: ((إِنَّ خَيْرَ الْمَشْرِقِ عَبْدُ قَيْسٍ)). ①

ہم لوگ نبی ﷺ کے لیے تحائف میں تعضوض یا برنی کھجوروں کی ایک ٹوکری بھی لے کر آئے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ہم نے بتلایا کہ یہ تحفہ ہے۔ غالباً آپ ﷺ نے اس میں سے ایک کھجور نکال کر دیکھی، پھر واپس رکھ دی اور فرمایا: یہ ٹوکری آل محمد (ﷺ) کو پہنچا دو۔ لوگوں نے اس موقع پر نبی ﷺ سے مختلف سوال پوچھے تھے، جن میں سے ایک سوال پینے کے برتنوں کے متعلق بھی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کدو، کے برتن (تونبہ)، سبز رنگ کا برتن جس میں روغن ملا گیا ہو، چوٹی برتن اور روغن زفت لگے برتن میں پانی یا نبیذ مت پیو، بلکہ اس حلال برتن میں پیا کرو جس کا منہ بندھا ہوا ہو۔ ہم میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ چاروں برتن کیا ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ برتن کیسے ہوتے ہیں، یہ بتاؤ کہ ہجر کا کون سا علاقہ سب سے معزز ہے؟ ہم نے کہا: شقر۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس میں داخل ہوا ہوں اور اس کی چابی بھی پکڑی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کا کچھ حصہ بھول گیا تھا، بعد میں عبید اللہ بن ابی جرودہ نے یاد دلایا کہ (آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ) میں ”عین زارہ“ پر کھڑا ہوا تھا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس کی مغفرت فرما کیونکہ یہ بغیر کسی جبر کے اپنی رضامندی کے ساتھ مسلمان ہوئے ہیں، اب یہ شرمندہ ہوں گے اور نہ ہی ہلاک، جبکہ ہماری قوم کے کچھ لوگ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتے جب تک رُسوا اور ہلاک نہ ہو جائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک کا رُخ موڑتے ہوئے قبلہ کی جانب کیا اور فرمایا: بلاشبہ اہل مشرق میں سب سے بہترین لوگ عبدالقیس ہیں۔

① [سنادہ صحیح] مسند أحمد: ۴/۲۰۶ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/۴۹

1515 - ابوالقموں ہی بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبدالقیس کے وفد میں شامل ایک شخص نے بیان کیا کہ:

وَأَهْدَيْنَا لَهُ فِيمَا نُهْدِي، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: وَابْتَهَلَ يَدْعُو لِعَبْدِ الْقَيْسِ وَجْهَهُ هُنَا مِنَ الْقِبْلَةِ

يَعْنِي عَنْ يَمِينِ الْقِبْلَةِ حَتَّى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، يَدْعُو لِعَبْدِ الْقَيْسِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ خَيْرَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ عَبْدُ الْقَيْسِ)). ❶

ہم جو آپ ﷺ کے لیے تحائف لائے تھے۔۔۔ اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور کہا: آپ ﷺ نے ادھر سے قبلہ کی جانب اپنا رخ پھیر لیا، یعنی قبلے کی دائیں جانب سے مڑ کر سیدھا قبلہ رخ ہو گئے، اور عبد القیس کے لیے دعا کرتے ہوئے فرمایا: یقیناً اہل مشرق میں سب سے بہترین لوگ عبد القیس ہیں۔

1516 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَهُ إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِي شَيْءٍ ، لَا يَدْرِي مَهْدِيٌّ مَا هُوَ؟ قَالَ: فَسَبَّوهُ وَضَرَبُوهُ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ ((لَوْ أَنَّكَ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبَّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ)). ❷

رسول اللہ ﷺ نے عرب کے ایک قبیلے کی طرف اپنا ایک نمائندہ کسی کام کی غرض سے بھیجا (مہدی نامی راوی کو علم نہیں کہ کام کیا تھا؟) اس قبیلے والوں نے اس کے ساتھ نازیبا زبان استعمال کی اور مارا پیٹا، اس نے نبی ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: اگر تم (سب سے پہلے) عمان والوں کے پاس جاتے تو نہ انہوں نے تمہارے ساتھ نازیبا زبان استعمال کرنا تھی اور نہ ہی تمہیں مارنا تھا۔

1517 - امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُمْ بَنُو حَنِيفَةَ أَصْحَابُ مُسَيْلِمَةَ الْكُذَّابِ يَعْنِي قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿سْتَدْعُونَ إِلَى قَوْمٍ أُولَى بَأْسٍ شَدِيدٍ﴾ [الفتح: ١٦]. ❸

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿سْتَدْعُونَ إِلَى قَوْمٍ أُولَى بَأْسٍ شَدِيدٍ﴾ ”عنقریب تمہیں ایسے لوگوں (سے لڑائی کرنے) کی طرف بلایا جائے گا جو بہت زور آور ہیں۔“ سے مراد مسیلمہ کذاب کے ساتھی بنو حنیفہ ہیں۔

1518 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ فَقَالَ: ((أَتْقَاهُمْ)) ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((فِيَوْسُفُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ بْنِ خَلِيلِ اللَّهِ)) ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ ، قَالَ: ((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا)). ❹

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ رب سے ڈرنے والا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اس بارے میں آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یوسف علیہ السلام ہیں جو خدا کے اس پیغمبر (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے بیٹے ہیں جو خلیل اللہ (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے صاحبزادے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اس بارے میں بھی

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٤/٢٠٦ - سنن أبي داود: ٣/٣٣١

❷ [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ٤/١٩٧١ ❸ [إسناده ضعيف] الدر المنثور للسيوطي: ٦/٧٣

❹ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٦/٣٨٧ - صحيح مسلم: ٤/١٨٤٦ - مسند أحمد: ٢/٤٣١ - سنن الدارمي: ١/٧٣

آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم خاندانِ عرب کے متعلق پوچھتے ہو؟ جو زمانہ جاہلیت میں ان میں سے بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

1519 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((النَّاسُ مَعَادِنٌ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوا)). ①

لوگ چھپے ہوئے دینوں (کان) کی طرح ہیں، ان میں سے جو لوگ دورِ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

1520 - سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس اور علقمہ بن علاشہ نبی کریم ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور اپنے دادوں کا تذکرہ کرنے لگے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ سَكَّتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ: جَدُّ بَنِي عَامِرٍ جَمَلٌ أَحْمَرٌ أَوْ آدَمٌ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِ الشَّجَرِ قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ فِي رَوْضَةٍ وَغَطْفَانٌ أَكْمَةٌ خَشْنَاءُ تَنْفِي النَّاسَ عَنْهَا)) قَالَ: فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: فَأَيْنَ جَدُّ بَنِي تَمِيمٍ؟ قَالَ: ((لَوْ سَكَّتْ)). ②

اگر تم خاموشی اختیار کرو تو میں تمہیں بتلاتا ہوں، بنو عامر کا دادا تو اس سرخ یا گندمی اونٹ کی طرح ہے جو کسی باغ میں مختلف درختوں کے پتے کھا رہا ہو، بنو غطفان کا دادا اس کھر درے ٹیلے کی طرح ہے جو لوگوں کو اپنے سے دور رکھتا ہے، اس پر اقرع بن حابس نے کہا: بنو تميم کا دادا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! یہ خاموش ہی رہتا۔

1521 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا:

((خِيَارُ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوا)). ③

جو لوگ دورِ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

1522 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((النَّاسُ مَعَادِنٌ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوا)). ④

لوگ چھپے ہوئے دینوں (کان) کی طرح ہیں، ان میں سے جو لوگ دورِ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

1523 - قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دغفل السدوسی نے فرمایا:

مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ قَطُّ، إِلَّا كَانَ الْحَقُّ مَعَ مُضَرٍّ. ⑤

لوگوں کا جب بھی اختلاف ہوا ہے تو حق موقوف مضر قبیلے کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

1524 - سیدنا عبد اللہ بن حارث بن ہشام مخزومی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا مُضَرَ فَإِنَّهُ كَانَ عَلَى دِينَ إِبْرَاهِيمَ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ غَيَّرَ دِينَ إِبْرَاهِيمَ لَعَمْرُؤُ بْنُ لُحَيٍّ

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣٤٦/٥

① [إسناده حسن] مسند أحمد: ٢٦٠/٢

④ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣٨٣/٣

③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣٨٣/٣

⑤ [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير: ٢٥٥/٢

بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خَنْدِفٍ))، وَقَالَ: ((رَأَيْتُهُ يَجْرُ قُصْبَهُ فِي النَّارِ)). ❶
 مضر کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ یہ دین ابراہیم علیہ السلام پر ہیں اور سب سے پہلے جس نے دین ابراہیم کو تبدیل
 کیا وہ عمرو بن لُحی بن قمعہ بن خندف تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں کھینچ
 رہا تھا۔



❶ صحیح البخاری: ۵۴۷/۶۔ مسند أحمد: ۲۷۵/۲۔ الجامع الصغير للسيوطی: ۲۰۰/۲۔ المعجم الكبير للطبرانی:

۳۹۸/۱۰۔ مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۱۶/۱

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے فضائل

1525 - سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ قَالَ: فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ: ((إِنْ تَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ، فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ، وَإِيمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ ابْنَهُ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). ①

رسول اللہ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کا امیر بنایا تو لوگ ان کی امارت پر اعتراض کرنے لگے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم ہی کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! یقیناً وہ اس امارت کے اہل اور حق دار تھے اور بلاشبہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے جس طرح یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

1526 - سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ مَعِيَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُصِمْتُ فَلَا يَتَكَلَّمُ فَجَعَلَ يَرْفَعُ يَدَهُ إِلَيَّ السَّمَاءِ، ثُمَّ يَصُبُّهَا عَلَيَّ أَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي. ②

جب (مرض الوفا میں) نبی ﷺ کی طبیعت بوجھل ہوئی تو میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خاموش تھے اور کسی سے بات نہیں کر رہے تھے۔ پھر آپ اپنا ہاتھ مبارک آسمان کی طرف اٹھانے لگے، پھر وہ ہاتھ مجھ پر پھیر دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ نے میرے لیے دعا فرمائی ہے۔

1527 - امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبْغِضَ أُسَامَةَ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَلْيُحِبِّ أُسَامَةَ)). ③

نبی ﷺ سے میرے یہ فرمان سن لینے کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے نفرت کرے (آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اسامہ سے بھی محبت کرے۔

① [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٨٦/٧ - صحيح مسلم: ١٨٨٤/٤ - مسند أحمد: ٢٠/٢ - سنن الترمذی: ٦٧٦/٥

② [إسناده حسن] مسند أحمد: ٢٠١/٥ - سنن الترمذی: ٦٧٧/٥ - المعجم الكبير للطبرانی: ١٢٣/١ - مجمع الزوائد

③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١٥٦/٦

للہیثمی: ٢٨٦/٩

1528 - ابواسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَّا هُوَ أَمِيرٌ هَا . ❶
رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو جس بھی لشکر میں بھیجا؛ اس کا انہیں ہی امیر مقرر کیا۔

1529 - ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک روز خطبہ دیا تو فرمایا:

((يَلُوْمُنِي النَّاسُ فِي تَأْمِيرِي أُسَامَةَ، كَمَا لَأْمُونِي فِي تَأْمِيرِي أَبَاهُ قَبْلَهُ، وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ، وَأَنَّهُ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). ❷

لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنانے پر مجھ پہ اعتراض کر رہے ہیں، جس طرح کہ انہوں نے اس سے قبل مجھ پہ اس کے والد کو امیر بنانے پر اعتراض کیا تھا، یقیناً اس کا والد تم سب سے زیادہ مجھے محبوب تھا اور اس کے بعد یہ مجھے تم سب سے محبوب ہے۔

1530 - قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَامَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَتْلِ أَبِيهِ فَدَمَعَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الْغَدِ فَقَامَ مَقَامَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْأَقْبَى مِنْكَ الْيَوْمَ، مَا لَقَيْتُ مِنْكَ بِالْأَمْسِ)). ❸

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کی شہادت کے بعد نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں، پھر وہ اگلے روز آئے اور تب بھی اسی جگہ کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تجھے دیکھ کر آج بھی وہی یاد آ رہا ہے جو کل یاد آیا تھا۔

1531 - سیدنا ابو میسرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَزَيْدٍ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَجَعْفَرٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ)). ❹
اے اللہ! زید کی مغفرت فرما، اے اللہ! جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔

1532 - علی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَمَرَّ ابْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: هَذَا ابْنُ حَبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ❺

میں ابوسلمہ بن عبد الرحمان کے ہمراہ تھا کہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا گزر ہوا تو ابوسلمہ نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے پیارے صحابی کا بیٹا ہے۔

❶ [إسناده صحيح الى أبي اسحاق] مسند أحمد: ۶/۲۲۷ - مسند الحميدي: ۱/۱۳۰

❷ [إسناده ضعيف] مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۲۲۴

❸ [مرسل إسناده صحيح] البداية والنهاية لابن كثير: ۴/۲۵۵ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۲۷۵

❹ [إسناده ضعيف ورجاله ثقات] ❺ [إسناده ضعيف]

1533 - امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا عَلِمْنَا أَحَدًا أَسْلَمَ قَبْلَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ . ❶

ہمارے علم میں ایسا کوئی نہیں جس نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا ہو۔

1534 - امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَطُّ إِلَّا أَمَرَهُ عَلَيْهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ . ❷

رسول اللہ ﷺ نے جب بھی کوئی لشکر بھیجا؛ اس کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہی مقرر فرمایا۔

اور امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ أَعْطَى سِلَاحَهُ زَيْدًا . ❸

رسول اللہ ﷺ جب خود کسی غزوے میں شریک نہ ہو پاتے تھے تو اپنے ہتھیار سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو دے دیتے

تھے۔



❶ [إسناده صحيح الى الزهري] مجمع الزوائد للهيثمي: ٢٧٤ / ٩

❷ [مرسل ورجاله ثقات] مضي برقم: ١٥٢٨

❸ [مرسل ورجاله ثقات]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

1535 - عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَهَرَ بِالْقُرْآنِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: اجْتَمَعَ يَوْمًا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ قُرَيْشَ هَذَا الْقُرْآنَ يُجَهَرُ لَهَا بِهِ قَطُّ، فَمَنْ رَجُلٌ يُسْمِعُهُمْ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: ((أَنَا))، قَالُوا: إِنَّا نَخْشَاهُمْ عَلَيْكَ، إِنَّمَا نُرِيدُ رَجُلًا لَهُ عَشِيرَةٌ يَمْنَعُونَهُ مِنَ الْقَوْمِ إِنْ أَرَادُوهُ، قَالَ: ((دَعُونِي فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَمْنَعُنِي)) قَالَ: فَغَدَا ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى أَتَى الْمَقَامَ فِي الضُّحَى، وَقُرَيْشٌ فِي أُنْدِيَّتِهَا فَقَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ، ثُمَّ قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَافِعًا صَوْتَهُ «الرَّحْمَنُ» عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ [الرحمن: ۲] قَالَ: ثُمَّ اسْتَقْبَلَهَا يَقْرَأُ فِيهَا)) قَالَ: وَتَأَمَّلُوا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: مَا يَقُولُ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالُوا: إِنَّهُ لَيَتْلُو بَعْضَ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ، فَقَامُوا إِلَيْهِ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ فِي وَجْهِهِ، وَجَعَلَ يَقْرَأُ حَتَّى بَلَغَ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْلُغَ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَدِ اثْرُوا فِي وَجْهِهِ، فَقَالُوا: هَذَا الَّذِي خَشِينَا عَلَيْكَ قَالَ: ((مَا كَانَ أَعْدَاءُ اللَّهِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْهُمْ الْآنَ، وَلَئِنْ شِئْتُمْ لِأَعَادِيْنَهُمْ بِمِثْلِهَا))، قَالُوا: حَسْبُكَ فَقَدْ أَسْمَعْتَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ. ①

رسول اللہ ﷺ کے بعد مکہ میں سب سے پہلے جس شخص نے بلند آواز میں قرآن پڑھ کر سنایا وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! قریش نے کبھی بھی اس قرآن کو اس طرح نہیں سنا کہ انہیں اونچی آواز میں پڑھ کر سنایا گیا ہو، لہذا کون ہے جو انہیں قرآن سنائے گا؟ تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں۔ تو صحابہ نے کہا: (نہیں) ہم کو تمہارے بارے میں ڈر ہے، ہم تو ایسا آدمی چاہتے ہیں کہ جس کا کنبہ قبیلہ بھی ہو، کہ اگر کفار قریش اس کو مارنے پینے لگیں تو اس کی قوم کے لوگ اس کو ان سے بچالیں۔ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں، یقیناً اللہ عزوجل مجھے بچالے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اگلی صبح چاشت کے وقت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مقام ابراہیم کے پاس آگئے اور قریش اپنی مجالس میں مشغول تھے، تو آپ مقام ابراہیم کے پاس آکھڑے ہوئے اور پھر بلند آواز سے پڑھا: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝﴾ پھر آپ کفار کی جانب رخ کر کے مقام ابراہیم میں ہی قرآن پڑھنے لگے۔ کفار نے قدرے تامل کیا، پھر وہ کہنے لگے: ابن ام عبد کیا کہہ رہا ہے؟ تو دوسرے لوگوں نے کہا: یہ وہ کلام پڑھ رہا ہے جو محمد (ﷺ) لے کر آیا ہے۔ پھر وہ اٹھ کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے

① [مرسل ورجاله ثقات] سيرة ابن هشام: ۱/ ۳۱۴ - أسد الغابة في معرفة الصحابة: ۲۵۶/۳

چہرے پر مارنے لگے، جبکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن پڑھے جا رہے تھے اور جس قدر اللہ نے چاہا اتنا پڑھا، پھر آپ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ گئے۔ ان کے چہرے پر زخموں کے نشان تھے۔ صحابہ نے کہا: ہمیں آپ کے بارے میں اسی بات کا ڈر تھا۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب مجھے اللہ کے ان دشمنوں کا کوئی ڈر نہیں رہا، اگر تم چاہو تو میں کل پھر ان کے سامنے اسی طرح پڑھوں گا۔ تو صحابہ نے کہا: بس کافی ہے، آپ نے انہیں وہ سنا دیا ہے جسے وہ ناپسند کرتے ہیں۔

1536 - قاسم بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَضِيْتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ، وَكَرِهْتُ لِأُمَّتِي مَا كَرِهَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ)). ①

میں نے اپنی امت کے لیے اسی کام کو پسند کیا جو ان کے لیے ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے پسند کیا اور میں نے اپنی امت کے لیے اسی کام کو ناپسند کیا جو ان کے لیے ابن ام عبد نے ناپسند کیا۔

1537 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أَنْزَلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ)). ②

جو شخص قرآن کو اس طرح تروتازہ پڑھنا پسند کرے جس طرح وہ نازل کیا گیا، تو اس کو ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔

1538 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ اسْتَخْلَفْتُ أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ، لاسْتَخْلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ)). ③

اگر میں مشورے کے بغیر کسی کو خلیفہ منتخب کروں تو میں ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو لوگوں پر خلیفہ مقرر کروں گا۔

1539 - عبدالرحمان بن سعید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَضِيْتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ)). ④

میں نے اپنی امت کے لیے اسی کام کو پسند کیا جو اس کے لیے ابن ام عبد نے پسند کیا۔

1540 - حرث بن ظہیر بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ نَعْيُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: مَا تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. ⑤

جب سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے اپنے بعد

① [مرسل ورجاله ثقات] المعجم الكبير للطبراني: ۷۷/۹ - المستدرک للحاكم: ۳/۳۱۸ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۱۹۰

② [إسناده ضعيف] سنن ابن ماجه: ۱/۴۹ - مسند أحمد: ۲/۲۴۶ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۲۸۸ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/۱۵

③ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۷۶، ۱۰۷، ۱۰۸ - سنن الترمذی: ۵/۶۷۳ - سنن ابن ماجه: ۱/۴۹ - المستدرک

للحاکم: ۳/۳۱۸ ④ [مرسل ورجاله ثقات] مضي برقم: ۱۵۳۶

⑤ [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير: ۲/۶۹

اپنی مثال نہیں چھوڑی۔

1541 - عبدالرحمان بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْنَا لِحَدِيثَةٍ: أَخْبَرَنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ سَمْتًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ عَنْهُ وَنَسْمَعُ مِنْهُ، فَقَالَ: كَانَ أَشْبَهُ النَّاسِ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدِيًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ . ①

ہم نے سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمیں اس شخص کا بتلائیے جو اخلاق و عادات کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو، تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں اور اس سے کچھ باتیں سنیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے نبی ﷺ کی اخلاق و عادات، سیرت و صورت اور اطوار طریقے میں ابن ام عبد اللہ رضی اللہ عنہ زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

1542 - سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ وَسَيْلَةً . ②

اصحاب محمد رضی اللہ عنہم، جو کہ جھوٹ سے بالکل محفوظ ہیں، وہ بہ خوبی جانتے ہیں کہ ابن ام عبد اللہ رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر اللہ کے قریب تھے۔

1543 - شقیق بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ أَشْبَهُ النَّاسِ هَدِيًّا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِمُحَمَّدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ، لَا أَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ . ③

یقیناً اخلاق و عادات، سیرت و صورت اور اطوار طریقے میں گھر سے نکلنے سے لے کر واپس لوٹ آنے تک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی حضرت محمد ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے، البتہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے۔

توضیح: یعنی گھر سے باہر کی زندگی میں تو وہی نبی ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے، البتہ ان کے گھریلو زندگی کا مجھے علم نہیں ہے۔

1544 - عبدالرحمان بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِحَدِيثَةٍ أَخْبَرَنَا بِرَجُلٍ قَرِيبِ الْهَدْيِ وَالسَّمْتِ وَالذَّلِّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا، وَهَدِيًّا وَدَلًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُوَارِيَهُ جِدَارُ بَيْتِهِ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ . ④

① [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ١٠٢/٧ - مسند أحمد: ٤٠١/٥ - سنن الترمذى: ٦٧٣/٥ - المعجم الكبير للطبرانى: ٨٨/٩

② [إسناده منقطع] مسند أحمد: ٣٩٥/٥ - سنن الترمذى: ٦٧٣/٥ ③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣٩٤/٥

④ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبرانى: ٨٨/٩

میں نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے ایسے شخص کا بتلائیے جو اخلاق و عادات، سیرت و صورت اور اطوار طریقے میں رسول اللہ ﷺ کے بہت قریب ہو، تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کر سکیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میرے علم میں تو ابن ام عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ایسا کوئی نہیں ہے جو اخلاق و عادات، سیرت و صورت اور اطوار طریقے میں رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریبی ہو، یہاں تک کہ انہیں ان کی گھر کی دیواریں چھپا لیتیں۔

توضیح: آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ وہ جب تک ہمارے سامنے رہتے تھے تو ان کا ہر کام رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوتا تھا، جب وہ اپنے گھر چلے جاتے تھے تب کا علم نہیں ہے کہ گھر میں ان کے معمولات کیا ہوتے تھے۔

1545 - ابووائل سے مروی ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَنَّ ابْنَ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ وَسَيْلَةً. ❶

اصحاب محمد رضی اللہ عنہم، جو کہ جھوٹ سے بالکل محفوظ ہیں، وہ بہ خوبی جانتے ہیں کہ ابن ام عبد اللہ رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر اللہ کے قریب تھے۔

1546 - حارثہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُرءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَمَا بَعْدُ، فَإِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ عَمَّارًا أَمِيرًا، وَعَبْدَ اللَّهِ مُعَلِّمًا وَوَزِيرًا، وَإِنَّهُمَا مِنْ نُجَبَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، اسْمَعُوا لَهُمَا وَأَطِيعُوا، وَقَدْ آثَرْتُكُمْ بِهِمَا عَلَى نَفْسِي. ❷

ہمیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھ کر سنایا گیا (اس میں لکھا تھا کہ) السلام علیکم! اما بعد! میں نے تمہارے پاس عمار رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے، یہ دونوں ہی چنیدہ اصحاب محمد میں سے ہیں اور غزوہ بدر میں شرکت کرنے والوں میں سے ہیں، لہذا ان کی بات سن کر اطاعت بجالانا اور میں نے ان دونوں کی رفاقت سے تم کو اپنے آپ پر ترجیح دی ہے۔

1547 - حارثہ بن مضر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُرءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ هَهُنَا: إِنِّي بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ عَمَّارًا أَمِيرًا، وَبِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مُعَلِّمًا وَوَزِيرًا، وَهُمَا مِنَ النُّجَبَاءِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَاسْمَعُوا لَهُمَا وَأَطِيعُوا، وَآثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ عَلَى بَيْتِ مَالِكُمْ، وَرَزَقْتُهُمْ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً، وَبَعَثْتُ حُذَيْفَةَ، وَابْنَ حُنَيْفٍ عَلَى السَّوَادِ، فَجَعَلَ لِعَمَّارٍ شَطْرَهَا وَبَطْنَهَا وَجَعَلَ الشَّطْرَ الْبَاقِي بَيْنَ هُوَ لَاءِ الثَّلَاثَةِ. ❸

ہمیں یہاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھ کر سنایا گیا کہ میں نے تمہارے پاس عمار رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے، یہ دونوں بدری صحابہ میں سے چنیدہ و پسندیدہ ہیں، لہذا تم ان کی بات سن کر اطاعت بجالانا، میں نے ابن ام عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی رفاقت سے تم کو اپنے آپ پر ترجیح دی ہے اور اسے تمہارے بیت المال کا

❶ [اسنادہ صحیح] المعجم الكبير للطبرانی: ۸۷/۹ ❷ اسنادہ حسن لغيره.

❸ [اسنادہ صحیح] المعجم الكبير للطبرانی: ۸۵/۹ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۹۱/۹ - سير أعلام النبلاء للذهبي: ۲۹۱/۹

نگران مقرر کیا ہے۔ ان کا حق خدمت روزانہ ایک بکری ہوگا۔ آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابن حنیف کو سواد (عراق) میں بھیجا اور عمار رضی اللہ عنہ کے لیے بکری کا نصف حصہ اور اس کا پیٹ مقرر کیا اور باقی آدھا حصہ ان تینوں اصحاب کے درمیان تقسیم کے لیے رکھا۔

1548 - شقیق سے مروی ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ مِنْ أَقْرَبِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ وَسَيْلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ . ①

اصحاب محمد رضی اللہ عنہم، جو کہ جھوٹ سے بالکل محفوظ ہیں، وہ بہ خوبی جانتے ہیں کہ ابن ام عبد اللہ رضی اللہ عنہ وسیلے کے اعتبار سے روز قیامت تمام لوگوں سے بڑھ کر اللہ کے قریب اور نزدیک ہوں گے۔

1549 - سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ)). قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِهِ . ②

چار لوگوں سے قرآن کا علم حاصل کرو: ابن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم (رضی اللہ عنہم) سے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کو ان کا نام سب سے پہلے لیتے دیکھا؛ تب سے مجھے ان سے محبت ہو گئی ہے۔

1550 - زید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ فَدَنَا مِنْهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَكَلَّمَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ عُمَرُ: كُنَيْفٌ مَلَأَ عِلْمًا . ③

میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ آ گئے، آپ ان کے قریب ہو گئے اور ان پر جھک کر کوئی بات کی، جب وہ واپس چلے گئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چھوٹے سے بدن والا علم سے بھرا ہوا ہے۔

1551 - ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَخْلَائِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ . ④

اس امت میں سے تین بندے میرے گہرے دوست ہیں: سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم۔

1552 - زربن حبیش سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣٩٤ / ٥

② [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ١٠١ / ٧ - صحيح مسلم: ١٩١٣ / ٤ - سنن الترمذي: ٦٧٤ / ٥ - مسند أحمد: ١٩٠ / ٢ -

المستدرک للحاکم: ٢٢٥ / ٢ ③ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبرانی: ٨٥ / ٩

④ [أبو عبیدة تكلم في سماعه عن أبيه ابن مسعود] مضي برقم: ٣٥٨

أَنَّهُ كَانَ يَجْتَنِي سِوَاكَ مِنَ الْأَرَاكِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الرِّيَّاحُ تَكْفُوهُ وَكَانَ فِي سَاقِيهِ دِقَّةٌ قَالَ: فَضَحِكَ الْقَوْمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ، لَهُمَا أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أُحُدٍ)). ❶

وہ نبی ﷺ کے لیے پیلو کے درخت کی مسواک توڑ کر لایا کرتے تھے، ان کی پنڈلیاں تیلی تھیں، جب ہوا چلتی تو وہ لڑکھڑانے لگتے تھے، لوگ یہ دیکھ کر ہنسنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ یہ دونوں پنڈلیاں میزانِ عمل میں اُحد پہاڑ سے بھی وزنی ہیں۔

1553 - عمرو بن حارث بن مصطلق بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أَنْزَلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ)) ❷

جو شخص قرآن کو اس طرح تروتازہ پڑھنا پسند کرے جس طرح وہ نازل کیا گیا، تو اس کو ابنِ اُمِّ عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قراءت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔

1554 - سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أَنْزَلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ)) ❸

جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ قرآن کو اس طرح تروتازہ پڑھے جس طرح وہ نازل کیا گیا، تو اس کو ابنِ اُمِّ عبد کی قراءت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔



❶ [اسنادہ حسن] مسند أحمد: ۱/۴۲۱ - المعجم الكبير للطبرانی: ۹/۷۵ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ۱/۱۲۷ - المستدرک

للحاكم: ۳/۳۱۷ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۸۹

❷ [اسنادہ حسن لغيره] التاريخ الكبير للبخاری: ۳/۳۰۸

❸ [اسنادہ حسن] مسند أحمد: ۱/۷

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

1555 - امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ الْمُهَاجِرُونَ لِعُمَرَ أَلَا تَدْعُو أَبْنَاءَنَا كَمَا تَدْعُو ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: ذَاكَ فَتَى الْكُھُولِ، إِنَّ لَهُ لِسَانًا سَوُولًا، وَقَلْبًا عَقُولًا. ❶

مہاجرین نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ جیسے ابن عباس کو (میٹنگ میں) بلاتے ہیں، ہمارے بیٹوں کو کیوں نہیں بلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ پختہ عمر کا جوان ہے، اس کے پاس بہت زیادہ سوال کرنے والی زبان اور خوب سمجھنے والا دل ہے۔

1556 - سلمہ بن گھیل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نِعْمَ تُرْجِمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ. ❷

قرآن کے بہترین ترجمان ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

1557 - عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ﴾

[الکھف: ۲۲] ”انہیں بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

أَنَا مِنْ أَوْلِيكَ الْقَلِيلِ. ❸

ان تھوڑے لوگوں میں ایک میں بھی ہوں۔

1558 - ابوالضحیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نِعْمَ تُرْجِمَانُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْقُرْآنِ. ❹

ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کے بہت اچھے ترجمان ہیں۔

1559 - مسروق سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَشَرَهُ مِئَاتٍ رَجُلٌ. ❺

اگر ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمریں پالیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ پاتا۔

❶ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۵۳۹/۳ - المعجم الكبير للطبرانی: ۳۲۳/۱۰ - حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ۳۱۸/۱

❷ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲ ❸ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد: ۳۶۶/۲

❹ [إسناده صحيح] تفسیر ابن جریر الطبری: ۳۱/۱ - المستدرک للحاکم: ۵۳۷/۳ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۲۷۶/۹

التاریخ الكبير: ۲۶۴/۴ - حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ۳۱۶/۱

❺ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۵۳۷/۳

1560 - محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

((اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ ، وَعَلِّمَهُ التَّوْبِيلَ)). ❶

اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما دے اور اسے تفسیر کا علم سکھا دے۔

توضیح: آپ ﷺ کی دعا کا ہی نتیجہ تھا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما تمام صحابہ سے بڑے مفسر قرآن تھے۔ آپ کی ذہانت اور قرآن فہمی سے متعلقہ ایک دلچسپ قصہ ملاحظہ کیجیے: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بٹھالیا کرتے تھے، ان میں سے کسی نے اعتراض کر دیا کہ انہیں نہ لے کر آیا کیجیے، کیونکہ یہ تو ہمارے بچوں جیسے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان اصحاب کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اہمیت بتلانے کے لیے ایک روز ان سے پوچھا کہ سورہ نصر ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ...﴾ کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟ یعنی اس میں اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر ﷺ کو کس بات کی خبر دی ہے۔ بعض نے کہا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو اس کی حمد و ثناء بیان کرنے اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہنے کا حکم دیا ہے، کچھ نے کہا کہ اس میں فتح مکہ کے بعد شکر بجالانے کا حکم ہے، جبکہ باقی خاموش رہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے میری جانب التفات فرمایا اور مجھے اس کی تفسیر کرنے کا حکم دیا تو میں نے عرض کیا: ان میں سے کچھ بھی اس سورت کی تفسیر نہیں ہے۔ تو انہوں نے استفسار فرمایا: پھر اور کیا مراد ہے؟ تو میں نے کہا کہ اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کے انتقال فرما جانے کی خبر ہے، آپ کو اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ آپ نے تبلیغ کا فریضہ بہ خوبی ادا کر دیا ہے اور اب آپ کی دنیوی زندگی ختم ہونے کو ہے، لہذا اب آپ صرف تسبیح و تحمید اور استغفار میں مشغول رہا کریں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: یہی تفسیر میرے علم میں تھی۔ ❷ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس قدر قرآن فہمی دیکھ کر سب صحابہ رضی اللہ عنہم حیران رہ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو حبر الامۃ (امت مسلمہ کے عالم) کا لقب ملا تھا۔

1561 - ابو جہضم فرماتے ہیں:

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِكْمَةِ مَرَّتَيْنِ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور نبی ﷺ نے ان کے لیے حکمت کی دعا بھی دو مرتبہ فرمائی۔

1562 - مسروق سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَاشِرَهُ مِنَّا رَجُلٌ ، نِعَمَ التَّرْجُمَانُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْقُرْآنِ . ❹

اگر ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمروں تک پہنچ جاتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ پاتا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کے بہترین ترجمان ہیں۔



❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۲۶۶ - المستدرک للحاکم: ۳/۵۳۴ - المعجم الكبير للطبرانی: ۱۰/۲۹۳

❷ صحيح بخاری: ۴۹۷۰ .

❸ [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۵/۱۷۹

❹ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ۲/۳۶۶ - التاريخ للفسوی: ۱/۴۹۴

اُم المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر کے فضائل

1563 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرِيْمُ بِنْتُ عِمْرَانَ - لَمْ يَقُلْ وَكَيْعُ: ابْنَةُ عِمْرَانَ - وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ)). ❶

عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

..... اس کا مطلب ہے کہ مریم بنت عمران علیہا السلام اپنے زمانے کی عورتوں سے بہتر تھیں اور سیدہ

خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی عورتوں سے بہتر تھیں۔ (التيسير بشرح الجامع الصغير: ۱ / ۵۳۱)

1564 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (میری والدہ) اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنْسُ خَادِمُكَ اُدْعُ اللَّهَ لَهٗ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ، وَوَلَدَهٗ، وَبَارِكْ لَهٗ فِيمَا اَعْطَيْتَهٗ)). قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهٖ قَالَ: فَقَالَ اَنْسٌ اَخْبَرَنِي بَعْضُ وَلَدِي اَنَّهُ قَدْ دُفِنَ مِنْ وُلْدِي، وَوَلَدٍ وَّلَدِي اَكْثَرَ مِنْ مِائَةٍ. ❷

اے اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے، اللہ تعالیٰ سے اس کے حق میں دعا فرمادیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں اضافہ فرمادے اور جو بھی تو اسے عطا فرمائے؛ اس میں برکت ڈال دے۔

حجاج اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ایک بیٹے نے مجھے بتلایا کہ میرے بچے کو

دفن کر دیا گیا ہے (یعنی اللہ نے اولاد میں اتنی برکت فرمائی کہ انہیں علم ہی نہ ہوا کہ کسی بچے کی وفات ہو گئی ہے)

اور میرے پوتوں کی تعداد ایک سو سے زائد ہے۔

1565 - ایک اور سند کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔ ❸

1566 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مَلْحَانَ)). ❹

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اپنے آگے چلنے کی آہٹ سنائی دی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتلایا

کہ یہ غمیصاء بنت ملحان ہے۔

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ۶ / ۴۷۰ - صحيح مسلم: ۴ / ۱۸۸۶ - سنن الترمذی: ۵ / ۷۰۲ - السنن الكبرى

للنسائی: ۷ / ۳۵۹

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ۱۱ / ۱۴۴ - صحيح مسلم: ۴ / ۱۹۲۸ - مسند أحمد: ۶ / ۴۳۰ - سنن الترمذی: ۵ / ۶۸۲

❸ [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ۴ / ۱۹۰۸ - مسند أحمد: ۳ / ۱۰۶

❹ [إسناده صحيح].

1567 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ خَلْفِهِ يَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ نَبْلِهِ قَالَ: فَيَتَطَاوَلُ أَبُو طَلْحَةَ بِصَدْرِهِ يَقِي بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ . ①

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آگے تیر اندازی کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے سے سر اٹھاتے اور دیکھتے کہ تیر کہاں جا کر گرا ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنا سینہ تان کر رسول اللہ ﷺ کو چھپانے کے لیے گردن لمبی کر لیتے اور آپ کا بچاؤ کرتے، اور کہتے: اے اللہ کے رسول! میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے موجود رہے گا۔

1568 - سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَإِذَا هِيَ الْغُمَيْصَاءُ ابْنَةُ مِلْحَانَ أُمَّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ)) . ②

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اپنے آگے چلنے کی آہٹ سنائی دی، دیکھا تو وہ انس بن مالک کی والدہ غميصاء بنت ملحان تھی۔

1569 - ابواسحاق العبادی فرماتے ہیں:

الْغُمَيْصَاءُ هِيَ أُمُّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ ، وَهِيَ أُخْتُ أُمِّ سَلِيمٍ ، وَتَزَوَّجَهَا عِبَادَةُ يُرِيدُ أُمَّ حَرَامٍ غَمِيصَاءَ سَ مِنْ أُمَّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ هِيَ أُمُّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِي بَهَن تَحِيصِ ، ان سے عبادہ نے شادی کی تھی۔

1570 - اسماعیل بن ابوخالد سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَحْمَسَ . قَالَ: مَا حَيُّ بَعْدَ قُرَيْشٍ ، وَالْأَنْصَارِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكُونَ مِنْهُمْ مِنْ أَحْمَسَ . ③

انہوں نے ایک آدمی سے پوچھا: تیرا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اس نے کہا: حمس سے۔ تو انہوں نے فرمایا: قریش اور انصار کے بعد حمس سے بڑھ کر کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے متعلق مجھے یہ پسند ہو کہ میں ان میں سے ہوں۔

1571 - شعبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ بَنِي نَاجِيَةَ ، فَقَالَ: هُمْ مِنَّا ، وَقَالَ سَعْدٌ: يَرُوءُونَ ، وَقَالَ حَجَّاجٌ: يُرَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((هُم حَيٌّ مَنِيَّ)) . قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: ((وَأَنَا مِنْهُمْ)) قَالَ: وَأَهْدُوا إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رِحَالًا عِلَافِيَّةً قَالَ حَجَّاجٌ: عِلَافِيَّةٌ . ④

میں نے سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ سے بنوناجیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ ہم میں سے ہیں۔ اور سعد نے

① [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٩٣ / ٦ - صحيح مسلم: ١٤٤٣ / ٣ - مسند أحمد: ٢٦٥ / ٣

② [إسناده صحيح] ماضي برقم: ١٥٦٦ ③ [إسناده ضعيف]

④ [قول إبراهيم صحيح] إسناده إليه [مجمع الزوائد للهيثمى: ٥٠ / ١٠]

بیان کیا کہ وہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: اس قبیلے کے لوگ مجھ سے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں ان میں سے ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو علانی کجاوہ تحفہ دیا تھا۔

1572 - طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَتْ بَنَانَةُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالُوا: نَحْنُ مِنْكَ وَأَنْتَ مِنَّا، فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْ آبَائِي يَذْكُرُ ذَالِكَ. ①

بنانہ قبیلے کے لوگ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہم آپ سے ہیں اور آپ ہم سے۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے آباء و اجداد میں سے کسی کو بھی یہ بات بیان کرتے نہیں سنا۔

1573 - عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ الشَّاةَ، فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ. ②

رسول اللہ ﷺ جب بکری ذبح کیا کرتے تھے تو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی اس کا گوشت بھیجتے۔

1574 - عروہ بیان کرتے ہیں کہ جب ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((أُرِيتُ لِخَدِيجَةَ بَيْتًا مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ)). ③

مجھے (جنت میں) خدیجہ کا موتیوں سے بنا گھر دکھایا گیا، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل تھا اور نہ کوئی تکلیف تھی۔

1575 - امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بِأَرْبَعٍ: مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ، وَخَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ)). ④

سارے جہان کی عورتوں سے تجھے (فضیلت کے لحاظ سے) چار عورتیں ہی کافی ہیں: مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ، فاطمہ بنت محمد اور خدیجہ بنت خویلد۔

1576 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا میں تمہیں یہ بشارت نہ سناؤں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ، وَخَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ، وَأَسِيَّةُ ابْنَةُ مُزَاحِمِ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ)). ⑤

جنتی عورتوں کی سردار یہ چار خواتین ہوں گی: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم۔

1577 - سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

① إسناده ضعيف . ② مرسل ورجاله ثقات .

③ مرسل ورجاله ثقات . ④ [إسناده صحيح] مضي برقم: ١٣٢٥

⑤ [إسناده منقطع والحديث صحيح] مضي برقم: ١٣٣٦

بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ. ❶
رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

1578 - عروہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سیدہ خدیجہ بنت خویلد کے خادم نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے سنا:

((أَيُّ خَدِيجَةَ وَاللَّهِ لَا أَعْبُدُ اللَّاتَ أَبَدًا، وَاللَّهِ لَا أَعْبُدُ الْعُزَّى أَبَدًا)) قَالَ: فَتَقُولُ خَدِيجَةُ:

نَحْلُ الْعُزَّى، قَالَ: كَانَتْ صَنَمَهُمُ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ ثُمَّ يَضْطَجِعُونَ. ❷

اے خدیجہ! اللہ کی قسم! نہ تو میں نے کبھی لات کی عبادت کی اور نہ ہی کبھی عُزَّى کو پوجا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: عُزَّى کو چھوڑیے۔ راوی کہتے ہیں: یہ ان لوگوں کا معبود تھا جو اس کی پرستش کیا کرتے، پھر لیٹ کر سو جاتے۔

1579 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ)). ❸

عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

1580 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا)). ❹

عورتوں میں سے بہترین خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں۔

1581 - اسماعیل بن ابوالخالد بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيجَةَ؟ قَالَ:

نَعَمْ، بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا لَغُوفٍ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. ❺

میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، آپ ﷺ نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو موتیوں سے بنا ہوگا اور اس میں کوئی فضول گوئی اور شور و غل نہیں ہوگا۔

1582 - سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ. ❻

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

❷ [إسناده صحيح.]

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۴/۳۵۶

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۷/۱۳۳ - صحيح مسلم: ۴/۱۸۸۶ - مسند أحمد: ۱/۱۴۳ - السنن الكبرى للنسائي: ۷/۳۹۵

❹ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۴/۳۵۵

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۳۲

❺ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ۱۵۷۷

- 1583 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرِيْمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا)). ❶
- عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔
- 1584 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ ❷
- 1585 - عبد اللہ بن جعفر بن ابوطالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((أُمِرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بَبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ)). ❸
- مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ) حکم دیا گیا کہ میں خدیجہ کو جنت موتیوں سے بنے گھر کی بشارت دوں، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔
- 1586 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((أُمِرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بَبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ)). ❹
- مجھ کو یہ حکم دیا گیا کہ میں خدیجہ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری سناؤں جو موتیوں سے بنا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔
- 1587 - ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ:
- قُلْتُ لِأَبِي: إِنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَطْعُنُ عَلِيَّ عَامِرِ بْنِ صَالِحٍ هَذَا، قَالَ: يَقُولُ مَاذَا؟ قُلْتُ: رَأَيْتُ يَسْمَعُ مِنْ حَجَّاجٍ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ أَنَا حَجَّاجًا يَسْمَعُ مِنْ هُشَيْمٍ وَهَذَا عَيْبٌ يَسْمَعُ الرَّجُلُ مِمَّنْ هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ وَأَكْبَرُ. ❺
- میں نے اپنے والد سے کہا: یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ عامر بن صالح پر عیب لگاتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: انہوں نے اسے حججاج سے سماع کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا: یقیناً میں نے حججاج کو ہشیم سے سماع کرتے دیکھا ہے اور یہ بہت بڑا عیب ہے کہ حججاج اس راوی سے سنے جو اس سے عمر میں چھوٹا یا بڑا ہے۔
- 1588 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:
- أَتَى جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ وَمَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ. ❻
- جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس خدیجہ آ رہی ہیں اور ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے، یا کھانے پینے کی کوئی چیز ہے، جب وہ آپ کے پاس آجائیں تو انہیں

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱ / ۸۴ - المستدرک للحاکم: ۳ / ۱۸۴

❷ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۳ / ۱۸۵

❸ [إسناده صحيح] مکرر برقم: ۱۵۷۹

❹ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۳ / ۱۸۵

❺ [إسناده ضعيف جدًا] أيضًا

❻ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲ / ۲۳۱ - المستدرک للحاکم: ۳ / ۱۸۵

اُن کے پروردگار کی طرف سے سلام کہیے گا، اور انہیں جنت میں بنے ایک ایسے گھر کی بشارت دیجیے گا جو موتیوں سے بنایا گیا ہے، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

1589 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

مَا غَرَّتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ، مَا غَرَّتْ عَلَيَّ خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي - تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يَهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا. ①

مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں ہوا جس قدر مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک ہوا، حالانکہ وہ نبی ﷺ کے مجھ سے شادی کرنے سے تین سال قبل وفات پا گئی تھیں، لیکن میں آپ ﷺ سے ان کا کثرت سے تذکرہ سنتی رہتی تھی (اس لیے مجھے رشک ہوتا تھا) اور یقیناً آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں بنے ایسے گھر کی بشارت دے دیں جو موتیوں سے بنایا گیا ہے۔ جب آپ ﷺ بکری ذبح کیا کرتے تھے تو اس سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی (گوشت) بھیجتے تھے۔

1590 - سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)). ②

عورتوں میں سے بہترین خدیجہ ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین مریم ہیں۔ ان دونوں پر سلامتی ہو۔

1591 - عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ)). ③

مجھ کو یہ حکم دیا گیا کہ میں خدیجہ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری سناؤں جو موتیوں سے بنا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

1592 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَا غَرَّتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مَا غَرَّتْ عَلَيَّ خَدِيجَةَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ. ④

مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں ہوا جس قدر مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک ہوا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا کثرت سے تذکرہ کرتے دیکھا ہے، اور یقیناً آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں بنے ایسے گھر کی بشارت دے دیں جو موتیوں سے بنایا گیا ہے، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا

① [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ١٣٣/٧ - مسند أحمد: ٢٠٢/٦ - سنن الترمذی: ٧٠٢/٥ - المستدرک للحاکم: ١٨٦/٣

② [إسناده صحيح] تاريخ بغداد للخطيب: ٣٣٤/٦

③ [إسناده حسن] مسند أحمد: ٢٠٥/١ - مجمع الزوائد للهيثمی: ٢٢٣/٩

④ [إسناده ضعيف جدًا] المستدرک للحاکم: ١٨٦/٣

اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

1593 - سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بَبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ،
وَلَا نَصَبَ. ❶

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

1594 - ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت مروی ہے۔ ❷

1595 - سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَشَّرُ خَدِيجَةَ بَبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ)). ❸

خدیجہ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت سنا دو جو موتیوں سے بنا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔



❷ [سنادہ ضعیف جدا۔]

❶ [سنادہ حسن والحديث صحيح] مضمی برقم: ۱۵۸۱

❸ [سنادہ ضعیف جدا۔]

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل

1596 - ابویلی الکندی بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اذْنُ فَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ إِلَّا عَمَّارٌ. قَالَ:
فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا فِي ظَهْرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ. ❶

خباب رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: قریب ہو کر بیٹھ جاؤ، اس جگہ بیٹھنے کا حق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں، سوائے عمار رضی اللہ عنہ کے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر خباب رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی پشت پر پڑے وہ نشانات دکھانے لگ گئے جو مشرکین نے انہیں سزائیں دی تھیں۔

1597 - امام ہزریل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ عَمَّارًا وَقَعَ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَمَاتَ قَالَ: ((مَا مَاتَ عَمَّارٌ)). ❷
ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: عمار رضی اللہ عنہ پر دیوار گر گئی ہے جس کے باعث ان کی وفات ہو گئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عمار فوت نہیں ہوا۔

1598 - امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا لَهُمْ وَلِعَمَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ، وَذَلِكَ دَابُّ الْأَشْقِيَاءِ الْفَجَّارِ)) ❸
ان لوگوں کو عمار سے کیا نسبت ہے کہ عمار تو انہیں جنت کی طرف بلائے گا اور یہ اسے جہنم کی طرف بلائیں گے، بد بختوں اور فاجروں کی یہی خصلت ہوتی ہے۔

توضیح: نبی ﷺ نے یہ جنگ صفین کی پیشین گوئی فرمائی تھی، جس میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں تھے اور اسی سن ۳۵ھ میں ۹۳ سال کی عمر میں وہیں ان کی شہادت ہوئی تھی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بعض اختلافات پیدا ہو گئے تھے، جن کی وجہ سے بعض مفسدین کی ریشہ دوانیوں سے جنگ وجدل تک نوبت پہنچ گئی۔ یہ محض اجتہادی اختلاف تھا۔ اس بنا پر کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی صحابی کے حق میں زبان درازی کرے۔ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اور وہی ان کا بہتر فیصلہ فرمائے گا۔

1599 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَمَّارٌ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: ((اِذْنُوا لَهُ،

❶ [اسنادہ صحیح] حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم: ۱/۳۵۹ - سیر أعلام النبلاء للذہبی: ۳/۱۷۷

❷ [اسنادہ ضعیف] الطبقات لابن سعد: ۳/۲۵۴

❸ [اسنادہ ضعیف ورجالہ ثقات] کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: ۱۱/۷۲۴

مَرَحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ)). ①

میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عمار رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (داخلے کی) اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو، اس پاکباز اور پاک کیے ہوئے کو خوش آمدید۔

1600 - سیدنا عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَمَّارٌ مَلَأَ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ)). ②

عمار سرتاپا ایمان سے معمور ہے۔

1601 - عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلَانِ قَدْ خَرَجَا مِنَ الْحَمَّامِ مُتَزَلِّقِينَ ، مُتَدَهِّنِينَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمَا؟ قَالَا: نَحْنُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، فَقَالَ: عَلِيُّ: الْمُهَاجِرُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ. ③

دو آدمی حمام سے نکل کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف آئے، وہ دونوں خوب سجے سنورے ہوئے اور تیل لگائے ہوئے تھے، آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم مہاجرین میں سے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مہاجر تو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔

1602 - امام مجاہد رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مَا لَنَا لَا نَرِي رَجُلًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ﴾ [ص: ۶۲] ”ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہمیں وہ لوگ دکھائی نہیں دے رہے جنہیں ہم (دنیا میں) برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے؟“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

يَقُولُ أَبُو جَهْلٍ فِي النَّارِ: أَيْنَ عَمَّارُ ابْنِ بِلَالٍ؟ ④

جہنم میں ابو جہل کہے گا: عمار کہاں ہے؟ بلال کہاں ہے؟

توضیح: یعنی ابو جہل جہنم میں کہے گا کہ عمار اور بلال دنیا میں ہم سے حسب و نسب، رتبہ و مقام اور مال و دولت میں ہم سے کہیں نیچے تھے اور ہم تو انہیں برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے، لیکن کیا بات ہے کہ آج وہ ہمیں یہاں دکھائی نہیں دے رہے؟ یعنی اس کا زعم باطل ہوگا کہ جب ہم اتنے اعلیٰ حسب و نسب رکھنے والے بھی جہنم میں ہیں تو وہ یہاں کیوں نہیں ہیں؟ اس بد بخت کو کیا معلوم کہ وہ تو ان اصحابِ ذی سعادت میں سے ہیں جن پر ان کے پروردگار نے اپنی رضامندی لکھ دی ہے اور انہیں جنت کے عالی ترین محلات میں فروکش فرمایا ہے۔

1603 - ابواسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

مَلَأَ مِنْ كَعْبِيهِ إِلَى قَرْنِهِ إِيمَانًا. ⑤

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۹۹ - سنن الترمذی: ۵/۶۶۸ - سنن ابن ماجہ: ۱/۵۲ - المستدرک للحاکم: ۳/۳۸۸ -

مسند أبي داود الطيالسي: ۲/۱۵۲

② [مرسل ورجاله ثقات] المستدرک للحاکم: ۳/۳۹۲ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ۱/۱۳۹

③ [إسناده صحيح] مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۹۲

④ [إسناده ضعيف] تفسير ابن جرير الطبري: ۲۳/۱۱۶ - الدر المنثور للسيوطي: ۵/۳۱۹

⑤ [إسناده صحيح] مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۹۵

آپ اپنی اڑھیوں سے لے کر سر کی چوٹی تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

1604 - اشتر بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ بَيْنَ عَمَّارٍ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ كَلَامٌ فَشَكَاهُ عَمَّارٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مَنْ يُعَادِ عَمَّارًا يُعَادِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يُبْغِضُهُ يُبْغِضُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْبَهُ يَسْبَهُ اللَّهُ)). ①

سیدنا عمار اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ بحث و تکرار ہو گئی تو عمار رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جس نے عمار سے دشمنی رکھی اس سے اللہ دشمنی رکھے گا، جس نے اس سے نفرت کی اس سے اللہ نفرت کرے گا اور جس نے اس کو برا بھلا کہا اس کو اللہ برا بھلا کہے گا۔

1605 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اجازت چاہی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((الطَّيِّبُ الْمُطَيَّبُ ائْتَدَنَ لَهُ)). ②

(یہ) پاکباز اور پاک کیا ہوا (ہے)، اس کو اجازت دے دو۔

1606 - سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَا كُنَّا نَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاتَ وَهُوَ يُحِبُّ رَجُلًا فَيَدْخِلُهُ اللَّهُ النَّارَ، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ كَانَ يَسْتَعْمِلُكَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ أَحَبِّي أَمْ تَأْلَفِي وَلَكِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ رَجُلًا، فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، قِيلَ لَهُ: ذَاكَ قَتِيلُكُمْ يَوْمَ صِفِّينَ، قَالَ: قَدْ وَاللَّهِ قَتَلْنَاهُ. ③

ہماری رائے میں ایسا بالکل نہیں ہو سکتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تادمِ وفات کسی آدمی سے محبت کرتے رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کر دے۔ ان سے پوچھا گیا: کیا نبی ﷺ نے آپ کو یہ اعزاز بخشا تھا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ہی بہ خوبی علم ہے کہ آپ کو میرے ساتھ محبت تھی یا اُلفت تھی، البتہ آپ ﷺ ایک شخص سے محبت کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون (سعادت مند) تھے؟ انہوں نے فرمایا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ وہ تو جنگِ صفین کے روز آپ لوگوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً ہم نے ہی انہیں شہید کیا ہے۔



① [مرسل |سنادہ صحیح ورجالہ ثقات] مسند أحمد: ۹۰ / ۴ - مسند أبي داود الطيالسي: ۱۵۲ / ۲ - المستدرک للحاکم: ۳۸۹ / ۳

② [سنادہ صحیح] مضمی برقم: ۱۵۹۹

③ [سنادہ ضعیف] مسند أحمد: ۱۹۹ / ۴ - السنن الكبرى للنسائي: ۱۵۲ / ۷۸ - سير أعلام النبلاء للذهبي: ۱۷۵ / ۳

اہل یمن کے فضائل

1607 - سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یمن کی جانب سے تشریف لائے تو فرمایا: ((اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ))، وَأَطَّلِعْ مِنْ قِبَلِ كَذَا، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدَّنَا)). ❶

اے اللہ! ان کے دلوں کو (دین کی طرف) متوجہ کر دے۔ آپ ﷺ نے اس طرف سے جھانک کر فرمایا: اے اللہ! ان کے دلوں کو (دین کی طرف) متوجہ کر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما۔

توضیح:..... مد اور صاع عرب کے دو پیمانے تھے۔ مد کی مقدار فقہائے شافعیہ و مالکیہ کے نزدیک آدھا پیالہ اور اہل حجاز کے ہاں ایک رطل اور ثلث رطل ہے، ایک رطل ۶۴ تولے اور ڈیڑھ ماشے کا ہوتا ہے یعنی ۳۹۸ گرام اور ۳۴ ملی گرام۔ صاع کی مقدار اہل حجاز کے نزدیک تقریباً ۲۱۲۴ گرام اور تقریباً ۱۸۱ ملی گرام ہے جبکہ مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک ایک صاع دو پیالے کے برابر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

1608 - سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے یمن کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا: ((الْإِيمَانُ هَهُنَا، الْإِيمَانُ هَهُنَا، وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ)). ❷

ایمان اس علاقے میں ہے، ایمان اس علاقے میں ہے، یقیناً سختی اور سنگدلی ان کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے آوازیں بلند کرنے والے ہیں جہاں شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں، یعنی ربیعہ اور مضر قبیلوں میں۔

1609 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ أَفِيدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْفِئْقَةُ يَمَانٌ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)). ❸

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، ان کے دلوں کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں، ایمان یمن والوں کا (اچھا) ہے، سمجھ بوجھ بھی یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمنیوں کی (اچھی) ہے۔

1610 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

((الْإِيمَانُ يَمَانٌ، الْإِيمَانُ يَمَانٌ، رَأْسُ الْكُفْرِ الْمَشْرِقُ، وَالْكِبْرُ وَالْفَخْرُ فِي

❶ [رجال الإسناد ثقات] مسند أحمد: ۵/ ۱۸۵ - سنن الترمذی: ۵/ ۷۲۶ - المعجم الكبير للطبرانی: ۵/ ۱۲۴ - مسند البزار: ۲/ ۵۱

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۸/ ۹۸ - صحيح مسلم: ۱/ ۷۱ - مسند أحمد: ۴/ ۱۱۸ - مسند أبي عوانة: ۱/ ۵۸

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۸/ ۹۸ - صحيح مسلم: ۱/ ۷۱ - سنن الترمذی: ۵/ ۷۲۶ - مسند أحمد: ۲/ ۲۳۵

الْفَدَّادِينَ أَصْحَابِ الْوَبْرِ)).

ایمان؛ یمن والوں کا ہے، ایمان؛ یمن والوں کا ہے، کفر کا برا مشرق میں ہے، تکبر اور فخر ان کاشٹکاروں میں ہے جو اونچی آواز میں چلاتے ہیں۔

1611 - سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا:

((غِلْظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ ، وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ)). ②

دلوں کی سختی اور بے وفائی اہل مشرق میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔

1612 - قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي أَصْحَابِهِ يَوْمًا فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْجِ أَصْحَابَ السَّفِينَةِ))، ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً فَقَالَ: ((قَدْ اسْتَمَرَّتْ))، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ: ((قَدْ جَاءُوا وَيَقُودُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ)) وَالَّذِينَ كَانُوا فِي السَّفِينَةِ الْأَشْعَرِيُّونَ كَانُوا أَرْبَعِينَ رَجُلًا، وَالَّذِي قَادَهُمْ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيُّ. ③

نبی ﷺ ایک روز اپنے اصحاب میں تشریف فرما تھے تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! کشتی والوں کو پار لگا دے۔ پھر آپ نے کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا: اب کشتی چل پڑی ہے۔ پھر جب وہ لوگ مدینہ کے قریب آگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آگئے ہیں، ان کی قیادت ایک نیک آدمی کر رہا تھا۔ جو لوگ کشتی میں سوار تھے وہ اشعری تھے، ان کی تعداد چالیس تھی اور جو صاحب ان کی قیادت کر رہے تھے وہ عمرو بن حمق الخزاعی تھے۔

1613 - سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ إِذْ قَالَ: ((يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ ، كَانَتْهُمْ السَّحَابُ ، هُمْ خِيَارُ مَنْ فِي الْأَرْضِ)) ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَلَا نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ قَالَ: وَلَا نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ قَالَ: وَلَا نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: فِي الثَّلَاثَةِ كَلِمَةٌ ضَعِيفَةٌ: ((إِلَّا أَنْتُمْ)). ④

اس دوران کہ ہم مکہ مکرمہ کی ایک گزرگاہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئیں گے، وہ گویا بادلوں کے مانند ہوں گے، وہ زمین میں بسنے والے بہترین لوگ ہیں۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بہترین نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کیے رکھی۔ اس نے دوبارہ پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بہترین نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ اس نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بہترین نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ کمزور سا جواب دیا تھا کہ ہاں تم بھی ہو۔

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳ / ۳۳۴

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲ / ۴۲۵

③ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱۱ / ۵۴

④ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۱ / ۲۷۲ - مسند أحمد: ۴ / ۸۴ - كنز العمال: ۱۲ / ۵۰ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰ / ۵۴

1614 - سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((أَهْلُ الْيَمَنِ أَرْقُ قُلُوبًا، وَالْيَمَنُ أَفِيدَةٌ، وَأَبْخَعُ طَاعَةً)). ❶

اہل یمن دل کے بڑے نرم، دل کے پردوں کے باریک اور فرمانبرداری میں پیش پیش ہوتے ہیں۔

توضیح:..... دل نرم اور دل کے پردے باریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دلوں میں خدا کا خوف اور تواضع ہے، یہ نصیحت سننے کے خواہشمند رہتے ہیں اور اسے قبول کرنے پر جلد تیار ہو جاتے ہیں، اللہ کی یاد میں رو پڑتے ہیں اور اس کے عذاب سے بہت ڈرتے رہتے ہیں۔

1615 - علی بن رباح الخمی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مَثَلَ الْأَشْعَرِيِّينَ فِي النَّاسِ كَصِرَارِ الْمِسْكِ)). ❷

لوگوں میں اشعریوں کی مثال کستوری کی تھیلی جیسی ہے۔

1616 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبَأٍ مَا هُوَ أَرْجُلٌ أَمْ امْرَأَةٌ أَمْ أَرْضٌ؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ هُوَ رَجُلٌ وَلَدَتْ عَشْرَةَ فَسَكَنَ الْيَمَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ، وَبِالشَّامِ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ، فَأَمَّا الْيَمَانُونَ فَمَذْحِجٌ، وَكِنْدَةٌ، وَالْأَزْدُ، وَالْأَشْعَرُونَ، وَأَنْمَارٌ، وَحَمِيرٌ غَيْرُ مَا كُلُّهَا. وَأَمَّا الشَّامِيَّةُ فَلَخْمٌ، وَجُدَامٌ، وَعَامِلَةٌ، وَعَسَانٌ)). ❸

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سبأ کے بارے میں پوچھا کہ وہ آدمی تھا، عورت تھی یا کوئی علاقہ تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ آدمی تھا، اس کے دس بچے تھے جن میں سے چھ نے یمن میں رہائش اختیار کی اور چار نے شام میں سکونت اختیار کی۔ جو یمن میں آباد ہوئے وہ یہ ہیں: مذحج، کندہ، ازد، اشعری، انمار اور حمیر۔ اور جو شام میں آباد ہوئے وہ یہ ہیں: لحم، جذام، عاملہ اور عسان۔

1617 - ابوہام شعبانی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے خثعم قبیلے کے ایک صحابی نے بیان کیا:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَوَقَفَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَانِي اللَّيْلَةَ الْكَنْزَيْنِ كَنْزَ فَارِسَ وَالرُّومَ وَأَمْدَنِي بِالْمُلُوكِ حَمِيرٌ وَلَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ، يَأْتُونَ فَيَأْخُذُونَ مَالَ اللَّهِ، وَيُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))، قَالَهَا ثَلَاثًا. ❹

ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک رات آپ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس جمع ہوئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ عزوجل نے اس رات مجھے دو خزانے عطا فرمائے ہیں: فارس

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۴ / ۱۵۴ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰ / ۵۵

❷ [ضعيف لإرساله ورجاله ثقات] الطبقات لابن سعد: ۱ / ۳۴۸

❸ [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۵ / ۳۶۱ - سنن أبي داود: ۴ / ۳۴ - المستدرک للحاکم: ۲ / ۴۲۳ - الدر المنثور للسيوطی: ۵ / ۲۳۱

❹ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۵ / ۲۷۲ - مصنف عبد الرزاق: ۱۱ / ۴۸ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰ / ۵۶

اور روم کا خزانہ اور اللہ تعالیٰ نے حمیر کے بادشاہوں کے ذریعے میری مدد فرمائی، درحقیقت بادشاہی تو صرف اللہ ہی کی ہے، وہ آئیں گے، اللہ کا مال لیں گے اور راہِ خدا میں قتال کریں گے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ بیان فرمائی۔

1618 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٌ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَالْفِقْهُ يَمَانٌ)). ①

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل بہت نرم ہوتے ہیں، ایمان یمن والوں کا (اچھا) ہے، سمجھ بوجھ بھی یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمنیوں کی (اچھی) ہے۔

1619 - سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْإِيمَانُ يَمَانٌ، إِلَى هَهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ حَتَّى جُذَامَ)) (صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَى جُذَامَ)). ②

ایمان اس طرف کا (یعنی) یمن میں ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے جذام تک اشارہ کیا (اور فرمایا): اللہ تعالیٰ جذام پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔

1620 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَوْعَفُ قُلُوبًا، وَأَرْقُ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٌ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)). ③

تمہارے یہاں اہل یمن آئے ہیں، یہ دل کے بڑے کمزور اور ان کے دل کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں، ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن کی ہی (اچھی) ہے۔

1621 - سیدنا عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں جوڑ کر فرمایا:

((الْإِيمَانُ يَمَانٌ، إِلَى حُدُسٍ وَجُذَامَ)). ④

ایمان یمن میں ہے، حدس اور جذام تک۔

1622 - طاؤس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا، وَأَرْقُ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٌ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)). قَالَ

حَنْظَلَةُ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا يُعَدُّ الْيَمَنُ؟ قَالَ: الْمَدِينَةُ. ⑤

اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں، ان کے دل بڑے نرم اور ان کے دلوں کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں، ایمان بھی یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے ابو عبد الرحمن! یمن میں کس کو شمار کیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مدینہ کو۔

1623 - قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

① [سنادہ صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۵۲/۱۱

② [سنادہ ضعیف] مجمع الزوائد للهيثمي: ۵۶/۱۰

③ [سنادہ صحیح] مسند أحمد: ۵۰۲/۲

④ [سنادہ مرسل] التاريخ الكبير للبخاري: ۱۵۶/۳

⑤ مرسل ورجاله ثقات

الْإِيمَانُ يَمَانٌ . ❶

ایمان یمن کا ہی (کامل) ہے۔

1624 - سیدنا عتبہ بن عبد بنی النبیؐ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلْعَنَ أَهْلَ الْيَمَنِ فَإِنَّهُمْ شَدِيدٌ بِأَسْهُمٍ، كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ، حَصِينَةٌ حُصُونُهُمْ، قَالَ: ((لَا))، ثُمَّ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْجَمِينَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا مَرُّوا بِكُمْ يَسُوقُونَ نِسَاءَهُمْ، يَحْمِلُونَ أَبْنَاءَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ، فَإِنَّهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ)). ❷

ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یمن والوں پر لعنت فرمائیے، کیونکہ ان سے بہت سخت جنگ ہوگئی ہے، ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے اور ان کے قلعے بھی بڑے مضبوط ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے عجمیوں پر لعنت کی اور فرمایا: جب یہ تمہارے پاس سے اس حالت میں گزریں کہ اپنی عورتوں کو لے کر جا رہے ہوں اور اپنے بچوں کو کاندھوں پر اٹھا رکھا ہو تو یہ لوگ مجھ سے ہوں گے اور میں ان سے ہوں گا۔



❶ إسناده موقوف صحيح .

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٤ / ١٨٤ - مجمع الزوائد للهيثمى: ١٠ / ٩٦

أم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

1625 - ابواسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي عَائِشَةَ وَعَابَهَا، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ: وَيْحَكَ مَا تُرِيدُ مِنْ حَبِيبَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا تُرِيدُ مِنْ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ، بَيْنَ يَدَيَّ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ سَاكِتٌ. ①

ایک آدمی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازیبا زبان استعمال کی اور ان کی عیب جوئی کی تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر! تو رسول اللہ ﷺ کی محبوبہ بیوی سے کیا چاہتا ہے؟ تو أم المؤمنین سے کیا چاہتا ہے؟ یقیناً میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ کی یہ زوجہ مطہرہ جنتی ہے۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے یہ بات سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان فرمائی اور علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

1626 - یحییٰ بن قیس بن عبس سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

لَا يَتَّقِصْنِي إِنْسَانٌ فِي الدُّنْيَا، إِلَّا تَبَرَّأْتُ مِنْهُ فِي الآخِرَةِ. ②

جو شخص دنیا میں میرا مقام گھٹاتا ہے؛ میں اس سے آخرت میں برأت کا اظہار کروں گی۔

1627 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا:

((هَذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا تَرَى. ③

یہ جبرائیل علیہ السلام تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً کہا: ”وعلیہ السلام ورحمة اللہ“ آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔

1628 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ)) ④

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عام عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کی عام کھانے پر فضیلت ہے۔

1629 - یحییٰ بن سعید بن عاص بیان کرتے ہیں کہ:

① سنن الترمذی: ۷۰۷/۵ - مسند أحمد: ۲۶۵/۴

② [لم أجد سعید بن یحییٰ والباقون ثقات] المطالب العالیة لابن حجر: ۱۲۹/۴

③ [إسناده صحیح] صحیح البخاری: ۱۰۶/۷ - مسند أحمد: ۱۵۰/۶ - سنن النسائی: ۶۹/۷

④ [إسناده صحیح] صحیح البخاری: ۴۷۱/۶ - صحیح مسلم: ۱۸۸۷/۴ - مسند أحمد: ۱۵۹/۶ - سنن الترمذی: ۷۰۶/۵ - سنن النسائی: ۶۷/۷

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْذَرَ أَبَا بَكْرٍ مِنْ عَائِشَةَ، وَلَمْ يَخْشِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْالَهَا أَبُو بَكْرٍ بِالَّذِي نَالَهَا، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَلَطَمَ فِي صَدْرِ عَائِشَةَ، فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((مَا أَنَا بِمُسْتَعْذِرِكَ مِنْهَا بَعْدَ فِعْلِكَ هَذِهِ)). ❶

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق عذرخواہی (شکوہ و شکایت) کیا اور نبی ﷺ کو قطعاً یہ خدشہ نہیں تھا کہ وہ ان سے اس طرح کا سلوک کریں گے جو انہوں نے کر دیا۔ ہوا یوں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر گھونسا دے مارا۔ نبی ﷺ کو اس کا رنج ہوا اور آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کے ایسا کرنے کے بعد میں آپ سے کوئی عذرخواہی نہیں کروں گا۔

1630 - امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ عِنْدَ الْوَلِيدِ وَكَادَ أَنْ يَتَنَاوَلَ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَكَانَ أُوتِيَ حِكْمَةً قَالَ: مَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: هُوَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ، وَسَمِعَ أَهْلَ الشَّامِ كَادُوا يَنَالُونَ مِنْ عَائِشَةَ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِكُمْ وَمَثَلِ أُمَّكُمْ هَذِهِ؟ كَمَثَلِ عَيْنَيْنِ فِي رَأْسٍ، يُؤْذِيَانِ صَاحِبَهُمَا وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُعَاقِبَهُمَا، إِلَّا بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَهُمَا قَالَ: فَسَكَتَ. ❷

میں ولید کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کوئی نازیبا گفتگو کرنے لگے۔ میں نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا میں آپ کو ایک ایسے شامی آدمی کے متعلق نہ بتلاؤں جس کو حکمت و دانائی عطا کی گئی تھی؟ انہوں نے کہا: وہ کون ہے؟ میں نے کہا: ابو مسلم الخولانی۔ انہوں نے ایک مرتبہ سنا کہ شامی لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نازیبا زبان استعمال کرنے لگ گئے ہیں تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تم کو تمہاری اور تمہاری اس ماں کی مثال نہ بیان کروں؟ یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے ایک سر میں دو آنکھیں ہوں، وہ دونوں اپنے مالک کو تکلیف دے رہی ہوں لیکن وہ بیچارہ ان کو کوئی سزا بھی نہ دے سکتا ہو، البتہ صرف وہی کر سکتا ہو جو ان کے حق میں بہتر ہو۔ یہ سن کر ولید خاموش ہو گئے۔

1631 - عریب بن حمید بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَوَقَعَ فِي عَائِشَةَ فَقَامَ عَمَارٌ فَقَالَ: اخْرُجْ مَقْبُوحًا مَنبُوحًا، وَاللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. ❸

ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نامناسب باتیں کیں تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا: او بد صورت اور بھونکنے والے نکل جا، اللہ کی قسم! وہ دنیا و آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔

1632 - سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا أَسِيَّةٌ)). قَالَ: يَحْيَى: ((أَمْرَأَةٌ فِرْعَوْنُ،

❶ [مرسل صحیح] الطبقات لابن سعد: ۸ / ۸۱

❷ [سنادہ حسن صحیح] سنن الترمذی: ۷۰۷ / ۵

وَمَرِيْمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَيَّ النَّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَي سَائِرِ الطَّعَامِ)) . ❶
مردوں میں بہت سے درجہ کمال کو پہنچے لیکن عورتوں میں صرف فرعون کی بیوی آسیہ اور مریم بنت عمران علیہا السلام نے ہی درجہ کمال پایا۔ اور بلاشبہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی (دیگر) عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

توضیح: درجہ کمال پر پہنچنے سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی کامل طور پر اطاعت بجالانا، اس کی عبادت کامل طور پر کرنا اور اس کے ولی کامل بننا۔

1633 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ فِي الْجَنَّةِ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ كَفِّهَا ، لِيَهْوَنُ بِذَلِكَ عَلَيَّ عِنْدَ مَوْتِي)) . ❷

یقیناً میں نے عائشہ کو جنت میں دیکھا ہے، میں گویا (چشم تصور سے) اس کی ہتھیلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں اور یہ بات میری وفات کے وقت اطمینان کا باعث بن جائے گی۔

توضیح: نبی کریم ﷺ کو چونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی، اس لیے آپ دنیا میں ان کے ساتھ بہترین پیار و محبت والی گزارنے کے بعد ان کی اخروی زندگی کے متعلق فکر مند تھے، تو جب آپ ﷺ نے جنت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ لیا تو فرمایا کہ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے اور موت کے وقت عائشہ کے متعلق یہ پریشانی نہیں ہوگی کہ وہ جنت میں جائے گی یا نہیں؟

1634 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) قَالَتْ: وَعَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ أَوْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ . ❸

جبرائیل علیہ السلام تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: ”وعليه ورحمة الله“ یا کہا کہ ”وعليه السلام ورحمة الله“۔

1635 - ابوسلمہ بن عبدالرحمان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ:

قَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْعَا يَدَهُ عَلَيَّ مَعْرِفَةَ رَأْسِ فَرَسٍ وَهُوَ يُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ وَأَضْعَا يَدَكَ عَلَيَّ مَعْرِفَةَ فَرَسٍ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ وَأَنْتَ تُكَلِّمُهُ قَالَ: أَوْ رَأَيْتِيهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((ذَاكَ جِبْرِيلُ ، وَهُوَ يَقْرِئُكَ السَّلَامَ)) قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، جَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ وَدَخِيلٍ ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ . قَالَ سُفْيَانُ: الدَّخِيلُ: الضَّيْفُ . ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک گھوڑے کے سر کے

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ۳۴۱۱ - صحيح مسلم: ۲۴۳۱

❷ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۶۲۸

❸ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱۳۸/۶

❹ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱۴۶/۶

بالوں کی جگہ پر رکھا ہوا تھا اور وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے گفتگو کر رہے تھے۔ (بعد میں آپ ﷺ سے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے سر کے بالوں کی جگہ پر رکھا ہوا تھا اور آپ ان سے باتیں کر رہے تھے۔ نبی ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور تمہیں سلام کہہ رہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ اللہ تعالیٰ انہیں صاحب اور ذخیل کی جانب سے بہترین جزا عطا فرمائے، صاحب بھی کتنے پیارے ہیں اور ذخیل بھی کیا خوب اچھے ہیں۔ سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ذخیل سے مراد مہمان ہے۔

1636 - عبد اللہ بن عبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عَائِشَةَ فِي مَرَضِهَا الَّذِي مَاتَتْ فِيهِ ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى أَذِنَتْ لَهُ فَسَمِعَهَا وَهِيَ تَقُولُ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ ، قَالَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعَاذَكَ مِنَ النَّارِ ، كُنْتِ أَوَّلَ امْرَأَةٍ نَزَلَ عُذْرُهَا مِنَ السَّمَاءِ . ①

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرض الموت میں ان سے ملاقات کی اجازت چاہی تو انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ وہ مسلسل اجازت مانگتے رہے، یہاں تک کہ انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی۔ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میں جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتی ہوں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ام المؤمنین! یقیناً اللہ عزوجل نے آپ کو جہنم سے بچا لیا ہے، آپ پہلی خاتون ہیں جن کی بے گناہی کا ثبوت آسمان سے نازل ہوا ہے۔

1637 - قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَوَ بْنَ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : ((عَائِشَةُ)) قَالَ : قُلْتُ إِنَّمَا أَقُولُ مِنَ الرِّجَالِ ؟ ، قَالَ : ((أَبُوهَا)) . ②

قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل میں سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ راوی کہتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو تمام لوگوں سے زیادہ کون محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ عمرو نے عرض کیا: حضور! میں نے صرف مردوں میں سے پوچھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کا باپ (یعنی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)۔

توضیح:

..... غزوہ ذات السلاسل سن ۷ ہجری میں ہوا تھا، اس کی کمان نبی ﷺ نے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ دی تھی، حالانکہ اس غزوے میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی شریک تھے۔ تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/۴۳۹

② [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ۴/۱۸۵۶ - مسند أحمد: ۴/۲۰۳ - سنن الترمذی: ۵/۷۰۶ - سنن ابن ماجہ: ۹/۳۸

السنن الكبرى للنسائي: ۸/۱۵۷ - المستدرک للحاکم: ۴/۱۲

خیال پیدا ہوا کہ ان دونوں اصحاب کے ہوتے ہوئے بھی لشکر کی کمان مجھے سونپی گئی ہے تو شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ نبی ﷺ کی نظر میں، میں ان دونوں سے افضل ہوں گا۔ اسی بنا پر سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس غزوے سے واپسی پر آپ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا۔

1638 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((أُرَيْتِكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَيَقُولُ: هَذِهِ أَمْرَاتُكَ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَمْضِيهِ)). ❶

مجھے خواب میں تم نظر آئی ہو، تمہیں ایک فرشتہ ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر لاتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے: یہ آپ کی بیوی ہیں۔ تو میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا ہوں تو وہ تم ہی ہوتی ہو۔ پھر میں کہتا ہوں: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ضرور اسے پورا کرے گا۔

1639 - ابن ابی ملیکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان سے بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ لِابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تَمُوتُ وَعِنْدَهَا ابْنُ أَخِيهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ وَهُوَ مِنْ خَيْرِ بَنِيكَ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمِنْ تَرْكِيَّتِهِ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللَّهِ فَقِيهٌ فِي دِينِ اللَّهِ، فَأُذِنِي لَهُ لِيُسَلِّمَ عَلَيْكَ، وَلِيُودِّعَكَ، قَالَتْ: فَأُذِنُ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأُذِنُ لَهُ فَدَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ سَلَّمَ وَجَلَسَ، فَقَالَ: أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَنْ يَذْهَبَ عَنْكَ كُلُّ أذى وَنَصَبٍ - أَوْ قَالَ: وَصَبٍ - وَتَلْقَى الْأَجِبَةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ، أَوْ قَالَ أَصْحَابَهُ، إِلَّا أَنْ يُفَارِقَ رُوحَكَ جَسَدِكَ، فَقَالَتْ: وَأَيْضًا، فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَحَبَّ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِيُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَرَاءَتِكَ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ، فَلَيْسَ فِي الْأَرْضِ مَسْجِدٌ إِلَّا هُوَ يُتْلَى فِيهِ آثَاءَ اللَّيْلِ وَآثَاءَ النَّهَارِ، وَسَقَطَتْ قِلَادَتُكَ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَاحْتَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلِ وَالنَّاسُ مَعَهُ فِي ابْتِغَائِهَا، أَوْ قَالَ: فِي طَلِبِهَا حَتَّى أَصْبَحَ الْقَوْمُ مِنْ غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَتَيَسَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [النساء: ٤٣] الْآيَةَ. فَكَانَ فِي ذَلِكَ رُخْصَةً لِلنَّاسِ عَامَّةً فِي سَبِّكَ، فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَمُبَارَكَةٌ، فَقَالَتْ: دَعْنِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ هَذَا، فَوَاللَّهِ لَوَدِدْتُ لَوْ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًا مَنْسِيًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرض الموت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے ملاقات کی اجازت چاہی، ان کے پاس ان کے بھتیجے بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ان کے بھتیجے سے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ ان کے بھتیجے نے کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ رہنے دو (مجھ میں ہمت نہیں ہے)

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٤٩٩/١٢ - مسند أحمد: ١٦١/٦

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٣٤٩/٦ - المستدرک للحاکم: ٨/٤ - حلیة الأولیاء لأبى نعیم: ٤٥/٢

انہوں نے کہا: اما جان! ابن عباس تو آپ کے بڑے نیک فرزند ہیں، وہ آپ کو سلام کرنا اور رخصت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو اجازت دے دو۔ چنانچہ انہوں نے ان کو اجازت دے دی۔ وہ اندر آئے، سلام عرض کیا اور بیٹھ گئے، پھر کہا: آپ خوش ہو جائیں! کیونکہ آپ کے اور آپ کے دیگر ساتھیوں کے درمیان ملاقات کا صرف اتنا ہی وقت باقی رہ گیا ہے جس میں رُوح جسم سے جدا ہو جائے، آپ نبی ﷺ کی تمام ازواجِ مطہرات میں سب سے زیادہ محبوب رہیں اور آپ ﷺ اسی چیز کو محبوب رکھتے تھے جو بہت اچھی ہوتی تھی، لیلۃ الالباء کے موقع پر آپ کا ہارٹوٹ کر گر پڑا تھا تو نبی ﷺ نے وہاں پڑاؤ کر لیا، پھر جب صبح ہوئی تو مسلمانوں کے پاس پانی نہیں تھا، اللہ نے آپ کی برکت سے پاک مٹی کے ساتھ تیمم کرنے کا حکم نازل فرما دیا جس میں اس اُمت کے لیے اللہ نے رُخصت عنایت فرمادی۔ آپ کی شان میں تو قرآن کریم کی آیات نازل ہو گئی تھیں جو سات آسمانوں کے اوپر سے جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔ اب مسلمانوں کی کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جہاں پر دن رات آپ کے عذر کی تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ باتیں سن کر وہ فرمانے لگیں: اے ابن عباس! اپنی ان تعریفوں کو چھوڑو، اللہ کی قسم! میری تو خواہش ہے کہ میں کوئی بھولی بسری عورت بن چکی ہوتی۔

1640 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

إِنَّمَا سُمِّيَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، لِتَسْعَدِي وَإِنَّهُ لَا سُمْكَ قَبْلَ أَنْ تُوَلَدِي . ①
آپ کو ”أم المؤمنین“ لالقب اس لیے دیا گیا تا کہ آپ سعادت و خوش بختی سے ہمکنار ہوں، حالانکہ آپ کا نام تو آپ کی ولادت سے بھی پہلے رکھ دیا گیا تھا۔

1641 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِي حِينَ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ . ②
جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تب آپ میری گود میں تھے۔

1642 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ دُرْجًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَنظَرَ إِلَيْهِ وَنَظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَلَمْ يَعْرِفُوا قِيمَتَهُ فَقَالَ: أَتَأْذُنُونَ لِي إِنْ أَبَعْتُ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّاهَا؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَآتَى بِهِ عَائِشَةَ فَفَتَحَتْهُ وَقِيلَ لَهَا: هَذَا أُرْسِلَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَتْ: مَاذَا فَتَحَ عَلَيَّ ابْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا تُبْقِنِي لِعَطِيَّتِهِ لِقَابِلٍ . ③
سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صندوق آیا۔ آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے اس کو دیکھا لیکن انہیں اس کی قیمت معلوم نہ تھی۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مجھے اجازت دو تم میں سے رسول اللہ ﷺ کی پیاری بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج دوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ (وہ ان کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا)

① [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۲۲۰ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۲۴۴

② [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۳/۲۵۵ - صحيح مسلم: ۳/۱۲۵۷ - مسند أحمد: ۶/۲۷۴

③ [إسناده حسن] المستدرک للحاکم: ۴/۹

جب وہ اسے لے کر آئیں اور اسے کھولا تو انہیں بتلایا گیا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد ابن خطاب پر کس قدر فتوحات کا دروازہ کھول دیا گیا ہے؟ اے اللہ! تو مجھے آئندہ سال ان کے تحفے کے لیے زندہ مت رکھنا۔

1643 - مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عام عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کی عام کھانے پر فضیلت ہے۔

1644 - ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عَائِشَةَ فُقِيلَ مَوْتَهَا وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فُقِيلَ لَهَا: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ، وَمَنْ وَجُوهَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَتْ: ائْذِنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكَ يَا أُمَّهُ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنْ اتَّقَيْتُ، قَالَ: فَإِنَّكَ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِنْ اتَّقَيْتِ، زَوْجَهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكَرًّا غَيْرَكَ وَنَزَلَ عُدْرَكَ مِنَ السَّمَاءِ، فَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ، فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى، وَدَدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے کچھ ہی دیر پہلے ان سے ملاقات کی اجازت طلب کی، اور اس وقت ان پر (موت کا) غلبہ تھا، تو انہوں نے فرمایا: میں اس بات سے ڈرتی ہوں کہ یہ میری تعریفیں کریں گے۔ تو آپ سے کہا گیا: یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد ہیں اور معزز مسلمانوں میں سے ہیں۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (ٹھیک ہے) انہیں اجازت دے دو۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (آکر) پوچھا: اے اماں جان! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر میں اللہ سے ڈرتی ہوں تو خیریت سے ہوں۔ تو ابن عباس نے کہا: ان شاء اللہ، یقیناً اگر آپ اللہ سے ڈرتی ہیں تو خیریت سے ہی رہیں گی۔ آپ نبی ﷺ کی وہ زوجہ مطہرہ ہیں کہ آپ کے علاوہ کسی کنواری عورت سے آپ ﷺ نے نکاح نہیں کیا اور آپ کی بے گناہی کی شہادت تو آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ پھر ان کے بعد عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابن عباس (رضی اللہ عنہما) آئے تو انہوں نے میری تعریف کی، حالانکہ میں چاہتی ہوں کہ (کاش!) میں بھولی بسری کوئی چیز ہوتی۔

تبصریح: آسمان سے بے گناہی کی شہادت نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب واقعہ ایک جیسا سانحہ پیش آیا اور منافقوں کے سردار عبد اللہ بن ابی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی پر بہتان والزام کے چھینٹے پھینکنے کی کوشش کی، جس کی صفائی دینے میں خود رسول اللہ ﷺ بھی بے بس ہو گئے تھے، تو تب اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل فرما کر بتلایا کہ عائشہ فقط ”صدیقہ“ ہی نہیں بلکہ ”طاہرہ“ اور ”محصنہ“ بھی ہے۔

1645 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ)). ❸

❶ [مرسل ورجاله ثقات] مضمی برقم: ۱۶۲۸

❷ [سنادہ صحیح] سیر أعلام النبلاء للذہبی: ۳/۳۳۰

❸ [سنادہ صحیح] مضمی برقم: ۱۶۲۸

بلاشبہ عائشہ کو عام عورتوں پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کی عام کھانے پر فضیلت ہے۔

1646 - موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ كَانَ أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ . ❶

میں نے کبھی ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ فصیح ہو۔

1647 - عریب بن حمید بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَى عَمَّارٌ يَوْمَ الْجَمَلِ جَمَاعَةً ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا : رَجُلٌ يَسُبُّ عَائِشَةَ وَيَقَعُ فِيهَا ، قَالَ : فَمَشَى إِلَيْهِ عَمَّارٌ ، فَقَالَ : ((اسْكُتْ مَقْبُوحًا مَنبُوحًا ، اتَّقِعْ فِي حَبِيبَةِ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ)) . ❷

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل کے روز ایک جماعت کو دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ ایک آدمی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہہ رہا ہے اور ان کی شان میں گستاخی کر رہا ہے۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ اس کی جانب چل پڑے اور فرمایا: او بد صورت اور بھونکنے والے خاموش ہو جا، کیا تو رسول اللہ ﷺ کی پیاری بیوی کے متعلق بکواس کر رہا ہے؟ یقیناً وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہی ہوں گی۔

1648 - ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ ، عَمَّارًا ، وَالْحَسَنَ ، إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ ، فَخَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ : ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لِيَتَّبِعُوهُ أَمْ إِيَّاهَا)) . ❸

جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور حسن رضی اللہ عنہما کو کوفہ بھیجا، تاکہ وہ ان سے مدد طلب کریں، تو عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا: یقیناً یہ بات میرے علم میں ہے کہ وہ (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کی بیوی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم اللہ کی اتباع کرتے ہو یا ان کی (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کی)۔

1649 - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي ، وَفِي يَوْمِي وَعَلَى صَدْرِي ، وَكَانَ آخِرُ مَا أَصَابَ مِنَ الدُّنْيَا رِيقِي ، مَضَعْتُ لَهُ السَّوَاكَ فَنَاولَتْهُ إِيَّاهُ . ❹

رسول اللہ ﷺ کی میرے گھر میں، میری باری کے دن اور میرے سینے پر وفات ہوئی تھی اور آپ نے دنیا کی جو آخری چیز لی تھی وہ میرا لعاب تھا، کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو مسواک چبا کر دی تھی۔

1650 - سیدنا عمرو بن عبسہ السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزُضُ يَوْمًا خَيْلًا وَعِنْدَهُ عِيْنَةُ بِنُ حِصْنِ بْنِ بَدْرِ

❶ [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۷۰۵ / ۵ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۴۳ / ۹ - سير أعلام النبلاء للذهبي: ۳ / ۳۳۵

❷ [إسناده صحيح لغيره] مضي برقم: ۱۶۳۱

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۱۰۶ / ۷ - مسند أحمد: ۴ / ۲۶۵

❹ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۱۳۸ / ۸

الْفَزَارِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَا أَفْرَسٌ بِالْخَيْلِ مِنْكَ))، فَقَالَ عِيْنَةُ: وَأَنَا أَفْرَسٌ بِالرِّجَالِ مِنْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَكَيْفَ؟)) قَالَ: خَيْرُ الرِّجَالِ رَجَالٌ يَحْمِلُونَ سُيُوفَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ جَاعِلُوا رِمَاحَهُمْ عَلَى مَنَاسِجِ خِيُولِهِمْ لَا يَسُوا الْبُرُودَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَذَبْتَ بَلْ خَيْرُ الرِّجَالِ رَجَالٌ أَهْلِ الْيَمَنِ، وَالْإِيْمَانُ يَمَانٌ إِلَى لَحْمٍ، وَجُدَامٌ، وَعَامِلَةٌ، وَمَأْكُولٌ حَمِيرٍ خَيْرٌ مِنْ آكِلِهَا وَحَضْرَمُوتَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ، وَقَبِيْلَةُ خَيْرٌ مِنْ قَبِيْلَةٍ، وَقَبِيْلَةُ شَرٌّ مِنْ قَبِيْلَةٍ، وَاللَّهُ مَا أَبَالِي أَنْ يَهْلِكَ الْحَارِثَانِ كِلَاهُمَا، لَعَنَ اللَّهُ الْمُلُوكَ الْأَرْبَعَةَ جَمْدَاءَ، وَمُخُوسًا، وَمَشْرَحًا، وَأَبْضَعَةَ، وَأُخْتَهُمُ الْعَمْرَدَةَ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَلْعَنَ قُرَيْشًا مَرَّتَيْنِ، فَلَعَنْتُهُمْ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَصَلِّيَ عَلَيْهِمْ مَرَّتَيْنِ، فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ لَعَنَ قَبَائِلَ فَسَمَاهُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((عُصِيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ غَيْرَ قَيْسٍ، وَجَعْدَةَ، وَعِصْمَةَ))، ثُمَّ قَالَ: ((لَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَخْلَاطُهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَتَمِيمٌ، وَغَطَفَانُ، وَهَوَازِنُ، عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، ثُمَّ قَالَ: ((شَرُّ قَبِيْلَتَيْنِ فِي الْعَرَبِ فَسَمَاهُمَا وَأَكْثَرُ الْقَبَائِلِ فِي الْجَنَّةِ مَذْحِجٌ)). قَالَ صَفْوَانُ: وَمَأْكُولٌ حَمِيرٍ خَيْرٌ مِنْ آكِلِهَا، قَالَ: مَنْ مَضَى خَيْرٌ مِمَّنْ بَقِيَ. ❶

رسول اللہ ﷺ ایک دن گھوڑوں کا معائنہ کر رہے تھے تو آپ کے پاس عیینہ بن بدر فزاری بھی موجود تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: میں گھوڑوں کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ تو عیینہ نے کہا: میں مردوں کے بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیسے؟ اس نے کہا: بہترین مرد نجد والے ہیں جو اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں، اپنے نیزے گھوڑوں کی زینوں پر رکھتے ہیں اور اسلحہ و ہتھیار زیب تن کیے رکھتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھولے ہو، بلکہ بہترین مرد یمن کے ہیں، یمن سے لحم اور جذام تک کے لوگوں کا ایمان بہترین ہے، حمیر کا کھانا اس کو کھانے والے سے بہتر ہے، قبیلہ حضر موت قبیلہ بنو حارث سے بہتر ہے، اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر قبیلہ حارث کے تمام لوگ بھی تباہ و برباد ہو جائیں، اللہ تعالیٰ نے چار بادشاہوں جمدا، مخوس، وابضعہ اور اس کی بہن عمردہ پر لعنت کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا: میں قریش پر لعنت کروں، دو مرتبہ کہا، چنانچہ میں نے ان پر لعنت کی۔ مجھے حکم دیا گیا کہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھاؤں، میں نے دو مرتبہ ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ ﷺ نے پانچ مرتبہ تمیم بن مرہ پر اور سات مرتبہ قبیلہ بکر بن وائل پر لعنت کی، بنو تمیم کے دو قبائل مقاعس اور ملادس پر اللہ کی لعنت کی دعا کی۔ پھر فرمایا: عبد قیس، وجعدہ اور عصمہ یہ نافرمان ہیں۔ نیز فرمایا: قبیلہ غفار، قبیلہ اسلم اور قبیلہ مزنیہ اور ان کے حلیف جو جہنیہ سے ہیں وہ قیامت کے دن قبیلہ بنو اسد، قبیلہ تمیم، قبیلہ غطفان اور قبیلہ ہوازن سے اللہ کے ہاں بہتر ہوں گے۔ اسی طرح فرمایا: قبیلہ نجران اور قبیلہ بنو تغلب عرب کے بدترین قبائل ہیں، قبیلہ مذحج کے اکثر

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۴/ ۳۸۷-المستدرک للحاکم: ۴/ ۸۱-مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۰/ ۴۳

لوگ جنت میں ہوں گے۔ صفوان نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ حمیر کا کھانا اس کو کھانے والے سے بہتر ہے۔ نیز فرمایا: جو لوگ اس دنیا سے جا چکے ہیں وہ ان سے بہتر ہیں جو ابھی زندہ ہیں۔

1651 - خیمہ جبرائیل بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((أَهْلُ الْيَمَنِ)). ❶
رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے بہتر کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یمن والے۔

1652 - خیمہ بن عبدالرحمان ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((أَهْلُ الْيَمَنِ)). ❷
رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سے بہترین کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یمن والے۔

1653 - قتادہ جبرائیل بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَى عُمَرُ امْرَأَةً فِي زِيَّهَا فَقَالَ: أَتَرَيْنِ قَرَابَتِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا؟ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهُ لَتَرَجُو شَفَاعَتِي صِدَا وَسَلَهَبٌ)). ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو اس کی اصل ہیئت میں دیکھا تو کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہاری نبی ﷺ کے ساتھ قرابت تمہیں کوئی فائدہ دے سکتی ہے؟ اس عورت نے یہ بات نبی ﷺ سے بیان کی تو آپ نے فرمایا:

1654 - خلد بن عبدالرحمان اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ عورت (جس کا گزشتہ روایت میں ذکر ہوا ہے) ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا تھیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهُ لَتَرَعَبُ فِي شَفَاعَتِي خَاءٌ وَحُكْمٌ. قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ خَاءٌ وَحُكْمٌ، قَبِيلَتَانِ: خَاءٌ خَوْلَانٌ وَحُكْمٌ مُذَجَجٌ. ❹

یقیناً خاء اور حکم میری شفاعت کی رغبت اور شوق رکھتے ہیں۔ عبدالرزاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خاء اور حکم دو قبیلوں کے نام ہیں: خاء سے مراد خولان قبیلہ ہے اور حکم سے مراد مذجج قبیلہ ہے۔

1655 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ أَقْوَامٌ، هُمْ أَرْقُ مِنْكُمْ أَفْتِدَةً))، فَقَدِمَ الْأَشْعَرِيُّونَ فِيهِمْ، أَوْ مِنْهُمْ أَبُو مُوسَى، فَجَعَلُوا لَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ يَرْتَجِزُونَ وَيَقُولُونَ: غَدَا نَلْقَى الْأَجِبَةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ. ❺

تمہارے پاس کچھ قومیں آئی ہیں، وہ تم سے زیادہ نرم دل والے ہیں۔ پھر اشعری لوگ آئے جن میں سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو وہ جب جب مدینہ کے قریب آ رہے تھے رجزیہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے اور کہہ رہے تھے: کل ہم محبوب ترین ہستی محمد ﷺ کو ان (کے صحابہ کرام) کی جماعت سے ملاقات کریں گے۔

❶ مرسل ورجالہ ثقات .

❷ مرسل ورجالہ ثقات .

❸ [إسناده ضعيف] مصنف عبد الرزاق: ۵۶/۱۱ ❹ [مرسل ورجالہ ثقات] مجمع الزوائد للهيثمى: ۲۵۷/۹

❺ إسناده صحيح .

1656 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ ، هُمْ أضعفُ قُلُوبًا ، وَأَرْقُ أَفئِدَةً ، الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)). ❶
تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، یہ دلوں کے بہت کمزور ہوتے ہیں اور ان کے دلوں کے پردے بہت نرم ہوتے ہیں، ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن کی (اچھی) ہے۔

1657 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ قُلُوبًا مِنْكُمْ ، وَهُمْ أَوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافِحَةِ)). ❷
تمہارے یہاں اہل یمن آئے ہیں، یہ تمہاری بہ نسبت دلوں کے بہت نرم ہوتے ہیں، اور یہی وہ پہلے لوگ ہیں جو مصافحہ (جیسی اچھی بات) لے کر آئے ہیں۔

1658 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ الْيَمَنِ أَفئِدَةً ، وَأَرْقُ قُلُوبًا ، الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)). ❸
تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، ان کے دلوں کے پردے بہت باریک اور ان کے دل بڑے نرم ہوتے ہیں، ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن کی (اچھی) ہے۔

توضیح: دل نرم اور دل کے پردے باریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دلوں میں خدا کا خوف اور تواضع ہے، یہ نصیحت سننے کے خواہشمند رہتے ہیں اور اسے قبول کرنے پر جلد تیار ہو جاتے ہیں، اللہ کی یاد میں رو پڑتے ہیں اور اس کے عذاب سے بہت ڈرتے رہتے ہیں۔

1659 - معمر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے اس شخصیت نے بیان کیا جن کی میں تصدیق کرتا ہوں (یعنی قتادہ رضی اللہ عنہ نے) کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَشْعَرِيِّينَ أَبِي مُوسَى ، وَأَبِي مَالِكٍ ((مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟)) قَالُوا: مِنْ زُبَيْدٍ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي زُبَيْدٍ)) قَالُوا: وَفِي رِمَعٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي زُبَيْدٍ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ وَفِي رِمَعٍ)). ❹

نبی ﷺ نے سیدنا اشعری لوگوں، ابو موسیٰ اشعری اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: زُبید سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! زُبید میں برکت فرما۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! رِمَع کے بارے میں بھی (دعا فرمادیں)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! زُبید میں برکت فرما۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ دعا کرنے کے بعد تیسری مرتبہ ساتھ یہ فرمایا: اور رِمَع میں بھی برکت فرما۔

1660 - قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَدِمَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: وَلَمْ يَقْدَمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَشْرَةٌ رَهْطٌ ، قَالَ قَتَادَةُ: وَمَا رَحَلَ

❶ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۶۰۹

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲۱۲/۳ - سنن أبي داود: ۴/۳۵۴

❸ إسناده صحيح .

❹ [مرسل ورجاله ثقات] مصنف عبد الرزاق: ۵۴۱/۱۱

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَاَيْلٍ أَحَدٌ. ❶
 سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے اسی (۸۰) لوگوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ
 بنو تمیم کے دس ہی آدمی نبی ﷺ کے پاس آئے تھے اور بکر بن وائل کا صرف ایک ہی آدمی رسول اللہ ﷺ کے
 پاس آیا۔

1661 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَلَيْنُ قُلُوبًا، وَأَرْقُ أَفئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، رَأْسُ
 الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ)). ❷

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، یہ دلوں کے بڑے نرم ہوتے ہیں اور ان کے دلوں کے پردے بہت باریک
 ہوتے ہیں، ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن کی (اچھی) ہے، کفر کا سر اشرق کی جانب ہے۔



❶ [مرسل ورجاله ثقات] الطبقات لابن سعد: ۱/۳۵۱

❷ [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ۱/۷۳

بنو غفار اور بنو اسلم وغیرہ کے فضائل

1662 - سیدنا خفاف بن ایما غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ لِحْيَانَ، وَرِعْلًا، وَذَكَوَانَ، عَصِيَّةً، عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، أَسْلَمُ سَأَلَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا))، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((إِنِّي لَسْتُ أَنَا قُلْتُ هَذَا، وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَهُ)). ❶

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، جب آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو (دعائے قنوت کرتے ہوئے) فرمایا: اللہ تعالیٰ لحيان، رعل اور ذکوان پر لعنت فرمائے۔ عصبیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے۔ جب نماز مکمل کی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ بد دعائیں میں نے نہیں کیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

1663 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَسْلَمُ سَأَلَمَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا)). ❷

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

توضیح: یہ رسول اللہ ﷺ کی فصاحت و ادب کا ایک بے نظیر نمونہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان دونوں قبیلوں کے ناموں کی لفظی مناسبت کے لحاظ سے انہیں دعائیں دیں، یعنی قبیلہ بنو اسلم کو ان کے نام کے لحاظ سے سلامتی کی دعا اور قبیلہ بنو غفار کو مغفرت کی دعا دی۔

1664 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَسْلَمُ سَأَلَمَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَعَصِيَّةُ عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ)). ❸

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، اور عصبیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

1665 - سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٤٩٢ / ٢ - صحيح مسلم: ٤٧٠ / ١ - مسند أحمد: ٢٢٦ / ٢ - سنن الترمذی: ٧٢٩ / ٥ -

سنن الدارمی: ٢٤٣ / ٢ - المعجم الكبير للطبرانی: ٢٥٥ / ٤ - مسند أبي داود الطيالسی: ٢٠١ / ٢

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٤٩٢ / ٢ - مسند أحمد: ٤٦٩ / ٢ - المستدرک للحاکم: ٨٢ / ٤

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ٥٤٢ / ٦ - مسند أحمد: ٦٠ / ٢ - سنن الترمذی: ٧٢٩ / ٥ - سنن الدارمی: ٢٤٣ / ٢

((أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا)). ❶

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

1666 - سیدنا ابو بزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، مَا أَنَا قُلْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَالَهُ)). ❷

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

1667 - شعبہ جرح اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، وَسَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا؟
قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ الْقَوْمَ قَبْلَ أَنْ أَجْلِسَ. ❸

میں نے سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا ہے کہ بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے میرے بیٹھنے سے پہلے لوگوں سے یہ حدیث بیان کی۔

1668 - قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((هَلْ جَهَّزْتَ الرَّكْبَ الْبَجَلِيِّينَ؟ اِبْدَأْ بِالْأَحْمَسِيِّينَ قَبْلَ الْقَسْرِيِّينَ)). ❹

کیا تم نے بجلی سواروں کا ساز و سامان تیار کر دیا ہے؟ قسریوں سے پہلے احمسیوں سے شروع کرنا۔

1669 - سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَاهُ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتُمَا؟ فَقَالَا: ثَقَفِيَّانِ قَالَ: ثَقِيفٌ مِنْ إِيَادٍ، وَإِيَادٌ مِنْ ثَمُودٍ،
فَكَأَنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَى الرَّجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ شَقَّ عَلَيْهِمَا قَالَ: مَا يَشُقُّ عَلَيْكُمَا؟ إِنَّمَا
نَجَا مِنْ ثَمُودٍ صَالِحٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ فَأَنْتُمْ ذُرِّيَّةُ قَوْمٍ صَالِحِينَ. ❺

ان کے پاس قبیلہ ثقیف کے دو آدمی آئے تو آپ نے پوچھا: تم دونوں کا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہم دونوں ثقفی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ثقیف، ایاد سے ہیں اور ایاد، قوم ثمود سے تھا۔ یہ بات ان دونوں کو ناگواری لگی۔ جب آپ نے ان دونوں پر ناگواری کے آثار دیکھے تو فرمایا: تمہیں کیا بات بری لگی ہے؟ قوم ثمود سے تو صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے نجات پا گئے تھے اور تم صالح لوگوں کی اولاد ہو۔

1670 - زرارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لِرَجُلٍ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: فَإِنَّ ثَقِيفًا مِنْ إِيَادٍ، وَإِيَادٌ مِنْ
ثَمُودٍ، قَالَ: فَكَأَنَّ الرَّجُلَ شَقَّ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ عِمْرَانُ: لَا يَشُقُّ عَلَيْكَ، فَإِنَّمَا نَجَا مِنْهُمْ

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱۷۷/۵ - المعجم الكبير للطبرانی: ۳/۳ - سنن الدارمی: ۲/۲۴۳

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۴/۴۲۴

❸ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۲/۱۵۳

❹ [مرسل ورجاله ثقات] الطبقات لابن سعد: ۱/۳۴۷

خِيَارُهُمْ . ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے پوچھا: تمہارا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اس نے کہا: ثقیف سے۔ آپ نے فرمایا: ثقیف، ایاد سے ہیں اور ایاد، ثمود سے تھا۔ اس آدمی کو اس بات سے پریشانی اور ناگواری سی ہوئی، تو سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں یہ بات ناگوار نہیں لگنی چاہیے، کیونکہ ان کے اچھے لوگوں نے تو ان سے نجات پالی تھی۔

1671 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادَعُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: هَلَكُوا، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَثِ بِهِمْ، اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَثِ بِهِمْ، اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَثِ بِهِمْ)) . ❷

سیدنا طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: قبیلہ دوس نافرمانی کا مرتکب ہوا ہے اور (اللہ ورسول کی دعوت ماننے سے) انکار کیا ہے، لہذا آپ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حضور میں بددعا کیجیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب رخ کیا اور اپنے ہاتھ اٹھا لیے۔ یہ دیکھ کر لوگوں (نے سمجھا کہ شاید آپ بددعا کرنے لگے ہیں، اس لیے انہوں) نے کہا: یہ تو ہلاک ہو گئے۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (میرے پاس) لے آ، اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (دائرہ ایمان میں) لے آ، اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (اسلام کی آغوش میں) لے آ۔

1672 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيِّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادَعُ اللَّهُ عَلَيْهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: هَلَكْتُ دَوْسٌ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَثِ بِهَا)) . ❸

طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء رسول مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قبیلہ دوس نافرمانی کا مرتکب ہوا ہے اور (اللہ ورسول کی دعوت ماننے سے) انکار کیا ہے، لہذا آپ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے بددعا کیجیے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا تو میں نے کہا: دوس تباہ و برباد ہو گئے۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (اسلام کی آغوش میں) لے آ۔

1673 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ [رجال إسناده ثقات] التاريخ الكبير للبخاري: ٤٣٩/٢

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ١٠١/٨ - صحيح مسلم: ١٩٥٧/٤ - مسند أحمد: ٢٤٣/٢ - مسند الشافعي: ١٨٢ -

❸ إسناده صحيح .

المعجم الكبير للطبراني: ٣٩١/٨

((النَّاسُ مَعَادِنٌ، تَجِدُونَ خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، خِيَارَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا)).

لوگ چھپے ہوئے دینوں (کان) کی طرح ہیں، تم ان میں سے جن لوگوں کو دور جاہلیت میں بہتر پاؤ گے؛ وہی اسلام میں بھی بہتر ہوں گے، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

1674 - سیدنا ابو زہم غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

((هَا فَيَا نَّ أَعَزَّ أَهْلِي عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِّي الْمُهَاجِرُونَ، مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْأَنْصَارُ، وَأَسْلَمٌ، وَغَفَارٌ)). ②

سنو! یقیناً میرے اہل خانہ کے نزدیک یہ بات انتہائی اہم ہے کہ وہ مہاجرین، قریش، انصار، اسلم اور غفار سے پیچھے رہیں۔

1675 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ)) قَالَ أَبِي: أَوْ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: ((وَسَمَّاكَ لِي)) قَالَ: فَبِكِي أَبِي. ③

میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر آپ سے کہا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہارا نام لے کر مجھے کہا ہے۔ یہ سن کر ابی رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔

1676 - عمرو بن مرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

كَانَتْ أَسْلَمٌ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ ثَمَنَ الْمُهَاجِرِينَ. ④
اس دن، یعنی بیعت رضوان کے دن اسلم قبیلے کے لوگوں کی تعداد مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھی۔

1677 - سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَسْلَمَ، وَغِفَارَ، وَمَزِينَةَ، وَأَشْجَعَ، وَجُهَيْنَةَ، وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي كَعْبٍ مَوَالِي دُونَ النَّاسِ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ)). ⑤

یقیناً قبیلہ بنو اسلم، بنو غفار، مزینہ، اشجع، جہینہ اور بنو کعب کے لوگوں کے مونس و مددگار؛ لوگ نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ہیں۔

1678 - سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْلَمٌ سَأَلَهَا اللَّهُ، وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَعُصَيَّةٌ عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ)). ⑥

① [إسناده صحيح] مضي برقم: ١٥١٨، ١٥١٩ ② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٣٤٩/٤

③ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ١٢٧/٧ - صحيح مسلم: ٥٥٠/١ - سنن الترمذي: ٦٦٥/٥ - مسند أحمد: ١٣٧/٣

④ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ٤٤٣/٧ - صحيح مسلم: ١٤٨٥/٣

⑤ [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ١٩٥٤/٤ - سنن الترمذي: ٧٢٨/٥ - المعجم الكبير للطبراني: ١٦٦/٤

⑥ [إسناده صحيح] مضي برقم: ١٦٦٢

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، اور عَصِیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

1679 - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا:

((غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهَ)). ①

بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

1680 - سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [البينة: ١] قَالَ: وَسَمَائِي؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَبِكِي. ②

یقیناً اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے سورۃ البینہ پڑھ کر سناؤں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ تو وہ یہ سن کر رو پڑے۔

1681 - سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر یہ ارشاد فرمایا:

((غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهَ، وَعُصَيْبَةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ)). ③

بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے، اور عَصِیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

1682 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهَ)). ④

بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

1683 - سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهَ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، أَمَا وَاللَّهِ مَا أَنَا قُلْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَالَهُ)). ⑤

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ سنو! اللہ کی قسم! یہ بات میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

1684 - عامر بن شیبہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيَّ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذَا الْجَنَاحَيْنِ. ⑥

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو سلام کہتے تھے تو یوں کہتے: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳/۳۸۳

② [إسناده صحيح] مضي برقم: ۱۶۷۵

③ [إسناده صحيح] مضي برقم: ۱۶۶۷

④ [إسناده صحيح] مضي برقم: ۱۶۶۳

⑤ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۴/۴۸ - المعجم الكبير للطبراني: ۷/۲۳ - المستدرک للحاکم: ۴/۸۳ - مجمع الزوائد

للہیثمی: ۱۰/۴۶

⑥ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۷/۷۵ - المعجم الكبير للطبراني: ۲/۱۰۸

ذِي الْجَنَاحَيْنِ ”اے دو پروں والے کے بیٹے! تجھ پر سلامتی ہو۔

1685 - امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا قَدِمَهَا يَعْنِي الْبَصْرَةَ رَاكِبٌ كَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَبِي مُوسَى . ❶

بصرہ میں ایسے کسی سوار نے قدم رنج نہیں فرمائے جو بصریوں کے لیے سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بہتر ثابت ہوا ہو۔

1686 - حارثہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

لَمْ يَكُنْ فِيْنَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ، غَيْرَ الْمَقْدَادِ . ❷

غزوہ بدر کے روز مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں کوئی گھوڑ سوار نہیں تھا۔

1687 - امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ عَدِيٌّ لِعُمَرَ: أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ أَعْرِفُكَ بِأَحْسَنِ مَعْرِفَةٍ، أَسَلَّمْتَ إِذَا كَفَرُوا، وَأَقْبَلْتَ

إِذَا أَذْبَرُوا، وَوَفَيْتَ إِذَا غَدَرُوا . ❸

سیدنا عدی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں آپ کو بہت

اچھی طرح جانتا ہوں، آپ نے اس وقت اسلام قبول کیا جب لوگوں نے انکار کر دیا، آپ نے اس وقت (دشمن

کا) سامنا کیا جب دوسرے پیٹھ دکھا گئے اور آپ نے اس وقت عہد و پیمان نبھایا جب لوگوں نے غداری کر دی۔

1688 - حارثہ بن مضرب سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ وَكَلَّ إِلَى إِيْمَانِهِ، مِنْهُمْ فِرَاتُ بْنُ حِيَّانَ)) . ❹

یقیناً تم میں سے جن لوگوں کو ان کے ایمان کے سپرد کر دیا جائے گا، ان میں سے فرات بن حیان بھی ہوگا۔

1689 - امام شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ بَيْعَةَ الرَّضْوَانَ أَبُو سِنَانَ الْأَسَدِيُّ . ❺

بیعت رضوان میں سب سے پہلے جس شخص نے بیعت کی؛ وہ ابوسنان اسدی رضی اللہ عنہ تھے۔



❶ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۳/ ۴۶۵ ❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/ ۱۲۵، ۱۳۸

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۸/ ۱۰۲ - صحيح مسلم: ۴/ ۱۹۵۷ - مسند أحمد: ۱/ ۴۵

❹ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۴/ ۳۳۶ - سنن أبي داود: ۳/ ۴۸

❺ إسناده صحيح الى الشعبي .

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

1690 - عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو یہ پیغام بھیجا کہ جعفر کے بچوں کو میرے پاس بھیجو، چنانچہ وہ آپ کے پاس لائے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ إِنَّ جَعْفَرَ أَقْدَمَ قَدَمٍ إِلَيْكَ أَحْسَنَ الثَّوَابِ، فَأَخْلَفَهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ بِخَيْرٍ مَا خَلَفْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ)). ❶

اے اللہ! یقیناً جعفر نے تیری بارگاہ میں بہت عمدہ ثواب کا عمل پیش کیا ہے، لہذا تو اس کی اولاد میں اس کا بہتر جانشین پیدا فرما جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں میں سے کسی بندے کو جانشین عطا فرماتا ہے۔

1691 - نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

((لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي الْجَنَّةِ وَجَنَاحِيهِ مُضَرَّجِينَ بِالِدَّمَاءِ مَصْبُوعِ الْقَوَادِمِ يَعْنِي جَعْفَرًا)). ❷

میں نے اسے، یعنی جعفر (رضی اللہ عنہ) کو جنت میں دیکھا کہ اس کے دو پر تھے جو خون میں لت پت تھے اور اس کے اگلے حصے اس میں رنگے ہوئے تھے۔

1692 - امام ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَأَنْتَ يَا جَعْفَرُ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَخُلِقْتَ مِنْ طِينَتِي الَّتِي خُلِقْتُ مِنْهَا)). ❸

اے جعفر! تو میری صورت و سیرت میں مشابہت رکھتا ہے اور تجھے بھی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جس سے میری پیدائش ہوئی ہے۔

1693 - نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام سیدنا عبید اللہ بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے:

((أَشْبَهْتَ خَلْقِي، وَخُلُقِي)). ❹

تو میری صورت و سیرت میں مشابہت رکھتا ہے۔



❷ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۲۱۲ / ۳

❶ [مرسل و رجاله ثقات] الطبقات لابن سعد: ۴۰ / ۳

❸ [إسناده ضعيف].

❹ [إسناده ضعيف ولكن الحديث صحيح] صحيح البخاری: ۳۰۳ / ۵ - سنن الترمذی: ۶۵۴ / ۵ - مسند أحمد: ۹۸ / ۱

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

1694 - سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ)) وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمٍ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةِ، قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةَ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ: وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَتَّبْتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضْرَبَ فِي صَدْرِي، حَتَّى رَأَيْتُ أَثْرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي قَالَ: ((اللَّهُمَّ بُتُّهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا))، فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ يُبَشِّرُهُ، قَالَ يَعْلَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ: ثُمَّ بَعَثَ حُصَيْنَ بْنَ رَبِيعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُبَشِّرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرَجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. ①

”تم مجھے ذی الخصلہ سے راحت کیوں نہیں دیتے؟“ یہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کا فرمان سن کر قبیلہ حمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ہمراہ روانہ ہوا، ان سواروں کے پاس گھوڑے تھے، لیکن میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا جس سے میں نے آپ کی انگلیوں کے نشانات اپنے سینے پر دیکھے اور آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو گھوڑے پر جمادے، اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ پھر جریر رضی اللہ عنہ وہاں گئے اور اس بت کو توڑ کر جلا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے ذریعے اس کی خوشخبری ارسال کی۔ یعلى نے اس روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ پھر جریر رضی اللہ عنہ نے خوشخبری سنانے کے لیے حصین بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، تو سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے! میں آپ کی خدمت میں اسی وقت حاضر ہوا ہوں جب وہ بت خاشی اونٹ کی طرح بے کار ہو چکا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے قبیلہ حمس کے گھوڑوں اور شہسواروں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

1695 - طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ بجیلہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَكْتُبُوا الْبَجَلِيِّينَ وَابْدَاءُ وَاِبَالَأَحْمَسِيِّينَ)) قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ مِنْ قَسْرٍ قَالَ: حَتَّى أَنْظُرَ مَا يَقُولُ لَهُمْ، قَالَ: فَدَعَا لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ مَرَّاتٍ ((اللَّهُمَّ صَلِّ

① [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ١٥٤/٦ - صحيح مسلم: ١٩٢٥/٤ - مسند أحمد: ٣٦٢/٤ - المعجم الكبير للطبراني:

٣٣٩/٢ - مسند الحميدي: ٣٥١/٢

عَلَيْهِمْ))، أَوْ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِمْ)). ①

”بجلیوں کے نام لکھو لیکن شروع احمیوں سے کرنا۔“ قسر قبیلے کا ایک آدمی اس ارادے سے پیچھے رہ گیا، جس کی وجہ اس نے یہ بیان کی کہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ ﷺ ان کے لیے کیا فرماتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ مرتبہ ان کے لیے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ان پر رحمت کا نزول فرما۔ (یا آپ نے یہ دعا فرمائی:) اے اللہ! ان میں برکت ڈال دے۔

1696 - سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَا حَجَبَنِي عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسَلَمْتُ، وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ. ②
جب سے میں اسلام لایا ہوں تب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کبھی چہرہ نہیں چھپایا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا تو مسکرا دیے۔

1697 - اسماعیل بن رجاہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو (ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

((يَدْخُلُ مِنْ هَذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنِ عَلَيْهِ مَسْحَةٌ مَلِكٍ)) قَالَ: فَدَخَلَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. ③

اس دروازے سے (ابھی) یمن کا ایک آدمی داخل ہوگا جس پر فرشتے کے ہاتھ پھیرنے کا نشان ہوگا۔ تو جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔

1698 - طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا صَالَحَ أَبُو بَكْرٍ أَهْلَ الرَّدَّةِ صَالَحَهُمْ عَلَى حَرْبٍ مُجَلِيَّةٍ، أَوْ سَلِمَ مُخْزِيَّةَ قَالَ: قَدْ عَرَفْنَا الْحَرْبَ الْمُجَلِيَّةَ فَمَا السَّلْمُ الْمُخْزِيَّةُ؟ قَالَ: تَشْهَدُونَ أَنْ قَتَلْنَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَنْ قَتَلْنَاكُمْ فِي النَّارِ، وَإِنْ تَدُّوا قَتَلْنَا، وَلَا نَدِي قَتَلْنَاكُمْ، وَإِنْ مَا أَصَبْنَا مِنْكُمْ فَهُوَ لَنَا، وَمَا أَصَبْتُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ إِلَى أَهْلِهِ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ④

جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتدوں سے اس شرط پر صلح کی کہ یا تو تم میدان سے بھگا دینے والی جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، یا پھر رسوا کن صلح کے لیے آمادہ ہو جاؤ۔ تو ہم میدان سے بھگا دینے والی جنگ کا تو سمجھ گئے لیکن رسوا کن صلح کا مطلب ہمیں سمجھ نہ آیا۔ اس پر آپ نے (انہیں) فرمایا: (اس کا مطلب یہ ہے کہ) تم گواہی دو گے کہ ہمارے شہداء جنت میں جائیں گے اور تمہارے مقتولین جہنم میں، تم ہمارے شہداء کی دیت دو گے لیکن ہم تمہارے مقتولوں کی دیت نہیں دیں گے، جو تمہارا مال و متاع اور ساز و سامان ہمیں ملے گا وہ ہمارا ہوگا اور جو ہمارا سامان تمہارے ہاتھ لگے گا وہ تمہیں اس کے مالک کو واپس کرنا ہوگا۔

① [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۳۸۷/۸ - مسند أبي داود الطيالسي: ۱۴۶/۲ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۴۹/۱۰

② [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۱۶۱/۶ - صحيح مسلم: ۱۹۲۵/۴ - مسند أحمد: ۳۵۸/۴ - سنن الترمذي: ۶۸۷/۵ -

سنن ابن ماجه: ۵۶/۱ - المعجم الكبير للطبراني: ۳۳۱/۲ - مسند الحميدي: ۳۵۰/۲

③ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۳۶۰/۴ - المعجم الكبير للطبراني: ۳۴۰/۲ - مسند الحميدي: ۳۵۰/۲

④ [إسناده صحيح] البداية والنهاية لابن كثير: ۳۱۹/۶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

1699 - سالم بن ابوجعد سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا رَأَيْتُ أَوْ مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا، إِلَّا قَدْ مَالَتْ بِهِ الدُّنْيَا، إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ. ❶

میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ جس بھی آدمی کو دیکھا یا جس سے بھی ملا ہوں، وہ دنیا کی طرف جھکا ہوا تھا۔

1700 - امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

شَهِدَ ابْنُ عُمَرَ الْفَتْحَ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِينَ وَمَعَهُ فَرَسٌ حَرُونَ وَرُمَحٌ ثَقِيلٌ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ

يَخْتَلِي لِفَرَسِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ، إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فتح مکہ میں موجود تھے اور اس وقت ان کی عمر بیس سال تھی۔ ان کے پاس ایک منہ زور گھوڑا اور

ایک بھاری نیزہ تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھوڑے کے لیے گھاس کاٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ،

عبداللہ (یعنی آپ نے انہیں آوزدے کر منع فرمایا)۔

1701 - ابراہیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَمَلِكِ شَبَابٍ قُرَيْشٍ لِنَفْسِهِ عَنِ الدُّنْيَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ. ❸

یقیناً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دنیا (کی رنگینیوں میں بہک جانے) سے قریشی نوجوانوں میں سب سے زیادہ اپنے نفس

پر قابو رکھنے والے تھے۔

1702 - امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا كَانَ مِنْ عُثْمَانَ مَا كَانَ، وَاخْتِلَاطِ النَّاسِ أَتَوْا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالُوا: أَنْتَ سَيِّدُنَا،

وَابْنُ سَيِّدِنَا، أَخْرَجَ يُبَايِعُكَ النَّاسُ، وَكُلُّهُمْ بِكَ رَاضٍ، فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا يَهْرَاقُ فِي سَبِيِّ

مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ، مَا كَانَ فِي رُوحٍ، ثُمَّ عَادُوا إِلَيْهِ فَخَوْفُوهُ فَقَالُوا: لَتُخْرِجَنَّ أَوْ لَتُقْتَلَنَّ عَلَيَّ

فِرَاشِكَ، فَقَالَ: مِثْلَهَا، فَأَطْمَعُ وَأَخِيفُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا اسْتَقَلُّوا مِنْهُ بِشَيْءٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ. ❹

جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلقہ سانحہ اور لوگوں کے اختلاط کا واقعہ پیش آیا تو لوگ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

❶ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۳/ ۵۶۰

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۲/ ۲۱۲ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/ ۳۴۶

❸ [إسناده صحيح] الإصابة في تمييز الصحابة: ۲/ ۳۴۷

❹ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ۴/ ۱۵۱

پاس آئے اور کہا: آپ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے صاحبزادے ہیں، لہذا باہر تشریف لائیے، لوگ آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں اور سبھی آپ پر راضی اور خوش ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! جب تک میرے جسم میں رُوح ہے تب تک میری وجہ سے کسی کے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا جاسکتا۔ (یہ سن کر وہ واپس لوٹ گئے) پھر دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو دھمکاتے ہوئے بولے: یا تو آپ باہر نکل آئیں، یا پھر آپ کو بستر پر ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ تو آپ نے فرمایا: یہی تو میری خواہش ہے اور اسی سے مجھے ڈرایا جاتا اور لالچ دیا جاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ان کی آپ سے منسلک کوئی بھی ناپاک آرزو پوری نہ ہو سکی، یہاں تک کہ آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

1703 - سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ كُنْتُ شَاهِدًا لِأَحَدٍ حَيًّا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، لَشَهِدْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ. ①
اگر میں کسی کے جنتی ہونے کی گواہی دوں تو یقیناً میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی گواہی دوں گا۔



① [اسنادہ ضعیف] المستدرک للحاکم: ۵۵۹/۳

مختلف شامی اقوام کے فضائل

1704 - سیدنا زائدہ یا مزیدہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ مِنْ أَسْفَارِهِ قَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي فِتْنَةِ تَثُورٍ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صِيَاصِي بَقْرٍ؟)) قَالَ: قُلْتُ: أَصْنَعُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالشَّامِ)).

ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو آپ نے فرمایا: اے ابن حوالہ! جب زمین کے اطراف و اکناف میں فتنے اس طرح اُبل پڑیں گے جیسے گائے کے سینگ ہوتے ہیں تو تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس وقت کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شام کو اپنے آپ پر لازم کر لینا (یعنی وہاں چلے جانا اور وہیں سکونت اختیار کر لینا)۔

1705 - فرات القزاز سے مروی ہے کہ امام حسن رحمہ اللہ (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿الْأَرْضُ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾ [الأنبياء: ۷۱] ”وہ سرزمین جس میں ہم نے برکتوں کا نزول فرمایا۔“ (کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ”شام“ ہے۔^①

1706 - حصین سے مروی ہے کہ امام ابو مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿الْأَرْضُ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾ [الأنبياء: ۷۱] ”وہ سرزمین جس میں ہم نے برکتوں کا نزول فرمایا۔“ سے مراد شام کی سرزمین ہے۔^②

1707 - سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَيَكُونُ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالعِرَاقِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ)) فَقَالَ رَجُلٌ: فَخِرْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا كَانَ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكَ بِالشَّامِ، عَلَيْنَا بِالشَّامِ، عَلَيْنَا بِالشَّامِ، فَمَنْ أَبِي فَلْيَلْحَقْ بِيَمِينِهِ وَلَيْسَقِ مِنْ غُدْرِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ تَكْفَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ)).^③

عنقریب ایک لشکر شام میں نمودار ہوگا، ایک عراق میں اور ایک یمن میں۔ ایک آدمی عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب ایسی صورت حال پیدا ہو جائے تو میرے لیے (ان میں سے کسی ایک علاقے کا) انتخاب فرما دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام کو خود پر لازم کر لینا، شام کو خود پر لازم کر لینا، شام کو خود پر لازم کر لینا۔ جو شخص ایسا نہ کر سکے وہ یمن چلا جائے اور اس کے کنوؤں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کا میرے لیے ذمہ لیا ہے۔

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳۳ / ۵

② [إسناده صحيح الى الحسن] تفسير ابن جرير الطبري: ۳۴ / ۱۷

③ [إسناده صحيح الى أبي مالك الأشجعي] الدر المنثور للسيوطي: ۳۲۳ / ۴

④ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۳۳ / ۵ - سنن أبي داود: ۴ / ۳ - المستدرک للحاکم: ۵۱۰ / ۴ - المعجم الكبير للطبرانی:

۲۷۵ / ۴ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۵۹ / ۱۰ - شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۳۵ / ۲

1708 - عبد اللہ بن ضرار بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ جَرَجَ هُوَ وَعَبْدُ اللَّهِ إِلَى الْمَطْهَرَةِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ، فَتَطَهَّرَا مِنْهَا، فَفَرَعَ عَبْدُ اللَّهِ بِنَ ضِرَّارٍ قَبْلَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ يَنْتَظِرُهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بِنَ ضِرَّارِ أَيْنَ هَوَاكَ الْيَوْمَ؟ فَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ الشَّامِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ تَفَعَلْ فَإِنَّ بِهَا تِسْعَةَ أَعْشَارٍ مِنَ الْخَيْرِ، وَعَشْرًا مِنَ الشَّرِّ، وَإِنَّ بِهَذِهِ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الشَّرِّ، وَعَشْرًا مِنَ الْخَيْرِ. ①

وہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ بڑی مسجد کے وضو خانے پر آئے اور وہاں وضو کرنے لگے، عبد اللہ بن ضرار نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پہلے وضو کر لیا۔ چنانچہ جب وہ (وضو کر کے) ان کے پاس آئے تو وہ ان کا انتظار کر رہے تھے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن ضرار! آج تمہاری کیا آرزو ہے؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے شام کی جانب اشارہ کیا (کہ میری آرزو یہ ہے کہ میں یہاں رہتا ہوتا)۔ تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: سنو! اگر تم سے ایسا ہو سکے (تو ضرور کرنا) کیونکہ یہاں نو (9) حصے خیر و بھلائی کے ہیں اور دسواں حصہ برائی کا ہے جبکہ یہاں نو (9) حصے برائی کے ہیں اور دسواں حصہ بھلائی کا ہے۔

1709 - عبد اللہ بن ضرار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ الْخَيْرَ قُسِّمَ عَشْرَةَ أَعْشَارٍ، فَتِسْعَةٌ بِالشَّامِ، وَعَشْرٌ بِهَذِهِ، وَإِنَّ الشَّرَّ قُسِّمَ عَشْرَةَ أَعْشَارٍ، فَتِسْعَةٌ بِهَذِهِ، وَعَشْرٌ بِالشَّامِ. ①

یقیناً خیر و بھلائی کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، نو حصے شام میں ہیں اور دسواں حصہ یہ ہے (جو ہمیں حاصل ہے) اور برائی کو بھی دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، نو حصے یہ ہیں (جو ہمارے ہاں ہیں) اور دسواں حصہ شام میں ہے۔

1710 - سیدنا معاویہ بنہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (شام کی طرف اشارہ کر کے) تین مرتبہ فرمایا:

((هُنَا تُحْشَرُونَ، هُنَا تُحْشَرُونَ، هُنَا تُحْشَرُونَ، ثَلَاثًا رُكْبَانًا وَمُشَاةً، وَعَلَى وُجُوهِكُمْ، تُؤْفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَّمِ وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ①

تم یہاں اکٹھے کیے جاؤ گے، تم یہاں اکٹھے کیے جاؤ گے، تم یہاں اکٹھے کیے جاؤ گے، بعض سوار ہوں گے، بعض پیدل ہوں گے اور بعض چہروں کے بل آئیں گے، قیامت کے روز تم لوگ کامل ستر (۷۰) اُمتوں کی شکل میں ہو گے، تم سب سے آخری اُمت ہو گے اور اللہ کی نظر میں سب سے زیادہ معزز بھی۔

1711 - سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَأْمُرُنِي؟ خِرْلِي، فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ قَالَ: ((إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رَجَالًا، وَرُكْبَانًا، وَتُجْرُونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ)). ①

① [إسناده ضعيف] التاريخ الكبير للبخاري: ٤٨٨ / ٢

② [إسناده ضعيف] التاريخ للفسوي: ٢ / ٢٩٥ - مجمع الزوائد للهيتمي: ١٠ / ٦٠

③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٤ / ٤٤٦

④ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٥ / ٥ - سنن الترمذی: ٤ / ٤٨٥ - المستدرک للحاکم: ٤ / ٥٦٤

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کہاں کا حکم فرماتے ہیں؟ میرے لیے خود ہی منتخب فرمادیجیے۔ تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے شام کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یقیناً تمہیں اکٹھا کیا جائے گا تو بعض پیدل آرہے ہوں گے اور بعض سوا، اور بعض کو تو چہروں کے بل گھسیٹ کر لایا جائے گا۔

1712 - سیدنا جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فُسْطَاطُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْمَلْحَمَةِ، الْغُوطَةُ مَدِينَةٌ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ هِيَ خَيْرُ مَدَائِنِ الشَّامِ)) ❶

جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) غوطہ ہوگا، یہ دمشق نامی شہر ہوگا جو شام کے تمام شہروں سے بہتر ہوگا۔

1713 - قتادہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿الْأَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ﴾ [المائدة: ۲۱] (مقدس زمین) سے مراد ”شام“ ہے۔ ❷

1714 - قتادہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ [المائدة: ۲۱] ”اے میری قوم! اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نام لکھ دی ہے۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اس کا بھی اسی طرح حکم دیا گیا جس طرح انہیں نماز، زکاۃ اور حج و عمرہ کا حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح اس سے اگلی آیت: ﴿قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ﴾ [المائدة: ۲۲] ”(بنی اسرائیل کے) لوگوں نے کہا: اے موسیٰ! بلاشبہ اس میں تو بڑے زور آور سرکش لوگ رہتے ہیں۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زور آور سرکش لوگوں سے مراد وہ قوم تھی جو اس مقدس زمین میں رہتی تھی، ان کے جسم اور صورتیں ناپسندیدہ تھیں۔ ❸

1715 - قتادہ رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ﴾ [الأنبياء: ۷۱] ”اور ہم نے انہیں (یعنی ابراہیم علیہ السلام) اور لوط (علیہ السلام) کو بچا کر اس زمین کی طرف لے گئے جس میں ہم نے جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عراق سے نکال کر شام کی سرزمین میں لے گیا۔ ❹

1716 - ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مرزی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ حَمَلَتْ عَمُودَ الْكِتَابِ فَعَمَدَتْ بِهِ إِلَى الشَّامِ)) فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وَقَعَتِ الْفِتْنُ، فَإِنَّ الْإِيمَانَ بِالشَّامِ)) ❺

میں نے خواب میں دیکھا کہ فرشتوں نے کتاب کے ستونوں کو اٹھایا ہوا ہے اور اسے شام کی طرف لے جا رہے ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: جب فتنے واقع ہونے لگیں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

❶ [مرسل و رجالہ ثقات] مسند أحمد: ۱۹۷/۵ - سنن أبي داود: ۱۱۱/۴ - المستدرک للحاکم: ۴۸۶/۴

❷ [إسناده صحيح الى قتادة] تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۱۰/۶

❸ [إسناده صحيح] تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۱۱/۶ - الدر المنثور للسيوطی: ۲۷۰/۲

❹ [إسناده صحيح] تفسیر ابن جریر الطبری: ۳۵/۱۷ - الدر المنثور للسيوطی: ۳۲۳/۴

❺ [إسناده ضعيف] تفسیر ابن جریر الطبری: ۳۶/۱۷

1717 - سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، إِذْ رَأَيْتُ عَمُودَ الْكِتَابِ احْتِمَلَتْ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ مَذْهُوبٌ بِهِ، فَأَتْبَعْتُهُ بِصَرِيٍّ فَعُمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ، أَلَا وَإِنَّ الْإِيْمَانَ حِينَ تَقَعُ الْفِتْنُ بِالشَّامِ)). ①
میں سویا ہوا تھا تو اسی دوران (یعنی خواب میں) کتاب کے ستونوں کو دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے اٹھائے گئے، میں سمجھ گیا کہ اسے لے جایا جانے لگا ہے، چنانچہ میں اسے دیکھتا رہا، اسے شام کی طرف لے جایا گیا۔ آگاہ رہو! جب فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

1718 - قتادہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِي الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ۝﴾ [ق: ۴۱] ”اور غور سے سنیے کہ جس دن ایک پکارنے والا قریب ہی کی جگہ سے پکارے گا۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہم یہ بیان کیا کرتے تھے کہ وہ بیت المقدس کے ”صخرہ“ سے پکارے گا، اور وہ زمین کے درمیان کا مقام ہے۔ ②

توضیح: صخرہ سے مراد وہ چٹان ہے جو بیت المقدس کے شہر میں مسجد اقصیٰ میں ہے، آج کل اس چٹان پر ایک بڑا سا گنبد بنا ہوا ہے۔

1719 - قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

هِيَ أَقْرَبُ الْأَرْضِينَ مِنَ السَّمَاءِ بِثَمَانِيَةِ عَشْرٍ مِيلًا . ③

زمین کے تمام علاقوں میں سے یہ علاقہ آسمان کے قریب تر (یعنی) صرف اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے۔

1720 - امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

تَزَوَّجَ عَلِيٌّ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَتَفَاخَرَ ابْنَاهَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا: أَنَا خَيْرٌ مِنْكَ، وَأَبِي خَيْرٌ مِنْ أَبِيكَ، فَقَالَ عَلِيُّ لِأَسْمَاءَ: أَفْضَى بَيْنَهُمَا، فَقَالَتْ لِابْنِ جَعْفَرٍ: أَمَا أَنْتَ، أَيُّ بَنِيٍّ فَمَا رَأَيْتُ شَابًا مِنَ الْعَرَبِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِيكَ، وَأَمَا أَنْتَ فَمَا رَأَيْتُ كَهْلًا مِنَ الْعَرَبِ خَيْرًا مِنْ أَبِيكَ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيُّ: مَا تَرَكَتِ لَنَا شَيْئًا، وَلَوْ قُلْتِ غَيْرَ هَذَا لَمَقَّتْكِ، قَالَ: فَقَالَتْ: وَاللَّهِ إِنَّ ثَلَاثَةَ أَنْتَ أَحْسَنُهُمْ لِخِيَارِ . ④

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو اسماء کے دونوں بیٹے؛ محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کرنے لگے۔ ایک بولا: میں تم سے بہتر ہوں اور میرے والد بھی تمہارے والد سے بہتر ہیں۔ یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے کہا: تم ہی ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دو۔ چنانچہ انہوں نے جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! میں نے عرب کا کوئی جوان ایسا نہیں دیکھا جو تمہارے والد سے بہتر ہو۔ (پھر دوسرے سے کہا) میں نے عرب کا کوئی بھی پختہ عمر کا شخص تمہارے والد

① [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱۹۸/۵ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۰/۵۷ - المعجم الكبير للطبراني: ۱۹۹/۸ - حلية

الأولياء لأبي نعيم: ۹۸/۶

② [إسناده ضعيف] تفسير ابن جرير الطبري: ۱۱۴/۲۵ ③ [إسناده ضعيف] الدر المنثور للسيوطي: ۱۱۱/۶

④ [إسناده صحيح إلى الشعبي] الطبقات لابن سعد: ۲۸۵/۸

سے بہتر نہیں دیکھا۔ یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ہمارے لیے تو کچھ چھوڑا ہی نہیں، اگر اس کے علاوہ تم کچھ اور کہتے تو یقیناً میں نے تم سے ناراض ہو جانا تھا۔ تو اسماء رضی اللہ عنہا بولیں: اللہ کی قسم! یقیناً یہ تینوں (جو میرے خاوند ہیں) آپ ان سب سے کم بہتر ہیں۔

1721۔ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَا سَأَلْتُ عَلِيًّا شَيْئًا قَطُّ بِحَقِّ جَعْفَرٍ إِلَّا أَعْطَانِيهِ . ①

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے جب بھی جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کوئی چیز مانگی تو انہوں نے مجھے ضرور عطا کی۔

1722۔ معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ ، لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)). ②

جب اہل شام بگڑ جائیں گے تو تم میں کوئی خیر و بھلائی نہیں رہے گی، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ نصرت یافتہ رہے گا، انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرنے والا ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

1723۔ یزید بن سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

((لَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ فَإِنَّهُمْ الْجُنْدُ الْمُقَدَّمُ)). ③

تم اہل شام کو برا مت کہو، کیونکہ یہ آگے آگے رہنے والا لشکر ہوں گے۔

1724۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا)) ، قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا ، قَالَ: ((هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ ، وَالْفِتْنُ ، وَمِنْهَا أَوْ قَالَ: بِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)). ④

اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما۔ لوگوں نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور یہیں پر شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

1725۔ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَكُونُ بِالشَّامِ جُنْدٌ ، وَبِالعِرَاقِ جُنْدٌ ، وَبِاليَمَنِ جُنْدٌ)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: خِرْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَمَنْ أَبِي فَلْيَلْحَقْ بِيَمِينِهِ وَلَيْسَتْ بِبُعْدٍ ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ ، وَأَهْلِهِ)). ⑤

شام میں ایک لشکر ہوگا، عراق میں ایک لشکر ہوگا اور یمن میں بھی ایک لشکر ہوگا۔ یہ سن کر ایک آدمی نے عرض کیا:

① [إسناده ضعيف] الإصابة في تمييز الصحابة: ۱/ ۲۳۷

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۴/ ۴۳۶۔ سنن الترمذی: ۴/ ۴۸۵۔ مسند أبي داود الطيالسي: ۲/ ۱۹۷۔ تاريخ دمشق لابن

عساکر: ۱/ ۵۱ ③ [إسناده ضعيف جدًا] التاريخ الكبير للبخاري: ۴/ ۳۳۹

④ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۱۳/ ۴۵۔ مسند أحمد: ۲/ ۱۱۸۔ سنن الترمذی: ۵/ ۷۲۳۔ حلية الأولياء لأبي نعيم: ۶/ ۱۳۳

⑤ [مرسل ورجاله ثقات] مضي برقم: ۱۷۰۷

اے اللہ کے رسول! میرے لیے (ان میں سے کوئی ایک علاقہ) منتخب فرما دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شام کو خود پر لازم کر لو، لیکن جو ایسا نہ کر سکے وہ یمن میں چلا جائے اور وہاں کے تالابوں سے پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کا میرے لیے ذمہ لیا ہے۔

1726 - عبد اللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ صِفِّينَ: اللَّهُمَّ الْعَنْ أَهْلَ الشَّامِ فَقَالَ: عَلِيُّ ((لَا تَسُبَّ أَهْلَ الشَّامِ جَمًّا غَفِيرًا فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ، فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ، فَإِنَّ بِهَا الْأَبْدَالَ)). ①

جنگ صفین کے روز ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! شامیوں پر لعنت فرما۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شامیوں کے جم غفیر کو بُرا مت بولو، کیونکہ یقیناً شام میں ابدال (یعنی زاہد اور تارک الدنیا لوگ) بھی ہیں، یقیناً شام میں ابدال بھی ہیں، یقیناً شام میں ابدال بھی ہیں۔

1727 - شرح بیان کرتے ہیں کہ:

ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَقَالُوا: الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبَدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ، وَيُنْتَصَرُ بِهِمُ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ)). ②

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عراق میں تھے تو ان کے پاس اہل شام کا تذکرہ کیا گیا اور لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان پر لعنت کیجیے۔ تو انہوں نے کہا: نہیں، یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ابدال؛ شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہوں گے، جب بھی (ان میں سے) کوئی آدمی فوت ہوگا؛ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ایک اور آدمی لے آئے گا، انہیں بارش سے سیراب کیا جائے گا، دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کی جائے گی اور ان کی برکت سے اہل شام سے عذاب کو دور رکھا جائے گا۔

1728 - سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرَّقَاعِ إِذْ قَالَ: ((طُوبَى لِلشَّامِ)) قِيلَ: وَلِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةً أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا)). ③

ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن پاک جمع کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا: شام کے لیے بشارت ہے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کس لیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً رحمان کے فرشتے اس پر اپنے پروں کو پھیلائے رہتے ہیں۔

① [إسناده موقوف صحيح] مسند أحمد: ۱/۱۱۲ - المستدرک للحاکم: ۴/۵۵۳

② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۱۱۲

③ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۵/۱۸۵ - المستدرک للحاکم: ۲/۲۲۹ - المعجم الكبير للطبرانی: ۵/۱۷۶ - مجمع الزوائد

للہیثمی: ۱۰/۶۰

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے عمومی فضائل

- 1729 - نسیر بن زعلوق بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامٌ أَحَدِهِمْ سَاعَةٌ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ أَحَدِكُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً. ❶
- اصحاب محمد کو برا مت کہو، کیونکہ ان میں سے کسی ایک صحابی کا (صحبت رسول میں) ایک گھڑی ٹھہرنا تم میں سے کسی کی چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے۔
- 1730 - امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَثَلُ أَصْحَابِي فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمَلْحِ فِي الطَّعَامِ))، ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ: هِيَ هَاتِ ذَهَبَ مِلْحُ الْقَوْمِ. ❷
- لوگوں میں میرے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک کی مثال۔ پھر حسن رحمہ اللہ فرماتے لگے: بعید نہیں ہے کہ اس قوم کا نمک ختم ہو جائے۔
- توضیح:** یعنی جس طرح نمک کے بغیر کھانا بدمزہ ہو جاتا ہے اسی طرح اگر دنیا میں صحابہ نہ ہوتے تو یہ دوسرے لوگ بھی کوئی خاص مقام نہ رکھتے۔

- 1731 - سیدنا ابو بربیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ((يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ، مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي أَنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ، فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟)) قَالَ: مَا أَحْدَثْتُ إِلَّا تَوَضَّأْتُ، فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بِهَذَا)). ❸
- اے بلال! تم جنت کی طرف مجھ سے سبقت کیسے لے گئے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا؛ میں نے اپنے آگے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی۔ گزشتہ رات بھی جب میں جنت میں گیا تو اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنائی دی، تم کس عمل کی وجہ سے مجھ سے سبقت لے گئے ہو؟ انہوں نے کہا: میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں، پھر دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی عمل کی وجہ سے (تمہیں یہ فضیلت ملی ہے)۔

1732 - ابو زرہ بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده صحيح] مکرر برقم: ۱۵

❷ [إسناده ضعيف] مکرر برام: ۱۶

❸ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۵ / ۳۵۴ - سنن الترمذی: ۵ / ۷۲۰ - السنن الكبرى للنسائی: ۲ / ۸۲ - المستدرک للحاکم: ۳ / ۲۸۵ - المعجم الصغير للطبرانی: ۲ / ۵۹ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹ / ۲۲۹

((مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْفَةَ بِلَالٍ بَيْنَ يَدَيَّ)) فَقِيلَ لِبِلَالٍ فِي ذَلِكَ ، قِيلَ : بِمِ
أَدْرَكَتَ ذَلِكَ؟ قَالَ : إِنِّي لَمْ أَتَوْضَأُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ . ❶

میں جب بھی جنت میں داخل ہوا؛ مجھے اپنے آگے آگے بلال (رضی اللہ عنہ) کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اس سلسلے
میں جب بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہ مقام کیسے حاصل کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے جب
بھی وضو کیا ہے؛ ساتھ دو رکعت نماز پڑھی ہے۔

1733 - عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا ، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ
اللَّهِ)) . ❷

جس نے میرے صحابہ کے معاملے میں میرے حکم کو ملحوظ رکھا تو روز قیامت میں بھی اس کا خیال رکھوں گا اور جس
نے میرے صحابہ کو برا کہا تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

توضیح: یعنی نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم و تکریم اور ان کی گستاخی کے ہر چھوٹے بڑے پہلو
سے بچنے کا جو حکم فرمایا ہے اس کو ملحوظ رکھنے والا روز قیامت آپ ﷺ کی خصوصی نگاہِ شفقت کا حقدار ٹھہرے گا۔

1734 - علی بن زید بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : مَرُّ غَلَامِكَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى وَجْهِ هَذَا الرَّجُلِ ، قُلْتُ : بَلْ أَخْبَرَنِي
أَنْتَ ، قَالَ : إِنَّ هَذَا رَجُلٌ قَدْ سَوَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ ، قُلْتُ : وَلِمَهُ؟ قَالَ : كَانَ يَقَعُ فِي عَلِيٍّ ، وَطَلْحَةَ ،
وَالزُّبَيْرِ ، فَجَعَلَتْ أُنْهَاهُ ، فَجَعَلَ يَأْبَى ، فَقُلْتُ : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَهُمْ سَوَابِقُ
وَقَدَمٌ ، فَإِنْ كَانَ مُسْخِطًا لَكَ مَا يَقُولُ فَأَرِبْ بِهِ وَاجْعَلْهُ آيَةً قَالَ : فَسَوَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ . ❸

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اپنے غلام کو حکم دو کہ وہ اس آدمی کا چہرہ دیکھے۔ میں نے کہا: آپ ہی مجھے
بتلا دیجیے (کیا بات ہے؟) انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کا چہرہ سیاہ کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا:
کیوں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ سیدنا علی، سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازیبا زبان استعمال کیا کرتا
تھا، میں اسے منع کرتا تھا لیکن یہ باز نہیں آتا تھا، چنانچہ میں نے کہا: اے اللہ! یقیناً تو جانتا ہے کہ یہ اصحاب ان
لوگوں سے سبقت لے جانے والے اور پہلے گزر جانے والے ہیں، اگر تو اس کی باتیں تجھے ناراض کرنے والی
ہیں تو تو اس کا انجام دکھلا دے اور اس کو نشانِ عبرت بنا دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے چہرے کو سیاہ کر دیا۔

1735 - سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا ، مَا أَدْرَكَ مُدَّ
أَحَدِهِمْ ، وَلَا نَصِيفَهُ)) . ❹

❶ [إسناده ضعيف ولكن الحديث صحيح] صحيح البخارى: ٣/٣٤ - صحيح مسلم: ٤/١٩١٠

❷ [ضعيف ورجاله ثقات] مجمع الزوائد للهيثمي: ١٠/١٦

❸ [إسناده ضعيف] . ❹ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ٥

میرے صحابہ کو بُرا مت کہو، کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان کے ایک مُد، بلکہ آدھے مُد کے (صدقے کے) اجر و ثواب کو بھی نہیں پہنچ پائے گا۔

1736 - نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامٌ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ أَحَدِكُمْ عُمْرَةً. ❶
اصحابِ محمد کو بُرا مت کہو، کیونکہ کسی ایک صحابی کا (نبی ﷺ کی صحبت میں) ایک گھڑی ٹھہرنا تم میں سے کسی کی عمر بھر کے عملوں سے بہتر ہے۔

1737 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((أَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ، وَسَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ، وَصُهَيْبٌ سَابِقُ الرُّومِ، وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشِ)). ❷

میں تمام عرب سے سبقت لے جانے والا ہوں، سلمان؛ فارس سے سبقت لے جانے والا، صہیب؛ روم میں سب سے سبقت لے جانے والا اور بلال؛ تمام حبشہ سے سبقت لے جانے والا ہے۔

1738 - عروہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: أَمُرُوا بِالْإِسْتِغْفَارِ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَسَبُّهُمْ. لوگوں کو اصحابِ محمد کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا، لیکن انہوں نے صحابہ کو بُرا کہا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے فرمایا: يَا ابْنَ أُخْتِي، أَمُرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَسَبُّهُمْ. ❸
اے بھانجے! لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اصحابِ رسول کے لیے مغفرت کی دعا کریں، لیکن انہوں نے (دعا کرنے کی) بہ جائے انہیں بُرا بھلا کہا۔

توضیح: استغفار کا یہ حکم اس آیت میں بیان ہوا ہے: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ [الحشر: ۱۰] (اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ایمان میں ہم پر سبقت لے چکے ہیں)۔ بُرا بھلا کہنے والوں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد اہل مصر تھے جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتے تھے، یا اہل شام تھے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہتے تھے، اور خارجی و حروریہ دونوں کو ہی بُرا کہتے تھے۔

1739 - جعفر بیان کرتے ہیں کہ میمون بن مہران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ثَلَاثٌ أَرْفُضُوهُنَّ: سَبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّظَرُ فِي النُّجُومِ،

❶ [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۱۵

❷ [مرسل ورجاله ثقات] المستدرک للحاکم: ۴۰۲/۳ - مجمع الزوائد للہیثمی: ۳۰۵/۹ - حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم:

۱/۱۸۵ - سیر أعلام النبلاء للذہبی: ۱۴۶/۳

❸ [اسنادہ صحیح] مضمی برقم: ۱۴

وَالنَّظْرُ فِي الْقَدْرِ . ❶

تین کاموں سے تم کنارہ کش رہو: اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کو بُرا کہنا، ستاروں کو دیکھ کر حال بتانا اور تقدیر کے معاملے میں (بے جا) غور و خوض کرنا۔

1740 - امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا:

((أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ)). قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ وَهَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ؟ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ فَكَيْفَ بِقَوْمٍ قَدْ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ؟ ❷

تمہیں لوگوں میں اس طرح مقام حاصل ہے جیسے نمک میں کھانے کا مقام ہے۔ حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کیا نمک کے بغیر کھانا عمدہ لگتا ہے؟ پھر آپ فرماتے: اس قوم کا کیا حال ہوگا جن کا نمک ختم ہو جائے؟

1741 - امام مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونَ، وَيُحْدِثُونَ . ❸

تم اصحاب محمد کو بُرا مت کہو، کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے، حالانکہ اس کے علم میں ہے کہ عنقریب انہیں شہید کر دیا جائے گا۔



❷ [سنادہ ضعیف ورجالہ ثقات] ماضی برقم: ۱۷

❶ [سنادہ صحیح] مکرر برقم: ۱۹

❸ [سنادہ ضعیف] مکرر برقم: ۱۸

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

1742 - سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تمہیں صرف وہی حدیث بیان کرنے لگا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، وہ یہ ہے کہ:

((إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِ قُرَيْشٍ)). ❶

بلاشبہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ قریش کے نیکو کار شخص تھے۔

1743 - ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَنِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ. ❷

اہل البیت کے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں: عبد اللہ، عبد اللہ کے والد اور عبد اللہ کی والدہ۔

1744 - سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((أَسْلَمَ النَّاسُ، وَأَمَّنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ)). ❸

لوگ اسلام آئے اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔

1745 - سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((يَا عَمْرُو اشْدُدْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ، وَثِيَابَكَ، وَائْتِنِي)) فَفَعَلْتُ فَجِئْتُهُ، وَهُوَ يَتَوَضَّأُ،

فَصَعَّدَ فِي الْبَصْرِ وَصَوَّبَهُ وَقَالَ: ((يَا عَمْرُو إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَكَ وَجْهًا فَيُسَلِّمَكَ اللَّهُ

وَيُغْنِمَكَ، أَرْغَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ رَغْبَةً صَالِحَةً)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَمْ أُسَلِّمْ

رَغْبَةً فِي الْمَالِ إِنَّمَا أُسَلِّمْتُ رَغْبَةً فِي الْجِهَادِ، وَالْكِفَاؤَةَ مَعَكَ، قَالَ: ((يَا عَمْرُو نِعْمًا

بِالْمَالِ الصَّالِحِ، لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ)). ❹

”اے عمرو! اپنے ہتھیار اور کپڑے باندھ لو اور میرے پاس آؤ۔“ میں نے ایسا ہی کیا اور آپ کی خدمت میں

حاضر ہو گیا۔ آپ وضو فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھ پر اچھی طرح نظر ڈالی، پھر سیدھا دیکھتے ہوئے فرمایا: اے

عمرو! میں چاہتا ہوں کہ تمہیں کسی طرف بھیجوں، پھر اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی سے رکھے اور تجھے مالِ غنیمت عطا

فرمائے، میں تمہارے لیے حصولِ مال کی اچھی آرزو رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مال

کی رغبت میں اسلام نہیں لایا بلکہ میں نے تو جہاد میں شرکت اور آپ کی رفاقت کے ذوق و شوق سے اسلام قبول

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۱۶۱ - سنن الترمذی: ۵/۶۸۸ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۳۵۴

❷ [إسناده ضعيف]. ❸ [إسناده صحيح] سنن الترمذی: ۵/۶۸۷

❹ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۴/۲۰۲ - المستدرک للحاکم: ۲/۲

کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! بہت خوب! اچھا مال! اچھے آدمی کے لیے ہی ہوتا ہے۔

1746۔ مطلب بن عبد اللہ بن حطب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ)) ①

اہل البیت کے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں: عبد اللہ، عبد اللہ کے والد اور عبد اللہ کی والدہ۔

1747۔ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((نِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ)) ②

اہل البیت کے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں: عبد اللہ، عبد اللہ کے والد اور عبد اللہ کی والدہ۔



① [مرسل ورجالہ ثقات] مضمی برقم: ۱۷۴۳

② [اسنادہ ضعیف] مضمی برقم: ۱۷۴۳

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے فضائل

1748 - سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت سے سنا جب آپ ہمیں ماہ رمضان میں سحری کھانے کے لیے بلا رہے تھے، کہ:

((هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارِكِ)) ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ)). ❶

با برکت کھانا تناول کرنے کے لیے آ جاؤ۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا۔

1749 - شریح بن عبید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعاء فرمائی:

((اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ)). ❷

اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا۔

1750 - مسلمہ بن مخلد بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ يَأْكُلُ فَقَالَ لِعَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ هَذَا الْمَخْضَدُ مَا إِنِّي أَقُولُ ذَا، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ، وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ، وَقِهِ الْعَذَابَ)). ❸

انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کھاتے دیکھا تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ کے اس بسیار خور چچا زاد کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں، جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ! اس کو کتاب کا علم سکھا، اسے شہروں میں جگہ دے اور اسے عذاب سے بچا۔



❶ [إسناده حسن لغيره] مسند أحمد: ٤/١٢٧ - سنن أبي داود: ٢/٣٠٣ - سنن النسائي: ٤/١٤٥ - مجمع الزوائد للهيثمي:

٣٥٦/٩

❷ [إسناده ضعيف ورجاله ثقات]

❸ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/٣٥٠

سیدنا ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

1751 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ)) يَعْنِي الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . ①

کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کی مراد سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے۔

1752 - ابو عثمان النهدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((هَلُمَّ هَهُنَا، فَإِنَّكَ صِنُو أَبِي)) . ②

یہاں تشریف لائیے، یقیناً آپ میرے والد کے مقام پر ہیں۔

1753 - سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَرَادَ عُمَرُ تَوْسِيعَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ لِلْعَبَّاسِ دَارٌ، فَقَالَ: لَا أُعْطِيكَهَا لَيْسَ لَكَ ذَاكَ قَالَ: اجْعَلْ

بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ حَكَمًا، فَقَضَى عَلَيْهِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: هِيَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ صَدَقَةٌ . ③

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کی توسیع کرنا چاہی تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا جو گھر تھا (اسے مسجد میں شامل کرنے کی ضرورت

محسوس ہوئی) تو انہوں نے کہا: میں تمہیں یہ گھر نہیں دوں گا، یہ تمہارا نہیں ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے اور

اپنے درمیان اُبی رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کرنے والا مقرر کر لیجیے۔ چنانچہ (انہوں نے ایسا ہی کیا تو) اُبی رضی اللہ عنہ نے ان کے

خلاف فیصلہ دے دیا۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گھر مسلمانوں پر صدقہ ہے۔

1754 - سیدنا عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ يَوْمَ السَّبْتِ، فَلَدَّوهُ بِزَيْتٍ وَقُسْطٍ

فَأَفَاقَ، وَقَالَ: ((أَمَّا تَحَرَّجْتُمْ لَدَدْتُمُونِي وَأَنَا صَائِمٌ، لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدًّا)) قَالَتْ

فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَّا عَمُّكَ الْعَبَّاسُ قَالَ: ((إِلَّا عَمِّي

الْعَبَّاسُ)) قَالَ: فَلَدَّ النِّسَاءُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا . ④

نبی ﷺ نے ہفتے کے دن روزہ رکھا ہوا تھا تو آپ پر غشی سی طاری ہو گئی۔ (گھر میں موجود افراد نے) تیل اور

① [إسناده ضعيف ولكن الحديث صحيح] صحيح مسلم: ۲/۶۷۶ - مسند أحمد: ۱/۹۴ - سنن أبي داود: ۲/۱۱۵ - سنن

الترمذی: ۵/۶۵۳

② [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ۴/۲۶

③ [إسناده صحيح] المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۲

④ [إسناده ضعيف والكن الحديث صحيح] صحيح البخاری: ۸/۱۴۷ - مسند أحمد: ۶/۱۱۸

قُسط آپ کے منہ میں ڈالی تو آپ ہوش میں آگئے اور فرمایا: تمہیں ذرا بھی احساس نہ ہوا کہ میرے منہ میں دوا ڈال دی جبکہ میں روزہ رکھے ہوئے تھا؟ (اس کی سزا کے طور پر) گھر میں جو جو بھی ہے سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اپنے چچا محترم عباس رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ کر دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سوائے میرے چچا کے۔ چنانچہ عورتوں نے ایک دوسرے کے منہ میں دوا ڈالی۔

توضیح:..... قُسط ایک بوٹی کا نام ہے جو ہندوستان میں پائی جاتی ہے، یہ بطور دوا اور بطور بخور استعمال ہوتی ہے۔

1755 - ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ:

أَقْبَلَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَلَهُ ضَفِيرَتَانِ وَهُوَ أَبْيَضٌ بَضٌّ ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِنِّكَ؟ قَالَ : ((أَعْجَبَنِي جَمَالُكَ يَا عَمَّ النَّبِيِّ)) ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : مَا الْجَمَالُ فِي الرَّجُلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : ((اللِّسَانُ)) . ①

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے ایک چونہ زیب تن کیا ہوا تھا اور آپ کی دوسفید مینڈھیاں تھی۔ جب نبی ﷺ نے انہیں دیکھا تو مسکرا دیے۔ یہ دیکھ کر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! خدا آپ کو مسکراتا ہی رکھے، آپ کیوں ہنسے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے نبی کے چچا جان! مجھے آپ کی خوبصورتی بہت پیاری لگی۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آدمی میں خوبصورتی کیا ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زبان (یعنی سلیقہ گفتگو)۔

1756 - ابوالضحیٰ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّا نَعْرِفُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامِ الضَّغَائِنِ بَوَاقِيَعٍ أَوْقَعَتْهَا فِيهِمْ قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَنْ يَنَالُوا خَيْرًا حَتَّى يُحِبُّوكُمْ لِلَّهِ ، وَلِقَرَابَتِي تَرْجُو سَلْتَهُمْ شَفَاعَتِي ، وَلَا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ)) . ②

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً ہمیں ایسے مواقع پر لوگوں کے چہروں پر نفرت و ناپسندیدگی کے آثار نظر آتے ہیں جب میں ان میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ ہرگز خیر و بھلائی کو نہیں پاسکتے، یہاں تک کہ وہ تم سے اللہ کی رضا اور میری قرابت داری کی خاطر محبت کرنے لگیں۔ ان سے پوچھو کہ کیا تم ہی میری شفاعت کی امید رکھتے ہو اور بنو عبدالمطلب اس کی امید نہیں رکھتے؟

1757 - سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّا لَنَخْرُجُ فَنَرِي قُرَيْشًا تُحَدِّثُ فَإِذَا رَأَوْنَا سَكَّتُوا ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَرَّ عِرْقٌ بَيْنَ

① [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۳ / ۳۳۰

② [إسناده ضعيف] المصنف لابن أبي شيبة: ۱۲ / ۱۰۹ - كنز العمال: ۱۲ / ۴۱

عَيْنِيهِ ثُمَّ قَالَ: ((وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ إِيْمَانٌ حَتَّىٰ يُجِبَّكَمَ لِلَّهِ وَلِقَرَابَتِي)). ❶

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب ہم باہر نکلتے ہیں اور قریش کو دیکھتے ہیں کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب وہ ہمیں دیکھتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا اور آپ کی پیشانی مبارک پر پسینہ اتر آیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی رضا اور میری قرابت داری کی خاطر تم سے محبت نہ کرنے لگ جائے۔

1758 - سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَقَدْ كَانَ يَحُوطُكَ، وَيَغْضَبُ لَكَ، قَالَ: ((هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ))، - قَالَ: ابْنُ مَهْدِيٍّ - ((مِنَ النَّارِ وَلَوْ لَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ)). ❷

میں نے نبی ﷺ سے کہا: آپ نے اپنے چچا (ابوطالب) کو کیا فائدہ پہنچایا جو کہ آپ کی حمایت کیا کرتا تھا اور آپ کی خاطر دوسروں سے خفا ہوتا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ٹخنوں تک ہلکی آگ میں ہوگا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کے نچلے گڑھے میں ہوتا۔

1759 - حسن بن مسلم کی بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَاتِ قَالَ: فَأَتَى عَلَى الْعَبَّاسِ فَسَأَلَهُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ: فَتَجَهَّمَهُ الْعَبَّاسُ وَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ، قَالَ: فَاَنْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَاَ الْعَبَّاسَ إِلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَا عَلِمْتَ يَا عُمَرُ، إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ؟، إِنْ كُنَّا تَعَجَّلْنَا صَدَقَةَ مَالِ الْعَبَّاسِ الْعَامَ عَامَ أَوْلٍ)). ❸

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صدقات کی وصولی کی ذمہ داری دے کر بھیجا تو وہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کی زکاۃ کا پوچھا، تو عباس رضی اللہ عنہ ان سے ترش روئی سے پیش آئے اور ان دونوں کے درمیان کچھ بحث و تکرار ہو گئی۔ یہ ماجرا دیکھ کر عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عمر! کیا تجھے علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے؟ ہم نے عباس کے مال سے اس سال کی زکاۃ بچھلے سال پیشگی ہی لے لی تھی۔

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۲۰۷/۱ - سنن الترمذی: ۶۵۲/۵ - مسند أبي داود الطيالسي: ۱۴۷/۲ - المصنف لابن أبي

شيبه: ۱۰۸/۱۲ - المستدرک للحاکم: ۳۳۳/۳

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاری: ۱۹۳/۷ - صحيح مسلم: ۱۹۴/۱ - مسند أحمد: ۲۰۷/۱ - مسند أبي عوانة: ۹۷/۱

❸ [إسناده ضعيف ولكن الحديث صحيح] صحيح البخاری: ۳۳۱/۳ - صحيح مسلم: ۶۷۶/۲ - سنن الترمذی: ۶۳/۲ -

سنن أبي داود: ۱۱۵/۲ - السنن الكبرى للبيهقي: ۱۱۱/۴

1760 - سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُ: مَا يُغْضِبُكَ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا وَلِقْرَيْشٍ إِذَا تَلَقَّوْا بَيْنَهُمْ تَلَقَّوْا بوجوهٍ مُبَشِّرَةٍ، وَإِذَا لَقُّوْنَا لَقُّوْنَا بِغَيْرِ ذَلِكَ، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَحَتَّى اسْتَدْرَعَ عَرَقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَكَانَ إِذَا غَضِبَ اسْتَدْرَعَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي أَوْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي إِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنُّ أَبِيهِ)). ❶

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے استفسار فرمایا: آپ کو کس نے غصہ دلا دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! قریش ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیوں کرتے ہیں کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑے ہنستے مسکراتے ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو تب ان کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آگیا، یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ کی پیشانی پر پسینہ ٹپکنے لگا۔ آپ ﷺ کو جب غصہ آتا تھا تو پسینہ آجاتا تھا۔ سو جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (یا فرمایا کہ) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی رضا اور میری قرابت داری کی خاطر تم سے محبت نہ کرنے لگ جائے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس نے عباس کو تکلیف دی؛ اس نے یقیناً مجھے تکلیف پہنچائی، کیونکہ آدمی کا چچا اس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے۔

1761 - سیدنا عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيزَابٌ عَلَى طَرِيقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَلَبَسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ كَانَ ذُبْحًا لِلْعَبَّاسِ فَرَّخَانَ، فَلَمَّا وَافَى الْمِيزَابَ صَبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرَّخَيْنِ، فَأَصَابَ عُمَرَ وَفِيهِ دَمُ الْفَرَّخَيْنِ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْعِهِ ثُمَّ رَجَعَ، فَطَرَحَ ثِيَابَهُ وَلَبَسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنَّهُ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ: وَأَنَا أَعَزُّمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَعَلَ ذَلِكَ الْعَبَّاسُ. ❷

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا ایک پرنا لہ تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے راستے میں آتا تھا۔ ایک مرتبہ جمعے کے دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اسی روز سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں دو چوزے ذبح ہوئے تھے۔ جب وہ پرنا لے کے برابر پہنچے تو اوپر سے چوزوں کے خون پر پانی انڈیلا گیا جو عمر رضی اللہ عنہ پر آگرا اور اس میں چوزوں کا خون بھی شامل تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنا لے کو وہاں سے ہٹانے کا حکم دیا اور خود واپس آ کر وہ کپڑے

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۰۷ - سنن الترمذی: ۶۵۲ - المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۳ - مسند أبی داود الطیالسی: ۲/۱۴۷

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۱۰ - المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۱

اتارے اور دوسرے کپڑے پہن لیے۔ پھر آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی (نماز کے بعد) سیدنا عباس رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! یہ جس جگہ لگا ہوا ہے وہاں نبی ﷺ نے لگایا تھا۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ کو تاکیداً کہتا ہوں کہ آپ میری کمر پر چڑھ کر اسے اسی جگہ پر لگا دیں جہاں رسول اللہ ﷺ نے اسے لگایا تھا۔ چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

1762 - یحییٰ بن عبدالرحمان بن حاطب سے مروی ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ كَانَ لِي جَارًا فَكَانَ لَيْلَهُ قِيَامٌ، وَنَهَارُهُ صِيَامٌ، وَفِي حَوَائِجِ النَّاسِ، قَالَ: فَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُرِينِيهِ فِي الْمَنَامِ، فَأَرَانِيهِ رَأْسَ الْحَوْلِ وَهُوَ جَاءٍ مِنَ السُّوقِ مُسْتَحْيِيًا فَقُلْتُ: مَا صُنِعَ بِكَ أَوْ مَا لَقِيتَ؟ قَالَ: فَقَالَ: كَادَ عَرْشِي أَنْ يَهْوِيَ لَوْلَا أَنْ لَقِيتُ رَبًّا رَحِيمًا. ①

عمر رضی اللہ عنہ کتنے اچھے آدمی ہیں، آپ میرے ہمسائے تھے تو آپ کی رات قیام میں اور دن روزے کی حالت میں اور لوگوں کی خدمت کرنے میں گزرتا تھا۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی مجھے خواب میں ان کی زیارت کروا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سال کے اختتام پر ان کی زیارت کروادی، وہ بازار سے آئے اور بہت شرم و حیا کی کیفیت میں تھے۔ میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا؟ یا آپ کو کیا حاصل ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر میں پروردگار کو مہربان و رحمت والا نہ پاتا تو ممکن تھا کہ میں اپنا عزت و مقام کھودیتا۔

1763 - عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَاتِ قَالَ: فَأَتَى عَلِيَّ الْعَبَّاسَ فَسَأَلَهُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ: فَتَجَهَّمَهُ الْعَبَّاسُ قَالَ: حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمَا، فَاَنْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَاَ الْعَبَّاسَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ صِنُوْ أَبِيهِ؟ إِنْ كُنَّا تَعَجَّلْنَا صَدَقَةَ الْعَبَّاسِ الْعَامَ عَامَ أَوَّلٍ)). ②

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تو وہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کی زکاۃ کا پوچھا، تو عباس رضی اللہ عنہ ان سے ترش روئی سے پیش آئے، یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کچھ بحث و تکرار ہو گئی۔ یہ ماجرا دیکھ کر عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑے اور عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عمر! کیا تجھے علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے؟ ہم نے عباس سے اس سال کی زکاۃ پچھلے سال پیشگی ہی لے لی تھی۔

1764 - عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ الْعَبَّاسُ عَمَّهُ إِلَى السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَ الْعَقْبَةِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ: ((لَيْتَكُمْ مُتَكَلَّمُكُمْ وَلَا يُطَلِّ الْخُطْبَةَ فَإِنَّ عَلَيْكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَيْنًا وَإِنْ يَعْلَمُوا بِكُمْ يَفْضَحُوكُمْ))، فَقَالَ قَائِلُهُمْ، وَهُوَ أَبُو إِمَامَةَ: سَلْ يَا مُحَمَّدُ لِرَبِّكَ مَا شِئْتَ، سَلْ لِنَفْسِكَ وَلَا صَحَابِكَ مَا شِئْتَ، ثُمَّ أَخْبَرْنَا مَا لَنَا مِنَ الثَّوَابِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

② [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۱۷۵۹

① إسناده حسن.

وَعَلَيْكُمْ إِذَا فَعَلْنَا ذَاكَ؟ قَالَ: ((أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تَعْبُدُوهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَسْأَلُكُمْ لِنَفْسِي وَلَا صَحَابِي أَنْ تُؤْوُوا وَتَنْصُرُونَا وَتَمْنَعُونَا مِمَّا مَنَعْتُمْ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ)) قَالُوا: فَمَا لَنَا إِذَا فَعَلْنَا ذَلِكَ؟ قَالَ: ((لَكُمْ الْجَنَّةُ)) قَالُوا: فَلَكَ ذَاكَ. ❶

نبی ﷺ (بیعت عقبہ کے موقع پر) اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک گھائی کے نزدیک درخت کے نیچے ستر انصاریوں کے پاس پہنچے اور فرمایا: تم میں سے جس نے بات کرنی ہے وہ کرے لیکن لمبی بات نہ کرے، کیونکہ تم پر مشرکین کی طرف سے ایک جاسوس مقرر ہے اور اگر انہیں تمہارے بارے میں معلوم ہو گیا تو وہ تمہیں رسوا کر دیں گے۔ پھر ان میں سے ایک شخص بولا، جس کا نام ابو امامہ تھا: اے محمد! آپ اپنے رب، اپنی ذات، اور اپنے ساتھیوں کے لیے جو چاہیں مطالبات پیش کریں، پھر ہمیں یہ بتلائیے کہ اگر ہم انہیں پورا کریں گے تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے اور آپ کی طرف سے کیا صلہ ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اپنے پروردگار کے لیے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور میں تم سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تم ہمیں رہنے کی جگہ فراہم کرنا، ہماری مدد کرنا اور ہماری اس سے حفاظت کرنا جس سے تم اپنے آپ کی حفاظت کرتے ہو۔ تو انہوں نے کہا: اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمیں کیا ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں جنت ملے گی۔ تو انہوں نے کہا: پھر ہم بھی آپ کے مطالبات مانتے ہیں۔

1765 - ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ:

وَكَانَ أَبُو مَسْعُودٍ أَصْغَرَ هُمْ سِنًا. ❷

ابو مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے کم سن تھے۔

1766 - امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا سَمِعَ الشَّيْبُ وَلَا الشُّبَّانُ بِخُطْبَةٍ مِثْلِهَا. ❸

کسی بوڑھے اور کسی نوجوان نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا۔

1767 - سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، جو کہ انصار کے بڑے علماء میں تھے اور انہوں نے بیعت عقبہ میں شرکت کی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت بھی کی، وہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجْنَا فِي حُجَّاجٍ قَوْمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ: فَاجْتَمَعْنَا بِالشَّعْبِ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَنَا، وَمَعَهُ عَمَةُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْنَا: تَكَلَّمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَخَذَ لِنَفْسِكَ وَلِرَبِّكَ مَا أَحْبَبْتَ قَالَ: فَتَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي، وَدَعَا إِلَى اللَّهِ وَرَغَّبَ فِي الْإِسْلَامِ، وَقَالَ: ((أَبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ تَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ نِسَاءَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ)) قَالَ: فَأَخَذَ الْبِرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ وَالَّذِي

❶ [مرسل ورجاله ثقات] مسند أحمد: ٤/١١٩ - دلائل النبوة للبيهقي: ٢/١٨٨ - المستدرک للحاکم: ٣/٣٢٢

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٤/١٢٠

❸ [إسناده صحيح الى الشعبي] دلائل النبوة للبيهقي: ٢/١٨٩ - مجمع الزوائد للهيثمى: ٦/٤٨

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَمْنَعَكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أَزْرَتْنَا فَبَايَعْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَتَحْنُ وَاللَّهِ أَهْلُ
الْحُرُوبِ، وَأَهْلُ الْحَلَقَةِ وَرِثْنَاهَا كَابِرًا، عَنْ كَابِرٍ. ❶

ہم اپنی قوم کے کچھ مشرک حجاج کے ساتھ روانہ ہوئے۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ پھر کہا: پس ہم ایک گھائی میں جمع ہو کر رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرنے لگے، یہاں تک کہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے چچا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آب بات کیجیے اور اپنے لیے اور اپنے پروردگار کے لیے جو آپ پسند کریں وہ ہم سے معاہدہ کیجیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پہلے گفتگو کی، اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی اور اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی، اور فرمایا: میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ جس طرح تم اپنے بیوی بچوں کی حفاظت کرتے ہو اسی طرح تم میری بھی حفاظت کرو گے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر براء بن معرور نے آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑا، پھر کہا: جی ہاں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا! ہم آپ کی اسی طرح حفاظت کریں گے جس طرح ہم اپنی ہم اپنی حفاظت کرتے ہیں، آپ ہم سے بیعت لیجیے، اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم جنگجو اور اہل حلقہ ہیں اور ہمیں یہ اکابر سے وراثت میں ملی ہے اور انہوں نے اپنے اکابر سے وراثت میں حاصل کی ہے۔

1768 - سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((هَذَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْصَلَهَا)). ❷

یہ عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) قریش میں ہاتھ کے سب سے زیادہ سخی اور ان سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

1769 - سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا
أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَزِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
نُفَارِقْهُ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ، وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: بَيْضَاءَ، قَالَ الْعَبَّاسُ: فَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَهَا، وَهُوَ لَا يَأْلُو مَا أَسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِينَ. ❸

میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہی تھے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ ہی رہے اور آپ سے الگ نہ ہوئے۔ آپ ﷺ ایک خچر پر سوار تھے جس کی پیشانی پر خال خال ہی سیاہ بال تھے۔ اور بسا اوقات معمر

❶ [سنادہ صحیح] مسند أحمد: ۳/ ۴۶۰ - دلائل النبوة للبيهقي: ۱۸۹/۲

❷ [سنادہ صحیح] مسند أحمد: ۱/ ۱۸۵ - المستدرک للحاکم: ۴/ ۳۲۸ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/ ۲۶۸

❸ [سنادہ صحیح] صحیح مسلم: ۳/ ۱۳۹۸ - مسند أحمد: ۱/ ۲۰۷ - المستدرک للحاکم: ۳/ ۳۲۷ - السنن الكبرى للنسائي:

نے ”سفید خچر“ کے الفاظ بیان کیے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام پکڑ کر اسے آگے بڑھنے سے روک رہا تھا، تاکہ وہ مشرکین کی جانب تیزی سے آگے نہ بڑھے۔

1770 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَعَ فِي أَبِي لُبَّاسٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ، فَقَالُوا: وَاللَّهِ لَنَلْطِمَنَّه كَمَا لَطَمَهُ، فَلَبَسُوا السَّلَاحَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَكْرَمُ عَلَيَّ؟)) قَالُوا: أَنْتَ، قَالَ: ((فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، فَلَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا، فَتَوُدُّوا أَحْيَاءَنَا)) فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ. ❶

ایک انصاری شخص نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے والد کے متعلق کچھ نازیبا بات کہی جو کہ دور جاہلیت میں (فوت ہو گیا) تھا، تو عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو طمانچہ دے مارا۔ اس پر اس کی قوم کے لوگ آگے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! جس طرح انہوں نے اس کو طمانچہ مارا ہے اسی طرح ہم بھی انہیں طمانچہ مار کر ہی رہیں گے۔ انہوں نے (جوش میں آ کر) ہتھیار بھی پہن لیے۔ اس بات کا رسول اللہ ﷺ کو پتا چلا تو آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کی نگاہ میں اہل زمین میں سے کون سب سے زیادہ معزز ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، تم ہمارے فوت شدگان کو برا مت کہا کرو، اس سے تم ہمارے زندوں کو اذیت پہنچاتے ہو۔ اس قوم کے لوگ آ کر عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔

1771 - سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے والد سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا عَمُّكَ، كَبُرَتْ سِنِّي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي، فَعَلَّمَنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ، قَالَ: ((يَا عَبَّاسُ، أَنْتَ عَمِّي، وَلَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَلَكِنْ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ، وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) قَالَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُ قُرْبَ الْحَوْلِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. ❷

وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کا چچا ہوں، میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں اور میری موت کا وقت بھی قریب آ گیا ہے، سو مجھے کوئی ایسی چیز سکھلا دیجیے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ بخشے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! آپ میرے چچا ہیں اور میں اللہ سے بچانے میں آپ کے کسی کام نہیں آ سکتا، البتہ آپ اپنے رب سے معافی اور دنیا و آخرت میں عافیت کی دعا مانگیے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہی بات فرمائی۔ پھر وہ سال مکمل ہونے کے قریب دوبارہ آپ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے تب

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۳۰۰ - سنن الترمذی: ۵/۶۵۲ - المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۵ - سیر أعلام النبلاء

للذهبی: ۳/۲۹۰ - کنز العمال: ۱۱/۷۰۳

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۰۶

بھی یہی فرمایا۔

1772 - سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا عَمَّكَ قَدْ كَبُرَتْ سِنِّي، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. ①

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کا چچا ہوں، میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں۔۔۔ اس کے بعد گزشتہ روایت ہی کے مثل بیان کیا۔

1773 - سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهَا بَعْضًا لَقَوْهُمْ بِبِشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِوَجُوهٍ لَا نَعْرِفُهَا قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ)). ②

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب قریشی ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو بہت خوش باش اور اچھے انداز میں ملتے ہیں لیکن جب ہمیں ملتے ہیں تو عجیب سامنہ بنا لیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے یہ سنا تو سخت غصے میں آگئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر محبت نہ کرنے لگے۔

1774 - سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّا لَنَخْرُجُ فَنَرِي قُرَيْشًا تُحَدِّثُ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ③

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: ہم باہر نکلتے ہیں تو قریش کو باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔۔۔ اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

1775 - سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَزِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَفَارِقْهُ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَرَبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرَوْهُ بَنُ نَعَامَةَ الْجُدَامِيِّ، فَلَمَّا التَّقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قَبْلَ الْكَفَّارِ قَالَ الْعَبَّاسُ: وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفُهَا، وَهُوَ لَا يَأْلُو مَا أَسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِينَ، وَأَبُو

① [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۰۹ - الأدب المفرد للبخاري، ص: ۲۵۲

② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۰۷ - تاريخ المدينة لابن شبة: ۱/۱۸۸

③ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۰۷

سُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ أَخَذَ بِغُرْزِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عَبَّاسُ نَادِ: يَا أَصْحَابَ السَّمْرَةِ)) قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي: أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمْرَةِ؟ قَالَ: فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقْرِ عَلَى أَوْلَادِهَا، فَقَالَ: لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، وَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ، فَاقْتَتَلُوا هُمْ وَالْكَفَّارُ، فَنَادَتْ الْأَنْصَارُ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، ثُمَّ قَصُرَتِ الدَّاعُونَ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَادُوا: يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالَ: فَظَنَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَعْغَلْتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حِينَ جَمَى الْوَطِيسُ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَجُوهَ الْكَفَّارِ ثُمَّ قَالَ: ((انْهَزْمُوا وَرَبَّ الْكَعْبَةِ، انْهَزْمُوا وَرَبَّ الْكَعْبَةِ)) قَالَ: فَذَهَبَتْ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصِيَّاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَعْغَلْتِهِ. ❶

میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہی تھے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ ہی رہے اور آپ سے الگ نہ ہوئے۔ آپ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے جس کی پیشانی پر خال خال ہی سیاہ بال تھے اور وہ خچر فروہ بن نعامہ جذامی نے آپ کو تحفے میں دیا تھا۔ جب مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ شروع ہوا تو مسلمان میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے، جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے خچر کو کفار کی جانب آگے بڑھانے لگے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا، میں اسے روک رہا تھا، تاکہ وہ مشرکین کی جانب تیزی سے آگے نہ بڑھے اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی رکاب کو پکڑا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! کیکر کے درخت (کے نیچے بیعت کرنے) والوں کو آواز دو۔ عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری آواز بہت اونچی تھی، چنانچہ میں نے بلند آواز سے کہا: کیکر کے درخت (کے نیچے بیعت کرنے) والے کہاں ہیں؟ کہتے ہیں کہ میری آواز سن کر وہ اس طرح پلٹے کہ جیسے گائے اپنے بچوں کی (آواز سن کر ان کی) طرف پلٹتی ہے۔ اور انہوں نے کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ پھر وہ اور کفار باہم لڑنے لگے۔ پھر انصار نے (اپنے ساتھیوں کو) آواز دی، کہنے لگے: اے انصار کی جماعت!۔ پھر یہ آواز کو بنو حارث بن خزرج تک محدود ہو گئی اور لوگوں نے کہا: اے بنو حارث بن خزرج!۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خچر پر بیٹھے ہوئے، گروں کو لمبا کر کے دیکھنے والے کی طرح، ان کی لڑائی کا جائزہ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا وقت ہے کہ (لڑائی کا) تنور گرم ہو گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پکڑیں اور انہیں کافروں کے چہروں پر دے مارا، پھر فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ شکست کھا گئے، رب کعبہ کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں دیکھنے لگا تو میرے

خیال کے مطابق لڑائی اسی طرح جاری تھی، پھر اللہ کی قسم! اسی طرح ہوا کہ جو نبی آپ نے ان کی طرف کنکریاں پھینکیں تو میں دیکھ رہا تھا کہ ان کی دھار کند ہو گئی ہے اور ان کی میدان چھوڑنے والی حالت ہو گئی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔ اور میں (اب بھی چشم تصور سے) گویا رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ نچر کو ایڑ لگا کر ان کا پیچھا کر رہے ہیں۔

1776 - سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عَبَّاسٌ، وَأَبُو سُفْيَانَ مَعَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَحَصَبَهُمْ وَقَالَ: ((الآن حمى الوطيس)) وَقَالَ: ((نادِ يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ)). ❶

عباس اور ابوسفیان رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، تو آپ ﷺ نے کافروں پر کنکریاں پھینکیں اور فرمایا: اب (لڑائی کا) تنور گرم ہو گیا ہے۔ اور فرمایا: (اے عباس!) آواز لگاؤ، اے اصحابِ سورۃ البقرۃ!

1777 - نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ عُمَرُ عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْتَسْقِي بِهِ، فَقَالَ: جِئْنَاكَ بِعَمِّ نَبِينَا فَاسْقِنَا، فَسُقُوا. ❷

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قحط کے سال سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو لے کر بارش کی دعا کے لیے نکلے اور فرمایا: (اے اللہ!) ہم تیرے پاس اپنے نبی کے چچا کو لے کر آئے ہیں، لہذا تو ہمیں بارش عطا فرما دے۔ تو ان پر بارش برسا دی گئی۔

1778 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ: مَنْعَ ابْنِ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْعَبَّاسُ عَمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا يَنْقِمُ ابْنَ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ، وَمِثْلُهَا)) ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ)). ❸

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ کی وصولی کے لیے تو بھیجا تو آپ کو بتلایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور نبی ﷺ کے چچا عباس نے زکاۃ نہیں دی۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل تو صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ غریب تھا تو اللہ نے اسے مال دار کر دیا، جہاں تک خالد کی بات ہے تو تم اس پر ظلم کر رہے ہو، کیونکہ اس نے تو اپنی زرہیں تک راہِ خدا میں دے دی ہیں اور عباس کا معاملہ یہ ہے کہ ان کی زکاۃ اور اتنا ہی

❶ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۰۷

❷ [في هذا الإسناد سقطاً مع الإرسال] صحيح البخاري: ۲/۴۹۴ - المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۴

❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۳/۳۳۱ - صحيح مسلم: ۲/۶۷۶ - مسند أحمد: ۲/۳۲۲ - سنن أبي هريرة: ۲/۱۱۵ -

سنن النسائي: ۵/۳۳

اور مال میرے ذمے ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

توضیح:..... ان تینوں اصحاب کے زکاۃ نہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ ابن جمیل نے تو سیدھے انکار ہی کر دیا تھا، اسی لیے نبی ﷺ نے ان کے متعلق زجر و توبیخ کا سا انداز اپنایا، اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرض زکاۃ کی وصولی کے لیے اگر زبردستی بھی کرنا پڑے تو جائز ہے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے زکاۃ اس لیے نہ دی کیونکہ وہ اپنا سارا مال پہلے ہی راہِ خدا میں لٹا چکے تھے۔ اور آپ ﷺ نے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو فرمایا کہ ”ان کی زکاۃ اور اسی کے مثل (یعنی جتنی زکاۃ ہے اتنا ہی اور مال) میرے ذمے ہے“ تو اس کی وضاحت ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ نبی ﷺ ان سے دو سال کی زکاۃ پیشگی لے چکے تھے۔ ❶

1779 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور پھر فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمٌ عَلَى اللَّهِ؟)) قَالُوا: أَنْتَ، قَالَ: ((فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، لَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا))، فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ، اسْتَغْفِرُ لَنَا. ❷

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی نظر میں لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا: آپ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس بلاشبہ عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، تم ہمارے فوت شدگان کو برا بھلا مت کہو، اس سے تم ہمارے زندہ لوگوں کو تکلیف دیتے ہو۔ پھر کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، آپ ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے) بخشش طلب کیجیے۔

1780 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ، فَقِيلَ مَنَّعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَعْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ فِيهِ عَلِيٌّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا)). ❸

رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا تو آپ کو بتلایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکاۃ نہیں دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل تو صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ غریب تھا تو اللہ اور اس کے رسول نے اسے مال دار کر دیا، جہاں تک خالد کی بات ہے تو تم اس پر ظلم کر رہے ہو، کیونکہ اس نے تو اپنی زرہیں اور گھوڑے تک راہِ خدا میں دے دیے ہیں اور رسول اللہ کے چچا عباس بن عبدالمطلب کا معاملہ یہ ہے کہ ان کی زکاۃ اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور مال میرے ذمے ہے۔

1781 - امام مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ سنن الدارقطنی: ۱۲۴/۲

❷ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۵

❸ [إسناده صحيح] ماضی برقم: ۱۷۷۸

((لَا تُؤْذُونِي فِي عَبَّاسٍ فَإِنَّهُ بَقِيَّةُ آبَائِي ، وَإِنَّ الْعَمَّ صِنُؤُ أَبِيهِ)) .^①
تم مجھے عباس کے بارے میں اذیت مت دو، کیونکہ یقیناً وہ میرے آباء و اجداد کی نشانی ہیں، اور بلاشبہ چچا! باپ کے ہی مثل ہوتا ہے۔

1782 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ بدر کے روز فرمایا:

((مَنْ لَقِيَ مِنْكُمْ الْعَبَّاسَ فَلْيَكُفَّ عَنْهُ ، فَإِنَّهُ مُكْرَهُ)) .^②

تم میں سے جس کا بھی عباس سے سامنا ہو وہ ان پر وار نہ کرے، کیونکہ انہیں (ہمارے مقابلے میں آنے پر) مجبور کیا گیا ہے۔

1783 - سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ وَهُوَ مُغْضَبٌ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا بَالُ قُرَيْشٍ إِذَا تَلَقَّوْا بَيْنَهُمْ تَلَقَّوْا بِوَجْهِهِ مُبْشِرَةً ، وَإِذَا لَقُّوْنَا لَقُّوْنَا بِغَيْرِ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ)) وَقَالَ: ((عَمُّ الرَّجُلِ صِنُؤُ أَبِيهِ)) .^③

میں نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ آپ کے پاس سیدنا عباس رضی اللہ عنہ آئے اور وہ غصے میں تھے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! قریش کو کیا ہو گیا ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑے خوش باش ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو ان کی یہ کیفیت نہیں ہوتی؟ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اس قدر غصے میں آگئے کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ رضائے الہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کے مثل ہوتا ہے۔

1784 - أم المؤمنين سیدہ أم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے تو صحابہ نے آپ کے پاس خلافت کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِكِنَّهَا فِي بَنِي عَمِّي صِنُؤُ أَبِي الْعَبَّاسِ)) .^④

خلافت میرے چچا کے بیٹوں میں ہوگی جو ابوالعباس کے قائم مقام ہیں۔

1785 - عبد اللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی شخص کی کوئی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَدْخَلَ اللَّهُ قَلْبَ عَبْدٍ الْإِيمَانَ لَمْ يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ)) ، ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

① [مرسل ورجاله ثقات] مجمع الزوائد للهيثمى: ۲۶۹ / ۹

② [إسناده ضعيف] التاريخ للفسوى: ۵۰۵ / ۱ - سيرة ابن هشام: ۶۲۹ - الطبقات لابن سعد: ۱۱ / ۴

③ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ۱۸۵۷

④ [فيه رواية لم أجد من وثقهم أو جرحهم] مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۸۷ / ۵

النَّاسَ فَقَالَ: ((مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي، فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنُّ أَبِيهِ)). ❶
اللہ تعالیٰ اس بندے کے دل میں ایمان کو داخل نہیں فرماتا جو تم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی (رضا کی) خاطر محبت نہیں کرتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: جس نے عباس کو تکلیف دی اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی، کیونکہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے مثل ہی ہوتا ہے۔

1786 - عبد اللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَمُّ الرَّجُلِ صِنُّ أَبِيهِ، مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي)). ❷

آدمی کا چچا اس کے باپ کے مثل ہوتا ہے، جس نے عباس کو تکلیف دی؛ اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی۔

1787 - یعقوب الماحنون بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَأَخَذَ بَعْضُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ:

((اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَسْقِيكَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ)). ❸

یقیناً عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر بارش کی دعا کرنے کے لیے (میدان میں) نکلے تو انہوں نے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا کندھا پکڑا اور فرمایا: اے اللہ! یقیناً ہم تجھ سے تیرے پیغمبر کے چچا کے ذریعے سے بارش طلب کرتے ہیں۔

1788 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا لِعَبَّاسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ، فَبَلَغَ قَوْمَهُ، فَلَبَسُوا السَّلَاحَ ثُمَّ

جَاءُوا، فَقَالُوا: لَا نَرْضَى حَتَّى نَلْطَمَهُ كَمَا لَطَمَهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَخَطَبَ وَقَالَ: ((أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ؟)) وَغَضِبَ، وَقَالَ: ((لَا تَسُبُّوا

الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْحَيَّ)) فَقَالُوا: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ، اسْتَغْفِرُ لَنَا يَا

رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ)). ❹

ایک آدمی نے عہد جاہلیت میں عباس رضی اللہ عنہ کے باپ کو گالی دی، تو عباس رضی اللہ عنہ نے اسے زور سے طمانچہ مار دیا۔

جب اس کی قوم کو پتا چلا تو وہ اسلحے سے لیس ہو کر آگے اور کہا: ہم تب تک راضی نہیں ہوں گے جب تک ہم اسے

طمانچہ نہ مار لیں، جیسے اس نے طمانچہ مارا ہے۔ تو اس بات کا نبی ﷺ کو پتا چل گیا۔ آپ ﷺ نے خطبہ دیا

اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں؟ آپ غصے میں تھے اور فرمایا: تم

فوت شدگان کو برا بھلا مت کہا کرو، اس طرح تم زندہ کو تکلیف دیتے ہو۔ (آپ ﷺ کا یہ خطاب سن کر)

انہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، اے اللہ کے رسول! ہمارے

لیے استغفار کیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔

1789 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر پر براجمان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

❶ [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ٢٧ / ٤

❷ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ١٧٦٠

❸ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ١٧٧٠

❹ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ١٧٧٧

((أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ؟)) قَالَ: قُلْنَا: أَنْتَ، قَالَ: ((فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، لَا تُؤْذُوا الْعَبَّاسَ فَتُؤْذُونِي)) وَقَالَ: ((مَنْ سَبَّ الْعَبَّاسَ، فَقَدْ سَبَّنِي)). ①

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے ہاں اہل زمین میں سے سب سے معزز کون شخص ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے کہا: آپ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس بلاشبہ عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، تم عباس کو برا بھلا مت کہو، اس سے تم مجھے تکلیف دیتے ہو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے عباس کو برا بھلا کہا؛ اس نے یقیناً مجھے برا بھلا کہا۔

1790 - سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي أَبِي كَانَ لِلْعَبَّاسِ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ. ②

ایک آدمی نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے والد کے بارے میں بدزبانی کی۔ پھر راوی نے سفیان کی حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

1791 - ابوالضحیٰ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَنَرِي ضِعَائِنَ فِي وُجُوهِ قَوْمٍ مِنْ وَقَائِعِ أَوْقَعْتَهَا بِهِمْ، قَالَ: وَقَدْ فَعَلْتُمْ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا حَتَّى يُحِبُّوكُمْ لِقَرَابَتِي، أَتَرْجُو سَلْمَهُمْ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ)). ③

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً ہمیں ایسے مواقع پر لوگوں کے چہروں پر نفرت و ناپسندیدگی کے آثار نظر آتے ہیں جب میں ان میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی وہ ایسا کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ تم سے میری قرابت داری کی خاطر محبت نہ کرنے لگیں۔ ان سے پوچھو کہ کیا تم ہی میری شفاعت کی امید رکھتے ہو اور بنو عبدالمطلب اس کی امید نہیں رکھتے؟

1792 - محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں کہ:

جَلَسَ الْعَبَّاسُ إِلَى قَوْمٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَطَعُوا حَدِيثَهُمْ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَخَطَبَ فَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ بِالْحَدِيثِ، فَإِذَا جَلَسَ إِلَيْهِمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِءٍ إِيمَانٌ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلَّهِ، وَلِقَرَابَتِي مِنْهُمْ)). ④

سیدنا عباس رضی اللہ عنہم قریش کے کچھ لوگوں کے پاس جا کر بیٹھے تو انہوں نے اپنی بات ختم کر دی۔ تو انہوں نے اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ کوئی بات کر رہے

② [إسناده ضعيف.]

① [إسناده ضعيف] مکرر برقم: ۱۷۷۹

③ [إسناده ضعيف] المصنف لابن أبي شيبة: ۱۰۹/۱۲ - كنز العمال: ۴۱/۱۲

④ [إسناده ضعيف] سنن ابن ماجه: ۵۰/۱

ہوتے ہیں لیکن جب ان کے پاس میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص جا کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ رضائے الہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔

1793 - سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضَهُمْ بَعْضًا لَقُوا بِبِشْرِ حَسَنِ، فَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِوَجْوهٍ لَا نَعْرِفُهَا، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ)). ❶

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب قریشی ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو بہت خوش باش اور اچھے انداز میں ملتے ہیں لیکن جب ہمیں ملتے ہیں تو عجیب سا منہ بنا لیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے یہ سنا تو غصے میں آگئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! کوئی بھی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر محبت نہ کرنے لگے۔

1794 - عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَخَذَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ حِينَ وَافَاهُ السَّبْعُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَأْخُذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَيَشْتَرِطُ لَهُمْ، وَذَلِكَ وَاللَّهِ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ وَأَوَّلِهِ، مِنْ قَبْلِ أَنْ يَعْبُدَ اللَّهُ أَحَدٌ عَلَانِيَةً. ❷

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بیعت عقبہ میں رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ تھاما، جس وقت ستر انصاری صحابہ آپ سے ملنے آئے تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ (کا ساتھ دینے) کے لیے ان سے وعدہ لے رہے تھے اور ان پر شرط عائد کر رہے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! یہ اسلام کے بالکل ابتدائی دنوں کی بات ہے جب کوئی اللہ کی علانیہ عبادت بھی نہیں کرتا تھا۔

1795 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسَ، فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْإِثْنَيْنِ فَأَتَيْتَنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ)) قَالَ: فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ قَالَ: فَأَلْبَسْنَا كِسَاءَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَلِوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً بَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اللَّهُمَّ أَخْلِفْهُ فِي وَوَلَدِهِ)). ❸

رسول اللہ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: جب سوموار کی صبح ہوگی تو آپ اپنے بیٹے کے ہمراہ میرے پاس آنا۔ چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ (سوموار کے روز) صبح کو (آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے) اور ان کے ساتھ ہم بھی گئے، تو آپ ﷺ نے اپنی چادر ہمیں پہنائی، پھر فرمایا: اے اللہ! عباس کی اور اس کے بیٹے کی

❶ [إسناده ضعيف] تاريخ المدينة لابن شبة: ١٨٧/١ ❷ مرسل ورجاله ثقات.

❸ [إسناده حسن] المستدرک للحاکم: ٣/٣٢٦ - المعجم الكبير للطبرانی: ٦/٢٥٢ - مجمع الزوائد للهيثمی: ٩/٢٦٩

مغفرت فرما، ظاہری بھی اور باطنی بھی، ایسی مغفرت کہ جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے، اے اللہ! اس کی اولاد میں اس کا بہترین جانشین پیدا فرما۔

1796 - محمد بن کعب القرظی سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ نَجِيءٌ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ؟ فَقَالَ: ((أَمَّا وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِقَرَابَتِكُمْ مِنِّي)). ① انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قریش کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم آتے ہیں اور وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں (تو ہمیں دیکھ کر) اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! اللہ کی قسم! کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ رضائے الہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث تم سے محبت نہ کرنے لگے۔

1797 - عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ الْعَبَّاسُ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ لَا تَرْفَعُ مَائِدَتُهُ، حَتَّى يُرْفَعَ مِنْهَا لِلطَّيْرِ وَالسَّبَاعِ. ② سیدنا عباس رضی اللہ عنہ جب محو سفر ہوتے تھے تو ان کا دسترخوان اس وقت تک اٹھایا نہیں جاتا تھا جب تک پرندے اور جانور بھی اس سے کھانا لیتے۔

1798 - محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ الْعَبَّاسُ: كَانَ إِذَا جَلَسْنَا إِلَى قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَهُ عَنْهُمْ شَيْءٌ خَطَبَهُمْ فَيَتَعَطُّونَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا إِذَا جَلَسْنَا إِلَى قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ قَالَ: فَخَطَبَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا بَالُ رَجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ، فَإِذَا جَاءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَيُحِبَّكُمْ لِقَرَابَتِي)). ③ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم قریش کی جماعت کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور وہ باتیں کر رہے ہوتے تو (ہمیں دیکھ کر) اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ کو جب ان سے کوئی بات پہنچتی تھی تو آپ انہیں خطبہ دیتے تو وہ اصلاح حال پر توجہ دیتے تھے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً جب ہم قریش کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں اور وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں تو وہ اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں خطبہ دیا اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص آجاتا ہے تو وہ اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ رضائے الہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔

② [إسناده ضعيف.]

① [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۱۷۹۲

③ [إسناده ضعيف.]

1799 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب ابورشہدین بیان کرتے ہیں کہ:
 إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُجِلُّ الْعَبَّاسَ إِجْلَالَ الْوَلَدِ وَالِدًا أَوْ عَمًّا. ❶
 بلاشبہ رسول اللہ ﷺ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا اس طرح خاص عزت و احترام کیا کرتے تھے جس طرح بیٹا اپنے والد یا چچا کی عزت و احترام کرتا ہے۔

1800 - عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ((الْعَبَّاسُ وَصِيِّي وَوَارِثِي)). ❷

عباس میری وصیت اور میرے وارث ہیں۔

1801 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِعُمَرَ أَمَا تَذْكُرُ حِينَ شَكَّوْتَ الْعَبَّاسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَكَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ
 الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ)). ❸

میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ نے نبی ﷺ سے عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت تو
 آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے مثل ہوتا ہے؟

1802 - عطیہ العوفی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ كَعْبَ الْحَبْرَ أَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ: اخْتَبَيْهَا لِلشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ، قَالَ: وَهَلْ لِي شَفَاعَةٌ؟ قَالَ:
 نَعَمْ، لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ. ❹

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: اسے اپنے ہاں شفاعت کے لیے محفوظ رکھ لیجیے۔
 انہوں نے کہا: کیا میرے پاس شفاعت کا حق ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، نبی ﷺ کے اہل بیت میں سے جو
 بھی ہے اس کو شفاعت کا حق حاصل ہے۔

1803 - سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ قُرَيْشًا جُلُوسٌ فَتَدَاكُرُوا أَنْسَابَهُمْ فَجَعَلُوا مَثَلَكَ مَثَلِ نَخْلَةٍ فِي كَبُورَةٍ
 مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ يَوْمَ خَلَقَ الْخَلْقَ، جَعَلَنِي
 فِي خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ خَيْرًا، ثُمَّ جَعَلَ الْقَبَائِلَ، جَعَلَنِي فِي خَيْرِ قَبِيلَةٍ يَعْنِي خَيْرًا، ثُمَّ جَعَلَ
 الْبُيُوتَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ بُيُوتِهِمْ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا، وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا)). ❺

❶ [مرسل ورجاله ثقات] المستدرک للحاکم: ۳/ ۳۳۴ - سیر أعلام النبلاء للذہبی: ۳/ ۲۸۷

❷ [إسناده ضعيف] الجامع الصغير للسيوطي: ۲/ ۶۸ - سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۲/ ۲۰۴

❸ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/ ۹۴ - سنن الترمذی: ۵/ ۶۵۳ - معجم الصحابة للبغوی: ۴۲۵

❹ [إسناده ضعيف] الشريعة للأجری: ۳۵۱

❺ [إسناده ضعيف] سنن الترمذی: ۵/ ۵۸۴ - السنن الكبرى للنسائی: ۱/ ۴۹۹ - مناقب الشافعی للبيهقي: ۱/ ۴۶ - دلائل

النبوة للبيهقي: ۱/ ۱۳۰

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ قریش بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے حسب و نسب کے تذکرہ کیا اور آپ کی مثال اس درخت سے دی جو سطح زمین پر نہ ٹھیرنے والی زمین پر ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جس روز اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے مجھے دو گروہوں میں سے اچھے گروہ میں شامل کیا، پھر اس نے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں شامل کیا، پھر اس نے گھر بنائے تو مجھے سب گھروں میں سے بہترین گھر میں شامل کیا، چنانچہ میں ان سے ذات کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور گھرانے کے اعتبار سے بھی بہتر ہوں۔

1804 - سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يُجَهِّزُ بَعَثًا، فَطَلَعَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ نَبِيِّكُمْ أَجْوَدُ قُرَيْشًا كَفًّا وَأَوْصَلُهُمْ)).^①

یقیناً نبی ﷺ ایک دستے کو تیار کرنے نکلے تو عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آگئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ عباس بن عبدالمطلب ہیں، تمہارے نبی کے چچا، یہ قریش میں ہاتھ کے سب سے زیادہ سخی اور ان سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

1805 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَمَنَّعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدْ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا))، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا شَعْرَتُ أَنْ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو الْأَبِ أَوْ صِنُو أَبِيهِ؟)).^②

نبی ﷺ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکاۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو ابن جمیل، خالد بن ولید اور سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نے زکاۃ نہیں دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل تو اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ غریب تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مال دار کر دیا اور خالد پر تم ظلم کر رہے ہو، کیونکہ اس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار تک راہِ خدا میں دے دیے، اور جہاں تک رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس (رضی اللہ عنہ) کا تعلق ہے تو ان کی زکاۃ اور اسی کے مثل (یعنی جتنی زکاۃ ہے اتنا ہی اور مال) میرے ذمے ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آدمی کا چچا باپ کے، یا فرمایا کہ اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

1806 - صدقہ بن ابوسہل الہنالی بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي عُتْبَةَ بِنْتِ سَمْعَانَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ: فَخَرَجَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَسَنِ قَالَ: فَاسْتَرْجَعْتُ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ: حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ فَقَالَ: ((الْعَبَّاسُ صِنُو أَبِي)).^③

② [إسناده صحيح] مضي برقم: ١٧٧٨

① [لم أجد محمد بن أبي خلف والباقون ثقات] مضي برقم: ١٧٦٨

③ [إسناده ضعيف] تاريخ بغداد للخطيب: ٣٥٧/٥

میں اپنی خالہ عتبہ بنت سمان العدویہ کے پاس تھا کہ زید بن علی بن حسن باہر نکلے تو عتبہ نے ”إنا لله وإنا إليه راجعون“ پڑھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیوں پڑھا؟ تو انہوں نے کہا: مجھ سے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: عباس میرے والد کے قائم مقام ہیں۔

1807 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ لِلْعَبَّاسِ دَارٌ إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ وَفِي الْمَسْجِدِ ضَيْقٌ فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَدْخُلَهَا فِي الْمَسْجِدِ، فَأَبَى، فَقَالَ: اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَا بَيْنَهُمَا أَبِي بَن كَعْبٍ، فَقَضَى لِلْعَبَّاسِ عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَجْرًا عَلَى مِنْكَ، فَقَالَ أَبِي: أَوْ أَنْصَحُ لَكَ مِنِّي؟ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَمَا بَلَغَكَ حَدِيثُ دَاوُدَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهُ بِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَدْخَلَ فِيهِ بَيْتَ امْرَأَةٍ بِغَيْرِ إِذْنِهَا، فَلَمَّا بَلَغَ حُجْرَةَ الرِّجَالِ مَنَعَهُ اللَّهُ بِنَاءَهُ، قَالَ دَاوُدُ: يَا رَبِّ مَنَعْتَنِي بِنَاءَهُ، فَاجْعَلْهُ فِي عَقِبِي، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: أَلَيْسَ قَدْ صَارَتْ لِي وَقَضَى لِي بِهَا؟ قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُكَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❶

مسجد کے پہلو میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا گھر تھا اور مسجد کی جگہ تنگ تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ وہ اس گھر کو مسجد میں شامل کر دیں لیکن عباس رضی اللہ عنہ نے گھر دینے سے انکار کر دیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور اپنے درمیان اصحاب رسول میں سے کوئی آدمی مقرر کر لیجیے (جو ہمارا فیصلہ کر دے)۔ چنانچہ دونوں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو منتخب کر لیا، تو انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اصحاب محمد میں سے آپ سے بڑھ کر کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو مجھ پر یہ جرات دکھاتا۔ تو ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا مجھ سے بڑھ کر آپ کا کوئی خیر خواہ بھی ہے؟ اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا وہ واقعہ نہیں یاد کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں بیت المقدس کی تعمیر کا حکم دیا تو انہوں نے اس میں ایک عورت کا گھر اس کی اجازت کے بغیر شامل کر لیا اور جب آدمی کی کمر تک اس کی تعمیر پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کو بنانے سے روک دیا۔ داؤد علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے اس کی تعمیر سے روک دیا ہے، سو تو اس کی میری اولاد کو توفیق دے دینا۔ کیا یہ میرا گھر نہیں ہو گیا؟ جبکہ انہوں نے فیصلہ بھی میرے حق میں کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ گھر اللہ کے لیے وقف کر دیا ہے۔

1808 - ایک اور سند کے ساتھ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ ❷

1809 - سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَإِذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ؟ أَمَا

❶ [إسناده ضعيف]

❷ [إسناده ضعيف] الطبقات لابن سعد: ٤/٢٢ - التاريخ للفسوي: ١/٥١٢

وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمُ لِلَّهِ ، وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي)) .^①
ہم قریش کی جماعت سے ملا کرتے تھے (یعنی جب ان کے پاس جاتے) اور وہ باتیں کر رہے ہوتے تو (ہمیں دیکھ کر) اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے۔ ہم نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب وہ میرے اہل بیت میں سے کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ سنو! اللہ کی قسم! کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ رضائے الہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔

1810 - سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْقَيْظِ قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ ، أَوْ قَالَ: لِيَتَوَضَّأَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَسْتَرَهُ بِكِسَاءٍ مِنْ صُوفٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قَالَ: عَمَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، الْعَبَّاسُ ، فَقَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ خَلَلِ الْكِسَاءِ ، وَهُوَ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اسْتُرِ الْعَبَّاسَ وَوَلَدَ الْعَبَّاسِ مِنَ النَّارِ)) .^②

ہم سخت گرمی میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک روز اپنے کسی ضروری کام کے لیے کھڑے ہوئے، یا کہا کہ وضوء کرنے کے لیے اٹھے، تو عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کی طرف گئے اور اُون کی ایک چادر سے آپ کو پردہ کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہو؟ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کا چچا عباس۔ راوی کہتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کو چادر کے ایک گوشے میں سے دیکھ رہا تھا، اور آپ ﷺ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کو جہنم کی آگ سے اوٹ میں لے لے۔

1811 - سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَمَنِ الْحَرِّ فَنَزَلَ فَقَامَ يَغْتَسِلُ فَسْتَرَهُ الْعَبَّاسُ بِكِسَاءٍ مِنْ صُوفٍ ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .^③
ہم گرمی کے موسم میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ (سواری سے) نیچے اترے اور کھڑے ہو کر غسل کرنے لگے تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اُون کی چادر سے آپ کو پردہ کیا ہوا تھا۔

1812 - سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ وَمَعَهُ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ قَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَوْ أَذْنَتَ لِي فَخَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ فَهَاجَرْتُ مِنْهَا أَوْ قَالَ: فَأُهَاجِرُ مِنْهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

① [إسناده ضعيف] مكرر برقم: ۱۷۹۲

② [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۶ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۶۹ - تاريخ بغداد للخطيب: ۱۰/۱۴۷ -

③ إسناده ضعيف .

التاريخ الكبير للبخاری: ۱/۳۷۰

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عَمَّ اطْمِئِنَّ فَإِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْهَجْرَةِ، كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فِي النَّبُوَّةِ)). ❶

جب رسول اللہ ﷺ بدر سے تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا محترم سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے، تو انہوں نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں مکہ کی جانب روانہ ہو جاتا ہوں، پھر وہاں سے ہجرت کرتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! اطمینان رکھیے، یقیناً ہجرت کے معاملے میں آپ خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں نبوت کے سلسلے میں خاتم النبیین ہوں۔

1813 - سیدنا سہیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسَارِ قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي فَأَخْرُجَ إِلَى مَكَّةَ فَأُهَاجِرُ إِلَيْكَ كَمَا هَاجَرَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَيْكَ، قَالَ: ((اجْلِسْ يَا عَمَّ، فَأَنْتَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ، كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ)). ❷

جب رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدیوں کو لایا گیا تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں مکہ جاؤں اور ہجرت کر کے آپ کے پاس آؤں جیسے مہاجرین آئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! بیٹھ جائیے، آپ اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں۔

1814 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، لَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا، فَتَوُدُّوا أَحْيَاءَنَا)). ❸

بلاشبہ عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، تم ہمارے فوت شدگان کو بُرا مت کہا کرو، اس سے تم ہمارے زندہ لوگوں کو اذیت دیتے ہو۔

1815 - یعقوب بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَطَرَ عَلَيْهِ مِزَابُ آلِ عَبَّاسٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَهَدِمَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ: هَدَمْتَ مِزَابِي وَاللَّهِ مَا وَضَعَهُ حَيْثُ وَضَعَهُ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَعِدْ مِزَابَكَ حَيْثُ كَانَ، وَاللَّهِ لَا يَكُونُ لَكَ سُلْمٌ غَيْرِي، فَقَامَ عَلَيَّ عُنُقِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ مِزَابِهِ. ❹

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جمعے کے روز (جمعہ پڑھانے کے لیے) نکلے تو آل عباس کے پرنا لے سے ان پر پانی گر پڑا، انہوں نے اس (کو گرانے) کا حکم دیا تو اسے گرا دیا گیا۔ اس پر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے میرا پرنا لہ گرا دیا ہے، اللہ کی قسم! وہ اس جگہ بنا ہوا تھا جہاں نبی ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے پرنا لے کو دوبارہ وہیں بنا لو جہاں وہ موجود تھا، اللہ کی قسم! میرے علاوہ کوئی بھی آپ کی سیڑھی نہیں

❶ [إسناده ضعيف] سير أعلام النبلاء للذهبي: ٢٩٠ / ٣ - مجمع الزوائد للهيثمي: ٢٦٩ / ٩ - تاريخ دمشق لابن عساکر:

٢٣٥ / ٦

❷ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ١٧٧٠

❸ [إسناده ضعيف] تاريخ دمشق ابن عساکر: ٢٣٥ / ٦

❹ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ١٧٦١

بنے گا۔ چنانچہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ ان کی گردن پر کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ پرنا لہ لگانے سے فارغ ہو گئے۔

1816 - عامر بن شیبہ بیان کرتے ہیں کہ:

انطلقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ ذَا رَأْيٍ إِلَى السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَ الْعَقَبَةِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ. ①

نبی ﷺ اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ستر انصاریوں کی طرف ایک گھاٹی کے پاس درخت کے نیچے گئے، اور عباس رضی اللہ عنہ بہت فہم و فراست والے تھے۔ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

1817 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ، قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْبَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ يُكَلِّمُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَانَ ذَاكَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ الَّذِي شَغَلَنِي عَنْكَ)). ②

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے بات چیت کرنے لگے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور انہوں نے ہی مجھے آپ کو وقت دینے سے مشغول کر دیا تھا۔

1818 - امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُؤْذُونِي فِي عَمِّي الْعَبَّاسِ، فَإِنَّهُ بَقِيَّةُ آبَائِي وَإِنَّ الْعَمَّ صِنُوفُ مِنَ الْأَبِّ)). ③

تم میرے چچا عباس کے سلسلے میں مجھے اذیت مت دو، کیونکہ یہ میرے آباء و اجداد کی نشانی ہیں اور بلاشبہ چچا باپ ہی کے قائم مقام ہوتا ہے۔

1819 - عبیدہ بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ إِطْعَامُ قُرَيْشٍ كُلِّ يَوْمٍ عَلَى رَجُلٍ، فَكَانَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى الْعَبَّاسِ فَأَطْعَمَهُمْ ثُمَّ اقْتَتَلُوا. ④

تمام قریشیوں کا کھانا روزانہ ایک آدمی کے ذمے ہوتا تھا، سو غزوہ بدر کے روز عباس (رضی اللہ عنہ) کے ذمے تھا، تو انہوں نے انہوں نے قریشیوں کو کھانا کھلایا، پھر انہوں نے جنگ لڑی۔

1820 - سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ دُبْرَهُ قَالَ: وَالْعَبَّاسُ، وَأَبُو سُفْيَانَ أَخِذِينَ بِلِجَامِ بَعْلَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

نہیں، اللہ کی قسم! غزوہ حنین کے روز رسول اللہ ﷺ نے میدان نہیں چھوڑا تھا۔ سیدنا عباس اور ابوسفیان رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے:

① [مرسل ورجاله ثقات] مضمی برقم: ۱۷۶۴

② [إسناده صحيح] مسند أحمد: ۱/ ۲۹۴ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۷۶/ ۹

③ [إسناده ضعيف ورجاله ثقات] مكرر برقم: ۱۷۸۱ ④ [إسناده ضعيف] البداية والنهاية لابن كثير: ۳/ ۲۶۰

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ❶

”میں جھوٹا نبی نہیں ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“

1821 - سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا لَقِيَ قُرَيْشٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقُوا بِالْبِشَارَةِ، وَإِذَا لَقِينَاهُمْ لَقُونَا بِوُجُوهِهِ لَا نَعْرِفُهَا، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ))، أَوْ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَسُولِهِ)) ❷

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب قریش ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بڑی خوشی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ان کے چہروں کی عجیب سی کیفیت ہوئی ہوتی ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ سخت غصے میں آ گئے، پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! (یا فرمایا کہ) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کی خاطر تم سے محبت نہ کرنے لگے۔

1822 - سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَهُ جَالِسٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ: ((مَا أَغْضَبَكَ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا وَلِقْرَيْشٍ إِذَا تَلَقَّوْا تَلَقَّوْا بِوُجُوهِهِ مُسْتَبْشِرَةً، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بغيرِ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ وَحَتَّى اسْتَدْرَكَ عِرْقَانِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَكَانَ إِذَا غَضِبَ اسْتَدْرَأَ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ، وَلِرَسُولِهِ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي، إِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنُؤُ أَبِيهِ)) ❸

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور میں اس وقت آپ ہی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: آپ کو کس نے غصہ دلایا ہے؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! قریش کو ہم سے کیا مسئلہ ہے؟ وہ جب آپس میں ملتے ہیں تو بڑے ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو تب ان کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا، یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ کی آنکھوں کے درمیان پسینہ ٹپکنے لگا۔ جب آپ کو غصہ آتا تھا تو پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر محبت نہ کرنے لگ جائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جس نے عباس کو تکلیف پہنچائی، اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی، کیونکہ آدمی کا چچا اس کے والد کے قائم مقام ہی ہوتا ہے۔

❶ [إسناده حسن لغيره والحديث صحيح] صحيح البخاری: 6/69 - مسند أحمد: 4/280

❷ [إسناده ضعيف] تاريخ بغداد للخطيب: 10/68

❸ [إسناده ضعيف]

1823 - عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((احْفَظُونِي فِي عَمِّي الْعَبَّاسِ، فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنُّ أَبِيهِ)). ❶

میرے چچا عباس کے سلسلے میں میرا خیال رکھا کرو، کیونکہ بلاشبہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

1824 - عطیہ العوفی بیان کرتے ہیں کہ:

قَامَ كَعْبٌ فَأَخَذَ بِحُجْزَةِ الْعَبَّاسِ وَقَالَ: ادْخِرْهَا عِنْدَكَ لِلسَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَلِي السَّفَاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّ يُسَلِّمُ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ سَفَاعَةٌ. ❷

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو کمر بند باندھنے کی جگہ سے پکڑا اور کہا: اس کو قیامت کے دن (میری) شفاعت کے لیے اپنے پاس محفوظ رکھ لیں۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مجھے شفاعت کا حق ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، نبی ﷺ کے اہل بیت میں سے جو بھی مسلمان ہے؛ اس کو شفاعت کا حق حاصل ہے۔

1825 - علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَعْتَقَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ مَوْتِهِ سَبْعِينَ مَمْلُوكًا فَرَدَّ مِنْهُمْ اثْنِينَ، فَكُنَّا نَرَىٰ إِنَّمَا رَدَّاهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا أَوْلَادَ الزَّانَا. ❸

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت ستر (۷۰) غلام آزاد کیے، پھر ان میں سے دو کو واپس لے لیا۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ نے انہیں اس لیے واپس لیا تھا کیونکہ وہ زنا کی اولاد تھے۔

1826 - عبدالعزیز بن ابویحییٰ زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا حَضَرَتْ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْوَفَاةُ بَعَثَ إِلَىٰ ابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ: يَا بَنِيَّ إِنِّي وَاللَّهِ مَا مِتُّ مَوْتًا وَلَكِنِّي فَنَيْتُ فَنَاءً، يَا بَنِيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ وَاللَّهِ وَطَاعَتُهُ حَتَّىٰ لَا يَكُونَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْهُ، وَمِنْ طَاعَتِهِ، وَخَفِ اللَّهُ وَمَعْصِيَتَهُ حَتَّىٰ لَا يَكُونَ شَيْءٌ أَخْوَفَ إِلَيْكَ مِنْهُ وَمِنْ مَعْصِيَتِهِ، فَإِنَّكَ إِذَا أَحْبَبْتَ اللَّهَ وَطَاعَتَهُ نَفَعَكَ كُلُّ أَحَدٍ، وَإِذَا خِفْتَ اللَّهَ وَمَعْصِيَتَهُ لَمْ تَضُرَّ أَحَدًا اسْتَوْدَعَكَ اللَّهُ. ❹

جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے اپنے صاحبزادے عبد اللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے نام پیغام بھیجا اور ان سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے موت نہیں آئے گی بلکہ میں فنا ہو جاؤں گا۔ اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے اور اس کی اطاعت سے محبت کر، یہاں تک کہ تیری نگاہ میں کوئی بھی چیز اللہ سے اور اس کی اطاعت سے زیادہ محبوب نہ رہے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کی نافرمانی سے ڈرتے رہنا، یہاں تک کہ تیری نگاہ میں کوئی بھی چیز اللہ سے اور اس کی نافرمانی سے زیادہ ڈرنے والی کوئی چیز نہ رہے، کیونکہ بلاشبہ جب تو اللہ تعالیٰ اور اس کی اطاعت سے محبت کرے گا تو ہر کوئی تجھے نفع دے گا اور جب تو اللہ تعالیٰ اور اس کی نافرمانی سے ڈرے گا تو تم کسی ایسے آدمی کو نقصان نہیں پہنچا سکو گے جس نے تمہیں اللہ

❶ مرسل ورجالہ ثقات .

❷ [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۱۸۰۲

❸ [إسناده ضعيف] تاریخ بغداد للخطیب: ۱۷۳ / ۴

❹ [إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ۳ / ۳۲۱

کے سپرد کیا ہوگا۔

1827 - امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ السَّائِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَأْمُرُنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ ، وَيَقُولُ: إِنَّهُ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ . ❶

سائب بن عبد اللہ مجھے حکم فرمایا کرتے تھے کہ میں آل عباس کے مشکیزے سے پانی پیوں، اور فرماتے: حج اسی عمل سے مکمل ہوتا ہے۔

1828 - حجاج سے مروی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا:

أَشْرَبَ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ فَقَدْ شَرِبَ مِنْهَا الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ سُنَّةٌ . ❷

آل عباس کے مشکیزے سے پیو، کیونکہ اس سے مسلمانوں نے پیا ہے اور یہ سنت ہے۔

1829 - امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سائب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا:

أَشْرَبَ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ فَقَدْ شَرِبَ مِنْهَا الْمُسْلِمُونَ . ❸

آل عباس کے مشکیزے سے پیو، کیونکہ اس سے مسلمانوں نے پیا ہے

1830 - سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا ، أَوْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَكْفِهِ فِي الدُّنْيَا أَوْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا ، فَعَلَى مَكَافَاتِهِ إِذَا لَقِينِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . ❹

جس نے بھی دنیا میں بنو عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کا کام کیا اور انہوں نے اس دنیا میں اس کا کوئی بدلہ نہ دیا تو جب وہ آدمی روز قیامت مجھے ملے گا؛ اسے بدلہ دینا میرے ذمے ہوگا۔

18 - ابو رزین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ لِلْعَبَّاسِ ، أَنْتَ أَكْبَرُ أَوْ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي ، وَوُلِدْتُ قَبْلَهُ . ❺

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ بڑے ہیں یا نبی ﷺ؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ مجھ سے بڑے ہیں لیکن میری ولادت ان سے پہلے ہوئی ہے۔

1 - سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ الْعَبَّاسُ بَيْتًا فِيهِ نَاسٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ أَوْ هَلْ عَلَيْكُمْ عَيْنٌ؟ قَالُوا: مَا فِيْنَا غَرِيبٌ وَلَا عَيْنٌ ، قَالَ: وَكَانُوا لَا يَعُدُّونِي مِنَ الْغُرَبَاءِ إِنِّي كُنْتُ مِنْ ضَيْفَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ وَكُنْتُ مُتَّسِنًا فَلَمْ يُفْطَنُ بِي ، قَالَ: ((إِذَا

[إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمى: ٢٨٦/٣ - أخبار مكة للأزرقي: ٥٧/٢

❶ إسناده ضعيف .

❷ إسناده ضعيف .

❸ لم أجد هارون بن سفيان والباقون ثقات [تاريخ بغداد للخطيب: ١٠٣/١٠ - العلل المتناهية لابن الجوزي: ٢٨٥/١

❹ إسناده ضعيف] المستدرک للحاکم: ٣٢٠/٣ - مجمع الزوائد للهيثمى: ٢٧/٩ - سير أعلام النبلاء للذهبي: ٢٨١/٣

أَقْبَلَتِ الرَّيَّاتُ السُّودُ فَأَكْرَمُوا الْفُرْسَ فَإِنَّ دَوْلَتَنَا مَعَهُمْ)) . ❶

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے، اس میں بنو ہاشم کے کچھ لوگ تھے، تو آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی اجنبی شخص ہے؟ یا (کہا کہ) کیا تم میں کوئی جاسوس ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہ تو ہم میں کوئی اجنبی شخص ہے اور نہ ہی جاسوس۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ مجھے اجنبیوں میں شمار نہیں کرتے تھے کیونکہ میں نبی ﷺ کے مہمانوں، یعنی اصحاب صفہ میں سے تھا، میں ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا، جس وجہ سے کسی کا مجھ پر دھیان نہیں پڑا۔ پھر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سیاہ پرچم آئیں تو تم فارسیوں کا ساتھ دینا، کیونکہ ہماری حکومت ان ہی کے ساتھ ہے۔

1833 - حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاعِيًا فَاتَى الْعَبَّاسَ فَسَأَلَهُ صَدَقَتَهُ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((يَا عُمَرُ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ، إِنْ أُنَا كُنَّا تَعَجَّلْنَا صَدَقَةَ مَالِهِ)) . ❷

نبی ﷺ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (زکاۃ اکٹھی کرنے کی) ذمہ داری دے کر بھیجا تو وہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے زکاۃ مانگی تو وہ ان سے نالاں ہو گئے۔ چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس بات کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا: اے عمر! بلاشبہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے، ہم نے ان کے مال کی زکاۃ پہلے ہی لے لی تھی۔

1834 - عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَّمَنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي قَالَ: ((يَا عَبَّاسُ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ)) قَالَ: فَمَكَثَ أَيَّامًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَّمَنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي قَالَ: ((يَا عَبَّاسُ عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ، سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) . ❸

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی بات بتلائیے جو میں اپنے رب سے مانگا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ پھر کچھ دن گزرے تو وہ (دوبارہ) آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی بات بتلائیے جو میں اپنے رب سے مانگا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے رسول اللہ کے چچا عباس! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔



❶ [موضوع] تاریخ بغداد للخطیب: ۸ / ۳۵۵ - الموضوعات لابن الجوزی: ۲ / ۳۸ - اللآلی المصنوعة: ۱ / ۴۳۶

❷ [مرسل ورجاله ثقات] مضمی برقم: ۱۷۷۸

❸ [سنادہ ضعیف] مضمی برقم: ۱۷۷۱

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

1835 - سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زور سے اپنے سینے کے ساتھ لگایا اور یہ دعا فرمائی:

((اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ)). ❶

اے اللہ! اس کو قرآن کا علم سکھا دے۔

توضیح:..... اس حکمت سے مراد وہ ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں ہوا ہے: ﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ [البقرة: ۲۶۹] ”اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جسے وہ حکمت سے نواز دے اس کو یقیناً بہت زیادہ بھلائی عطا کر دی جاتی ہے۔“ اس آیت کی تفسیر میں خود سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس حکمت سے مراد قرآن کا فہم حاصل کرنا، اس کے محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ کو جاننا، اور اس کے حلال و حرام کردہ امور کا علم حاصل کرنا ہے۔ ❷

1836 - شعیب بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَرْسَلَ الْعَبَّاسُ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اذْهَبْ فَانظُرْ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ، فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: رَأَيْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا مَا أَدْرِي كَيْفَ هُوَ، فَجَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ((فَدَعَاهُ وَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ)). ❸

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحبزادے) سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا: جاؤ اور دیکھ کر آؤ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کون ہے؟ چنانچہ وہ گئے، پھر آ کر بتلایا کہ میں نے نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی کو دیکھا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے؟ پھر جب عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو بتلایا جو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ تو نبی ﷺ نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلایا، پھر ان کے لیے دعا فرمائی اور انہیں اپنی گود میں بٹھالیا (کیونکہ اس وقت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بچے تھے) پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کو علم کی دعا دی۔

❶ [إسناده صحيح] صحيح البخارى: ۱۶۹/۶ - مسند أحمد: ۱/۳۵۹ - سنن الترمذی: ۵/۶۸۰ - سنن ابن ماجه: ۱/۵۸ -

حلیة الأولیاء لأبى نعیم: ۱/۳۱۵

❷ (تفسیر القرطبی: ۳/۳۲۹ - تفسیر ابن کثیر: ۱/۶۹۶ - تفسیر البغوی: ۱/۳۷۲)

❸ [صحيح الإسناد] المستدرک للحاکم: ۳/۵۳۶

1837 - امام طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِحُرْمَاتِ اللَّهِ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَاللَّهِ لَوْ أَشَاءُ إِذَا ذَكَرْتُهُ أَنْ أَبْكِيَ لَبَكَيْتُ . ①

اللہ کی قسم! میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حرمت کی سختی سے تعظیم اور پاسداری کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، اللہ کی قسم! اگر میں ان کے تذکرے پر رونا چاہوں تو یقیناً مجھے رونا آ جائے۔

توضیح:..... ”حرمت“ سے مراد شریعت کے وہ واجب الرعايت کام ہیں جن کو پامال کرنا حرام ہو اور ان کی پاسداری کرنا ضروری اور لازم ہو۔

1838 - امام طاؤس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِحُرْمَاتِ اللَّهِ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَاللَّهِ لَوْ أَشَاءُ إِذَا ذَكَرْتُهُ أَنْ أَبْكِيَ لَبَكَيْتُ . ②

اللہ کی قسم! میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر حرمت خداوندی کی سختی سے تعظیم کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، اللہ کی قسم! اگر میں ان کے تذکرے پر رونا چاہوں تو یقیناً مجھے رونا آ جائے۔

1839 - امام طاؤس رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِمَحَارِمِ اللَّهِ مِنْهُ ، وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِذَا ذَكَرْتُهُ لَبَكَيْتُ . ③

اللہ کی قسم! میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے محارم کی تعظیم کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، اللہ کی قسم! اگر میں ان کے تذکرے پر رونا چاہوں تو یقیناً مجھے رونا آ جائے۔

1840 - ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا نَزَلَ قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ فَسَأَلَهُ أَيُّوبُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ؟ قَالَ: قَرَأْتُ ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ﴾ [ق: ۱۹] فَجَعَلَ يَرْتَلُّ ، وَيُكْثِرُ فِي ذَالِكُمُ النَّشِيْجِ . ④

مجھے (ایک بار) مکہ سے مدینے تک سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رفاقت میسر آئی تو آپ جب بھی پڑاؤ کرتے تو نصف شب تک قیام کرتے (یعنی نوافل پڑھتے)۔ ایوبؑ نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا کہ ان کی قرأت کیسی تھی؟ تو انہوں نے بتلایا کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ﴾ ”اور موت کی جانکنی پیغامِ حق لے کر آن پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔“ آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ رہے تھے اور بہت زیادہ روہے تھے۔

1841 - سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

② [إسناده صحيح] حلية الأولياء لأبي نعيم: ۱/۳۲۹

① [إسناده صحيح] تفرده المؤلف

③ [إسناده صحيح] التاريخ للفسوى: ۱/۵۴۱

④ [إسناده حسن] الزهد لأحمد بن حنبل، ص: ۱۸۸ - التاريخ للفسوى: ۱/۵۳۴ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ۱/۳۲۷

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ فَلَوْ يَأْذُنُ لِي أَنْ أَقْبَلَ رَأْسَهُ لَقَبَّلْتُ . ❶
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھ سے حدیث بیان کیا کرتے تھے، اگر وہ مجھے اجازت مرحمت فرماتے کہ میں ان کا سر چوم
لوں، تو میں نے چوم لینا تھا۔

1842 - امام منذر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: ابْنُ الْحَنْفِيَّةِ ، أَنَا وَابْنُهُ ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمَا؟
قُلْتُ: مِنْ عِنْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: ﴿قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ [يوسف: ٤١] ، وَقَالَ
يَوْمَ مَاتَ: الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّائِي هَذِهِ الْأُمَّةُ . ❷

میں محمد بن علی کی خدمت میں حاضر ہوا (سفیان کے الفاظ یہ ہیں کہ) ابن حنفیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں اور
ان کا صاحبزادہ، تو انہوں نے پوچھا: تم دونوں کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے۔ تو
انہوں نے (اللہ کا یہ حکم تلاوت) فرمایا: ﴿قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ ”تم دونوں جس کے
بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا۔“ اور جس دن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات ہوئی اس
دن ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: آج اس امت کے ربائی فوت ہو گئے۔

توضیح:..... ربائی کا مطلب ہے اللہ والا، خدا پرست۔ اور ایک مطلب ہے کامل علم والا۔ سیدنا عبداللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما میں یہ دونوں صفات ہی بہ درجہ اتم پائی جاتی تھیں، اس لیے یہ تمام معانی مراد لیے جاسکتے ہیں۔

1843 - البورجاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ هَذَا الْمَوْضِعُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَجْرَى الدَّمُوعِ ، كَأَنَّهُ الشَّرَاكُ الْبَالِي مِنَ الدَّمُوعِ . ❸
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آنسوؤں کے بہنے کی جگہ کی ایسی حالت ہو گئی تھی جیسے وہ بوسیدہ تسمہ ہو۔

1844 - سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخَذَ بِلِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا لِسَانَ قُلِّ خَيْرًا تَغْنَمُ ، أَوْ اصْمُتْ تَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ
تَنْدَمَ . ❹

میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان پکڑ کر فرما رہے تھے: اے زبان! اچھی بات کہہ؛ فائدے
میں رہے گی یا پھر خاموش ہی رہ؛ شرمندہ ہونے سے پہلے ہی سلامتی پا لوگی۔

1845 - عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، وَمِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ،

❶ [إسناده صحيح] الإصابة في تمييز الصحابة: ٢/٢٣٣ - الطبقات لابن سعد: ٢/٣٧٠

❷ [إسناده حسن] المستدرک للحاکم: ٣/٥٣٥ - الطبقات لابن سعد: ٢/٣٦٨ - التاريخ للفسوی: ١/٥١٧

❸ [إسناده صحيح] المصنف لابن أبي شيبة: ٧/٢٢٤ - الزهد لهناد بن السري: ١/٢٨٩ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ١/٣٢٩ -

أسد الغابة في معرفة الصحابة: ٣/١٩٤ - أخبار مكة للفاكهي: ٢/٣٠٦

❹ [إسناده حسن لغيره] الزهد لأحمد بن حنبل، ص: ١٨٨

فَكَانَ يَقُومُ شَطْرَ اللَّيْلِ يَكْثُرُ وَاللَّهِ فِي ذَالِكُمْ النَّشِيجُ . ❶

مجھے مدینے سے مکہ تک اور مکہ سے مدینے تک سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رفاقت میسر آئی تو (میں نے دیکھا کہ) آپ دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور آدھی رات تک قیام کیا کرتے تھے، اللہ کی قسم! آپ قرأت کرتے ہوئے بہت زیادہ روتے تھے۔

1846 - سعید الجریری رحمہ اللہ ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ آخِذًا بِثَمَرَةِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ: وَيَحْكُ قُلَّ خَيْرًا تَغْنَمُ، وَاسْكُتَ عَنْ شَرِّ تَسْلَمُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا لِي أَرَاكَ آخِذًا بِثَمَرَةِ لِسَانِكَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ هُوَ عَلَى شَيْءٍ أَحَقُّ مِنْهُ عَلَى لِسَانِهِ . ❷

میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کی نوک کو پکڑے ہوئے فرما رہے تھے: افسوس! اچھی بات بول؛ فائدے میں رہے گی اور بری بات کرنے سے خاموش رہ؛ سلامتی میں رہے گی۔ ایک آدمی نے آپ سے کہا: اے ابو عباس! کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی زبان کی نوک پکڑ کر یہ بات کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ روز قیامت زبان سے بڑھ کر کوئی ایسی چیز نہیں ہوگی جو انسان کو پھسانے کا باعث بنے گی۔

1847 - ابو حمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَمِيصَهُ مُقْلَصًا فَوْقَ الْكَعْبِ، وَالْكُمُّ يَبْلُغُ أَصُولَ الْأَصَابِعِ، يُغَطِّي ظَهْرَ الْكَفِّ . ❸

میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ ان کا قمیض گھٹنے سے اوپر تک سمٹا ہوا تھا اور آستینیں (ہاتھوں کی) انگلیوں کے کناروں تک تھیں اور ہتھیلی کی پشت کو ڈھانپ رکھا تھا۔

1848 - امام طاووس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ . ❹

میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑا عالم ہو۔

1849 - مطلب بن عبد اللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَرَأَ ابْنُ الزُّبَيْرِ آيَةَ فَوْقَ عِنْدِهَا أَسْهَرْتُهُ حَتَّى أَصْبَحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: مَنْ حَبْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: ابْنُ عَبَّاسٍ، فَبَعَثَنِي إِلَيْهِ فَدَعَوْتُهُ، فَقَالَ لِي: إِنِّي قَرَأْتُ آيَةَ كُنْتُ لَا أَقِفُ عِنْدَهَا، وَإِنِّي وَقَفْتُ اللَّيْلَ عِنْدَهَا فَأَسْهَرْتَنِي، حَتَّى أَصْبَحْتُ ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾ [يوسف: ۱۰۶] فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تُسْهَرُكَ فَإِنَّا لَمْ نَعْنِ بِهَا، إِنَّمَا عُنِيَ بِهَا أَهْلُ الْكِتَابِ، ﴿وَلَيْسَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لِيَقُولَنَّ اللَّهُ﴾، وَ﴿قُلْ مَنْ بِيَدِهِ

❶ [إسناده حسن] ماضي برقم: ۱۸۴۰

❷ [إسناده صحيح] حلية الأولياء لأبي نعيم: ۳۲۸/۱

❸ [إسناده حسن لغيره] الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲

❹ [إسناده صحيح] الزهد لأحمد بن حنبل، ص: ۱۸۹

مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۖ فَهُمْ يُؤْمِنُونَ
هَهُنَا وَهُمْ يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ . ❶

ابن زبیر نے ایک آیت پڑھی اور اسی پر ٹھہر گئے، اس آیت نے صبح تک آپ کو جگائے رکھا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے پوچھا: اس اُمت کے سب سے بڑے عالم کون ہیں؟ میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ انہوں نے مجھے ان کی طرف بھیجا، سو میں انہیں بلا لایا، تو ابن زبیر نے ان سے کہا: میں ایک آیت پڑھا کرتا ہوں اور اس پر ٹھہرتا نہیں ہوں لیکن گزشتہ رات میں نے وہ آیت پڑھی تو اس پر ٹھہر گیا، یہاں تک کہ اس نے صبح ہو جانے تک مجھے جگائے رکھا (وہ آیت یہ ہے: ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝﴾ ”ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، مگر اس طرح کہ وہ اس کے ساتھ اوروں کو بھی شریک کرتے ہیں۔“ یہ سن کر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب یہ آیت آپ کو نہیں جگائے گی کیونکہ اس آیت سے ہم مراد نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد اہل کتاب ہیں۔ (جیسا کہ ان دو آیات میں وضاحت مذکور ہے: ﴿وَلَيْسَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولَنَّ اللَّهُ﴾ ”اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو یقیناً وہ یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔“ اور ﴿قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ﴾ ”کہہ دیجیے کہ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ ہر چیز پر اقتدار کس کا ہے؟ اور کون ہے جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ تو وہ یہی کہیں گے کہ یہ اختیار تو بس اللہ کے پاس ہے۔“ وہ یہاں تو ایمان لا رہے ہیں جبکہ وہ اللہ کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں۔

1850 - ابن ابی حسین بیان کرتے ہیں کہ:

أَبْصَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ وَهُوَ دَاخِلُ الْمَسْجِدِ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ عَبَّاسِ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتِهِ . ❷
ایک آدمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مسجد میں داخل ہوتے دیکھا تو اس نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ تو اس نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغامبری کا کام کس سے لے اور کیسے لے۔

1851 - سیف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَتْ عَائِشَةُ: مَنْ اسْتَعْمَلَ عَلَى الْمَوْسِمِ؟ قَالُوا: ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَتْ: هُوَ أَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ . ❸
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے استفسار فرمایا: انہوں نے (یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے) اعمال حج کی ذمہ داری کسے سونپی ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ سنت کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔

1852 - عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا أَجْمَعَ لِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِحَلَالٍ وَحَرَامٍ ، وَتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

❶ [إسناده حسن] تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۲ / ۵۰ ❷ [إسناده صحيح]

❸ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ۲ / ۳۶۹

وَالْعَرَبِيَّةَ ، وَأَنْسَابِ النَّاسِ وَالطَّعَامِ . ❶

میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس سے بڑھ کر ایسی کوئی مجلس نہیں دیکھی جس میں ہر طرح کی خوبی اور بھلائی جمع ہو (یعنی) حلال و حرام، قرآن کی تفسیر اور عربی دانی، لوگوں کے انساب اور طعام وغیرہ کے مسائل (یعنی جملہ مسائل آپ کی مجلس میں بیان ہوتے تھے)۔

1853 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ ، قَالَ عَفَّانُ: وَهُوَ كَالْمُعْرِضِ عَنِ الْعَبَّاسِ ، فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ابْنِ عَمِّكَ كَالْمُعْرِضِ عَنِّي؟ فَقُلْتُ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ ، قَالَ عَفَّانُ: قَالَ: أَوْ كَانَ عِنْدَهُ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَلْ كَانَ عِنْدَكَ أَحَدٌ؟ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَنَّ عِنْدَكَ رَجُلًا تُنَاجِيهِ قَالَ: ((هَلْ رَأَيْتَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ: ((ذَاكَ جَبْرِيلُ ، فَهُوَ الَّذِي شَغَلَنِي عَنْكَ)) . ❷

میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس موجود تھا اور آپ کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جو آپ سے سرگوشیاں کر رہا تھا۔ عفان بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اس انداز میں بیٹھے تھے کہ جیسے عباس رضی اللہ عنہ سے اعراض کر رہے ہوں۔ جب ہم آپ کے ہاں سے نکل آئے تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے اپنے چچا زاد کی طرف نہیں دیکھا وہ کیسے مجھ سے اعراض کر رہے تھے۔ میں نے کہا: ان کے پاس ایک آدمی تھا جس سے وہ سرگوشی کر رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: کیا ان کے پاس کوئی آدمی بیٹھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ واپس نبی ﷺ کے پاس گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کے پاس کوئی آدمی موجود تھا؟ کیونکہ عبد اللہ نے مجھے بتلایا ہے کہ آپ کے پاس کوئی آدمی بیٹھا ہوا تھا جس سے آپ سرگوشیاں کر رہے تھے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: اے عبد اللہ! کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، انہوں نے ہی مجھے آپ کی طرف سے مشغول کر دیا تھا۔

1854 - عامر جراح اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ رَأَيْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَزْعُمُ ابْنُ عَمِّكَ أَنَّهُ رَأَى عِنْدَكَ رَجُلًا ، قَالَ: كَذَّاءٌ وَكَذَّاءٌ ، قَالَ: ((نَعَمْ ، ذَاكَ جَبْرِيلُ)) . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (اپنے والد گرامی کو آکر) بتلایا کہ میں نے آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی کو بیٹھے دیکھا ہے۔ تو عباس رضی اللہ عنہ نے (جا کر نبی ﷺ سے) کہا: آپ کے چچا کا بیٹا کہتا ہے کہ اس نے آپ کے پاس کسی آدمی کو بیٹھے دیکھا ہے جو اس طرح اس طرح کا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔

❶ [إسناده حسن] الإستيعاب لابن عبد البر: ۲/۳۵۳ - العلل لأحمد بن حنبل، ص: ۲۲۸

❷ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۳۱۲ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/۱۴۹ - المعجم الكبير للطبراني: ۱۰/۲۹۱ - مجمع

الزوائد للهيثمي: ۲۷۶/۹

❸ [إسناده مرسل صحيح] الإصابة في تمييز الصحابة: ۲/۳۳۱

1855 - سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:
هَذَا كَانَ رَبَّانِي هَذِهِ الْأُمَّةُ . ❶
یہ اس امت کے ربانی تھے۔

1856 - سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:
وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّْ أَوْ عَلَى مَنْكِبِي ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ
فِي الدِّينِ ، وَعَلِّمَهُ التَّأْوِيلَ)) . ❷
رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے کندھے پر، یا (کہا کہ) میرے مونڈھے پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ!
اس کو دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما۔

1857 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:
أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا اللَّهُ لِي أَنْ يَزِيدَنِي عِلْمًا وَفَهْمًا . ❸
میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ وہ
میرے علم اور فہم میں اضافہ فرمادے۔

1858 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا مِنَ اللَّيْلِ
قَالَ: فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، وَضَعْتَ لَكَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ
فِي الدِّينِ ، وَعَلِّمَهُ التَّأْوِيلَ)) . ❹

رسول اللہ ﷺ (اپنی زوجہ مطہرہ) سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے تو میں نے رات کے وقت آپ ﷺ کے
لیے وضوء کا پانی رکھا، تو سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے لیے یہ پانی عبد اللہ بن عباس نے
رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے (مجھے دعا دیتے ہوئے) فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما۔
1859 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: ((مَنْ وَضَعَ
ذَا؟)) قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ)) . ❺

نبی ﷺ بیت الخلاء میں تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کے لیے وضوء کا پانی رکھا، پھر جب آپ باہر نکلے
تو پوچھا: یہ پانی کس نے رکھا؟ انہوں نے کہا: ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اسے
(دین کی) سمجھ عطا فرمادے۔

❶ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۸۴۲ ❷ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۳۱۴

❸ [إسناده صحيح] التاريخ للفسوی: ۱/۵۱۸ - معرفة القراء للذهبی: ۱/۴۱

❹ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۳۲۸ - المعجم الكبير للطبرانی: ۱۰/۳۲۰ - سير أعلام النبلاء للذهبی: ۳/۳۳۷

❺ [إسناده صحيح] صحيح مسلم: ۴/۱۹۲۷ - مسند أحمد: ۱/۳۲۸

1860 - ابو احمی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نِعْمَ تُرْجَمَانُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْقُرْآنِ . ①

ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کے بہت اچھے ترجمان ہیں۔

1861 - مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ . ②

اگر ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمریں پالیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ پاتا۔

1862 - سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ لِي أَبِي: يَا بَنِي أَرَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَقْرِبُكَ وَيَخْلُو بِكَ وَيَسْتَشِيرُكَ مَعَ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا: اتَّقِ اللَّهَ، لَا تُفْشِيَنَّ لَهُ سِرًّا، وَلَا

يُجْرِبَنَّ عَلَيْكَ كَذِبَةً، وَلَا تَغْتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا، قَالَ عَامِرٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ

كُلُّ وَاحِدَةٍ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ . قَالَ: نَعَمْ، وَمِنْ عَشْرَةِ آلَافٍ . ③

مجھ سے میرے والد گرامی (سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! میں دیکھتا

ہوں کہ امیرالمومنین تمہیں اپنے قریب رکھتے ہیں، تم سے تنہائی میں باتیں کرتے ہیں اور اصحاب رسول میں سے

کچھ لوگوں کے ساتھ ساتھ تم سے بھی مشورہ لیتے ہیں، لہذا میری تین باتیں یاد رکھنا: اللہ سے ڈرتے رہنا اور ان کا

کوئی راز فاش مت کرنا، ان کو تم پر کسی جھوٹ کا تجربہ قطعاً نہ ہونے پائے اور ان کے پاس کسی کی غیبت بالکل نہ

کرنا۔ عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عباس! (ان میں سے) ہر ایک

نصیحت ایک ہزار نصیحتوں سے بہتر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، بلکہ دس ہزار سے بھی بہتر ہے۔

1863 - مسروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نِعْمَ تُرْجَمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ، لَوْ أَدْرَكَ أَسْنَانَنَا مَا عَشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ . ④

قرآن کے بہترین ترجمان سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، اگر وہ ہماری عمریں پالیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے

(علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ پاتا۔

1864 - سلمہ بن گھیل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نِعْمَ تُرْجَمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ . ⑤

قرآن کے بہترین ترجمان ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

1865 - عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ:

① [إسناده صحيح] مكرر برقم: ۱۵۵۸

② [إسناده صحيح] مكرر برقم: ۱۵۵۹

③ [إسناده ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ۱۰/۳۲۲ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ۱/۳۱۸

④ [إسناده صحيح] تاريخ بغداد للخطيب: ۱/۱۷۴

⑤ [إسناده صحيح] مكرر برقم: ۱۵۵۹

شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ ، فَيُنشِدُ الشَّعْرَ .
میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، ان سے جب بھی قرآن کی عربیت کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ
(جواب میں بطور دلیل) شعر پڑھا کرتے تھے۔

اور ہمشیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ مِمَّا يَسْتَعِينُ بِالشَّعْرِ . ❶
میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب ان سے قرآن کی عربیت کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا تو وہ
شعر سے مدد لیتے تھے (یعنی دلیل کے طور پر عربی اشعار پیش کرتے تھے)۔

1866 - امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . ❷
میں نے دو یا تین مرتبہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن سنایا۔

1867 - اسود بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے شریک رحمہ اللہ سے پوچھا:

أَيُّ الرَّجُلَيْنِ كَانَ أَعْلَمَ بِالتَّفْسِيرِ مُجَاهِدٌ أَوْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ؟ قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ
مجاہد رحمہ اللہ اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ، ان دونوں شخصیات میں سے تفسیر کے بڑے عالم کون تھے؟ انہوں نے کہا:
مجاہد رحمہ اللہ تھے۔

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .
میں نے تین مرتبہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن سنایا۔

1868 - امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَرَأْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَقْفُهُ عَلَى كُلِّ آيَةٍ . ❸
میں نے تین مرتبہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن سنایا، میں انہیں ہر آیت پر ٹھہراتا تھا۔

1869 - امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ أَبُو سَلَمَةَ يُسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَنْهُ . ❹

ابو سلمہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کرتے تھے اور وہ ان سے احادیث بیان کیا کرتے تھے۔

1870 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ قَالَ عَفَانٌ وَهُوَ
كَالْمُعْرِضِ عَنِ الْعَبَّاسِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ ، فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ابْنِ عَمِّكَ كَالْمُعْرِضِ عَنِّي؟
فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ ، قَالَ عَفَانٌ: فَقَالَ: أَوْ كَانَ عِنْدَهُ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ:

❶ [إسناده صحيح] انظر الأثر برقم: 1916

❷ [إسناده حسن لغيره] حلية الأولياء لأبي نعيم: 280/3

❸ [إسناده ضعيف]

❹ [إسناده صحيح]

فَرَجَعَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَلْ كَانَ عِنْدَكَ أَحَدٌ؟ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَنَّ عِنْدَكَ رَجُلًا تُنَاجِيهِ قَالَ: ((هَلْ رَأَيْتَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ: ((ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهُوَ الَّذِي شَغَلَنِي عَنْكَ)). ❶

میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس موجود تھا اور آپ کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جو آپ سے سرگوشیاں کر رہا تھا۔ عفان بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اس انداز میں بیٹھے تھے کہ جیسے عباس رضی اللہ عنہ سے اعراض کر رہے ہوں۔ جب ہم آپ کے ہاں سے نکل آئے تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے اپنے چچا زاد کی طرف نہیں دیکھا وہ کیسے مجھ سے اعراض کر رہے تھے۔ میں نے کہا: ان کے پاس ایک آدمی تھا جس سے وہ سرگوشی کر رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: کیا ان کے پاس کوئی آدمی بیٹھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ واپس نبی ﷺ کے پاس گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کے پاس کوئی آدمی موجود تھا؟ کیونکہ عبداللہ نے مجھے بتلایا ہے کہ آپ کے پاس کوئی آدمی بیٹھا ہوا تھا جس سے آپ سرگوشیاں کر رہے تھے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: اے عبداللہ! کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، انہوں نے ہی مجھے آپ کی طرف سے مشغول کر دیا تھا۔

1871 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْذُنُ لِأَهْلِ بَدْرٍ وَيَأْذُنُ لِي مَعَهُمْ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: تَأْذِنُ لِهَذَا الْفَتَى مَعَنَا وَمِنْ أَبْنَائِنَا مَنْ هُوَ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ ، قَالَ: فَأَذِنَ لَهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ ، وَأَذِنَ لِي مَعَهُمْ ، فَسَأَلَهُمْ عَنْ هَذِهِ السُّورَةِ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ [النصر: ۱] فَقَالُوا: أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتَغْفِرَهُ وَأَنْ يَتُوبَ إِلَيْهِ . فَقَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَ كَذَلِكَ ، وَلَكِنَّهُ أَخْبَرَ نَبِيَّهُ بِحُضُورِ أَجَلِهِ ، فَقَالَ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ [النصر: ۱] فَتَحْ مَكَّةَ ، ﴿وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا﴾ [النصر: ۲] ، أَيِ فَذَلِكَ عَلَامَةٌ مَوْتِكَ ، ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ [النصر: ۳] ، فَقَالَ لَهُمْ: كَيْفَ تَلُمُونِي عَلَى مَا تَرَوْنَ؟ ❷

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بدری صحابہ کو (اپنی خاص مجالس میں شرکت کی) اجازت دے دیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ مجھے بھی اجازت مرحمت فرمادیتے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: آپ ہمارے ساتھ اس نوجوان کو تو اجازت دے دیتے ہیں لیکن ہمارے بیٹوں میں سے بھی کئی اس جیسے ہیں (ان کو کیوں اجازت نہیں دیتے؟) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً یہ ان میں سے ہے جن کا تمہیں بھی علم ہے (یعنی اصحاب علم میں سے)۔ ایک روز

❶ [إسناده حسن] مسند أحمد: ۱/۳۱۲ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/۱۴۹ - المعجم الكبير للطبراني: ۱۰/۲۹۱ - مجمع

الزوائد للهيثمي: ۲۷۶/۹

❷ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۸/۷۳۵ - مسند أحمد: ۱/۳۳۸ - الدر المنثور للسيوطي: ۶/۴۰۷ - حلية الأولياء لأبي

نعيم: ۳۱۷/۱

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان (کے بیٹوں) کو بھی اجازت دے دی اور مجھے بھی ان کے ساتھ بلا لیا۔ پھر ان سے سورۃ النصر کے متعلق سوال کیا (کہ اس کی تفسیر کیا ہے؟) تو انہوں نے کہا: اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ جب آپ کو فتح مل جائے تو آپ پروردگار سے استغفار کریں اور توبہ کریں۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اس کی تفسیر یہ نہیں ہے، بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ان کی وفات کا وقت آجانے کی خبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ "جب اللہ کی مدد اور فتح آن پہنچی۔" اس آیت سے مراد فتح مکہ ہے۔ ﴿وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا﴾ "اور آپ نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔" یہ آپ ﷺ کی وفات کی اطلاع ہے۔ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ "سو آپ اپنے پروردگار کی تعریف کی تسبیح کیجیے اور اس سے مغفرت طلب کیجیے، یقیناً وہ خوب توبہ قبول کرنے والا ہے۔" (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۃ النصر کی یہ تفسیر سن کر) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جو خوبی اور کمال آپ دیکھ رہے ہیں، اس پر آپ مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہیں؟

1872 - امام اعظم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ إِذَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، قُلْتُ : أَجْمَلُ النَّاسِ ، وَإِذَا تَكَلَّمْتُ ، قُلْتُ : أَفْصَحُ النَّاسِ ، وَإِذَا أَفْتَيْ ، قُلْتُ : أَقْضَى النَّاسِ ، وَإِذَا ذَكَرَ أَهْلَ فَارِسٍ ، قُلْتُ : أَعْلَمُ النَّاسِ .^①

میں جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھتا تو کہتا: تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت۔ جب وہ گفتگو فرماتے تو میں کہتا: تمام لوگوں سے بڑھ کر فصیح۔ جب وہ فتویٰ دیتے تو میں کہتا: تمام لوگوں سے بہتر فیصلہ کرنے والے۔ اور جب وہ اہل فارس کا ذکر کرتے تو میں کہتا: تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

1873 - علی بن زید بن جدعان بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَمَّا دَفِنَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَتَّى عَلِيهِ التُّرَابَ ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا يُدْفَنُ الْعِلْمُ . قَالَ عَلِيٌّ : فَحَدَّثْتُ بِهِ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ ، فَقَالَ : وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ قَدْ دُفِنَ بِهِ عِلْمٌ كَثِيرٌ .^②

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تو ان پر مٹی ڈال کر فرمایا: علم اس طرح دفن ہوتا جائے گا۔ علی بن زید کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات علی بن حسین رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی بہت سا علم دفن ہو گیا ہے۔

1874 - معمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لِأَخٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ : اذْهَبْ بِنَا إِلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْتَاجَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ : وَكَانَ إِذَا صَلَّى أَجْلَسَ غِلْمَانَهُ خَلْفَهُ ، فَإِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ لَمْ يَسْمَعْ فِيهَا شَيْئًا ، رَدَّهَا

① [إسناده ضعيف] الإصابة في تمييز الصحابة: ٢/٣٣٣ - الإستيعاب لابن عبد البر: ٢/٣٥٢

② [إسناده حسن] الطبقات لابن سعد: ٢/٣٦١

فَكْتَبُوهَا فَإِذَا خَرَجَ سَأَلَ عَنْهَا. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک انصاری بھائی سے کہا: ہمیں اصحاب محمد رضی اللہ عنہم کے پاس لے چلو، شاید کہ انہیں ہماری ضرورت ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ نماز پڑھاتے تو اپنے پیچھے اپنے بچوں کو بٹھا لیتے، پھر جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں انہوں نے کچھ نہ سنا ہو، تو اسے دوہراتے، چنانچہ وہ اس آیت کو لکھ لیتے، پھر جب آپ باہر نکلتے تو اس آیت کے بارے میں سوال کرتے۔

1875 - نصیف بیان کرتے ہیں کہ امام عطاء رحمہ اللہ جب ہم سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تو فرماتے: مجھے یہ حدیث ”علم کے سمندر“ نے بیان کی۔ ❷

1876 - ابو حمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

شَهِدْتُ وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِيَهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنْفِيَّةِ. ❸

میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات کے وقت طائف میں موجود تھا تو ان کی سرپرستی محمد بن حنفیہ نے کی تھی۔

1877 - مغیرہ بن مقسم بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، أَنْتِ أَصَبْتَ هَذَا الْعِلْمَ؟ قَالَ: لِسَانًا سَوُولًا، وَقَلْبًا عَقُولًا. ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: آپ نے اس قدر علم کیسے حاصل کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: سوال کرنے والی زبان اور سمجھنے والے دل کے ذریعے۔

1878 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ عُمَرَ كَانَ يُدْنِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعَلَّمَ. ❺

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو (مشاورت کی غرض سے) اپنے قریب رکھا کرتے تھے، تو عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اس جیسے تو ہمارے بچے بھی ہیں (آپ انہیں اپنے قریب کیوں نہیں رکھتے؟) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: یہ رتبہ اسے جس حیثیت سے ملا ہے وہ آپ بھی جانتے ہیں (یعنی علمی حیثیت کی بنا پر)۔

1879 - سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَشَهِدْتُ جَنَازَتَهُ، فَجَاءَ طَائِرٌ لَمْ يَرَّ عَلَى خِلْقَتِهِ حَتَّى دَخَلَ فِي نَعْشِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرَّ خَارِجًا مِنْهُ فَلَمَّا دُفِنَ تَلَيْتُ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، لَا يُرَى مَنْ تَلَاهَا ﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ۖ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۖ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۖ﴾ [الفجر: ۲۸]. ❻

❶ [اسنادہ ضعیف] التاريخ للفسوى: ۵۴۸/۱

❷ [اسنادہ ضعیف] الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲

❸ [اسنادہ صحیح] المستدرک للحاکم: ۵۱۸/۱ - المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۸۸/۱۰ - المصنف لابن أبی شیبہ: ۳۲۸/۳

❹ [اسنادہ ضعیف] البداية والنهاية لابن كثير: ۲۹۹/۸ ❺ [اسنادہ صحیح] مضمی مختصر أبرقم: ۱۸۷۱

❻ [اسنادہ حسن] المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۹۰/۱۰ - المستدرک للحاکم: ۵۴۳/۳ - مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۸۵/۹

حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ۳۲۹/۱

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما طائف میں فوت ہوئے، میں نے ان کے جنازے میں شرکت کی، (ہم نے دیکھا کہ) ایک پرندہ آیا جو کہ عام پرندوں کی مثل نہیں تھا، اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کفن میں داخل ہو گیا، پھر اسے اس کفن سے باہر نکلتے نہیں دیکھا گیا، پھر جب انہیں دفن کیا گیا تو قبر کے کنارے پر یہ آیات پڑھی جا رہی تھیں، لیکن پڑھنے والا دکھائی نہیں دے رہا تھا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الطُّبَيْئَةُ ۖ ارجعي إلى ربك راضيةً مَرْضِيَّةً ۖ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۖ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۖ﴾ ”اے مطمئن جان! اپنے رب کی جانب راضی خوشی لوٹ جا، پس تو میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔“

1880 - سعید بن جبیر اور یوسف بن مہران رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَا نَحْصِي كَمْ سَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْأَلُ عَنِ الشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ، فَيَقُولُ: هُوَ كَذَا وَكَذَا، أَمَا سَمِعْتَ الشَّاعِرَ يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا. ①

ہم شمار ہی نہیں کر سکتے کہ کتنی ہی بار سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کے کسی مسئلے کے بابت پوچھا جاتا تو وہ فرماتے: یہ اس طرح اس طرح ہے، کیا آپ نے شاعر کا فلاں فلاں شعر نہیں سنا؟

توضیح: یعنی ایک تو انہیں یہ ملکہ حاصل تھا کہ قرآن کے جملہ علوم اور جمیع مسائل کا علم رکھتے تھے اور فوراً جواب دیتے تھے اور دوسری خوبی ان کی یہ تھی کہ انہیں ہر مسئلے پر دلیل کے طور پر شعراء کے اشعار پیش کرنے پر بھی عبور حاصل تھا۔

1881 - حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أْتَى مُعَاوِيَةَ فَشَكِيَ إِلَيْهِ أَنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا، فَلَمْ يَرِ مِنْهُ مَا يُحِبُّ، وَرَأَى أَمْرًا كَرِهَهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثْرَةً)) قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ أَمَرَكُمْ بِهِ؟ قَالَ: قَالَ: ((أَصْبِرُوا)) قَالَ: فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُكَ شَيْئًا أَبَدًا، وَقَدِمَ الْبَصْرَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَرَعَ لَهُ بَيْتَهُ الَّذِي كَانَ فِيهِ، وَقَالَ: لَأَصْنَعَنَّ مَا صَنَعْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: كَمْ عَلَيْكَ مِنَ الدِّينِ؟ قَالَ: عِشْرُونَ أَلْفًا، فَأَعْطَاهُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا وَعِشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَقَالَ: لَكَ مَا فِي الْبَيْتِ كُلُّهُ. ②

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے گزارش کی کہ مجھ پر قرض ہے۔ لیکن انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے کوئی اچھا رویہ نہ دیکھا بلکہ ناگوار انداز ہی دیکھنے میں آیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ یقیناً عنقریب تم دیکھو گے کہ میرے بعد تم پر دیگر لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ایسے حالات میں آپ ﷺ نے آپ کو کیا کرنے کا حکم دیا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ صبر کرنا۔ اس کے بعد ابو ایوب رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! میں آپ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔ پھر وہ بصرہ آئے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں پڑاؤ کیا اور ان کا دروازہ کھٹکھٹایا جس میں وہ رہتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: یقیناً میں وہ کام ضرور کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا، اور کہا: آپ پر کتنا قرض ہے؟ انہوں نے کہا: بیس ہزار۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں چالیس ہزار اور بیس غلام دینے

② [سنادہ ضعیف .

① [سنادہ ضعیف] مجمع الزوائد للهيثمى: ۲۷۸ / ۹

کے بعد فرمایا: گھر میں جو کچھ بھی ہے سب آپ کا ہے۔

1882 - سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى كَتِفِيَّ أَوْ مَنْكِبِي - شَكَ سَعِيدٌ - ثُمَّ قَالَ:
 ((اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمَهُ التَّأْوِيلَ)). ①

رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے کندھے پر، یا میرے مونڈھے پر رکھا۔ الفاظ کا یہ شک سعید رضی اللہ عنہ کو ہوا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما دے۔

1883 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللَّهُمَّ أَعْطِ ابْنَ عَبَّاسٍ الْحِكْمَةَ، وَعَلِّمَهُ التَّأْوِيلَ)). ②

اے اللہ! ابن عباس کو حکمت عطا فرما دے اور اسے تفسیر کا علم سکھا دے۔

1884 - مسلم بن صبیح سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

أَرَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ خَلْفَهُ، وَقُتِمَ أَمَامَهُ. ③

رسول اللہ ﷺ نے مجھے (اپنی سواری پر) اپنے پیچھے سوار کیا اور قہم آپ ﷺ کے آگے تھے۔

1885 - غیلان بن عمرو بن سوید بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُدْرِجْنَاهُ فِي أَكْفَانِهِ، فَجَاءَ طَائِرٌ أَبْيَضٌ، فَدَخَلَ فِي أَكْفَانِهِ. ④

جس وقت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات ہوئی تو ہم انہیں کفن پہنا رہے تھے، اتنے میں ایک سفید پرندہ آیا اور ان کے کفن میں داخل ہو گیا۔

1886 - عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفُ عَبْدَ اللَّهِ، وَعَبِيدَ اللَّهِ، وَكَثِيرًا ابْنِي الْعَبَّاسِ،
 ثُمَّ يَقُولُ: ((مَنْ يُعْنِقُ إِلَيَّ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا)) قَالَ: فَيَسْبِقُونَ إِلَيْهِ، فَيَقْعُونَ عَلَى ظَهْرِهِ،
 وَصَدْرِهِ، فَيَقْبَلُهُمْ وَيَلْتَزِمُهُمْ. ⑤

رسول اللہ ﷺ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں، عبد اللہ، عبید اللہ اور کثیر کو ایک صف میں کھڑا کیا کرتے اور پھر فرماتے: جو دوڑ کر سب سے پہلے میرے پاس پہنچے گا اس کو فلاں چیز انعام دوں گا۔ چنانچہ وہ تینوں آپ کی طرف دوڑ پڑتے اور آپ کی کمر اور سینے پر چڑھ جاتے۔ آپ ﷺ ان کو چومتے اور سینے سے لگا لیتے۔

1887 - زید بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ طَلْحَةَ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِي الْمُنَاحِبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَتَحَاكَمَا إِلَيَّ كَعْبٍ فَقَالَ لَهُمَا

① [إسناده حسن] مضمی برقم: ۱۵۶۰، ۱۸۵۶

② [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۶۹ - سنن ابن ماجه: ۱/۵۸۱ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ۱/۳۱۵

③ [إسناده ضعيف]. ④ [إسناده ضعيف] معجم الصحابة للبغوي: ۳۳۶

⑤ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ۱/۲۱۴ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۹/۲۸۵ - أسد الغابة في معرفة الصحابة: ۳/۳۴۰

كَعْبٌ: أَمَا أَنْتُمْ مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ أَعْلَمُ بِأَحْسَابِكُمْ، وَأَمَا أَنَا فَإِنِّي أَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا مِنْ خَيْرٍ مَنْ هُوَ مِنْهُ، حَتَّى يَبْلُغَ الْأَخْوِينَ، فَيَكُونُ مِنْ خَيْرِهِمَا، فَقَضَى لَابِنِ عَبَّاسٍ. ①

طلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو کوئی فخریہ اعزاز حاصل ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ وہ دونوں سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ لے گئے تو کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے قریش کے لوگو! تم خود ہی اپنے حسب و نسب کو بڑی اچھی طرح جانتے ہو، اور جہاں تک میری بات ہے تو میں نے کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے تو اس کے لیے وہ ان کے بہترین شخص کا انتخاب کرتا ہے، یہاں تک کہ جب بات دو بھائیوں کے معاملے تک پہنچ جائے تو ان دونوں میں سے بھی بہترین ہی منتخب ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

1888 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

بِتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: ضَعْ لِي طَهُورًا، فَوَضَعْتُهُ لَهُ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ)). ②

میں نے (ایک مرتبہ) اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات بسر کی، تو نبی ﷺ رات کے وقت (نوافل پڑھنے کے لیے) اٹھے اور فرمایا: میرے لیے وضوء کا پانی رکھ دو۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کے لیے وضوء کا پانی رکھ دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

1889 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ:

دَعَا لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزِيدَنِي اللَّهُ عِلْمًا وَفَهْمًا. ③

نبی ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اللہ میرے علم و فہم میں اضافہ فرما۔

1890 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَا تَمْضِي الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَلِي مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَتَى لَمْ تَلْبَسُهُ الْفِتْنُ وَلَمْ يَلْبَسْهَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ تَعْجِزُ عَنْهَا مَشِيخَتُكُمْ وَيَنَالُهَا شَبَابُكُمْ؟ قَالَ: هُوَ أَمْرُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ. ④

شب و روز گزرتے رہیں گے، یہاں تک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک نوجوان زمام حکومت سنبھالے گا، نہ تو فتنے اس کے آڑے آئیں گے اور نہ ہی وہ خود ان کا شکار ہوگا۔ ابو معبد کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابو عباس! تمہارے بزرگوں کو تو یہ مل نہ سکی، تو کیا تمہارے نوجوانوں کو یہ مل جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کا امر ہے، وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

① [رجاله ثقات عدا خالد بن صفوان، سکت عنه البخاری] التاريخ الكبير للبخاری: ۱۵۶/۲

② [إسناده صحيح] مضی برقم: ۱۸۵۷

③ [إسناده صحيح] مضی برقم: ۱۸۵۸

④ [إسناده موقوف صحيح] المصنف لابن أبي شيبة: ۳۲۱

1891 - سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
مِنَّا ثَلَاثَةٌ: مِنَّا السَّفَّاحُ، وَمِنَّا الْمُنْصُورُ، وَمِنَّا الْمَهْدِيُّ. ①
تین شخصیات ہم میں سے ہیں: سفاح، منصور اور مہدی۔

1892 - امام لیث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ لِبَطَاوُسٍ: أَدْرَكْتَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْقَطَعْتَ إِلَى هَذَا الْغُلَامِ
مِنْ بَيْنِهِمْ؟ قَالَ: أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُمْ إِذَا
اِخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ انْتَهَوْا فِيهِ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ②

طاؤس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ نے بہت سے اصحاب رسول رضی اللہ عنہم سے ملاقات کا شرف پایا ہے لیکن ان سب کے
باوجود آپ نے اس نوجوان کے حلقہ درس کا ہی کیوں انتخاب کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ستر ایسے اصحاب
نبی رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ ان سب کا جب کسی مسئلے میں اختلاف ہوتا تھا تو وہ حتمی فیصلہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو
ہی مانتے تھے۔

1893 - ابن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

مَنْ كَانَ سَائِلًا عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَلْيَسْأَلْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ. ③

جس نے قرآن کے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کرنا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے
سوال کرے۔

1894 - سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابن ابجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّمَا فَقَهُ أَهْلُ مَكَّةَ حِينَ نَزَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ. ④

یقیناً اہل مکہ کو بھی اس وقت دین کی فقاہت حاصل ہوگئی جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے ہاں تشریف لے گئے۔

1895 - طلحہ ایامی بیان کرتے ہیں کہ یہ کہا جاتا تھا کہ:

بُغْضُ بَنِي هَاشِمٍ نِفَاقٌ. ⑤

بنو ہاشم سے بغض رکھنا منافقت (کی علامت) ہے۔

1896 - عبداللہ بن سیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَتْ عَائِشَةُ: مَنْ اسْتَعْمَلَ عَلَى الْمَوْسِمِ؟ قَالُوا: ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَتْ: هُوَ أَعْلَمُ النَّاسِ
بِالْحَجِّ. ⑥

① [إسناده حسن] المستدرک للحاکم: ۴ / ۵۱۴ - البداية والنهاية: ۶ / ۲۴۶ - التاريخ للفسوی: ۱ / ۵۳۵

② [إسناده حسن لغيره والأثر صحيح] الطبقات لابن سعد: ۲ / ۳۶۶ - أسد الغابة في معرفة الصحابة: ۳ / ۱۹۳

③ [إسناده ضعيف].

④ [إسناده صحيح] التاريخ للفسوی: ۶ / ۵۴۰

⑤ [إسناده ضعيف]

⑥ [سکت البخاری عن عبدالله بن سیف والبقية ثقات] مزی برقم: ۱۸۵۱

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے استفسار فرمایا: حج کا نگران کس کو مقرر کیا جائے؟ لوگوں نے کہا: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حج کے احکام کو وہی تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں۔

1897 - امام منذر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات ہوئی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّانِي هَذِهِ الْأُمَّةُ . ❶

آج اس امت کے ربانی فوت ہو گئے۔

توضیح:..... ربانی کا مطلب ہے اللہ والا، خدا پرست۔ اور ایک مطلب ہے کامل علم والا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میں یہ دونوں صفات ہی بہ درجہ اتم پائی جاتی تھیں، اس لیے یہ تمام معانی مراد لیے جاسکتے ہیں۔

1898 - امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَقَدْ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ حَبْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ . ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما رحلت فرما گئے ہیں، اور وہ تادمِ وفات اس امت کے بہت بڑے عالم رہے۔

1899 - امام عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ نَاسٌ يَأْتُونَ ابْنَ عَبَّاسٍ لِلشَّعْرِ ، وَنَاسٌ لِلْأَنْسَابِ ، وَنَاسٌ لِأَيَّامِ الْعَرَبِ وَوَقَائِعِهَا ، فَمَا

مِنْهُمْ مِنْ صِنْفٍ إِلَّا يُقْبَلُ عَلَيْهِمْ بِمَا شَاءُوا . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس لوگ اشعار کے لیے آیا کرتے تھے، کچھ لوگ انساب کی تعلیم کے لیے اور کئی لوگ عرب کے حالات و حادثات کو جاننے کے لیے آتے تھے۔ سوان میں سے علم کی جو بھی صنف ہوتی؛ آپ ان کو وہی سکھا دیتے جو وہ چاہتے ہوتے۔

1900 - ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ إِذَا أَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَخَذَ النَّاسُ مَعَهُ ، وَإِذَا أَخَذَ فِي الْقُرْآنِ لَمْ

يَتَعَلَّقَ النَّاسُ مِنْهُ بِشَيْءٍ . ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جب حلال و حرام کے متعلق بحث کرتے تو لوگ بھی ان کے ساتھ بحث میں حصہ لیتے لیکن جب آپ قرآن کی تفسیر بیان فرماتے تو پھر لوگ اس میدان میں ان کے سامنے نہ آتے۔

1901 - سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ لَمَّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ تَكَلَّمْ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: لَوْ عَلِمْنَا جِئْنَا بِأَبْنَائِنَا

مَعَنَا ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعَلَّمُ . ❺

❷ [إسناده صحيح] التاريخ للفسوي: ١/ ٥٤٠

❶ [إسناده حسن] ماضي برقم: ١٨٤١

❸ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٢/ ٣٦٧

❹ [إسناده ضعيف ورجاله ثقات] الإستهيعاب لابن عبد البر: ٢/ ٣٥٧

❺ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ١٨٧١

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اب آپ بولیں۔ تو عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ہمیں علم ہوتا (کہ یہاں بچوں نے بھی بولنا ہے) تو ہم بھی اپنے ساتھ اپنے بیٹوں کو لے آتے۔ یہ سن کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اعزاز جس بنا پر ہے وہ آپ بھی جانتے ہیں (یعنی علم کی بنا پر)۔

1902۔ عبد اللہ بن یامین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ طَائِرًا دَخَلَ فِي ثِيَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى سَرِيرِهِ، فَلَمْ يَرِ خَرَجَ حَتَّى دُفِنَ. ①

ایک پرندہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کپڑوں میں داخل ہو گیا، جب وہ میت کی چارپائی پر تھے، پھر وہ پرندہ باہر نہیں نکلا، یہاں تک کہ انہیں دفن کر دیا گیا۔

1903۔ مغیرہ بن مقسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ لَابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ أَصَبْتَ هَذَا الْعِلْمَ؟ قَالَ: بِلِسَانِ سَوْوِلٍ، وَقَلْبِ عَقُولٍ. ②

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: آپ نے اس قدر علم کیسے حاصل کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: سوال کرنے والی زبان اور سمجھنے والے دل کے ذریعے۔

1904۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عُمَرُ يُسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ لِي: لَا تَكَلِّمْ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا، فَإِذَا تَكَلَّمْتُ، قَالَ: غَلَبْتُمُونِي أَنْ تَأْتُوا بِمَا جَاءَ بِهِ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ تَجْتَمِعْ شُؤْنُ رَأْسِهِ. قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: شُؤْنُ رَأْسِهِ يَعْنِي الشُّعْبَ الَّتِي تَكُونُ فِي الرَّأْسِ. ③

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجھے اصحاب محمد رضی اللہ عنہم کے ساتھ بلایا کرتے تھے اور فرماتے: تم تب تک مت بولنا جب تک وہ بات نہ کر لیں۔ چنانچہ جب (ایک مسئلے میں) میں بولا (اور صحیح رائے دی) تو آپ نے (حاضرین سے) فرمایا: کیا تم سب اس ایک بات کا مجھے نہ بتا سکتے جو اس لڑکے نے بتا دی ہے جس کے سر کے جوڑ بھی ابھی تک جمے نہیں ہیں۔ ابن ادریس فرماتے ہیں: سر کے جوڑوں سے مراد وہ گوشے ہیں جو سر میں ہوتے ہیں۔

توضیح: یہ مسئلہ جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حل کیا تھا، ایک روایت میں اس کی وضاحت یوں مذکور ہے: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اکابر صحابہ کو بلایا اور ان سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بارے میں تم کیا کہتے ہو کہ اسے آخری عشرے میں تلاش کرو؟ تم کوئی رات سمجھتے ہو؟ بعض نے پہلی رات کہا، بعض نے تیسری اور بعض نے پانچویں رات کہا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی وہیں موجود تھا، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ کہوں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہاں کچھ کہنے کے لیے ہی تو بلایا ہے۔ میں نے پوچھا: میں اپنی رائے بتاؤں؟ آپ نے فرمایا: ہم یہی پوچھ رہے ہیں۔ تو میں نے کہا: اس سے مراد (آخری عشرے کی) ساتویں رات ہے (یعنی ستائیسویں رات) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کا تذکرہ کیا ہے، انسان کو سات دنوں

① [اسنادہ ضعیف] التاريخ الكبير للبخاري: ٣/٣٣٤ - سير اعلام النبلاء للذهبي: ٤/١٧٣

② [اسنادہ ضعیف] البداية والنهاية لابن كثير: ٨/٢٩٩

③ [اسنادہ صحیح] المستدرک للحاکم: ٣/٥٣٩ - الفقيه والمتفقه للخطيب: ٢/١٣٣ - حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ١/٣١٧

میں پیدا کیا ہے اور زمین کا دانہ بھی سات دنوں میں اُگتا ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: کیا تم سب اس لڑکے کی سی گفتگو کرنے سے عاجز ہو؟ جس کے سر کے جوڑا بھی تک جمے نہیں ہیں۔ اللہ کی قسم! میرا بھی وہی خیال ہے جو تم نے کہا، میں تمہیں کہا کرتا تھا کہ ان احباب کے بات کرنے سے پہلے تم بات نہیں کرو گے، اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ گفتگو میں شامل ہو جایا کرو۔^①

1905 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ لِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِنِّي أَرَى هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَكْرَمَكَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا: لَا تَغْتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا، وَلَا تُفْشِيَنَّ لَهُ سِرًّا، وَلَا يَتَعَلَّقَنَّ عَلَيْكَ كَذِبَةٌ. فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: كُلُّ كَلِمَةٍ خَيْرٌ مِنَ أَلْفٍ قَالَ: نَعَمْ وَخَيْرٌ مِنْ عَشْرَةِ آلَافٍ. ②

مجھ سے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں ان صاحب کو، یعنی ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں کہ یہ تمہاری عزت کرتے ہیں، لہذا تم میری تین باتیں یاد رکھنا: ان کے پاس کسی کی غیبت بالکل مت کرنا، ان کے کسی بھی راز کو فاش قطعاً نہ کرنا اور یہ تم پر کسی جھوٹ کی گرفت نہ کریں۔ (مجاہد کہتے ہیں کہ) میں نے شععی رضی اللہ عنہ سے کہا: ہر بات ایک ہزار باتوں سے بہتر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، بلکہ دس ہزار سے بھی بہتر ہے۔

1906 - عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِالسُّنَّةِ، وَلَا أَجَلَدَ رَأْيًا، وَلَا أَثَقَبَ نَظْرًا حِينَ يَنْظُرُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. ③

میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سنت کو جاننے والا، مضبوط اور مستند رائے والا اور (مسائل پر) نہایت گہری نگاہ رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

1907 - عبد اللہ بن یامین اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَهِدْتُ جَنَازَتَهُ، فَلَمَّا أَلْحَدْنَا بِهِ الْوَادِي رَأَيْتُ طَائِرًا أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ: الْغُرْنُوقُ جَاءَ حَتَّى دَخَلَ فِي نَعْشِهِ، فَيَرُونَ أَنَّهُ عِلْمُهُ ذَهَبَ مَعَهُ. ④

جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس جہان سے رخصت ہوئے تو میں ان کے جنازے میں موجود تھا۔ جب ہم نے انہیں وادی میں لحد کے اندر اتارا تو میں نے ایک نہایت سفید پرندہ دیکھا، جسے ”غرنوق“ کہا جاتا تھا، وہ آیا اور ان کی نعش مبارک میں داخل ہو گیا۔ اہل علم اس کی تعبیر یہ کرتے ہیں کہ وہ ان کا علم تھا؛ جو ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔

1908 - ابو زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَاءَ طَائِرٌ أَبْيَضٌ فَدَخَلَ فِي أَكْفَانِهِ. قَالَ ابْنُ فُضَيْلٍ إِنَّهُ عِلْمُهُ. ⑤

① المستدرک للحاکم: ۱۵۹۷.

② [إسناده ضعيف] المعجم الكبير للطبرانی: ۱۰/۳۲۲ - حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ۱/۳۱۸

③ [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ۲/۳۶۸ - الإستیعاب لابن عبد البر: ۲/۳۵۲

④ [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ۱۹۰۲

⑤ [إسناده حسن] المستدرک للحاکم: ۳/۵۴۳

جس وقت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات ہوئی تو ایک نہایت سفید پرندہ آیا اور ان کے کفن میں داخل ہو گیا۔ ابن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ان کا علم تھا۔

1909 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ أَنْ يَرْزُقَهُ عِلْمًا وَفَهْمًا . ❶
یقیناً نبی ﷺ نے (اللہ تعالیٰ سے) ان کے لیے (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے) دعا فرمائی کہ وہ اسے علم اور فہم عطا فرمائے۔

1910 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ مَرَّتَيْنِ . ❷
نبی ﷺ نے ان کے لیے دو مرتبہ علم کی دعا فرمائی۔

1911 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ ، وَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ . ❸
میں نے جبرائیل علیہ السلام کو بھی دو مرتبہ دیکھا اور میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی دو مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

1912 - عثمان بن ابوسلمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اشْتَرَى ثَوْبًا بِأَلْفٍ . ❹
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ہزار قیمت میں ایک کپڑا خریدا تھا۔

1913 - عبید اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، إِذَا جَاءَتْهُ الْأَقْضِيَّةُ الْمُعْضِلَةُ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ قَدْ طَرَأَتْ عَلَيْنَا أَقْضِيَّةٌ عُضِلُ وَأَنْتَ لَهَا وَلَا مِثَالَهَا ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِرَأْيِهِ وَقَوْلِهِ ، وَمَا كَانَ يَدْعُو لِذَلِكَ أَحَدًا سِوَاهُ إِذَا كَانَتْ الْعُضْلُ . قَالَ : يَقُولُ عَبِيدُ اللَّهِ : وَعُمَرُ عُمَرُ فِي جَدِّهِ وَاجْتِهَادِهِ فِي ذَاتِ اللَّهِ وَنَظَرِهِ لِلْمُسْلِمِينَ . ❺

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی کوئی ناقابل حل فیصلے آتے تو آپ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے: اے ابو عباس! ہمیں کچھ ایسے فیصلے پیش آ گئے ہیں جو انتہائی دشوار ہیں، جبکہ آپ انہیں اور ان جیسے دیگر مسائل کا حل بہ خوبی سمجھتے ہیں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے اور قول پر عمل کرتے۔ اور آپ کو جب بھی ایسا کوئی دشوار مسئلہ درپیش ہوتا تھا تو آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کو نہیں بلاتے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں: حالانکہ سیدنا

❶ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۸۵۷

❷ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۵۶۱

❸ [إسناده ضعيف] المعجم الكبير للطبرانی: ۳۲۰ / ۱۰

❹ [رجال الإسناد ثقات] المستدرک للحاکم: ۵۴۵ / ۳ - حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ۳۲۱ / ۱

❺ [إسناده صحيح] أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ۱۹۳ / ۳ - الإصابة فی تمييز الصحابة: ۳۳۳ / ۲ - الطبقات لابن سعد: ۳۶۹ / ۲

عمر رضی اللہ عنہ خود بھی اللہ تعالیٰ کی ذات (یعنی دینی امور) کے بارے میں اجتہاد و محنت اور مسلمانوں کے حالات پر نظر ہونے میں یکتائے روزگار تھے۔

1914 - لیث بیان کرتے ہیں کہ امام طاؤس رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ نے بہت سے اصحاب محمد رضی اللہ عنہم سے ملاقات کا شرف پایا ہے لیکن آپ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ہی محورِ علم کیوں منتخب کیا؟ تو انہوں نے فرمایا:

أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَدَارَوْا فِي شَيْءٍ انْتَهَوْا إِلَيَّ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ . ❶

میں نے نبی ﷺ کے ستر صحابہ کو دیکھا کہ جب بھی ان کا کسی مسئلے میں اختلاف ہو جاتا تو وہ بالآخر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو ہی اختیار فرماتے تھے۔

1915 - عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ . ❷

نبی ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور انہیں اپنی گود مبارک میں بٹھا کر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے علم کی دعا فرمائی۔

1916 - عکرمہ رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ، يُنْشِدُ الشَّعْرَ . ❸

ان سے جب قرآن کی عربیت سے متعلقہ کوئی چیز پوچھی جاتی تو وہ شعر پڑھ کر بتلایا کرتے تھے۔

1917 - سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

بَعَثَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَوَجَدَ مَعَهُ رَجُلًا فَرَجَعَ، وَلَمْ يَكَلِّمَهُ، فَقَالَ: ((رَأَيْتَهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((ذَاكَ جِبْرِيلُ)) قَالَ: ((أَمَا إِنَّ ابْنَكَ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَذْهَبَ بَصْرُهُ وَيُؤْتَى عِلْمًا)). ❹

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام کی غرض سے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے آپ کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا، اسے دیکھ کر آپ واپس چلے گئے اور نبی ﷺ سے کوئی بات نہ کی۔ (بعد میں معلوم ہونے پر) آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (پھر اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے) آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! آپ کے بیٹے کو تب تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ اس کی بینائی نہ چلی جائے اور اسے علم سے نہ نواز دیا جائے۔

1918 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

❶ [إسناده ضعيف] مضمی برقم: ۱۸۹۲

❷ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۸۶۵

❸ [إسناده حسن] مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۷۷/۹ - البداية والنهاية لابن كثير: ۲۹۸/۸

❹ [إسناده ضعيف] التاريخ للفسوي: ۴۹۴/۱

كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا خَرَجْنَا قَالَ لِي أَبِي: يَا بَنِيَّ؛ أَلَمْ تَرَ إِلَى ابْنِ عَمِّكَ كَيْفَ كَانَ مُعْرِضًا عَنِّي؟ قُلْتُ: يَا أَبَتِ إِنَّهُ كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ قَالَ: أَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهُ: ((أَرَأَيْتَهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((ذَلِكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)). ❶

میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس موجود تھا۔ جب ہم نکل آئے تو میرے والد نے مجھ سے کہا: بیٹا! کیا تم نے اپنے چچا زاد کو نہیں دیکھا کہ وہ مجھ سے کیسے منہ پھیر رہے تھے؟ میں نے عرض کیا: اباجان! ان کے پاس ایک آدمی تھا جس سے وہ سرگوشی کر رہے تھے۔ میرے والد نے کہا: کیا ان کے پاس کوئی آدمی بیٹھا تھا جس سے وہ سرگوشی کر رہے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ واپس نبی ﷺ کے پاس گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! عبد اللہ نے مجھے ایسے ایسے کہا ہے۔ تو نبی ﷺ نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔

1919 - امام شععی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي أَرَى هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَكْرَمَكَ وَأَذْنَاكَ فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلَاثَ خِصَالٍ: لَا تُفْشِينَنَّ لَهُ سِرًّا، وَلَا تَكْذِيبَتَهُ، وَلَا تَغْتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. ❷

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: یقیناً میں ان صاحب کو، یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں کہ یہ تمہاری عزت کرتے ہیں اور تمہیں اپنے قریب رکھتے ہیں، چنانچہ میری تین باتیں یاد رکھنا: ان کا کوئی راز فاش مت کرنا، ان سے قطعاً کوئی جھوٹ مت بولنا اور ان کے پاس کسی کی غیبت بالکل نہ کرنا۔

1920 - امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمَّى الْبَحْرَ مِنْ كَثْرَةِ عِلْمِهِ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے علم کی بہتات کے باعث ”سمندر“ کا نام دیا جاتا تھا۔

1921 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عُمَرُ يَجْلِسُ مَعَ الْأَكَابِرِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ لِي: لَا تَكَلِّمْ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا، ثُمَّ يَقْبَلُ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ: مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَأْتُونِي بِمِثْلِ مَا يَأْتِينِي بِهِ هَذَا الْغُلَامُ،

❶ [اسنادہ حسن] مسند أحمد: ۱/۳۱۲ - مسند أبي داود الطيالسي: ۲/۱۴۹ - المعجم الكبير للطبراني: ۱۰/۲۹۱ - مجمع

الزوائد للهيثمي: ۹/۲۷۶

❷ [اسنادہ ضعیف] المعجم الكبير للطبراني: ۱۰/۳۲۲ - حلية الأولياء لأبي نعيم: ۱/۳۱۸

❸ [اسنادہ صحیح] المستدرک للحاکم: ۳/۵۳۵ - الطبقات لابن سعد: ۲/۳۶۶ - التاريخ للفسوي: ۱/۴۹۶ - حلية الأولياء

لأبي نعيم: ۱/۳۱۶ - تاريخ بغداد للخطيب: ۱/۱۷۴

الَّذِي لَمْ تَسْتَوِ شُؤْنُ رَأْسِهِ؟ ①

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجھے نبی ﷺ کے اکابر صحابہ کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے اور مجھ سے فرماتے: تم تب تک مت بولنا جب تک وہ بات نہ کر لیں۔ پھر آپ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: تمہارے لیے کوئی چیز مانع ہے کہ تم وہ رائے نہیں دے سکتے جو یہ لڑکا دیتا ہے جس کے سر کے جوڑ بھی ابھی برابر نہیں ہوئے؟

1922 - عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ ، وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَثِيرَ بَنِ عَبَّاسٍ ، وَهُمْ صِبْيَانٌ ، ثُمَّ يَقُولُ: ((مَنْ سَبَقَ إِلَيَّ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا ، ثُمَّ يَسْتَبِقُونَ فَيُقْبَلُهُمْ)). ②

رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن عباس، عبید اللہ بن عباس اور کثیر بن عباس رضی اللہ عنہم کو لائن میں کھڑا کیا کرتے، جب وہ بچے تھے، پھر آپ ﷺ فرماتے: جو میرے پاس پہلے آئے گا اس کو فلاں چیز زعام ملے گی۔ پھر وہ سب دوڑ کر آتے اور آپ انہیں بوسہ دیتے۔

1923 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

ضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ)). ③

رسول اللہ ﷺ نے مجھے سینے سے لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت (قرآن و سنت کا علم) سکھلا دے۔

1924 - سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ ، لَوْ يَأْذُنُ لِي أَنْ أَقُومَ فَأُقْبِلَ رَأْسَهُ لَفَعَلْتُ . ④

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے احادیث بیان کیا کرتے تھے، اگر وہ مجھے اجازت دیتے کہ میں اٹھ کر ان کا سر چوم لوں؛ تو میں ضرور ایسا کرتا۔

1925 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: هَلُمَّ فَلِنَسْأَلِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُمْ كَثِيرٌ . قَالَ: الْعَجَبُ لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ وَفِي الْأَرْضِ مَنْ تَرَى مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: فَتَرَكَ ذَلِكَ ، وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ وَتَتَّبَعَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ كُنْتُ لَيَبْلُغُنِي الْحَدِيثُ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَأَجِدُهُ قَائِلًا: فَأَتَوْسَدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ تَسْفِي الرِّيحَ فِي وَجْهِ حَتَّى يَخْرُجَ ، فَيَقُولُ: مَا جَاءَ بِكَ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ؟ فَأَقُولُ: بَلَّغْنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ ، فَيَقُولُ: فَهَلَّا بَعَثْتَ إِلَيَّ حَتَّى آتِيكَ ، فَأَقُولُ: أَنَا كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ آتِيكَ ، فَكَانَ

② [إسناده ضعيف] مضي برقم: ۱۸۸۶

① [إسناده صحيح] مضي برقم: ۱۹۰۴

③ [إسناده صحيح] مضي برقم: ۱۸۳۵

④ [إسناده صحيح] التاريخ للفسوى: ۱/۵۳۳ - جامع بيان العلم وفضله: ۱/۱۲۲

ذَلِكَ الرَّجُلُ يَمُرُّ بِي بَعْدُ، وَالنَّاسُ يَسْأَلُونِي فَيَقُولُ: أَنْتَ كُنْتَ أَعْقَلَ مِنِّي. ①

جب نبی ﷺ کی رحلت ہوئی تو میں نے انصار میں سے ایک شخص سے کہا: آؤ، ہم نبی ﷺ کے صحابہ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے بارے میں پوچھیں، کیونکہ بلاشبہ (آج) وہ کثرت میں موجود ہیں۔ تو اس صاحب نے کہا: اے ابن عباس! آپ پر تعجب ہے، کیا آپ لوگوں کو دیکھتے نہیں کہ وہ تو (اس معاملے میں) آپ کے محتاج ہیں اور آپ روئے زمین میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسے دیکھ رہے ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اس انصاری کو چھوڑا اور مسائل کا علم حاصل کرنے اور صحابہ کی تلاش و جستجو میں نکل کھڑا ہوا۔ چنانچہ جب بھی مجھے کسی آدمی سے مروی ایسی حدیث کا پتا چلتا کہ جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوتی تھی، تو میں اپنی چادر کو تکیہ بنا کر اس کے دروازے پر (بیٹھ جاتا اور) ہوا مٹی اڑا کر میرے چہرے پہ ڈالتی رہتی، یہاں تک کہ وہ باہر نکل آتا۔ (جب وہ باہر نکل کر مجھے دیکھتا) تو پوچھتا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! کس غرض سے تشریف لائے ہیں؟ تو میں کہتا کہ مجھے پتا چلا تھا کہ آپ نبی ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں تو میں نے چاہا کہ میں وہ حدیث آپ سے سن لوں۔ تو وہ کہتا: آپ نے مجھے کیوں نہ پیغام بھیج دیا، تاکہ میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا؟ تو میں کہتا: میرا زیادہ حق بنتا تھا کہ میں آپ کے پاس آؤں۔ پھر اس کے بعد وہی شخص میرے پاس سے گزرا کرتا تھا اور لوگ مجھ سے سوال کر رہے ہوتے تھے، تو وہ کہتا: آپ (احادیث کی) مجھ سے بھی زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔

1926 - امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نَحْنُ أَهْلُ مَكَّةَ نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ: فَقِيهُنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، وَقَاصِنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَمُؤَدِّنَا أَبِي مَحْذُورَةَ، وَقَارِئُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ. ②

ہم اہل مکہ چار اصحاب کی وجہ سے لوگوں پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے: (۱) ہمارے فقیہ سیدنا ابن عباس (۲) ہمارے قصہ گو عبید بن عمیر (۳) ہمارے مؤذن ابو محذورہ (۴) ہمارے قاری عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہم۔

1927 - امام مجاہد رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمَّى الْبَحْرَ لِكَثْرَةِ عِلْمِهِ. ③

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے علم کی بہتات کے باعث ”سمندر“ کا نام دیا جاتا تھا۔

1928 - فرزدق بن حواس بیان کرتے ہیں کہ:

قَدِمَ عَلَيْنَا عِكْرَمَةُ وَنَحْنُ مَعَ شَهْرٍ بِنِ حَوْشِبِ بِجُرْجَانَ فَقُلْنَا لِشَهْرٍ: أَلَا نَأْتِيهِ؟ فَقَالَ: إِيْتُوهُ

فَإِنَّهُ لَمْ تَكُنْ أُمَّةً إِلَّا وَقَدْ كَانَ لَهَا حَبْرٌ، وَإِنَّ مَوْلَى هَذَا ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ حَبْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ. ④

ہمارے پاس عکرمہ رحمہ اللہ آئے اور ہم جرجان مقام پر شہر بن حوشب کے ساتھ تھے۔ ہم نے شہر سے کہا: کیا ہم

① [إسناده صحيح] سنن الدارمی: ۱/۱۴۱ - المعجم الكبير للطبرانی: ۱/۲۹۹ - المستدرک للحاکم: ۳/۵۳۸

② [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ۵/۴۴۵ ③ [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۹۲۰

④ لم أجد ضمادا والفرزدق والبقية ثقات.

ان کے پاس نہ جائیں؟ تو انہوں نے کہا: ان کے پاس جاؤ، کیونکہ ہر امت کا ایک پختہ اور جید عالم ہوتا ہے اور ان کے آقا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس امت کے پختہ اور جید عالم تھے۔

1929 - امام عطاء اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا أَكْرَمَ مِنْ مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانُوا يَجِئُونَ أَصْحَابَ الْقُرْآنِ فَيَسْأَلُونَهُ، ثُمَّ يَجِيءُ أَهْلُ الْعِلْمِ فَيَسْأَلُونَهُ، ثُمَّ يَجِيءُ أَصْحَابُ الشَّعْرِ فَيَسْأَلُونَهُ. ❶

میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس سے بڑھ کر کوئی بھی عزت والی مجلس نہیں دیکھی۔ قرآن کا علم سیکھنے والے آیا کرتے تھے اور آپ سے سوالات پوچھتے، پھر اہل علم آ کر آپ سے مسائل پوچھتے، پھر شعراء آ کر آپ سے سوالات کرتے۔

1930 - ابو رجاء عطار دی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ هَذَا الْمَكَانُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ الشَّرَاكِ الْبَالِي مِنَ الدَّمْعِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا رونے کی وجہ سے یہ حال ہو گیا تھا کہ جیسے وہ بوسیدہ تسمہ ہو۔

1931 - امام طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَالَسْتُ خَمْسِينَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ مَا فِيهِمْ أَحَدٌ خَالَفَ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي شَيْءٍ، فَفَارَقَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ. ❸

میں نے اصحاب محمد رضی اللہ عنہم میں سے پچاس یا اس سے زائد لوگوں کے ساتھ مجلس کی، ان میں سے ایک بھی شخص ایسا نہیں تھا جو کسی مسئلے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مخالفت کرتا ہو، اگر کسی کی رائے ان سے جدا بھی ہوتی تو (بالآخر) وہ ان ہی کے موقف کی طرف رجوع کر لیتا تھا۔

1932 - زید بن علی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَرَى بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ كَلَامٌ، فَقَالَ طَلْحَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي الْمُنَاحِبَةِ وَتَرْفَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مَنْ شِئْتَ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كَعْبٌ، فَأَتَوْا كَعْبًا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ كَعْبٌ: ((أَمَّا أَنْتُمْ مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَنْسَابِكُمْ، وَأَمَّا نَحْنُ فَفَنَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا مِنْ خَيْرِ أَهْلِ زَمَانِهِ، فَقَضَى لِابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى طَلْحَةَ. ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بحث ہو گئی، تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کوئی فخریہ بات حاصل ہے؟ آپ اس سلسلے میں نبی ﷺ کو (درمیان سے) اٹھا دیں۔ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میرے اور اپنے درمیان جسے بھی چاہیں حاکم مقرر کر لیں (جو اس بارے میں

❶ [إسناده صحيح] التاريخ للفسوى: ١/ ٥٢٠ - تاريخ بغداد للخطيب: ١/ ١٧٤

❷ [إسناده حسن] مضي برقم: ١٨٤٣

❸ [الأثر صحيح] مضي برقم: ١٨٩٢

❹ [إسناده ضعيف جدًا] مضي برقم: ١٨٨٧

ہمارا فیصلہ کر دے)۔ انہوں نے کہا: میرا اور آپ کا فیصلہ کعب رضی اللہ عنہ کریں گے۔ چنانچہ وہ کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قریش کے لوگو! تم خود ہی اپنے حسب و نسب کو بڑی اچھی طرح جانتے ہو، اور جہاں تک ہماری بات ہے تو ہم نے کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے تو اس زمانے کے بہترین شخص کا انتخاب کرتا ہے۔ پھر سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے خلاف فیصلہ کر دیا۔

توضیح:..... سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا مطلب تھا کہ آپ نبی ﷺ کے ساتھ اپنی قرابت داری کا تذکرہ کیے بغیر اور اس اعزاز و شرف کو درمیان میں لائے بغیر، کوئی اور فخر کی بات بتلائیے۔

1933 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ فَسَأَلَهُمْ لِمَ أُنزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ [النصر: ١] حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴿١﴾ أَي إِنَّكَ مَيِّتٌ، فَقَالَ: مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ. ①

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان سے پوچھا کہ سورۃ النصر نبی ﷺ پر کیوں نازل کی گئی؟ سب سے پوچھ کر آخر میں آپ نے مجھ سے کہا: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴿١﴾ ”جب اللہ کی مدد اور فتح آن پہنچی، اور آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ سواب آپ اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیجیے اور اس سے بخشش طلب کیجیے، یقیناً وہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔“ اللہ تعالیٰ کی اس سے مراد یہ ہے کہ (اے نبی!) آپ کی موت کا وقت آن پہنچا ہے۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے کے مطابق تم نے بالکل سچ کہا ہے۔

1934 - شقیق حرثیہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى الْمَوْسِمِ فَخَطَبَ فَافْتَتَحَ سُورَةَ النُّورِ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُفَسِّرُ، فَقَالَ شَيْخٌ مِنَ الْحَيِّ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَلَامًا يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِ رَجُلٍ لَوْ سَمِعْتَهُ التُّرْكُ لَأَسْلَمَتْ. ②

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حج کے موقع پر خطبہ دیا تو سورۃ النور شروع کی اور اسے پڑھنے لگے، پھر تفسیر بیان کرنے لگے، تو قبیلے کے ایک بزرگ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے کسی آدمی کے دماغ سے ایسی کلام نکلتی نہیں دیکھی، اگر اسے ترک سن لیتے تو اسلام لے آتے۔

1935 - امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

① [إسناده ضعيف] مضي برقم: ١٨٧١

② [إسناده حسن] المستدرک للحاکم: ٥٣٧ / ٣ - حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ٣٢٤ / ١

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا فَسَّرَ الشَّيْءَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ نُورًا. ❶
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جب کسی آیت یا سورت کی تفسیر فرماتے تھے تو مجھے ان پر نور دکھائی دیتا تھا۔
1936 - ابووائل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِالمَوْسِمِ قَرَأَ سُورَةَ فَفَسَّرَهَا، فَقَالَ: إِنِّي لَأُظَنُّ أَنَّ التُّرِكَ لَوْ شَهِدَتْ
يَوْمَئِذٍ تَفْقَهُ مَا تَقُولُ لَأَسْلَمَتْ. ❷

میں حج کے ایام میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، آپ نے ایک سورت پڑھی، پھر اس کی تفسیر بیان کی۔ ابووائل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں اگر اس دن ترک لوگ وہاں موجود ہوتے اور وہ آپ کے بیان کی فقہت دیکھتے تو اسلام لے آتے۔

1937 - ابوحمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ تَمَّضَمَصَ، ثُمَّ فَسَّرَ. ❸
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب قرآن کی تفسیر کے متعلق کچھ پوچھا جاتا تو آپ کلی کرتے، پھر تفسیر بیان فرماتے۔

1938 - عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ إِعْرَابِ الْقُرْآنِ، قَالَ: الشُّعْرُ كَذَلِكَ. ❹
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب قرآن کے اعراب کے متعلق کوئی چیز پوچھی جاتی تو آپ فرماتے: (اس کی دلیل میں عربی ادب کا) شعر اس طرح ہے۔

توضیح: یعنی آپ کو بامقصد، عمدہ اور فصیح عربی شاعری پر بھی عبور حاصل تھا اور اعراب قرآن سے متعلقہ سوال کا جواب دیتے ہوئے دلیل کے طور پر اشعار بھی پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔

1939 - امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: قَدْ أَجَلْتُكُمْ فِيهَا عَشْرًا، قَالَ: فَذَهَبْنَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ:
مَا قَالُوا لَكُمْ؟ قَالَ: قُلْنَا: كَمَا كَانُوا يَقُولُونَ، قَالَ: فَقَرَأَ عَلَيْنَا آيَاتٍ كَانَا كُنَّا عَنْهُنَّ نِيَامًا:
﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ❶﴾ [المؤمنون: ١٢] حَتَّى بَلَغَ: ﴿فَتَبَارَكَ اللَّهُ
أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ❷﴾ [المؤمنون: ١٤، ١٥]. ❺

ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ”عزل“ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کا جواب دس دن کے لیے مؤخر کرتا ہوں۔ چنانچہ ہم چلے گئے، پھر دوبارہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے پوچھا: لوگوں نے تم سے کیا کہا؟ ہم نے کہا: وہ اسی طرح کہہ رہے ہیں جیسے پہلے کہتے تھے۔ پھر آپ نے ہمیں کچھ آیات پڑھ کر سنائیں جن سے ہم گویا سوئے ہوئے تھے (یعنی ہمیں ان آیات کی خبر ہی نہیں تھی۔ وہ آیات یہ تھیں: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا

❶ [سنادہ حسن] ماضی برقم: ۱۹۳۴

❷ [سنادہ صحیح]

❸ [سنادہ صحیح لغيره] ماضی برقم: ۱۹۱۶

❹ [سنادہ صحیح]

❺ [سنادہ حسن] الدر المنثور للسيوطی: ۶/۵

الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ﴿٥﴾ ”یقیناً ہم نے انسان کوٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔“ یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچ گئے: ﴿فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ، ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُونَ﴾ ”وہ اللہ بہت برکت والا ہے جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے بعد تم سب یقیناً مر جانے والے ہو۔“

توضیح:..... ”عزل“ سے مراد یہ ہے کہ جب میاں بیوی جماع کریں تو انزال کے وقت آدمی پیچھے ہٹ جائے اور بیوی کی شرم گاہ میں انزال نہ کرے، تاکہ حمل ٹھہرنے کا اندیشہ نہ رہے۔

1940 - عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَقُولُ: غُصَّ غَوَّاصٌ. ①

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن سے متعلقہ مسائل پوچھا کرتے تھے، پھر فرماتے: اے غوطہ خور! غوطہ لگا۔

توضیح:..... یعنی انہیں فرماتے کہ اپنے علم و حکمت میں غوطہ لگا کر میرے سوال کا جواب نکال لاؤ۔

1941 - امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنَّا نَفْخِرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ: فَفِيهِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، وَقَارِئُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ، وَقَاصِنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَمَوْذِنُنَا يَعْنِي أَبَا مَحْدُورَةَ. ②

ہم چار اصحاب کی وجہ سے لوگوں پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے: (۱) ہمارے فقیہ سیدنا ابن عباس (۲) ہمارے قاری عبداللہ بن سائب (۳) ہمارے قصہ گو عبید بن عمیر (۴) ہمارے مؤذن ابو محذورہ رضی اللہ عنہم۔

1942 - زائدہ بن قدامہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ:

كَانَ عُمَرُ يَوْمًا جَالِسًا وَعِنْدَهُ الْعَبَّاسُ فَسُئِلَ عُمَرُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ فِيهَا، فَقَامَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَارَهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ الْأَمْرُ هَكَذَا، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى الْعَبَّاسِ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْفَضْلِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي عَبْدِ اللَّهِ إِنْنِي قَدْ أَمَرْتُهُ عَلَى نَفْسِي، فَإِذَا أَخْطَأْتُ فَلْيَأْخُذْ عَلَيَّ. ③

ایک روز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔ اسی دوران سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے اس کا جواب دیا۔ جسے سن کر ابن عباس رضی اللہ عنہما اٹھ کر ان کے پاس گئے اور ان سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر عمر رضی اللہ عنہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے ابو الفضل! اللہ تعالیٰ عبداللہ کے معاملے میں آپ کو برکت سے نوازے، یقیناً میں نے اسے اپنے اوپر امیر مقرر کر لیا ہے، سو جب بھی میں غلطی کروں، اسے چاہیے کہ مجھے تنبیہ کرے۔

1943 - امام طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جَلَسْتُ إِلَى خَمْسِينَ شَيْخًا، أَوْ سَبْعِينَ شَيْخًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يُخَالِفُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَيَقُومُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى قَوْلِهِ، أَوْ يَقُولُ بِقَوْلِهِ. ④

② [إسناده صحيح] الطبقات لابن سعد: ٥ / ٤٤٥

① [إسناده ضعيف] سير أعلام النبلاء للذهبي: ٤ / ١٦٤

④ [إسناده صحيح] ماضي برقم: ١٨٩٢

③ [إسناده ضعيف]

مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے پچاس یا ستر ایسے صحابہ کے ساتھ مجلس نشینی کا اعزاز حاصل ہوا کہ جن میں سے ایک بھی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اختلاف نہیں کرتا تھا۔ وہ جو بھی مسئلہ لے کر کھڑے ہوتے؛ بالآخر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف ہی لوٹتے، یا ان ہی کی بات کے قائل ہو جاتے۔

1944 - امام طاؤس رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں:

أَدْرَكْتُ خَمْسِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اِخْتَلَفُوا فِي الشَّيْءِ رَدُّوهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ . ①

میں نے نبی ﷺ کے پچاس ایسے صحابہ کو دیکھا کہ جب ان کا کسی مسئلے میں اختلاف ہو جاتا تھا تو وہ اس کو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لوٹا دیتے تھے۔

توضیح:..... یعنی ان کی بات اور رائے کو بہتر اور درست مانتے تھے اور اختلافی مسائل میں وہ جو بھی فیصلہ فرما

دیتے، وہ صحابہ اسے قبول کر لیتے تھے۔

1945 - عمرو بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

تُوفِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَجَاءَ كَهَيْئَةِ الطَّائِرِ الْأَبْيَضِ ، فَدَخَلَ بَيْنَ السَّرِيرِ وَبَيْنَ الثَّوْبِ الَّذِي عَلَيْهِ . قَالَ مَرَّةً: فَبَلَّغَنِي أَنَّهُ الْحِكْمَةُ . ②

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طائف میں وفات ہوئی تو سفید پرندے کی صورت میں کوئی چیز آئی اور وہ ان کی چارپائی اور ان پر موجود کپڑے (یعنی کفن) کے درمیان میں داخل ہو گئی۔ ایک ت میں عمرو بن دینار رحمہ اللہ کا یہ فرمان منقول ہے کہ میرے علم کے مطابق وہ چیز ”حکمت“ تھی۔

توضیح:..... ”حکمت“ سے مراد قرآن و سنت کا علم ہے۔

1946 - داؤد بن علی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ شعب ابی طالب میں محصوری کے دوران سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَأَرْجُو أَنَّ يَبِيضَ اللَّهُ وُجُوهَنَا بِغُلَامٍ)) ، فَوَلَدَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ . ③

”یقیناً مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کے ذریعے ہمارے چہرے روشن فرما دے گا۔“ تب سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جنم دیا تھا۔

1947 - یزید بن اصم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا ، وَخَرَجَ مَعَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكَانَ لِمُعَاوِيَةَ مَوْكِبٌ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ مَوْكِبٌ مِمَّنْ يَسْأَلُ عَنِ الْفِقْهِ . ④

معاویہ رضی اللہ عنہ حج کی غرض سے روانہ ہوئے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ان کے ہمراہ نکلے۔ اس قافلے میں لوگوں کا

① [إسناده صحيح] مضمی برقم: ۱۹۱۴

② [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبرانی: ۲۸۶/۱۰ - مجمع الزوائد للهيثمي: ۲۷۵/۹ - التاريخ للفسوي: ۵۴۱/۱

③ [إسناده صحيح] سير أعلام النبلاء للذهبي: ۱۷۱/۴

④ إسناده ضعيف .

ایک گروہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور ایک گروہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، جو ان سے فقہ کے متعلق سوالات کر رہے تھے۔

1948 - شفیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةَ النُّورِ فَجَعَلَ يُفَسِّرُهَا ﴿اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورٍ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ﴾ [النور: ٣٥]، ثُمَّ قَالَ: النُّورُ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ وَفِي سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مِثْلُ ضَوْءِ الْمِصْبَاحِ كَضَوْءِ الزُّجَاجَةِ، كَضَوْءِ الزَّيْتِ، ﴿أَوْ كَظُلْمَتٍ فِي بَحْرِ لُجِّيٍّ﴾ [النور: ٤٠] وَالظُّلُمَاتُ فِي قَلْبِ الْكَافِرِ كَظُلْمَةِ الْمَوْجِ كَظُلْمَةِ الْبَحْرِ كَظُلْمَاتِ السَّحَابِ. فَقَالَ صَاحِبِي: مَا رَأَيْتُ كَلَامًا يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِ رَجُلٍ، لَوْ سَمِعْتَ هَذَا التُّرْكُ لَا سَلَمْتَ. ①

میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، جب ان کی حج پر ذمہ داری لگی ہوئی تھی، انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا، پھر سورۃ النور پڑھ کر اس کی تفسیر بیان کرنے لگے۔ (انہوں نے یہ آیت پڑھی:) ﴿اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورٍ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ﴾ ”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (کائنات میں) اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو، چراغ ایک فانوس میں ہو، فانوس کا حال یہ ہو کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا۔“ پھر آپ نے فرمایا: نور، مومن کے دل، کانوں اور آنکھوں میں ہوتا ہے، یہ چراغ کی روشنی کے مثل ہوتا ہے، فانوس کی روشنی کے مانند ہوتی ہے اور زیتون کی ضیاء جیسا ہوتا ہے۔ ﴿أَوْ كَظُلْمَتٍ فِي بَحْرِ لُجِّيٍّ﴾ ”یا پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا۔“ یہ اندھیرے کافر کے دل میں ہوتے ہیں اور موج کے اندھیرے کے مثل ہوتے ہیں، سمندر کے اندھیرے کے مانند ہوتے ہیں اور بادلوں کے اندھیرے جیسے ہوتے ہیں۔ میں نے کسی آدمی کے دماغ سے ایسی کلام نکلتی نہیں دیکھی۔ اگر اس کلام کو ترک لوگ سن لیتے تو اسلام قبول کر لیتے۔

1949 - بحیر ابو عبیدہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَاتَ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا دُلِّيَ فِي لَحْدِهِ، جَاءَ طَائِرٌ عَظِيمٌ أَبْيَضٌ مِنْ قِبَلِ وَجِّ حَتَّى خَالَطَ أَكْفَانَهُ. ②

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طائف میں وفات ہوئی، جب انہیں لحد میں ڈالا گیا تو ایک سفید رنگ کا بہت بڑا پرندہ ”وج“ کی جانب سے آیا، یہاں تک کہ ان کے کفن میں ہی شامل ہو گیا۔

②..... ”وج“ طائف کے قریب ایک وادی کا نام ہے۔

1950 - علی بن عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ مَعَاوِيَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَاتَاهُ الْمُؤَدِّنُونَ يُؤَدِّنُونَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَضَنَّ بِحَدِيثِ أَبِي، فَأَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ تَحَدَّثْنَا حَتَّى إِذَا فَرَعْنَا مِنْ حَدِيثِهِمَا، قَامَ

① [إسناده حسن] الدر المنثور للسيوطي: ٤٨/٥ ② [إسناده ضعيف] ماضي برقم: ١٨٧٩

مُعَاوِيَةُ فَصَلَّى . وَلَيْسَ خَلْفَهُ غَيْرِي وَغَيْرُ أَبِي ، وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُصِيبَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي بَصْرِهِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ مُعَاوِيَةُ فَصَلَّى رَكْعَةً ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقُلْتُ لِأَبِي : يَا أَبَتِ أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ ؟ قَالَ : وَمَا صَنَعَ ؟ قُلْتُ : أَوْتَرَبِرْ رَكْعَةً . قَالَ : أَيُّ بَنِي هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ . ❶

میں ایک رات اپنے والد کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں ان کے پاس وہ مؤذنین آئے جو نمازِ عشاء کی اذان کہا کرتے تھے۔ انہیں دیکھ کر معاویہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے بات چیت جاری رکھی اور ایک آدمی کو کہا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ پھر ہم گفتگو کرنے لگ گئے، یہاں تک کہ جب فارغ ہو گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور نماز پڑھی۔ ان کے پیچھے میرے اور میرے والد کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ یہ واقعہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی کے چلے جانے کے بعد کا ہے۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو معاویہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت (وتر) پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! آپ نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے پوچھا: کیا کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ایک رکعت وتر پڑھا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: بیٹا! وہ تم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

1951 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صُومُوا يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، وَخَالِفُوا فِيهِ الْيَهُودَ ، وَصُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا)) . ❷

یومِ عاشوراء کا روزہ رکھا کرو اور اس بارے میں یہود کی مخالفت کرو (یعنی) اس سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھ لو یا ایک دن بعد۔

1952 - سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ ، وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي)) . ❸

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو، اس وجہ سے کہ وہ اسی کے باعث تمہیں (اپنی) نعمت سے غذا دے گا اور مجھ سے اللہ کی محبت کے باعث محبت کرو، اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی بناء پر محبت کرو۔

1953 - سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُمْ حَجُّوا أَوْ اعْتَمَرُوا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَمَعَهُ كَعْبُ الْأَخْبَارِ فَأَصَابَهُمْ فِي سَفَرٍ مَطَرٌ وَرَعْدٌ وَبَرْدٌ ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَكُنْتُ مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ لِي كَعْبٌ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقُولُ : سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ ، وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خَشْيَتِهِ ، ثَلَاثَ مَرَارٍ حِينَ يَرَى سَحَابًا يَتَخَوَّفُ مِنْهُ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ السَّحَابِ ، فَقُلْنَا ذَلِكَ فَعُوفِينَا لَيْلَتَنَا ، ثُمَّ أَصْبَحَ

❶ [إسناده صحيح] السنن الكبرى للبيهقي: ٢٦/٣

❷ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٢٤١/١ - السنن الكبرى للبيهقي: ٢٨٧/٤ - مصنف عبد الرزاق: ٢٨٧/٤ - مجمع الزوائد

للهيثمي: ١٨٨/٣

❸ [إسناده ضعيف] سنن الترمذي: ٦٦٣/٥ - المعجم الكبير للطبراني: ٣٤٣/١٠ - شعب الإيمان للبيهقي: ٢٨٨/١ -

المستدرک للحاکم: ١٥٠/٣

النَّاسُ وَقَدْ أَصَابَهُمْ مِنْ ذَلِكَ ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ عُمَرُ عَلَى أَنْفِهِ أَصَابَتُهُ بَرْدَةٌ ، فَلَمَّا رَأَى قَالَ :
أَيْنَ كُنْتُمَا؟ فَوَاللَّهِ مَا أَرَاكُمَا إِلَّا قَدْ سَلِمْتُمَا ، لَقَدْ كُنْتُمَا فِي كُنٍّ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَأَخْبَرْتُهُ
قَوْلَ كَعْبٍ فَقَالَ عُمَرُ : فَهَلَا أَخْبَرْتُمَانِي بِذَلِكَ؟ ①

لوگوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج یا عمرہ کیا اور آپ کے ساتھ کعب الحبار بھی تھے، دوران سفر ہی لوگوں کو بارش، بادلوں کی کڑک اور آسمانی بجلی نے آلیا، تو لوگ (ایک دوسرے سے) جدا ہو گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کعب کے ساتھ تھا، تو کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جو کوئی بھی شخص جب بادلوں کو دیکھے اور ان سے ڈرتے ہوئے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے: سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خَشْيَتِهِ ”بہت پاک ہے وہ ذات کہ بادلوں کی کڑک جس کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کرتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے (اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں)۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں کے نقصان سے بچالے گا۔ چنانچہ ہم نے یہ کلمات پڑھ لیے تو ہم اس رات عافیت و حفاظت میں رہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو (پتا چلا کہ) لوگ تو اس میں گھر گئے تھے اور اس دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اس مصیبت کا سامنا ہوا اور ان کی ناک پر ایک اولا آ لگا تھا۔ انہوں نے جب ہمیں دیکھا تو پوچھا: تم دونوں کہا تھے؟ اللہ کی قسم! میں تو تم دونوں کو ہی صحیح سلامت دیکھ رہا ہوں، ضرور تم کسی غار میں چھپے رہے ہو۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کعب رضی اللہ عنہ کی بات بتلائی (یعنی انہوں نے جو دعا بتلائی تھی) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ دعا مجھے کیوں نہیں بتلائی؟۔

1954 - ابن ابی عبیلہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمًا فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدَهُ قَالَ عُمَرُ: لَوْ كَانَ إِلَيَّ مِنَ الْخِلَافَةِ شَيْءٌ ، لَقَمَمْتُهَا هَذَا الْخَارِجَ . ②

محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ایک دن عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، پھر جب آپ ان کے پاس سے (واپسی کے لیے) نکلے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے پاس خلافت میں سے کچھ اختیار ہوتا تو میں اس نکلنے والے شخص کو قمیض پہنا دیتا۔

1955 - معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَدِمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّصَافَةَ عَلَى هِشَامٍ وَنَحْنُ بِهَا قَالَ مَعْمَرٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمٌ جَمِيلٌ ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ خَزَّ دَكْنَاءُ وَسَّاجٌ مِنْ هَذِهِ السَّيْجَانِ فَدَخَلْنَا عَلَى رَجُلٍ حَزِينٍ قَالَ: فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا بِشَيْءٍ قَالَ: فَحَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ مِنْ أَصْحَابِنَا يُقَالُ لَهُ: دَاوُدُ قَالَ: دَخَلَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَوْغَيْرَ ذَلِكَ؟ أَنْتُمْ الْمُؤْمِنُونَ وَأَنَا أَمِيرُكُمْ ، فَقَالَ سَعْدُ: نَعَمْ ، إِنْ كُنَّا أَمْرًا نَاكَ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا يَبْلُغُنِي أَنَّ أَحَدًا زَعَمَ أَنَّ سَعْدًا لَيْسَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا فَعَلْتُ بِهِ وَفَعَلْتُ ،

① [سناده ضعيف] تفسير القرطبي: ٢١٨/١ - الدر المنثور للسيوطي: ٥١/٤

② [سناده حسن] التاريخ الكبير للبخاري: ٣١١/١

فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: سُبْحَانَ اللَّهِ لَعَمْرِي إِنَّ سَعْدًا لَفِي السِّبْطَةِ مِنْ قُرَيْشٍ ثَابِتٌ نَسَبُهُ. ①

محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ”رصافہ“ مقام پر ہشام کے پاس آئے اور ہم بھی وہاں موجود تھے۔ ہم جب اس کے پاس پہنچے تو وہاں ایک نہایت خوبصورت آدمی نظر آیا، جس نے اُون اور ریشم کا بنا ہوا چوغہ پہنا ہوا تھا جو میالے سے رنگ کا تھا اور وہ ساگون کی عمدہ قسم کی لکڑی کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ ہم ایک غمزہ آدمی کے پاس پہنچے، ہم میں اتنی استطاعت نہیں تھی کہ وہ ہم سے کوئی چیز بیان کرتا۔ چنانچہ جزیرہ کے ہی ہمارے ساتھیوں میں سے داؤد نامی ایک شخص بولا: سعد بن مالک سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے بادشاہ! السلام علیک۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی بات ہے کہ تم مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں (یعنی تم نے مجھے بادشاہ کہنے کی بجائے امیر المومنین کیوں نہیں کہا؟) تو سعد نے جواب دیا: جی ہاں، یقیناً ہم نے آپ کو امیر مقرر کیا ہے۔ یہ سن کر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ تک کسی ایک آدمی کی بھی یہ رائے پہنچی کہ سعد کا قریش سے تعلق نہیں ہے تو میں اسے سزا دوں گا۔ اس پر محمد بن علی نے کہا: سبحان اللہ! بلاشبہ سعد تو قریش کے نامور لوگوں میں سے ہیں اور ان کا نسب بھی ثابت ہے۔

1956 - امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةَ أَلْفِ رَكْعَةٍ. ②

علی بن عبداللہ بن عباس ایک دن اذرت میں ایک ہزار رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔

1957 - وہب بن جریر رحمہ اللہ نے عیسیٰ بن علی کی اولاد میں سے ایک شخص سے فرمایا:

إِعْظَامُكُمْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ③

تمہاری تعظیم کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کے مترادف ہے۔

1958 - یزید بن ہارون بیان کرتے ہیں کہ:

لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَذَفَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، لَمْ أَرَلَهُ مِنْ يَقْدُفُهُ، فَيَأْخُذُ حَدَّهُ مِنْهُ. ④

اگر کوئی شخص بنو ہاشم کے کسی آدمی پر تہمت لگائے اور میں نے اس تہمت لگانے والے کو (تہمت لگاتے) دیکھا بھی نہ ہو، پھر بھی اس پر (اس فعل کی سزا میں) حد لگے گی۔

1959 - عمیر بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ عمیر رحمہ اللہ نے فرمایا:

كَانَ مَنْ أَدْرَكَتْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَكْبَرَ مِمَّنْ سَبَقَنِي.

مجھ سے سبقت لے جانے والے اصحاب محمد رضی اللہ عنہم میں سے میری جس سے بھی ملاقات ہوئی وہ عمر میں مجھ سے بڑے ہی تھے۔

اور فرماتے ہیں کہ:

① [إسناده صحيح] الكامل لابن الأثير: ٢٠٥ / ٣ ② [إسناده ضعيف] حلية الأولياء لأبي نعيم: ٢٠٧ / ٣

③ [إبراهيم بن عبدالله لم أجد من وثقه] تاريخ بغداد للخطيب: ١٢٠ / ٦

④ إبراهيم لم أجد من وثقه.

لَا تَكَادُ تَفْتِشُ أَحَدًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا فَتَشْتَهُ عَنْ بَأْسٍ وَكَرَمٍ . ❶
بنی عبدالمطلب میں سے تم جس کو بھی جاننے کی کوشش کرو گے؛ اسے سختی اور نرمی والا ہی پاؤ گے۔

توضیح: یعنی جنگ و جدل کے وقت وہ پیٹھ نہیں دکھاتے بلکہ ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور پیار و محبت کے معاملات میں ان سا نرم بھی کوئی نہیں ہے۔

1960 - ابن ہبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ ، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
قَبَضَ نَفْسِي عَلَى حُبِّ بَنِي هَاشِمٍ . ❷

ابو تمیم جیشانی کا جب وقت وفات آیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا: اس اللہ کا شکر ہے جس نے بنو ہاشم کی محبت پر میری جان قبض کی۔

1961 - مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ عِكْرَمَةُ يُحَدِّثُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَحَفَرِ زَمْزَمَ ، فَقَالَ لَهُ
سُلَيْمَانُ: مَا أَحْسَنُ حَدِيثِكَ ، لَوْلَا أَنَّكَ تَفْخَرُ عَلَيْنَا . ❸

عکرمہ رضی اللہ عنہ سلیمان بن عبد الملک سے عبدالمطلب اور زم زم کے کنویں کی کھدائی کے متعلق بات چیت کر رہے تھے تو سلیمان نے ان سے کہا: اگر تم ہم پر فخر نہ کرو تو تمہاری باتیں کتنی پیاری ہوتی ہیں۔

1962 - امام ابن کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

شَيْخَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٍّ وَلَمْ يَبْلُغْهُ . ❹

علی (بن عبداللہ بن عباس) نے نبی ﷺ (کے علوم و معارف) کو خوب پھیلایا لیکن آپ کا زمانہ مبارک نہیں دیکھا۔



❷ [سنادہ ضعیف .

❹ [سنادہ معضل .

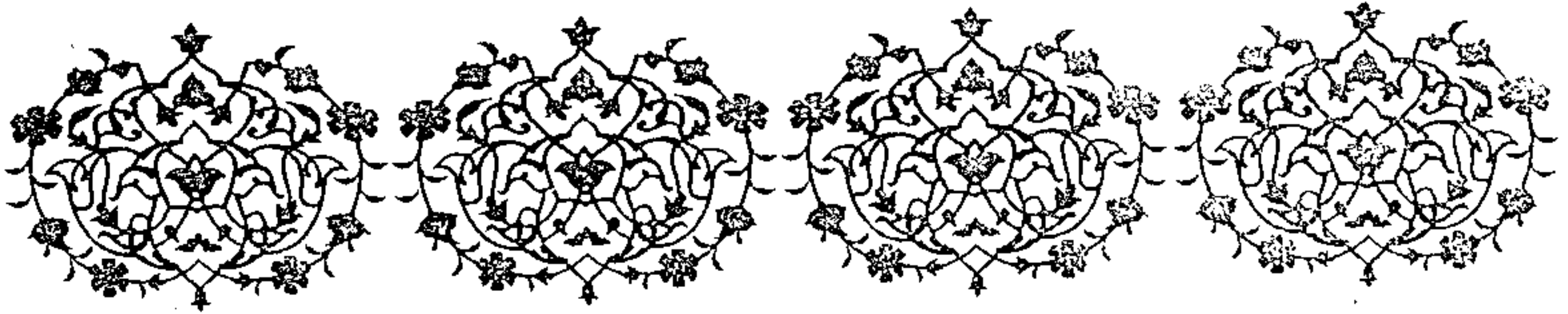
❶ [سنادہ حسن] التاريخ الكبير للبخاري: ٦٨ / ١

❸ رجال [سنادہ ثقات .

سُننِ دَارِ قُطْنِ

کَامِلُ سَيِّطُ
۳-۱ جلد

احادیثِ مبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے
تخریج سے مزین سلسلے و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں



تخریج شیخ شعیب الارنؤوط حفظہ

ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

تألیف امام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی (۳۸۵ھ)

ادارۃ الامیات
لاہور-کراچی
پاکستان

لِيَدْخُلَ قَابِلَ الرَّبِيِّ النَّارَ، أَلَمْ يَسْمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الرَّبِيِّ)) ❶

ابن جرmoz نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ نے پوچھا: کون ہے؟ تو اس نے کہا: ابن جرmoz اجازت کا طلبگار ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو (اندرا نے کی) اجازت دے دو، زبیر رضی اللہ عنہ کے قاتل کو جہنم میں ہی جانا چاہیے (کیونکہ) بلاشبہ میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: یقیناً ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بلاشبہ میرا حواری زبیر ہے۔

نوٹ:

1274۔ مضمون بن عبد الرحمان بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ابْتُئْتُ حِرَاءَ قَلْبِسَ عَلَيْكَ إِلَّا بَيْسِي، أَوْ صِلْدَيْتِي، أَوْ شَهَيْدِي)) فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: مَنْ كَانَ عَلَى الْجَبَلِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلِيُّ وَعِثْمَانُ، وَكُلْحَةُ، وَالرَّبِيبُ ❷

میں نے امام شعبی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے احاطہ علم میں نبی رضی اللہ عنہ کا فرمان آیا ہے کہ اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، صدیق اور شہید موجود ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: اس دن پہاڑ پر کون کون تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: سیدنا علی، عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم۔

1275۔ نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو، رَجُلًا يَقُولُ: أَنَا بَنِي حَوَارِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو ((إِنَّ كُنْتَ مِنْ آلِ الرَّبِيِّ وَالْأَقْلَابِ)) ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو یہ کہتے سنا کہ میں رسول اللہ رضی اللہ عنہ کے حواری (سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ) کی اولاد ہوں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تو تم زبیر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ہو تو (پھر تم تمہیں خصوصی عزت سے نوازیں گے) اور اگر ان کی آل میں سے نہیں ہو تو پھر (تم خصوصی اعزاز) نہیں دیں گے۔



❶ إسناده حسن.

❷ إسناده صحيح صحيح الى الشيباني مضمون برقم: ٨١، ٨٢

❸ إسناده صحيح [المعجم الكبير للطبراني: ٧٨/١]

فضائل صحابہ

رضی اللہ عنہم

جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کے فضائل و مناقب پر مشتمل نہایت عمدہ اور جامع کتاب

تألیف

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و توضیح

حافظ فیض اللہ ناصر

تحقیق و تخریج

شیخ وصی اللہ بن محمد عباسی

ادارۃ الامیاتیات

لاہور - کراچی
پاکستان